

جلد ہفتم

سندام احمد بن حنبل

رحمۃ اللہ علیہ
مترجم

حدیث نمبر: ۲۱۳۹۹ تا حدیث نمبر: ۲۴۵۱۰

مؤلف: حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ

پتہ: سداں سڑک، سولہ ماہی بازار، لاہور
فون: 37395743-3724228-042

وَمَا أَتَاكُمْ مِنَ الشَّرِيعَاتِ فخذوا بِهَا وَفَمَا نَهَاكُمْ عَنْهَا فَانتهوا

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کوئی تم کو دین میں کوئے لا اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ

مُسْتَدَامِ أَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ

رحمۃ اللہ علیہ
مترجم

جلد ہفتم

مؤلف

حَضْرَةُ أَمِيرِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

(المتوفى ۲۴۱ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۲۱۳۹۹ تا حدیث نمبر: ۲۴۵۱۰

مکتبہ رحمانیہ



اقرا سنٹر عرف سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228-37355743

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: مُسْتَدَامِ اَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ (جلد دوم)

مُتَرَجِّم: مولانا محمد ظفر اقبال

ناشر: مکتبہ رحمانیہ

مطبع: لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

فہرست

مُسْنَدُ الْاَنْصَارِ

- ۱۴ ابوالمنذر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی احادیث
- ۹۵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۲۰۱ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۲۳۱ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۲۳۶ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۲۵۲ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۲۸۳ خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہا کی اپنے چچا سے روایت
- ۲۸۴ حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۲۸۹ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۲۹۸ حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۲۹۹ حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۰۲ حضرت ابو واقد لیشی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۰۷ حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۱۰ حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں
- ۳۱۵ حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۱۵ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۱۷ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ ”جو آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں“ کی حدیثیں
- ۳۱۹ حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

- ۳۲۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۳۲۱ حضرت بشیر بن خصاصیہ سدوسی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۲۳ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۲۴ حضرت مالک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۲۵ حضرت ہلب طائی رضی اللہ عنہ کی
- ۳۲۹ حضرت مطرب بن عکامس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۳۰ حضرت میمون بن سہباز رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۳۰ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۳۸۷ حضرت ابوامامہ صدیق بن عجلان ابن عمرو بن وہب باہلی رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۴۲۷ حضرت ابوہند داری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۲۷ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۲۸ حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۲۸ بنو نمیر کی ایک معمر خاتون کی روایت
- ۴۲۹ ایک انصاری خاتون کی روایت
- ۴۲۹ سلیمان بن عمرو بن احوص کی اپنی والدہ سے روایت
- ۴۵۰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پڑوسی خاتون کی روایت
- ۴۵۰ سعدی رضی اللہ عنہ کی اپنے والد یا چچا سے روایت
- ۴۵۰ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی حدیث
- ۴۵۱ ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۴۵۱ ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۴۵۲ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۴۵۲ قبیلہ رضی اللہ عنہم کے ایک آدمی کی روایت
- ۴۵۳ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث

- ۴۵۴ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۵ حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۴۶۱ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۴۸۸ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۹۰ حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۹۰ حضرت رعیہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۹۳ حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۹۴ حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۹۶ حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۴۹۸ حضرت عبد اللہ بن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۰۰ حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۰۱ حضرت ہبل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۰۱ حضرت عمرو بن فغواء رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۰۲ حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۰۳ حضرت ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۰۴ حضرت غطفیف بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۰۴ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۱۱ حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۱۲ حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۱۲ حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۱۳ حضرت عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۱۳ حضرت ابو امیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۱۴ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۵۱۵ ابو السوار کی اپنے ماموں سے روایت
- ۵۱۶ حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

- ۵۱۷ حضرت مخارق رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۱۸ حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۱۸ ایک نامعلوم الاسم صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۵۱۸ حضرت ابوقنادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۵۶۵ حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۶۶ حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۵۶۷ حضرت عبداللہ بن ضیب رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۶۸ حضرت حارث بن اقیس رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۵۶۸ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۶۱۶ حضرت ابومالک سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۶۳۳ حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۶۳۷ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۶۵۶ حضرت عبداللہ بن مالک ابن نحسینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۶۵۹ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۷۰۳ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات
- ۷۳۴ بنت ابوالحکم غفاری رضی اللہ عنہا کی حدیث
- ۷۳۴ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۳۴ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۷۳۷ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں
- ۷۳۹ بنی سلیط کے ایک شیخ کی حدیثیں
- ۷۵۰ سلیمان بن عمرو کی اپنی والدہ سے روایتیں
- ۷۵۱ بنو سلیم کی ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۵۲ ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۵۲ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۷۵۳ ایک خزاہی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

- ٤٥٣ ایک ثقفی آدمی کی اپنے والد سے روایت
- ٤٥٣ ابو جبرہ بن ضحاک کی اپنے چچاؤں سے روایت
- ٤٥٥ یحییٰ بن حصین کی اپنی دادی سے روایتیں
- ٤٥٥ یحییٰ بن حصین کی اپنی والدہ سے روایت
- ٤٥٦ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ٤٥٤ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ٨٣٠ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٠ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٠ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣١ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣١ حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ٨٣٢ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ٨٣٣ حضرت ذی ثمر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ٨٣٣ مسعود بن عجماء رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ کی حدیث
- ٨٣٥ ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٥ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٥ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٦ ایک تغلمی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٦ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٦ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٤ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٤ ایک بزرگ صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٨ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٨ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ٨٣٩ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

- ۸۳۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۳۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۳۱ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۳۱ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۳۲ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۳۳ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۸۷۲ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۸۷۷ حضرت معقیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۷۸ بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت
- ۸۷۸ حضرت طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۸۱ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۸۸۷ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۸۷ حضرت محمود بن لبید اور محمود بن ربیع رضی اللہ عنہما کی حدیثیں
- ۸۸۸ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۸۸۸ بنو ضمہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۸۹ بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۸۸۹ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۸۹ بنو حارثہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۸۹۰ بنو اسد کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۹۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۹۰ ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۹۱ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۹۲ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۹۶ حضرت عبید اللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۹۷ عمر بن ثابت انصاری کی ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت

- ۸۹۷ حضرت میثب بن حزن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۸۹۸ حضرت حارثہ بن نعمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۸۹۹ حضرت کعب بن عاصم اشعری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۰۰ ایک انصاری صحابی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی روایت
- ۹۰۰ ایک صحابی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۰۳ بنو غفار کے ایک صحابی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیث
- ۹۰۴ حضرت حیصہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۰۷ حضرت سلمہ بن صحر بیاضی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیث
- ۹۰۷ حضرت عمرو بن جهمق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۰۸ حضرت سلمان فارسی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی مرویات
- ۹۲۸ حضرت سوید بن مقرن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۲۹ حضرت نعمان بن مقرن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۳۰ حضرت جابر بن عتیک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۳۴ حضرت ابوسلمہ انصاری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۳۵ حضرت قیس بن عمرو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۳۶ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۴۲ حضرت عتبان بن مالک رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۴۴ حضرت عاصم بن عدی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۴۵ حضرت ابوداؤد مازنی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی روایت
- ۹۴۵ حضرت عبداللہ بن سلام رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۵۳ حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں
- ۹۶۰ حضرت نوفل اشجعی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیث
- ۹۶۰ حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۶۱ حضرت بدیل بن ورقاء خزاعی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیث
- ۹۶۱ حضرت جبلیہ بن حارثہ کلبی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیث

- ۹۶۲ حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۲ حضرت حارث بن جبلہ یا جبلہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۳ حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۶۳ حضرت خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۳ حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۵ حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۶۶ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۷۰ حضرت علی بن طلق یمامی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۱ حضرت عمارہ بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۲ حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۳ حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث
- ۹۷۳ حضرت مالک بن عمیرہ (عمیر) اسدی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۷۴ حضرت نوفل بن معاویہ دلی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۵ حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۶ حضرت وازع یا زارع بن عامر عبدی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۷۷ حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۸ حضرت ابو جہیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۷۹ حضرت ابورفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۸۰ حضرت ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث
- ۹۸۰ عبد اللہ بن کعب کی اپنے چچا سے روایت
- ۹۸۲ حضرت تلب بن ثعلبہ عنبری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۸۲ حضرت ثابت بن ودیعہ انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث
- ۹۸۲ حضرت رکانہ بن عبد یزید مطلی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۸۳ حضرت جارود عبدی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۸۳ حضرت ضحاک بن قیس فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

- ۹۸۴ حضرت علقمہ بن رمثہ بلوی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۸۵ حضرت علی بن شیبان حنفی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۸۶ حضرت عمرو بن تغلب نمری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۸۷ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۸۸ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ ”جو کہ آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام تھے“ کی حدیثیں
- ۹۸۹ حضرت فروہ بن میک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۹۲ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۳ محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۵ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۶ حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۱۰۰۶ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۸ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۹ حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۱۰ حضرت ابوابی ابن امراة عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۱۰۱۰ حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۱۰۱۱ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث
- ۱۰۱۲ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۱۹ حضرت ضمیرہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۱۰۲۱ حضرت ابو بردہ ظفیری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۱۰۲۱ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۲۲ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۳۳ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۳۹ حضرت کعب بن مالک کی اہلیہ کی حدیثیں
- ۱۰۴۰ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۱۰۵۱ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی مرویات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُسْنَدُ الْاَنْصَارِ

انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات

اول و ثانی مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي الْمُنْذِرِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رضي الله عنه

ابو المنذر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی احادیث

مَمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ روایات جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۳۹۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا أَبِي بِنِ كَعْبِ بْنِ

قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ

(۲۱۳۹۹) محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے شرکاء میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یوں بیان کیا ہے ابی بن کعب

بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔

(۲۱۴۰۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلِيٌّ أَقْضَانَا وَأَبِي أَقْرُونَا وَإِنَّا لَنَدْعُ كَثِيرًا مِنْ لَحْنِ أَبِي وَأَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ لِشَيْءٍ وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَا نُنْسخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا

أَوْ مِثْلَهَا [صححه البخارى (۴۴۸۱)]. [انظر: ۲۱۴۰۱، ۲۱۴۰۲].

(۲۱۴۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں

سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ”ہم جو آیت بھی منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے

ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔“

(۲۱۴۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلِيُّ أَقْضَانَا وَأَبِي أَفْرُونَا وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أَبِي وَأَبِي يَقُولُ أَخَذْتُ مِنْ قَمِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ وَاللَّهُ يَقُولُ مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا [راجع: ۲۱۴۰۰].

(۲۱۴۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں
سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ”ہم جو آیت بھی منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے
ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔“

(۲۱۴۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ فِي سَنَةِ سِتِّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلِيٌّ
مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْضَانَا وَأَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفْرُونَا وَإِنَّا
لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أَبِي شَيْئًا وَإِنَّا أَبِئْسَمَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْيَاءَ وَأَبِي يَقُولُ لَا أَدْعُ مَا
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ بَعْدَ أَبِي كِتَابٌ [راجع: ۲۱۴۰۰].

(۲۱۴۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برسر منبر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے
بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے
ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا، حالانکہ اس کے بعد بھی قرآن نازل ہوتا رہا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ روایات جو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ أَبَا حَدَّثَهُ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ الرَّجُلُ يُجَامِعُ أَهْلَهُ فَلَا يُنْزَلُ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ
وَيُصَلِّي [صححه البخاری (۲۹۳)، ومسلم (۳۴۶)]. [انظر: ۲۱۴۰۴، ۲۱۴۰۵، ۲۱۴۰۶].

(۲۱۴۰۳) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماعت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے
نہم کا جو حصہ عورت کو چھوا ہے، اسے دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(۲۱۴۰۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۰۳].

(۲۱۴۰۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴.۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الْمَلِيِّ عَنِ الْمَلِيِّ يَعْنِي بِقَوْلِهِ الْمَلِيُّ عَنِ الْمَلِيِّ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَدِي يَأْتِي أَهْلَهُ ثُمَّ لَا يُنْزَلُ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي الْمَلِيُّ عَنِ الْمَلِيِّ ثِقَةَ عَنْ ثِقَةَ [راجع: ۲۱۴.۰۳].

(۲۱۳۰۵) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے مجامعت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرمگاہ کو دھولے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(۲۱۴.۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ وَهُوَ بَارِضِ الرُّومِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا أَيُّوبَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ أَكْسَلَ فَلْيَغْسِلْ مَا أَصَابَ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ لِيَتَوَضَّأُ [راجع: ۲۱۴.۰۳].

(۲۱۳۰۶) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے مجامعت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے جسم کا جو حصہ عورت کو چھوا ہے، اسے دھولے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

حَدِيثُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

وہ روایات جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴.۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ عَنْ عِبَادَةَ أَنَّ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [انظر: ۲۱۴.۰۸، ۲۱۴.۰۹، ۲۱۴.۰۱۰، ۲۱۴.۰۱۱، ۲۱۴.۰۱۲، ۲۱۴.۰۱۳].

(۲۱۳۰۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

(۲۱۴.۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً وَأَقْرَأَهَا آخَرَ غَيْرَ قِرَاءَةِ أَبِي فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَهَا قَالَ أَقْرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَهَا كَذَا وَكَذَا قَالَ أَبِي فَمَا تَخَلَّجَ فِي نَفْسِي مِنَ الْإِسْلَامِ مَا تَخَلَّجَ يَوْمَئِذٍ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تُقْرِئْنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَدْعِي أَنَّكَ أَقْرَأْتَهُ كَذَا وَكَذَا فَضْرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي فَذَهَبَ ذَلِكَ فَمَا وَجَدْتُ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جَبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ جَبْرِيلُ

أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدُّهُ قَالَ أَقْرَأَهُ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ اسْتَزِدُّهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ
قَالَ كُلُّ شَافٍ كَافٍ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۵۴/۲)]. [راجع: ۲۱۴۰۷].

(۲۱۳۰۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک آیت پڑھائی، اور دوسرے آدمی کو وہی آیت دوسری طرح پڑھائی، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے، میں نے اس سے قسم کھا کر کہا کہ مجھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے، اور اس دن اسلام کے حوالے سے جو دوسو سے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے دوسو سے نہیں آئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام دوسو دور ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے دوسو سے نہ آئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہما السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۲۱۴۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا قَالَ مَا حَكَتْ فِي صَدْرِي شَيْءٌ مِنْذُ اسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عِبَادَةَ [راجع: ۲۱۴۰۷].
(۲۱۳۰۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وَهُ حَدِيثِيْنِ جُو حَضْرَتِ ابُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمَّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

(۲۱۳۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ سب سے سورت پوری تورات اور انجیل میں نازل نہیں فرمائی، یہی سبع مثنائی ہے (اور اللہ فرماتے ہیں کہ) یہی سورت میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے اور میرے بندے کو وہی ملے گا جو وہ مانگے گا۔

(٢١٤١١) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَعَلَّمُكَ سُورَةَ مَا أَنْزَلَ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ حَتَّى تَعَلَّمَهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى بَلَغَ قُرْبَ الْبَابِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ السُّورَةَ الَّتِي قُلْتَ لِي قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ تُصَلِّي فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ هِيَ هِيَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أَوْتِيَتْ بَعْدُ

(٢١٤١١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی سورت نہ سکھا دوں جس کی مثال تورات، زبور، انجیل اور خود قرآن میں بھی نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اس دروازے سے نکلنے نہیں پاؤ گے کہ اسے سیکھ چکے ہو گے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، میں بھی ان کے ہمراہ کھڑا ہوا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر باتیں کرنے لگے اور چلتے چلتے دروازے کے قریب پہنچ گئے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دہانی کراتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ سورت بتا دیجئے جس کے متعلق آپ نے مجھ سے فرمایا تھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر سنادی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی وہ سورت ہے، وہی سبع مثنائی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(٢١٤١٢) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَأَلْتُ أَبِي قَالَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ فَقَدَّمَ الْعَلَاءُ عَلَيَّ سُهَيْلٍ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا ذَكَرَ الْعَلَاءَ بِسُوءٍ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو صَالِحٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْعَلَاءِ (٢١٤١٢) گزشتہ حدیث راویوں کی معمولی تقدیم و تاخیر کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیثیں جو حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہما نے ان سے نقل کی ہیں۔

(٢١٤١٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ عَقَبِيًّا بَدْرِيًّا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يُفْتِي النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ النَّاسَ بِرَأْيِهِ فِي الَّذِي يُجَامَعُ وَلَا يُنْزَلُ فَقَالَ أُعْجِلْ بِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ فَقَالَ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ أَوْقَدْ بَلَغْتَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْيِكَ قَالَ مَا فَعَلْتُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي عُمُومِي عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّ عُمُومِيكَ قَالَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو أَيُّوبَ وَرِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ فَالْتَفَتُ

إِلَى مَا يَقُولُ هَذَا الْفَتَى وَقَالَ زُهَيْرٌ مَا يَقُولُ هَذَا الْعَلَامُ فَقُلْتُ كُنَّا نَفْعَلُهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَأَلْتُمْ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِهِ قَالَ فَجَمَعَ النَّاسُ وَاتَّفَقَ النَّاسُ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنَ الْمَاءِ إِلَّا رَجُلَيْنِ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَا إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهَذَا أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِي فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ فَتَحَطَّمَتْ عُمَرُ يَعْنِي تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالَ لَا يَبْلُغُنِي أَنَّ أَحَدًا فَعَلَهُ وَلَا يَغْسِلُ إِلَّا أَنَّهُ كُنْتُ عُقُوبَةً

(۲۱۳۱۳) حضرت رفاعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، کسی نے ان سے کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھ کر اس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی سے مجامعت کرے لیکن اسے انزال نہ ہو، اپنی رائے سے لوگوں کو فتویٰ دے رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی سے جا کر انہیں میرے پاس بلا کر لاؤ، جب وہ آگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے دشمن جان! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم مسجد نبوی میں بیٹھ کر اپنی رائے سے لوگوں کو فتویٰ دے رہے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تو ایسا نہیں کیا، بلکہ یہ بات تو میرے چچاؤں نے مجھ سے نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کون سے چچا؟ انہوں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اور حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ نوجوان کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا کہ ہم تو نبی ﷺ کے زمانے میں ایسا ہی کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہم تو نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایسا ہی کرتے تھے (اس کا رواج عام تھا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا اور دو آدمیوں یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ وجوب غسل انزال کی صورت میں ہی ہوگا، مذکورہ دونوں حضرات کا کہنا تھا کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المؤمنین! اس مسئلے کا سب سے زیادہ علم ازواج مطہرات کے پاس ہو سکتا ہے لہذا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کروا لیجئے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس قاصد کو بھیجا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا اور فرمایا اگر مجھے پتہ چلا کہ کسی نے ایسا کیا ہے اور غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

(۲۱۴۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَمَعْنَاهُ

(۲۱۴۱۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وہ حدیثیں جو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَجُلٌ سَمَّاهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ جَارِيَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمِلْتُ اللَّيْلَةَ عَمَلًا قَالَ مَا هُوَ قَالَ نِسْوَةٌ

مَعِيَ فِي الدَّارِ قُلْنَا لِي إِنَّكَ تَقْرَأُ وَلَا نَقْرَأُ فَصَلِّ بِنَا فَصَلَّيْتُ ثَمَانِيًا وَالْوَتْرَ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْنَا أَنَّ سُكُوتَهُ رِضًا بِمَا كَانَ

(۲۱۴۱۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول

اللہ! آج رات میں نے ایک کام کیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کیا؟ اس نے کہا میرے ساتھ گھر میں جو خواتین تھیں، وہ کہنے لگیں

کہ آپ قرآن پڑھنا جانتے ہو، ہم نہیں جانتیں لہذا تم ہمیں نماز پڑھاؤ، چنانچہ میں نے انہیں آٹھ رکعتیں اور وتر پڑھا دیئے،

اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی مذکورہ واقعے پر رضامندی کی دلیل تھی۔

(۲۱۴۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَاهُ

(۲۱۴۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں داغا تھا۔

حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وہ حدیثیں جو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۱۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَهْلُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ فِي زَمَانِهِ حَدَّثَنِي أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْفُتْيَا

الَّتِي كَانُوا يَقُولُونَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بِهَا فِي أَوَّلِ

الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْأَغْتِسَالِ بَعْدَهَا [صححه ابن خزيمة (۲۲۵ و ۲۲۶)، وابن حبان (۴۴۹/۳)]. قال الترمذی:

حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۱۵، ابن ماجه: ۶۰۹، الترمذی: ۱۱۰ و ۱۱۱). [انظر: ۲۱۴۱۸،

۲۱۴۱۹، ۲۱۴۲۰، ۲۱۴۲۱، ۲۱۴۲۲.]

(۲۱۴۱۷) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ باسعادت میں پندرہ سال کے تھے،

سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی

جو ابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۲۱۴۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا فِي قَوْلِهِمُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ كَانَتْ أُرْخِصَ بِهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْأُغْتِسَالِ بَعْدَهَا [راجع: ۲۱۴۱۷].

(۲۱۴۱۸) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جو ابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۲۱۴۱۹) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ فَأَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۴۱۷].

(۲۱۴۱۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تُوْفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ أَخْبَرَنِي أَبِي بَنْ كَعْبٍ وَذَكَرَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۴۱۷].

(۲۱۴۲۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ تُوْفِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا رُخْصَةٌ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْأُغْتِسَالِ بَعْدَ [راجع: ۲۱۴۱۷].

(۲۱۴۲۱) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جو ابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۲۱۴۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَشْدِينَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهَا رُخْصَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لِقَلَّةِ ثِيَابِهِمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا بَعْدُ يَعْنِي قَوْلَهُمُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ [راجع: ۲۱۴۱۷].

(۲۱۴۲۲) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“

سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جو ابتداء اسلام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی، بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۲۱۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي الْأَسْلَمِيُّ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنِلَ عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ هُوَ مَسْجِدِي | انظر بعده |

(۲۱۴۲۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے اس مسجد کے متعلق سوال کیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(۲۱۴۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مَسْجِدِي هَذَا | راجع ماقبله |

(۲۱۴۲۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد کے متعلق جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی فرمایا اس سے مراد میری مسجد ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وه حدیثیں جو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنِ الْمُشَنَّى عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَاتُ الْأَحْمَالِ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا قَالَ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا

(۲۱۴۲۵) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آیت قرآنی وَأَوْلَاتُ الْأَحْمَالِ أَجْلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ کا حکم اس عورت کے لئے ہے جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہیں یا اس کے لئے جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حکم دونوں کے لئے ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وه حدیثیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۲۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْفَسَانِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لِقَائِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ

إِذْ مَرَّ بِهِمَا أَبِي بَنْ كَعْبٍ فَنَادَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامِ الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ عَبْدُنَا خَصِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ وَجَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ الْحُوتَ آيَةً فَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ قَالَ ابْنُ مُصْعَبٍ فِي حَدِيثِهِ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَانَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا فَعِنْدَ ذَلِكَ فَقَدَ الْحُوتَ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا فَصَصَا فَجَعَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَّبِعُ آثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ قَالَ فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ | النظر: ۲۱: ۴۴۹ |

(۲۱:۴۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا اور حر بن قیس فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا جس کی طرف سفر کر کے جانے کی بارگاہِ الہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، اسی دوران وہاں سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کا گذر ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں پکار کر کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ ساتھی کون تھا جس کی طرف سفر کر کے ملنے کی درخواست انہوں نے کی تھی؟ کیا آپ نے اس حوالے سے نبی علیہ السلام کو کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے کسی اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے علم میں اپنے سے بڑا کوئی عالم بھی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی آئی کہ ہمارا ایک بندہ خضر تم سے بڑا عالم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے لئے نشانی قرار دیتے ہوئے فرمایا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو واپس آ جانا کیونکہ وہیں پر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے گی، حضرت موسیٰ علیہ السلام سفر پر روانہ ہوئے تو ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور اپنے خادم سے کہنے لگے ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں تو ہمیں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی کو غائب پایا، تو دونوں اپنے نشانات قدم پر چلتے ہوئے واپس لوٹے اور پھر وہ قصہ پیش آیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

(۲۱:۴۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبِ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ أَكَلْنَا الصَّبْعَ قَالَ مُسْعَرٌ يَعْنِي السَّنَةَ قَالَ فَسَأَلَهُ عُمَرُ مِمَّنْ أَنْتَ فَمَا زَالَ يَنْسِبُهُ حَتَّى عَرَفَهُ فَإِذَا هُوَ مُوسَى فَقَالَ عُمَرُ لَوْ أَنَّ لَامِرِيءَ وَادِيًا أَوْ وَادِيَيْنِ لَابْتَغَى إِلَيْهِمَا نَالًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ فَقَالَ عُمَرُ لَابْنِ عَبَّاسٍ

مِمَّنْ سَمِعَتْ هَذَا قَالَ مِنْ أَبِي قَالَ فَإِذَا كَانَ بِالْعِدَاةِ فَأَعْدُ عَلَيَّ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أُمِّ الْفَضْلِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ وَمَا لَكَ وَلِلْكَلامِ عِنْدَ عُمَرَ وَخَيْسَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنْ يَكُونَ أَبِي نَسِي فَقَالَتْ أُمُّهُ إِنَّ أَبِي عَسَى أَنْ لَا يَكُونَ نَسِي فَعَدَا إِلَى عُمَرَ وَمَعَهُ الدَّرَّةُ فَانْطَلَقْنَا إِلَى أَبِي فَخَرَجَ أَبِي عَلَيَّهِمَا وَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ إِنَّهُ أَصَابَنِي مَذْيٌ فَعَسَلْتُ ذَكَرِي أَوْ فَرَجِي مِسْعَرٌ شَكَّ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ يُجْزِيءُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَدَّقَهُ [قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه):

(۵۰۷). قال شعيب: صحيح و هذا إسناد ضعيف.]

(۲۱۳۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں قحط سالی نے کھالیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلے سے ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل اس کے نسب نامے کو کریدتے رہے یہاں تک کہ اسے شناخت کر لیا اور پتہ یہ چلا کہ وہ تو مالی طور پر وسعت رکھتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کسی شخص کے پاس (مال و دولت کی) ایک دو وادیاں بھی ہوں، تب بھی وہ تیسری کی تلاش میں ہوگا، اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ اضافہ کر دیا کہ ابن آدم کا پیٹ تو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے، پھر اللہ اس پر متوجہ ہو جاتا ہے جو توبہ کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کس سے سنا؟ انہوں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل میرے پاس آنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب اپنی والدہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بولنے کی کیا ضرورت تھی؟ اب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ اندیشہ پیدا ہو گیا کہ کہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھول ہی نہ گئے ہوں، لیکن ان کی والدہ نے انہیں تسلی دی کہ امید ہے کہ وہ اس بات کو نہیں بھولے ہوں گے۔

چنانچہ اگلے دن جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان کے پاس کوڑا پڑا ہوا تھا، ہم دونوں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے تازہ وضو کیا ہوا تھا، وہ کہنے لگے کہ ”مجھے ”مذی“ لاحق ہو گئی تھی اس لئے میں نے فقط شرمگاہ کو دھولیا (اور وضو کر لیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے نہ فرمایا جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی بھی تصدیق کی۔

(۲۱۴۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسَمِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ مَرَّةً وَإِلَى رِجْلَيْهِ أُخْرَى هَلْ يَرَى عَلَيْهِ مِنَ الْبُؤْسِ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَمْ مَالُكَ قَالَ أَرْبَعُونَ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَوْ كَانَ لابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَبْتَعِيَ الثَّالِثَ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَيَّ مَنْ تَابَ فَقَالَ عُمَرُ مَا هَذَا فَقُلْتُ

هَكَذَا أَقْرَأَ بِهَا أَبِي قَالَ فَمَرَّ بِنَا إِلَيْهِ قَالَ فَجَاءَ إِلَيَّ أَبِي فَقَالَ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ أَبِي هَكَذَا أَقْرَأَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقَاتِبْتُهَا فَأَنْتَبْتُهَا

(۲۱۳۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں قحط سالی نے کھا لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی اس کے سر کی طرف دیکھتے اور کبھی پاؤں کی طرف کہ شاید پریشانی کے کوئی آثار اس پر نظر آ جائیں؟ بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے کہا چالیس اونٹ، اس پر میں نے کہہ دیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا اگر ابن آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ قبر کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی، البتہ جو شخص تو بہ کر لیتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کس سے سنا؟ میں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل میرے پاس آنا، چنانچہ اگلے دن وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ ابن عباس کیا کہتا ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں اسے لکھ لوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! چنانچہ انہوں نے اسے لکھ لیا۔

(۲۱۴۲۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَعَفَّانُ قَالََا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبِيًّا قَالَ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَلَقَيْتُ الْقُرْآنَ مِمَّنْ تَلَقَّاهُ وَقَالَ عَفَّانُ مِمَّنْ يَتَلَقَّاهُ مِنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ رَطْبٌ

(۲۱۳۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا امیر المؤمنین! میں نے قرآن کریم اس ذات سے تازہ بہ تازہ حاصل کیا ہے جس نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اسے حاصل کیا تھا۔

(۲۱۴۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَوْسُفَ الْمَكِّيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمُ الْآيَةَ

(۲۱۳۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ قرآن کریم کی سب سے آخری آیت جو نازل ہوئی، وہ یہ تھی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ.....

(۲۱۴۳۱) حَدَّثَنِي أَبُو عَثْمَانَ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْرِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الشَّامِيَّ يَزْعُمُ أَوْ يَقُولُ لَيْسَ مُوسَى صَاحِبَ خَضِرٍ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ عَدُوٌّ لِلَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ خَطِيبًا فَقَالُوا لَهُ مَنْ أَعْلَمُ النَّاسِ قَالَ أَنَا فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ لِي عَبْدًا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ رَبِّ فَأَرِنِيهِ قَالَ قِيلَ تَأْخُذُ حُوتًا فَتَجْعَلُهُ فِي مِكَتَلِي فَحَيْثَمَا

فَقَدَّتْهُ فَهَوَتْ ثُمَّ قَالَ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ وَجَعَلَ هُوَ وَصَاحِبُهُ يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ حَتَّى آتَى الصَّخْرَةَ فَقَدَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَوَقَعَ فِي الْبَحْرِ فَحَبَسَ اللَّهُ عَلَيْهِ جَرِيَةَ الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ الْمَاءُ فَاسْتَيْقَظَ مُوسَى فَقَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَانًا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يُصَبِ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الْوَادِيَ أَمَرَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ قَالَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَجَعَلَا يَنْقُصَانِ آثارَهُمَا وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ أُمْسِكْ عَنْهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَجَبًا حَتَّى انْتَهَى إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجَّى عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَسَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنَّى بَارِضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ أَتَبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنَ اللَّهِ عَلَّمَكَهُ اللَّهُ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمِلَ بَغِيرَ نَزْلِ فَلَمْ يُعْجِبْهُ وَنَظَرَ فِي السَّفِينَةِ فَأَخَذَ الْقُدُومَ يُرِيدُ أَنْ يَكْسِرَ مِنْهَا لَوْحًا فَقَالَ حَمِلْنَا بَغِيرَ نَزْلِ وَتُرِيدُ أَنْ تَحْرُقَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنِّي نَسِيتُ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ قَالَ الْخَضِرُ مَا يُنْقِصُ عِلْمِي وَلَا عِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا كَمَا يُنْقِصُ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ فَانْطَلَقَا حَتَّى آتَى أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطَعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيَّفُوهُمَا فَرَأَى غُلَامًا فَأَخَذَ رَأْسَهُ فَانْتَزَعَهُ فَقَالَ أَقْتُلْتِ نَفْسًا رَزِيئَةً بَغِيرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا نَكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمَرُوا وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى قَالَ فَانْطَلَقَا فَإِذَا جِدَارٌ يُرِيدُ أَنْ يَنْقُصَ فَأَقَامَهُ وَآرَانَا سُفْيَانُ بِيَدَيْهِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ هَكَذَا رَفْعًا فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَهُمَا بَطْنِ كَفِّهِ رَفْعًا فَقَالَ لَوْ شِئْتُ لَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَنِي وَبَنِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ الْأُولَى نَسِيَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقْصُ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِ | انظر: ۲۱۴۳۳، ۲۱۴۳۴، ۲۱۴۳۵، ۲۱۴۳۶، ۲۱۴۳۸، ۲۱۴۳۹.

(۲۱۳۳۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام والے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر فرما رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے بڑا عالم ہوں، خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے

ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لے کر زنبیل میں ڈالی اور چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکلی اور دریا میں سرنگ بناتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اسی جگہ کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ لٹے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے۔

پتھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا، خضر بولے تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا بنی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول انھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔)

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، حضرت خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، اس کے بعد خضر نے کشتی کو اچھی طرح دیکھ کر بسولا نکال کر کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈبونا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالیے، اسی دوران ایک چڑیا نے آ کر سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا میرا اور تمہارا علم خدا کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں کر سکتا جتنی کمی اس چڑیا نے اس سمندر کے پانی میں کی ہے۔

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، راستہ میں ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا قصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا

میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ کا سوال بھولے سے ہوا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ ضبط کر لیتے تو خدا تعالیٰ ہمارے سامنے ان کا واقعہ کچھ اور بھی بیان فرماتا۔

(۲۱۴۳۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا [صححه مسلم (۲۳۸۰)، وابن حبان (۶۳۲۵)، والحاكم (۶۴۳/۲)].

(۲۱۳۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ”لو شئت لا اتخذت عليه اجرا“ اس طرح بھی پڑھی ہے ”لتخذت“

(۲۱۴۳۳) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا الْجِدَارُ يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ قَالَ بِيَدِهِ فَرَفَعَهُمَا رَفْعًا [راجع: ۲۱۴۳۱].

(۲۱۳۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دیوار گرنے کے قریب تھی، انہوں نے اسے ہاتھ کے اشارے سے سیدھا کھڑا کر دیا۔

(۲۱۴۳۴) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ إِمْلَاءً عَلَيَّ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبِي كَتَبْتُهُ عَنْ بَهْزٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ حَتَّى أَنْ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ بِصَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ قَالَ بَلْ عَبْدٌ لِي عِنْدَ مَجْمَعِ الْبُحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيُّ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ خُذْ حُوتًا فَاجْعَلْهُ فِي مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلِقْ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثُمَّ فَانْطَلِقْ مُوسَى وَمَعَهُ فَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَرَفَدَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ فَوَقَعَ فِي الْبَحْرِ فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ فَعَقَدَ الْإِبْهَامَ وَالسَّبَابَةَ وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْعَدِ قَالَ

مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَانًا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا يَقْضَانِ آثَارَهُمَا قَالَ وَكَانَ لِمُوسَى أَثَرُ الْحُوتِ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثُ [راجع: ۲۱۴۳۱].

(۲۱۴۳۳) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوح بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام والے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے اور دونوں مچھلی ایک زنبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکلی اور دریا میں سرنگ بناتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بھنی ہوئی مچھلی ہے جو زنبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیئے اور ایک شبانہ روز مزید سفر کیا (تیسرے روز) جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ اٹنے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے، گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تعجب ہوا اور مچھلی سرنگ بنا کر چلی گئی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۴۳۵) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ إِنَّ نَوْفًا الشَّامِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ الَّذِي ذَهَبَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَيْسَ مُوسَى بِنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَكِنًا فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ كَذَلِكَ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ نَوْفٌ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى صَالِحِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى أَحْيَى عَادٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ قَوْمَهُ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ قَالَ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنِّي وَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ
 فِي الْأَرْضِ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ وَآيَةٌ ذَلِكَ أَنْ تَزُودَ حُوتًا مَالِحًا فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ حَيْثُ تَفْقِدُهُ فَتَزُودَ حُوتًا
 مَالِحًا فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرُوا بِهِ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الصَّخْرَةِ انْطَلَقَ مُوسَى يَطْلُبُ
 وَوَضَعَ فَتَاهُ الْحُوتَ عَلَى الصَّخْرَةِ وَاضْطَرَبَ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ فَتَاهُ إِذَا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثْتُهُ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ فَانْطَلَقَا فَاصَابَهُمَا مَا يُصِيبُ الْمُسَافِرَ مِنَ النَّصَبِ وَالْكَلالِ
 وَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُهُمَا مَا يُصِيبُ الْمُسَافِرَ مِنَ النَّصَبِ وَالْكَلالِ حَتَّى جَاوَزَا مَا أُمِرَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ آتِنَا
 غَدَانًا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ لَهُ فَتَاهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ أَنْ
 أُحَدِّثَكَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَرَجَعَا عَلَى آثَارِهِمَا
 قَصَصًا يَقْضَانِ الْآثَرَ حَتَّى إِذَا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَأَطَافَ بِهَا فَإِذَا هُوَ مُسْجِي بِثَوْبٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ
 رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ مُوسَى قَالَ مَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ عِنْدَكَ عِلْمًا
 فَارَدْتُ أَنْ أَصْحَبَكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا
 قَالَ فَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ قَدْ أُمِرْتُ أَنْ أَفْعَلَهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا قَالَ
 فَإِنْ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحَدِّثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَجَ مِنْ
 كَانٍ فِيهَا وَتَخَلَّفَ لِيُخْرِقَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى تَخْرِقُهَا لِتُعْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ
 لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَوْا
 عَلَى غُلْمَانٍ يُلْعَبُونَ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ وَفِيهِمْ غُلَامٌ لَيْسَ فِي الْعِلْمَانِ غُلَامٌ أَنْظَفَ يَعْنِي مِنْهُ فَأَخَذَهُ فَقَتَلَهُ
 فَخَفَرَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ ذَلِكَ وَقَالَ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
 لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ فَأَخَذْتَهُ دَمَامَةً مِنْ صَاحِبِهِ وَاسْتَحَى فَقَالَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا
 فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَى أَهْلَ قَرْيَةٍ لِنَامًا اسْتَطَعَمَا أَهْلَهَا وَقَدْ أَصَابَ
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ جَهْدٌ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى مِمَّا نَزَلَ
 بِهِمْ مِنَ الْجَهْدِ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَنِي وَبَيْنِكَ فَأَخَذَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِطَرْفِ
 ثَوْبِهِ فَقَالَ حَدَّثْنِي فَقَالَ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ وَكَانَ وَرَائِهِمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ
 سَفِينَةٍ غَصْبًا إِذَا مَرَّ عَلَيْهَا فَرَأَاهَا مُنْخَرِقَةً تَرَكَهَا وَرَقَعَهَا أَهْلُهَا بِقِطْعَةٍ خَشَبَةٍ فَانْتَفَعُوا بِهَا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ
 كَانَ طَبِيعَ يَوْمٍ طَبِيعَ كَافِرٍ وَكَانَ قَدْ أَلْقَى عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْ أَبِيهِ وَلَوْ أَطَاعَاهُ لَأَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَارَدْنَا أَنْ
 يُبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَوَقَعَ أَبُوهُ عَلَى أُمِّهِ فَعَلِقَتْ فَوَلَدَتْ مِنْهُ خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً

وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا [صححه البخاری (۷۴)، ومسلم (۲۳۸۰)]. [راجع: ۲۱۴۳۱].

(۲۱۴۳۵) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام والے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے اور دونوں مچھلی ایک زنبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکلی اور دریا میں سرنگ بناتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بھنی ہوئی مچھلی ہے جو زنبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیئے اور ایک شبانہ روز مزید سفر کیا (تیسرے روز) جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ لٹے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے۔

پتھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا، خضر بولے تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا بنی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول اٹھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم

کی خلاف ورزی نہیں کروں گا، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا اگر آپ میرے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ میں خود ہی آپ سے اس کا ذکر کروں۔

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، حضرت خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا۔ اس کے بعد خضر نے کشتی کو اچھی طرح دیکھ کر بسولا نکال کر کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈبونا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالیے، اسی دوران ایک چڑیا نے آ کر سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا میرا اور تمہارا علم خدا کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں کر سکتا جتنی کمی اس چڑیا نے اس سمندر کے پانی میں کی ہے۔

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، ساحل سمندر پر ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا قصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر کہا کہ مجھے ان واقعات کی تفصیل تو بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا کشتی والوں سے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا جو ثابت اور عمدہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا (اس لئے حضرت خضر نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا) اور وہ لڑکا کافر تھا اس کے والدین نیک آدمی تھے (خوف ہوا کہ کہیں والدین اس کی وجہ سے تباہ نہ ہوں اس لئے حضرت خضر نے اس کو بحکم خدا قتل کر دیا) اور وہ دیوار دو یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ محفوظ تھا، اس کی حفاظت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار سیدھی کر دی تھی، اور یہ کام میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیے، یہ ان تمام چیزوں کی حقیقت ہے جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔

(۲۱۴۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ فِي تَفْسِيرِ ابْنِ جُرَيْجٍ الَّذِي أَمَلَاهُ عَلَيْهِمْ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخِرِ وَغَيْرُهُمَا قَالَ قَدْ سَمِعْتُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ إِذْ قَالَ قَالَ سَلُونِي فَقُلْتُ أَبَا

عَبَّاسٍ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَانِكَ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ نَوْفٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَيْسَ مُوسَى بِنِي إِسْرَائِيلَ أَمَا عَمْرُو
بْنُ دِينَارٍ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ وَأَمَّا يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَكَرَ النَّاسَ يَوْمًا حَتَّى إِذَا قَاضَتْ
الْعُيُونُ وَرَقَّتْ الْقُلُوبُ وَكَلَى فَأَذْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا قَالَ
فَعُتِبَ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ لِي عَبْدًا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيُّ رَبِّ
وَأَنَّى قَالَ مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيُّ رَبِّ اجْعَلْ لِي عِلْمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ بِهِ قَالَ لِي عَمْرُو قَالَ حَيْثُ يُفَارِقُكَ
الْحُوتُ وَقَالَ يَعْلَى خُذْ حُوتًا مَيْتًا حَيْثُ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكَتَلٍ قَالَ لِفَتَاهُ لَا أَكَلْفُكَ
إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنِي حَيْثُ يُفَارِقُكَ الْحُوتُ قَالَ مَا كَلَّفْتَنِي كَثِيرًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ
يُوشَعَ بْنِ نُونٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَبِينَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرِيانٍ إِذْ تَصْرَبَ الْحُوتُ
وَمُوسَى نَائِمٌ قَالَ فِتَاهُ لَا أَوْقِظْهُ حَتَّى إِذَا اسْتَيْقَظَ نَسِيَ أَنْ يُخْبِرَهُ وَتَصْرَبَ الْحُوتُ حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرَ
فَأَمْسَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ جَرِيَةَ الْبَحْرِ حَتَّى كَانَ أَثَرُهُ فِي حَجَرٍ فَقَالَ لِي عَمْرُو وَكَانَ أَثَرُهُ فِي حَجَرٍ
وَحَلَقَ إِبْهَامِيهِ وَاللَّتَيْنِ تَلِيَانِهِمَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْكَ النَّصَبَ
لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَخْبِرَهُ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ
عَلَى طِنْفِسَةٍ خَضِرَاءَ عَلَى كَبِدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسْجِي ثُوبُهُ قَدْ جَعَلَ طَرَفُهُ تَحْتَ رِجْلِيهِ
وَطَرَفُهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ بِأَرْضِكَ مِنْ سَلَامٍ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا
مُوسَى قَالَ مُوسَى بِنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ أَمَا
يَكْفِيكَ أَنْ أَنْبَأَ التَّوْرَةَ بِبَيْدِكَ وَأَنَّ الْوَحْيَ يَأْتِيكَ يَا مُوسَى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي أَنْ تَعَلِّمَهُ وَإِنَّ لَكَ عِلْمًا لَا
يَنْبَغِي أَنْ أَعَلِّمَهُ فَجَاءَ طَائِرٌ فَأَخَذَ بِمِنْقَارِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا عِلْمِي وَعِلْمُكَ فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا
الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ إِلَى هَذَا
السَّاحِلِ عَرَفُوهُ فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ فَقُلْنَا لِسَعِيدِ خَضِرٍ قَالَ نَعَمْ لَا يَحْمِلُونَهُ بِأَجْرِ فَحَرَقَهَا وَدَقَّ فِيهَا
وَتَدَا قَالَ مُوسَى أَخْرَقْتُهَا لِتَغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ نَكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَانَتْ الْأُولَى نِسْيَانًا وَالثَّانِيَةَ شَرْطًا وَالثَّلَاثَةَ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا
تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَلَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَجَدَا غُلَامَانَا يَلْعَبُونَ
فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا كَانَ ظَرِيفًا فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسُّكِينِ قَالَ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً لَمْ تَعْمَلْ بِالْحِنْتِ
فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ قَالَ سَعِيدُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى فَحَسِبْتُ

اَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ اَجْرًا نَاكُلُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرُؤُهَا وَكَانَ وَرَائِهِمْ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرُؤُهَا وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَزْعُمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ اَنَّهُ قَالَ هَذَا الْعُلَامُ الْمَقْتُولُ يَزْعُمُونَ اَنَّ اسْمَهُ جَيْسُورٌ قَالَ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَضَبًا وَاَرَادَ اِذَا مَرَّتْ بِهِ اَنْ يَدْعَهَا لِعَيْبِهَا فَاِذَا جَاوَزُوا اَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا بَعْدَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ سَدُّوْهَا بِقَارُورَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ وَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنِيْنَ وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِينَا اَنْ يَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَيَحْمِلُهُمَا حُبَّهُ عَلٰى اَنْ يَتَابِعَاهُ عَلٰى دِيْنِهِ فَاَرَدْنَا اَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَاَقْرَبَ رَحْمًا هُمَا بِهِ اَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْاَوَّلِ الَّذِي قَتَلَهُ خَصِرٌ وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ اَنَّهُمَا قَالَا جَارِيَةٌ وَاَمَّا دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرٍ وَاَحَدٍ اِنَّهَا جَارِيَةٌ وَبَلَغَنِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ اَنَّهَا جَارِيَةٌ [راجع: ۲۱۴۳۱].

(۲۱۴۳۶) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام والے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زمبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے اور دونوں مچھلی ایک زمبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زمبیل سے پھڑک کر نکلی اور دریا میں سرنگ بناتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بھنی ہوئی مچھلی ہے جو زمبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیئے اور ایک شبانہ روز مزید سفر کیا (تیسرے روز) جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ اٹنے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے۔

پتھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا، خضر بولے تمہارے

ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا بنی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول اٹھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔)

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا (جب دونوں سوار ہو گئے تو انہوں نے دیکھا کہ) ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس میں سے یاک یا دو چونچیں مار کر پانی پی لیا، حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ہمارے اور تمہارے علم نے خدا کے علم میں کوئی کمی نہیں کچس طرح اس چڑیا کے پانی پینے سے سمندر میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد خضر نے بسولا نکال کر کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دیکھنے بھی نہ پائے تھے کہ خضر تختہ اکھاڑ چکے تھے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈوبنا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالیے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ موسیٰ سے یہ سب سے پہلی حرکت بھول کر ہوئی، دوسری شرط کے طور پر تھی اور تیسری جان بوجھ کر، خیر! دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، راستہ میں ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا قصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا میں نے نہیں کہہ دیا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے، میں ان تمام باتوں کی تم کو اطلاع دیئے دیتا ہوں، جن پر تم سے ضبط نہ ہو سکا۔

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ہمارا دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خضر کا قصہ ہمارے لیے اور بیان فرماتے، لیکن موسیٰ علیہ السلام سے صبر نہ ہو سکا (اگر موسیٰ علیہ السلام ضبط کر سکتے تو اللہ تعالیٰ اور قصہ بیان فرماتا) اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ ضبط کر لیتے تو اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے ان کا واقعہ کچھ اور بھی بیان فرماتا، ابن عباس رضی اللہ عنہما (تینوں باتوں کی تفصیل کے لیے یہ آیت تلاوت فرماتے تھے کہ کشتی والوں سے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا جس کا نام ”ہد بن بد“ بتایا جاتا ہے، جو ثابت اور عمدہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا (اس لئے حضرت خضر نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا) اور وہ لڑکا کا فر تھا اس کا نام ”جیسور“ بتایا جاتا ہے اس کے والدین نیک آدمی تھے (خوف ہوا کہ کہیں والدین اس کی وجہ سے تباہ نہ ہوں اس لئے حضرت خضر نے اس کو بجگم خدا قتل کر دیا اور اس کے بدلے میں ایک بچی انہیں دے دی گئی جو اپنے والدین کا اس بچے سے زیادہ خیال رکھنے والی تھی جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا) اور وہ دیوار دو یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ محفوظ تھا، اس کی حفاظت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار سیدھی کر دی تھی۔

(۲۱۴۳۷) وَوَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَوْسَفَ مِثْلَهُ

(۲۱۴۳۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَبُو الْهَيْثَمِ الزُّبَالِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا رَقِيبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَيَّامِ اللَّهِ نِعْمَهُ وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا مِنِّي أَوْ أَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مَنْ هُوَ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ قَدَّلْتَنِي عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُونًَا مَالِحًا فَفَعَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَلَقِيَ الْخَضِرَ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِمَا مَا كَانَ حَتَّى كَانَ آخِرُ ذَلِكَ مَرُّوا بِالْقَرْيَةِ اللَّتَامِ أَهْلِهَا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطَعَمَا فَأَبَوَا أَنْ يُضَيَّفُوهُمَا ثُمَّ قَصَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ نَبَا السَّفِينَةِ وَإِنَّهُ إِنَّمَا خَرَقَهَا لِيَتَجَوَّزَهَا الْمَلِكُ فَلَا يُرِيدُهَا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا كَانَ أَبَوَاهُ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَذْرَكَ لَأَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ [راجع: ۲۱۴۳۸]۔

(۲۱۴۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر فرما رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے بڑا عالم ہوں، خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زمیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لے کر زمیل میں ڈالی اور چل دیئے اور وہ قصہ پیش آیا جو اللہ نے بیان کیا ہے، حتیٰ کہ سب سے آخر میں چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، پھر حضرت خضر علیہ السلام نے ان کے سامنے کشتی والے واقعے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اسے بادشاہ کی وجہ سے توڑا تھا تا کہ وہ وہاں سے گزرے تا اس سے کوئی تعرض نہ کرے، اور ہالڑکا تو فطری طور پر وہ کافر تھا، اس کے والدین اس پر بہت شفیق تھے، اگر وہ زندہ رہتا تو انہیں سرکشی اور نافرمانی میں مبتلا کر دیتا اور رہی دیوار تو وہ شہر میں دو متم لڑکوں کی تھی۔

(۲۱۴۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ رَقَبَةَ حَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ حَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ وَقَالُوا جَمِيعًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعَ كَافِرًا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ فِي حَدِيثِهِ وَلَوْ أَدْرَكَ لَأَرَهَقَ أَبُو يَهُ طُغْيَانًا وَكَفْرًا [صححه مسلم (۲۶۶۱)، وابن حبان (۶۲۲۱)]. [مكرر ما قبله].

(۲۱۴۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کیا تھا، وہ طبعاً کافر تھا (اگر وہ زندگی پاتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی اور کفر کے قریب پہنچا دیتا)

(۲۱۴۴۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ صَاحِبُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ طَبَعَ يَوْمَ طَبَعَ كَافِرًا [راجع ما قبله].

(۲۱۴۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کیا تھا، وہ طبعاً کافر تھا (اگر وہ زندگی پاتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی اور کفر کے قریب پہنچا دیتا)

(۲۱۴۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَمْرَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا [انظر: ۲۱۴۴۴، ۲۱۴۴۵].

(۲۱۴۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے اس آیت إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ... میں لفظ "بلغت" کو مشدّد یعنی "بَلَغْتَ" بھی پڑھا ہے۔

(۲۱۴۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعُبَيْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا يُثْقَلُهَا | قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۳۹۸۵، الترمذی: ۳۹۳۳). قال

شعیب: صحيح إسناده ضعيف |.

(۲۱۳۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت اِن سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ..... میں لفظ ”بلغت“ کو مشدود یعنی ”بَلَغْتَ“ بھی پڑھا ہے۔

(۲۱۴۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ جَبْرِيلَ لَمَّا رَكَضَ زَمْرَمَ بِعَقْبِهِ جَعَلَتْ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ تَجْمَعُ الْبَطْحَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ هَاجِرَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْهَا لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا

(۲۱۳۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب مروی ہے کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی ایڑی مار کر زمزم کا کنواں جاری کیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کنکریاں اکٹھی کر کے منڈیر بنانے لگیں، نبی ﷺ فرماتے ہیں حضرت ہاجرہ علیہا السلام ”جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ تھیں“ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ اسے یونہی چھوڑ دیتیں تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

(۲۱۴۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَمَزَةُ بْنُ حَبِيبِ الزِّيَّاتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا لِأَحَدٍ بَدَأَ بِنَفْسِهِ فَذَكَرَ ذَاتَ يَوْمٍ مُوسَى فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقَصَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا مِنْ خَبْرِهِ وَلَكِنْ قَالَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا | صححه ابن حبان (۹۸۸)، والحاكم (۵۷۴/۲). وقال الترمذی حسن غریب صحيح قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۹۸۴، الترمذی: ۳۳۸۵) |.

[راجع: ۲۱۴۱۱].

(۲۱۳۳۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کے لئے دعاء فرماتے تو اس کا آغاز اپنی ذات سے کرتے تھے، چنانچہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ صبر کر لیتے تو اللہ تعالیٰ ان کے واقعے کی دیگر تفصیلات بھی بیان فرما دیتا، لیکن انہوں نے تو یہ کہہ دیا کہ ”اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کوئی سوال پوچھا تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھے گا، آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ گئے ہیں۔“

(۲۱۴۱۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ وَأَبُو قَطَنِ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَزَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۱۱].

(۲۱۳۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْجَعْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ قَالَ بِنِعْمِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۱۳۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ "وذاکرہم بایام اللہ" کی تفسیر میں فرمایا کہ "ایام اللہ" سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔

(۲۱۴۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي نَحْوَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

(۲۱۳۳۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۴۸) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبُرَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَيْسُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ الْأَنْبِيَاءَ بَدَأَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى هُودٍ وَعَلَى صَالِحٍ

(۲۱۳۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی نبی کا ذکر فرماتے تو اس کا آغاز اپنی ذات سے کرتے تھے، چنانچہ ایک دن فرمایا ہم پر اور ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

(۲۱۴۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ ابْنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ فِي الرَّجُلِ الَّذِي اتَّبَعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْفِزَارِيُّ هُوَ رَجُلٌ آخَرُ فَمَرَّ بِنَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَدَعَوْتُهُ فَسَأَلْتُهُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّذِي تَبِعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى جَالِسٌ فِي مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْكَ قَالَ مَا أَرَى فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ بَلَى عَبْدِي الْخَضِرُ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ الْحُوتَ آيَةً إِنَّ افْتَقَدَهُ وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِ مَا قَصَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [راجع: ۲۱۴۲۶].

(۲۱۳۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا اور حر بن قیس فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا جس کی طرف سفر کر کے جانے کی بارگاہ الہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، اسی دوران وہاں سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں پکار کر کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ ساتھی

کون تھا جس کی طرف سفر کر کے ملنے کی درخواست انہوں نے کی تھی؟ کیا آپ نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ ﷺ بنی اسرائیل کے کسی اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے علم میں اپنے سے بڑا کوئی عالم بھی ہے؟ حضرت موسیٰ ﷺ نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی آئی کہ ہمارا ایک بندہ خضر تم سے بڑا عالم ہے۔

حضرت موسیٰ ﷺ نے ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے لئے نشانی قرار دیتے ہوئے فرمایا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو واپس آ جانا کیونکہ وہیں پر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے گی، حضرت موسیٰ ﷺ سفر پر روانہ ہوئے تو ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور اپنے خادم سے کہنے لگے ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں تو ہمیں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہیں حضرت موسیٰ ﷺ نے مچھلی کو غائب پایا، تو دونوں اپنے نشانات قدم پر چلتے ہوئے واپس لوٹے اور پھر وہ قصہ پیش آیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وَهُ حَدِيثِيں جَوْ حَضْرَتِ اَنْسِ بِنِ مَالِكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَعْنِ اَنْ سَعْنِ نَقْلِ كِي هِيں ۔

(۲۱۴۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ مَا حَكَ فِي صَدْرِي شَيْءٌ مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَهَا رَجُلٌ غَيْرَ قِرَائَتِي فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَقْرَأْتَنِي آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ نَعَمْ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدُّهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ كُلَّهَا شَافٍ كَافٍ [راجع: ۲۱۴۰۷]۔

(۲۱۳۵۰) حضرت عبادہ بن مسعود سے بحوالہ ابی بن کعب مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک آیت پڑھائی، اور دوسرے آدمی کو وہی آیت دوسری طرح پڑھائی، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی ﷺ نے پڑھائی ہے، میں نے اس سے قسم کھا کر کہا کہ مجھے تو نبی ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے، اور اس دن اسلام کے حوالے سے جو وسوسے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے وسوسے نہیں آئے میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام وساوس دور ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے وسوسے نہ آئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل ﷺ آئے تھے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، حضرت میکائیل ﷺ نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھئے، حضرت میکائیل ﷺ نے پھر کہا کہ ان سے

اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۲۱۴۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ

أَنَسُ قَالَ أَبِي مَا دَخَلَ قَلْبِي شَيْءٌ مُنْذُ أَسْلَمْتُ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ [راجع: ۲۱۴۵۱]

(۲۱۴۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ مَا

دَخَلَ قَلْبِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۵۰، ۲۱۴۵۱]

(۲۱۴۵۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ

كَانَ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرِحَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جَبْرِيلُ فَفَرَجَ

صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَعَهَا فِي سَدْرِي ثُمَّ

أَطْبَقَهُ [راجع: ۲۱۶۱۳]

(۲۱۴۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس زمانے میں میں مکہ مکرمہ میں

تھا، ایک دن میرے گھر کی چھت کھل گئی اور وہاں سے حضرت جبریل علیہ السلام نیچے اتر کر آئے، انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، اسے

آب زمزم سے دھویا، پھر ایک طشتری لے کر آئے جو حکمت و ایمان سے لبریز تھی اور اسے میرے سینے میں اندیل دیا اور پھر

اسے سی دیا۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَجْلَحَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَعْرِضَ الْقُرْآنَ عَلَيْكَ قَالَ

وَسَمَّانِي لَكَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبَدَلِكَ فَلْتَفْرَحُوا هَكَذَا قَرَأَهَا أَبِي

(۲۱۴۵۴) حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے

حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا میرے پروردگار نے میرا نام لیا ہے؟ نبی ﷺ

نے فرمایا یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے سو تمہیں اس پر خوش ہونا چاہئے، حضرت ابی رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی اس آیت فَبَدَلِكَ

فَلْتَفْرَحُوا کو ”فلتفرحوا“ پڑھتے تھے۔

(۲۱۴۵۵) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَسْلَمُ الْمِنْقَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَتِي أَمَرْتُ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ ذُكِرْتُ هُنَاكَ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا الْمُنْدِرِ فَقَرِحْتَ بِذَلِكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرِّحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ قَالَ مُؤَمَّلٌ قُلْتُ لِسُفْيَانَ هَذِهِ الْقِرَاءَةُ فِي الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ

(۲۱۴۵۵) حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں فلاں فلاں سورت پڑھ کر سناؤں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا میرے پروردگار نے میرا نام لیا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے سو تمہیں اس پر خوش ہونا چاہئے، حضرت ابی رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی اس آیت فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرِّحُوا کو "فلتفرحوا" پڑھتے تھے۔

(۲۱۴۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أُسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِرَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَمِنْ خَيْرِ مَا فِيهَا وَمِنْ خَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ | قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۵۲) | مکرر بعدہ |

(۲۱۴۵۶) حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہوا کو برا بھلا مت کہا کرو، اور جب تمہیں اس میں کوئی ایسی چیز دکھائی دے جو تمہاری طبیعت کو ناگوار محسوس ہو تو تم یوں کہہ لیا کرو اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں کی اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کی خیر کا سوال کرتے ہیں، اور اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۱۴۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَرِيدٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِرَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَاسْأَلُوا اللَّهَ خَيْرَهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَنَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ | اجمع ما قبلہ |

(۲۱۴۵۷) حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہوا کو برا بھلا مت کہا کرو، البتہ اللہ سے اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں کی اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کی خیر کا سوال کیا کرو اور اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔

(۲۱۴۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ ذُرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَتَرَكَ آيَةَ فَجَاءَ أَبِي وَقَدْ فَاتَهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نُسِخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَوْ أُنْسِيَتْهَا قَالَ لَا بَلْ أُنْسِيَتْهَا [صححه ابن خزيمة (۱۶۴۷)]. قال شعيب: إسناده صحيح.

(۲۱۳۵۸) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو دوران تلاوت ایک آیت چھوڑ دی، حضرت ابی رضی اللہ عنہ اس وقت آئے تھے جب نماز کا کچھ حصہ گزر چکا تھا، نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ آیت منسوخ ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ میں بھول گیا تھا۔

(۲۱۴۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ ذُرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ [ال نظر: ۲۱۴۶۰، ۲۱۴۶۱].

(۲۱۳۵۹) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ وتر میں سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۱۴۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ ذُرِّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوَتْرِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [صححه ابن حبان (۲۴۵۰)]. وقال البوصيري: هذا إسناده ضعيف.

قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۳ و ۱۴۳۰، ابن ماجه: ۱۷۱، النسائي: ۳/۲۳۵، ۳۴۴). [راجع: ۲۱۴۵۹].
(۲۱۳۶۰) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ وتر میں سَبَّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تلاوت فرماتے تھے۔ اور سلام پھیر کر تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے تھے۔

(۲۱۴۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبُرَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الضَّرِيرُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذُرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۵۹].

(۲۱۳۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا إِذَا أَصْبَحْنَا أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِحْلَاصِ وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ آبِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِذَا أُمْسَيْنَا مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۱۳۶۲) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صبح کے وقت پڑھنے کے لئے یہ دعاء سکھاتے تھے ”ہم نے صبح کی فطرتِ اسلام پر، کلمہِ اخلاص پر، اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر جو سب سے یکسو تھے، اور مشرکین میں سے نہ تھے اور یہی دعاءِ شام کے وقت پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

(۲۱۴۶۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ سَمِعَ ابْنَ أَبِي سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ سَمِعَ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِحْدَى عَيْنَيْهِ كَأَنَّهَا زُجَاجَةٌ خَضْرَاءُ وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [النظر: ۲۱۴۶۴، ۲۱۴۶۵، ۲۱۴۶۶، ۲۱۴۶۷]

(۲۱۳۶۳) حضرت عبدالرحمن سے بحوالہ عبداللہ بن خباب از ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس کی ایک آنکھ بزمِ شیشے کی طرح محسوس ہوگی اور عذابِ قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرے۔

(۲۱۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ رَوْحُ الْعَنْزِيُّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَقَالَ رَوْحٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَالَ عِنْدَهُ فَقَالَ عَيْنُهُ خَضْرَاءُ كَأَلْزُجَاجَةٍ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۳) حضرت عبدالرحمن سے بحوالہ عبداللہ بن خباب از ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس کی ایک آنکھ بزمِ شیشے کی طرح محسوس ہوگی اور عذابِ قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرے۔

(۲۱۴۶۵) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلَادٌ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُذَكِّرْ خَلَادٌ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وہ حدیثیں جو سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَرَأْتُ آيَةَ وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا فَآتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَمْ تُقَرِّبْنِي آيَةَ كَذَا وَقَالَ بَلَى فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَمْ تُقَرِّبْنِيهَا كَذَا وَكَذَا فَقَالَ بَلَى كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ مُجْمَلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَضْرَبَ صَدْرِي فَقَالَ يَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنِّي أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفٍ أَوْ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ فَقَالَ الْمَلِكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلِكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ غَفُورًا رَحِيمًا أَوْ قُلْتَ سَمِيمًا عَلِيمًا أَوْ عَلِيمًا سَمِيمًا فَاللَّهُ كَذَلِكَ مَا لَمْ تَخْتِمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ [قال الألبانى: صحيح (أبو داود: ۱۴۷۷)]. [انظر: ۲۱۴۶۸، ۲۱۴۶۹].

(۲۱۴۶۷) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے ایک آیت پڑھی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اسے کسی دوسرے طریقے سے پڑھ رہے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا آپ نے مجھے یہ آیت اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، تم دونوں صحیح ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام وساوس دو ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے وسوسے نہ آئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہم السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھیے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھیے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے، اگر تم غفوراً رحیمًا یا سَمِيمًا عَلِيمًا یا عَلِيمًا سَمِيمًا کہہ دیتے ہو تو اللہ اسی طرح ہے، بشرطیکہ تم آیت عذاب کو رحمت سے یا آیت رحمت کو عذاب سے تبدیل نہ کرو۔

(۲۱۴۶۸) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَرَأْتُ آيَةَ وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا فَآتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

[راجع: ۲۱۴۶۷].

(۲۱۴۶۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا وَقَرَأَ رَجُلٌ آخَرَ خِلَافَهَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۴۶۷].

(۲۱۴۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُقَيْرِ الْعَبْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلَيْهِ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اسْتَقْرِي، هَذَا فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَقُلْتُ لَهُ أَوْلَمْ تَقْرِنِي كَذَا وَكَذَا قَالَ بَلَى وَأَنْتَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقُلْتُ بِيَدِي قَدْ أَحْسَنْتَ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَضْرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَذْهِبْ عَنْ أَبِي الشَّكِّ فَفِضْتُ عَرَفًا وَامْتَلَأْ جَوْفِي فَرَقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَتِي إِنَّ مَلَكَيْنِ أَتَيْانِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْرَأْ عَلَيَّ حَرْفٍ فَقَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ ثَلَاثَةَ فَقَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ أَرْبَعَةَ حُرُوفٍ قَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ خَمْسَةَ حُرُوفٍ قَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ سَبْعَةَ حُرُوفٍ فَقَالَ الْآخَرُ زِدْهُ قَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ سَبْعَةَ حُرُوفٍ فَالْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَيَّ سَبْعَةَ حُرُوفٍ [انظر بعده].

(۲۱۴۷۰) حضرت سلیمان بن صرید رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی ﷺ نے پڑھائی ہے، میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، عرض کیا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور دعا کی کہ اے اللہ ابی سے شک کو دور فرما جس سے وہ تمام وساوس دو ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے وسوسے نہ آئے اور میں پانی پانی ہو گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل بیٹھے آئے تھے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، حضرت میکائیل ﷺ نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھئے، حضرت میکائیل ﷺ نے پھر کہا کہ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۲۱۴۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَعْبٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي مَلَكَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَقْرِنَهُ قَالَ عَلَيَّ كَمْ قَالَ حَرْفٍ قَالَ زِدْهُ قَالَ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ حُرُوفٍ [راجع ما قبله].

(۲۱۴۷۱) حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیثیں جو حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہما نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ۱۵۸۷۸]. [انظر: ۲۱۴۷۳، ۲۱۴۷۴، ۲۱۴۷۵، ۲۱۴۷۶،

۲۱۴۷۷، ۲۱۴۷۸، ۲۱۴۷۹، ۲۱۴۸۰، ۲۱۴۸۱، ۲۱۴۸۲، ۲۱۴۸۳].

(۲۱۴۷۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَكَذَا يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ فِي حَدِيثِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَإِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ كَذَا يَقُولُ غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۴) حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبِي وَوَافَقَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي اتَّفَقَا عَلَى عُرْوَةَ وَلَمْ يَقُولَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۶) حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۷) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَدَّثَنِي مَعْمَرٌ مِثْلَهُ سِوَاءَ غَيْرِ أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ أَبِي بَكْرٍ عُرْوَةَ [راجع: ۲۱۴۷۲] (۲۱۴۷۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَّاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً وَخَالَفَ رَبَّاحٌ رِوَايَةَ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ لِأَنَّهُمَا قَالَا عَنْ عُرْوَةَ قَالَ رَبَّاحٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُكْرَمٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۹م) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۹م) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ الرَّصَافِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۷۲].

دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سو دینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، (میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لگانہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ عَفَلَةَ [راجع: ۲۱۴۸۴] (۲۱۴۸۶) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ عَفَلَةَ قَالَ عَزَوْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ لِي اطْرَحْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ أَعْرِفُهُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَنْ يَعْرِفُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَأَبَا عَلِيٍّ وَ آيْتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عَزَاتِنَا حَجَجْتُ فَآتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ لَهُ قَوْلَهُمَا وَقَوْلِي لَهُمَا فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةٌ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَآتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا أَدْرِي قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي سَنَةٍ أَوْ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ فَقَالَ لِي فِي الرَّابِعَةِ اعْرِفْ عَدَدَهَا وَوَكَايَتَهَا فَإِنْ وَجَدْتُ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتَعْ بِهَا وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا [راجع: ۲۱۴۸۴].

(۲۱۴۸۵-۲۱۴۸۶) حضرت سوید بن عفلہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا، جب ہم مقام ”عذیب“ میں پہنچے تو مجھے راستے میں ایک درہ گرا پڑا ملا، میں نے اسے اٹھا لیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دیجئے، لیکن میں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ میں اس کی تشہیر کروں گا، اگر اس کا مالک آ گیا تو اسے دے دوں گا ورنہ خود اس سے فائدہ اٹھا لوں گا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سو دینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، (بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لگانہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كُنَّا حُجَّاجًا فَوَجَدْتُ سَوَاطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ الْقَوْمُ تَأْخُذُهُ فَلَعَلَّهُ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ فَتَقَلْتُ أَوْلَيْسَ لِي أَخْذُهُ فَأَنْتَفَعُ بِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْكُلَهُ الذُّبُّ فَلَقِيتُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ التَّقَطْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةٌ دِينَارٍ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ عَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ عَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَقَالَ عَرَّفْتُهَا سَنَةً أُخْرَى ثُمَّ قَالَ انْتَفَعُ بِهَا وَاحْفَظْ وَكَانَتْهَا وَخِرْفَتُهَا وَأَحْصِ عَدَدَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا قَالَ جَرِيرٌ فَلَمْ أَحْفَظْ مَا بَعْدَ هَذَا يَعْنِي تَمَامَ الْحَدِيثِ [راجع: ۲۱۴۸۴].

(۲۱۴۸۷) حضرت سويد بن غفلة سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا، جب ہم مقام "عذیب" میں پہنچے تو مجھے راستے میں ایک درہ گرا پڑا ملا، میں نے اسے اٹھا لیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دیجئے، لیکن میں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ میں اس کی تشہیر کروں گا، اگر اس کا مالک آ گیا تو اسے دے دوں گا ورنہ خود اس سے فائدہ اٹھا لوں گا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سو دینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، (بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفافہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آ جائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۸) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ التَّقَطْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً دِينَارٍ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَّفْتُهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ عَرَّفْتُهَا سَنَةً قَالَ عَرَّفْتُهَا سَنَةً أُخْرَى فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً أُخْرَى ثُمَّ أَتَيْتُهُ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَالَ أَحْصِ عَدَدَهَا وَوَكَانَتْهَا وَاسْتَمْتِعْ بِهَا [راجع: ۲۱۴۸۴].

(۲۱۴۸۸) حضرت سويد بن غفلة سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سو دینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، (بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفافہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آ جائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۹) حَدَّثَنَا بَهْرُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّاجِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ حَجَجْتُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنُ رَبِيعَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَعَرَفْتُهَا عَامِينَ أَوْ ثَلَاثَةَ قَالَ اعْرِفْ عَدَدَهَا وَوِجَائِهَا وَوِجَائِهَا وَاسْتَمِعْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِدَّتَهَا وَوِجَائِهَا فَأَعْطَهَا إِيَّاهُ [راجع: ۲۱۴۸۴]۔

(۲۱۴۸۹) حضرت سوید بن غافلہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ حج پر نکلا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور آخر میں کہا فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفافہ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وہ حدیثیں جو حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیؓ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَائَةِ صَاحِبِهِ فَقُمْنَا جَمِيعًا فَدَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ هَذَا فَقَرَأَ قِرَاءَةً غَيْرَ قِرَائَةِ صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأَا فَقَرَأَا قَالَ أَصَبْتُمَا فَلَمَّا قَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَالَ كَبُرَ عَلَيَّ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى الَّذِي غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فِضْضٌ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَقًا فَقَالَ يَا أَبُي إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي فَأَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُهَا قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّلَاثَةَ لِيَوْمٍ يَرْعَبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ [صححه مسلم (۸۲۰)، وابن حبان (۷۴۰)]۔

[انظر: ۲۱۴۹۸]۔

(۲۱۴۹۰) حضرت ابن ابی لیلیؓ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا، ایک آدمی آیا اور اس طرح قرآن پڑھنے لگا جسے میں نہیں جانتا تھا، پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے اس سے بھی مختلف انداز میں پڑھا، ہم اکٹھے ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی مسجد میں آیا اور اس طرح قرآن پڑھا جس پر مجھے تعجب ہوا، پھر یہ دوسرا آیا اور اس نے بھی مختلف انداز میں اسے پڑھا، نبی ﷺ نے ان دونوں سے پڑھنے کے لئے فرمایا، چنانچہ ان دونوں نے تلاوت کی اور نبی ﷺ نے ان کی تصویب فرمائی، اس دن اسلام کے حوالے سے جو سو سے میرے ذہن میں

آئے، کبھی ایسے دوسو سے نہیں آئے، نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام وساوس دور ہو گئے اور میں پانی پانی ہو گیا اور یوں محسوس ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل ﷺ آئے تھے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، میں نے اپنے رب کے پاس پیغام بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرما، اس طرح ہوتے ہوتے سات حروف تک بات آ گئی، اور اللہ نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ اسے سات حروف پر پڑھئے، اور ہر مرتبہ کے عوض آپ مجھ سے ایک درخواست کریں، میں اسے قبول کر لوں گا، چنانچہ میں نے دو مرتبہ تو اپنی امت کی بخشش کی دعاء کر لی اور تیسری چیز کو اس دن کے لئے رکھ دیا جب ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم ﷺ بھی میرے پاس آئیں گے۔

(۲۱۴۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَصْأَةَ بِنِي غِفَارٍ قَالَ فَاتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِيَءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِيَءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِيَءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَأَيْمًا حَرْفٍ قَرَأُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا [صححه مسلم (۸۲۱)] | انظر: ۲۱۴۹۴، ۲۱۴۹۵، ۲۱۴۹۶.

(۲۱۳۹۱) حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بنو غفار کے ایک کنوئیں کے پاس تھے کہ حضرت جبریل ﷺ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کا پروردگار آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی امت کو قرآن کریم ایک حرف پر پڑھائیے، نبی ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے درگزر اور بخشش کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، چنانچہ حضرت جبریل ﷺ دو بارہ پیغام لے کر آئے اور دو حرفوں پر پڑھنے کی اجازت دی، نبی ﷺ نے پھر وہی جواب دیا، تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا، چوتھی مرتبہ حضرت جبریل ﷺ سات حروف پر پڑھنے کا پیغام لے کر آئے اور کہنے لگے کہ وہ ان میں سے جس حرف کے مطابق بھی قراءت کریں گے، صحیح کریں گے۔

(۲۱۴۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَلَنْذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ قَالَ الْمُصِيبَاتُ وَالذُّخَانُ قَدْ مَضِيَ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ (۲۱۳۹۲) حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس آیت کے ذیل میں مروی ہے وَلَنْذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذْنَى کہ مصیبتیں اور دھواں ان دو چیزوں کا عذاب تو گذر چکا، اور بطشہ اور لزام کا عذاب بھی۔

(۲۱۴۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ إِنَّ لِي أَخًا وَبِهِ وَجَعٌ قَالَ وَمَا وَجَعُهُ قَالَ بِهِ لَمَمٌ قَالَ فَأَتَيْتَنِي بِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَوَّذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةَ مِنْ آلِ عِمْرَانَ شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَآيَةَ مِنَ الْأَعْرَافِ إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَآخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَآيَةَ مِنْ سُورَةِ الْجِنِّ وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبَّنَا وَعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الصَّافَّاتِ وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَامَ الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَشْتِكِ قَطُّ

(۲۱۴۹۳) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! میرا ایک بھائی ہے جو تکلیف میں مبتلا ہے، نبی ﷺ نے پوچھا اس کی تکلیف کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ اس میں جنون ودیوانگی (پاگل پن) کا عنصر پایا جاتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ، نبی ﷺ نے اسے بلا کر اپنے سامنے بٹھایا اور اس پر سورہ فاتحہ، سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں، وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ اور آیت الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری تین آیتیں، سورہ آل عمران کی ایک آیت شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ..... سورہ اعراف کی ایک آیت إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ..... سورہ مؤمن کی آخری آیت فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ..... سورہ جن کی آیت وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبَّنَا..... سورہ صافات کی ابتدائی دس آیات، سورہ حشر کی آخری تین آیات، قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین پڑھ کر دم کیا، وہ آدمی اس طرح کھڑا ہو گیا کہ گویا کبھی بیمار ہی نہ ہوا تھا۔

(۲۱۴۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ لُوَيْنٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَالِمِ الْأَفْطَسُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَضَائَةِ بَنِي غِفَارٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ يَزَلْ يَزِيدُهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ [راجع: ۲۱۴۹۱]۔

(۲۱۴۹۳) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اس وقت نبی ﷺ بنواضاءہ کے کنوئیں کے پاس تھے، اور کہا اے محمد! صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت ایک حرف پر کریں، اور آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے سات کے عدد تک پہنچ گئے۔

(۲۱۴۹۵) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِيَءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَإِنَّمَا حَرْفٍ قَرَأْتَهُ فَقَدْ أَصَابُوا [راجع: ۲۱۴۹۱]۔
 (۲۱۳۹۵) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اور کہا اے محمد! سَلِّ عَلَيَّمُ، اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت سات حروف پر کریں، جس حرف کے مطابق تلاوت کریں گے، صحیح کریں گے۔

(۲۱۴۹۶) حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ السَّبَّاحُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِأَضَاءَةِ بَنِي غِفَارٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِيَءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مَعَافَاتِهِ وَمَغْفِرَتَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِيَءَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْهَا فَهُوَ كَمَا قَالَ [راجع: ۲۱۴۹۱]۔

(۲۱۳۹۶) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریلؑ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، اس وقت نبیؐ بنواضاءہ کے کنوئیں کے پاس تھے، اور کہا اے محمد! سَلِّ عَلَيَّمُ، اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت ایک حرف پر کریں، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی، اور آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے سات کے عدد تک پہنچ گئے۔

(۲۱۴۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ بِنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ انْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَنَا فَلَانُ بْنُ فَلَانَ فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَسَبَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَنَا فَلَانُ بْنُ فَلَانَ حَتَّى عَدَّ تِسْعَةً فَمَنْ أَنْتَ لَا أُمَّ لَكَ قَالَ أَنَا فَلَانُ بْنُ فَلَانَ ابْنِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ هَذَيْنِ الْمُتَنَسِّبِينَ أَمَا أَنْتَ أَيُّهَا الْمُتَنَسِّبُ أَوْ الْمُتَنَسِّبُ إِلَى تِسْعَةٍ فِي النَّارِ فَأَنْتَ عَاشِرُهُمْ وَأَمَا أَنْتَ يَا هَذَا الْمُتَنَسِّبُ إِلَى اثْنَيْنِ فِي الْجَنَّةِ فَأَنْتَ ثَالِثُهُمَا فِي الْجَنَّةِ

(۲۱۳۹۷) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ نبیؐ کے دور باسعادت میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا میں تو فلاں بن فلاں ہوں، تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے، یہ سن کر نبیؐ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ کے دور میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ میں تو فلاں بن فلاں ہوں اور اس نے اپنے آباؤ اجداد میں سے نوا افراد کے نام گنوائے اور کہا کہ تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے، اس نے کہا میں فلاں بن فلاں بن اسلام ہوں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر ان دونوں کے حوالے سے وحی بھیجی کہ

اے نو آدمیوں کی طرف نسبت کرنے والے! وہ سب جہنم میں ہیں اور دوسواں تو خود ان کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور اے دو جنتی آدمیوں کی طرف اپنے نسب کو منسوب کرنے والے! تو جنت میں ان کے ساتھ تیسرا ہوگا۔

(۲۱۴۹۸) حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ رَجُلٌ آخَرَ فَصَلَّى فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَائَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ هَذَا فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَائَةِ صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرُؤُوا فَقَرُؤُوا فَقَالَ قَدْ أَحْسَنْتُمْ فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ صَدْرِي قَالَ فِقِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَقًا فَقَالَ لِي أَبِي إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي اقْرَأْ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ إِلَيَّ أَنْ اقْرَأْ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنْ هَوْنٌ عَلَى أُمَّتِي فَرَدَّ عَلَيَّ أَنْ اقْرَأْ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا سَوْلَكَ أُعْطِيكَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي وَأَخَّرْتُ الثَّلَاثَةَ لِيَوْمٍ يَرُغَبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ [راجع: ۲۱۴۹۰]۔

(۲۱۴۹۸) حضرت ابن ابی لیلیؓ سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا، ایک آدمی آیا اور اس طرح قرآن پڑھنے لگا جسے میں نہیں جانتا تھا، پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے اس سے بھی مختلف انداز میں پڑھا، ہم اکٹھے ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی مسجد میں آیا اور اس طرح قرآن پڑھا جس پر مجھے تعجب ہوا، پھر یہ دوسرا آیا اور اس نے بھی مختلف انداز میں اسے پڑھا، نبی ﷺ نے ان دونوں سے پڑھنے کے لئے فرمایا، چنانچہ ان دونوں نے تلاوت کی اور نبی ﷺ نے ان کی تصویب فرمائی، اس دن اسلام کے حوالے سے جو وسوسے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے وسوسے نہیں آئے، نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام وسوسے دور ہو گئے اور میں پانی پانی ہو گیا اور یوں محسوس ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل ﷺ آئے تھے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پڑھئے، میں نے اپنے رب کے پاس پیغام بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرما، اس طرح ہوتے ہوتے سات حروف تک بات آگئی، اور ال نے میرے پاس پیغام بھیجا کہ اسے سات حروف پڑھئے، اور ہر مرتبہ کے عوض آپ مجھ سے ایک درخواست کریں، میں اسے قبول کر لوں گا، چنانچہ میں نے دو مرتبہ تو اپنی امت کی بخشش کی دعاء کر لی اور تیسری چیز کو اس دن کے لئے رکھ دیا جب ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیمؑ بھی میرے پاس آئیں گے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وہ حدیث جو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہے۔

(۲۱۴۹۹) حَدَّثَنَا عَتَابُ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي وَأَبُو طَلْحَةَ جُلُوسًا فَأَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوءٍ فَقَالَ لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهَذَا الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْنَا فَقَالَ اتَّوَضَّأَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَمْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ [راجع: ۱۶۴۷۹]۔

(۲۱۴۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے روٹی اور گوشت کھایا، پھر میں نے وضو کے لئے پانی منگوایا تو وہ دونوں حضرات کہنے لگے کہ وضو کیوں کر رہے ہو؟ میں نے کہا کہ اس کھانے کی وجہ سے جو ابھی ہم نے کھایا ہے، وہ کہنے لگے کہ کیا تم حلال چیزوں سے وضو کرو گے؟ اس ذات نے اس سے وضو نہیں کیا جو تم سے بہتر تھی۔

حَدِيثُ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وہ روایات جو زر بن حبیش رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِنْ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ فِي الْمَعْوِذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ فَأَنَا أَقُولُ كَمَا قَالَ [اصححه البخاری (۴۹۷۶)]،
[ابن حبان (۴۴۲۹)] [انظر: ۲۱۵۰۱، ۲۱۵۰۲، ۲۱۵۰۳، ۲۱۵۰۴، ۲۱۵۰۵، ۲۱۵۰۶، ۲۱۵۰۷، ۲۱۵۰۸]۔

(۲۱۵۰۰) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ معوذتین کے متعلق کہتے ہیں (کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ میں بھی کہتا ہوں۔

(۲۱۵۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ الْمَعْوِذَتَيْنِ فَقَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ لَكُمْ فَقُولُوا قَالَ أَبِي فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ نَقُولُ [راجع: ۲۱۵۰۰]۔

(۲۱۵۰۱) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے متعلق پوچھا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵.۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ قَالَ أَبِي فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ نَقُولُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵.۲) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی ذرؓ سے معوذتین کے متعلق پوچھا، حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵.۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ بِمِثْلِهِ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵.۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵.۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبِيًّا عَنِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ عَنْهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِقِيلَ لِي فَقُلْتُ فَأَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ نَقُولُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵.۴) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی ذرؓ سے معوذتین کے متعلق پوچھا، حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵.۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَكْتُبُ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فِي مُصْحَفِهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهُ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقُلْتُهَا فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقُلْتُهَا فَنَحْنُ نَقُولُ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵.۵) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی ذرؓ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ معوذتین کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵.۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرِّ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

(۲۱۵۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۰۷) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَحْكُ الْمَعْوِذَتَيْنِ مِنْ مَصَاحِفِهِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا لَيْسَتَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْنَا عَنْهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقِيلَ لِي فَقُلْتُ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۷) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ معوذتین کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ وَعَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِنْ أَخَاكَ يَحْكُهُمَا مِنَ الْمُصْحَفِ قِيلَ لِسُفْيَانَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَلَمْ يُنْكِرْ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قِيلَ لِي فَقُلْتُ فَفَنَحْنُ نَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۵۰۰].

(۲۱۵۰۸) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ معوذتین کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں ہیں اسی لیے وہ انہیں اپنے نسخے میں نہیں لکھتے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ سے ان سورتوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہنے کے لئے فرمایا گیا ہے ("قل" کہہ دیجئے) لہذا میں کہہ دیتا ہوں، چنانچہ نبی ﷺ نے جو چیز کہی ہے، وہ ہم بھی کہتے ہیں۔

(۲۱۵۰۹) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ تَذَاكَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ أَبِي أَنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ أَعْلَمُ أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ تَمْضِي مِنْ رَمَضَانَ وَآيَةٌ ذَلِكَ أَنَّ الشَّمْسَ تُصْبِحُ الْغَدَ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ تَرَفَّرِقُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَزَعَمَ سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ أَنَّ زُرًّا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَصَدَهَا ثَلَاثَ سِنِينَ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ يَدْخُلُ رَمَضَانُ إِلَى آخِرِهِ فَرَأَاهَا تَطْلُعُ صَبِيحَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ تَرَفَّرِقُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ [انظر: ۲۱۵۱۰، ۲۱۵۱۱، ۲۱۵۱۲، ۲۱۵۱۳، ۲۱۵۱۴، ۲۱۵۱۵، ۲۱۵۱۶، ۲۱۵۱۷].

[۲۱۵۱۸، ۲۱۵۱۹، ۲۱۵۲۸].

(۲۱۵۰۹) زر سے بحوالہ ابی بن کعبؓ مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ شب قدر کا ذکر کرنے لگے، تو حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس رات کے متعلق سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے، نبی ﷺ نے ہمیں

اس حوالے سے جس رات کی خبر دی ہے، وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد اگلے دن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ گھومتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ زر کے بقول وہ تین سال سے مسلسل ماہ رمضان کے آغاز سے لے کر اختتام تک اسے تلاش کر رہے ہیں، انہوں نے ہمیشہ سورج کو اس کیفیت کے ساتھ ستائیسویں شب کی صبح کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۱۵۱۰) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ هِيَ الَّتِي أَخْبَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْضَاءَ تَرَفُّرُقُ [راجع: ۲۱۵۱۳].

(۲۱۵۱۰) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں اس حوالے سے جس رات کی خبر دی ہے، وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے اور اس کی نشانی یہ ہے کہ اس رات کے گزرنے کے بعد اگلے دن جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ گھومتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ (۲۱۵۱۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۱۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ وَ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا قُلْتُ أَبَا الْمُنْدِرِ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصِبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ وَخَلَفَ قُلْتُ وَكَيْفَ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالآيَةِ الَّتِي أَخْبَرْنَا بِهَا أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَا شُعَاعَ لَهَا [صححه مسلم (۷۶۲)، وابن خزيمة (۲۱۸۷ و ۲۱۸۸ و ۲۱۹۱ و ۲۱۹۳)].

وابن حبان (۳۶۸۹). قال الترمذی: حسن صحيح. [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۱۲) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پاسکتا ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب ہوتی ہے (لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں) پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی (کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے) میں نے عرض کیا (اے ابوالمندر!) آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِنَّ ابْنَ

أُمُّ عَبْدِ كَانَ يَقُولُ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصِبْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا لِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ لِكَيْلَا يَتَكَلَّمُوا فَوَاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ إِنَّهَا فِي رَمَضَانَ لَيْلَةٌ سَبْعٌ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْدِرِ وَأَنْتَى عَلِمْتَهَا قَالَ بِاللَّيَّةِ الَّتِي أَنْبَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا فَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَهِيَ مَا يُسْتَشْنَى قُلْتُ لِيَزُرَّ مَا اللَّيَّةُ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ غَدَاةً إِذْ كَانَتْهَا طَسْتُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۱۳) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پاسکتا ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب ہوتی ہے لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے، میں نے عرض کیا اے ابوالمنذر! آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ أَبِي لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ أَبِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي صَاحِبٌ لِي بِهَا عَنْهُ [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۱۳) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ بخدا شب قدر کے متعلق سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حوالے سے جس رات کی خبر دی ہے، وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔

(۲۱۵۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ قَالَ قَالَ لِي أَبِي إِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَإِنَّهَا لَهِيَ هِيَ مَا يُسْتَشْنَى بِاللَّيَّةِ الَّتِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَبْنَا وَعَدَدْنَا فَإِنَّهَا لَهِيَ هِيَ مَا يُسْتَشْنَى [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۱۵) زر کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے، اس علامت سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی ہے، ہم نے اس کا حساب لگایا اور اسے شمار کیا تو یہ وہی رات تھی۔

(۲۱۵۱۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامِ الْبَزَّارُ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ أَبَا الْمُنْدِرِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِنَّا

صَاحِبِنَا يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا قَالَ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصْبِحُهَا فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَلَكِنْ أَحَبُّ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوا وَإِنَّهَا لَيْلَةٌ سَبْعٌ وَعِشْرِينَ لَمْ يَسْتَشِنْ قُلْتُ أَبَا
الْمُنْذِرِ أَنِّي عَلِمْتُ ذَلِكَ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ تَطْلُعُ
الشَّمْسُ لَا شُعَاعَ لَهَا كَأَنَّهَا طُسْتُ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ الْمُقَدَّمِيِّ [راجع: ٢١٥٠٩].

(٢١٥١٦) زر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کیونکہ آپ کے
بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پاسکتا ہے؟ حضرت ابی بن کعب نے
فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب
ہوتی ہے لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی
کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے، میں نے عرض کیا
(اے ابوالمنذر!) آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع
ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(٢١٥١٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ أَبَا الْمُنْذِرِ أَخْبِرْنِي عَنْ
لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَنِّي عَلِمْتُ ذَلِكَ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ٢١٥٠٩].

(٢١٥١٤) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢١٥١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ لَوْلَا
سُفَهَاؤُكُمْ لَوْضَعْتُ يَدَيَّ فِي أُذُنَيَّ ثُمَّ نَادَيْتُ إِلَّا إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ فِي السَّبْعِ
الْوَاخِرِ قَبْلَهَا ثَلَاثٌ وَبَعْدَهَا ثَلَاثٌ نَبَأَ مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي عَنْ نَبَأٍ مَنْ لَمْ يَكْذِبْهُ [راجع: ٢١٥٠٩]. قُلْتُ لِأَبِي
يُوسُفَ يَعْنِي أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَّاهُو عِنْدِي

(٢١٥١٨) زر کہتے ہیں کہ اگر تمہارے بیوقوف لوگ نہ ہوتے تو میں اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھ کر یہ منادی کر دیتا کہ شب قدر
ماہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے، آخری سات راتوں میں، خواہ پہلی تین راتیں ہوں یا بعد کی، یہ اس شخص کی خبر ہے
جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، اس شخص کے حوالے سے ہے جس سے بیان کرنے والے نے جھوٹ نہیں بولا۔ (مراد حضرت
ابی بن کعب رضی اللہ عنہما ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں)

(٢١٥١٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ

حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصْبِهَا فَاُنْطَلَقَتْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَارْدَتْ لِقَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ عَاصِمٌ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ لَزِمَ أَبِي بَنَ كَعْبٍ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَرَعَمَ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُومَانِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَيَرْكَعَانِ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي وَكَانَتْ فِيهِ شِرَاسَةٌ اخْفِضْ لَنَا جَنَاحَكَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنِّي إِنَّمَا أَمْتَعُ مِنْكَ تَمْتَعًا فَقَالَ تَرِيدُ أَنْ لَا تَدَعَ آيَةً فِي الْقُرْآنِ إِلَّا سَأَلْتَنِي عَنْهَا قَالَ وَكَانَ لِي صَاحِبٌ صِدْقٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْدِرِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصْبِهَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَلَكِنَّهُ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ لِكَيْلَا يَتَكَلَّمُوا وَاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ وَإِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْدِرِ أَنَّى عَلِمْتَ ذَلِكَ قَالَ بِالآيَةِ الَّتِي أَنْبَأْنَا بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا فَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَهِيَ مَا يُسْتَشَى قَالَ فَقُلْتُ وَمَا الْآيَةُ فَقَالَ إِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَكَانَ عَاصِمٌ لَيْلَتِيذٍ مِنَ السَّحَرِ لَا يَطْعَمُ طَعَامًا حَتَّى إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ صَعِدَ عَلَى الصُّومَعَةِ فَنَظَرَ إِلَى الشَّمْسِ حِينَ تَطْلُعُ لَا شُعَاعَ لَهَا حَتَّى تَبْيَضَّ وَتَرْتَفِعَ [راجع: ۲۱۵۰۹]

(۲۱۵۱۹) زر کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ شب قدر کے متعلق فرماتے تھے کہ جو شخص سارا سال قیام کرے وہی اسے پاسکتا ہے، میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرا ارادہ تھا کہ مہاجرین و انصار میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ملوں، چنانچہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمٹا رہا، یہ دونوں حضرات غروب آفتاب کے بعد اٹھتے اور مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے، حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے مزاج میں تھوڑی سی سختی تھی، میں نے ان سے کہا کہ اللہ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں، میرے ساتھ شفقت کیجئے، میں آپ سے کچھ فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ قرآن کی کوئی آیت نہ چھوڑو گے جس کے متعلق مجھ سے پوچھ نہ لو؟ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے، وہ شب قدر کو پاسکتا ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، وہ جانتے ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے اور اس کی بھی ستائیسویں شب ہوتی ہے لیکن وہ لوگوں سے اسے مخفی رکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اس پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے اس بات پر قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل کی، شب قدر ماہ رمضان کی ستائیسویں شب ہوتی ہے میں نے عرض کیا اے ابوالمنذر! آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی، چنانچہ عاصم اس دن کی سحری نہیں کرتے تھے، جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو چھت پر چڑھ کر سورج کو دیکھتے، اس وقت اس کی شعاع نہیں ہوتی تھی، یہاں تک کہ وہ روشن ہو جاتا اور بلند ہو جاتا۔

(۲۱۵۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَهُوَ أَنْقَلُ فِي مِيزَانِهِ مِنْ أَحَدٍ

(۲۱۵۲۰) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور نماز جنازہ میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملے گا، اور جو شخص دفن ہونے تک جنازے کے ساتھ رہے تو اسے دو قیراط ثواب ملے گا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، وہ ایک قیراط میزان عمل میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔

(۲۱۵۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ فَقَرَأْتُ لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَقَرَأْتُ فِيهَا وَلَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ سَأَلَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ فَأُعْطِيَهُ لَسَأَلَ ثَانِيًا فَأُعْطِيَهُ لَسَأَلَ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَإِنَّ ذَلِكَ الَّذِينَ الْقِيمَ عِنْدَ اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةَ غَيْرَ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةَ وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ [صححه

الحاكم (۲/۲۲۴) قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۳۷۹۳، و ۳۸۹۸)۔ [مکرر بعدہ]

(۲۱۵۲۱) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں، پھر نبی ﷺ نے سورۃ البینہ پڑھ کر سنائی اور اس میں یہ آیات بھی پڑھیں "اگر ابن آدم مال کی ایک وادی مانگے اور وہ اسے دے دی جائے تو وہ دوسری کا سوال کرے گا، اور اگر دوسری کا سوال کرنے پر وہ بھی مل جائے تو تیسری کا سوال کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اور یہ دین اللہ کے نزدیک "حنیفیت" کا نام ہے جس میں شرک، یہودیت یا عیسائیت قطعاً نہیں ہے اور جو شخص نیکی کا کوئی بھی کام کرے گا، اس کا انکار ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ (بعد میں یہ آیات منسوخ ہو گئیں)

(۲۱۵۲۲) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ فَقَرَأْتُ لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً فِيهَا كُتِبَ قِيمَةٌ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةَ غَيْرَ الْمُشْرِكَةِ وَلَا الْيَهُودِيَّةَ وَلَا النَّصْرَانِيَّةَ وَمَنْ يَفْعَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ قَرَأَ آيَاتٍ بَعْدَهَا ثُمَّ قَرَأَ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ سَأَلَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَسَأَلَ وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ قَالَ ثُمَّ خَتَمَهَا بِمَا بَقِيَ مِنْهَا [مکرر ماقبلہ]۔

(۲۱۵۲۲) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں

قرآن پڑھ کر سناؤں، پھر نبی ﷺ نے سورۃ البینہ پڑھ کر سنائی اور اس میں یہ آیات بھی پڑھیں ”اگر ابن آدم مال کی ایک وادی مانگے اور وہ اسے دے دی جائے تو وہ دوسری کا سوال کرے گا، اور اگر دوسری کا سوال کرنے پر وہ بھی مل جائے تو تیسری کا سوال کرے گا اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اور یہ دین اللہ کے نزدیک ”حنیفیت“ کا نام ہے جس میں شرک، یہودیت یا عیسائیت قطعاً نہیں ہے اور جو شخص نیکی کا کوئی بھی کام کرے گا، اس کا انکار ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ (بعد میں یہ آیات منسوخ ہو گئیں)

(۲۱۵۲۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ أَبِي قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيْنٍ فِيهِمُ الشَّيْخُ الْعَاصِي وَالْعَجُوزَةُ الْكَبِيرَةُ وَالْغُلَامُ قَالَ فَمُرَّهُمْ فَلْيَقْرَؤُوا الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

(۲۱۵۲۳) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نے مقام ”احجار المراء“ میں نبی ﷺ سے ملاقات کی، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مجھے ایک ایسی امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے جو امی ہے، اس میں انتہائی بوڑھے مرد و عورت بھی ہیں اور غلام بھی، تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ انہیں حکم دے دیجئے کہ وہ قرآن کریم کو سات حروف پر پڑھیں۔

(۲۱۵۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ عَنْ أَبِي قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [وَسِيَّاتِي فِي مُسْنَدِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: ۲۳۷۹۰].

(۲۱۵۲۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُمْ تَقْرَؤُونَ سُورَةَ الْأَحْزَابِ قَالَ بَضْعًا وَسَبْعِينَ آيَةً قَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْبَقْرَةِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهَا وَإِنَّ فِيهَا آيَةَ الرَّجْمِ [مكرر بعده].

(۲۱۵۲۵) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگ سورۃ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو؟ زر نے جواب دیا کہ ستر سے کچھ زائد آیتیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سورت جب پڑھی تھی تو یہ سورۃ بقرہ کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تھی، اور اس میں آیت رجم بھی تھی (کہ اگر کوئی شادی شدہ مرد و عورت بدکاری کا ارتکاب کریں تو انہیں لازماً رجم کر دو، یہ سزا ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے)

(۲۱۵۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ قَالَ قَالَ لِي أَبِي بِنِ كَعْبٍ كَأَيِّنْ تَقْرَأُ سُورَةَ الْأَحْزَابِ أَوْ كَأَيِّنْ تَعُدُّهَا قَالَ قُلْتُ لَهُ ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ آيَةً فَقَالَ قَطُّ لَقَدْ رَأَيْتُهَا

وَأَنَّهَا لَتُعَادِلُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَقَدْ قَرَأْنَا فِيهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنِيَا فَارْجُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

(۲۱۵۲۶) زر سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگ سورۃ احزاب کی کتنی آیتیں پڑھتے ہو؟ زر نے جواب دیا کہ ستر سے کچھ زائد آیتیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ سورت جب پڑھی تھی تو یہ سورۃ بقرہ کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تھی، اور اس میں آیت رجم بھی تھی کہ اگر کوئی شادی شدہ مرد و عورت بدکاری کا ارتکاب کریں تو انہیں لازماً رجم کر دو، یہ سزا ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(۲۱۵۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَعَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ زِيَادِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ لَوْ مِتَّ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُنَّ كَانَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ قَالَ وَمَا يُحْرَمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ لِقَوْلِهِ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ قَالَ إِنَّمَا أُحِلَّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْبٌ مِنَ النِّسَاءِ

(۲۱۵۲۷) زیاد انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر نبی ﷺ کی ساری ازواج مطہرات کا انتقال ہو جاتا تو کیا نبی ﷺ کے لئے دوسری شادی کرنا جائز ہوتا؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے حرام کس نے کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”آپ کے لئے اس کے بعد کسی عورت سے نکاح حلال نہیں ہے“ انہوں نے فرمایا نبی ﷺ کے لئے کئی قسم کی عورتیں حلال کی گئی تھیں۔

(۲۱۵۲۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي بَنِي كَعْبٍ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أبا الْمُنْدِرِ اخْفِضْ لِي جَنَاحَكَ وَكَانَ امْرَأً فِيهِ شَرَّاسَةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ لَيْلَةٌ سَبْعٌ وَعِشْرِينَ قُلْتُ أبا الْمُنْدِرِ أَنَّى عَلِمْتَ ذَلِكَ قَالَ بِاللَّيْلِ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَآيَةٌ ذَلِكَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فِي صَبِيحَتِهَا مِثْلَ الطُّسْتِ لَا شُعَاعَ لَهَا حَتَّى تَرْتَفِعَ [راجع: ۲۱۵۰۹].

(۲۱۵۲۸) زر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا، مسجد نبوی میں داخل ہوا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے عرض کیا اے ابوالمندّر! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں، مجھ پر شفقت فرمائیے، دراصل ان کے مزاج میں تھوڑی سی سختی تھی، میں نے ان سے شب قدر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ستائیسویں شب کو قرار دیا، میں نے عرض کیا (اے ابوالمندّر!) آپ کو کیسے پتہ چلتا ہے؟ فرمایا اس علامت سے جو ہمیں بتائی گئی ہے کہ اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(۲۱۵۲۹) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ زُرٍّ

بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ

(۲۱۵۲۹) زر کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے۔

(۲۱۵۳۰) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقْرِيءُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ أَخُو الْفُرَاتِ بْنِ أَبِي

الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ لِثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

(۲۱۵۳۰) زر کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے، جبکہ تین راتیں باقی رہ جاتی ہیں۔

حَدِيثُ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو ابو عثمان نہدی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۳۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ ابْنُ عَمِّ لِي شَاسِعَ الدَّارِ فَقُلْتُ لَوْ أَنَّكَ

اتَّخَذْتَ حِمَارًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا

سَمِعْتُ عَنْهُ كَلِمَةً أَكْرَهَ إِلَيَّ مِنْهَا قَالَ فَإِذَا هُوَ يَذْكُرُ الْخَطَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً [انظر: ۲۱۵۳۲، ۲۱۵۳۳، ۲۱۵۳۴، ۲۱۵۳۵، ۲۱۵۳۶]۔

(۲۱۵۳۱) حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے ایک چچا زاد بھائی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میں نے اس سے کہا کہ اگر تم

کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ملا ہوا ہو، میں نے

اس کے منہ سے اس سے زیادہ کوئی کراہت آمیز جملہ نہیں سنا تھا، لیکن پھر پتہ چلا کہ اس کی مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر

آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ہر قدم کے بدلے

ایک درجہ ملے گا۔

(۲۱۵۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبِي

بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ [راجع: ۲۱۵۳۱]۔

(۲۱۵۳۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ لَا أَعْلَمُ

رَجُلًا كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مَنْزِلًا أَوْ قَالَ دَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ لِقِيلٌ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا فَرَكَبْتَهُ فِي الرَّمْضَاءِ

وَالظُّلُمَاتِ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ دَارِي أَوْ قَالَ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنِمِي الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ بِقَوْلِكَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ مَنْزِلِي أَوْ قَالَ دَارِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ

أَرَدْتُ أَنْ يُكْتَبَ لِي إِذَا أَقْبَلْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي قَالَ أَغْطَاكَ اللَّهُ تَعَالَى

ذَلِكَ كُلَّهُ أَوْ أَنْطَاكَ اللَّهُ مَا احْتَسَبْتَ أَوْ أَنْطَاكَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ كُلَّهُ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعُ [صححه

مسلم (٦٦٣)، وابن خزيمة (٤٥٠ و ١٥٠٠)، وابن حبان (٢٠٤٠)، [راجع: (٢١٥٣١)].

(٢١٥٣٣) حضرت ابی بن کثیرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(٢١٥٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْتِي الصَّلَاةَ فَيَقِيلُ لَهُ لَوْ اتَّخَذْتُ حِمَارًا يَبِيكُ الرَّمْضَاءَ وَالشُّوكَ وَالْوَقْعَ قَالَ شُعْبَةُ وَذَكَرَ رَابِعَةً قَالَ مَحْلُوفَةٌ مَا أَحَبُّ أَنْ طُبِي بِطُوبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ أَوْ قَالَ لَكَ أَجْرُ مَا نَوَيْتَ شُعْبَةُ يَقُولُ ذَلِكَ [راجع: (٢١٥٣١)].

(٢١٥٣٣) حضرت ابی بن کثیرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(٢١٥٣٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ الْعُزْبَيْرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَا أَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ مِنْ إِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ أَبَعَدَ بَيْتًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ قَالَ فَكَانَ يَحْضُرُ الصَّلَوَاتِ كُلَّهِنَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا تَرَكَبَهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلْمَاءِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَبُّ أَنْ بَيْتِي يَلْزُقَ بِمَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ لِكَيْمًا يُكْتَبَ أَثْرِي وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي وَإِقْبَالِي إِلَيْهِ قَالَ أَنْطَاكَ اللَّهُ ذَلِكَ كُلَّهُ أَوْ أَعْطَاكَ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعُ أَوْ كَمَا قَالَ [راجع: (٢١٥٣١)].

(٢١٥٣٥) حضرت ابی بن کثیرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا

اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمَقْدَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتَهُ أَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تَكَادُ تُخَطِنُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْتُ لَهُ فَقُلْتُ يَا فَلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا بِبَيْتِكَ مِنْ حَرِّ الرَّمْضَاءِ وَبَيْتِكَ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَبُّ أَنْ بَيْتِي بِطَبْ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَمَلْتُ حِمْلًا حَتَّى آتَيْتُ بِهِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي آثَرِهِ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ مَا أَحْتَسِبُ [راجع: ۲۱۵۳۱]۔

(۲۱۵۳۲) حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اعْتَزَى فَأَعْضَهُ أَبِي بَهَنٍ أَبِيهِ فَقَالُوا مَا كُنْتَ فَحَاشَا قَالَ إِنَّا أَمَرْنَا بِذَلِكَ (۲۱۵۳۷) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی تو حضرت ابی بن کعبؓ نے اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلائی، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي الْعَالِيَةِ الرَّيَّاحِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو ابو العالیہ ریاحی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

(۲۱۵۳۸) حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مشرکین نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اے محمد ﷺ! ہمارے سامنے اپنے رب کا نسب بیان کرو، اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص نازل فرمائی کہ اے نبی ﷺ! کہہ دیجئے کہ وہ اللہ اکبر ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔

(۲۱۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ

كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرَّفْعَةِ وَالذِّينِ وَالنَّصْرِ
وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ وَهُوَ يَشْكُ فِي السَّادِسَةِ قَالَ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي
الْآخِرَةِ نَصِيبٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي أَبُو سَلَمَةَ هَذَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمِ الْقَسَمَلِيِّ

[انظر: ۲۱۵۴۰، ۲۱۵۴۱، ۲۱۵۴۲، ۲۱۵۴۳، ۲۱۵۴۴].

(۲۱۵۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور
زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا،
اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
الْخَرَّاسَانِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ
[راجع: ۲۱۵۳۹].

(۲۱۵۳۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُغِيرَةَ السَّرَّاجِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرَّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ عَمِلَ عَمَلَ
الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ وَهَذَا لَفْظُ الْمُقَدَّمِيِّ [راجع: ۲۱۵۳۹].

(۲۱۵۴۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور
زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا،
اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ [راجع: ۲۱۵۳۹].

(۲۱۵۴۳) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ فِي حَدِيثِهِ
حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ
وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ [راجع: ۲۱۵۳۹].

(۲۱۵۴۳-۲۱۵۴۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و
نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے
لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْبِلَادِ وَالنَّصْرِ وَالرَّفْعَةِ فِي الدِّينِ وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ [راجع: ۲۱۵۳۹].

(۲۱۵۴۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کوشک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ بِسُورَةِ مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُسُوفُهَا [صححه الحاكم (۳۳۳/). إسناده ضعيف. وقال الذهبي: حديث منكر. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۱۸۲)].

(۲۱۵۴۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا، تو نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں ایک لمبی سورت کی تلاوت فرمائی اور پانچ رکوعات اور دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت میں بھی کھڑے ہو کر ایک طویل سورت پڑھی، پانچ رکوع اور دو سجدے کیے، پھر حسب عادت قبلہ رخ ہو کر بیٹھ کر دعاء کرنے لگے، یہاں تک کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔

(۲۱۵۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُمْ جَمَعُوا الْقُرْآنَ فِي مَصَاحِفَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ رِجَالٌ يَكْتُبُونَ وَيُمْلِي عَلَيْهِمْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى هَذِهِ آيَةِ مِنْ سُورَةِ بَرَاءَةِ ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ فَظَنُّوا أَنَّ هَذَا آخِرُ مَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُمْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي بَعْدَهَا آيَتَيْنِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ إِلَى وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ثُمَّ قَالَ هَذَا آخِرُ مَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ فَخْتِمَ بِمَا فَتِحَ بِهِ بِاللَّهِ الْاَلِدَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا يُوحَى إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

(۲۱۵۴۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے قرآن کریم کو جمع کیا، جو کہ مصاحف کی شکل میں تھا، کچھ افراد لکھتے تھے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انہیں املاء کرواتے تھے، جب وہ سورہ براءت کی اس آیت تَمَّ أَنْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ... پر پہنچے تو دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ خیال تھا کہ قرآن کریم کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیات یہی ہیں لیکن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے اس کے بعد بھی دو آیتیں پڑھائی ہیں، لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ إِلَى وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور فرمایا کہ یہ ہیں وہ آیات جو قرآن کریم میں سب سے آخر میں نازل ہوئی ہیں، اور قرآن کریم کا اختتام بھی ان ہی آیات پر ہوا جن سے وحی کا آغاز ہوا تھا یعنی اس اللہ کے نام سے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا کہ ”ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھی بھیجے، ہر ایک کی طرف یہی وحی کی گئی کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں لہذا میری ہی عبادت کرو۔“

(۲۱۵۴۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ آيَةً قَالَ هُنَّ أَرْبَعٌ وَكُلُّهُنَّ عَذَابٌ وَكُلُّهُنَّ وَاقِعٌ لَا مَحَالَةَ فَمَضَتْ اثْنَتَانِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً فَأَلْبَسُوا شَيْعًا وَذَاقَ بَعْضُهُمْ بِأَسِّ بَعْضٍ وَثْنَتَانِ وَاقِعَتَانِ لَا مَحَالَةَ الْخَسْفُ وَالرَّجْمُ [انظر بعده.]

(۲۱۵۴۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس ارشاد باری تعالیٰ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ... کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ چار چیزیں ہیں اور چاروں کی چاروں عذاب ہیں اور سب کی سب یقیناً واقع ہو کر رہیں گی، چنانچہ ان میں سے دو تو نبی ﷺ کے وصال کے صرف پچیس سال بعد ہی واقع ہو گئیں یعنی مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے سے جنگ کا مزہ چکھنے لگے اور دورہ گئیں جو یقیناً رونما ہو کر رہیں گی یعنی زمین میں دھنسا اور آسمان سے پتھروں کی بارش ہونا۔

(۲۱۵۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ الْخَسْفُ وَالْقَذْفُ [راجع ما قبله.]

(۲۱۵۴۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ قُتِلَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ لَنَا يَوْمٌ مِثْلُ هَذَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَنُرَبِّينَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ

الْيَوْمِ فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْأَسْوَدِ وَالْأَبْيَضِ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا نَاسًا سَمَاهُمْ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيرٌ وَلَا نُعَاقِبُ إِفَالِ الْأَلْبَانِي حَسَنٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ (الترمذی: ۳۱۲۹).

قال شعيب: إسناده حسن. [الظر بعده].

(۲۱۵۴۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر انصار کے ۶۳ اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ اگر آج کے بعد مشرکین کے ساتھ جنگ کا کوئی ایسا موقع دوبارہ آیا تو ہم سود سمیت اس کا بدلہ لیں گے، چنانچہ فتح مکہ کے دن ایک غیر معروف آدمی کہنے لگا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، اس پر نبی ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کر دیا کہ ہر سیاہ و سفید کو امن دیا جاتا ہے سوائے فلاں فلاں آدمی کے، جن کا نام نبی ﷺ نے بتا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اگر تم بدلہ لینا چاہتے ہو تو اتنی سزا دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت عمدہ چیز ہے“ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا ہم صبر کریں گے اور بدلہ نہیں لیں گے۔

(۲۱۵۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو نَمَيْلَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُبَيْدِ
الْكِنْدِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ
وَسِتُونَ وَأُصِيبَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ وَحَمْرَةٌ فَمَثَلُوا بِقَتْلَاهُمْ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَيْسَ أَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِنَ
الدَّهْرِ لَنُرَبِّينَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ نَادَى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا يَعْرِفُ لَا قَرِيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ الْآيَةُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ [راجع ما قبله].

(۲۱۵۵۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر انصار کے ۶۳ اور مہاجرین کے چھ آدمی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ اگر آج کے بعد مشرکین کے ساتھ جنگ کا کوئی ایسا موقع دوبارہ آیا تو ہم سود سمیت اس کا بدلہ لیں گے، چنانچہ فتح مکہ کے دن ایک غیر معروف آدمی کہنے لگا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اگر تم بدلہ لینا چاہتے ہو تو اتنی سزا دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت عمدہ چیز ہے“ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا قریش سے اپنا ہاتھ روک لو۔

(۲۱۵۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَّا قَالِ مَعَ
كُلِّ صَنَمٍ جِنَّةٌ

(۲۱۵۵۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے اس آیت ”یہ لوگ تو صرف چند عورتوں کو پکارتے ہیں“ کی تفسیر میں مروی ہے کہ ہر

بت کے ساتھ ایک جزیہ عورت ہوتی ہے۔

(۲۱۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَالِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ رُفَيْعِ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ قَالَ جَمَعَهُمْ فَأَجَعَلَهُمْ أَرْوَاحًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاَسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوا ثُمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُ عَلَيْكُمْ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ وَأَشْهِدُ عَلَيْكُمْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهَذَا اَعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي فَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا وَإِنِّي سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رَسُولًا يَدْعُوكُمْ لِعَهْدِي وَمِيثَاقِي وَأَنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبًا قَالُوا شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِلَهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ فَأَقْرَأُوا بِذَلِكَ وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصُّورَةَ وَدُونَ ذَلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُشْكِرَ وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ خُصُّوا بِمِيثَاقٍ آخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ فَحَدَّثَ عَنْ أَبِي أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا

(۲۱۵۵۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس آیت ”جب آپ کے رب نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود اپنے اوپر گواہ بنایا“ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کو جمع کر کے انہیں ارواح میں منتقل کیا، پھر انہیں شکلیں عطاء کیں اور انہیں قوت گویائی بخشی، اور وہ بولنے لگے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد و پیمانے لے کر ان سے ان ہی کے متعلق یہ گواہی دلوائی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اور فرمایا کہ میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ بناتا ہوں، اور میں تم پر تمہارے باپ آدم کو گواہ بناتا ہوں تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہمیں تو اس کے متعلق کچھ معلوم ہی نہیں تھا، یاد رکھو! میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میرے علاوہ کوئی رب نہیں، لہذا تم کسی کو بھی میرے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ، اور میں تمہارے پاس اپنے پیغمبروں کو بھیجتا رہوں گا جو تمہیں مجھ سے کیا ہوا عہد و پیمانے یاد دلاتے رہیں گے اور میں تم پر اپنی کتابیں نازل کروں گا۔

سب نے بیک زبان کہا کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہی ہمارے رب اور ہمارے معبود ہیں، آپ کے علاوہ ہمارا کوئی رب نہیں اور آپ کے علاوہ ہمارا کوئی معبود نہیں، اس طرح انہوں نے اس کا اقرار کر لیا، پھر حضرت آدم علیہ السلام کو ان پر بلند کیا گیا تاکہ وہ سب کو دیکھ لیں، انہوں نے دیکھا کہ ان کی اولاد میں مالدار بھی ہیں اور فقیر بھی، خوب صورت بھی ہیں اور بد صورت بھی، تو عرض کیا کہ پروردگار! نے تو اپنے بندوں کو ایک جیسا کیوں نہیں بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ میرا شکر ادا کیا جائے، پھر حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے درمیان انبیاء کرام علیہم السلام کو چراغ کی طرح روشن دیکھا جن پر

نور چمک رہا تھا، جن سے خصوصیت کے ساتھ منصب رسالت و نبوت کے حوالے سے ایک اور عہد و پیمان بھی لیا گیا تھا، اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ يَسْبِعُ عَالَمًا اَرْوَاهُ فِي مِثْقَالِ ذَرَّةٍ مِّنْهُنَّ لَا يَحْسِبُهُمْ شَيْئًا سِيئًا لِّمَنۡ عَلَّمَهُمْ حِكْمَتًا اِنَّهُمْ لَشَاكِرُونَ۔

حَدِيثُ عَتَّى بْنِ ضَمْرَةَ السَّعِدِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وہ حدیثیں جو عتی بن ضمیرہ سعدی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَتَّى بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَجُلًا اعْتَزَى بِعَزَائِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعَضَّهُ وَلَمْ يُكْنِهِ فَنظَرَ الْقَوْمُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِلْقَوْمِ إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي فِي أَنْفُسِكُمْ إِنِّي لَمْ أُسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ أَقُولَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَعْتَزِي بِعَزَائِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعَضُّوه وَلَا تَكْنُوا [اخرجه البخارى فى الأدب المفرد (۹۶۳)۔ قال شعيب: حسن و هذا إسناد رجاله ثقات]۔
[انظر: ۲۱۵۵۴، ۲۱۵۵۵، ۲۱۵۵۶، ۲۱۵۵۷]۔

(۲۱۵۵۳) عتی بن ضمیرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی تو حضرت ابی بنی اللہؓ نے اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلایا، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے اور نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔

(۲۱۵۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَتَّى بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا تَعَزَى عِنْدَ أَبِي بَعْرَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ افْتَخَرَ بِأَبِيهِ فَأَعَضَّهُ بِأَبِيهِ وَلَمْ يُكْنِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَمَا إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي فِي أَنْفُسِكُمْ إِنِّي لَا أُسْتَطِيعُ إِلَّا ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَعَزَى بِعَزَائِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعَضُّوه وَلَا تَكْنُوا [راجع: ۲۱۵۵۳]۔

(۲۱۵۵۳) عتی بن ضمیرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی تو حضرت ابی بنی اللہؓ نے اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلایا، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے اور نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔

(۲۱۵۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَتَّى بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۵۵۳]۔

(۲۱۵۵۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۵۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنِ عَتَّى بْنِ ضَمْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَعَزَى بِعَزَائِ الْجَاهِلِيَّةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبِي كُنَّا نَوْمَرُ إِذَا الرَّجُلُ تَعَزَى بِعَزَائِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعَضُّوه بِهِنِ أَبِيهِ وَلَا تَكْنُوا [راجع: ۲۱۵۵۳]۔

(۲۱۵۵۶) عتی بن ضمیر کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔

(۲۱۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتِيٍّ قَالَ قَالَ أَبِي كُنَّا نَوْمَرُ إِذَا اعْتَزَى رَجُلٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۵۵۳].

(۲۱۵۵۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَتِيٍّ عَنْ أَبِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوهُ أَوْ قَالَ فَاحْذَرُوهُ [صححه ابن خزيمة (۱۲۲)، وابن حبان (۷۰۲)]. قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعيف جدا (ابن ماجه: ۴۲۱، الترمذی: ۵۷). قال شعيب: حسن لغيره.]

(۲۱۵۵۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وضو کا بھی شیطان ہوتا ہے جسے ”ولہان“ کہا جاتا ہے، اس سے بچتے رہو۔

(۲۱۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبُرَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو حَدِيفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَتِيٍّ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَطْعَمَ ابْنِ آدَمَ جُعِلَ مَثَلًا لِلدُّنْيَا وَإِنْ قَرَّحَهُ وَمَلَّحَهُ فَانظُرُوا إِلَيَّ مَا يَصِيرُ [الحرجه الطيالسي (۵۴۸)].

(۲۱۵۵۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابن آدم کا کھانا ہی دنیا کی مثال قرار دیا گیا ہے کہ اس میں جتنے مرضی نمک مصالحے ڈال لو، یہ دیکھو کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟

(۲۱۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَتِيٍّ قَالَ رَأَيْتُ شَيْخًا بِالْمَدِينَةِ يَتَكَلَّمُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا هَذَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ أَيْ بَنِي إِبْنِي أَشْتَهَى مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ فَذَهَبُوا يَطْلُبُونَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَمَعَهُمْ أَكْفَانُهُ وَخَنُوطُهُ وَمَعَهُمْ الْقُورُوسُ وَالْمَسَاحِي وَالْمَكَاثِلُ فَقَالُوا لَهُمْ يَا بَنِي آدَمَ مَا تُرِيدُونَ وَمَا تَطْلُبُونَ أَوْ مَا تُرِيدُونَ وَأَيْنَ تَذْهَبُونَ قَالُوا أَبُو نَا مَرِيضٌ فَاسْتَهَى مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ قَالُوا لَهُمْ ارْجِعُوا فَقَدْ قُضِيَ قَضَاءُ أَبِيكُمْ فَجَانُوا فَلَمَّا رَأَتْهُمْ حَوَاءُ عَرَفَتْهُمْ فَلَادَتْ بِآدَمَ فَقَالَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنِّي إِنَّمَا أُوتِيتُ مِنْ قِبَلِكَ خَلِي بَنِي وَيَنْ مَلَائِكَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَقَبْضُوهُ وَغَسِّلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَخَنَطُوهُ وَحَفَرُوا لَهُ وَالْحَدُوا لَهُ وَصَلُّوا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلُوا قَبْرَهُ فَوَضَعُوهُ فِي قَبْرِهِ وَوَضَعُوا عَلَيْهِ اللَّبَنَ ثُمَّ خَرَجُوا مِنَ الْقَبْرِ ثُمَّ حَنُوا عَلَيْهِ التُّرَابَ ثُمَّ قَالُوا يَا

بَنِي آدَمَ هَذِهِ سُنَّتُكُمْ [اخرجه الطيالسي (۵۴۹). إسناده ضعيف].

(۲۱۵۶۰) عتی کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں ایک بزرگ کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا (یہ کون ہیں) لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا بچو! میرا دل جنت کا پھل کھانے کی خواہش کر رہا ہے، چنانچہ ان کے بیٹے جنتی پھل کی تلاش میں نکل گئے، سامنے سے فرشتے آتے ہوئے دکھائی دیئے، ان کے ساتھ کفن اور حنوط تھی، اور ان کے ہاتھوں میں کلہاڑیاں، پھاوڑے اور کتیاں بھی تھیں، فرشتوں نے ان سے پوچھا کہ اے اولادِ آدم! کہاں کا ارادہ ہے اور کس چیز کو تلاش کر رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارے والد بیمار ہیں اور ان کا دل جنتی پھل کھانے کو چاہ رہا ہے، فرشتوں نے ان سے کہا کہ واپس چلے جاؤ کہ تمہارے والد کا وقتِ آخر قریب آ گیا ہے۔

فرشتے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت حواء علیہا السلام انہیں دیکھتے ہی پہچان گئیں اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ چمٹ گئیں، حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا پیچھے ہٹو، تمہاری ہی وجہ سے میرے ساتھ یہ معاملات پیش آئے، میرا اور میرے رب کے فرشتوں کا راستہ چھوڑ دو، چنانچہ فرشتوں نے ان کی روح قبض کر لی، انہیں غسل دیا، کفن پہنایا، حنوط لگائی، گڑھا کھود کر قبر تیار کی، ان کی نمازِ جنازہ پڑھی، پھر قبر میں اتر کر انہیں قبر میں لٹایا، اور اس پر کچی اینٹیں برابر کر دیں، پھر قبر سے باہر نکل کر ان پر مٹی ڈالنے لگے اور اس کے بعد کہنے لگے اے بنی آدم! یہ ہے مردوں کو دفن کرنے کا طریقہ۔

حَدِيثُ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو طفیل بن ابی نے اپنے والد سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْ الرَّاحِفَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ [إسناده ضعيف].

صححه الحاكم (۲/۴۲۱). قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۲۴۵۷).

(۲۱۵۶۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہلا دینے والی چیز آگئی، اس کے پیچھے پیچھے دوسری بھی آنے والی ہے، موت اپنی تمام تر سختیوں کے ساتھ آگئی۔

(۲۱۵۶۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِي كُلَّهَا عَلَيْكَ قَالَ إِذْ يُكْفِيكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا أَهَمَّكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ

(۲۱۵۶۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اپنی ساری دعائیں آپ پر درود پڑھنے کے لئے وقف کر دوں تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس صورت میں اللہ تعالیٰ

تمہاری دنیا و آخرت کے ہر کام میں تمہاری کفایت فرمائے گا۔

(۲۱۵۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَتَرَكَ فِيهَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ لَمْ يَضْعُهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبُنْيَانِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبَنَةِ فَأَنَا فِي النَّبِيِّنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبَنَةِ [قال الترمذی: حسن]

صحیح غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۳۶۱۳). قال شعيب: صحیح لغيره و هذا إسناد حسن.

(۲۱۵۶۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انبیاء کرام ﷺ میں میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک خوبصورت اور مکمل گھر تعمیر کیا، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد گھومتے، تعجب کرتے اور کہتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہو جاتی (تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی) انبیاء کرام ﷺ میں میں اس اینٹ کی طرح ہوں۔

(۲۱۵۶۴) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْأَشْعَثِ بْنُ سَعِيدِ السَّمَانِ ابْنُ أَبِي الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحُسَامِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَأَكْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ لَمْ يَضْعُهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبُنْيَانِ وَيَعْجَبُونَ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبَنَةِ

(۲۱۵۶۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انبیاء کرام ﷺ میں میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک خوبصورت اور مکمل گھر تعمیر کیا، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد گھومتے، تعجب کرتے اور کہتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہو جاتی (تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی) انبیاء کرام ﷺ میں میں اس اینٹ کی طرح ہوں۔

(۲۱۵۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّنَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ [قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۴۳۱۴، الترمذی: ۳۶۱۳) كسابقه]. [انظر: ۲۱۵۶۷،

۲۱۵۶۹، ۲۱۵۷۳، ۲۱۵۷۶، ۲۱۵۷۹].

(۲۱۵۶۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام ﷺ کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۶۶) قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَاْدِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحیح (۳۸۹۹). قال شعيب:

صحیح لغيره و إسناده حسن فی الشواهد]. [انظر: ۲۱۵۷۴، ۲۱۵۷۷، ۲۱۵۷۸].

(۲۱۵۶۶) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۶۷) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۵۶۵].

(۲۱۵۶۷) حدیث نمبر (۲۱۵۶۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۶۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُبُ إِلَى جِدْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجِدْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ أَنْ تَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ اللَّاحِي عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَوُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ الْمِنْبَرَ مَرَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَهُ خَارَ الْجِدْعُ حَتَّى تَصَدَّعَ وَالشَّقُّ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغَيَّرَ أَخَذَ ذَلِكَ الْجِدْعُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَكَانَ عِنْدَهُ حَتَّى بَلَى وَأَكَلَتْهُ الْأَرْضُ وَعَادَ رُقَاتًا [انظر: ۲۱۵۷۲، ۲۱۵۸۰].

(۲۱۵۶۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبوی کی چھت انگوروں کی بیل سے بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنا دیں جس پر آپ جمعے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جایا کرے؟ نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میٹر ہیوں پر مشتمل بنا دیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی ﷺ نے اسے رکھوایا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ تانا تارو یا کہ چیخ گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی ﷺ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تبدیلیاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا ہو گیا اور اسے دیمک لگ گئی جس سے وہ بھر بھرا ہو گیا۔

(۲۱۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّاسِ وَحَطِيبَهُمْ
وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا فَخْرَ أَرَاهُ: [۲۱۵۶۵]

(۲۱۵۶۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ صُفُوفًا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوْ العَصْرِ إِذْ رَأَيْنَاهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ لِيَأْخُذَهُ ثُمَّ تَنَاوَلَهُ لِيَأْخُذَهُ ثُمَّ حِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرْنَا ثُمَّ تَأَخَّرَ الثَّالِثِيَّةَ وَتَأَخَّرْنَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتَكَ الْيَوْمَ تَصْنَعُ فِي صَلَاتِكَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ إِنَّهُ عَرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ بِمَا فِيهَا مِنَ الزَّهْرَةِ فَتَنَاوَلْتُ قِطْفًا مِنْ عِنَبِهَا لِأَتِيكُمْ بِهِ وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُ مِنْهُ مَنْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَا يَنْتَقِصُونَهُ فَحِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَعَرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَلَمَّا وَجَدْتُ حَرًّا شُعَاعِهَا تَأَخَّرْتُ وَأَكْثَرْتُ مَنْ رَأَيْتُ فِيهَا النَّسَاءَ اللَّالِيَةَ إِنْ أُوْتِمِنَ أَفْشِينَ وَإِنْ سَأَلَنَ أَحْقِينَ قَالَ أَبِي قَالَ زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ الْحَفْصِيُّ وَإِنْ أُعْطِينِ لَمْ يَشْكُرُنَّ وَرَأَيْتُ فِيهَا لِحْيَ بْنَ عَمْرٍو يَجْرُ قُصْبَهُ وَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ مَعْبُدُ بْنُ أَكْنَمَ قَالَ مَعْبُدُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ يُخْشَى عَلَيَّ مِنْ شَبْهِهِ فَإِنَّهُ وَالِدٌ قَالَ لَا أَنْتَ مُؤْمِنٌ وَهُوَ كَافِرٌ وَهُوَ أَوْلُ مَنْ جَمَعَ الْعَرَبَ عَلَى الْأَصْنَامِ [راجع: ۱۵۴۸۶۰]

(۲۱۵۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ نماز ظہر یا عصر میں صف بستہ کھڑے تھے تو ایسا محسوس ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، پھر وہ پیچھے ہٹنے لگے تو لوگ بھی پیچھے ہو گئے، نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے ایسے کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے جنت کو اپنی تمام تر رونقوں کے ساتھ پیش کیا گیا، میں نے انگوروں کا ایک گچھا توڑنا چاہا تا کہ تمہیں دے دوں لیکن پھر کوئی چیز درمیان میں حائل ہو گئی، اگر وہ میں تمہارے پاس لے آتا اور سارے آسمان و زمین والے اسے کھاتے تب بھی اس میں کوئی کمی نہ ہوتی، پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا، جب میں نے اس کی بھڑک کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹ گیا، اور میں نے اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے، جنہیں اگر کوئی راز بتایا جائے تو اسے افشاء کر دیتی ہیں، کچھ مانگا جائے تو بخل سے کام لیتی ہیں، خود کسی سے مانگیں تو انتہائی اصرار کرتی ہیں، (مل جائے تو شکر نہیں کرتیں) میں نے وہاں لُحی بن عمرو کو بھی دیکھا جو جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا، اور میں نے اس کے سب سے زیادہ مشابہہ معبد بن اکثم کعمی کو دیکھا ہے، اس پر معبد کہنے لگے یا رسول اللہ! اس کی مشابہت سے مجھے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تو نہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، تم مسلمان ہو اور وہ کافر تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے اہل عرب کو بت پرستی پر جمع کیا تھا۔

(٢١٥٧١) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَن أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(٢١٥٤١) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت ابی الطفیلؓ سے بھی مروی ہے۔

(٢١٥٧٢) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ السَّمَّانُ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْحُسَّامِ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَن أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا وَكَانَ يَخُطُبُ النَّاسَ إِلَى جَانِبِ ذَلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ أَنْ أَجْعَلَ لَكَ مِنْبَرًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَى النَّاسُ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ هِيَ الَّتِي عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا قُضِيَ الْمِنْبَرُ وَوُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُومَ عَلَى ذَلِكَ الْمِنْبَرِ فَمَرَّ إِلَيْهِ فَلَمَّا أَنْ جَاوَزَ الْجِذْعَ الَّذِي كَانَ يَخُطُبُ إِلَيْهِ وَيَقُومُ إِلَيْهِ خَارَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى مَعَ ذَلِكَ مَالَ إِلَى الْجِذْعِ يَقُولُ الطُّفَيْلُ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغَيَّرَ أَخَذَ أَبُوهُ أَبِي بْنُ كَعْبٍ ذَلِكَ الْجِذْعَ فَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَلِيَ وَأَكَلَتْهُ الْأَرْضُ وَعَادَ رُقَاتًا [راجع: ٢١٥٦٨].

(٢١٥٤٢) حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبویؐ کی چھت انگوروں کی نیل سے بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنادیں جس پر آپ جمعے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جایا کرے؟ نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میٹرھیوں پر مشتمل بنا دیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی ﷺ نے اسے رکھوایا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ تاتا تارویا کہ چیخ گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی ﷺ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تبدیلیاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعبؓ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا ہو گیا اور اسے دیمک لگ گئی جس سے وہ بھر بھرا ہو گیا۔

(٢١٥٧٣) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلِ عَنِ الطُّفَيْلِ عَنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ

شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ [راجع: ۲۱۵۶۵].

(۲۱۵۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۴) وَقَالَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَاذِيًّا أَوْ قَالَ شِعْبًا لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ [راجع: ۲۱۵۶۶].

(۲۱۵۷۴) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ أَبُو عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۲۱۵۷۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى میں کلمہ تقویٰ سے مراد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔

(۲۱۵۷۶) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا فَخْرَ [راجع: ۲۱۵۶۵].

(۲۱۵۷۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ مُوسَى عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَاذِيًّا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ [راجع: ۲۱۵۶۶].

(۲۱۵۷۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَرَّابِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا أَوْ قَالَ وَاذِيًّا لَكُنْتُ مَعَ

الْأَنْصَارِ [راجع: ۲۱۵۶۶].

(۲۱۵۷۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۹) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ وَالْحَدِيثُ عَلَى لَفْظِ زَكْرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ [راجع: ۲۱۵۶۵].

(۲۱۵۷۹) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام صلی اللہ علیہم وسلم کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو سَعِيدٍ الشَّاشِيُّ فِي سَنَةِ ثَلَاثِينَ وَمِئَتَيْنِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي الرَّقِيُّ أَبُو وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى جَنْبِ ذَلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى تَرَى النَّاسَ أَوْ قَالَ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَحَتَّى يَسْمَعَ النَّاسُ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعُوا لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يَقُومُ فَصَغَى الْجِذْعَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اسْكُنْ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ هَذَا الْجِذْعُ حَنٌّ إِلَيَّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ إِنْ تَشَاءُ غَرَسْتُكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَأْكُلُ مِنْكَ الصَّالِحُونَ وَإِنْ تَشَاءُ أُعِيدُكَ كَمَا كُنْتَ رَطْبًا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُفِعَ إِلَى أَبِي فَلَمْ يَزَلْ عِنْدَهُ حَتَّى أَكَلَتْهُ الْأَرْضُ [راجع: ۲۱۵۶۸].

(۲۱۵۸۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبوی کی چھت انگوروں کی نیل سے بنی ہوئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنا دیں جس پر آپ جمعے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جایا کرے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میٹر ہیوں پر مشتمل بنا دیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رکھوایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ تاتا تارو یا کہ چیخ گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تبدیلیاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا

ہو گیا اور اسے دیمک لگ گئی جس سے وہ بھر بھرا ہو گیا۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیث جو محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے نقل کی ہے۔

(۲۱۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ

مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا

هُرَيْرَةَ كَانَ جَرِيًّا عَلَى أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ لَا يَسْأَلُهُ عَنْهَا غَيْرُهُ فَقَالَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ مَا أَوْلُ مَا رَأَيْتَ فِي أَمْرِ النَّبُوَّةِ فَاسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَقَالَ لَقَدْ

سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي لَفِي صَحْرَاءَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَأَشْبَهُهُ وَإِذَا بِكَلَامٍ فَوْقَ رَأْسِي وَإِذَا رَجُلٌ يَقُولُ لِرَجُلٍ

أَهْوَى هُوَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَقْبَلَانِي بِوُجُوهِ لَمْ أَرَهَا لِخَلْقِي قَطُّ وَأَرْوَاحَ لَمْ أَجِدْهَا مِنْ خَلْقِي قَطُّ وَثِيَابٍ لَمْ أَرَهَا عَلَى

أَحَدٍ قَطُّ فَأَقْبَلَا إِلَيَّ يَمْشِيَانِ حَتَّى أَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَعْضِي لَا أَجِدُ لِأَحَدِهِمَا مَسًّا فَقَالَ أَحَدُهُمَا

لِصَاحِبِهِ أَضِجِعُهُ فَأَضِجَعَانِي بِلَا قَصْرِ وَلَا هَضْرٍ وَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ افْلِقْ صَدْرَهُ فَهُوَ أَحَدُهُمَا إِلَى

صَدْرِي فَفَلَقَهَا فِيمَا أَرَى بِلَا دَمٍ وَلَا وَجَعٍ فَقَالَ لَهُ أَخْرِجِ الْعِلَّ وَالْحَسَدَ فَأَخْرَجَ شَيْئًا كَهَيْئَةِ الْعَلَقَةِ ثُمَّ

نَبَذَهَا فَطَرَحَهَا فَقَالَ لَهُ أَدْخِلِ الرَّأْفَةَ وَالرَّحْمَةَ فَإِذَا مِثْلُ الَّذِي أَخْرَجَ يُشْبِهُ الْفِضَّةَ ثُمَّ هَزَّ إِبْهَامَ رِجْلِي

الْيُمْنَى فَقَالَ اغْدُ وَأَسْلَمْ فَرَجَعْتُ بِهَا اغْدُ رِقَّةً عَلَى الصَّغِيرِ وَرَّحْمَةً لِلْكَبِيرِ

(۲۱۵۸۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حوالے سے بڑے جری تھے کہ نبی ﷺ سے ایسے

ایسے سوالات پوچھ لیتے تھے جو دوسرے لوگ نہیں پوچھ سکتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ انہوں نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! امر

نبوت کے حوالے سے آپ نے سب سے پہلے کیا دیکھا تھا؟ نبی ﷺ یہ سوال سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابو ہریرہ! تم نے

اچھا سوال پوچھا، میں دس سال چند ماہ کا تھا کہ ایک جنگل میں پھر رہا تھا، اچانک مجھے اپنے سر کے اوپر سے کسی کی باتوں کی آواز

آئی، میں نے اوپر دیکھا تو ایک آدمی دوس سے کہہ رہا تھا کہ یہ وہی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں! چنانچہ وہ دونوں ایسے چہروں

کے ساتھ میرے سامنے آئے جو میں نے اب تک کسی مخلوق کے نہیں دیکھے تھے، ان میں سے ایسی مہک آ رہی تھی جو میں نے

اب تک کسی مخلوق سے نہیں سونگھی تھی اور انہوں نے ایسے کپڑے پہن رکھے تھے جو میں نے کبھی کسی کے جسم پر نہ دیکھے تھے۔

وہ دونوں چلتے ہوئے میرے پاس آئے اور ان میں سے ہر ایک نے مجھے ایک ایک بازو سے پکڑ لیا، لیکن مجھے اس سے

کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اسے لٹا دو، چنانچہ ان دونوں نے مجھے بغیر کسی کھینچا

تانی اور تکلیف کے لٹا دیا، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان کا سینہ چاک کر دو، چنانچہ اس نے میری آنکھوں کے

سایمنے میرا سینہ اس طرح چاک کر دیا کہ خون نکلا اور نہ ہی مجھے تکلیف ہوئی، پھر پہلے نے دوسرے سے کہا کہ اس میں سے کینہ

اور حسد نکال دو، چنانچہ اس نے خون کے جھے ہوئے ٹکڑے کی طرح کوئی چیز نکال کر پھینک دی، پھر اس نے دوسرے سے کہا کہ اس میں نرمی اور مہربانی ڈال دو، چنانچہ چاندی جیسی کوئی چیز لائی گئی (اور میرے سینے میں انڈیل دی گئی) پھر اس نے میرے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو ہلا کر کہا جاؤ، سلامت رہو، چنانچہ میں اس کیفیت کے ساتھ واپس آیا کہ چھوٹوں کے لئے نرم دل اور بڑوں کے لئے رحم دل تھا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وہ حدیثیں جو عبد اللہ بن حارث نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

(۲۱۵۸۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأَبِي بْنُ

كَعْبٍ فِي ظِلِّ أُجْمِ حَسَانَ فَقَالَ لِي أَبِي آتَا تَرَى النَّاسَ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ

النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ وَاللَّهِ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ فِيهِ لَيَذْهَبَنَّ فَيَقْتُلُ النَّاسُ حَتَّى يُقْتَلَ مِنْ

كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةٍ وَتِسْعُونَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَنْ عَفَّانَ

(۲۱۵۸۲-۲۱۵۸۳) عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما قلعہ حسان کے سائے میں

کھڑے تھے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہما مجھ سے فرمانے لگے کیا تم محسوس نہیں کرتے کہ لوگ طلب دنیا میں کس قدر مبتلا ہو چکے ہیں؟ میں

نے عرض کیا کیوں نہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب دریائے فرات سونے کے ایک

پہاڑ سے ہٹ جائے گا، لوگ جب یہ بات سنیں گے تو اس کی طرف چل پڑیں گے اور جو لوگ اس کے پاس موجود ہوں گے، وہ

کہیں گے کہ اگر ہم نے یہاں لوگوں کو آنے کی کھلی چھوٹ دے دی تو یہ سارا سونا تو وہ لے جائیں گے چنانچہ لوگ لڑیں گے، حتیٰ

کہ ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل ہو جائیں گے۔

(۲۱۵۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَأَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ

الْحُمْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوْشِكُ

الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۱۵۸۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي بَصِيرٍ الْعَبْدِيِّ وَابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وہ حدیثیں جو ابو بصیر اور ان کے بیٹے عبد اللہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَصِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ
أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَالَ شَاهِدُ فَلَانٌ فَقَالُوا لَا فَقَالَ
شَاهِدُ فَلَانٌ فَقَالُوا لَا فَقَالَ شَاهِدُ فَلَانٌ فَقَالُوا لَا فَقَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ أَنْقَلِ الصَّلَوَاتِ عَلَى
الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَالصَّفِّ الْمُقَدَّمُ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُونَ
فَضِيلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ رَجُلٍ وَمَا كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ
اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [صححه ابن خزيمة (۱۴۷۷)، وابن حبان (۲۰۵۶) والحاكم (۲۴۷/۱)]. قال الألبانی حسن

(أبو داود: ۵۵۴، النسائي: ۱۰۴/۲). [انظر: ۲۱۵۸۸، ۲۱۵۸۹، ۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۱، ۲۱۵۹۲، ۲۱۵۹۳، ۲۱۵۹۴]

(۲۱۵۸۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ
لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں
(عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں، اگر انہیں ان کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت
کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہوتی ہے، اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی
طرف سبقت کرنے لگو، اور انسان کی دوسرے کے ساتھ نماز (تنہا نماز پڑھنے سے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا) ایک
آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے اور پھر جتنی تعداد بڑھتی جائے، وہ اتنی ہی اللہ کی نگاہوں میں محبوب ہوتی ہے۔

(۲۱۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ شَاهِدُ فَلَانٌ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالُوا نَعَمْ وَلَمْ يَحْضُرْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَنْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ
مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَإِنَّ الصَّفِّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ
إِنَّ صَلَاتِكَ مَعَ رَجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِكَ مَعَ رَجُلٍ وَصَلَاتِكَ مَعَ رَجُلٍ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِكَ وَحَدِّكَ وَمَا
كَثُرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَبِي قَالَ وَكِيعٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَصِيرٍ غَنِمِي [راجع: ۲۱۵۸۷].

(۲۱۵۸۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ
لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں
(عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں، اگر انہیں ان کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت
کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہوتی ہے، اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی

طرف سبقت کرنے لگو، اور انسان کی دوسرے کے ساتھ نماز (تہا نماز پڑھنے سے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا) ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے اور پھر جتنی تعداد بڑھتی جائے، وہ اتنی ہی اللہ کی نگاہوں میں محبوب ہوتی ہے۔

(۲۱۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ يَوْمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [صَحَّحَهُ ابْنُ حَبَّالٍ (۲۰۵۷)، وَالْحَاكِمُ (۲۴۹/۱)]. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: حَسَنُ النَّسَائِيِّ (۱۰۴/۲). [انظر: ۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۱، ۲۱۵۹۲، ۲۱۵۹۳]

(۲۱۵۸۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]

(۲۱۵۹۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ أبا الْمُنْدِرِ حَدَّثَنِي أَعْجَبَ حَدِيثِ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بِنَا أَوْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ شَاهِدُ فَلَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]

(۲۱۵۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَ ذَلِكَ [راجع: ۲۱۵۸۷]

(۲۱۵۹۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ شَاهِدُ فَلَانَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]

(۲۱۵۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۴) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

وَهُبُّ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبِي بِنُ كَعْبٍ الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إِذْ كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللَّهُ فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ أَزْكَى

(۲۱۵۹۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت سے ثابت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں ہم اس طرح کرتے تھے لیکن کوئی ہمیں اس پر طعنہ نہیں دیتا تھا، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حکم اس وقت تھا جب لوگوں کے پاس کپڑوں کی قلت ہوتی تھی، اب جب اللہ نے وسعت دے دی ہے تو دو کپڑوں میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

(۲۱۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانُ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَقَالَ عَفَّانُ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۱۶۰۰) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ سَنَةً فَلَمْ يَعْتَكِفْ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا [صححه ابن خزيمة (۲۲۲۵)، وابن حبان (۳۶۶۳)، والحاكم (۴۳۹/۱)]. قال الألبانی: صحيح (أبوداود: ۲۴۶۳، ابن ماجه: ۱۷۷۰).

(۲۱۵۹۹-۲۱۶۰۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے، ایک سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تھے اس لئے اعتکاف نہیں کر سکے، چنانچہ جب اگلا سال آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

(۲۱۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي (۲۱۶۰۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ أَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَعْظَمُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَرَدَّدَهَا مِرَارًا ثُمَّ قَالَ أَبِي آيَةُ الْكُرْسِيِّ قَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ أَبَا الْمُنْبِرِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ تَقْدَسُ الْمَلِكُ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ [صححه مسلم (۸۱۰)، والحاكم (۳۰۴/۳)]. قال الألبانی: صحيح (أبوداود: ۱۴۶۰).

(۲۱۶۰۱-۲۱۶۰۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ قرآن کریم میں سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سوال کئی مرتبہ دہرایا، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہہ دیا آیت الکرسی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا ابوالمندثر! تمہیں علم مبارک ہو، اس ذات کی قسم جس

کے دست قدرت میں میری جان ہے، عرش کے پائے کے پاس یہ اللہ کی پاکیزگی بیان کرتی ہوگی اور اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔

(۲۱۶۰۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا عَلَيَّ بِلَيْ وَعُدْرَةَ وَجَمِيعِ بَنِي سَعْدٍ وَهَدَيْمِ بْنِ قُضَاعَةَ قَالَ أَبِي وَقَالَ يَعْقُوبُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ قُضَاعَةَ قَالَ فَصَدَّقْتُهُمْ حَتَّى مَرَرْتُ بِأَخِي رَجُلٍ مِنْهُمْ وَكَانَ مَنْزِلُهُ وَبَلَدُهُ مِنْ أَقْرَبِ مَنْزِلِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا جَمَعَ إِلَيَّ مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهَا إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ يَعْنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا صَدَقْتُهُ قَالَ فَقَالَ ذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَآيَمُ اللَّهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُولٌ لَهُ قَطُّ قَبْلَكَ وَمَا كُنْتُ لِأَقْرَضَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ مَالِي مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ فِتْيَةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِأَخِيذٍ مَا لَمْ أُوْمَرْ بِهِ فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضْ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَاَفْعَلْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلَهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَّهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ قَالَ فَخَرَجَ مَعِيَ وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ آتَانِي رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّي صَدَقَةً مَالِي وَآيَمُ اللَّهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُولٌ لَهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَعَمَ أَنَّ عَلِيَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهَرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فِتْيَةً سَمِينَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبَى عَلِيٌّ ذَلِكَ وَقَالَ هِيَ هَذِهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الَّذِي عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَآجْرَكَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ فَهِيَ هِيَ ذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ

بِالْبُرْجَةِ [أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ (۱۵۸۳) وَابْنُ خَزِيمَةَ (۲۲۷۷)]

(۲۱۶۰۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے بلی، عذرہ اور تمام بنو سعد بن ہذیم کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، میں نے ان سے زکوٰۃ وصول کی اور سب سے آخری آدمی کے پاس آ گیا، اس کا گھر اور علاقہ مدینہ منورہ میں نبی ﷺ کے گھر سے دوسروں کی نسبت سب سے زیادہ قریب تھا، جب اس نے اپنا سارا مال میرے سامنے پیش کیا تو اس کی زکوٰۃ صرف ایک بنت مخاض بنتی تھی، میں نے اسے بتا دیا کہ اس کی زکوٰۃ اتنی بنتی ہے، اس نے کہا کہ اس اونٹنی میں تو دودھ ہے اور نہ ہی یہ سواری کے قابل ہے، بخدا! اس سے پہلے نبی ﷺ یا ان کا کوئی قاصد کبھی میرے مال میں آ کر کھڑا نہیں ہوا، اب میں اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کو ایسا جانور قرض نہیں دے سکتا جس میں دودھ ہو اور نہ ہی وہ سواری کے قابل ہو، البتہ یہ

جوان اور صحت مند اونٹنی موجود ہے، اسے لے لو، میں نے کہا کہ میں تو ایسی چیز نہیں لے سکتا جس کی مجھے اجازت نہ ہو، البتہ نبی ﷺ تمہارے قریب ہی ہیں، اگر تم چاہو تو ان کے پاس چل کر وہی پیش کش کر دو جو تم نے میرے سامنے رکھی ہے اگر انہوں نے قبول کر لیا تو بہت اچھا، ورنہ وہ تمہیں واپس کر دیں گے، اس نے کہا کہ میں ایسا ہی کروں گا۔

چنانچہ وہ میرے ساتھ نکل پڑا اور اپنے ساتھ وہ اونٹنی بھی لے لی جو اس نے مجھے پیش کی تھی، یہاں تک کہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میرے پاس آپ کا قاصد میرے مال کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے آیا، اللہ کی قسم! اس سے پہلے نبی ﷺ یا ان کا کوئی قاصد کبھی میرے مال میں آ کر کھڑا نہیں ہوا، سو میں نے اپنا سارا مال اکٹھا کیا، قاصد کا خیال یہ تھا کہ اس مال میں مجھ پر ایک بنت مخاض واجب ہوتی ہے لیکن وہ اونٹنی ایسی تھی کہ جس میں دودھ تھا اور نہ ہی وہ سواری کے قابل تھی، اس لئے میں نے اس کے سامنے ایک جوان اور صحت مند اونٹنی پیش کی لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا، اب یا رسول اللہ! یہ سب آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا ہوں، آپ اسے قبول فرما لیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم پر زکوٰۃ تو اتنی ہی بنتی تھی، البتہ اگر تم خود سے نیکی کرنا چاہتے ہو تو ہم قبول کر لیتے ہیں، اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا، اس نے وہ اونٹنی پیش کی اور نبی ﷺ نے اسے لے لینے کا حکم دیا اور اس کے مال میں برکت کی دعاء فرمائی۔

(۲۱۶.۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي أَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي وَزَادَ فِيهِ قَالَ عُمَارَةُ وَقَدْ وُلِّيتُ صَدَقَاتِهِمْ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَأَخَذْتُ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً لِأَلْفٍ وَخَمْسٍ مِائَةٍ بَعِيرٍ عَلَيْهِ [صححه ابن

حزيمة (۲۲۷۷، ۲۳۸۰)، وابن حبان (۳۲۶۹)، والحاكم (۱/۴۰۰). قال الألبانی حسن (أبو داود: ۱۵۸۳)].

(۲۱۶.۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶.۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الْخَزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ

(۲۱۶.۶) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَتَرَكَ آيَةً فَقَالَ أَيُّكُمْ أَخَذَ عَلَيَّ شَيْئًا مِنْ قِرَائَتِي فَقَالَ أَبِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتَ آيَةً كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمْتُ إِنْ كَانَ أَحَدٌ أَخَذَهَا عَلَيَّ فَإِنَّكَ أَنْتَ هُوَ [أخرجه عبد بن حميد (۱۷۴)]. قال شعيب:

رجاله ثقات.]

(۲۱۶.۵-۲۱۶.۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دوران

تلاوت ایک آیت چھوڑ دی، نماز کے بعد فرمایا تم میں سے کس نے میری قراءت میں نئی چیز محسوس کی ہے؟ حضرت ابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے، آپ ﷺ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اگر کسی نے اس چیز کو محسوس کیا ہوگا تو وہ تم ہی ہوگے۔

(۲۱۶۰۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ وَالدِّ ابْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتَى عَهْدُكَ بِأُمَّ مِلْدَمٍ وَهُوَ حَرٌّ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ لَوْجَعُ مَا أَصَابَنِي فَطُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْحَامَةِ تَحْمَرُّ مَرَّةً وَتَصْفَرُّ أُخْرَى (۱۴۳/۵).

(۲۱۶۰۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا ام ملام (بخار) کو ختم ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے یہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی، نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان کی مثال اس دانے کی سی ہے جو کبھی سرخ ہوتا ہے اور کبھی زرد۔

(۲۱۶۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَنْهَى عَنْ مُتَعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي لَيْسَ ذَاكَ لَكَ قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْ ذَلِكَ فَأَضْرَبَ عَنْ ذَلِكَ عُمَرُ وَأَرَادَ أَنْ يَنْهَى عَنْ حُلْلِ الْحَبْرَةِ لِأَنَّهَا تُصْبَغُ بِالْبَوْلِ فَقَالَ لَهُ أَبِي لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ قَدْ لَبَسَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَبَسْنَاهُنَّ فِي عَهْدِهِ [كسابقہ]۔

(۲۱۶۰۸) حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ حج تمتع کی ممانعت کر دیں، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ ایسا نہیں کر سکتے، ہم نے خود نبی ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا ہے لیکن نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس ارادے سے رک گئے، پھر ان کا ارادہ ہوا کہ دھاری داریمنی چادروں اور حلوں سے منع کر دیں کہ ان پر پیشاب کارنگ چڑھایا جاتا ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ یہ بھی نہیں کر سکتے اس لئے کہ یہ چادریں تو خود نبی ﷺ نے زیب تن فرمائیں اور ہم نے بھی ان کے دور باسعادت میں پہنی ہیں۔

(۲۱۶۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاورِدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ قَالَ أَقْبَلَ هُوَ وَنَفَرٌ مَعَهُ فَوَجَدُوا سَوْطًا فَأَخَذَهُ صَاحِبُهُ فَلَمْ يَأْمُرُهُ وَلَمْ يَنْهَوْهُ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِينَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ وَجَدْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَفْتَهَا حَوْلًا فَكَّرَرَّ عَلَيْهِ حَتَّى ذَكَرَ أَحْوَالَ ثَلَاثَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ شَأْنُكَ بِهَا [راجع: ۲۱۴۸۴]۔

(۲۱۶۰۹) صعصعہ بن صوحان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ چند لوگوں کے ساتھ روانہ ہوئے، راستے میں انہیں ایک درہ گرا پڑا،

ان کے ایک ساتھی نے اسے اٹھالیا، لوگوں نے اسے منع کیا اور نہ حکم دیا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینا پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، تین سال تک اس طرح ہوا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الرَّقَاشِيُّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ اجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ نَفْسًا يَفْرُغُ الْأَكْلُ مِنْ طَعَامِهِ فِي مَهَلٍ وَيَقْضِي الْمَتَوَضِئُ حَاجَتَهُ فِي مَهَلٍ [انظر بعده].

(۲۱۶۱۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا بلال! اپنی اذان اور اقامت کے درمیان کچھ وقفہ کر لیا کرو تا کہ اس وقفے میں جو شخص کھانا کھا رہا ہو، وہ اس سے فارغ ہو جائے اور جس نے وضو کرنا ہو وہ قضاء حاجت سے فارغ ہو جائے۔

(۲۱۶۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ أَنْبَأَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ أَنْبَأَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادِ الْعَبْدِيُّ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بِلَالُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].

(۲۱۶۱۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِيرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَرَاءَةَ وَهُوَ قَائِمٌ يَذْكُرُ بآيَاتِ اللَّهِ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَبُو ذَرٍّ فَغَمَزَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَحَدَهُمَا فَقَالَ مَتَى أَنْزَلْتُ هَذِهِ السُّورَةَ يَا أَبِي فَإِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَّا الْآنَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ اسْكُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ سَأَلْتُكَ مَتَى أَنْزَلْتُ هَذِهِ السُّورَةَ فَلَمْ تُخْبِرْ قَالَ أَبِي لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَعَوْتَ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ وَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبِي فَقَالَ صَدَقَ أَبِي

(۲۱۶۱۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برسر منبر سورہ براءت کی تلاوت فرمائی،

اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اللہ کے احسانات کا تذکرہ فرما رہے تھے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، ان کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو چسکی بھری اور کہا کہ ابی! یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں ابھی سن رہا ہوں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارے سے خاموش

رہنے کا حکم دیا۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ حضرت ابی بن کثیرؓ نے فرمایا آج تو تمہاری نماز صرف اتنی ہی ہوئی ہے جتنا تم نے اس میں یہ لغو کام کیا، وہ نبی ﷺ کے پاس چلے گئے اور حضرت ابی بن کثیرؓ کی یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا ابی نے سچ کہا۔

(۲۱۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدِ الْمُسَيْبِيِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرِحَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَافْتَتَحَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَافْتَحَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ تَبَسَّمَ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَسَارِهِ بَكَى قَالَ مَرَّحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ هُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى جَاءَ السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَفَتَحَ لَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسُ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرَّحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرَّحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرَّحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرَّحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ بِمُسْتَوَى أَسْمَعُ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَضَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَارْجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرًا عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مُوسَى مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيَّ أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمُ

خَمْسِينَ صَلَاةً فَقَالَ لِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاجِعْ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ فَغَشِيَهَا الْوَانُ مَا أَدْرِي مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِدُ اللَّوْ لُو وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ هَذَا آخِرُ مُسْنَدِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه البخارى (۳۴۹)، ومسلم (۱۶۳)]، وابن حبان

[۷۴۰۶] - [راجع: ۲۱۴۵۳]

(۲۱۶۱۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس زمانے میں میں مکہ مکرمہ میں تھا، ایک رات میرے گھر کی چھت کھل گئی اور حضرت جبریل علیہ السلام نیچے اترے، انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، اسے آب زمزم سے دھویا، پھر سونے کی ایک طشتری لائے جو ایمان و حکمت سے بھر پور تھی اور اسے میرے سینے میں اندیل کر اسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانوں پر لے گئے، اور آسمان دنیا پر پہنچ کر دروازہ بجایا، اندر سے کسی نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا جبریل ہوں، اس نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اس نے پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! دروازہ کھولو، جب ہم وہاں پہنچے تو ایک آدمی نظر آیا جس کے دائیں بائیں کچھ لوگ بھی تھے، دائیں طرف جب وہ دیکھتا تو مسکراتا اور بائیں طرف دیکھ کر رونے لگتا، اس نے مجھے دیکھ کر ”خوش آمدید، نیک نبی اور نیک بیٹے کو“ کہا، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو دائیں بائیں لوگ نظر آ رہے ہیں، وہ ان کی اولاد کی رو میں ہیں، دائیں ہاتھ والے جنتی ہیں اور بائیں ہاتھ والے جہنمی ہیں۔

پھر جبریل علیہ السلام مجھے دوسرے آسمان پر لے گئے اور اس کے دربان سے دروازے کھولنے کے لیے کہا اور یہاں بھی حسب سابق سوال و جواب ہوئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آسمانوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی لیکن انہوں نے آسمانوں کی تعین نہیں کی، صرف اتنا ہی ذکر کیا کہ آسمان دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام کو پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا۔

جب حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گذرے تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے کہا

”نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، پھر مجھے مزید اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں اس تحفے کو لے کر واپس ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذر ہوا، انہوں نے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے انہیں بتایا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ اپنے رب کے پاس واپس جائیے، آپ کی امت میں اتنی نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں ہوگی، چنانچہ میں نے اپنے رب کے پاس واپس جا کر اس سے درخواست کی تو اس نے اس کا کچھ حصہ معاف کر دیا (جو بالآخر ہوتے ہوتے پانچ نمازوں پر رک گیا) لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر واپس جانے کا مشورہ دیا، اس مرتبہ ارشاد ہوا کہ نمازیں پانچ ہیں اور ان پر ثواب پچاس کا ہے، میرے یہاں بات بدلا نہیں کرتی، واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے پھر تخفیف کرانے کا مشورہ دیا لیکن میں نے ان سے کہہ دیا کہ اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے، پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا، جسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جن کی حقیقت مجھے معلوم نہیں، پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں موتیوں کے خیمے نظر آئے اور وہاں کی مٹی مشک تھی۔

ثالث مسند الأنصار

حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۱۶۱۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَمَّازٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَتَعَجَّلْتُ رِجَالٌ إِلَى الْمَدِينَةِ وَبَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِتْنَا مَعَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهُمْ فَيَقِيلَ تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَالنِّسَاءِ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَدْعُونَهَا أَحْسَنَ مَا كَانَتْ ثُمَّ قَالَ لَيْتَ شِعْرِي مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ جَبَلِ الْوَرَّاقِ تُضِيءُ مِنْهَا أَعْنَاقُ الْإِبِلِ بَرُّوْنَا بِبُصْرَى كَضَوْءِ النَّهَارِ

(۲۱۶۱۴) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کے ساتھ کسی سفر سے واپس آ رہے تھے، ہم نے ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کیا، کچھ لوگ جلد بازی کر کے مدینہ منورہ چلے گئے، لیکن نبی علیہ السلام نے وہ رات وہیں گزاری، ہم بھی ہمراہ تھے، جب صبح ہوئی تو نبی علیہ السلام نے ان لوگوں کے متعلق پوچھا، بتایا گیا کہ وہ جلدی مدینہ چلے گئے ہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا ابھی تو یہ مدینہ منورہ اور عورتوں کی طرف جلدی سے چلے گئے ہیں، لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب یہ مدینہ منورہ کو بہترین حالت پر ہونے کے باوجود چھوڑ جائیں گے، پھر فرمایا عنقریب یمن کے جبل وراق سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصری کے جوان

اونٹوں کی گردنیں دن کی روشنی کی طرح روشن ہو جائیں گی۔

(۲۱۶۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الْبَكْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَمَّازٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ (۲۱۶۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۱۶) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أُخْدَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ آتَى الْمَسْجِدَ إِذَا أَنَا فَرَعْتُ مِنْ عَمَلِي فَأَضْطَجِعُ فِيهِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَأَنَا مُضْطَجِعٌ فَعَمَزَنِي بِرِجْلِهِ فَاسْتَوَيْتُ جَالِسًا فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهَا فَقُلْتُ أَرْجِعُ إِلَى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى بَيْتِي قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ فَقُلْتُ إِذْنُ أَخَذَ بِسَيْفِي فَأَضْرَبُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُنِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَقَالَ غَفْرًا يَا أَبَا ذَرٍّ ثَلَاثًا بَلْ تَنْقَادُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَادُوكَ وَتَنْسَاقُ مَعَهُمْ حَيْثُ سَاقُوكَ وَلَوْ عَبْدًا أَسْوَدَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَمَّا نَفَيْتُ إِلَى الرَّبْدَةِ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ أَسْوَدٌ كَانَ فِيهَا عَلَى نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَأَى أَنِّي أَخَذْتُ لِيَرْجِعَ وَلِيَقْدَمَنِي فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ بَلْ أَنْقَادُ لِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱۴۵/۵)۔

(۲۱۶۱۶) حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت کرتا تھا، جب اپنے کام سے فارغ ہوتا تو مسجد میں آ کر لیٹ جاتا، ایک دن میں لیٹا ہوا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور مجھے اپنے مبارک پاؤں سے ہلایا، میں سیدھا ہو کر اٹھ بیٹھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تم اس وقت کیا کرو گے جب تم مدینہ سے نکال دیئے جاؤ گے؟ عرض کیا میں مسجد نبوی اور اپنے گھر لوٹ جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اور جب تمہیں یہاں سے بھی نکال دیا جائے گا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ اس وقت میں اپنی تلوار پکڑوں گا اور جو مجھے نکالنے کی کوشش کرے گا، اسے اپنی تلوار سے ماروں گا۔

نبی ﷺ نے یہ سن کر اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھا اور تین مرتبہ فرمایا ابو ذر! درگزر سے کام لو، وہ تمہیں جہاں لے جائیں وہاں چلے جانا اگرچہ تمہارا حکمران کوئی حبشی غلام ہی ہو، حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے ربذہ کی طرف جلا وطن کیا گیا اور نماز کھڑی ہوئی تو ایک سیاہ فام آدمی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھا، جو وہاں زکوٰۃ کے جانوروں پر مامور تھا، اس نے مجھے دیکھ کر پیچھے ہٹا اور مجھے آگے کرنا چاہا تو میں نے اس سے کہا کہ تم اپنی جگہ ہی رہو، میں نبی ﷺ کے حکم پر عمل کروں گا۔

(۲۱۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُعَانَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي خَلْفٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْإِسْلَامُ ذُلُّوْلٌ لَا يَرْكَبُ إِلَّا ذُلُّوْلًا

(۲۱۶۱۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام طبعاً سہل دین ہے اور اس پر سہل آدمی ہی سواری کرتا ہے۔
(۲۱۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ الْبُخْتَرِيِّ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اثْنَانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِنْ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى

(۲۱۶۱۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی ایک سے، تین دو سے، اور چار تین سے بہتر ہیں، اس لئے تم پر جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا لازم ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے علاوہ کسی اور نکتے پر کبھی متفق نہیں کر سکتا۔

(۲۱۶۱۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا سَالِمٍ الْجَيْشَانِيَّ أَتَى إِلَى أَبِي أُمَيَّةَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَلْيَأْتِهِ فِي مَنْزِلِهِ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ لِلَّهِ وَقَدْ جِئْتُكَ فِي مَنْزِلِكَ
[انظر: ۲۱۸۴۶]

(۲۱۶۱۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی ساتھی سے محبت کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کے گھر جائے اور اسے بتائے کہ وہ اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اور اے ابو ذر! میں اسی وجہ سے تمہارے گھر آیا ہوں۔

(۲۱۶۲۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ الْمَعْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُرَيْدِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا بُرَيْدُ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ نِعْمَ الْفَتَى غُضَيْفٌ فَلَقِيَهُ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ أَيُّ أَخِي اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ نِعْمَ الْفَتَى غُضَيْفٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ضَرَبَ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ قَالَ عَفَّانُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۹۶۲، ابن ماجه: ۱۰۸)]. [انظر: ۲۱۷۸۹، ۲۱۸۷۵].

(۲۱۶۲۰) غضیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غضیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غضیف نے کہا کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، اور آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعاء کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غضیف بہترین نوجوان ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۶۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ قَالَ

أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَغَيْرِ الدَّجَالِ أَخَوْفِي عَلَى أُمَّتِي قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا الَّذِي غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قَالَ أَيْمَةٌ مُضِلِّينَ (٢١٦٢١) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ چہل قدمی کر رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ ایک اور چیز ہے جس سے مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے آپ کو اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، اور وہ دجال کے علاوہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا گمراہ کن ائمہ۔

(٢١٦٢٢) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنْتُ مُحَاصِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى مَنْزِلِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفُ عَلَى أُمَّتِي مِنَ الدَّجَالِ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَدْخُلَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَيْءٍ أَخَوْفُ عَلَى أُمَّتِكَ مِنَ الدَّجَالِ قَالَ الْأَيْمَةُ الْمُضِلِّينَ

(٢١٦٢٣) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ چہل قدمی کر رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ ایک اور چیز ہے جس سے مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے آپ کو اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، اور وہ دجال کے علاوہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا گمراہ کن ائمہ۔

(٢١٦٢٤) حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [قال البوصيري: هذا إسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ٣٨٢٥). قال شعيب: صحيح (إسناده قوي)].

[انظر: ٢١٦٧٣، ٢١٧١٥، ٢١٧٢٢].

(٢١٦٢٣) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر! کیا میں جنت کے ایک خزانے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا کرو۔

(٢١٦٢٤) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرِ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوتِيَتْ خَمْسًا لَمْ يُوتِهَنَّ نَبِيٌّ كَانَ قَبْلِي نَصِرْتُ بِالرُّعْبِ فِيرُعَبُ مِنِّي الْعَدُوُّ عَنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأَحَلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَبُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَقِيلَ لِي سَلْ تُعْطَهُ فَاخْتَبَأْتُهَا شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ الْأَعْمَشُ فَكَانَ

مُجَاهِدٌ يَرَى أَنَّ الْأَحْمَرَ الْبَانِسُ وَالْأَسْوَدَ الْجِنُّ [انظر: ۲۱۶۴۰].

(۲۱۶۲۳) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگیے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا یہ حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت تم میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۶۲۵) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ يَسِينِ ابْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَغِيبُ الشَّمْسُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا فَتَرْجِعُ فَإِذَا كَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَطْلُعُ صَبِيحَتَهَا مِنَ الْمَغْرِبِ لَمْ يُؤَذَّنْ لَهَا فَإِذَا أَصْبَحَتْ قِيلَ لَهَا اطْلُعي مِنْ مَكَانِكَ ثُمَّ قَرَأَ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ [انظر: ۲۱۶۷۹، ۲۱۷۳۴، ۲۱۷۹۱، ۲۱۸۷۶، ۲۱۸۷۴].

(۲۱۶۲۵) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورج عرش کے نیچے غائب ہوتا ہے، اسے اجازت ملتی ہے تو واپس آ جاتا ہے، جب وہ رات آ جائے گی جس کی صبح کو سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو اسے اجازت نہیں ملے گی اور جب صبح ہوگی تو اس سے کہا جائے گا کہ اسی جگہ سے طلوع ہو جہاں سے غروب ہوا تھا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ کسی اور چیز کا انتظار نہیں کر رہے سوائے اس کے کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں، یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کی کوئی نشانی آ جائے۔“

(۲۱۶۲۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ [قال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۱۷۰۸، الترمذی: ۷۶۲، النسائی: ۲۱۹/۴). قال شعيب: صحیح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات].

(۲۱۶۲۶) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر مہینے تین روزہ رکھ لے، یہ ایسے ہے جیسے اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔

(۲۱۶۲۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دَيْلَمٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي دُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي حَرْبٍ عَنْ مِجْنَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ لَتَوَلَّعَ بِالرَّجُلِ بِإِذْنِ اللَّهِ حَتَّى يَصْعَدَ حَالِقًا ثُمَّ يَتَرَدَّى مِنْهُ [راجع: ۲۱۸۰۳].

(۲۱۶۲۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی مرضی سے انسان کو اس کی آنکھ کسی چیز کا اتنا گرویدہ بنا لیتی ہے کہ وہ موٹنے والی چیز پر چڑھتا چلا جاتا ہے، پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس سے نیچے گر پڑتا ہے۔

(۲۱۶۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَائِلُ الصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَقَالَ قَائِلُ الْجِهَادُ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ (۲۱۶۲۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟ کسی نے نماز اور زکوٰۃ کا نام لیا اور کسی نے جہاد کو بتایا، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے لئے کسی سے محبت یا نفرت کرنا ہے۔

(۲۱۶۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ كَافِرًا فَهَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ وَكُنْتُ أَعْرَبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيُّبِي الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ ذَلِكَ فِي نَفْسِي وَقَدْ نِعْتُ لِي أَبُو ذَرٍّ فَحَجَجْتُ فَدَخَلْتُ مَسْجِدَ مِنِّي فَعَرَفْتُهُ بِالنَّعْتِ فَإِذَا شَيْخٌ مَعْرُوفٌ آدَمٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قِطْرِيٌّ فَذَهَبْتُ حَتَّى قُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ثُمَّ صَلَّى صَلَاةً أَتَمَّهَا وَأَحْسَنَهَا وَأَطْوَلَهَا فَلَمَّا فَرَغَ رَدَّ عَلَيَّ قُلْتُ أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ إِنَّ أَهْلِي لِيَزْعُمُونَ ذَلِكَ قَالَ كُنْتُ كَافِرًا فَهَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ وَأَهْمَنِي دِينِي وَكُنْتُ أَعْرَبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيُّبِي الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ ذَلِكَ فِي نَفْسِي قَالَ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَوْدٍ مِنْ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَكُنْتُ أَكُونُ فِيهَا فَكُنْتُ أَعْرَبُ مِنَ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيُّبِي الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنِّي قَدْ هَلَكْتُ فَفَعَدْتُ عَلَى بَعِيرٍ مِنْهَا فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ النَّهَارِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَنَزَلْتُ عَنِ الْبَعِيرِ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ فَحَدَّثْتُهُ فَضَحِكَ فَدَعَا إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِهِ فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بَعْسٌ فِيهِ مَاءٌ مَا هُوَ بِمَلَانٍ إِنَّهُ لَيَتَخَضَّضُ فَاسْتَرَّتْ بِالْبَعِيرِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَسَتَرَنِي فَانْتَسَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ مَا لَمْ تَجِدْ الْمَاءَ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسَسَ بِشَرَّتِكَ [قال أبو داود: هذا ليس بصحيح. وقال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح. قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۳۳). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات]. [انظر: ۲۱۶۳۰، ۲۱۶۹۸].

(۲۱۶۲۹) نبی عامر کے ایک صاحب کا کہنا ہے (وہ صاحب ابوالمہلب خرمی ہیں) کہ میں کافر تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت دے دی، ہمارے علاقے میں پانی نہیں تھا، اہلیہ میرے ساتھ تھی جس کی بناء پر بعض اوقات مجھے جنابت لاحق ہو جاتی،

میرے دل میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کی اہمیت بیٹھ گئی، کسی شخص نے مجھے حضرت ابو ذرؓ کا پتہ بتا دیا، میں حج کے لئے روانہ ہوا اور مسجد منیٰ میں داخل ہوا تو حضرت ابو ذرؓ کو پہچان گیا، وہ عمر رسیدہ تھے، انہیں پسینہ آیا ہوا تھا اور انہوں نے اونٹنی جوڑا پہن رکھا تھا، میں جا کر ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے جواب نہ دیا، خوب اچھی طرح مکمل نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ہی ابو ذر ہیں؟ انہوں نے فرمایا میرے گھر والے تو یہی سمجھتے ہیں، پھر میں نے انہیں اپنا واقعہ سنا، انہوں نے فرمایا کیا تم ابو ذر کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا مجھے بھی مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تھی یا فرمایا کہ مجھے پیٹ کا مرض لاحق ہو گیا، رسول اکرم ﷺ نے مجھے کچھ اونٹوں اور بکریوں کے دودھ پینے کا حکم فرمایا، حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا کہ میں پانی (کے علاقے) سے دور رہتا تھا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی تھے جب مجھے غسل کی ضرورت پیش آتی تو میں بغیر پاکی حاصل کیے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتا، ایک مرتبہ جب میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو وہ دوپہر کا وقت تھا اور آپ ﷺ کچھ صحابہ کرام جنہوں کے ہمراہ مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہو گئی؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں پانی (کے علاقے سے) دور تھا میرے ہمراہ میری اہلیہ بھی تھیں، مجھے غسل کی جب ضرورت پیش آ جاتی تو میں بغیر غسل کیے ہی نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے لیے پانی منگوانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک کالے رنگ کی باندی میرے لیے بڑے پیالے میں پانی لے کر آئی۔ پیالہ کا پانی ہل رہا تھا کیونکہ پیالہ بھرا ہوا نہیں تھا۔ میں نے ایک اونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پاک مٹی بھی مطہر ہوتی ہے جب تک پانی نہ ملے، اگر چہ تم کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آسکے، البتہ جب پانی مل جائے تو اس کو بدن پر بہا لو۔

(۲۱۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي قَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ أُعْزِبُ عَنْ الْمَاءِ فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَلَا أَجِدُ الْمَاءَ فَاتَيْمَمُ فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ فَاتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ وَصِفْتُ لِي هَيْئَتُهُ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي فَعَرَفْتُهُ بِالنَّعْتِ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتَّى أَنْصَرَفَ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ فَقُلْتُ أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ إِنَّ أَهْلِي يَزْعُمُونَ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ رُؤْيَتَهُ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتَنِي فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أُعْزِبُ عَنْ الْمَاءِ فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَلَبِثْتُ أَيَّامًا أَتَيْمَمُ فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَشْكِلَ عَلَيَّ فَقَالَ أَنْعَرِفُ أَبَا ذَرٍّ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَوَيْتُهَا فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَنِيمَةٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَتَيْمَمْتُ بِالصَّعِيدِ فَصَلَّيْتُ أَيَّامًا فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي هَالِكٌ فَأَمَرْتُ بِنَاقَةٍ لِي أَوْ قَعُودٍ فَسَدَّ عَلَيَّهَا ثُمَّ رَكِبْتُ قَالَ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَتَيْمَمْتُ أَيَّامًا فَوْقَ فِي نَفْسِي

مِنْ ذَلِكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي هَالِكٌ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي بِمَاءٍ فَجَاءَتْ بِهِ أُمَّةٌ سَوْدَاءُ فِي عُسٍّ يَتَخَضَّضُ فَاسْتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَسَتَرَنِي فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ مَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ فِي عَشِيرٍ حَجَجٍ فَإِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْمَاءِ فَأَمْسَهُ بِشَرَّتِكَ [راجع: ۲۱۶۲۹].

(۲۱۶۳۰) بنی عامر کے ایک صاحب کا کہنا ہے (وہ صاحب ابوالمہلب خرمی ہیں) کہ میں کافر تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت دے دی، ہمارے علاقے میں پانی نہیں تھا، اہلیہ میرے ساتھ تھی جس کی بناء پر بعض اوقات مجھے جنابت لاحق ہو جاتی، میرے دل میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کی اہمیت بیٹھ گئی، کسی شخص نے مجھے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا پتہ بتا دیا، میں حج کے لئے روانہ ہوا اور مسجد منیٰ میں داخل ہوا تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو پہچان گیا، وہ عمر رسیدہ تھے، انہیں پسینہ آیا ہوا تھا اور انہوں نے اونٹنی جوڑا پہن رکھا تھا، میں جا کر ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے جواب نہ دیا، خوب اچھی طرح مکمل نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ہی ابو ذر ہیں؟ انہوں نے فرمایا میرے گھر والے تو یہی سمجھتے ہیں، پھر میں نے انہیں اپنا واقعہ سنا، انہوں نے فرمایا کیا تم ابو ذر کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا مجھے بھی مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تھی یا فرمایا کہ مجھے پیٹ کا مرض لاحق ہو گیا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ اونٹوں اور بکریوں کے دودھ پینے کا حکم فرمایا، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی (کے علاقے) سے دور رہتا تھا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی تھے جب مجھے غسل کی ضرورت پیش آتی تو میں بغیر پاکی حاصل کیے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتا، ایک مرتبہ جب میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تو وہ دوپہر کا وقت تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہو گئی؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں پانی (کے علاقے سے) دور تھا میرے ہمراہ میری اہلیہ بھی تھیں، مجھے غسل کی جب ضرورت پیش آ جاتی تو میں بغیر غسل کیے ہی نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے پانی منگوانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک کالے رنگ کی باندی میرے لیے بڑے پیالے میں پانی لے کر آئی۔ پیالہ کا پانی ہل رہا تھا کیونکہ پیالہ بھرا ہوا نہیں تھا۔ میں نے ایک اونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک مٹی بھی مطہر ہوتی ہے جب تک پانی نہ ملے، اگرچہ تم کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آسکے، البتہ جب پانی مل جائے تو اس کو بدن پر بہالو۔

(۲۱۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ أَخْبَرَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ فَضْرَبَ فِخْدِي قَالَ سَأَلْتُ خَلِيلِي أَبَا ذَرٍّ فَضْرَبَ فِخْدِي وَقَالَ سَأَلْتُ خَلِيلِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُولَنَّ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أَصَلِّي [صححه مسلم (۶۴۸)، وابن خزيمة (۱۶۳۷)، وابن حبان (۲۴۰۶)]. [انظر: ۲۱۶۵۰، ۲۱۷۱۷].

[۲۱۷۴۷، ۲۱۷۴۸، ۲۱۷۵۳، ۲۱۷۷۶، ۲۱۸۱۰، ۲۱۸۱۱، ۲۱۸۲۲].

(۲۱۶۳۱) ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبید اللہ بن زیاد نے کسی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیا، میں نے عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر کہا کہ یہی سوال میں نے اپنے دوست حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہی سوال میں نے اپنے خلیل (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِجَاءُ وَالْكُتْمُ

[صححه ابن حبان (۵۴۷۴)، وقال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۴۲۰۵، ابن ماجه:

۳۶۲۲، الترمذی: ۱۷۵۳، النسائی: ۱۳۹/۸)].

(۲۱۶۳۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی

اور وسومہ ہے۔

(۲۱۶۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَلَمَّا بَلَّغْنَا الرَّبْدَةَ قُلْتُ لِأَصْحَابِي تَقَدَّمُوا وَتَخَلَّفْتُ فَآتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَأَيْتُهُ يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَلَوْتُ أَنْ أَحْسِنَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً أَوْ سَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

(۲۱۶۳۳) مخارق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج کے ارادے سے نکلے، جب ہم مقام ربذہ میں پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم آگے چلو اور میں خود پیچھے رہ گیا، میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں طویل قیام اور کثرت رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے بہتر سے بہتر میں کوئی کمی نہیں کرتا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ایک رکوع یا ایک سجدہ کرتا ہے، اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

(۲۱۶۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي هَذَا الْحَدِيثِ فَأَقْرَبَهُ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنِي

ضَمْرَةٌ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ عَنْ قَنْبَرٍ حَاجِبِ مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُغْلِظُ لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَشَكَاهُ إِلَى عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَإِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَإِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَإِلَى أُمِّ حَرَامٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ صَحَبْتُمْ كَمَا صَحِبَ وَرَأَيْتُمْ كَمَا رَأَى فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تَكَلِّمُوهُ ثُمَّ أَرْسَلْ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَجَاءَ فَكَلِّمُوهُ فَقَالَ أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا

الْوَلِيدِ فَقَدْ أَسْلَمْتَ قَبْلِي وَلَكَ السَّنُّ وَالْفَضْلُ عَلَيَّ وَقَدْ كُنْتُ أَرْغَبُ بِكَ عَنْ مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أبا الدَّرْدَاءِ فَإِنْ كَادَتْ وَفَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَفُوتَكَ ثُمَّ أَسْلَمْتَ فَكُنْتَ مِنْ صَالِحِي الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَدْ جَاهَدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُمَّ حَرَامٍ فَإِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ وَعَقْلُكَ عَقْلُ امْرَأَةٍ وَأَمَّا أَنْتَ وَذَلِكَ قَالَ فَقَالَ عِبَادَةُ لَا جَرَمَ لَا جَلَسْتُ مِثْلَ هَذَا الْمَجْلِسِ أَبَدًا

(۲۱۶۳۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے تلخ باتیں کرتے تھے جس کی شکایت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، ابو درداء رضی اللہ عنہ، عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے سامنے کی اور فرمایا کہ جیسے انہوں نے نبی ﷺ کی صحبت پائی ہے، آپ لوگوں کو بھی یہ شرف حاصل ہے اور جس طرح انہوں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے، آپ نے بھی کی ہے، آپ لوگ مناسب سمجھیں تو ان سے بات کریں، پھر انہوں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو بلایا۔

جب وہ آگئے تو مذکورہ حضرات نے ان سے گفتگو کی، انہوں نے فرمایا اے ابو الولید! آپ نے تو مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا ہے، آپ عمر اور فضیلت میں مجھ سے بڑھ کر ہیں، میں ایسی مجالس سے آپ کو بچنے کی ترغیب دیتا ہوں، اور اے ابو درداء! آپ نے اسلام اس وقت قبول کیا جب نبی ﷺ کے وصال کا زمانہ قریب آ گیا تھا، آپ نیک مسلمان ہیں، اور اے عمرو بن عاص! میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ آپ سے جہاد کیا ہوا ہے، اور اے ام حرام! آپ ایک عورت ہیں اور آپ کی عقل بھی عورت والی ہے، آپ اس معاملے میں نہ پڑیں، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ یہ رنگ دیکھ کر کہنے لگے یہ بات طے ہو گئی کہ آج کے بعد میں ایسی مجالس میں نہیں بیٹھوں گا۔

(۲۱۶۳۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاطِرَةً فَأَمَّا الْأَذُنُ فَفَقِيعٌ وَالْعَيْنُ بِمَقْرَةٍ لِمَا يُوعَى الْقَلْبُ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِيًا

(۲۱۶۳۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا، اور اسے قلب سلیم، لسان صادق، نفس مطمئنہ اور اخلاق حسنہ عطاء کیے گئے ہوں، اس کے کانوں کو شتوائی اور آنکھوں کو بینائی دی گئی ہو، اور کانوں کی مثال پیندے کی سی ہے جبکہ آنکھ دل میں محفوظ ہونے والی چیزوں کو ٹھکانہ فراہم کرتی ہے، اور وہ شخص کامیاب ہو گیا جس کا دل محفوظ کرنے والا ہو۔

(۲۱۶۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ عَمِلْتَ

قَرَابَ الْأَرْضِ خَطَايَا وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَكَ قَرَابَ الْأَرْضِ مَغْفِرَةً [انظر: ۲۱۶۴۱، ۲۱۶۴۲، ۲۱۶۸۸، ۲۱۷۰۵، ۲۱۸۲۰، ۲۱۸۹۸].

(۲۱۶۳۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہ کرے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش تیرے لیے مقرر کر دوں گا۔

(۲۱۶۳۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْبَعَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمِ الْجَمُصِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْإِفْطَارَ وَأَخْرَوْا السُّحُورَ [انظر: ۲۱۸۳۵]

(۲۱۶۳۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۱۶۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ قَالَ وَمَا كُنْتَ تَسْأَلُهُ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ نُورًا أَنَّى أَرَاهُ [صححه مسلم (۱۷۸) وابن حبان (۵۸)] [انظر: ۲۱۷۲۰، ۲۱۸۳۰، ۲۱۸۶۰]

(۲۱۶۳۸) عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۶۳۹) قَالَ عَفَّانُ وَبَلَّغْنِي عَنِ ابْنِ هِشَامٍ يَعْنِي مُعَاذًا أَنَّهُ رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ كَمَا قَالَ هَمَّامٌ قَدْ رَأَيْتُهُ [انظر: ۲۱۷۲۰، ۲۱۸۳۰، ۲۱۸۶۰].

(۲۱۶۳۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي بُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ الْعَدُوُّ وَهُوَ مِنِّي مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَقِيلَ لِي سَلْ تُعْطَهُ وَاخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۱۶۴۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو

نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگیے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا یہ حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت تم میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۶۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُؤَيْدٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ وَالسَّيِّئَةُ بِوَاحِدَةٍ أَوْ أَغْفِرُ وَلَوْ لَقَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا مَا لَمْ تُشْرِكْ بِي لَقَيْتُكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۳۶]. قَالَ وَقَرَابُ الْأَرْضِ مِلءُ الْأَرْضِ

(۲۱۶۴۱) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدوق نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں اضافہ بھی کر سکتا ہوں، اور ایک گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے اور میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، اور اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۶۴۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُؤَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۶۳۶].

(۲۱۶۴۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَجَعَلَ يُصَلِّي يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ لَا يَقْعُدُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى هَذَا يَدْرِي يَنْصَرِفُ عَلَى شَفْعِ أَوْ وَتَرٍ فَقَالُوا أَلَا تَقُومُ إِلَيْهِ فَتَقُولَ لَهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا أَرَاكَ تَدْرِي تَنْصَرِفُ عَلَى شَفْعِ أَوْ عَلَى وَتَرٍ قَالَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحَطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيئَةٌ وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ جَزَاكُمْ اللَّهُ مِنْ جُلَسَاءِ شَرِّ أُمَّتِي أُنْ أَعْلَمُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۶۴۳) مطرف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، وہ رکوع سجدہ کرتا پھر کھڑا ہو کر رکوع سجدہ کرتا اور درمیان میں نہ بیٹھتا، میں نے کہا بخدا! یہ تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں جانتا

کہ جفت یا طاق رکعتوں پر سلام پھیر کر فارغ ہو جائے، لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ کر ان کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے کیوں نہیں ہو؟ میں اٹھ کر اس کے پاس چلا گیا اور اس سے کہا کہ اے بندہ خدا! لگتا ہے کہ آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ جفت یا طاق رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو جائیں، اس نے کہا کہ اللہ تو جانتا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے کوئی سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ابو ذر ہوں، تو میں نے اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ کر کہا کہ اللہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کی طرف سے برابر دے، تم نے مجھے نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہما کو دین سکھانے کے لئے بھیج دیا۔

(۲۱۶۴۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ خَرَّشَةَ بِنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ خَسِرُوا وَخَابُوا قَالَ فَأَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتُهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ أَوْ الْفَاجِرِ وَالْمَنَانُ

[صححه مسلم (۱۰۶) وابن حبان (۴۹۰۷)] [انظر: ۲۱۷۳۳، ۲۱۷۳۵، ۲۱۷۳۷، ۲۱۷۶۶، ۲۱۸۱۳، ۲۱۸۷۷]

(۲۱۶۳۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہینہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۶۴۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَأَنْ أَحْلِفَ عَشْرَ مَرَّاتٍ أَنْ ابْنَ صَائِدٍ هُوَ الدَّجَالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ مَرَّةً وَاحِدَةً أَنَّهُ لَيْسَ بِهِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى أُمِّهِ قَالَ سَلَهَا كَمْ حَمَلْتُ بِهِ قَالَ فَاتَيْتُهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ حَمَلْتُ بِهِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهَا فَقَالَ سَلَهَا عَنْ صَيْحَتِهِ حِينَ وَقَعَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ صَاحَ صَيْحَةَ الصَّبِيِّ ابْنِ شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبْنًا قَالَ خَبَأْتُ لِي خَطْمَ شَاةٍ عَفْرَاءَ وَالذُّخَانَ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ يَقُولَ الذُّخَانَ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ الذُّخُ الذُّخُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَأُ فَإِنَّكَ لَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ

(۲۱۶۳۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے دس مرتبہ یہ قسم کھانا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے، اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک مرتبہ اس کے دجال نہ ہونے کی قسم کھاؤں، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے اس کی ماں کے پاس بھیجا اور فرمایا اس سے پوچھ کر آؤ کہ وہ ابن صیاد سے کتنے عرصے تک حاملہ رہی؟ چنانچہ میں نے اس سے جا کر پوچھا تو اس نے بتایا میں اس سے بارہ

مہینے تک حاملہ رہی تھی، نبی ﷺ نے مجھے دوبارہ اس کے پاس بھیجا اور فرمایا اس سے یہ پوچھو کہ جب وہ پیدا ہوا تو اس کی آواز کیسی تھی؟ میں نے دوبارہ جا کر اس سے یہ سوال پوچھا تو اس نے بتایا جیسے ایک مہینے کے بچے کی آواز ہوتی ہے، یہ اس طرح رویا چینا تھا۔ پھر ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے ذہن میں سوچی ہے، بتاؤ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ نے میرے لیے ایک سفید بکری کی ناک اور دھواں سوچا ہے، وہ ”دخان“ کا لفظ کہنا چاہتا تھا لیکن کہہ نہیں سکا اس لئے صرف دخ، دخ ہی کہنے لگا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا دور ہو، تو اپنی حیثیت سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکتا۔

(۲۱۶۴۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْكَلَامِ أَفْضَلَ قَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ [صححه مسلم (۲۷۳۱)]. [انظر: ۲۱۷۵۹، ۲۱۸۶۲].

(۲۱۶۳۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ۔

(۲۱۶۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي مَعْرُوفٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ عَبْدِي اسْتَقْبَلَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا اسْتَقْبَلْتُهُ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً

(۲۱۶۳۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر میرا بندہ زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ میرے سامنے آئے تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ اس کے سامنے آؤں گا۔

(۲۱۶۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْةٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسْرُنِي أَنَّ لِي أَحَدًا ذَهَبًا أَمُوتُ يَوْمَ أَمُوتُ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ إِلَّا أَنْ

أَرُصِّدَهُ لِغَيْرِي [أخرجه الطيالسي (۴۶۵) والدارمي (۲۷۷۰)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف. [انظر:

۲۱۸۶۵، ۲۱۷۵۶]

(۲۱۶۳۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے ایک پہاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بچ گیا ہو، الا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں۔

(۲۱۶۴۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَأَخِرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ ابْنُ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [صححه مسلم (۵۱۰)، وابن حبان (۲۳۸۳)، وابن خزيمة (۸۰۶)،

[۸۳۰، ۸۳۱]، [انظر: ۲۱۶۶۹، ۲۱۷۰۶، ۲۱۷۳۱، ۲۱۷۳۱، ۲۱۷۶۰، ۲۱۷۸۷].

(۲۱۶۳۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۶۵۰) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَتْهَا فَإِنَّ آتِيَتِ النَّاسَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا صَلَّوْا صَلَّيْتَ مَعَهُمْ وَكَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۶۵۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۶۵۱) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ وَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ شَدِيدٌ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ شَدِيدٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْعَبْدِ يَعْنِي الْقَبْرَ كَيْفَ تَصْنَعُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبِرُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَعْنِي حَتَّى تَغْرُقَ حِجَارَةَ الزَّيْتِ مِنْ الدَّمَاءِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَقْعُدُ فِي بَيْتِكَ وَأَغْلِقُ عَلَيْكَ بَابَكَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَتْرُكْ قَالَ فَأَتِ مَنْ أَنْتَ مِنْهُمْ فَكُنْ فِيهِمْ قَالَ فَأَخْذُ سِلَاحِي قَالَ إِذْ تُشَارِكُهُمْ فِيمَا هُمْ فِيهِ وَلَكِنْ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَرُوعَكَ سُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ حَتَّى يَبُوءَ بِإِيْمِهِ وَإِيْمِكَ [صححه ابن حبان (۵۹۶۰، ۶۶۸۵)، والحاكم (۴/۴۳۳)]. قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۴۲۶۱، ۴۴۰۹، ابن ماجه: ۳۹۵۸).

[راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۶۵۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مجھے اپنا ردیف بنا لیا، اور فرمایا ابو ذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدید قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک نہیں جاسکو گے تو اس وقت تم کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی اپنے آپ کو سوال کرنے سے بچانا، پھر فرمایا ابو ذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدت کے ساتھ بکثرت مرنے لگیں گے اور آدمی کا گھر قبر ہی ہوگی تو تم

کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی صبر کرنا، پھر فرمایا ابو ذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے اور ”حجارة الزیت“ خون میں ڈوب جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اس کا دروازہ اندر سے بند کر لینا۔

انہوں نے پوچھا کہ اگر مجھے گھر میں رہنے ہی نہ دیا جائے تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم ان لوگوں کے پاس چلے جانا جن میں سے تم ہو اور ان میں شامل ہو جانا، انہوں نے عرض کیا میں تو اپنا اسلحہ پکڑ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا تو تم بھی ان کے شریک سمجھے جاؤ گے، اس لئے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی دھار سے تمہیں خطرہ ہے تو تم اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹ جائے۔

(۲۱۶۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أبا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ فَأَكْثِرِ الْمَرْقَةَ وَتَعَاهَدُ جِيرَانِكَ أَوْ أَقْسِمُ بَيْنَ جِيرَانِكَ [صححه مسلم (۲۶۲۵)، وابن حبان (۵۱۳، ۵۱۴)]. [انظر: ۲۱۷۰۹].

(۲۱۶۵۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا اے ابو ذر! جب کھانا پکایا کرو تو شور بہ بڑھا لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

(۲۱۶۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْبِيئُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرَضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَانَ إِلَى آيَلَةَ مَأْوَاهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ [صححه مسلم (۲۳۰۰)]. قال الترمذی: حسن صحيح غريب.

(۲۱۶۵۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ حوض کوثر پر کتنے برتن ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تاریک رات میں آسمان کے نجوم و کواکب کی تعداد سے بھی زیادہ اس کے برتن ہوں گے، وہ جنت کے برتن ہوں گے، جو شخص اس حوض کا پانی ایک مرتبہ پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اس پر جنت کے دو پرنا لے بہ رہے ہوں گے، جو اس کا پانی پی لے گا، اسے دوبارہ کبھی پیاس نہ لگے گی، اس کی چوڑائی بھی لمبائی کے برابر ہوگی، اور اس کی مسافت اتنی ہوگی جتنی عمان سے ایلہ تک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔

(۲۱۶۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنِي فُلَيْتُ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ الْعَامِرِيَّةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةٌ فَفَرَّأَ بَابَهُ حَتَّى أَصْبَحَ يَرْكَعُ بِهَا وَيَسْجُدُ بِهَا إِنْ تَعَذَّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرُ

لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا زِلْتُ تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى أَصْبَحْتَ تَرْكَعُ بِهَا وَتَسْجُدُ بِهَا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِيهَا وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا [انظر: ۲۱۷۱۶، ۲۱۸۲۷، ۲۱۸۲۸، ۲۱۸۷۱].

(۲۱۶۵۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی اور ساری رات صبح تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے کہ ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے“ جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صبح تک ساری رات رکوع و سجود میں مسلسل ایک ہی آیت پڑھتے رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سفارش کا حق مانگا تھا جو اس نے مجھے عطا کر دیا ہے اور انشاء اللہ یہ ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

(۲۱۶۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا سَالِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيُّ جَبَلٍ هَذَا قُلْتُ أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهُ لِي ذَهَبًا قِطْعًا أَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَدْعُ مِنْهُ قَيْرَاطًا قَالَ قُلْتُ قِنْطَارًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَيْرَاطًا قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّمَا أَقُولُ الَّذِي هُوَ أَقْلٌ وَلَا أَقُولُ الَّذِي هُوَ أَكْثَرُ.

(۲۱۶۵۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے جبل احد کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے پوچھا ابو ذر! یہ کون سا پہاڑ ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ احد پہاڑ ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ یہ میرے لیے سونے کا بن جائے جس میں سے میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہوں اور ایک قیراط بھی چھوڑ دوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قنطار؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا ایک قیراط، پھر فرمایا ابو ذر! میں تو کم از کم کی بات کر رہا ہوں، زیادہ کی بات ہی نہیں کر رہا۔

(۲۱۶۵۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَى [صححه ابن خزيمة (۹۱۳، ۹۱۴)، وابن حبان (۲۲۷۳، ۲۲۷۴)]. قال الألبانی: ضعيف (أبوداود: ۹۴۵، ابن ماجه: ۱۰۲۷، الترمذی: ۳۷۹، النسائی: ۳/۶). قال

الترمذی: [سناده محتمل للتحسين]. [انظر: ۲۱۶۵۸، ۲۱۷۷۹، ۲۱۸۸۶].

(۲۱۶۵۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے کنکریوں سے نہیں کھیلتا چاہئے۔

(۲۱۶۵۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاجٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ تَعَالَى وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفُسُهَا

عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَعْلَاهَا ثَمْنَا قَالَ فَإِنْ لَمْ أَجِدْ قَالَ تَعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ وَقَالَ فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ قَالَ كُفَّ
أَذَاكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ [صححه البخارى (۲۵۱۸)، ومسلم (۸۴)، وابن حبان
(۱۵۲، ۴۳۱۰، ۴۵۹۶)]. [انظر: ۲۱۷۸۰، ۲۱۸۳۲].

(۲۱۶۵۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کر دو یا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۲۱۶۵۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهُهُ فَلَا يُحْرِكُ الْحَصَى أَوْ لَا يَمَسَّ الْحَصَى [راجع: ۲۱۶۵۶].

(۲۱۶۵۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے کنکریوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(۲۱۶۵۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوْلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ حَيْثُمَا أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ فَكُلُّهَا مَسْجِدٌ [صححه البخارى (۳۳۶۶) ومسلم (۵۲۰) وابن خزيمة (۷۸۷، ۱۲۹۰) وابن حبان (۱۵۹۸، ۶۲۲۸)]. [انظر: ۲۱۷۱۱، ۲۱۷۱۸، ۲۱۷۱۹، ۲۱۷۵۲، ۲۱۸۰۰].

(۲۱۶۵۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۶۶۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ اثنَيْنِ وَثَلَاثَةِ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوْتِكِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ أَنَا أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ

الْبَيْضِ الثَّلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [انظر: ۲۱۶۶۱].

(۲۱۶۶۰) ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ”یوم القاحہ“ کے موقع پر تم میں سے کون موجود تھا؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں موجود تھا، اور نبی ﷺ نے اس آدمی کو ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔

(۲۱۶۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِثْنَانٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ الْحَوْتِكِيَّةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْرُهُ بِصِيَامِ ثَلَاثِ عَشْرَةَ وَأَرْبَعِ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [صححه ابن خزيمة (۲۱۲۷)]. قال الألبانی حسن (النسائی: ۲۲۳/۴، ۱۹۶/۷). قال شعيب: حسن و هذا إسناد ضعيف. [راجع: ۲۱۶۶۰].

(۲۱۶۶۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے روزوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(۲۱۶۶۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أُمْسِي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آلا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [صححه ابن حبان (۸۳۰)]. قال شعيب: اسناده صحيح.

(۲۱۶۶۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا آلا حول ولا قوۃ الا باللہ (جنت کا ایک خزانہ ہے)۔

(۲۱۶۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَجْلَحَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءَ وَالْكُتْمَ [راجع: ۲۱۶۳۲].

(۲۱۶۶۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور وسہ ہے۔

(۲۱۶۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيَّرَ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءَ وَالْكُتْمَ [راجع: ۲۱۶۳۲].

(۲۱۶۶۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور وسہ ہے۔

(۲۱۶۶۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ قَعْنَبِ الرِّيَّاحِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَلَمْ أَجِدْهُ وَرَأَيْتُ الْمَرْأَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ هُوَ ذَاكَ فِي ضَيْعَةٍ لَهُ فَجَاءَ يَقُودُ أَوْ يَسُوقُ بَعِيرَيْنِ قَاطِرًا أَحَدَهُمَا فِي عَجْزِ

صَاحِبِهِ فِي عُنُقِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَرِيبَةً فَوَضَعَ الْقُرْبَتَيْنِ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ
الْقَاهُ مِنْكَ وَلَا أَبْغَضَ أَنْ الْقَاهُ مِنْكَ قَالَ لِلَّهِ أَبُوكَ وَمَا يَجْمَعُ هَذَا قَالَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ وَأَدْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
وَكُنْتُ أَرْجُو فِي لِقَائِكَ أَنْ تُخْبِرَنِي أَنْ لِي تَوْبَةٌ وَمَخْرَجًا وَكُنْتُ أَحْشَى فِي لِقَائِكَ أَنْ تُخْبِرَنِي أَنَّهُ لَا تَوْبَةَ
لِي فَقَالَ أَفِي الْجَاهِلِيَّةِ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ثُمَّ عَاجَ بِرَأْسِهِ إِلَى الْمَرْأَةِ فَأَمَرَ لِي بِطَعَامٍ فَالْتَوْتُ
عَلَيْهِ ثُمَّ أَمَرَهَا فَالْتَوْتُ عَلَيْهِ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا قَالَ إِيهِ دَعِينَا عَنْكَ فَإِنْ كُنَّا لَنْ تَعْدُونَ مَا قَالَ لَنَا فَيَكُنُّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَا قَالَ لَكُمْ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ
صَلَّعَ فَإِنْ تَذَهَبَ تَقْوَمُهَا تَكْسِرُهَا وَإِنْ تَدْعُهَا فِيهَا أَوْدٌ وَبُلْغَةٌ فَوَلَّتْ فَجَانَّتْ بِشَرِيدَةٍ كَانَتْهَا قَطَاةٌ فَقَالَ كُلُّ
وَلَا أَهْوَلَتْكَ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجَعَلَ يَهْدُبُ الرُّكُوعَ وَيُخَفِّفُهُ وَرَأَيْتُهُ يَتَحَرَّى أَنْ أَشْبَعَ أَوْ أَقَارِبَ ثُمَّ
جَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ مَعِيَ فَقُلْتُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَقَالَ مَا لَكَ فَقُلْتُ مَنْ كُنْتُ أَحْشَى مِنَ النَّاسِ أَنْ
يَكْذِبَنِي فَمَا كُنْتُ أَحْشَى أَنْ تَكْذِبَنِي قَالَ لِلَّهِ أَبُوكَ إِنْ كَذَبْتُكَ كَذِبَةٌ مُنْذُ لَقَيْتَنِي فَقَالَ أَلَمْ تُخْبِرَنِي أَنَّكَ
صَائِمٌ ثُمَّ أَرَاكَ تَأْكُلُ قَالَ بَلَى إِنِّي صُمْتُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ فَوَجَبَ لِي أَجْرُهُ وَحَلَّ لِي الطَّعَامُ
مَعَكَ [انظر: ۲۱۷۸۶].

(۲۱۶۶۵) نعیم بن قعب ریاحی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ نہیں ملے، میں نے ان کی اہلیہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اپنی زمین میں گئے ہوئے ہیں، تھوڑی ہی دیر میں وہ دو اونٹوں کو ہانکتے ہوئے آ گئے، ان میں سے ایک اونٹ کا لعاب اپنے ساتھی کی سرین پر گر رہا تھا اور ان میں سے ہر ایک کی گردن میں ایک ایک مشکیزہ تھا، انہوں نے وہ دونوں مشکیزے اتارے تو میں نے عرض کیا اے ابو ذر! مجھے آپ کی نسبت کسی دوسرے سے ملنے کی محبت تھی اور نہ ہی کسی سے اتنی نفرت تھی جتنی آپ سے ملنے کی تھی، انہوں نے فرمایا بھئی! یہ دونوں چیزیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں؟

میں نے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بچی کو زندہ درگور کیا تھا، مجھے آپ سے ملاقات کرنے میں یہ امید تھی کہ آپ مجھے توبہ اور بچاؤ کا کوئی راستہ بتائیں گے (اس لئے آپ سے ملنے کی خواہش تھی) لیکن آپ سے ملنے میں یہ خطرہ بھی تھا کہ کہیں آپ یہ نہ کہہ دیں کہ میرے لیے توبہ کا کوئی راستہ نہیں ہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ کام تم سے زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے فرمایا اللہ نے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

پھر انہوں نے اپنے سر کے اشارے سے اپنی بیوی کو میرے لیے کھانا لانے کا حکم دیا لیکن اس نے توجہ نہ دی، انہوں نے دوبارہ اس سے کہا لیکن اس نے اس مرتبہ بھی توجہ نہ دی، یہاں تک کہ ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم سے پیچھے ہی رہو، تم لوگ اس حد سے آگے نہیں بڑھ سکتیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے متعلق ہم سے بیان فرما دی تھیں، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ان کے متعلق کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے یہ فرمان ذکر کیا کہ عورت میری

پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے یونہی چھوڑ دو گے تو اس ٹیڑھے پن اور بیوقوفی کے ساتھ ہی گزارہ کرنا پڑے گا۔

یہ سن کر وہ واپس چلی گئی اور تھوڑی دیر میں ”قطاہ“ کی طرح بنا ہوا شریڈ لے آئی، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کھاؤ اور میری فکر نہ کرنا کیونکہ میں روزے سے ہوں، پھر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، وہ اچھے لیکن ہلکے رکوع کرنے لگے، میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خوب سیراب دیکھنا چاہتے ہیں، لیکن تھوڑی ہی دیر بعد وہ آئے اور میرے ساتھ کھانے میں اپنا ہاتھ بھی شامل کر لیا، میں نے یہ دیکھ کر ”انا للہ“ پڑھا، انہوں نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ عام آدمی کے متعلق تو مجھے یہ اندیشہ ہو سکتا تھا کہ وہ مجھ سے غلط بیانی کر سکتا ہے لیکن آپ کے متعلق یہ اندیشہ نہیں تھا، انہوں نے فرمایا بخدا! جب سے تمہاری مجھ سے ملاقات ہوئی ہے، میں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا، میں نے کہا کہ کیا آپ ہی نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ آپ روزے سے ہیں، پھر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کھا بھی رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے اس مہینے میں تین روزے رکھ لیے تھے جن کا اجر میرے لیے ثابت ہو چکا اور اب تمہارے ساتھ کھانا میرے لیے حلال ہے۔

(۲۱۶۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنِ ابْنِ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ بَلَّغْنِي عَنْكَ أَنَّكَ تَحَدَّثُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا تَخَالِنِي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا سَمِعْتَهُ مِنْهُ فَمَا الَّذِي بَلَّغَكَ عَنِّي قُلْتُ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَقُولُ ثَلَاثَةً يُحِبُّهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يَسْنُوهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قُلْتُ وَسَمِعْتَهُ قُلْتُ فَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُحِبُّ اللَّهُ قَالَ الرَّجُلُ يَلْقَى الْعَدُوَّ فِي الْفِنَاءِ فَيَنْصِبُ لَهُمْ نَحْرَهُ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ لِأَصْحَابِهِ وَالْقَوْمُ يُسَافِرُونَ فَيَطُولُ سَرَاهُمْ حَتَّى يُحِبُّوا أَنْ يَمَسُّوا الْأَرْضَ فَيَنْزِلُونَ فَيَتَنَحَّى أَحَدُهُمْ فَيُصَلِّي حَتَّى يُوقِظَهُمْ لِرَحِيلِهِمْ وَالرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْجَارُ يُؤْذِيهِ جَوَارُهُ فَيَضْرِبُ عَلَى آذَاهُ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا مَوْتٌ أَوْ ظَعْنٌ قُلْتُ وَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَسْنُوهُمْ اللَّهُ قَالَ التَّاجِرُ الْحَلَّافُ أَوْ قَالَ الْبَائِعُ الْحَلَّافُ وَالْبَحِيلُ الْمَنَّانُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ

(۲۱۶۶۶) ابن احمس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ مجھے آپ کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نبی علیہ السلام کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تمہارے ذہن میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ میں نبی علیہ السلام کی طرف جھوٹی نسبت کروں گا، جبکہ میں نے وہ بات سنی بھی ہو، وہ کون سی حدیث ہے جو تمہیں میرے حوالے سے معلوم ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے، آپ کہتے ہیں کہ تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! یہ بات میں نے کہی ہے اور نبی علیہ السلام سے سنی بھی ہے، میں نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو فتح مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے

اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگادے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ نفرت کرتا ہے؟ فرمایا وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتاتا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۲۱۶۶۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ مَا بَالُكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ حَدَّثَنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنْ أَوْلَادِهِمَا لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْتَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا [انظر: ۲۱۶۸۶، ۲۱۷۴۳، ۲۱۷۸۴].

(۲۱۶۶۷) صَعصعہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس کون سا مال ہے؟ انہوں نے فرمایا میرا مال میرے اعمال ہیں، میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کی بخشش فرما دے گا۔

(۲۱۶۶۸) قُلْتُ حَدَّثَنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزًّا وَجَلًّا إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمُ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ رِجَالًا فَرَجُلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبِعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ [صححه ابن حبان (۴۶۴۳)، (۴۶۴۴)، والحاكم (۸۶/۲)، قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۴۸/۶)]. [انظر: ۲۱۶۸۵، ۲۱۷۴۲، ۲۱۷۸۵].

(۲۱۶۶۸) میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی اور حدیث سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے، میں نے پوچھا کہ یہ مقام کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر بہت سارے غلام ہوں تو دو غلاموں کو آزاد کر دے، اونٹ ہوں تو دو اونٹ دے دے، اور اگر گائیں ہوں تو دو گائے دے دے۔

(۲۱۶۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَحِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹].

(۲۱۶۶۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس

کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۶۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَوْتَيْتُهُمَا مِنْ كَنْزٍ مِنْ بَيْتٍ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلِي يَعْنِي الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ [انظر بعده].

(۲۱۶۷۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَبِيَّانٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتٍ كَنْزٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [راجع ما قبله].

(۲۱۶۷۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَرِشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُؤَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتٍ كَنْزٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ وَلَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [انظر: ۲۱۸۹۷].

(۲۱۶۷۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۱۶۲۳].

(۲۱۶۷۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ (جنت کا ایک خزانہ ہے)

(۲۱۶۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أَحَدًا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبًا أَمْسِي نَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أَرُصُّهُ لِذَيْنِ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي

عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَحَتَّى عَنْ يَمِينِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ ثُمَّ مَشِينَا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَحَتَّى عَنْ يَمِينِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ ثُمَّ مَشِينَا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي قَالَ فَسَمِعْتُ لَعَطًا وَصَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ لَهُ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتْبَعَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتَيْكَ فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى جَاءَ فَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَابِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [صححه البحاری

(۲۳۸۸)، ومسلم (۹۴)، وابن حبان (۱۷۰)، [انظر: ۲۱۷۶۴، ۲۱۷۹۶]

(۲۱۶۷۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے احد پہاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بیچ گیا ہو، الا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں بلکہ میری خواہش ہوگی کہ اللہ کے بندوں میں اس طرح تقسیم کر دوں، نبی ﷺ نے ہاتھ بھر کر دائیں بائیں اور سامنے کی طرف اشارہ کیا، پھر ہم دوبارہ چل پڑے اور نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن بکثرت مال رکھنے والے ہی قلت کا شکار ہوں گے سوائے اس کے جو اس طرح خرچ کرے اور نبی ﷺ نے دوبارہ ہاتھوں سے دائیں بائیں اور سامنے کی طرف اشارہ فرمایا۔

ہم پھر چل پڑے، اور ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے فرمایا ابو ذر! تم اس وقت تک یہیں رکے رہو جب تک میں تمہارے پاس واپس نہ آ جاؤں، یہ کہہ کر نبی ﷺ ایک طرف کوچل پڑے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے، تھوڑی دیر بعد میں نے شور کی کچھ آوازیں سنیں، میں نے دل میں سوچا کہ کہیں نبی ﷺ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش نہ آ گیا ہو، میں نے نبی ﷺ کے پیچھے جانے کا سوچا تو مجھے نبی ﷺ کی بات یاد آ گئی کہ میرے آنے تک یہاں سے نہ ہلنا، چنانچہ میں نبی ﷺ کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ واپس تشریف لے آئے، میں نے نبی ﷺ سے ان آوازوں کا ذکر کیا جو میں نے سنی تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے جو میرے پاس آئے تھے اور یہ کہا کہ آپ کی امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اگر چہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرے، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر چہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرے)

(۲۱۶۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ يَسْقِي عَلَى حَوْضٍ لَهُ فَجَاءَ قَوْمٌ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُورِدُ عَلَيَّ أَبِي ذَرٍّ وَيَحْتَسِبُ شَعْرَاتٍ مِنْ رَأْسِهِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا فَجَاءَ الرَّجُلُ فَأَوْرَدَ عَلَيْهِ الْحَوْضَ فَدَقَّهُ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ قَائِمًا فَجَلَسَ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ لِمَ جَلَسْتَ ثُمَّ اضْطَجَعْتَ قَالَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ

قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ

(۲۱۶۷۵) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک حوض پر پانی پی رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے اور ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ تم میں سے کون ابو ذر کے پاس جا کر ان کے سر کے بال نوچے گا؟ ایک آدمی نے اپنے آپ کو پیش کیا اور حوض کے قریب پہنچ کر انہیں مارا، حضرت ابو ذر رضي الله عنه کھڑے تھے، پہلے بیٹھے پھر لیٹ گئے، کسی نے ان سے پوچھا اے ابو ذر! آپ پہلے بیٹھے، پھر لیٹے کیوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی صلى الله عليه وسلم نے ہم سے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھ جائے، غصہ دور ہو جائے تو بہت اچھا، ورنہ لیٹ جائے۔

(۲۱۶۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [انظر: ۲۱۸۳۶].

(۲۱۶۷۶) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلى الله عليه وسلم کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی صلى الله عليه وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے) (۲۱۶۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَائِمًا مِنْ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلْيَصُمْ الثَّلَاثَ الْبَيْضَ إِقْدَ حَسَنَهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ (الترمذی: ۷۶۱، النسائی: ۲۲۲/۴). قال شعيب: إسناده حسن. [انظر: ۲۱۷۶۷، ۲۱۸۷۰].

(۲۱۶۷۷) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلى الله عليه وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مہینے میں تین دن روزے رکھنا چاہتا ہو، اسے ایامِ بیض کے روزے رکھنے چاہئیں۔

(۲۱۶۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ الْمَعْنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ فَأَخَذَنِي غَمٌّ وَجَعَلْتُ أَنْتَفَسُ قَالَ قُلْتُ هَذَا شَرُّ حَدَثٍ فِيَّ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمُ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ فَيَتْرُكُ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا أَوْ بَقْرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَ حَتَّى تَطَّاهُ بِأُظْلَافِهَا وَتَنْطَحَهُ بِقُرُونِهَا حَتَّى يُفْضَى بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ تَعُودُ أَوْلَاهَا عَلَى أُخْرَاهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ كُلَّمَا نَفَدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْلَاهَا [صححه البخاری (۱۴۶۰)، ومسلم (۹۹۰)، وابن خزيمة (۲۲۵۱)، وابن حبان (۳۲۵۶)].

[انظر: ۲۱۷۲۸، ۲۱۷۳۰، ۲۱۷۴۱، ۲۱۸۲۳].

(۲۱۶۷۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں، جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۶۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَذَرِي آيْنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ فَتَسْتَأْذِنَ فِي الرَّجُوعِ فَيُؤْذَنَ لَهَا وَكَانَتْهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعِ إِلَى مَطْلَعِهَا فَذَلِكَ مُسْتَقَرُّهَا ثُمَّ قَرَأَ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا [صححه البخاری (۳۱۹۹) ومسلم (۱۵۹) وابن حبان (۶۱۵۴)] [راجع: ۲۱۶۲۵]

(۲۱۶۷۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جا کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۶۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فِيهِ جَفَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضُّعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ ذَلِكَ أَخَوْفٌ لِي عَلَيْكُمْ حِينَ نَصَبْتُ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صَبًّا فَيَا لَيْتَ أُمَّتِي لَا يَتَحَلَّوْنَ الدَّهَبَ [الخرجه

الطيالسي (۴۴۷). [إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۱۶۹۷، ۲۱۸۸۰].

(۲۱۶۸۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے، جب تم پر دنیا کو انڈیل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ [صححه الحاكم (۵۴/۱). قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۱۹۸۷). قال شعيب: حسن لغيره].
[انظر: ۲۱۷۳۲، ۲۱۸۶۹]. قَالَ وَكَيْعٌ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ مُعَاذٍ فَوَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ السَّمَاعُ الْأَوَّلُ .

(۲۱۶۸۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۲۱۶۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَبْيَانَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ أَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَجُلٌ آتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعَدُّ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهَزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالغَنِيُّ الظَّلُومُ [صححه ابن خزيمة (۲۴۵۶ و ۲۵۶۴)، والحاكم (۴۱۶/۱)، وابن حبان (۳۳۵۰)، وصححه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۵۶۸، النسائي: ۲۰۷/۳، ۸۴/۵). قال شعيب صحيح].

(۲۱۶۸۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے، وہ لوگ جن سے اللہ محبت کرتا ہے، ان میں ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو فتح مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، اور وہ لوگ جن سے اللہ نفرت کرتا ہے ان میں وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتاتا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۲۱۶۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ ثَلَاثَةً وَيُبْغِضُ ثَلَاثَةً يُبْغِضُ الشَّيْخَ الزَّانِيَّ وَالْفَقِيرَ الْمُخْتَالَ وَالْمُكْثِرَ الْبَخِيلَ وَيُحِبُّ ثَلَاثَةً رَجُلٌ كَانَ فِي كَتِيبَةٍ فَكَّرَ يَحْمِيهِمْ حَتَّى قُتِلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي قَوْمٍ فَأَدْلَجُوا فَنَزَلُوا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعَدُّ بِهِ فَنَامُوا وَقَامَ يَتْلُو آيَاتِي وَيَتَمَلَّقُنِي

وَرَجُلٌ كَانَ فِي قَوْمٍ فَأَتَاهُمْ رَجُلٌ يَسْأَلُهُمْ بِقَرَابَةِ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ فَبَحِلُوا عَنْهُ وَخَلَفَ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ حَيْثُ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللَّهَ وَمَنْ أَعْطَاهُ [أخرجه النسائي في الكبرى (۷۱۳۶) قال شعيب: صحيح]. [انظر بعده].

(۲۱۶۸۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے، وہ لوگ جن سے اللہ محبت کرتا ہے، ان میں ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ پیر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو فتح مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، اور وہ لوگ جن سے اللہ نفرت کرتا ہے ان میں وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتاتا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۲۱۶۸۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع قبله].

(۲۱۶۸۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۱۶۶۸].

(۲۱۶۸۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان تیزی سے اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلا تا ہے۔

(۲۱۶۸۶) وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لَمْ يَلْتَمِسُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أُدْخِلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ [راجع: ۲۱۶۶۷].

(۲۱۶۸۶) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کی بخشش فرمادے گا اور انہیں اپنے فضل سے جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۱۶۸۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا حَاطِيَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْحَاطِيَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ [انظر: ۲۱۹۰۵].

(۲۱۶۸۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی آدمی کسی ایسے دروازے پر گذرتا ہے جہاں پردہ پڑا ہو اور نہ ہی دروازہ بند ہو، اور اس کی نگاہ اندر چلی جائے تو اس پر گناہ نہیں ہوگا بلکہ گناہ تو اس گھر والوں پر ہوگا۔

(۲۱۶۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا أَوْ أَزِيدُ وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَجَزَاؤُهَا مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ عَمِلَ قُرَابَ الْأَرْضِ خَطِيئَةً ثُمَّ لَقِيَنِي لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَهُ مِثْلَهَا مَغْفِرَةً وَمَنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ آتَانِي يَمْشِي آتَيْتُهُ هَرُولَةً [صححه مسلم (۲۶۸۷)، وابن حبان (۲۲۶)، [راجع: ۲۱۶۳۶].

(۲۱۶۸۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نیکی کا ایک عمل کرتا ہے، اسے دس گنا بدلہ ملے گا یا میں اس میں مزید اضافہ کر دوں گا، اور جو شخص گناہ کا ایک عمل کرتا ہے تو اس کا بدلہ اسی کے برابر ہوگا، یا میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، جو شخص زمین بھر کر گناہ کرے، پھر مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میں اس کے لئے اتنی ہی مغفرت کا فیصلہ کر لیتا ہوں، اور جو شخص ایک بالشت کے برابر میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اور جو ایک ہاتھ کے برابر قریب آتا ہے میں ایک گز کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(۲۱۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَشْيَاخُ مِنَ التَّيْمِ قَالُوا قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَقَدْ تَرَكْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُحْرِكُ طَائِرٌ جَنَاحِيهِ فِي السَّمَاءِ إِلَّا أذْكَرْنَا مِنْهُ عِلْمًا [خرجه الطيالسي (۴۷۹) قال شعيب: حسن و هذا إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۱۷۷۰، ۲۱۷۷۱].

(۲۱۶۸۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں چھوڑ کر گئے تو آسمان میں اپنے پروں سے اڑنے والا کوئی پرندہ ایسا نہ تھا جس کے متعلق نبی ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا نہ ہو۔

(۲۱۶۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ [راجع: ۲۱۶۳۲].

(۲۱۶۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور وسہ ہے۔

(۲۱۶۹۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالْأَجْرِ يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ وَيَحُجُّونَ قَالَ وَأَنْتُمْ تُصَلُّونَ وَتَصُومُونَ وَتَحُجُّونَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا تَصَدَّقُونَ وَلَا تَصَدَّقُ قَالَ وَأَنْتَ فِيكَ صَدَقَةٌ رَفَعَكَ الْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَهَدَايَتِكَ الطَّرِيقَ

صَدَقَةٌ وَعَوْنُكَ الضَّعِيفَ بِفَضْلِ قُوَّتِكَ صَدَقَةٌ وَبَيَانُكَ عَنِ الْأَرْثِمِ صَدَقَةٌ وَمَبَاضَعَتُكَ أَمْرًا تَكُ صَدَقَةٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَأْتِي شَهْوَتَنَا وَنُوجِرُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ جَعَلْتَهُ فِي حَرَامٍ أَكَانَ تَأْتِمُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتَحْتَسِبُونَ بِالشَّرِّ وَلَا تَحْتَسِبُونَ بِالْخَيْرِ [صححه ابن حبان (۵۲۹)، قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۹۵۶)]. [انظر: ۲۱۷۵۷، ۲۱۸۰۱].

(۲۱۶۹۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سارا اجر و ثواب تو مالدار لوگ لے گئے، کہ نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کام تو تم بھی کرتے ہو، میں نے عرض کیا کہ وہ صدقہ خیرات کرتے ہیں لیکن ہم صدقہ خیرات نہیں کر سکتے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو تم بھی کر سکتے ہو، راستے سے کسی ہڈی کو اٹھا دینا صدقہ ہے، کسی کو صحیح راستہ بتا دینا صدقہ ہے، اپنی طاقت سے کسی کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے، زبان میں لکنت والے آدمی کے کلام کی وضاحت کر دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے۔

(۲۱۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ بَابِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ وَيُذْهِبُ مَغَلَّةَ الصَّدْرِ قَالَ قُلْتُ وَمَا مَغَلَّةُ الصَّدْرِ قَالَ رِجْسُ الشَّيْطَانِ [أخرجه الطيالسي (۴۸۲) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۱۶۹۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ماہِ صبر (رمضان) اور ہر مہینے کے تین روزے رکھنا ایسے ہی ہے جیسے ہمیشہ روزے رکھنا، اور اس سے سینے کا کینہ دور ہو جاتا ہے، میں نے پوچھا کہ سینے کے کینے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا شیطانی گندگی۔

(۲۱۶۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصَّوْمُ قَالَ فَرَضٌ مُجْزِئٌ [حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! روزہ کیا چیز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا فرض جسے ادا کیا جائے۔

(۲۱۶۹۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [صححه البخاری (۶۳۲۵)].

(۲۱۶۹۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۲۱۶۹۵) حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي كُفُّكُمْ مُذِيبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُمْ فَاسْتَغْفِرُونِي أَعْفِرْ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ أَنِّي أَقْدِرُ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالٍ وَكُفُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُمْ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ وَكُفُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْنَيْتُمْ فَاسْأَلُونِي أُغْنِكُمْ وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيْكُمْ وَمَيْتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشْقَى قَلْبٍ مِنْ قُلُوبِ عِبَادِي مَا نَقَصَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبٍ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ فِي مُلْكِي مِنْ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيْكُمْ وَمَيْتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَأَلْنِي كُلَّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَصْنِي كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِسَفَةِ الْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ انْتَزَعَهَا كَذَلِكَ لَا يَنْقُصُ مِنْ مُلْكِي ذَلِكَ بَأْتِي جَوَادٌ مَا جِدَّ صَمْدٌ عَطَانِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ [راجع: ۲۱۸۷۳].

(۲۱۶۹۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب کے سب گنہگار ہو، سوائے اس کے جسے میں عافیت عطا کر دوں، اس لئے مجھ سے معافی مانگا کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا اور جو شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مجھے معاف کرنے پر قدرت ہے اور وہ میری قدرت کے وسیلے سے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو، میں تم کو ہدایت عطا کروں گا۔ تم میں سے ہر ایک فقیر ہے سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں، لہذا مجھ سے غناء مانگا کرو، میں تم کو غناء عطا کروں گا۔ اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب کے سب میرے سب سے زیادہ شقی بندے کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری حکومت میں سے ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر سکتے، اور اگر وہ سب کے سب میرے سب سے زیادہ متقی بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں سے ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی تمنا پہنچتی ہو اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق مطلوبہ چیزیں دیتا جاؤں تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی واقع نہ ہوگی کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ساحل سمندر سے گذرے، اور اس میں ایک سوئی ڈبوئے، اور پھر اسے نکالے، میری

حکومت میں اتنی بھی کمی نہ آئیگی، کیونکہ میں بے انتہائی، بزرگ اور بے نیاز ہوں، میری عطاء بھی ایک کلام سے ہوتی ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام سے آجاتا ہے، میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو ”کن“ کہتا ہوں اور وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔

(۲۱۶۹۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا شَهْرٌ حَدَّثَنِي ابْنُ غَنَمٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عَبْدِي مَا عَبْدتَنِي وَرَجَوْتَنِي فَإِنِّي غَافِرٌ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَيَا عَبْدِي إِنَّ لِقِيَتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ حَاطِيَةً مَا لَمْ تُشْرِكْ بِي لِقِيَتِكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عَبْدِي كُتِبَ لَكَ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ أَنَا عَافِيَتُهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَا جِدُّ إِنَّمَا عَطَانِي كَلَامٌ

(۲۱۶۹۶) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے! تو میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، میرے بندو! تم سب کے سب گناہگار ہو سوائے اس کے جسے میں عافیت دے دوں..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضَّبْعُ يَعْنِي السَّنَةَ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ أَخَوْفٌ لِي عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا إِذَا صَبَتْ عَلَيْكُمُ صَبًّا فَيَا لَيْتَ أُمَّتِي لَا يَلْبَسُونَ الذَّهَبَ [راجع: ۲۱۶۸۰]

(۲۱۶۹۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے، جب تم پر دنیا کو انڈیل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَخَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ كِلَاهُمَا ذَكَرَهُ خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ وَأَيُّوبُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَجْنَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَاسْتَرَّ وَاعْتَسَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ وَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمْسَهُ بِشِرْتِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ [راجع: ۲۱۶۲۹]

(۲۱۶۹۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان پر غسل واجب ہو گیا، وہ اسی حال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے پانی منگوایا، انہوں نے پردے کے پیچھے غسل کیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لئے وضو ہے، اگر چہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے، جب پانی مل جائے تو اسے جسم پر بہالے کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔

(۲۱۶۹۹) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَسْوَدُ قَالَ مُؤَمَّلٌ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

الصَّدِيقِ يُحَدِّثُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ عُلَمَاؤُهُ كَثِيرٌ وَخُطَبَاؤُهُ قَلِيلٌ مَنْ تَرَكَ فِيهِ عَشِيرًا مَا يَعْلَمُ هَوَىٰ أَوْ قَالَ هَلَكَ وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُلُّ عُلَمَاؤُهُ وَيَكْثُرُ خُطَبَاؤُهُ مَنْ تَمَسَّكَ فِيهِ بِعَشِيرٍ مَا يَعْلَمُ نَجَا

(۲۱۶۹۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو جس میں علماء کثیر تعداد میں ہیں اور خطباء بہت کم ہیں، جو شخص اس زمانے میں اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل چھوڑے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور غنقریب لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں علماء کم اور خطباء زیادہ ہو جائیں گے، اس زمانے میں جو شخص اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل کر لے گا وہ نجات پا جائے گا۔

(۲۱۷۰۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْتَرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ قَالَتْ بَكَيْتُ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ قَالَتْ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا يَدِي بَدْفِنِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسْعُكَ فَأَكْفَنُكَ فِيهِ قَالَ فَلَا تَبْكِي وَأَبْشِرِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُوتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَيَصْبِرَانِ أَوْ يَحْتَسِبَانِ فَيَرِيَانِ النَّارَ أَبَدًا

(۲۱۷۰۰) حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی، انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے، اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کبھی نہیں دیکھے گا۔

(۲۱۷۰۱) وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ مِنْ أَوْلِيكَ النَّفْرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرْيَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ وَإِنِّي أَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاةٍ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ

(۲۱۷۰۱) اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا، جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی، اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے، اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے، بخدا! نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔

(۲۱۷۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْفُسْطَاطِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ شَبْرًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ أَقْبَلَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا شِئًا أَقْبَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مُهْرًا وَلَا وَاللَّهِ أَعْلَى وَأَجَلُّ وَاللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ

(۲۱۷۰۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک باشت کے برابر میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اور جو ایک ہاتھ کے برابر قریب آتا ہے میں ایک گز کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے۔

(۲۱۷۰۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْحَمِصِيِّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَنَى أُمَّةً لَمْ يَرَهَا تَرْنِي جِلْدَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَوْطٍ مِنْ نَارٍ

(۲۱۷۰۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی باندی پر بدکاری کا الزام لگائے جسے اس نے خود بدکاری کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کے کوڑے مارے گا۔

(۲۱۷۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ قَالَ جِئْنَا مِنْ جَنَازَةٍ فَمَرَرْنَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أْبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أْبْرِدْ وَالثَّالِثَةُ أَكْبَرُ عَلِمِي شُعْبَةُ قَالَ لَهُ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلْوْلِ قَالَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ [صححه البخاری

(۵۳۵)، ومسلم (۶۱۶)، وابن خزيمة (۳۲۸ و ۳۹۴)، وابن حبان (۱۵۰۹)]. [انظر: ۲۱۷۷۲، ۲۱۸۶۶].

(۲۱۷۰۳) زید بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۷۰۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُؤَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَسَنَةُ عَشْرٌ أَوْ أَزِيدُ وَالسَّيِّئَةُ وَاحِدَةٌ أَوْ أَغْفَرُهَا فَمَنْ لَقِينِي لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً جَعَلْتُ لَهُ مِثْلَهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۳۶].

(۲۱۷۰۵) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدوق ﷺ نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں اضافہ بھی کر سکتا ہوں، اور ایک گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے اور میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، اور اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو

میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۷.۶) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹].

(۲۱۷.۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷.۷) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ بِأَعْمَالِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُعِيدُهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ [صححه ابن حبان (۵۵۶)]. قال الألبانی: صحيح الإسناد (زبور داوود: ۵۱۲۶). [انظر: ۲۱۷۹۵].

(۲۱۷.۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو، اسی کے ساتھ ہو گے، میں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، یہ جملہ انہوں نے ایک دو مرتبہ دہرایا۔

(۲۱۷.۸) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَيُشْنُونَ عَلَيْهِ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ [صححه مسلم (۲۶۴۲) وابن حبان (۳۶۶، ۳۶۷، ۵۷۶۸)] [انظر: ۲۱۷۲۹].

(۲۱۷.۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے، لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔

(۲۱۷.۹) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتُ قَدْرًا أَنْ أَكْثَرَ مَرَقَتَهَا فَإِنَّهَا أَوْسَعُ لِلْجِيرَانِ [راجع: ۲۱۶۵۲].

(۲۱۷.۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا اے ابوذر! جب کھانا پکایا کرو تو شور بہ بڑھا لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

(۲۱۷۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّبَلِيِّ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ أَنَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَلَا أَرَاكَ نَائِمًا فِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ غَلَبَنِي عَيْنِي قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ قَالَ قَالَ آتَى الشَّامَ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الْمُبَارَكَةَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ قَالَ مَا أَصْنَعُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَضْرِبُ بِسَيْفِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ وَأَقْرَبُ رُشْدًا تَسْمَعُ وَتُطِيعُ وَتَنْسَاقُ لَهُمْ حَيْثُ سَافُوكَ

(۲۱۷۱۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں سو رہا تھا کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور مجھے پاؤں سے ہلایا، اور فرمایا کیا میں تمہیں یہاں سوتا ہوا نہیں دیکھ رہا؟ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! میری آنکھ لگ گئی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں یہاں سے نکال دیا جائے گا؟ میں نے عرض کیا کہ میں ارض مقدس و مبارک شام چلا جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اور اگر تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کرنا کیا ہے میں اپنی تلوار کے ذریعے لڑوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہترین طریقہ نہ بتاؤں؟ تم ان کی بات سننا اور ماننا اور جہاں وہ تمہیں لے جائیں، وہاں چلے جانا۔

(۲۱۷۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أُعْرِضُ عَلَيْهِ وَيَعْرِضُ عَلَيَّ فِي السَّكَّةِ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ قَالَ قُلْتُ أَتَسْجُدُ فِي السَّكَّةِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوْلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ ثُمَّ أَيُّمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَقَدْ قَالَ أَبُو عَوَّانَةَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ عَلَيَّ [راجع: ۲۱۶۵۹]

(۲۱۷۱۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۷۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَبِي ذَرٍّ فَخَرَجَ عَطَاؤُهُ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَجَعَلَتْ تَقْضِي حَوَائِجَهُ قَالَ فَفَضَّلَ مَعَهَا سَبْعَ قَالَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَشْتَرِيَ بِهِ فُلُوسًا قَالَ قُلْتُ لَهُ لَوْ أَدَّخَرْتَهُ لِحَاجَةٍ تَنْوُبُكَ أَوْ لِلصَّيْفِ يَنْزِلُ بِكَ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي عَهْدٌ إِلَيَّ أَنْ أَيُّمَا ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ كَيْ عَلَيْهِ فَهُوَ جَمْرٌ عَلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يُفْرِغَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [انظر: ۲۱۸۶۱]

(۲۱۷۱۲) عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ان کا وظیفہ آ گیا، ان کے ساتھ ایک باندی تھی جو ان پیسوں سے ان کی ضروریات کا انتظام کرنے لگی، اس کے پاس سات سکہ بچ گئے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ ان کے پیسے خرید لے (ریزگاری حاصل کر لے) میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ ان پیسوں کو بچا کر رکھ لیتے تو کسی ضرورت میں کام آجاتے یا کسی مہمان کے آنے پر کام آجاتے، انہوں نے فرمایا کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی مہر بند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تا وقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔

(۲۱۷۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَيَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ذُكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ أُمَّتِي لِي حُبًّا قَوْمٌ يَكُونُونَ أَوْ يَخْرُجُونَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ أُعْطِيَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَأَنَّهُ رَأَى [راجع: ۲۱۶۳۲]

(۲۱۷۱۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ وہ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اپنے اہل خانہ اور سارے مال و دولت کو دے کر کسی طرح وہ مجھے دیکھ لیتے۔

(۲۱۷۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَجَلِحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ [راجع: ۲۱۶۳۲].

(۲۱۷۱۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۷۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۱۶۲۳].

(۲۱۷۱۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

(۲۱۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا فُلَانُ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ فَرَدَّدَهَا حَتَّى أَصْبَحَ إِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ [راجع: ۲۱۶۵۴].

(۲۱۷۱۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی اور ساری رات صبح تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے کہ ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے۔“

(۲۱۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۷۱۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو۔

(۲۱۷۱۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكْتِكَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ [راجع: ۲۱۶۵۹].

(۲۱۷۱۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۷۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فَذَكَرَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ [راجع: ۲۱۶۵۹].

(۲۱۷۱۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ قَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ قُلْتُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُوْرٌ أَنِّي أَرَاهُ يَعْنِي عَلَى طَرِيقِ الْبَيْحَابِ [راجع: ۲۱۶۳۸].

(۲۱۷۲۰) عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُؤَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ قَالَ فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ وَيُخَبَّرُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقَرَّرٌ لَا يُنْكَرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنَ الْكِبَارِ فَيُقَالُ أَعْطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سِنَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُولُ إِنَّ لِي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ [صححه مسلم (۱۹۰)، وابن حبان (۷۳۷۵)]. [راجع: ۲۱۸۲۴].

(۲۱۷۲۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو، چنانچہ اس کے سامنے صغیرہ گناہ لائے جائیں گے اور کبیرہ گناہ

چھپالیے جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا کہ تم نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کیا تھا؟ وہ ہر گناہ کا اقرار کرے گا، کسی کا بھی انکار نہیں کرے گا اور کبیرہ گناہوں کے خوف سے ڈر رہا ہوگا، اس وقت حکم ہوگا کہ ہر گناہ کے بدلے اسے ایک نیکی دے دو، وہ کہے گا کہ میرے بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں ابھی تک میں نے دیکھا ہی نہیں ہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات پر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا ہتے ہوئے دیکھا کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

(۲۱۷۲۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۷۲۳) وَحَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۱۷۲۳-۲۱۷۲۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر! کیا میں جنت کے ایک خزانے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا کرو۔

(۲۱۷۲۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسَهَّرٍ عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ انْظُرْ أَرْفَعُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا قَالَ لِي انْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَذَا عِنْدَ اللَّهِ أَحْيَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مِائَةِ الْأَرْضِ مِنْ مِثْلِ هَذَا [انظر: ۲۱۷۲۷]

(۲۱۷۲۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ذر! مسجد میں نظر دوڑا کر دیکھو کہ سب سے بلند مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر حلہ دکھائی دیا، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، پھر فرمایا کہ اب یہ دیکھو، سب سے پست مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر پرانے کپڑے دکھائی دیئے، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس پہلے والے آدمی سے اگر زمین بھی بھر جائے تب بھی بہتر ہوگا۔

(۲۱۷۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرْفَعُ رَأْسَكَ فَانْظُرْ إِلَى أَرْفَعِ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۱۷۲۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ خَيْرٌ عِنْدَ

اللَّهُ مِنْ قُرَابِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا وَكَذَا قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ

(۲۱۷۲۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَهَّرٍ عَنْ خَرِشَةَ فَذَكَرَهُ

(۲۱۷۲۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْأَكْثَرُونَ هُمْ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ

[راجع: ۲۱۶۷۸]

(۲۱۷۲۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مال و دولت کی کثرت والے ہی قیامت کے دن ذلیل ہوں

گے، سوائے اس آدمی کے جو دائیں بائیں خرچ کرے لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۱۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَابْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ ابْنِ أُخِي أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ عَمَّهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ

الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ [راجع: ۲۱۷۰۸]

(۲۱۷۲۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے،

لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔

(۲۱۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقْرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُعْظِمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ

بِقُرُونِهَا وَتَطْوُهُ بِأُخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفَدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ [راجع: ۲۱۶۷۸]

(۲۱۷۳۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے

زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے

سینگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جا۔

(۲۱۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ فَقَالَ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]

(۲۱۷۳۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نہایت کالے کتے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کالا

کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ
قَالَ أَبِي وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ وَكَيْعٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ ثُمَّ رَجَعَ [راجع: ۲۱۶۸۱].

(۲۱۶۳۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹادے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۲۱۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ خَرَشَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَالْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ
خَرَشَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَنَانُ وَالْمُسْبِلُ
وَالْمُنْفِقُ سَلَعَتُهُ بِالْحَلْفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۶۳۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا ترکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہ بند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۳۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ [راجع: ۲۱۶۲۵].

(۲۱۶۳۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس آیت ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے“ کا مطلب پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

(۲۱۷۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرِّ
عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ
وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۶۳۵) حدیث نمبر (۲۱۶۳۴) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۳۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي هَلَالٍ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ انْظُرْ فَإِنَّكَ لَيْسَ
بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى

(۲۱۶۳۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا دیکھو، تم کسی سرخ و سیاہ سے بہتر نہیں ہو، الا یہ کہ تقویٰ میں کسی سے آگے بڑھ جاؤ۔

(۲۱۷۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ

عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطَى شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۶۳۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا، تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فِتْنَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيَكْسِهِ مِنْ لِبَاسِهِ وَلَا يَكْلِفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۳۰)، ومسلم (۱۶۶۱)]. [الظر:

۲۱۷۶۱، ۲۱۷۶۲].

(۲۱۶۳۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے آزمائشی طور پر تمہارے ماتحت کر دیا ہے، لہذا جس کا بھائی اس کی ماتحتی میں ہو، اسے چاہئے کہ وہ اپنے کھانے میں سے اسے کھلائے، اپنے لباس میں سے اسے پہنائے، اور اس سے ایسا کام نہ لے جس سے وہ مغلوب ہو جائے، اگر ایسا کام لینا ہو تو خود بھی اس کے ساتھ تعاون کرے۔

(۲۱۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْعَثُ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا بَلَّغَهُ قَوْمِهِ

(۲۱۶۳۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا، اسے اس کی قوم کی زبان میں ہی مبعوث فرمایا۔

(۲۱۷۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ أَبُوهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَقْنَا أَصْحَابَ الْأَمْوَالِ وَالذُّنُورِ سَبْقًا بَيْنًا يُصَلُّونَ وَيَصُومُونَ كَمَا نَصَلِّي وَنُصُومُ وَعِنْدَهُمْ أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَتْ عِنْدَنَا أَمْوَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَخْبِرُكَ بِعَمَلٍ إِنْ أَخَذْتَ بِهِ أَدْرَكْتَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَفَتْ مَنْ يَكُونُ بَعْدَكَ إِلَّا أَحَدًا أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ تُسَبِّحُ خِلَافَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَكْبُرُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ

(۲۱۶۴۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مال و دولت والے تو واضح طور پر ہم سے سبقت لے گئے ہیں وہ ہماری طرح نماز روزہ بھی کرتے ہیں، اور ان کے پاس مال بھی ہے جس سے وہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے جسے ہم صدقہ کر سکیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتا

دو جس پر اگر تم عمل کر لو تو اپنے سے پہلے والوں کو پالو، اور بعد والوں کو پیچھے چھوڑ دو؟ الایہ کہ کوئی تم جیسا ہی عمل کر لے، ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو۔

(۲۱۷۴۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكُعْبَةِ فَجَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ مَا لَا إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ [راجع: ۲۱۶۷۸].

(۲۱۷۴۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۱۷۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنِي صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ قَدْ تَلَقَّانِي بِرَوَاحِلٍ قَدْ أوردَهَا ثُمَّ أَصْدَرَهَا وَقَدْ أَعْلَقَ قِرْبَةً فِي عُنُقِي بَعِيرٍ مِنْهَا لِيَشْرَبَ وَيَسْقِي أَصْحَابَهُ وَكَانَ خُلُقًا مِنْ أَخْلَاقِ الْعَرَبِ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ إِيه يَا أَبَا ذَرٍّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجِينَ مِنْ مَالِهِ ابْتَدَرَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ قُلْنَا مَا هَذَانِ الزَّوْجَانِ قَالَ إِنْ كَانَتْ رِحَالًا فَرِحْلَانِ وَإِنْ كَانَتْ خَيْلًا فَفَرَسَانِ وَإِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَانِ حَتَّى عَدَّ أَصْنَافَ الْمَالِ كُلِّهِ [راجع: ۲۱۶۶۸].

(۲۱۷۴۲) صعصعہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ”ربذہ“ میں پہنچا، وہاں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، وہ کچھ سواریاں پانی کے گھاٹ پر لے گئے پھر وہاں سے انہیں لارہے تھے، اور ایک اونٹ کی گردن میں ایک مشکیزہ لٹکا رکھا تھا تا کہ خود بھی پی سکیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلا سکیں، جو کہ اہل عرب کی عادت تھی، میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے پاس مال ہے؟ انہوں نے فرمایا میرے پاس میرے اعمال ہیں، میں نے عرض کیا کہ اے ابو ذر! آپ نے نبی ﷺ کو جو فرماتے ہوئے سنا ہے، اس میں سے کچھ سنائیے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے مال میں سے ”دو جوڑے“ خرچ کرتا ہے، جنت کے دربان اس کی طرف مسابقت کرتے ہیں، میں نے ان سے جوڑے کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا اگر غلام ہوں تو دو غلام، گھوڑے ہوں تو دو گھوڑے، اور اونٹ ہوں تو دو اونٹ، اور انہوں نے مال کی تمام اصناف شمار کروادیں۔

(۲۱۷۴۳) قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِيَّاهُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَقَّى لَهُمْ ثَلَاثَةَ مِنْ الْوَالِدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْتَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ لِلْمُصِيبَةِ [راجع: ۲۱۶۶۷].

(۲۱۷۴۳) صحیحہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کو اپنے فضل سے جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۱۷۴۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُؤَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبَرَنِي أَوْ قَالَ فَبَشَّرَنِي شَكَّ مَهْدِيُّ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [صححه البخاری (۱۲۳۷)، ومسلم (۹۴)]. [انظر: ۲۱۷۶۳].

(۲۱۷۴۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور اس نے مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا وہ بدکاری اور چوری کرتا رہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ وہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے۔

(۲۱۷۴۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلَامٌ أَبُو الْمُنْدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ أَمْرَيْنِ بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالذُّنُوفِ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَيَّ مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرْتُ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنِّي وَأَمَرَنِي أَنْ أَكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزِ الْعَرْشِ [صححه ابن حبان (۴۴۹)]. قال شعيب: صحيح وهذا [إسناد حسن].

(۲۱۷۴۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا ہے، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے مساکین سے محبت کرنے اور ان سے قریب رہنے کا، اپنے سے نیچے والے کو دیکھنے اور اوپر والے کو نہ دیکھنے کا، صلہ رحمی کرنے کا گو کہ کوئی اسے توڑ ہی دے، کسی سے کچھ نہ مانگنے کا، حق بات کہنے کا خواہ وہ تلخ ہی ہو، اللہ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی کثرت کا کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے ایک خزانے سے آئے ہیں۔

(۲۱۷۴۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَيَّ أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ مُسْغَبَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا أَثَرُ الْمَجَاسِدِ وَلَا الْخَلْقِ قَالَ فَقَالَ أَلَا تَنْظُرُونَ إِلَيَّ مَا تَأْمُرُنِي بِهِ هَذِهِ السُّوَيْدَاءُ تَأْمُرُنِي أَنْ آتِيَ الْعِرَاقَ فَإِذَا آتَيْتُ الْعِرَاقَ مَالُوا عَلَيَّ بِدُنْيَاهُمْ وَإِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ دُونَ جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيقًا ذَا دَحْضٍ وَمَزَلَّةٍ وَإِنَّا نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا اقْتِدَارٌ وَحَدَّثَ مَطَرٌ أَيْضًا بِالْحَدِيثِ أَجْمَعَ فِي قَوْلِ أَحَدِهِمَا أَنْ نَأْتِيَ عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا اقْتِدَارٌ وَقَالَ الْآخَرُ أَنْ نَأْتِيَ عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا اقْتِدَارٌ وَقَالَ الْآخَرُ أَنْ نَأْتِيَ عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا اضْطِهَارٌ آخَرَى أَنْ نَنْجُوَ عَنْ أَنْ نَأْتِيَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ مَوَاقِيرُ

(۲۱۷۴۶) ابواسماء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ وہ مقام ربذہ میں تھے، ان کے پاس ان کی سیاہ فام صحت مند بیوی بھی تھی، لیکن اس پر بناؤ سنگھار یا خوشبو کے کوئی اثرات نہ تھے، انہوں نے مجھ سے فرمایا اس جشن کو دیکھو، یہ مجھے کیا کہتی ہے؟ یہ کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں، جب میں عراق جاؤں گا تو وہاں کے لوگ اپنی دنیا کے ساتھ میرے پاس آئیں گے اور میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جہنم کے پل پر ایک راستہ ہوگا جو لڑکھڑانے اور پھسلنے والا ہوگا، اس لئے جب ہم اس پل پر پہنچیں تو ہمارے سامان میں کوئی وزنی چیز نہ ہونا اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ ہم وہاں سامان کے بوجھ تلے دے ہوئے پہنچیں۔

(۲۱۷۴۷) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَيْمَةٌ يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قَتَبْتَهَا وَاجْعَلُوا صَلَوَاتِكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۷۴۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! عنقریب کچھ حکمران آئیں گے جو نماز کو وقت مقررہ پر ادا نہ کریں گے، تم نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۷۴۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ حَدَّثَنِي أَبُو نَعَامَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهَا سَتَكُونُ أَيْمَةٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۷۴۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۴۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ قَامَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ ثَلَاثَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ

يَقُمُ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةٌ سِتٌّ وَعِشْرِينَ قَامَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ شَطْرَ اللَّيْلِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ قَالَ لَا إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا أَنْ كَانَتْ لَيْلَةُ ثَمَانَ وَعِشْرِينَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ وَاجْتَمَعَ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ يَفُوتُنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا يَا ابْنَ أَخِي شَيْئًا مِنْ الشَّهْرِ [صححه ابن

حزيمة (۲۲۰۶)، وابن حبان (۲۵۴۷). قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۳۷۵، ابن ماجه: ۱۳۲۷، الترمذی:

۸۰۶، النسائی: ۳/۸۳، ۲۰۲). قال شعيب: إسناده ضعيف. فهذه الرواية شذت عن رايات السنن وخالفتها].

[انظر: ۲۱۷۷۸].

(۲۱۷۳۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

اگلی رات نبی ﷺ نے پھر ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، ۲۸ ویں شب کو نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ کو جمع کیا، لوگ بھی اکٹھے ہو گئے، تو نبی ﷺ نے ہمیں اتنی دیر تک نماز پڑھائی کہ ہمیں ”فلاح“ کے فوت ہونے اندیشہ ہونے لگا، میں نے ”فلاح“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے اس کا معنی سحری بتایا، پھر فرمایا اے بھتیجے! اس کے بعد نبی ﷺ نے مہینے کی کسی رات میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

(۲۱۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الصَّمَدِ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ

أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ الرَّحْبِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرُوي

عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي حَرَمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي إِلَّا فَلَا تَطَالُمُوا كُلُّ بَنِي آدَمَ يُخْطِئُ بِاللَّيْلِ

وَالنَّهَارِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ وَلَا أَبَالِي وَقَالَ يَا بَنِي آدَمَ كُلُّكُمْ كَانَ ضَالًّا إِلَّا مَنْ هَدَيْتُمْ وَكُلُّكُمْ كَانَ

عَارِيًّا إِلَّا مَنْ كَسَوْتُمْ وَكُلُّكُمْ كَانَ جَانِعًا إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُمْ وَكُلُّكُمْ كَانَ ظَمَانًا إِلَّا مَنْ سَقَيْتُمْ فَاسْتَهْدُونِي

أَهْدِكُمْ وَاسْتَكْسُونِي أَكْسِكُمْ وَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمِكُمْ وَاسْتَسْقُونِي أَسْقِكُمْ يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ

وَآخِرَكُمْ وَجِنِّكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَصَغِيرَكُمْ وَكَبِيرَكُمْ وَذَكَرَكُمْ وَأَنَاكُمْ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَسَيْكُمْ وَبَيْنَكُمْ

عَلَى قَلْبِ اتِّفَاقِكُمْ رَجُلًا وَاحِدًا لَمْ تَزِيدُوا فِي مُلْكِي شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجَنَّتُمْ وَإِنْسَكُمْ وَصَغِيرَكُمْ وَكَبِيرَكُمْ وَذَكَرَكُمْ وَأَنْتَاكُمْ عَلَى قَلْبِ اكْفَرِكُمْ رَجُلًا لَمْ تُنْقِصُوا مِنْ مُلْكِي شَيْئًا إِلَّا كَمَا يُنْقِصُ رَأْسُ الْمَخِيطِ مِنَ الْبَحْرِ [صححه مسلم (۲۵۷۷)].

(۲۱۷۵۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام قرار دے رکھا ہے اس لئے ایک دوسرے پر ظلم مت کیا کرو، تمام بنی آدم دن رات گناہ کرتے رہتے ہیں، پھر مجھ سے معافی مانگتے ہیں تو میں انہیں معاف کر دیتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، نیز ارشادِ باری ہے، اے بنی آدم! تم سب کے سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، تم میں سے ہر ایک برہنہ ہے سوائے اس کے جسے میں لباس دے دوں، تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھلا دوں، اور تم میں سے ہر ایک پیاسا ہے سوائے اس کے جسے میں سیراب کر دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس دوں گا، مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دوں گا، اور مجھ سے پانی مانگو میں تمہیں پلاؤں گا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن وانس، چھوٹے بڑے اور مرد و عورت تم میں سب سے متقی آدمی کے دل پر ایک انسان کی طرح جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں کچھ اضافہ نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن وانس، چھوٹے بڑے اور مرد و عورت سب سے کافر آدمی کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں اتنی کمی بھی نہیں کر سکیں گے جتنی کمی سوئی کا سرا سندر میں ڈال کر نکالنے سے ہوتی ہے۔

(۲۱۷۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوْلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَدْرَكْتِكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ [راجع: ۲۱۶۵۹]

(۲۱۷۵۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۷۵۲) وَابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۶۵۹].

(۲۱۷۵۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ قَالَ أَخْرَأَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلَاةَ فَأَتَانِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

الصَّامِتِ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صَنِيعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلَى شَفْتَيْهِ وَضَرَبَ فِخْدِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فِخْدِي كَمَا ضَرَبْتُ عَلَى فِخْدِكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فِخْدِي كَمَا ضَرَبْتُ فِخْدَكَ فَقَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قُتِيهَا فَإِنْ أَدْرَكْتِكَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ وَلَا أُصَلِّي [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۷۵۳) ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبید اللہ بن زیاد نے کسی نماز کو اس کے وقت سے موخر کر دیا، میں نے عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر کہا کہ یہی سوال میں نے اپنے دوست حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہی سوال میں نے اپنے خلیل (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۷۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدُكُمْ قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْجِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹].

(۲۱۷۵۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبِينَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ سَارِيَةً فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا قُلْتُ لَهُمْ فَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَظَنَرْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الشَّمْسِ وَأَنَا أَظُنُّهُ يَبْعَثُنِي فِي حَاجَةٍ فَقُلْتُ أَرَاهُ قَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي مِثْلُهُ ذَهَبًا أَنْفَقَهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ الدَّنَانِيرِ [صححه البخاری (۱۴۰۷)، ومسلم (۹۹۲)]، وابن حبان

(۳۲۶۰)۔ [انظر: ۲۱۸۰۲، ۲۱۸۱۷، ۲۱۸۱۸]۔

(۲۱۷۵۵) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں ”جس میں قریش کے

کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے، شریک تھا، کہ ایک آدمی آیا (اس نے ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گدی کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گیا) میں اس کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گیا، میں نے اس سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ اس نے کہا کہ ایک مرتبہ میرے خلیل ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور فرمایا اے ابوذر! میں نے لیک کہا، انہوں نے فرمایا احد پہاڑ کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے اوپر نگاہ اٹھا کر سورج کو دیکھا کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ مجھے کسی کام سے بھیجیں گے، سو میں نے عرض کیا کہ دیکھ رہا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو، میں اس سارے کو خرچ کر دوں گا، سوائے تین دنانیر کے۔

(۲۱۷۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا أَدْعُ مِنْهُ يَوْمَ أَمُوتُ دِينَارًا أَوْ نِصْفَ دِينَارٍ إِلَّا لِعَرِيمٍ [راجع: ۲۱۶۴۸].

(۲۱۷۵۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے احد پہاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بچ گیا ہو، الا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں۔

(۲۱۷۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَشْيَاءَ يُوجَرُ فِيهَا الرَّجُلُ حَتَّى ذَكَرَ لِي غَشِيَانَ أَهْلِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُوجَرُ فِي شَهْوَتِهِ يُصِيبُهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ آتِمًا أَلَيْسَ كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ الْوِزْرُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَكَذَلِكَ يُوجَرُ [راجع: ۲۱۶۹۱].

(۲۱۷۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کچھ ایسی چیزوں کا تذکرہ فرمایا جن پر انسان کو ثواب ملتا ہے، اور ان میں اپنی بیوی کے ”پاس آنے“ کو بھی ذکر فرمایا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا انسان کو اپنی خواہش کی تکمیل پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر وہ گناہگار ہوتا تو اسے اس پر عذاب نہ ہوتا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا جس طرح عذاب ہوتا ہے اس طرح ثواب ہوتا ہے۔

(۲۱۷۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ بِثَلَاثَةِ أَسْمَعٍ وَأَطِعْ وَلَوْ لِعَبْدٍ مُجَدِّعِ الْأَطْرَافِ [راجع: ۲۱۸۳۳].
وَإِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَائِهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتِ مَنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهُ بِمَعْرُوفٍ [راجع: ۲۱۶۵۲].
وَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوَقْتِهَا وَإِذَا وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۷۵۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے ① بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کئے ہوئے اعضاء والے غلام حکمران کی ہو ② جب سالن بناؤ تو اس کا پانی بڑھا لیا کرو پھر اپنے ہمسائے میں رہنے والوں کو دیکھو اور بھلے طریقے سے ان تک بھی اسے پہنچاؤ ③ اور نماز کو وقت مقررہ پر ادا کیا کرو، اور جب تم امام کو نماز پڑھ کر فارغ دیکھو تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو گے، ورنہ وہ نفل نماز ہو جائے گی۔

(۲۱۷۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ قَالَ حَجَّاجٌ إِنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَحَبِّ الْعَمَلِ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ [راجع: ۲۱۶۴۶].

(۲۱۷۵۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔

(۲۱۷۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْ الرَّجُلِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ فِي الْأَحْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ إِنَّ الْأَسْوَدَ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹].

(۲۱۷۶۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۶۱) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاصِلُ الْأَحْدَبِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ وَعَلَى غَلَامِهِ ثَوْبٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۷۳۸].

(۲۱۷۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْدَبِ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ حَجَّاجٌ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَى غَلَامِهِ مِثْلُهُ قَالَ حَجَّاجٌ مَرَّةً أُخْرَى فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهُ بِأُمَّهِ

قَالَ فَاتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوْلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمَهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَكْسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ [راجع: ۲۱۷۳۸].

(۲۱۷۳۸) معرور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے (ربذہ میں) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے جو لباس پہن رکھا تھا، ویسا ہی ان کے غلام نے پہن رکھا تھا، میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ایک دن انہوں نے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کو سخت ست کہتے ہوئے اسے اس کی مال کی جانب سے عار دلائی، وہ آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں ابھی زمانہ جاہلیت کا کچھ اثر باقی ہے، تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے، اس لئے جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے چاہئے کہ اسے وہی کھلائے جو خود کھائے اور وہی پہنائے جو خود پہنے اور تم انہیں ایسے کام پر مجبور نہ کرو جو ان سے نہ ہو سکے، اگر ایسا کرنا پڑ جائے تو تم بھی ان کی مدد کرو۔

(۲۱۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُورِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِي [راجع: ۲۱۷۴۴].

(۲۱۷۴۴) وَقَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَشَّرَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [راجع: ۲۱۷۷۴].

(۲۱۷۴۳-۲۱۷۴۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا وہ بدکاری اور چوری کرتا رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے۔

(۲۱۷۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَبَهْزُ وَحَجَّاجٌ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ قَالَ بَهْزُ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْدَبُ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهْرًا وَمَسْجِدًا وَأَحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِنَبِيِّ قَبْلِي وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ عَلَى عَدُوِّي وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَ حَجَّاجٌ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۱۷۶۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے،

روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگیے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا یہ حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت میری امت میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۷۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا خَابُوا وَخَسِرُوا خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۷۶۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صُمْتَ مِنْ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [راجع: ۲۱۶۷۷].

(۲۱۷۶۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مہینے میں تین دن روزے رکھنا چاہتا ہو، اسے ایام بیض کے روزے رکھنے چاہئیں۔

(۲۱۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُنْدِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَشْيَاحٍ لَهُمْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۷۶۹) وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُنْدِرِ بْنِ يَعْلَى أَبِي يَعْلَى عَنْ أَشْيَاحٍ لَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى سَاتِنِ تَنْتَطِحَانِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي فِيمَ تَنْتَطِحَانِ قَالَ لَا قَالَ لَكِنَّ اللَّهَ يَدْرِي وَسَيَقْضِي بَيْنَهُمَا [اخرجه الطيالسي (۴۸۰)]. قال شعيب: حسن، وإسناده ضعيف.

(۲۱۷۶۸-۲۱۷۶۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو بکریوں کو آپس میں ایک دوسرے سے سینگوں کے ساتھ ٹکراتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ابو ذر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس وجہ سے ایک دوسرے کو سینگ مار رہی ہیں؟

انہوں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ جانتا ہے اور عنقریب ان کے درمیان بھی فیصلہ فرمائے گا۔

(۲۱۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ الْمُنْدِرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَشْيَاخِ لَهُمْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ

لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَتَّقَلَبُ فِي السَّمَاءِ طَائِرٌ إِلَّا ذَكَرْنَا مِنْهُ عِلْمًا [راجع: ۲۱۶۸۹]

(۲۱۷۷۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں چھوڑ کر گئے تو آسمان میں اپنے پروں سے اڑنے والا کوئی

پرندہ ایسا نہ تھا جس کے متعلق نبی ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا نہ ہو۔

(۲۱۷۷۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْمُنْدِرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْمَعْنَى [راجع: ۲۱۶۸۹]

(۲۱۷۷۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۷۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَنْ مُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ مَوْلَى لَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ

جَنَازَةٍ فَمَرَرْنَا بِزَيْدِ بْنِ وَهَبٍ فَحَدَّثَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ

الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أBRِذْ نَمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أBRِذْ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلْوْلِ فَصَلَّى نَمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ

الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ [راجع: ۲۱۷۰۴]

(۲۱۷۷۲) زید بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس

سے گذر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو

نبی ﷺ نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی ﷺ نے یہ

بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۷۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهَاشِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ مَعَاوِيَةَ بْنَ

حُدَيْجٍ مَرَّ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ فَرَسٍ لَهُ فَسَأَلَهُ مَا تَعَالَجُ مِنْ فَرَسِكَ هَذَا فَقَالَ إِنِّي أَظُنُّ أَنَّ هَذَا

الْفَرَسَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَهُ دَعْوَتُهُ قَالَ وَمَا دُعَاءُ الْبَهِيمَةِ مِنَ الْبُهَائِمِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ فَرَسٍ إِلَّا

وَهُوَ يَدْعُو كُلَّ سَحَرٍ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَوْلَتْنِي عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ وَجَعَلْتَ رِزْقِي بِيَدِهِ فَاجْعَلْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ

مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَوَأَفْقَهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ [راجع: ۲۱۸۲۹]

(۲۱۷۷۳) معاویہ بن حدیج ایک مرتبہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے جو اپنے گھوڑے کے پاس کھڑے ہوئے تھے،

انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنے اس گھوڑے کی اتنی دیکھ بھال کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس گھوڑے کی

دعاء قبول ہوگئی ہے، انہوں نے ان سے پوچھا کہ جانور کی دعاء کا کیا مطلب؟ حضرت ابو ذر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے

دستِ قدرت میں میری جان ہے، کوئی گھوڑا ایسا نہیں ہے جو روزانہ سحری کے وقت یہ دعاء نہ کرتا ہو اے اللہ! آپ نے اپنے

بندوں میں سے ایک بندے کو میرا مالک بنایا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں رکھا ہے لہذا مجھے اس کی نظروں میں اس کے اہل خانہ اور مال و اولاد سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

(۲۱۷۷۴) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ بُشَيْرٍ عَنْ فُلَانِ الْعَنْزِيِّ وَلَمْ يَقُلِ الْعَنْزِيُّ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ أَبِي ذَرٍّ فَلَمَّا رَجَعَ تَقَطَّعَ النَّاسُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ بَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ سِرًّا مِنْ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُحَدِّثْكَ قُلْتُ لَيْسَ بِسِرٍّ وَلَكِنْ كَانَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ يَأْخُذُ بِيَدِهِ يُصَافِحُهُ قَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ لَمْ يَلْقِنِي قَطُّ إِلَّا أَخَذَ بِيَدِي غَيْرَ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَهُنَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَالْتَمَيْتُهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَوَجَدْتُهُ مُضْطَجِعًا فَكَلِمَتْ عَلَيْهِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَالْتَزَمَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۱۷۷۵، ۲۱۸۰۸].

(۲۱۷۷۴) فلان عنزی کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں سے واپس آ رہے تھے، راستے میں ایک جگہ لوگ منتشر ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو ذر! میں آپ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا اگر کوئی راز کی بات ہوئی تو وہ نہیں بتاؤں گا، میں نے عرض کیا کہ راز کی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تم نے ایک باخبر آدمی سے پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی میری ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا سوائے ایک مرتبہ کے اور وہ سب سے آخر میں واقعہ ہوا، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بھیج کر مجھے بلایا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفا میں تھے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لیٹا ہوا دیکھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مجھے سینے سے لگا لیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۱۷۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ بْنِ كَعْبِ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنْزَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ سِيرَ مِنَ الشَّامِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقَيْتُمُوهُ فَقَالَ مَا لَقَيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَنِي [راجع: ۲۱۷۷۴].

(۲۱۷۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْنَا مِنْ حَاشِي الْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَيْتَهَا وَإِنْ جِئْتَ وَقَدْ صَلَّى الْإِمَامُ كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ قَبْلَ ذَلِكَ وَإِنْ جِئْتَ وَلَمْ يُصَلِّ صَلَّيْتَ مَعَهُ وَكَانَتْ صَلَاتُكَ لَكَ نَافِلَةً وَكَانَتْ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ [راجع: ۲۱۶۳۱]. يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ جَاعُوا حَتَّى لَا تَبْلُغَ مَسْجِدَكَ مِنَ الْجَهْدِ أَوْ لَا تَرْجِعَ إِلَيَّ فِرَاشِكَ مِنَ الْجَهْدِ فَكَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ مَاتُوا حَتَّى يَكُونَ الْبَيْتُ بِالْعَبْدِ فَكَيْفَ أَنْتَ

صَانِعٌ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ قُتِلُوا حَتَّى يَغْرُقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ مِنَ الدَّمَاءِ كَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَدْخُلُ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَنَا دَخِلَ عَلَيَّ قَالَ تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَأَحْمِلُ السَّلَاحَ قَالَ إِذَا شَارَكْتَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ خِفْتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَالْقِي طَائِفَةً مِنْ رِدَائِكَ عَلَيَّ وَجْهَكَ يَبُوءُ بِإِيمَانِكَ وَإِيمَانِهِ [راجع: ۲۱۶۵۱].

(۲۱۷۷۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مدینہ منورہ کے کسی کنارے سے نکلے تو میں نبی ﷺ کے پیچھے تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مجھے اپنا ردیف بنا لیا، اور فرمایا ابو ذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدید قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک نہیں جاسکو گے تو اس وقت تم کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی اپنے آپ کو سوال کرنے سے بچانا، پھر فرمایا ابو ذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدت کے ساتھ بکثرت مرنے لگیں گے اور آدمی کا گھر قبر ہی ہوگی تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی صبر کرنا، پھر فرمایا ابو ذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے اور ”حجارة الزيت“ خون میں ڈوب جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اس کا دروازہ اندر سے بند کر لینا۔

انہوں نے پوچھا کہ اگر مجھے گھر میں رہنے ہی نہ دیا جائے تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم ان لوگوں کے پاس چلے جانا جن میں سے تم ہو اور ان میں شامل ہو جانا، انہوں نے عرض کیا میں تو اپنا اسلحہ پکڑ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا تو تم بھی ان کے شریک سمجھے جاؤ گے، اس لئے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی دھار سے تمہیں خطرہ ہے تو تم اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹ جائے۔

(۲۱۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَمُؤَمَّلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دَعُ قَالَ مُؤَمَّلٌ عَنْ تَسْوِيَةِ الْحَصَى أَوْ مَسْحِ

[صححه ابن خزيمة (۹۱۶). قال شعيب: صحيح و هذا الإسناد ضعيف].

(۲۱۷۷۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا ہے، حتیٰ کہ دوران نماز کنکریوں کو ہٹانے کے متعلق بھی پوچھا ہے، جس کا جواب نبی ﷺ نے یہ دیا تھا کہ صرف ایک مرتبہ برابر کر لو، یا چھوڑ دو (اسی طرح رہنے دو)

(۲۱۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا اللَّيْلَةَ الرَّابِعَةَ وَقَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْتَنَا بِقِيَّةٍ لَيْلَتَنَا هَذِهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ بِقِيَّةٌ لَيْلَتِهِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا السَّادِسَةَ وَقَامَ بِنَا السَّابِعَةَ وَقَالَ وَبَعَثَ إِلَى أَهْلِهِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَقُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ [راجع: ۲۱۷۴۹]

(۲۱۷۷۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہِ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لمبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

اگلی رات نبی ﷺ نے پھر ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، ۲۸ ویں شب کو نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ کو جمع کیا، لوگ بھی اکٹھے ہو گئے، تو نبی ﷺ نے ہمیں اتنی دیر تک نماز پڑھائی کہ ہمیں ”فلاح“ کے فوت ہونے اندیشہ ہونے لگا، میں نے ”فلاح“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے اس کا معنی سحری بتایا، پھر فرمایا اے بھتیجے! اس کے بعد نبی ﷺ نے مہینے کی کسی رات میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

(۲۱۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا تُحَرِّكُوا الْحَصَى [راجع: ۲۱۶۵۶]

(۲۱۷۷۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے کنکریوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(۲۱۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي مُرَاوِحِ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَيُّ الْعِتَاقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفُسُهَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ قَالَ فَتَعِينُ الصَّانِعَ أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ قَالَ فَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّكَ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

تَصَدَّقُ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ [راجع: ۲۱۶۵۷].

(۲۱۷۸۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کر دو یا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۲۱۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ عَكَافُ بْنُ بَشْرِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَكَافُ هَلْ لَكَ مِنْ زَوْجَةٍ قَالَ لَا قَالَ وَلَا جَارِيَةٍ قَالَ وَلَا جَارِيَةٍ قَالَ وَأَنْتَ مُوسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ وَأَنَا مُوسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ أَنْتَ إِذَا مِنْ إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ وَلَوْ كُنْتَ فِي النَّصَارَى كُنْتَ مِنْ رُهْبَانِهِمْ إِنَّ سُنَّتَنَا النَّكَاحُ شِرَارُكُمْ عَزَابُكُمْ وَأَرَاذِلُ مَوْتَاكُمْ عَزَابُكُمْ أَيْ الشَّيْطَانِ تَمَرَّسُونَ مَا لِلشَّيْطَانِ مِنْ سِلَاحٍ أَبْلَغُ فِي الصَّالِحِينَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا الْمُتَزَوِّجُونَ أَوْلِيكَ الْمُطَهَّرُونَ مِنَ الْخَنَا وَيُحَكُّ يَا عَكَافُ إِنَّهُمْ صَوَاحِبُ أَيُّوبَ وَدَاوُدَ وَيُوسُفَ وَكَرْسُفَ فَقَالَ لَهُ بَشْرُ بْنُ عَطِيَّةَ وَمَنْ كُرْسُفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بِسَاحِلِ مِنْ سَوَاحِلِ الْبَحْرِ ثَلَاثَ مِائَةِ عَامٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ ثُمَّ إِنَّهُ كَفَرَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فِي سَبَبِ امْرَأَةٍ عَشِقَهَا وَتَرَكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اسْتَدْرَكَهُ اللَّهُ بِبَعْضِ مَا كَانَ مِنْهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَيُحَكُّ يَا عَكَافُ تَزَوُّجٌ وَإِلَّا فَأَنْتَ مِنَ الْمُدْبَذِينَ قَالَ زَوْجَتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ كَرِيمَةً بِنْتُ كَلْتُومِ الْحِمَيْرِيَّةِ

(۲۱۷۸۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ”عکاف بن بشر تمیمی“ نام کا ایک آدمی آیا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا عکاف! تمہاری کوئی بیوی ہے؟ عکاف نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کوئی باندی؟ اس نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے پوچھا تم مالدار بھی ہو؟ عرض کیا جی الحمد للہ! نبی ﷺ نے فرمایا پھر تو تم شیطان کے بھائی ہو، اگر تم عیسائیوں میں ہوتے تو ان کے راہوں میں شمار ہوتے لیکن ہماری سنت تو نکاح ہے، تم میں سے بدترین لوگ کنوارے ہیں، اور گھٹیا ترین موت مرنے والے کنوارے ہیں، کیا تم شیطان سے لڑتے ہو؟ شیطان کے پاس نیک آدمیوں کے لئے عورتوں سے زیادہ کارگر ہتھیار کوئی نہیں، الا یہ کہ وہ شادی شدہ ہوں، یہی لوگ پاکیزہ اور گندگی سے مبرا ہوتے ہیں، عکاف! یہ عورتیں تو حضرت ایوب رضی اللہ عنہ، داؤد رضی اللہ عنہ، یوسف رضی اللہ عنہ اور کرسف رضی اللہ عنہ کی ساتھی رہی ہیں، بشر بن عطیہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کرسف، کون تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ ایک آدمی تھا جو کسی ساحل سمندر پر تین سو سال تک اللہ کی عبادت میں مصروف رہا، دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو قیام کرتا تھا

لیکن پھر ایک عورت کے عشق کے چکر میں پھنس کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر بیٹھا اور اللہ کی عبادت بھی چھوڑ دی، بعد میں اللہ نے اس کی دیکھیری فرمائی اور اس کی توبہ قبول فرمائی، ارے عکاف! نکاح کر لو ورنہ تم تذبذب کا شکار رہو گے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ خود ہی کسی سے میرا نکاح کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نے کریمہ بنت کلثوم حمیری سے تمہارا نکاح کر دیا۔

(۲۱۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَقْنَعِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يُقْرَأُ النَّاسُ مِنْهُ حِينَ يَرَوْنَهُ قَالَ قُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا يُقْرَأُ النَّاسَ قَالَ إِنِّي أَنُهَاهُمْ عَنِ الْكُفُورِ بِاللَّيْلِ كَانَ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۸۶۷].

(۲۱۷۸۲) احنف بن قیسؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جسے دیکھتے ہی لوگ اس سے کئی کترانے لگتے تھے، میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نبی ﷺ کا صحابی ابو ذر ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ لوگ کیوں آپ سے کئی کترارہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں انہیں مال جمع کرنے سے اسی طرح روکتا ہوں جیسے نبی ﷺ روکتے تھے۔

(۲۱۷۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ رِثَابٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَوَجَدْتُ فِيهِ رَجُلًا يَكْثُرُ السُّجُودَ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ أَتَدْرِي عَلَى شَفْعِ انْصَرَفْتُ أُمُّ عَلِيٍّ وَتَرَى قَالَ إِنْ أَكْ لَا أَدْرِي فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَدْرِي ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَغَى ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَكُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ قَالَ قُلْتُ أَخْبَرَنِي مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَاصَرْتُ إِلَيَّ نَفْسِي

(۲۱۷۸۳) مطرف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، وہ رکوع سجدہ کرتا پھر کھڑا ہو کر رکوع سجدہ کرتا اور درمیان میں نہ بیٹھتا، میں نے کہا بخدا! یہ تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں جانتا کہ جفت یا طاق رکعتوں پر سلام پھیر کر فارغ ہو جائے، لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ کر ان کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے کیوں نہیں ہو؟ میں اٹھ کر اس کے پاس چلا گیا اور اس سے کہا کہ اے بندہ خدا! لگتا ہے کہ آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ جفت یا طاق رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو جائیں، اس نے کہا کہ اللہ تو جانتا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے کوئی سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ابو ذر ہوں، تو میں نے اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ کر کہا کہ

اللہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کی طرف سے برابر دے، تم نے مجھے نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو دین سکھانے کے لئے بھیج دیا۔
(۲۱۷۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي صَعَصَعَةُ قَالَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ إِنَّهُ لَقِيَ
أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يَقُودُ جَمَلًا لَهُ وَفِي عُنُقِهِ قِرْبَةً فَقُلْتُ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنْ
الْوَالِدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ [راجع: ۲۱۶۶۷].

(۲۱۷۸۴) صعصعہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اس وقت اپنا اونٹ ہانک
رہے تھے جس کے گلے میں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا، میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا
کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر شفقت
کی وجہ سے ان کے ماں باپ کو جنت میں داخل فرمادے گا۔

(۲۱۷۸۵) وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا ابْتَدَرَتْهُ حَبَابَةُ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَزِيدُ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا
اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ [راجع: ۲۱۶۶۸].

(۲۱۷۸۵) اور جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان تیزی سے اس کے
سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے۔

(۲۱۷۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ نُعَيْمِ
بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الرَّبْدَةِ فَإِذَا أَبُو ذَرٍّ قَدْ جَاءَ فَكَلَّمْتُ امْرَأَتَهُ فِي شَيْءٍ فَكَانَتْهَا رَدَّتْ عَلَيْهِ وَعَادَ
فَعَادَتْ فَقَالَ مَا تَزِدُنَّ عَلَيَّ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ كَالضَّلْعِ فَإِنْ ثَنَيْتَهَا انْكَسَرَتْ
وَفِيهَا بَلْغَةٌ وَأَوْدٌ [راجع: ۲۱۶۶۵].

(۲۱۷۸۶) نعیم بن قعنب کہتے ہیں کہ میں ”ربذہ“ کی طرف روانہ ہوا، تھوڑی ہی دیر میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، انہوں
نے اپنی بیوی سے کوئی بات کی، اس نے انہیں آگے سے جواب دے دیا، دو مرتبہ اسی طرح ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہنے لگے
کہ تم لوگ نبی ﷺ کے فرمان سے آگے نہیں بڑھ سکتے کہ عورت پسلی کی طرح ہے، اگر تم اسے موڑو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی، ورنہ
اسی ٹیڑھے پن اور بیوقوفی کے ساتھ گزارہ کرنا پڑے گا۔

(۲۱۷۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ
يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ أَحْسَبُهُ قَالَ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَمَا
إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹].

(۲۱۷۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس

کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيعٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ قَالَ قَامَ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ يَا بَنِي غِفَارٍ قُولُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَفْوَاجٍ فَوْجٌ رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَأَسِيْنَ وَفَوْجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعُونَ وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمْ إِلَى النَّارِ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ هَذَا قَدْ عَرَفْنَا هُمَا فَمَا بَالُ الَّذِينَ يَمْشُونَ وَيَسْعُونَ قَالَ يُلْقَى اللَّهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ حَتَّى لَا يَبْقَى ظَهْرٌ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ الْمُعْجَبَةُ فَيُعْطِيهَا بِالشَّارِفِ ذَاتِ الْقَتَبِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا [قال الألبانى: ضعيف (النسائي: ۱۱۶/۴). قال شعيب: إسناده قوى].

(۲۱۷۸۸) ایک مرتبہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اپنی قوم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے بنو غفار! جو بات کہا کرو اس میں اختلاف نہ کیا کرو، کیونکہ نبی صادق و مصدوق ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ لوگوں کو تین گروہوں کی شکل میں قیامت کے دن جمع کیا جائے گا، ایک گروہ تو سواروں کا ہوگا جو کھاتے پیتے اور لباس پہنے ہوں گے، دوسرا گروہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا ہوگا، اور ایک گروہ وہ ہوگا جن کے چہروں پر فرشتے آگ مسلط کر دیں گے اور انہیں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، کسی نے پوچھا کہ ان دو گروہوں کی بات تو ہمیں سمجھ میں آگئی، یہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا کیا معاملہ ہوگا؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ سواری پر کوئی آفت نازل کر دے گا حتیٰ کہ کوئی سواری نہ رہے گی، یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ایک آدمی کے پاس ایک نہایت عمدہ باغ ہو اور اسے کوئی غضبناک اونٹنی دے دی جائے تو ظاہر ہے کہ وہ اس پر سواری نہیں کر سکے گا۔

(۲۱۷۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٍ مِنْ أَيْلَةَ قَالَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ نِعْمَ الْغُلَامُ فَاتَّبَعَنِي رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي ادْعُ اللَّهَ لِي بِخَيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَدْعُو لِي مِنِّي لَكَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ مَرَرْتُ بِهِ أَنْفًا يَقُولُ نِعْمَ الْغُلَامُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [راجع: ۲۱۶۲۰].

(۲۱۷۸۹) غضیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غضیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غضیف نے کہا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، اور آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعاء

کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غضیف بہترین نوجوان ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۷۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنَّي لَأَقْرَبُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ تَرَكَتُهُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ تَشَبَّثَ مِنْهَا بِشَيْءٍ غَيْرِي (۲۱۷۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میں تم سب سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوں گا، کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرا قرب اسے ملے گا جو دنیا سے اسی حال پر واپس چلا جائے جس پر میں اسے چھوڑ کر جاؤں، بخدا! میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس نے دنیا سے کچھ نہ کچھ تعلق وابستہ نہ کر لیا ہو۔

(۲۱۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ إِبرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ وَعَلَيْهِ بَرْدَعَةٌ أَوْ قَطِيفَةٌ قَالَ فَذَاكَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ لِي يَا أبا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغِيبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنِ حَامِنَةٍ تَنْطَلِقُ حَتَّى تَخْرُجَ لِرَبِّهَا عَزًّا وَجَلًّا سَاجِدَةً تَحْتَ الْعَرْشِ فَإِذَا حَانَ خُرُوجُهَا أَذِنَ اللَّهُ لَهَا فَتَخْرُجُ فَتَطْلُعُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُطْلِعَهَا مِنْ حَيْثُ تَغْرُبُ حَبَسَهَا فَتَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّ مَسِيرِي بَعِيدٌ فَيَقُولُ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ غَبِثَ فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا [راجع: ۲۱۶۲۵]۔

(۲۱۷۹۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جا کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۷۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ قَالَ مُحَمَّدٌ عَنِ الْقَاسِمِ وَقَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا قَدْ حَمَلْنَا لِأَبِي ذَرٍّ شَيْئًا نُرِيدُ أَنْ نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ فَاتَيْنَا الرَّبْدَةَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَلَمْ نَجِدْهُ قِيلَ اسْتَأْذِنْ فِي الْحَجِّ فَأَذِنَ لَهُ فَاتَيْنَاهُ بِالْبَلْدَةِ وَهِيَ مِنِّي فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ قِيلَ لَهُ إِنَّ عُمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ثُمَّ قَامَ أَبُو ذَرٍّ فَصَلَّى أَرْبَعًا فَقِيلَ لَهُ عِبْتُ عَلَى أَمِيرِ

الْمُؤْمِنِينَ شَيْئًا ثُمَّ صَنَعَتْ قَالَ الْخِلَافُ أَشَدُّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظَبْنَا فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَعْدِي سُلْطَانٌ فَلَا تُدْلُوهُ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُدْلَهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ وَلَيْسَ بِمَقْبُولٍ مِنْهُ تَوْبَةٌ حَتَّى يَسُدَّ ثَلَمَّتَهُ الَّتِي تَلَمَّ وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ ثُمَّ يَعُودُ فَيَكُونُ فَيَمْنُ يُعْزُهُ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَغْلِبُونَا عَلَى ثَلَاثٍ أَنْ نَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَنُعَلِّمَ النَّاسَ السُّنَنَ [الخروجہ الدارمی (۵۴۹)].

[سنادہ ضعیف]

(۲۱۷۹۲) ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے کچھ چیزیں اکٹھی کیں تاکہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو جا کر دے آئیں، چنانچہ ہم ”ربذہ“ میں پہنچے اور انہیں تلاش کرنے لگے لیکن وہ وہاں نہیں ملے، کسی نے بتایا کہ انہوں نے حج پر جانے کی اجازت مانگی تھی، جو انہیں مل گئی، چنانچہ ہم منیٰ میں پہنچے، ابھی ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے ہی تھے کہ کسی نے آ کر انہیں بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائی ہیں، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی طبیعت پر اس کا بہت بوجھ ہوا اور انہوں نے کچھ تلخ باتیں کہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے، انہوں نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، اور میں نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

پھر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو چار رکعتیں پڑھیں، کسی نے ان سے کہا کہ آپ نے پہلے تو امیر المؤمنین کے فعل کو معیوب قرار دیا، پھر خود وہی کام کرنے لگے، انہوں نے فرمایا اختلاف کرنا زیادہ شدید ہے، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک بادشاہ آئے گا، تم اسے ذلیل نہ کرنا، جو شخص اسے ذلیل کرنا چاہے گا تو گویا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی، اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی تا آنکہ وہ اس سوراخ کو بند کر دے جسے اس نے کھولا تھا، لیکن وہ ایسا نہیں کرے گا، پھر اگر وہ واپس آ جاتا ہے تو وہ اس کی عزت کرنے والوں میں ہوگا، نبی ﷺ نے ہمیں یہ حکم بھی دیا ہے کہ ہم تین چیزوں سے مغلوب نہ رہیں، امر بالمعروف کرتے رہیں، نہی عن المنکر کرتے رہیں اور لوگوں کو سنتوں کی تعلیم دیتے رہیں۔

(۲۱۷۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ أَيُّمَا ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ كَيْ عَلَيْهِ فَهُوَ كَيْ عَلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يُفْرِغَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِفْرَاغًا [راجع: ۲۱۷۱۲].

(۲۱۷۹۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی مہر بند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تا وقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔

(۲۱۷۹۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ أَخَذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ

الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ [صححه ابن خزيمة (۲۷۴۸) قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره] (۲۱۷۹۳) حضرت ابو ذر رضي الله عنه نے ایک مرتبہ باب کعبہ کا حلقہ پکڑ کر کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے، اور نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے، سوائے مکہ مکرمہ کے، سوائے مکہ مکرمہ کے۔

(۲۱۷۹۵) حَدَّثَنَا رُوْحٌ وَهَاشِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ هَاشِمٌ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قُلْتُ فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَأَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ هَاشِمٌ قَالَهَا لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ [راجع: ۲۱۷۰۷].

(۲۱۷۹۵) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو، اسی کے ساتھ ہو گے، میں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ دہرایا۔

(۲۱۷۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ وَالْأَعْمَشُ كُلُّهُمْ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۱۶۷۴].

(۲۱۷۹۶) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۱۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلَّمَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لغيرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلِيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۳۵۰۸)، ومسلم (۶۱)]. [انظر: ۲۱۹۰۴].

(۲۱۷۹۷) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے نسب کی نسبت کرتا ہے، وہ کفر کرتا ہے، اور جو شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر یا دشمن خدا کہہ کر پکارتا ہے، حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ پلٹ کر کہنے والے پر جا پڑتا ہے۔

(۲۱۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ

الدَّبَلِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أبيضٌ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى زَعْمِ أَنفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ زَعِمَ أَنفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَكَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ بِهِذَا بَعْدُ وَيَقُولُ وَإِنْ زَعِمَ أَنفِ أَبِي ذَرٍّ [صححه البحاری (۵۸۲۷) و صححه مسلم (۹۴)].

(۲۱۷۹۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے، وہاں پہنچا تو نبی ﷺ سو رہے تھے، دوبارہ حاضر ہوا تب بھی سو رہے تھے، تیسری مرتبہ نبی ﷺ جاگ چکے تھے چنانچہ میں ان کے پاس بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا جو بندہ بھی لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے اور اسی اقرار پر دنیا سے رخصت ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے پوچھا اگر چہ وہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر چہ وہ بدکاری اور چوری ہی کرے، یہ سوال جو اب تین مرتبہ ہوئے، چوتھی مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر چہ ابو ذر کی ناک خاک آلود ہو جائے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ یہ سن کر اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے یہی جملہ دہراتے ہوئے نکل گئے اور جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو یہ جملہ ضرور دہراتے "اگر چہ ابو ذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔"

(۲۱۷۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ الْأَشْتَرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ بِالرَّبْدَةِ فَبَكَتْ امْرَأَتُهُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ قَالَتْ أَبْكِي لَأَنْ لَا يَدَلِّي بِنَفْسِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسْعُكَ كَفْنَا فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفْسٍ يَقُولُ لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَكُلُّ مَنْ كَانَ مَعِيَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِي جَمَاعَةٍ وَفِرْقَةٍ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيْرِي وَقَدْ أَصْبَحْتُ بِالْفَلَاةِ أَمُوتُ فَرَأَيْتِي الطَّرِيقَ فَإِنَّكَ سَوْفَ تَرِينِ مَا أَقُولُ فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِّبْتُ قَالَتْ وَأَنَّى ذَلِكَ وَقَدْ انْقَطَعَ الْحَاجُّ قَالَ رَأَيْتِي الطَّرِيقَ قَالَ فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا هِيَ بِالْقَوْمِ تَخْدُ بِهِمْ رَوَّاحِلُهُمْ كَأَنَّهُمُ الرَّحْمُ فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيْهَا فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَتْ أَمْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَكْفُونَهُ وَتَوَجَّرُونَ فِيهِ قَالُوا وَمَنْ هُوَ قَالَتْ أَبُو ذَرٍّ فَفَدَوْهُ بِأَبَانِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَوَضَعُوا سِيَّاطَهُمْ فِي نُحُورِهَا يَبْتَدِرُونَهُ فَقَالَ أَبْشِرُوا أَنْتُمْ النَّفْرُ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ مَا قَالَ أَبْشِرُوا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أُمَّرَأَيْنِ مُسْلِمَيْنِ هَلَكَ بَيْنَهُمَا وَلَدَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَاحْتَسَبَا وَصَبَّرَا فَيَرِيَانِ النَّارَ أَبَدًا ثُمَّ قَدْ أَصْبَحْتُ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرُونَ وَلَوْ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِي يَسْعُنِي لَمْ أَكْفَنْ إِلَّا فِيهِ فَأَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أَنْ لَا يُكْفِنِي

رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ أَمِيرًا أَوْ عَرِيفًا أَوْ بَرِيدًا فَكُلُّ الْقَوْمِ كَانَ قَدْ نَالَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا فَتَى مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَنَا صَاحِبُكَ تُوْبَانَ فِي عَيْتِي مِنْ غَزْلِ أُمِّي وَأَجِدُ تُوْبَى هَذَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيَّ قَالَ أَنْتَ صَاحِبِي فَكَفَّنِي (۲۱۷۹۹) حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی، انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے، اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کبھی نہیں دیکھے گا۔

اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا، جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی، اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے، اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے، بخدا! نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔

ان کی بیوی نے کہا کہ اب تو حجاج کرام بھی واپس چلے گئے، اب کون آئے گا؟ انہوں نے فرمایا تم راستے کا خیال رکھو، ابھی وہ یہ گفتگو کر ہی تھی کہ اسے کچھ لوگ نظر آئے جو اپنی سواریوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے چلے آ رہے تھے، یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گدھ تیزی سے آتے ہیں، وہ لوگ اس کے قریب پہنچ کر رک گئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ (جو یوں راستے میں کھڑی ہو) اس نے بتایا کہ یہاں ایک مسلمان آدمی ہے، اس کے کفن دفن کا انتظام کر دو، تمہیں اس کا بڑا ثواب ملے گا، انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے اپنے ماں باپ کو ان پر قربان کیا، اپنے کوڑے جانوروں کے سینوں پر رکھے اور تیزی سے چلے۔

وہاں پہنچے تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ تم ہی وہ لوگ ہو جن کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، خوشخبری ہو کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جن دو مسلمان مرد و عورت کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ دونوں اس پر ثواب کی نیت سے صبر کریں تو وہ جہنم کو کبھی نہیں دیکھیں گے، اب آج جو میری حالت ہے وہ تمہارے سامنے ہے، اگر میرے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ایسا مل جائے جو مجھے پورا آ جائے تو مجھے اسی میں کفن دیا جائے، اور میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ مجھے تم میں سے کوئی ایسا آدمی کفن نہ دے جو امیر ہو، یا چوہدری ہو، یا ڈاکیا ہو، اب ان لوگوں میں سے ہر ایک میں ان میں سے کوئی نہ کوئی چیز ضرور پائی جاتی تھی، صرف ایک انصاری نوجوان تھا جو لوگوں کے ساتھ آیا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کو کفن دوں گا، میرے پاس دو کپڑے ہیں جو میری والدہ نے بنے تھے ان میں سے ایک میرے جسم پر بھی ہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ہی میرے ساتھی ہو لہذا تم ہی مجھے کفن دینا۔

(۲۱۸۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

ذَرَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ثُمَّ بَيْتُ الْمَقْدِسِ فَسُئِلَ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا وَحَيْثُمَا أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ فَتَمَّ مَسْجِدٌ [راجع: ۲۱۶۵۹].

(۲۱۸۰۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِيكَ صَدَقَةٌ كَثِيرَةٌ فَذَكَرَ فَضْلَ سَمْعِكَ وَفَضْلَ بَصَرِكَ قَالَ وَفِي مَبَاضَعَتِكَ أَهْلَكَ صَدَقَةٌ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ أَيُوجِرُ أَحَدُنَا فِي شَهْوَتِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعْتَهُ فِي غَيْرِ حِلٍّ أَكَانَ عَلَيْكَ وَزُرٌّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَتَحْتَسِبُونَ بِالشَّرِّ وَلَا تَحْتَسِبُونَ بِالْخَيْرِ [راجع: ۲۱۶۹۱].

(۲۱۸۰۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سارا اجر و ثواب تو مالدار لوگ لے گئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو تم بھی بہت سے صدقات کر سکتے ہو، راستے سے کسی ہڈی کو اٹھا دینا صدقہ ہے، کسی کو صحیح راستہ بتا دینا صدقہ ہے، اپنی طاقت سے کسی کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے، زبان میں لکنت والے آدمی کے کلام کی وضاحت کر دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے۔

(۲۱۸۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا خَلِيدُ الْعَصْرِيِّ قَالَ أَبُو جُرَيْجٍ أَيْنَ لَقِيتَ خَلِيدًا قَالَ لَا أَدْرِي عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ أَنَسٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْهُمْ قَالَ لِيَسْرُرَ الْكَنَازُونَ بِكَ مِنْ قَبْلِ ظُهُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ قَبْلِ بَطُونِهِمْ وَبِكَ مِنْ قَبْلِ أَقْفَانِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تُنَادِي بِهِ قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْئًا إِلَّا شَيْنًا قَدْ سَمِعُوهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً فَإِذَا كَانَ تَمَنَّا لِيَدِينِكَ فَدَعَهُ [راجع: ۲۱۷۵۵].

(۲۱۸۰۲) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں ”جس میں قریش کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے“ شریک تھا، کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے

والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گدی کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گئے، میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ میں تو ان سے وہی کہتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وظیفے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا لے لیا کرو کیونکہ آج کل اس سے بہت سے کاموں میں مدد مل جاتی ہے، اگر وہ تمہارے قرض کی قیمت ہو تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۱۸۰۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَعَارِمُ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا دَيْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ الْعَطَّارُ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي دُبَيْبٍ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ مِحْجَنٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ لَتُلَوِّغُ الرَّجُلَ بِإِذْنِ اللَّهِ يَتَصَعَّدُ حَالِقًا ثُمَّ يترَدَّى مِنْهُ [راجع: ۲۱۶۲۷].

(۲۱۸۰۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی مرضی سے انسان کو اس کی آنکھ کسی چیز کا اتنا گرویدہ بنا لیتی ہے کہ وہ مونڈنے والی چیز پر چڑھتا چلا جاتا ہے، پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس سے نیچے گر پڑتا ہے۔

(۲۱۸۰۴) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُويهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ ابْنُ آدَمَ إِنْ تَلَقَّنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لِقَيْتِكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةٌ بَعْدَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَذَنْبٌ حَتَّى يَبْلُغَ ذَنْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَسْتَغْفِرُنِي أَغْفِرُ لَكَ وَلَا أُبَالِي [الخرجه الدارمی (۲۷۹۱)].

قال شعيب: حسن و هذا إسناده ضعيف. [انظر: ۲۱۸۳۷، ۲۱۸۳۸].

(۲۱۸۰۴) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے! تو میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۸۰۵) حَدَّثَنَا عَارِمٌ وَعَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ مَوْلَى أَبِي عِيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنْ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَفِي بَضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّبَى أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ يَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا

فِي الْحَرَامِ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزُرَّ وَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ عَفَّانُ تَصَدَّقُونَ وَقَالَ
وَتَهْلِيلَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعٍ [صححه مسلم (۱۰۰۶)]

وابن حبان (۸۳۸، ۴۱۶۷)۔ [انظر: ۲۱۸۱۴]۔

(۲۱۸۰۵) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مال سے اضافی طور پر صدقہ بھی کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی کوئی چیز مقرر نہیں کی؟ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے حتیٰ کہ جائز طریقے سے اپنی ”خواہش“ پوری کرنا بھی صدقہ ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کا اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرنا بھی باعث صدقہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے اپنی خواہش پوری کرتا تو اسے گناہ ہوتا یا نہیں؟ لہذا جب وہ حلال طریقہ اختیار کرے گا تو اسے ثواب کیوں نہ ہوگا، بعض راویوں نے جہلیل و تکبیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی صدقہ قرار دیا ہے۔

(۲۱۸۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ وَكَمْ يَذْكُرُ أَبَا الْأَسْوَدِ

(۲۱۸۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۰۷) حَدَّثَنَا عَارِمٌ وَعَفَّانُ قَالََا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عِيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضْبَحُ عَلَى
كُلِّ سَلَامٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَتَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ
وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزَىءُ أَحَدُكُمْ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ
الضُّحَى [انظر: ۲۱۸۸۱]۔

(۲۱۸۰۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر تسبیح کا کلمہ بھی صدقہ ہے، تہلیل بھی صدقہ ہے، تکبیر بھی صدقہ ہے، تحمید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور ان سب کی کفایت وہ دو رکعتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

(۲۱۸۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ بْنِ كَعْبِ الْعَدَوِيِّ عَنْ
رَجُلٍ مِنْ عَنَرٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ جِئْتُ مِنْ الشَّامِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذْ أُخْبِرَكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا فَقُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ سِرًّا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوهُ فَقَالَ مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا وَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ

فَلَمَّا جُنْتُ أُخْبِرْتُ بِرَسُولِهِ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ أَجُودَ وَأَجُودَ [راجع: ٢١٧٧٤].
 (٢١٨٠٨) فلان عنزي کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں سے واپس آرہے تھے، راستے میں ایک جگہ لوگ منتشر ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو ذر! میں آپ سے نبی ﷺ کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا اگر کوئی راز کی بات ہوئی تو وہ نہیں بتاؤں گا، میں نے عرض کیا کہ راز کی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی نبی ﷺ سے ملتا تو نبی ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تم نے ایک باخبر آدمی سے پوچھا، نبی ﷺ سے جب بھی میری ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا سوائے ایک مرتبہ کے اور وہ سب سے آخر میں واقعہ ہوا، اور سب سے بہترین ہوا کہ نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر مجھے بلایا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مرض الوفا میں تھے، میں نے نبی ﷺ کو لیٹا ہوا دیکھا، تو نبی ﷺ پر جھک گیا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مجھے سینے سے لگایا۔ ﷺ

(٢١٨٠٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ لِنَفْسِهِ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ [راجع: ٢١٧٠٨].

(٢١٨٠٩) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے، لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔
 (٢١٨١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ فَقَالَ لِي صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَتْهَا فَإِنْ أَدْرَكَتَهُمْ لَمْ يُصَلُّوا فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تُقَلِّ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ وَلَا أَصَلِّي [راجع: ٢١٦٣١].

(٢١٨١٠) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیں گے، پھر فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(٢١٨١١) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ الْبُرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِخْذَهُ وَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَتْهَا ثُمَّ انْهَضْ فَإِنْ كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ [راجع: ٢١٦٣١].

(۲۱۸۱۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیں گے، پھر فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۸۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ يُقَالُ لَهُ فُلَانٌ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُجِيبٍ قَالَ لَقِيَ أَبُو ذَرٍّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ أَرَاهُ قَالَ قَبِيْعَةَ سَيْفِهِ فِضَّةٌ فَنَهَاهُ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ إِنْسَانٍ أَوْ قَالَ أَحَدٍ تَرَكَ صَفْرَاءَ أَوْ بَيْضَاءَ إِلَّا كُورِيَ بِهَا

(۲۱۸۱۲) ابو مجیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کا دستہ چاندی کا بنوا رکھا تھا، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کرتے ہوئے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سونا چاندی اپنے اوپر چھوڑتا ہے، اسے اسی کے ساتھ داغا جائے گا۔

(۲۱۸۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ [راجع: ۲۱۶۴: ۴]

(۲۱۸۱۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۸۱۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ أَوْلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنَّهُ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بَضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَاتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ فَقَالَ آرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي الْحَرَامِ أَلَيْسَ كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ وَزْرٌ أَوْ الْوِزْرُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ يَكُونُ لَهُ الْأَجْرُ [راجع: ۲۱۸۰۵]

(۲۱۸۱۴) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مال سے اضافی طور پر صدقہ بھی کرتے ہیں،

نبی ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی کوئی چیز مقرر نہیں کی؟ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے حتیٰ کہ جائز طریقے سے اپنی ”خواہش“ پوری کرنا بھی صدقہ ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کا اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرنا بھی باعث صدقہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے اپنی خواہش پوری کرتا تو اسے گناہ ہوتا یا نہیں؟ لہذا جب وہ حلال طریقہ اختیار کرے گا تو اسے ثواب کیوں نہ ہوگا۔

(۲۱۸۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَانَمَكُمْ مِنْ خَدَمِكُمْ فَأَطِعْمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ أَوْ قَالَ تَكْتَسُونَ وَمَنْ لَا يَلَانِمَكُمْ فَبِعُوهُ وَلَا تَعَدَّبُوا خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۱۶۱)].

قال شعيب: حسن لغيره بهذه السياقة وهذا الإسناد رجاله ثقات إلا أنه منقطع. [انظر ۲۱۸۴۷].

(۲۱۸۱۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس کا خادم اس کے موافق آجائے تو تم جو خود کھاتے ہو، وہی اسے کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی اسے بھی پہناؤ اور جو تمہارے موافق نہ آئے، اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا نہ کرو۔

(۲۱۸۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَلِيُّ يَعْنِي ابْنَ ابْنِ مُبَارِكٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ صَدَقَةٌ مِنْهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ اتَّصَدَّقُ وَلَيْسَ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ لِأَنَّ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ التَّكْبِيرَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتِغْفِرُ اللَّهُ وَتَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَعَزُّلُ الشُّوْكَةَ عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَالْعِظْمَ وَالْحَجَرَ وَتَهْدِي الْأَعْمَى وَتُسْمِعُ الْأَصْمَ وَالْأَبْكَمَ حَتَّى يَفْقَهُ وَتَدِلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلَى حَاجَةٍ لَهُ قَدْ عَلِمْتَ مَكَانَهَا وَتَسْعَى بِشِدَّةٍ سَاقِيكَ إِلَى اللَّهْفَانِ الْمُسْتَعِيثِ وَتَرْفَعُ بِشِدَّةٍ ذِرَا عَيْكَ مَعَ الضَّعِيفِ كُلِّ ذَلِكَ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ وَلَكَ فِي جَمَاعِكَ زَوْجَتِكَ أَجْرٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كَيْفَ يَكُونُ لِي أَجْرٌ فِي شَهْوَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ فَأَدْرَكَ وَرَجَحَتْ خَيْرُهُ فَمَاتَ أَكُنْتَ تَحْتَسِبُ بِهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ خَلَقْتَهُ قَالَ بَلِ اللَّهُ خَلَقَهُ قَالَ فَأَنْتَ هَدَيْتَهُ قَالَ بَلِ اللَّهُ هَدَاهُ قَالَ فَأَنْتَ كُنْتَ تَرْزُقُهُ قَالَ بَلِ اللَّهُ كَانَ يَرْزُقُهُ قَالَ كَذَلِكَ فَضَعُهُ فِي حَلَالِهِ وَجَنَّبَهُ حَرَامَهُ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحْيَاءُ وَإِنْ شَاءَ أَمَاتَهُ وَلَكَ أَجْرٌ [صححه ابن حبان (۳۳۷۷)]. قال شعيب: إسناده صحيح.

(۲۱۸۱۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر تسبیح کا کلمہ بھی صدقہ ہے، تہلیل بھی صدقہ ہے، تکبیر بھی صدقہ ہے، تمہید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور ان سب کی کفایت وہ دو رکعتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت

پڑھتا ہے، لوگوں کے راستے سے کانٹا، ہڈی اور پتھر ہٹا دو، نابینا کو راستہ دکھا دو، گونگے بہرے کو بات سمجھا دو، کسی ضرورت مند کو اس جگہ کی رہنمائی کر دو جہاں سے اس کی ضرورت پوری ہونے کا تمہیں علم ہو، اپنی پنڈلیوں سے دوڑ کر کسی مظلوم اور فریادرس کی مدد کر دو، اپنے ہاتھوں کی طاقت سے کسی کمزور کو بلند کر دو، یہ سب تمہاری جانب سے اپنی ذات پر صدقہ کے دروازے ہیں، بلکہ تمہیں اپنی بیوی سے مباشرت پر بھی ثواب ملتا ہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اپنی شہوت پوری کرنے میں مجھے کیسے اجر مل سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر تمہارے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہو، اور تم اس سے خیر کی امید رکھتے ہو لیکن وہ مر جائے تو کیا تم اس پر ثواب کی امید رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اسے تم نے پیدا کیا تھا؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ نے پیدا کیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اسے ہدایت دی تھی؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ نے اسے ہدایت دی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم اسے رزق دیتے تھے؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ اسے رزق دیتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح اسے بھی حلال طریقے پر استعمال کرو اور حرام طریقے سے اجتناب کرو، اگر اللہ نے چاہا تو کسی کو زندگی دے دے گا، اور اگر چاہا تو کسی کو موت دے دے گا لیکن تمہیں اس پر ثواب ملے گا۔

(۲۱۸۱۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعَامَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا أُرِيدُ الْعَطَاءَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَلَسْتُ إِلَى حَلْقَةٍ مِنْ حَلْقِ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ أَسْمَالٌ لَهُ قَدْ لَفَّ ثَوْبًا عَلَى رَأْسِهِ قَالَ بَشِّرُ الْكَنَازِينَ بِكَيْفِي فِي الْجِبَاهِ وَبِكَيْفِي فِي الظُّهُورِ وَبِكَيْفِي فِي الْجُنُوبِ ثُمَّ تَنَحَّى إِلَيَّ سَارِيَةً فَصَلَّى خَلْفَهَا رَكَعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تُنَادِي بِهِ قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا شَيْئًا سَمِعُوهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي كُنْتُ آخِذُ الْعَطَاءَ مِنْ عُمَرَ فَمَا تَرَى قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً وَيُوشِكُ أَنْ يَكُونَ دَيْنًا فَإِذَا كَانَ دَيْنًا فَارْفُضْهُ [راجع: ۲۱۷۵۵]

(۲۱۸۱۷) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں ”جس میں قریش کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے“ شریک تھا، کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گدی کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گئے، میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ میں تو ان سے وہی کہتا ہوں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وظیفے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا لے لیا کرو کیونکہ آج کل اس سے بہت سے کاموں میں مدد مل جاتی ہے، اگر وہ تمہارے قرض کی قیمت ہو تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۱۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا شَيْئًا

سَمِعُوهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَرَى عَفَّانَ إِلَّا وَهَمَّ وَذَهَبَ إِلَيَّ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ لِأَنَّ عَفَّانَ زَادَهُ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا [راجع: ۲۱۷۵۵].

(۲۱۸۱۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ أَشْيَاخِهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاتَّبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ

(۲۱۸۱۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی کر لیا کرو جو اس گناہ کو مٹا دے، میں نے عرض کیا کہ لا الہ الا اللہ کہنا نیکیوں میں شامل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو سب سے افضل نیکی ہے۔

(۲۱۸۲۰) حَدَّثَنَا

(۲۱۸۲۰) ہمارے نسخے میں یہاں صرف لفظ حدیث لکھا ہوا ہے۔

(۲۱۸۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيْرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ [راجع: ۲۱۶۳۲].

(۲۱۸۲۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سہمہ ہے۔

(۲۱۸۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِفِهَا فَإِنْ أَنْتَ أَدْرَكْتَهُمْ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَفِيهَا وَرَبَّمَا قَالَ فِي رَحْلِكَ ثُمَّ انْتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتَهُمْ قَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُمْ لَمْ يُصَلُّوا صَلَّيْتَ مَعَهُمْ فَتَكُونُ لَكَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۸۲۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! عنقریب کچھ حکمران آئیں گے جو نماز کو وقت مقررہ پر ادا نہ کریں گے، تم نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَلَمَّا رَأَى مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكُعْبَةِ فَقُلْتُ مَا لِي لَعَلِّي أَنْزَلَ فِيَّ شَيْءٌ مِنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا فَحَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ

يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنْكُمْ فَيَدْعُ إِبِلًا وَبَقْرًا وَغَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَوُّهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفَدَتْ أُخْرَاهَا عَلَيْهِ أُعِيدَتْ أَوْلَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ [راجع: ۲۱۶۷۸].

(۲۱۸۲۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں، جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ يُؤْتَى بِرَجُلٍ فَيَقُولُ نَحْوًا كِبَارَ ذُنُوبِهِ وَسَلْوَهُ عَنْ صِغَارِهَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَمْ أَرَهَا هُنَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سِنِيَّةٍ حَسَنَةً [راجع: ۲۱۷۲۱].

(۲۱۸۲۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو، چنانچہ اس کے سامنے صغیرہ گناہ لائے جائیں گے اور کبیرہ گناہ چھپا لیے جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا کہ تم نے فلاں فلاں دن ایسا کیا تھا؟ وہ ہر گناہ کا اقرار کرے گا، کسی کا بھی انکار نہیں کرے گا اور کبیرہ گناہوں کے خوف سے ڈر رہا ہوگا، اس وقت حکم ہوگا کہ ہر گناہ کے بدلے اسے ایک نیکی دے دو، وہ کہے گا کہ میرے بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں ابھی تک میں نے دیکھا ہی نہیں ہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات پر میں نے نبی ﷺ کو اتنا ہنستے ہوئے دیکھا کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

(۲۱۸۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَفِعَ بَصْرَكَ فَانظُرْ أَرَفِعَ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَانظُرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَفِعَ بَصْرَكَ فَانظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ فَانظُرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ ضَعِيفٌ عَلَيْهِ أَحْلَاقٌ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهَذَا

أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قُرَابِ الْأَرْضِ مِثْلِ هَذَا [راجع: ۲۱۷۲۵].

(۲۱۸۲۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ابو ذر! مسجد میں نظر دوڑا کر دیکھو کہ سب سے بلند مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر حلقہ دکھائی دیا، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، پھر فرمایا کہ اب یہ دیکھو، سب سے پست مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر پرانے کپڑے دکھائی دیئے، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس پہلے والے آدمی سے اگر زمین بھی بھر جائے تب بھی بہتر ہوگا۔

(۲۱۸۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَشَدَّ أُمَّتِي لِي حُبًّا قَوْمٌ يَكُونُونَ أَوْ يَجِينُونَ بَعْدِي يَوْمَ أَحَدَهُمْ أَنَّهُ أُعْطِيَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَأَنَّهُ رَأَى [راجع: ۲۱۷۱۳].

(۲۱۸۲۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ وہ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اپنے اہل خانہ اور سارے مال و دولت کو دے کر کسی طرح وہ مجھے دیکھ لیتے۔

(۲۱۸۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قَدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ أَنَّهَا انْطَلَقَتْ مُعْتَمِرَةً فَانْتَهَتْ إِلَى الرَّبْدَةِ فَسَمِعَتْ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّى بِالْقَوْمِ ثُمَّ تَخَلَّفَ أَصْحَابٌ لَهُ يُصَلُّونَ فَلَمَّا رَأَى قِيَامَهُمْ وَتَخَلَّفَهُمْ انْصَرَفَ إِلَى رَحْلِهِ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ قَدْ أَخْلَوْا الْمَكَانَ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَصَلَّى فَجَنَّتْ فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِيَمِينِهِ فَقُمْتُ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَامَ خَلْفِي وَخَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِشِمَالِهِ فَقَامَ عَنْ شِمَالِهِ فَقُمْنَا ثَلَاثَنَا يُصَلِّي كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا بِنَفْسِهِ وَيَتْلُو مِنَ الْقُرْآنِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْلُوَ فَقَامَ بِأَيَّةٍ مِنَ الْقُرْآنِ يُرَدِّدُهَا حَتَّى صَلَّى الْغَدَاةَ فَبَعْدَ أَنْ أَصْبَحْنَا أَوْمَأَتْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنْ سَلِّهُ مَا أَرَادَ إِلَيَّ مَا صَنَعَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِهِ لَا أَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى يُحَدِّثَ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قُمْتَ بِأَيَّةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَعَكَ الْقُرْآنُ لَوْ فَعَلَ هَذَا بَعْضُنَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ قَالَ دَعَوْتُ لِأُمَّتِي قَالَ فَمَاذَا أُجِبْتُ أَوْ مَاذَا رُدَّ عَلَيْكَ قَالَ أُجِبْتُ بِاللَّيْلِ لَوْ أَطَّلَعَ عَلَيْهِ كَثِيرٌ مِنْهُمْ طَلْعَةً تَرَكُوا الصَّلَاةَ قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ بَلَى فَانْطَلَقْتُ مُعِينًا قَرِيبًا مِنْ قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ إِنْ تَبَعْتَ إِلَى النَّاسِ بِهَذَا نَكَلُوا عَنِ الْعِبَادَةِ فَنَادَى أَنْ ارْجِعْ فَرَجَعَ وَتِلْكَ الْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ [راجع: ۲۱۶۵۴].

(۲۱۸۲۷) جسرہ بنت دجاجہ کہتی ہیں کہ وہ ایک مرتبہ عمرہ کے لئے جا رہی تھیں، مقام ربذہ میں پہنچیں تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو یہ

کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عشاء کی نماز کے وقت لوگوں کو نماز پڑھائی، نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے ہٹ کر نوافل پڑھنے لگے، نبی ﷺ یہ دیکھ کر اپنے خیمے میں واپس چلے گئے، جب دیکھا کہ لوگ جاچکے ہیں تو اپنی جگہ پر واپس آ کر نوافل پڑھنے شروع کر دیئے، میں پیچھے سے آیا اور نبی ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے مجھے اشارہ کیا اور میں ان کی دائیں جانب جا کر کھڑا ہو گیا، تھوڑی دیر بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی آگئے، وہ ہمارے پیچھے کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا اور وہ بائیں جانب جا کر کھڑے ہو گئے۔

اس طرح ہم تین آدمیوں نے قیام کیا اور ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی نماز پڑھ رہا تھا، اور اس میں جتنا اللہ کو منظور ہوتا، قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا، اور نبی ﷺ اپنے قیام میں ایک ہی آیت کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو گیا، صبح ہوئی تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ نبی ﷺ سے رات کے عمل کے متعلق سوال کریں لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے جواب دیا کہ میں تو اس وقت تک نبی ﷺ سے کچھ نہیں پوچھوں گا جب تک وہ از خود بیان نہ فرمائیں۔

چنانچہ ہمت کر کے میں نے خود ہی عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ ساری رات قرآن کریم کی ایک ہی آیت پڑھتے رہے حالانکہ آپ کے پاس تو سارا قرآن ہے؟ اگر ہم میں سے کوئی شخص ایسا کرتا تو ہمیں اس پر غصہ آتا، نبی ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے دعاء کر رہا تھا، میں نے پوچھا کہ پھر آپ کو جواب ملا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایسا جواب کہ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ نماز پڑھنا بھی چھوڑ دیں، میں نے عرض کیا کہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، چنانچہ میں گردن موڑ کر جانے لگا، ابھی اتنی دور ہی گیا تھا کہ جہاں تک پتھر پہنچ سکے، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر آپ نے انہیں یہ پیغام دے کر لوگوں کے پاس بھیج دیا تو وہ عبادت سے بے پرواہ ہو جائیں گے، اس پر نبی ﷺ نے انہیں آواز دے کر واپس بلا لیا اور وہ واپس آگئے، اور وہ آیت یہ تھی ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے۔“

(۲۱۸۲۸) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ الْبُكَيْرِيُّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ يَنْكُلُوا عَنِ الْعِبَادَةِ [راجع: ۲۱۶۵۴].

(۲۱۸۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤَدُّنُ لَهُ مَعَ كُلِّ فَجْرٍ يَدْعُو بِدَعْوَتَيْنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ خَوَّلْتَنِي مِنْ خَوَّلَتِنِي مِنْ بَنِي آدَمَ فَاجْعَلْنِي مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ وَقَالَ لَيْتُ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ أَيْضًا [راجع: ۲۱۶۳۸].

(۲۱۸۲۹) معاویہ بن حدادج ایک مرتبہ حضرت ابو ذرؓ کے پاس سے گذرے جو اپنے گھوڑے کے پاس کھڑے ہوئے تھے، انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنے اس گھوڑے کی اتنی دیکھ بھال کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس گھوڑے کی دعاء قبول ہوگئی ہے، انہوں نے ان سے پوچھا کہ جانور کی دعاء کا کیا مطلب؟ حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، کوئی گھوڑا ایسا نہیں ہے جو روزانہ سحری کے وقت یہ دعاء نہ کرتا ہو اے اللہ! آپ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو میرا مالک بنایا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں رکھا ہے لہذا مجھے اس کی نظروں میں اس کے اہل خانہ اور مال و اولاد سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

(۲۱۸۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِابِي ذَرٍّ لَوْ كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ قَالَ عَنْ أَيْ شَيْءٍ قُلْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُورًا أَنَّى آرَاهُ [راجع: ۲۱۶۳۸].

(۲۱۸۳۰) عبد اللہ بن شقیقؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ذرؓ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۸۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زَمِيلٍ سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ الزَّمَانِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي مَرْثَدٌ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ كُنْتُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَنَا كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفِي رَمَضَانَ هِيَ أَوْ فِي غَيْرِهِ قَالَ بَلْ هِيَ فِي رَمَضَانَ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا فَإِذَا قَبِضُوا رُفِعَتْ أُمَّ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ قَالَ التَّمِسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ أَوْ الْعَشْرِ الْآخِرِ ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ ثُمَّ اهْتَبَلْتُ وَغَفَلْتُ قُلْتُ فِي أَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ قَالَ ابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ ثُمَّ اهْتَبَلْتُ وَغَفَلْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ قَالَ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ مِثْلَهُ مُنْذُ صَحِبْتُهُ أَوْ صَاحَبْتُهُ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ التَّمِسُّوْهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا [إسناده ضعيف. صححه ابن خزيمة (۲۱۷۰)،

والحاكم (۱/۴۳۷)].

(۲۱۸۳۱) ابو مرثد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذرؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے شبِ قدر کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا

تھا؟ انہوں نے فرمایا اس کے متعلق سب سے زیادہ میں نے ہی تو پوچھا تھا، میں نے پوچھا تھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ شب قدر رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے یا کسی اور مہینے میں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے، میں نے پوچھا کہ گذشتہ انبیاء کے ساتھ وہ اس وقت تک رہتی تھی جب تک وہ نبی رہتے تھے، جب ان کا وصال ہو جاتا تو اسے اٹھالیا جاتا تھا یا یہ قیامت تک رہے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں! قیامت تک رہے گی، میں نے پوچھا رمضان کے کس حصے میں شب قدر ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے عشرہ اولیٰ یا عشرہ اخیرہ میں تلاش کیا کرو۔

پھر نبی ﷺ حدیث بیان کرنے لگے، اسی دوران مجھ پر اونگھ کا غلبہ ہوا، جب میں ہوشیار ہوا تو پوچھا کہ وہ کون سے مہینوں میں ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، اور اب مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھنا، نبی ﷺ دو بارہ حدیث بیان کرنے لگے اور مجھ پر پھر غفلت طاری ہو گئی، جب میں ہوشیار ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا آپ پر ہے، مجھے یہ بتا دیجئے کہ وہ کون سے عشرے میں ہوتی ہے؟ اس پر نبی ﷺ کو ایسا غصہ آیا کہ جب سے مجھے نبی ﷺ کی صحبت میسر آئی، ایسا غصہ کبھی نہیں آیا تھا، اور فرمایا آخری سات راتوں میں اسے تلاش کرو اور اب مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھنا۔

(۲۱۸۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ أَبَا مُرَاوِحَ الْغِفَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قَالَ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قَالَ أَفْرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ قَالَ تُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ [راجع: ۲۱۶۵۷].

(۲۱۸۳۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کر دو یا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۲۱۸۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ عَلَى عُثْمَانَ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ أَمْرُنِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ اسْمَعُ وَأَطِعُ وَلَوْ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأَطْرَافِ [راجع: ۲۱۷۵۸] وَإِذَا صَنَعْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَائِهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتِ مَنْ جِيرَتِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ وَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَتْهَا فَإِنْ وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ

(۲۱۸۳۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے ① بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کئے ہوئے اعضاء والے غلام حکمران کی ہو ② جب سالن بناؤ تو اس کا پانی بڑھالیا کرو پھر اپنے ہمسائے میں رہنے والوں کو دیکھو اور بھلے طریقے سے ان تک بھی اسے پہنچاؤ ③ اور نماز کو وقت مقررہ پر ادا کیا کرو، اور جب تم امام کو نماز پڑھ کر فارغ دیکھو تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو گے، ورنہ وہ نفل نماز ہو جائے گی۔

(۲۱۸۳۴) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ ابْنِ عَمٍّ لِأَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ كَانَ مِثْلَ ذَلِكَ فَمَا أَدْرِي أَيْمَى الثَّلَاثَةِ أَمْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَادَ كَانَ حَتْمًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْحَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْحَبَالِ قَالَ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ

(۲۱۸۳۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب نوشی کرتا ہے، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے، دوبارہ پیتا ہے تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے (تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا) کہ پھر اللہ تعالیٰ کے ذمے واجب ہے کہ اسے ”طینۃ الحبال“ کا پانی پلائے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! طینۃ الحبال کیا چیز ہے؟ فرمایا اہل جہنم کی پیپ۔

(۲۱۸۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا رِشْدِينَ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ وَحَدَّثَنِي رِشْدِينَ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ التُّجَيْبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي عَثْمَانَ حَدَّثَهُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَوْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمِ الْحِمِصِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَبِيتَ عِنْدَكَ اللَّيْلَةَ فَأُصَلِّيَ بِصَلَاتِكَ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُ صَلَاتِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فَيَسْتُرُ بِثَوْبٍ وَأَنَا مُحَوَّلٌ عَنْهُ فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ فَعَلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيُ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتَّى جَعَلْتُ أُضْرِبُ بِرَأْسِي الْجُدْرَانَ مِنْ طُولِ صَلَاتِهِ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ لِلصَّلَاةِ فَقَالَ أَفَعَلْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ إِنَّكَ لَتَوَدُّنُ إِذَا كَانَ الصُّبْحُ سَاطِعًا فِي السَّمَاءِ وَلَيْسَ ذَلِكَ الصُّبْحُ إِنَّمَا الصُّبْحُ هَكَذَا مُعْتَرِضًا ثُمَّ دَعَا بِسَحُورٍ فَتَسَحَّرَ.

(۲۱۸۳۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ آج رات میں آپ کے ساتھ گزارنا اور آپ کی نماز میں شریک ہونا چاہتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ایسا کرنے کی طاقت نہیں ہے، بہر حال! نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے لئے چلے گئے، ایک کپڑے سے پردہ کر دیا گیا اور میں رخ پھیر کر بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے آئے تو میں نے بھی اسی طرح کیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور میں بھی ساتھ کھڑا ہو گیا، حتیٰ کہ طول نماز کی وجہ سے میں اپنا سر دیواروں سے ٹکرانے لگا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کے لئے آگئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم نے ایسا کر لیا؟ انہوں نے

اثبات میں جواب دیا، نبی ﷺ نے فرمایا بلال! تم اس وقت اذان دیتے ہو جب آسمان پر طلوع فجر ہو جاتی ہے، حالانکہ اصل صبح صادق وہ نہیں ہوتی، صبح صادق تو چوڑائی کی حالت میں نمودار ہوتی ہے، پھر نبی ﷺ نے سحری منگوا کر اسے تناول فرمایا۔

(۲۱۸۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۱۶۷۶].

(۲۱۸۳۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے) (۲۱۸۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرُوي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي فَإِنِّي سَأَغْفِرُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَوْ لَقِيتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لَلْقَيْتَكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً وَلَوْ عَمِلْتَ مِنَ الْخَطَايَا حَتَّى تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَاءِ مَا لَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي لَغَفَرْتُ لَكَ ثُمَّ لَا أُبَالِي [راجع: ۲۱۸۰۴].

(۲۱۸۳۷) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے! تو میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، اور مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۸۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۸۰۴].

(۲۱۸۳۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۳۹) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمِ الْجَمِصِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ أَنْتَ يَا بِلَالُ تُؤَدِّنُ إِذَا كَانَ الصُّبْحُ سَاطِعًا فِي السَّمَاءِ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِالصُّبْحِ إِنَّمَا الصُّبْحُ هَكَذَا مُعْتَرِضًا ثُمَّ دَعَا بِسُحُورِهِ فَتَسَحَّرَ وَكَانَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا أَخْرُوا السُّحُورَ وَعَجَّلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۱۸۳۵].

(۲۱۸۳۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا بلال! تم اس وقت اذان دیتے ہو جب آسمان پر طلوع فجر ہو جاتی ہے، حالانکہ اصل صبح صادق وہ نہیں ہوتی، صبح صادق تو چوڑائی کی حالت میں نمودار ہوتی ہے، پھر نبی ﷺ نے سحری منگوا کر اسے تناول فرمایا اور فرماتے تھے کہ میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک وہ سحری میں تاخیر اور افطاری

میں تعجیل کرتی رہے گی۔

(۲۱۸۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَيَّ الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ أَنْصَرَفَ عَنْهُ

(۲۱۸۴۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک مسلسل اپنے بندے پر دوران نماز متوجہ رہتا ہے جب تک وہ دائیں بائیں نہ دیکھے لیکن جب وہ اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے۔

(۲۱۸۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَأَبِي الْمُثَنَّى أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ بَايَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَأَوْثَقَنِي سَبْعًا وَأَشْهَدَ اللَّهُ عَلَيَّ سَعَاءً أَنْ لَا أَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنِّمَ قَالَ أَبُو الْمُثَنَّى قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ إِلَيَّ بَيْعَةٌ وَلَكَ الْجَنَّةُ قُلْتُ نَعَمْ وَبَسَطْتُ يَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَهُوَ يَشْتَرِي عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ يَسْقُطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ

(۲۱۸۴۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پانچ چیزوں کی مجھ سے بیعت لی ہے، سات چیزوں کا مجھ سے میثاق لیا ہے اور نو چیزوں پر اللہ کو گواہ بنایا ہے کہ میں اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کروں گا، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا کیا تم میری بیعت کرتے ہو؟ جس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے، میں نے اثبات میں جواب دے کر ہاتھ پھیلا دیا، نبی ﷺ نے یہ شرط لگاتے ہوئے فرمایا کہ تم کسی سے کچھ نہیں مانگو گے، میں نے اثبات میں جواب دیا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا کوڑا اگر جائے تو وہ بھی کسی سے نہ مانگنا بلکہ خود سواری سے اتر کر اسے پکڑ لینا۔

(۲۱۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ بِرُؤْدِهِ إِلَى أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْعَشْرُ الْوَاخِرُ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ قَالَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ وَهِيَ لَيْلَةٌ ثَلَاثٌ وَعِشْرِينَ فَصَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً بَعْدَ الْعَتَمَةِ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ أَنْصَرَفَ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ أَرْبَعٌ وَعِشْرِينَ لَمْ يُصَلِّ شَيْئًا وَلَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ خَمْسٌ وَعِشْرِينَ قَامَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ يَوْمَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ فَقَالَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَعْنِي لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقُمْ فَصَلَّى بِالنَّاسِ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ أَنْصَرَفَ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ سِتٌّ وَعِشْرِينَ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا وَلَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ قَامَ فَقَالَ إِنَّا قَائِمُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَعْنِي لَيْلَةَ

سَبْعَ وَعِشْرِينَ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَتَجَلَدْنَا لِلْقِيَامِ فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ذَهَبَ ثُلَاثًا اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ كُنَّا لَقَدْ طَمِعْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَقُومَ بِنَا حَتَّى تَصْبِحَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ مَعَ إِمَامِكَ وَانْصَرَفْتَ إِذَا انْصَرَفَ كُتِبَ لَكَ قَنُوتُ لَيْلَتِكَ

(۲۱۸۴۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

(۲۱۸۴۳) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخَطِّ يَدِهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ الْهَزْبِيلِ بْنِ شُرْحَبِيلَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا وَشَاتَانِ تَقْتَرِنَانِ فَنَطَحَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَأَجْهَضَتْهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَقَادَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۱۸۴۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو بکریوں کو آپس میں ایک دوسرے سے سینگوں کے ساتھ ٹکراتے ہوئے دیکھا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو عاجز کر دیا، نبی ﷺ مسکرانے لگے، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا مجھے اس بکری پر تعجب ہو رہا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، قیامت کے دن اس سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔

(۲۱۸۴۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَلِمَاتٌ مَنْ ذَكَرَهُنَّ مِائَةَ مَرَّةٍ دُبُرُ كُلِّ صَلَاةٍ اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ لَمَحْتَهُنَّ قَالَ أَبِي لَمْ يَرْفَعَهُ

(۲۱۸۴۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ کلمات ایسے ہیں جنہیں اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سو مرتبہ کہے یعنی اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پھر اگر اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو یہ کلمات انہیں مٹا دیں گے۔

(۲۱۸۴۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ. قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ حُجَيْرَةَ الشَّيْخَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: نَاجَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْرُنِي. فَقَالَ: إِنَّهَا أَمَانَةٌ وَخِزْيٌ وَنَدَامَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا. [صححه مسلم (۱۸۲۵)].

(۲۱۸۴۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رات سے صبح تک نبی ﷺ کے ہمراہ سرگوشیوں میں گفتگو کی، پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی علاقے کا گورنر بنا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو ایک امانت ہے جو قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا سبب ہوگی، سوائے اس شخص کے جو اسے اس کے حق کے ساتھ لے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔

(۲۱۸۴۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا سَالِمٍ الْجَيْشَانِيَّ أَتَى أَبَا أُمَيَّةَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَلْيَأْتِهِ فِي مَنْزِلِهِ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ أَحْبَبْتُكَ فِجَنَّتِكَ فِي مَنْزِلِكَ [راجع: ۲۱۶۱۹].

(۲۱۸۴۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی ساتھی سے محبت کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کے گھر جائے اور اسے بتائے کہ وہ اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اور اسے ابو ذر! میں اسی وجہ سے تمہارے گھر آیا ہوں۔

(۲۱۸۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِّقِ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَانِمَكُمْ مِنْ خَدَمِكُمْ فَأَطِعْمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَمَنْ لَا يَلَانِمُكُمْ مِنْ خَدَمِكُمْ فَبِيعُوا وَلَا تَعَدُّوا خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۱۸۱۵].

(۲۱۸۴۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس کا خادم اس کے موافق آجائے تو تم جو خود کھاتے ہو، وہی اسے کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی اسے بھی پہناؤ اور جو تمہارے موافق نہ آئے، اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا نہ کرو۔

(۲۱۸۴۸) حَدَّثَنَا أُسُودُ هُوَ ابْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِّقِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَنْطَأَ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ لَوْ عَلِمْتُمْ مَا أَعْلَمَ لَصَحِحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَا تَلْدَذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ عَلَى أَوْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي شَجَرَةٌ تُعْضَدُ

(۲۱۸۴۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، وہ کچھ سنتا

ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچرانے لگے اور ان کا حق بھی ہے کہ وہ چرچرائیں کیونکہ آسمان میں چار انگل کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو، اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہوتیں جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنتے اور بہت زیادہ روتے، اور بستروں پر اپنی عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو سکتے، اور پہاڑوں کی طرف نکل جاتے تاکہ اللہ کی پناہ میں آ جاؤ، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کاش! میں کوئی درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

(۲۱۸۴۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنَا عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي بِخُمْسِ أَرْحَمِ الْمَسَاكِينِ وَأَجَالِسُهُمْ وَأَنْظِرْ إِلَيَّ مَنْ هُوَ تَحْتِي وَلَا أَنْظِرْ إِلَيَّ مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرْتُ وَأَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَنْ أَقُولَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ مَوْلَى غُفْرَةَ لَا أَعْلَمُ بَقِيَّ فِينَا مِنَ الْخُمْسِ إِلَّا هَذِهِ قَوْلُنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۱۸۴۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے مساکین سے محبت کرنے اور ان سے قریب رہنے کا، اپنے سے نیچے والے کو دیکھنے اور اوپر والے کو نہ دیکھنے کا، صلہ رحمی کرنے کا گو کہ کوئی اسے توڑ ہی دے، کسی سے کچھ نہ مانگنے کا، حق بات کہنے کا خواہ وہ تلخ ہی ہو، اللہ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی کثرت کا کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے ایک خزانے سے آئے ہیں۔

(۲۱۸۵۰) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ بْنِ مُوسَى وَقَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(۲۱۸۵۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۵۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَبَدًا أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى وَبِالْوَتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ [صححه ابن خزيمة (۱۰۸۳، ۱۲۲۱ و ۲۱۲۲)]. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (النسائي: ۴/۲۱۷).

(۲۱۸۵۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے جنہیں انشاء اللہ میں کبھی نہیں چھوڑوں گا، انہوں نے مجھے چاشت کی نماز، سونے سے پہلے و تراویح ہر مہینے تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی ہے۔

(۲۱۸۵۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَالِقَ أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقٍ

(۲۱۸۵۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، اگر کچھ اور نہ کر سکو تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ہی مل لیا کرو۔

(۲۱۸۵۳) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسْمَى فِيهَا الْقَيْرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شُرْحَبِيلَ ابْنَ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا [صححه مسلم (۲۵۴۳)].

(۲۱۸۵۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب تم سرزمین مصر کو فتح کر لو گے، اس علاقے میں ”قیراط“ کا لفظ بولا جاتا ہے، جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا کیونکہ ان کے ساتھ عہد اور رشتہ داری کا تعلق ہے، چنانچہ وہاں جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے نکل جانا، پھر میں نے عبدالرحمن بن شرحبیل اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ میں ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

(۲۱۸۵۴) وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ [صححه مسلم (۲۵۴۳)، وابن حبان (۶۶۷۶)].

(۲۱۸۵۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۵۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعِيمٍ حَدَّثَهُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ أَوْ يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقْعُ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ [انظر: ۲۱۸۵۶، ۲۱۸۵۷].

(۲۱۸۵۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔

(۲۱۸۵۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقْعُ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا وَقُوعُ الْحِجَابِ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ [راجع: ۲۱۸۵۵].

(۲۱۸۵۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا

ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔

(۲۱۸۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ وَعِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ وَقَالَ عِصَامُ عُمَرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعُنَيْسِيُّ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ وَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا وَقُوعُ الْحِجَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ قَدْ كَرَا مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۸۵۵]

(۲۱۸۵۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔

(۲۱۸۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ أَنَا وَأَخِي أَنَيْسٌ وَأُمَّنَا فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا ذِي مَالٍ وَذِي هَيْئَةٍ فَأَكْرَمَنَا خَالُنَا فَأَحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدْنَا قَوْمَهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَلَفَكَ إِلَيْهِمْ أَنَيْسٌ فَجَانَنَّا خَالَنَا فَنَشَأَ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَلَا جَمَاعَ لَنَا فِيمَا بَعْدُ قَالَ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَعَطَّى خَالُنَا ثَوْبَهُ وَجَعَلَ يَبْكِي قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ قَالَ فَنَافَرَ أَنَيْسٌ رَجُلًا عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاتِيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ أَنَيْسًا فَاتَانَا بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ قَالَ فَقُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ تَوَجَّهَ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَأُصَلِّيَ عِشَاءً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَلْقَيْتُ كَأَنِّي خِفَاءُ قَالَ أَبِي قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ سُلَيْمَانُ كَأَنِّي خِفَاءُ حَتَّى تَعْلُونَ الشَّمْسُ قَالَ فَقَالَ أَنَيْسُ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَأَكْفِينِي حَتَّى آتِيكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فَرَأَتْ عَلِيٌّ ثُمَّ أَتَانِي فَقُلْتُ مَا حَبَسَكَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَهُ عَلَيَّ دِينِكَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يَقُولُ النَّاسُ لَهُ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّهُ شَاعِرٌ وَسَاحِرٌ وَكَاهِنٌ قَالَ وَكَانَ أَنَيْسٌ شَاعِرًا قَالَ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهَّانِ فَمَا يَقُولُ بِقَوْلِهِمْ وَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشُّعْرِ فَوَاللَّهِ مَا يَلْتَامُ لِسَانُ أَحَدٍ أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ كَافِيٌّ حَتَّى أَنْطَلِقَ فَأَنْظِرَ قَالَ نَعَمْ فَكُنْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى حَدَرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَفَعُوا لَكَ وَتَجَهَّمُوا لَكَ وَقَالَ عَفَّانُ شَفَعُوا لَكَ وَقَالَ بَهْرٌ سَبَقُوا لَكَ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ شَفَعُوا لَكَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى قَدِمْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِيَّ قَالَ فَأَشَارَ إِلَيَّ قَالَ الصَّابِيُّ قَالَ فَمَالَ أَهْلُ

الْوَادِي عَلَىٰ بِكُلِّ مَدْرَةٍ وَعَظْمٍ حَتَّىٰ خَرَزْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نَصَبٌ أَحْمَرٌ فَاتَيْتُ زَمْرَمَ فَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَغَسَلْتُ عَنِّي الدَّمَ فَدَخَلْتُ بَيْنَ الْكُعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا فَلَبِثْتُ بِهِ ابْنِ أَخِي ثَلَاثِينَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي بِطَعَامٍ إِلَّا مَاءُ زَمْرَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّىٰ تَكَسَّرَتْ عُنُقُ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَىٰ كَبِدِي سُخْفَةً جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةِ قَمَرَاءَ أَصْحِيَانِ وَقَالَ عَفَّانُ أَصْحِيَانِ وَقَالَ بِهِزُ أَصْحِيَانِ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فَضْرَبَ اللَّهُ عَلَىٰ أَصْمِخَةَ أَهْلِ مَكَّةَ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غَيْرُ امْرَأَتَيْنِ فَآتَانَا عَلَىٰ وَهْمَا تَدْعَوَانِ إِسَافَ وَنَائِلَ قَالَ فَقُلْتُ أَنْكِحُوا أَحَدَهُمَا الْآخَرَ فَمَا تَنَاهَمَا ذَلِكَ قَالَ فَآتَانَا عَلَىٰ فَقُلْتُ وَهْنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا تَوْلُولَانَ وَتَقُولَانَ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ مِنَ الْجَبَلِ فَقَالَ مَا لَكُمَا فَقَالَتَا الصَّابِيَاءُ بَيْنَ الْكُعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَا مَا قَالَ لَكُمَا قَالَتَا قَالَ لَنَا كَلِمَةٌ تَمْلَأُ الْفَمَ قَالَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَصَاحِبُهُ حَتَّىٰ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى قَالَ فَاتَيْتُهُ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَىٰ بِيَدِهِ فَوَضَعَهَا عَلَىٰ جَبْهَتِهِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِّي انْتَمَيْتُ إِلَىٰ غِفَارٍ قَالَ فَارْدُدْتُ أَنْ أَخَذَ بِيَدِهِ فَقَدَّعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي قَالَ مَتَى كُنْتُ هَاهُنَا قَالَ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْرَمَ قَالَ فَسَمِنْتُ حَتَّىٰ تَكَسَّرَ عُنُقُ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَىٰ كَبِدِي سُخْفَةً جُوعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ وَإِنَّهَا طَعَامٌ طُعِمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ انْزِدْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي طَعَامِيهِ اللَّيْلَةَ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتَّىٰ فَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا فَلَبِثْتُ مَا لَبِثْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ وَجَّهْتُ إِلَيَّ أَرْضَ ذَاتِ نَخْلٍ وَلَا أَحْسَبُهَا إِلَّا يَشْرَبُ فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّىٰ آتَيْتُ أَيْسًا قَالَ فَقَالَ لِي مَا صَنَعْتَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي صَنَعْتُ أَنِّي اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ قَالَ فَمَا لِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ إِنِّي قَدْ اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ثُمَّ آتَيْنَا أُمَّنًا فَقَالَتْ فَمَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَإِنِّي قَدْ اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَتَحَمَلْنَا حَتَّىٰ آتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاسْلَمَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ يُعْنِي يَزِيدُ بِغَدَادَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَدِمَ فَقَالَ بِهِزُ إِخْوَانُنَا نُسَلِمُ وَكَذَا قَالَ أَبُو النَّضْرِ وَكَانَ يَوْمَهُمْ خُفَافُ بْنُ إِيمَاءِ بْنِ رَحْصَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ بِقِيَّتُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاسْلَمَ بِقِيَّتَهُمْ قَالَ وَجَاءَتْ اسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

اِخْوَانِنَا نُسَلِمُ عَلٰى الَّذِى اَسْلَمُوْا عَلَيْهِ فَاَسْلَمُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا
وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَقَالَ بَهْرٌ وَكَانَ يَوْمَهُمْ اِيْمَاءُ بَنِ رَحْصَةَ فَقَالَ اَبُو النَّضْرِ اِيْمَاءُ [صححه مسلم (۲۴۷۳)]

وابن حبان (۷۱۳۳). [انظر: بعده].

(۲۱۸۵۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرمت والے مہینے کو بھی حلال جانتے تھے۔ پس میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری والدہ نکلے، ہم اپنے ماموں کے ہاں اترے، جو بڑے مالدار اور اچھی حالت میں تھے، ہمارے ماموں نے ہمارا اعزاز و اکرام کیا اور خوب خاطر مدارت کی جس کی وجہ سے ان کی قوم نے ہم پر حسد کیا اور انہوں نے کہا (ماموں سے) کہ جب تو اپنے اہل سے نکل کر جاتا ہے تو انیس ان سے بدکاری کرتا ہے، ہمارے ماموں آئے اور انہیں جو کچھ کہا گیا تھا وہ الزام ہم پر لگایا، میں نے کہا کہ آپ نے ہمارے ساتھ جو احسان و نیکی کی تھی اسے اس الزام کی وجہ سے خراب کر دیا ہے، پس اب اس کے بعد ہمارا آپ سے تعلق اور نبھاؤ نہیں ہو سکتا، چنانچہ ہم اپنے اونٹوں کے قریب آئے اور ان پر اپنا سامان سوار کیا اور ہمارے ماموں نے کپڑا ڈال کر رونا شروع کر دیا، اور ہم چل پڑے یہاں تک کہ مکہ کے قریب پہنچے پھر پس انیس ہمارے اونٹوں مزید اتنے ہی اور اونٹوں کو لے کر آیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات سے تین سال پہلے سے ہی اسے میرے بھتیجے نماز پڑھا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن صامت کہتے ہیں، میں نے کہا کس کی رضا کے لیے؟ انہوں نے کہا اللہ کی رضا کے لیے، میں نے کہا آپ اپنا رخ کس طرف کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جہاں میرا رب میرا رخ کر دیتا اسی طرف میں عشاء کی نماز ادا کر لیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو میں اپنے آپ کو اس طرح ڈال لیتا گویا کہ میں چادر ہی ہوں، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جاتا۔

انیس نے کہا مجھے مکہ میں ایک کام ہے، تو میرے معاملات کی دیکھ بھال کرنا، چنانچہ انیس چلا، یہاں تک کہ مکہ آیا اور کچھ عرصہ کے بعد واپس آیا تو میں نے کہا تو نے کیا کیا اس نے کہا میں مکہ میں ایک آدمی سے ملا، جو تیرے دین پر ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اسے (رسول بنا کر) بھیجا ہے۔ میں نے کہا لوگ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ لوگ اسے شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں اور انیس خود شاعروں میں سے تھا۔ انیس نے کہا: میں کاہنوں کی باتیں سن چکا ہوں، لیکن اس کا کلام کاہنوں جیسا نہیں ہے اور تحقیق میں نے اس کے اقوال کا شعراء کے اشعار سے بھی موازنہ کیا لیکن کسی شخص کی زبان پر ایسے شعر بھی نہیں ہیں، اللہ کی قسم! وہ سچا ہے اور دوسرے لوگ جھوٹے ہیں، میں نے کہا تم میرے معاملات کی نگرانی کرو یہاں تک کہ میں جا کر دیکھ آؤں، چنانچہ میں مکہ آیا اور ان میں سے ایک کمزور آدمی سے مل کر پوچھا وہ کہاں ہے جسے تم صابی کہتے ہو؟ پس اس نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ دین بدلنے والا ہے، وادی والوں میں سے ہر ایک یہ سنتے ہی مجھ پر ڈھیلوں اور ہڈیوں کے ساتھ ٹوٹ پڑا یہاں تک کہ میں بے ہوش کر گر پڑا، پس جب میں بیہوشی سے ہوش میں آ کر اٹھا تو میں گویا سرخ بت (خون میں لت پت) تھا۔ میں زمزم کے پاس آیا اور اپنا خون دھویا پھر اس کا پانی پیا اور میں اسے بھتیجے! تمیں رات اور دن وہاں ٹھہرا رہا

اور میرے پاس زمزم کے پانی کے سوا کوئی خوراک نہ تھی۔ پس میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں بھی ختم ہو گئیں اور نہ ہی میں نے اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے گرمی محسوس کی۔ اسی دوران ایک چاندنی رات میں جب اہل مکہ سو گئے اور اس وقت کوئی بھی بیت اللہ کا طواف نہیں کرتا تھا، صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ (بتوں) کو پکار رہی تھیں، جب وہ اپنے طواف کے دوران میرے قریب آئیں تو میں نے کہا اس میں سے ایک (بت) کا دوسرے کے ساتھ نکاح کر دو (اساف مرد اور نائلہ عورت تھی اور باعتبار مشرکین مکہ یہ دونوں زنا کرتے وقت مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) لیکن وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں، پس جب وہ میرے قریب آئیں تو میں نے بغیر کنایہ اور اشارہ کے یہ کہہ دیا کہ فلاں کے (فرج میں) لکڑی، پس وہ چلاتی ہوئی تیزی سے بھاگ گئیں کہ کاش اس وقت ہمارے لوگوں میں سے کوئی موجود ہوتا، راستہ میں انہیں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما پہاڑی سے اترتے ہوئے ملے، آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان ایک دین کو بدلنے والا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اس نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے کہا اس نے ہمیں ایسی بات کہی ہے جو منہ کو بھر دیتی ہے، یہ سن کر نبی ﷺ اپنے ساتھی کے ہمراہ آئے، حجر اسود کا استلام کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھی نے طواف کیا، پھر نماز ادا کی، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہ پہلا آدمی تھا جس نے اسلام کے طریقہ کے مطابق آپ ﷺ کو سلام کیا، میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو، آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمتیں ہوں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں قبیلہ غفار سے ہوں، آپ ﷺ نے پھر اپنا ہاتھ اٹھایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں، میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ کو میرا قبیلہ غفار سے ہونا ناپسند ہوا ہے، پس میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تو آپ ﷺ کے ساتھی نے مجھے پکڑ لیا اور وہ مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کے بارے میں واقفیت رکھتا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا تم یہاں کب سے ہو؟ میں نے عرض کیا میں یہاں تیس دن رات سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے لیے زمزم کے پانی کے علاوہ کوئی کھانا نہیں، پس اسی سے موٹا ہو گیا ہوں، یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بل مڑ گئے ہیں اور میں اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے گرمی بھی محسوس نہیں کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ پانی بابرکت ہے اور کھانے کی طرح پیٹ بھی بھر دیتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے رات کے کھانے کی اجازت مجھے دے دیں، چنانچہ نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما چلے اور میں بھی ان کے ساتھ ساتھ چلا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور میرے لیے طائف کی کشمش نکالنے لگے اور یہ میرا پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا، پھر میں رہا، جب تک رہا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے کھجوروں والی زمین دکھائی گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ یثرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی اور علاقہ نہیں ہے، کیا تم میری طرف سے اپنی قوم کو (دین اسلام کی) تبلیغ کرو گے، عنقریب اللہ انہیں تمہاری وجہ سے فائدہ عطا کرے گا اور تمہیں ثواب عطا کیا جائے گا۔

پھر میں انیس کے پاس آیا تو اس نے کہا: تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور (نبی کریم ﷺ کی)

تصدیق کر چکا ہوں۔ اس نے کہا میں تمہارے دین سے اعراض نہیں کرتا، بلکہ میں بھی مسلمان ہوتا ہوں اور نبی ﷺ کی تصدیق کرتا ہوں، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ مجھے تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں، میں بھی اسلام قبول کرتی اور (رسول اللہ ﷺ) کی تصدیق کرتی ہوں، پھر ہم نے اپنا سامان لاد اور اپنی قوم غفار کے پاس آئے تو ان میں سے آدھے لوگ مسلمان ہو گئے اور ان کی امامت ان کے سردار خفاف بن ایماء بن رخصہ غفاری کراتے تھے اور باقی آدھے لوگوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو باقی آدھے لوگ بھی مسلمان ہو گئے اور قبیلہ اسلم کے لوگ بھی حاضر ہوئے، اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم بھی اس بات پر اسلام قبول کرتے ہیں جس پر ہمارے بھائی مسلمان ہوئے ہیں۔ پس وہ بھی مسلمان ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ غفار کی اللہ بخشش فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔

(۲۱۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ [راجع ما قبله].

(۲۱۸۵۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ قَالَ وَعَمَّا كُنْتُ تَسْأَلُهُ قَالَ سَأَلْتُهُ هَلْ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُوِّرَ آتَى آرَاهُ [راجع: ۲۱۶۳۸].

(۲۱۸۶۰) عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۸۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ خَرَجَ عَطَاؤُهُ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَجَعَلْتُ تَقْضِي حَوَائِجَهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقَضِي قَالَ فَفَضَّلَ مَعَهُ فَضْلٌ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ سَبْعُ قَالَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَشْتَرِيَ بِهَا فُلُوسًا قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَدَّخَرْتَهُ لِلْحَاجَةِ نُبُوكَ وَ لِلصَّيْفِ يَأْتِيكَ فَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي عَهْدٌ إِلَيَّ أَنْ أَيْمًا ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ كِي عَلَيْهِ فَهُوَ جَمْرٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُفْرِغَهُ إِفْرَاغًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ [راجع: ۲۱۷۱۲].

(۲۱۸۶۱) عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ان کا وظیفہ آ گیا، ان کے ساتھ ایک باندی تھی جو ان پیسوں سے ان کی ضروریات کا انتظام کرنے لگی، اس کے پاس سات سکہ بچ گئے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ ان کے پیسے خرید لے (ریزگاری حاصل کر لے) میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ ان پیسوں کو بچا کر رکھ لیتے تو کسی

ضرورت میں کام آجاتے یا کسی مہمان کے آنے پر کام آجاتے، انہوں نے فرمایا کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی مہربند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تا وقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔

(۲۱۸۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ أَبُو مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا أَصْطَفَاهُ لِمَلَانِكَيْهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا تَقُولُهَا [راجع: ۲۱۶۴۶].

(۲۱۸۶۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی تین مرتبہ یوں کہنا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔

(۲۱۸۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ يَزِيدَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ فَكُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَلْقَاكَ فَاسَأَلْتُكَ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ لَقَيْتُ فَاسَأَلْتُ قَالَ قُلْتُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثَةً يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَثَلَاثَةً يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ نَعَمْ فَمَا أَخَالِنِي أَكْذِبُ عَلَى خَلِيلِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا يَقُولُهَا قَالَ قُلْتُ مَنْ الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ مُجَاهِدًا مُحْتَسِبًا فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَأَنْتُمْ تَجِدُونَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا وَرَجُلٌ لَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ فَيَصْبِرُ عَلَى آذَاهُ وَيَحْتَسِبُهُ حَتَّى يَكْفِيَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ بِمَوْتٍ أَوْ حَيَاةٍ وَرَجُلٌ يَكُونُ مَعَ قَوْمٍ فَيَسْتِيرُونَ حَتَّى يَشُقَّ عَلَيْهِمُ الْكُرَى أَوْ النَّعَاسُ فَيَنْزِلُونَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَيَقُومُ إِلَى وُضُوئِهِ وَصَلَاتِهِ قَالَ قُلْتُ مَنْ الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ قَالَ الْفُحُورُ الْمُخْتَالُ وَأَنْتُمْ تَجِدُونَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَالْبَحِيلُ الْمَنَّانُ وَالتَّاجِرُ وَالْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا الْمَالُ قَالَ فِرْقٌ لَنَا وَذَوْدٌ يَعْنِي بِالْفِرْقِ غَنَمًا يَسِيرَةً قَالَ قُلْتُ لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنْ صَامِتِ الْمَالِ قَالَ مَا أَصْبَحَ لَا أَمْسَى وَمَا أَمْسَى لَا أَصْبَحَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَكَ وَلِإِخْوَتِكَ قُرَيْشٍ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى أَلْقَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثَلَاثًا يَقُولُهَا [اخرجه الطيالسي (۴۶۸)، قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۸۶۳) ابنِ احمس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ مجھے آپ کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تمہارے ذہن میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ میں نبی ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کروں گا، جبکہ میں نے وہ بات سنی بھی ہو، وہ کون سی حدیث ہے جو تمہیں میرے حوالے سے معلوم ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے، آپ کہتے ہیں کہ تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت

ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! یہ بات میں نے کہی ہے اور نبی ﷺ سے سنی بھی ہے، میں نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو فتح مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگادے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ نفرت کرتا ہے؟ فرمایا وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتاتا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

میں نے پوچھا اے ابو ذر! آپ کے پاس کون سا مال ہے؟ انہوں نے فرمایا تھوڑی سی بکریاں اور چند اونٹ ہیں، میں نے عرض کیا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، سونا چاندی کے متعلق پوچھ رہا ہوں، انہوں نے فرمایا جو صبح ہوتا ہے وہ شام کو نہیں ہوتا اور جو شام کو ہوتا ہے وہ صبح نہیں ہوتا، میں نے عرض کیا کہ آپ کا اپنے قریشی بھائیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا بخدا میں ان سے دنیا مانگتا ہوں اور نہ ہی دین کے متعلق پوچھتا ہوں، اور میں ایسا ہی کروں گا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں، یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ ذہرایا۔

(۲۱۸۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ [صححه ابن حبان (۶۷۳۸)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۱۸۶۳) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ”جن کی علامت سر منڈوانا ہو گی، قرآن کریم تو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بدترین مخلوق ہوں گے۔

(۲۱۸۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا أَدْعُ مِنْهُ يَوْمَ أَمُوتُ دِينَارًا أَوْ نِصْفَ دِينَارٍ إِلَّا لِعَرَبٍ [راجع: ۲۱۶۴۸].

(۲۱۸۶۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے ایک پہاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بچ گیا ہو، الا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں۔

(۲۱۸۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُهَاجِرًا اَبَا الْحَسَنِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اَذَّنَ مُؤَدِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُ اَبْرِدُ اَوْ قَالَ اَنْتَظِرُ اَنْتَظِرُ وَقَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التَّلْوْلِ [راجع: ۲۱۷۰۴].

(۲۱۸۶۶) زید بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۸۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَقْنَعِ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ إِذْ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ فَجَعَلُوا يَفْرُقُونَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِمَ يَفْرُقُونَكَ النَّاسُ قَالَ إِنِّي أَنُهَاهُمْ عَنِ الْكُنْزِ الَّذِي كَانَ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۷۸۲].

(۲۱۸۶۷) اخف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جسے دیکھتے ہی لوگ اس سے کئی کترانے لگتے تھے، میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابو ذر ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ لوگ کیوں آپ سے کئی کترارے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں انہیں مال جمع کرنے سے اسی طرح روکتا ہوں جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روکتے تھے۔

(۲۱۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسَلَّمْ اسَلَّمْ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغَفَارُ غَفَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهَا [صححه مسلم (۲۳۷۳)].

(۲۱۸۶۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ بخشش فرمائے۔
(۲۱۸۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي حَبِيبٌ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ، عَنِ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِ حَسَنٍ، وَإِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاَعْمَلْ حَسَنَةً تَمُحُّهَا. [راجع: ۲۱۶۸۱].

(۲۱۸۶۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۲۱۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ فِطْرِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُومَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [راجع: ٢١٦٧٧].

(٢١٨٤٠) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مہینے میں تین دن روزے رکھنا چاہتا ہو، اسے ایام بیض کے روزے رکھنے چاہئیں۔

(٢١٨٧١) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قَدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَسْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَا ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِأَيَّةِ لَيْلَةٍ يَرُدُّدَهَا [راجع: ٢١٦٥٤].

(٢١٨٤١) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی اور ساری رات صبح تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے۔

(٢١٨٧٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي سَعْدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُورَ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ طِيبٍ أَوْ دُهْنٍ أَهْلِهِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَلْغُ وَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى [صححه ابن خزيمة (١٧٦٣، ١٧٦٤، ١٧١٢)، والحاكم (٢٩٠/١). قال البوصيري: هذا إسناد صحيح. قال

الألباني حسن صحيح (ابن ماجه: ١٠٩٧). قال شعيب: صحيح]. [انظر: ٢١٩٠٢].

(٢١٨٤٢) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(٢١٨٧٣) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيْبِ الشَّقْفِيُّ عَنْ شَهْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذِيبٌ إِلَّا مَنْ عَاقَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي وَأَغْفِرْ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْ لِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالَ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِيكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَلَوْ أَنَّ حَيْكُمَ وَمَيْتَكُمْ وَأَوْلَادَكُمْ وَأُخْرَاكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى قَلْبِ اتَّقَى عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي لَمْ يَزِيدُوا فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ حَيْكُمَ وَمَيْتَكُمْ وَأَوْلَادَكُمْ وَأُخْرَاكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ وَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مَا سَأَلَ لَمْ يَنْقُصْنِي إِلَّا كَمَا لَوْ مَرَّ أَحَدُكُمْ عَلَى شَفَةِ الْبَحْرِ فَعَمَسَ إِبْرَةً ثُمَّ انْتَزَعَهَا ذَلِكَ لِأَنِّي جَوَادٌ مَا جِدُّ وَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أَشَاءُ عَطَانِي كَلَامِي وَعَدَابِي كَلَامِي إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ [راجع: ٢١٦٩٥].

(٢١٨٤٣) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب کے

سب گنہگار ہو، سوائے اس کے جسے میں عافیت عطاء کر دوں، اس لئے مجھ سے معافی مانگا کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا اور جو شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مجھے معاف کرنے پر قدرت ہے اور وہ میری قدرت کے وسیلے سے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو، میں تم کو ہدایت عطاء کروں گا۔ تم میں سے ہر ایک فقیر ہے سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں، لہذا مجھ سے غناء مانگا کرو، میں تم کو غناء عطا کروں گا۔ اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تراور خشک سب کے سب میرے سب سے زیادہ شقی بندے کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری حکومت میں سے ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر سکتے، اور اگر وہ سب کے سب میرے سب سے زیادہ متقی بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تراور خشک سب جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی تمنا پہنچتی ہو اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق مطلوبہ چیزیں دیتا جاؤں تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی واقع نہ ہوگی کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ساحل سمندر سے گزرے، اور اس میں ایک سوئی ڈبوئے، اور پھر اسے نکالے، میری حکومت میں اتنی بھی کمی نہ آئیگی، کیونکہ میں بے انتہائی بزرگ اور بے نیاز ہوں، میری عطاء بھی ایک کلام سے ہوتی ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام سے آجاتا ہے، میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو ”کن“ کہتا ہوں اور وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔

(۲۱۸۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيْنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّهَا عَزًّا وَجَلًّا ثُمَّ تَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَكَانِهَا وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ قَرَأَ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا [راجع: ۲۱۶۲۵].

(۲۱۸۷۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جا کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۸۷۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَدْرَكْنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا فَتَى ادْعُ اللَّهَ لِي بِخَيْرٍ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ قَالَ

قُلْتُ وَمَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ نَعَمَ الْغُلَامُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [راجع: ۲۱۶۲۰].

(۲۱۸۷۵) غضیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غضیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غضیف نے کہا کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، اور آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعاء کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غضیف بہترین نوجوان ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۸۷۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ [راجع: ۲۱۶۲۵].
(۲۱۸۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے“ کا مطلب پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

(۲۱۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ خَرَّشَةَ بِنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتُهُ بِالْحَلِيفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۸۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، تہبند کوٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَأَةً فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفِرَ لَهَا فَحَفَرْتُ لَهَا إِلَى سُرَّتِي

(۲۱۸۷۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت پر رجم کی سزا جاری فرمائی تو مجھے اس کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے اس کے لئے ناف تک گڑھا کھودا۔

(۲۱۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ أَنبَأَنِي أَبُو عَمَرَ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْخَشْحَاشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتَ قُلْتُ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ قَالَ فَقُمْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلنَّاسِ شَيَاطِينُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ مَنْ شَاءَ أَقَلَّ وَمَنْ شَاءَ أَكْثَرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الصَّوْمُ قَالَ فَرَضٌ مُجْزِئٌ وَعِنْدَ اللَّهِ مَزِيدٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالصَّدَقَةُ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّهَا أَفْضَلُ قَالَ جَهْدٌ مُقِلٌّ أَوْ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلُ قَالَ آدَمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنَبِيِّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيُّ مُكَلَّمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ الْمُرْسَلُونَ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَبِضْعَةٌ عَشْرٌ جَمًّا غَفِيرًا وَقَالَ مَرَّةً خَمْسَةَ عَشَرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آدَمُ أَنْبِيُّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيُّ مُكَلَّمٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّمَا أَنْزَلَ عَلَيْكَ أَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ [صححه الحاكم (۲/۲۸۲). قال الألباني: ضعيف الإسناد (النسائي: ۲۷۵/۸).

قال شعيب إسناده ضعيف جداً. [انظر: ۲۱۸۸۵].

(۲۱۸۷۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا اے ابو ذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے نبی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اوپر ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۱۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الصَّبْعُ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ أَخَوْفٌ عِنْدِي عَلَيْكُمْ مِنْ ذَلِكَ أَنْ تُصَبَّ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صَبًّا فَلَيْتَ أُمَّتِي لَا يَلْبَسُونَ الذَّهَبَ [راجع: ۲۱۶۸۰].

(۲۱۸۸۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے،

جب تم پر دنیا کو اندیل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۸۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ كُلُّ يَوْمٍ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ ثُمَّ قَالَ إِمَاطَتِكَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَتَسْلِيمُكَ عَلَى النَّاسِ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَمُبَاصَعَتُكَ أَهْلَكَ صَدَقَةٌ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَقْضِي الرَّجُلُ شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ لَوْ جَعَلَ تِلْكَ الشَّهْوَةَ فِيمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ وَزْرٌ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا جَعَلَهَا فِيمَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَهِيَ صَدَقَةٌ قَالَ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ صَدَقَةٌ صَدَقَةٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَيُجْزَىءُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ رَكْعَتَا الضُّحَى [قال

الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۸۵ و ۵۲۴۳). [راجع: ۲۱۸۰۷].

(۲۱۸۸۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر تسبیح کا کلمہ بھی صدقہ ہے، تہلیل بھی صدقہ ہے، تکبیر بھی صدقہ ہے، تمہید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے اور ان سب کی کفایت وہ دو رکعتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

(۲۱۸۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ كَانَ وَاصِلٌ رُبَّمَا ذَكَرَ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرِضْتُ عَلَى أَعْمَالِ أُمَّتِي حَسَنَهَا وَسَيِّئَهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِيءِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ [انظر: ۲۱۸۸۳، ۲۱۹۰۰].

(۲۱۸۸۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۸۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرِضْتُ عَلَى أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنَةً وَسَيِّئَةً فَرَأَيْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَرَأَيْتُ فِي سَيِّئِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ [صححه ابن حبان (۱۶۴۰)]. قال

الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۶۸۳). قال شعيب: حديث قوي و هذا إسناد منقطع. [راجع: ۲۱۸۸۲].

(۲۱۸۸۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے رات سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۸۸۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّلِيلِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو عَلَيَّ هَذِهِ آيَةَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا حَتَّى فَرَعُ مِنَ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ أَخَذُوا بِهَا لَكَفْتَهُمْ قَالَ فَجَعَلَ يَتْلُو بِهَا وَيُرَدُّهَا عَلَيَّ حَتَّى نَعَسْتُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ قُلْتُ إِلَى السَّعَةِ وَالذَّعَةِ أَنْطَلِقُ حَتَّى أَكُونَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ قُلْتُ إِلَى السَّعَةِ وَالذَّعَةِ إِلَى الشَّامِ وَالْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ قَالَ وَكَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنَ الشَّامِ قَالَ قُلْتُ إِذَنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي قَالَ أَوْ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ أَوْ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا [صححه ابن حبان (۶۶۶۹)]. قال البوصيري: هذا إسناد رجاله ثقات إلا أنه منقطع. قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۴۲۲۰).

(۲۱۸۸۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرمانے لگے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو گئے، پھر فرمایا اے ابو ذر! اگر ساری انسانیت بھی اس پر عمل کرنے لگے تو یہ آیت انہیں بھی کافی ہو جائے، پھر نبی ﷺ نے اتنی مرتبہ اسے میرے سامنے دہرایا کہ اس کے سحر سے مجھ پر اونگھ طاری ہونے لگی، پھر فرمایا اے ابو ذر! جب تمہیں مدینہ منورہ سے نکال دیا جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ گنجائش کا پہلو اختیار کر کے میں اسے چھوڑ دوں گا اور جا کر حرم مکہ کا کبوتر بن جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر بھی وسعت کا پہلو اختیار کر کے اسے چھوڑ کر شام اور ارض مقدس چلا جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں شام سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر طریقہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کہ کیا اس سے بہتر طریقہ بھی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم بات سنا اور مانتے رہنا اگرچہ تمہارا حکمران کوئی حبشی غلام ہی ہو۔

(۲۱۸۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّامِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَشْحَاشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتَ قُلْتُ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْبَائِسِ وَالْجِنِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ لِلْبَائِسِ مِنْ شَيَاطِينٍ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ فَمَنْ شَاءَ أَكْثَرَ وَمَنْ شَاءَ أَقَلَّ قَالَ قُلْتُ فَمَا الصِّيَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَرَضٌ مُجْزِئٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الصَّدَقَةُ قَالَ أضعافٌ مضاعفةٌ وَعِنْدَ اللَّهِ مَزِيدٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّهَا أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جُهْدٌ مِنْ مِقْلٍ أَوْ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ قُلْتُ فَأَيُّ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ أَعْظَمُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ قُلْتُ فَأَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ قَالَ آدَمُ قُلْتُ أَوْنَبِيِّ كَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَبِيُّ مُكَلَّمٍ قُلْتُ فَكَمْ الْمُرْسَلُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَخَمْسَةٌ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا

[راجع: ۲۱۸۷۹]

(۲۱۸۸۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا اے ابو ذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے نبی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اوپر ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۱۸۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلْتَهُ الرَّحْمَةُ فَلَا يَمَسُّ الْحَصَى وَلَا يُحَرِّكُهَا [راجع: ۱۲۱۶۵۶]

(۲۱۸۸۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے کنکریوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(۲۱۸۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمِقْدَامِ عَنِ

ابْنِ شَدَّادٍ عَنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ

زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ نَلَّتْ ثُمَّ رُبِعَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَأَقْرَأَ عِنْدَهُ بِالزَّنَا فَرَدَّدَهُ أَرْبَعًا

ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَرَنَا فَحَفَرْنَا لَهُ حَفِيرَةً لَيْسَتْ بِالطَّوِيلَةِ فَرَجِمَ فَأَرْتَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيْبًا حَزِينًا فَمَسَرْنَا حَتَّى نَزَلَ مَنْزِلًا فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَمْ تَرَ إِلَيَّ صَاحِبِكُمْ غُفِرَ لَهُ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ

(۲۱۸۸۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ نیکیوں سے پیچھے رہنے والے (میں نے) بدکاری کی ہے، نبی ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، جب چار مرتبہ اسی طرح ہوا تو نبی ﷺ اپنی سواری سے اتر پڑے اور ہمیں حکم دیا چنانچہ ہم نے اس کے لئے ایک گڑھا کھودا، جو بہت زیادہ لمبانا تھا پھر اسے رجم کر دیا گیا اور نبی ﷺ نے غم اور پریشانی کی حالت میں وہاں سے کوچ فرما دیا، اور ہم روانہ ہو گئے، جب اگلی منزل پر پڑاؤ کیا تو نبی ﷺ کی وہ کیفیت ختم ہو گئی اور مجھ سے فرمایا ابو ذر! دیکھو تو سہی، تمہارے ساتھی کی بخشش ہو گئی اور اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(۲۱۸۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُهَاجِرِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ أَيُّ قِيَامِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي يَشْكُ عَوْفٌ فَقَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْغَائِبِ أَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ وَقَلِيلٌ فَأَعْلَهُ [صححه ابن حبان (۲۵۶۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۱۸۸۸) ابو مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رات کے کس حصے میں قیام کرنا سب سے افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ سوال جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے، میں نے بھی نبی ﷺ سے پوچھا تھا، اور نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا رات کے پچھلے نصف پہر میں، لیکن ایسا کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۱۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ يَعْنِي ابْنَ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا مُزَاحِمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَانَ الشَّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بَعْضُنِي مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لِيُصَلِّ الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

(۲۱۸۸۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سردی کے موسم میں باہر نکلے، اس وقت پتے جھڑ لگا ہوا تھا، نبی ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو اس سے پتے جھڑنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! میں نے ”لبیک یا رسول اللہ“ کہا، فرمایا بندہ مسلم جب اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

(۲۱۸۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ بَلَغَهُ عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ

الْحَدَّثَانِ النَّضْرِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِبِلِ صَدَقْتُهَا وَفِي
الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبُرِّ صَدَقْتُهُ

(۲۱۸۹۰) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اونٹوں میں، گائے بکری میں اور
گندم میں صدقہ (زکوٰۃ) ہے۔

(۲۱۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ مَوْلَى الْبَرَاءِ وَأَنَّى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ
قَالَ ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ يَعْنِي الْحَارِثِيَّ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ أَوْ
وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ وَأَيْمَةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْثِرُونَ بِهَذَا الْفَيْءِ قَالَ
قُلْتُ إِذْنُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ أَوْ الْحَقُّ بِكَ قَالَ أَوْلَا
أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ تَبْصِرُ حَتَّى تَلْقَانِي [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۴۷۵۹)]. [انظر بعده].

(۲۱۸۹۱) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب میرے
بعد آنے والے حکمران اس مالِ غنیمت میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس نے
آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا اور ان سے اتنا لڑوں گا کہ آپ سے آملوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر راستہ نہ دکھاؤں؟ تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔

(۲۱۸۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ
عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ عِنْدَ وِلَاةٍ يَسْتَأْثِرُونَ عَلَيْكَ بِهَذَا الْفَيْءِ قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَضَعُ سَيْفِي عَلَى
عَاتِقِي فَأَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْحَقَكَ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ لَكَ مِنْ ذَلِكَ تَبْصِرُ حَتَّى تَلْقَانِي [راجع ما قبله].

(۲۱۸۹۲) حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب
میرے بعد آنے والے حکمران اس مالِ غنیمت میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس
نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا اور ان سے اتنا لڑوں گا کہ آپ سے آملوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر راستہ نہ دکھاؤں؟ تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔

(۲۱۸۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ
خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَالَفَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ
الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۴۷۵۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [انظر:

(۲۱۸۹۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک باشت کے برابر بھی جماعت کے خلاف چلتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے۔

(۲۱۸۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ [راجع: ۲۱۸۹۳].

(۲۱۸۹۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک باشت کے برابر بھی جماعت کے خلاف چلتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے۔

(۲۱۸۹۵) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۸۹۳].

(۲۱۸۹۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ وَلَا تَأْمُرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ [صححه مسلم (۱۸۲۶)، وابن حبان (۵۵۶۴)، والحاكم (۹۱/۴)].

(۲۱۸۹۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر! کسی یتیم کے مال کے سرپرست نہ بننا، اور کسی دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا۔

(۲۱۸۹۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَرَّشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [راجع: ۲۱۶۷۲].

(۲۱۸۹۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۸۹۸) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنِي الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ الْحَسَنَةُ عَشْرٌ أَوْ أَرْبَعٌ وَالسَّيِّئَةُ وَاحِدَةٌ أَوْ أَغْفَرُهَا وَمَنْ لَقِنِي لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةٌ جَعَلْتُ لَهُ مِثْلَهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۸۸].

(۲۱۸۹۸) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدوق نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں اضافہ بھی کر سکتا ہوں، اور ایک گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے اور میں اسے معاف بھی کر

سکتا ہوں، اور اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۸۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ لَا أَحْسَبُ مَا تَطْلُبُونَ إِلَّا وَرَأَيْكُمْ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ لَا أَحْسَبُ مَا تَطْلُبُونَ إِلَّا وَرَأَيْكُمْ فَقُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى أَصْبَحَ وَسَكَتَ [صححه ابن خزيمة (۲۲۰۵)]. قال شعيب: إسناده صحيح.

(۲۱۸۹۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی ۲۳ ویں شب میں ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ تہائی رات تک قیام کیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ جس چیز کو تم تلاش کر رہے ہو، وہ آگے ہے (شب قدر) اسی طرح ۲۵ ویں شب کو نصف رات تک قیام کیا، پھر یہی فرمایا میرا خیال ہے کہ جس چیز کو تم تلاش کر رہے ہو، وہ آگے ہے (شب قدر) اسی طرح ۲۷ ویں شب کو صبح تک قیام کیا لیکن اس مرتبہ نبی ﷺ نے سکوت فرمایا۔

(۲۱۹۰۰) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعَارِمٌ وَيُونُسُ قَالُوا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضْتُ عَلَى أَعْمَالِ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِيءِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ قَالَ عَارِمٌ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ وَقَالَ يُونُسُ النَّخَاعَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ [صححه مسلم ۷۷/۲ و صححه ابن خزيمة (۱۳۰۸)]، وابن حبان (۱۶۴۰ و ۱۶۴۱). [راجع: ۲۱۸۸۲].

(۲۱۹۰۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضَوْءَ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَهُ فَلْيُمِسَّهُ بَشْرَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ [صححه ابن خزيمة (۲۲۹۲)]، وابن حبان (۱۳۱۱ و ۱۳۱۲) و (۱۳۱۳). قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۲۴، النسائی: ۱۷۱/۱). قال شعيب:

صحيح لغيره و هذا إسناده رجاله ثقات.

(۲۱۹۰۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ ان پر غسل واجب ہو گیا، وہ اسی حال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے پانی منگوایا، انہوں نے پردے کے پیچھے غسل کیا، پھر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لئے وضو ہے، اگر چہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے، جب پانی مل جائے تو اسے جسم پر بہالے کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔

(۲۱۹۰۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْغُسْلَ ثُمَّ لَبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ دُهْنٍ بَيْتَهُ مَا كُتِبَ أَوْ مِنْ طِبِّهِ ثُمَّ لَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ لِعَبَادَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ صَدَقَ وَزِيَادَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ [راجع: ۲۱۸۷۲].

(۲۱۹۰۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۲۱۹۰۳) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الْغِفَارِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ لَكَ لَعَنَاقُ يَا أَبَا ذَرٍّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ لَكَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْاَقْلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ كَذَا وَكَذَا اعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَقُولُ لَكَ إِنَّ الْخَيْلَ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ إِنَّ الْخَيْلَ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

(۲۱۹۰۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے ابو ذر! جو بات میں کہہ رہا ہوں اسے اچھی طرح سمجھ لو، ایک بکری کا بچہ جو کسی مسلمان کو ملے، وہ اس کے لئے اس سے بہت بہتر ہے کہ احد پہاڑ اس کے لئے سونے کا بن جائے جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ جائے، اے ابو ذر! میری بات اچھی طرح سمجھ لو، کہ مالدار لوگ ہی قیامت کے دن مالی قلت کا شکار ہوں گے سوائے اس کے جو اس طرح تقسیم کر دے، اے ابو ذر! میری بات اچھی طرح سمجھ لو، کہ قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانی میں خیر رکھ دی گئی ہے۔

(۲۱۹۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ قَالَ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفِسْقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكَفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ [راجع: ۲۱۷۹۷].

(۲۱۹۰۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے نسب کی نسبت کرتا ہے، وہ کفر کرتا ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کی

ملکیت میں نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے، اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر یا دشمن خدا کہہ کر پکارتا ہے، حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ پلٹ کر کہنے والے پر جا پڑتا ہے۔

(۲۱۹.۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ وَمُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصْرَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤَذَّنَ لَهُ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَقَا عَيْنَهُ لَهْدِرَتْ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ [قال الترمذی: غریب۔

قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۷۰۷)، [راجع: ۲۱۶۸۷].

(۲۱۹.۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی کے گھر کا پردہ اٹھا کر اجازت لینے سے پہلے اندر جھانکنے لگے تو اس نے ایک ایسی حرکت کی جو اس کے لئے حلال نہ تھی، یہی وجہ ہے کہ اگر گھر والا کوئی آدمی اس کی آنکھ پھوڑ دے تو وہ کسی تاوان کے بغیر ضائع ہو جائے گی، اور اگر کوئی آدمی کسی ایسے دروازے پر گذرتا ہے جہاں پردہ پڑا ہو اور نہ ہی دروازہ بند ہو، اور اس کی نگاہ اندر چلی جائے تو اس پر گناہ نہیں ہوگا بلکہ گناہ تو اس گھر والوں پر ہوگا۔

(۲۱۹.۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا دَرَّاجٌ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّةَ أَيَّامٍ ثُمَّ اعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَقُولُ لَكَ بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ السَّابِعُ قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّ أَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ وَإِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنُ وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا وَإِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ

(۲۱۹.۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا چھ دن ہیں، اس کے بعد اے ابو ذر! میں تم سے جو کہوں اسے اچھی طرح سمجھ لینا، جب ساتواں دن آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں خفیہ اور ظاہر بہر طور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، جب تم سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی بھی کر لیا کرو، کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اگرچہ تمہارا کوڑا ہی گرا ہو (وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہنا) امانت پر قبضہ نہ کرنا اور کبھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔

(۲۱۹.۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَيَّامٍ اعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَا تُؤْوِيَنَّ أَمَانَةً وَلَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ

(۲۱۹.۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹.۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ قَالَ رَأَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ لِأَبِي ذَرٍّ شَبِيهَا آخِرُ حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
(۲۱۹۰۸) ابوالاسود دلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے لیکن مجھے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نظر نہیں آیا۔

مُسْنَدُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۱۹۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ شُرْحَبِيلَ قَالَ أَخَذْتُ نَهْسًا بِالْأَسْوَافِ فَأَخَذَهُ مِنِّي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَرْسَلَهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا [اخرجه الحميدى (۴۰۰) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۲۰۰۳، ۲۲۰۱۰]
(۲۱۹۰۹) شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بازار میں لٹورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۱۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا [قال الألبانى: صحيح (أبو داود: ۳۳۶۲، النسائي: ۲۶۷/۷). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن].

(۲۱۹۱۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۳۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۱۱) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ [اخرجه عبد بن حميد (۲۴۰). قال شعيب: صحيح لغيره دون (وإنهما. الحوض)]. [انظر: ۲۱۹۹۳].

(۲۱۹۱۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم میں اپنے دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک تو کتاب اللہ ہے جو کہ آسمان و زمین کے درمیان لٹکی ہوئی رسی ہے، اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ پہنچیں۔

(۲۱۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَحَدَّثَهُ حَدِيثًا فَأَمَرَ إِنْ سَأَنَا أَنْ يَكْتُبَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَحَاهُ [قال الألبانى: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۳۶۴۷)].

(۲۱۹۱۲) ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ملاقات کے لئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان سے کوئی حدیث بیان کی، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اسے لکھ لے لیکن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کوئی حدیث بھی لکھنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ انہوں نے اسے مٹا دیا۔

(۲۱۹۱۳) قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَأَرْسَلُوا إِلَيَّ خَارِجَةَ بِنْتُ زَيْدٍ فَقَالَ قَالَ أَبِي قَامَ أَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ فَقَدْ أَعْلَمْتُ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا لِقِرَاءَةٍ فَأَنَا أَفْعَلُ [أخرجه البخارى فى جزء القراءة (۲۹۲)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن. [انظر: ۲۱۹۶۰].

(۲۱۹۱۳) مطلب بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے درمیان نمازِ ظہر و عصر میں قراءت کے متعلق اختلاف رائے ہونے لگا تو انہوں نے خارجہ بنت زید رضی اللہ عنہا کے پاس ایک آدمی کو یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طویل قیام فرماتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے رہتے تھے، میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ایسا قراءت ہی کی وجہ سے ہو سکتا ہے اس لئے میں بھی قراءت کرتا ہوں۔

(۲۱۹۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِخَرْصِهَا وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ [صححه البخارى (۲۱۸۸)، ومسلم (۱۵۳۹)، وابن حبان (۵۰۰۱ و ۵۰۰۵ و ۵۰۰۹)]. [راجع: مسند ابن عمر: ۴۴۹۰، ۴۵۴۱].

(۲۱۹۱۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۴۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقَبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَالِي حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحَّحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمْ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُمْ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ

مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ [صححه

البخاری (۷۳۱)، ومسلم (۷۸۱)، وابن خزيمة (۱۲۰۳ و ۱۲۰۴)، وابن حبان (۲۴۹۱)]. [انظر: ۲۱۹۳۰،

۲۱۹۳۹، ۲۱۹۶۲، ۲۱۹۷۱].

(۲۱۹۱۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آ جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو گئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۱۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۳۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۱۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ

[راجع: ۲۱۹۱۴] فَأَخْبَرَهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا [راجع: ۲۱۹۱۴]

(۲۱۹۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں پر لگی ہوئی کھجور کو کئی ہوئی کھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا

ہے، تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عرایا“ میں اس کی اجازت دے دی ہے۔

(۲۱۹۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ

آيَةً [صححه البخاری (۱۹۲۱) ومسلم (۱۰۹۷) وابن خزيمة (۱۹۴۱)]. [انظر: ۲۱۹۵۲، ۲۱۹۵۶، ۲۱۹۵۷،

۲۱۹۵۸، ۲۱۹۷۶، ۲۲۰۱۱].

(۲۱۹۱۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو

نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ

لیتا ہے۔

(۲۱۹۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ وَقَالَ مَرَّةً قَضَى بِالْعُمَرَى [صححه ابن حبان (۵۱۳۲ و ۵۱۳۳)]. قال الألباني:

صحيح (ابن ماجه: ۲۳۸۱، النسائي: ۱۷۰/۶ و ۱۷۱). [انظر: ۲۱۹۸۷، ۲۱۹۸۸].

(۲۱۹۱۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۲۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْسِنُ السَّرْيَانِيَّةَ إِنَّهَا تَأْتِينِي كُتُبٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَعَلَّمَهَا فَتَعَلَّمْتُهَا فِي سَبْعَةِ عَشَرَ يَوْمًا [صححه

ابن حبان (۷۱۳۶)، والحاكم (۴۲۲/۳). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تم سریانی زبان اچھی طرح جانتے ہو، کیونکہ میرے پاس خطوط آتے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے سیکھ لو، چنانچہ میں نے اسے صرف سترہ دن میں سیکھ لیا۔

(۲۱۹۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَى رَجُلَانِ قَدْ افْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ قَالَ فَسَمِعَ رَافِعٌ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۳۳۹۰، ابن ماجه: ۲۴۶۱، النسائي:

۵۰/۷). قال شعيب: إسناده حسن]. [انظر: ۲۱۹۶۶].

(۲۱۹۲۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، بخدا! ان سے زیادہ اس حدیث کو میں جانتا ہوں، دراصل ایک مرتبہ دو آدمی لڑتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری حالت یہی ہوتی ہے تو تم زمین کو کرائے پر نہ دیا کرو، جس میں سے رافع رضی اللہ عنہ نے صرف اتنی بات سن لی کہ زمین کو کرائے پر مت دیا کرو۔

(۲۱۹۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانَ سَعِيدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ الدَّبَلِيِّ قَالَ لَقِيتُ أَبِي بَنِي كَعْبٍ فَقُلْتُ يَا أبا الْمُنْذِرِ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْقَدْرِ فَحَدَّثَنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ مِنْ قَلْبِي قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ بَعْدَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ جَبَلَ أَحَدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِنَكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مِتَّ

عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَدَخَلَتْ النَّارَ قَالَ فَاتَيْتُ حُدَيْفَةَ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ وَاتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ وَاتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ [قال الألباني: صحيح (أبو داود):

(۴۶۹۹). قال شعيب: [إسناده قوى]. [انظر: ۲۱۹۴۷، ۲۱۹۹۲].

(۲۱۹۲۲) ابن دلیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمزدر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ وسوسے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ وسوسے دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان وزمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کامل ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آ نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا۔

(۲۱۹۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نَحْوًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَهُ عَنْهُ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَجَلُ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْتَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُلْغَهُ غَيْرَهُ فَإِنَّهُ رَبُّ حَامِلٍ فَقِهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ وَرَبُّ حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ

[صححه ابن حبان (۶۷ و ۶۸۰). حسنه الترمذی. قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۶۶۰، الترمذی: ۲۶۵۶)].

(۲۱۹۲۳) ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نصف النہار کے وقت مروان کے پاس سے

نکلے تو ہم آپس میں کہنے لگے کہ مروان نے اس وقت اگر انہیں بلایا ہے تو یقیناً کچھ پوچھنے کے لیے ہی بلایا ہوگا، چنانچہ میں اٹھ کر

ان کے پاس گیا اور ان سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہاں! اس نے مجھ سے کچھ چیزوں کے متعلق پوچھا تھا جو میں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو ہم سے کوئی حدیث

سنے، اسے یاد کرے اور آگے تک پہنچادے کیونکہ بہت سے لوگ "جو فقہ کی بات اٹھائے ہوتے ہیں" خود فقہ نہیں ہوتے، البتہ

ایسے لوگوں تک بات پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ اور سمجھدار ہوتے ہیں۔

(۲۱۹۲۴) ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ أَبَدًا إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَمَنَاصِحَةُ وِلَاةِ الْأَمْرِ وَالزُّوْمُ الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ [صححه ابن حبان (۶۷ و ۶۸۰). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۳) تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مسلمان کے دل کو کبھی بھی خیانت میں مبتلا نہیں کیا جاسکتا، اللہ کے لئے اخلاص کے ساتھ عمل کرنا، حکمرانوں کی خیر خواہی کرنا اور جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا، کیونکہ ان کی دعاء انہیں پیچھے سے گھیر لیتی ہے۔

(۲۱۹۲۵) وَقَالَ مَنْ كَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةُ جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ الدُّنْيَا فَفَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ [صححه ابن حبان (۶۸۰). قال البوصيري: هذا إسناده صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۴۱۰۵)].

(۲۱۹۲۵) اور فرمایا جس شخص کا غم ہی آخرت ہو، اللہ اس کے متفرقات کو جمع کر دیتا ہے اور اس کے دل کو غنی کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر خود ہی آ جاتی ہے اور جس شخص کا مقصد ہی دنیا ہو، اللہ اس کے معاملات کو متفرق کر دیتا ہے، اس کی تنگدستی کو اس کی آنکھوں کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے، اور دنیا پھر بھی اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی گئی ہوتی ہے۔

(۲۱۹۲۶) وَسَأَلْنَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَهِيَ الظُّهْرُ [اخرجه الدارمی (۲۳۵). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۶) اور ہم نے نبی ﷺ سے صلوٰۃ وسطیٰ کے متعلق سوال کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز ظہر ہے۔

(۲۱۹۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قَسِيطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ [صححه البخاری (۱۰۷۲)، ومسلم (۵۷۷)، وابن خزيمة (۵۶۸)، وابن حبان (۲۷۶۲ و ۲۷۶۹)]. [النظر: ۲۱۹۶۱].

(۲۱۹۲۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۃ نجم کی تلاوت کی لیکن نبی ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔

(۲۱۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صَخِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِدِي قَرَدٍ أَرْضٌ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَيْنِ صَفًّا يُوَارِي الْعَدُوَّ وَصَفًّا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رُكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هُوَلَاءَ إِلَى مَصَافٍ هُوَلَاءَ وَهُوَ لَاءٌ إِلَى مَصَافٍ هُوَلَاءَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً أُخْرَى [تقدم في مسند ابن عباس: ۲۰۶۳].

(۲۱۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو سلیم کے ایک علاقے میں جس کا نام ”ذی قرد“ تھا، نماز خوف پڑھائی، لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لٹے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی۔

(۲۱۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّكِيِّ الْفَزَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ [صحيحه ابن حبان (۲۸۷۰)].

قال الألبانی: صحيح بما قبله (النسائی: ۱۶۸/۳). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن.

(۲۱۹۲۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت زید بن ثابتؓ سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِحُجْرَةٍ فَكَانَ يَخْرُجُ يُصَلِّي فِيهَا فَفَطِنَ لَهُ أَصْحَابُهُ فَكَانُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ [راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۳۰) حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے حجرے میں تھے، باہر آ کر وہ اپنے حجرے میں نماز پڑھتے تھے، لوگوں کو پتہ چل گیا تو وہ نبی ﷺ کی نماز میں شریک ہونے لگے۔

(۲۱۹۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةَ أَشَدَّ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَالَ فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۱۱)].

(۲۱۹۳۱) حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز دو پہر کی گرمی میں پڑھتے تھے، اور صحابہ کرام جنہم کے لئے اس سے زیادہ سخت نماز کوئی نہ تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ”تمام نمازوں کی اور خصوصیت کے ساتھ درمیانی نماز کی پابندی کیا کرو“ اور فرمایا اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو نمازیں ہیں۔

(۲۱۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ كَانَ ابْنُ الْعَاصِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَكْتُبَانِ الْمَصَاحِفَ فَمَرُّوا عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنِيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ فَقَالَ عُمَرُ لَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَكْتَبِيهَا قَالَ شُعْبَةُ فَكَانَهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا تَرَى أَنَّ الشَّيْخَ إِذَا لَمْ يُحْصَنْ جُلِدَ وَأَنَّ الشَّابَّ إِذَا زَنَى وَقَدْ أُحْصِنَ رُجِمَ

(۲۱۹۳۲) حضرت ابن عباسؓ اور زید بن ثابتؓ مصاحف قرآنی لکھنے پر مامور تھے، لکھتے لکھتے جب وہ اس آیت پر پہنچے تو حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ہے کہ ”جب کوئی شادی شدہ مرد و عورت بدکاری کریں تو بہر حال انہیں رجم کرو۔“ حضرت عمرؓ نے اس پر فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور عرض کیا تھا کہ مجھے یہ آیت لکھوادےجئے (تو نبی ﷺ نے اسے مناسب نہ سمجھا) حضرت عمرؓ نے

مزید فرمایا کہ اس آیت کے الفاظ میں ”شیخ“ کا لفظ دیکھو، اگر کوئی شیخ (معمراًدی) شادی شدہ نہ ہو تو اسے کوڑے مارے جاتے ہیں اور کوئی نوجوان اگر شادی شدہ ہو کر بدکاری کرے تو اسے رجم کیا جاتا ہے۔

(۲۱۹۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذَنْبًا نَيْبٍ فِي شَاةٍ فَذَبَّحُوهَا بِمَرُورَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَكْلِهَا

(۲۱۹۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بھیڑ یا کسی بکری کو لے کر بھاگ گیا جسے لوگوں نے چھڑا لیا اور اسے تیز دھاڑ پھڑ سے ذبح کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۱۹۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنُبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [صححه مسلم (۳۵۱)]. [انظر: ۲۱۹۸۱، ۲۱۹۸۶، ۲۱۹۹۴، ۲۱۹۹۹، ۲۲۰۰۹]

(۲۱۹۳۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۱۹۳۵) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ أَنَسُ خَرَجُوا مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ بِقِتْلَتِهِمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَإِنَّهَا تَنْفِي النَّارُ خَبَّتِ الْفِضَّةُ [صححه البخاری (۱۸۸۴)، ومسلم (۱۳۸۴ و ۲۷۷۶)]. [انظر: ۲۱۹۶۸، ۲۱۹۶۹، ۲۱۹۷۳، ۲۱۹۷۵]

(۲۱۹۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے دو گروہ ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ، طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۳۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نَسَبَّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأَتَى رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسَبَّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَخَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوهَا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوا [صححه ابن خزيمة

(۷۵۲)، وابن حبان (۰۱۷). قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر: ۲۱۹۹۸].

(۲۱۹۳۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کریں، پھر ایک انصاری نے ایک خواب دیکھا جس میں کسی نے اس سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد تمہیں اس طرح تسبیحات پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ انہیں ۲۵، ۲۵ مرتبہ پڑھا کرو اور ان میں ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کا اضافہ کر لو، جب صبح ہوئی تو اس نے اپنا یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح کیا کرو۔

(۲۱۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحِبُّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ بِي مِنَ الرَّمَانَةِ وَقَدْ تَرَى وَذَهَبَ بَصْرِي قَالَ زَيْدٌ فَثَقُلْتُ فَاخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ فَخَذِي حَتَّى خَشِيتُ أَنْ تَرْضَاهَا فَقَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أَوْلَى الضَّرِّ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ [صححه ابن حبان (۴۷۱۳)]. قال شعيب: إسناده صحيح.

(۲۱۹۳۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھا کرتا تھا (ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ وحی نازل ہونے لگی اور سیکنہ چھانے لگا، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی، بخدا! میں نے اس سے زیادہ بھاری کوئی چیز محسوس نہیں کی، پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا زید! لکھو (میں نے شانے کی ایک ہڈی پکڑی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت لکھو) مسلمانوں میں سے جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، (میں نے اسے لکھ لیا) حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی تو چلے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں راہ خدا میں جہاد کرنے کو پسند کرتا ہوں لیکن میرا پاچ پن آپ کے سامنے ہے اور میری بینائی بھی چلی گئی ہے (یا رسول اللہ! وہ آدمی جو جہاد میں شریک نہیں ہو سکتا مثلاً نابینا وغیرہ تو وہ کیا کرے؟)

(بخدا! ابھی ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ سیکنہ چھانے لگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر آ گئی) اور اس کا بوجھ مجھ پر اتنا پڑا کہ مجھے اس کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا، (حتیٰ کہ یہ کیفیت ختم ہو گئی) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو "مسلمانوں میں سے جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے لوگ" جو معذور و مجبور نہ ہوں" اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔"

(۲۱۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ [صححه البخارى (۲۸۳۲)].

(۲۱۹۳۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ فَسَمِعَ أَهْلَ الْمَسْجِدِ صَلَاتَهُ قَالَ فَكَثُرَ النَّاسُ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَخَفِيَ عَلَيْهِمْ صَوْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يَسْتَأْنِسُونَ وَيَتَنَحَّحُونَ قَالَ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا زِلْتُمْ بِالَّذِي تَصْنَعُونَ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَتْ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهَا وَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا صَلَاةَ الْمَكْتُوبَةِ [راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۳۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آ جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو گئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۴۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [اخرجه عبد بن حميد (۲۴۴) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف] [انظر: ۲۱۹۴۱، ۲۱۹۶۳].

(۲۱۹۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

(۲۱۹۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ [راجع: ۲۱۹۴۰].

(۲۱۹۴۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۴۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حِينَ قَالَ طُوبَى لِلشَّامِ طُوبَى لِلشَّامِ قُلْتُ مَا بَالُ الشَّامِ قَالَ الْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَجْنِحَتِهَا عَلَى الشَّامِ [صححه ابن حبان (۱۱۴ و ۷۳۰۴). قال الترمذی: حسن غریب.

قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۹۵۴). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن]. [انظر بعده].

(۲۱۹۳۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا ملک شام کے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے پوچھا کہ شام کی کیا خصوصیت ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک شام پر فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(۲۱۹۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرَّقَاعِ إِذْ قَالَ طُوبَى لِلشَّامِ قِيلَ وَلِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةً أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا [راجع ما قبله].

(۲۱۹۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا ملک شام کے لئے خوشخبری ہے، میں نے پوچھا کہ شام کی کیا خصوصیت ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک شام پر فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(۲۱۹۴۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ يُخْبِرُنِي عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِي الْمَسْجِدِ قُلْتُ لِابْنِ لَهِيْعَةَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ قَالَ لَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۹۳۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سینگی لگوائی ہے، راوی نے پوچھا کہ اپنے گھر کی مسجد مراد ہے؟ تو ابن لہیعہ نے بتایا کہ نہیں، اصل مسجد نبوی مراد ہے۔

(۲۱۹۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَوْ أَبَا أَيُّوبَ قَالَ لِمُرْوَانَ أَلَمْ أَرَكَ قَصْرَتِ سَجْدَتِي الْمَغْرِبِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالْأَعْرَافِ [صححه ابن خزيمة (۵۱۸) و ۵۱۹ و ۵۴۰]، والحاكم (۲۳۷/۱). قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر: ۲۳۹۴۰].

(۲۱۹۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۴۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعَ قَبْلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَأَطْلَعْ مِنْ قَبْلِ كَذَا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدَّنَا [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی حسن الإسناد (الترمذی: ۳۹۳۴)].

(۲۱۹۳۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا رخ کر کے فرمایا اے اللہ! ان کے دلوں کو

متوجہ فرما، پھر ایک اور جانب رخ کر کے فرمایا اے اللہ! ان کے دلوں کو متوجہ فرما اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطاء فرما۔

(۲۱۹۴۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سِنَانَ يُحَدِّثُ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدِ الْجَمِصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدْرِ فَاتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ جَبَلٌ أَحَدٌ أَوْ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٍ ذَهَبًا أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخِطِنِكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَأَنَّكَ إِنْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ [راجع: ۲۱۹۲۲]۔

(۲۱۹۳۷) ابن دیلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمنذر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ دوسو سے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ دوسو دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان وزمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کامل ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آ نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

(۲۱۹۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ ذُوَيْبٍ يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ آلَ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عِنْدَهَا رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَكَانُوا يُصَلُّونَهَا قَالَ قَبِيصَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِأَنَّ أَنَسًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَجِيرٍ فَفَعَدُوا وَيَسْأَلُونَهُ وَيُفْتِيهِمْ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ وَلَمْ يُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ فَعَدَ يُفْتِيهِمْ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ فَانْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُصَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ [انظر بعده]۔

(۲۱۹۳۸) قبیسہ بن ذویب کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آل زبیر کو بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں (نفل کے طور پر) پڑھی ہیں، چنانچہ وہ لوگ بھی یہ دو رکعتیں پڑھنے لگے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو وہ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بخشش فرمائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگ زیادہ جانتے ہیں، دراصل بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ کچھ دیہاتی لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت آئے، اور سوالات کرنے

بیٹھ گئے، نبی ﷺ انہیں جوابات دیتے رہے، پھر ظہر کی نماز پڑھی اور بعد کی دو سنتیں نہیں پڑھیں اور انہیں مسائل بتانے لگے، یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، نماز پڑھ کر نبی ﷺ اپنے گھر چلے گئے، اس وقت یاد آیا کہ انہوں نے تو ابھی تک ظہر کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں، چنانچہ وہ دو رکعتیں نبی ﷺ نے عصر کے بعد پڑھی تھیں، اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مغفرت فرمائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت نبی ﷺ کو ہم لوگ زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے نماز عصر کے بعد نوافل سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ آلَ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع ماقبله].

(۲۱۹۴۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۵۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابِنَةِ [راجع: ۲۱۹۹۶].

(۲۱۹۵۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۹۵۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا [انظر: ۲۲۰۰۱].

(۲۱۹۵۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تک پھل خوب پک نہ جائے، اسے فروخت نہ کرو۔

(۲۱۹۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ تَسَحَّرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ لِرَزِيدٍ كَمْ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطْبَاءُ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْكُمْ قَرَنَ مَعَهُ رَجُلًا مِّنَّا فَنَرَى أَنْ يَلِيَ هَذَا الْأَمْرَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا مِنْكُمْ وَالْآخَرُ مِّنَّا قَالَ فَتَتَابَعَتْ خُطْبَاءُ الْأَنْصَارِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّمَا الْإِمَامُ يَكُونُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَنَحْنُ أَنْصَارُهُ كَمَا كُنَّا أَنْصَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَزَاكُمْ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ حَيٍّ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ وَتَبَّتْ

قَانِلَكُمْ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتُمْ غَيْرَ ذَلِكَ لَمَا صَلَحْنَاكُمْ [صححه الحاكم (۷۶/۳) قال شعيب: إسناده صحيح] (۲۱۹۵۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انصار کے خطباء کھڑے ہو گئے، ان میں سے کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ اے گروہ مہاجرین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تم میں سے کسی کو کسی کام یا عہدے پر مقرر فرماتے تھے تو ہم میں سے ایک آدمی کو بھی ساتھ ملاتے تھے، اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ اس حکومت کے سربراہ بھی دو ہوں، ایک تم میں سے ہو اور ایک ہم میں سے ہو، اور خطباء انصار مسلسل اسی بات کو دہرانے لگے۔

اس پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں سے تھے لہذا حکمران بھی مہاجرین میں سے ہوگا، ہم اس کے معاون ہوں گے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون تھے، تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے گروہ انصار! اس قبیلے کی طرف سے اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور تمہارے اس کہنے والے کو ثابت قدم رکھے، پھر فرمایا بخدا! اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور راہ اختیار کرتے تو ہم تم سے متفق نہ ہوتے۔

(۲۱۹۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ زَيْدٌ ذَهَبَ بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبَ بِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا غُلَامٌ مِنْ بَنِي النَّجَارِ مَعَهُ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ بِضْعَ عَشْرَةَ سُورَةً فَأَعْجَبَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا زَيْدُ تَعَلَّمْ لِي كِتَابَ يَهُودَ فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ زَيْدٌ فَتَعَلَّمْتُ كِتَابَهُمْ مَا مَرَّتْ بِي خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حَتَّى حَذَقْتُهُ وَكُنْتُ أَقْرَأُ لَهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَأَجِيبُ عَنْهُ إِذَا كَتَبَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۳۶۴۵، الترمذی: ۲۷۱۵). قال شعيب: إسناده حسن]. [انظر: ۲۱۹۵۵، ۲۲۰۰۷].

(۲۱۹۵۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ کر خوش ہوئے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بنو نجار کے اس لڑکے کو آپ پر نازل ہونے والی قرآن کی کئی سورتیں یاد ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب ہوا اور فرمایا زید! یہودیوں کا طرز تحریر سیکھ لو، کیونکہ اپنے خطوط کے حوالے سے بخدا مجھے یہودیوں پر اعتماد نہیں ہے، چنانچہ میں نے ان کی لکھائی سیکھنا شروع کر دی، اور ابھی پندرہ دن بھی نہیں گزرنے پائے تھے کہ میں اس میں مہارت حاصل کر چکا تھا، اور میں ہی ان کے خطوط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سناتا تھا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے تھے تو میں ہی اسے لکھا کرتا تھا۔

(۲۱۹۵۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۹۵۴].

(۲۱۹۵۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۷) ح وَزَيْدٌ قَالَ أَنبَأَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۸) ح وَوَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ

آيَةً قَالَ قَالَ يَزِيدٌ فِي حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لِيَزِيدٍ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ نَحْوًا مِنْ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۶-۲۱۹۵۷-۲۱۹۵۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر

ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں

آدی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۵۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ

خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے

تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدی پچاس آیتیں

پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۶۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي

الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ [راجع: ۲۱۹۱۳].

(۲۱۹۶۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کسی نے ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کے متعلق سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان میں قیام لمبا فرماتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔

(۲۱۹۶۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَزَيْدٌ قَالَا أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ

بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا قَالَ يَزِيدٌ قَرَأْتُ عِنْدَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۹۲۷].

(۲۱۹۶۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ

نہیں کیا۔

(۲۱۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ [راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۶۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلَ اللَّهِ الْيَهُودَ وَقَالَ عُثْمَانُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [راجع: ۲۱۹۴۰].

(۲۱۹۶۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

(۲۱۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرَّقْبَى لِلْوَارِثِ [قال الألبانی: صحيح بما قبله و بعده (النسائی: ۲۶۹/۶). قال شعيب: صحيح]. [انظر: ۲۱۹۸۴].

(۲۱۹۶۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرَصِهَا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۶۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۴۴۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا آتَى رَجُلَانِ قَدْ افْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ قَالَ فَسَمِعَ رَافِعٌ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ [راجع: ۲۱۹۲۱].

(۲۱۹۶۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، بخدا! ان سے زیادہ اس حدیث کو میں جانتا ہوں، دراصل ایک مرتبہ دو آدمی لڑتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری حالت یہی ہونی ہے تو تم زمین کو کرائے پر نہ دیا کرو، جس میں سے رافع رضی اللہ عنہ نے صرف اتنی بات سن لی کہ زمین کو کرائے پر مت دیا کرو۔

(۲۱۹۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِبِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَتَمَهَا وَقَالَ النَّاسُ حَيِّزٌ وَأَنَا وَأَصْحَابِي حَيِّزٌ وَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ كَذَبْتَ وَعِنْدَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُمَا قَاعِدَانِ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لَوْ شَاءَ هَذَا لَحَدَّثَاكَ فَرَفَعَ عَلَيْهِ مَرْوَانُ الدَّرَّةَ لِيَضْرِبَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ صَدَقَ [راجع: ۱۱۱۸۴].

(۲۱۹۶۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ نصر نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکمل سنائی، اور فرمایا تمام لوگ ایک طرف ہیں اور میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک پلڑے میں ہیں، اور فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت فرض نہیں رہی، البتہ جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے، یہ حدیث سن کر مروان نے ان کی تکذیب کی، اس وقت وہاں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جو مروان کے ساتھ اس کے تحت پر بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اگر یہ دونوں چاہیں تو تم سے یہ حدیث بیان کر سکتے ہیں لیکن ان میں سے ایک کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ان سے ان کی قوم کی چوہدراہٹ چھین لو گے اور دوسرے کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ان سے صدقات روک لو گے، اس پر وہ دونوں حضرات خاموش رہے، اور مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو مارنے کے لئے کوڑا اٹھا لیا، یہ دیکھ کر ان دونوں حضرات نے فرمایا یہ سچ کہہ رہے ہیں۔

فائدہ: اس روایت کی صحت پر راقم الحروف کو شرح صدر نہیں ہو پارہا۔

(۲۱۹۶۸) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ أَنَسُ خَرَجُوا مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ بِقَتْلِهِمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقًا يَقُولُونَ بِقَتْلِهِمْ وَفَرِيقًا يَقُولُونَ لَا قَالَ بَهْزٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَإِنَّهَا تُنْفِي الْخَبْثَ كَمَا تُنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ [راجع: ۲۱۹۳۵]

(۲۱۹۶۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے دو گروہ ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ، طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ وَقَالَ فِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ بَهْزٍ

(۲۱۹۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۷۰) حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ يَا جُرُّ الْأَرْضِ بِنِصْفٍ أَوْ بِثُلُثٍ أَوْ بِرُبْعٍ [انظر: ۲۱۹۷۴].

(۲۱۹۷۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ”مخابرة“ سے منع فرمایا ہے، میں نے ”مخابرة“ کا معنی پوچھا تو فرمایا زمین کو نصف، تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بٹائی پر لینا۔

(۲۱۹۷۱) حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَصَلِّي فِيهَا فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ يَعْنِي رَجَالًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّحُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا قَالَ فَقَالَ لَهُمْ أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ

[راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۷۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آ جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو گئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۷۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَلَمْ أَرَكَ اللَّيْلَةَ خَفَفْتَ الْقِرَاءَةَ فِي سَجْدَتِي الْمَغْرِبِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْرَأُ فِيهِمَا بِطَوْلَى الطُّولِيِّينَ [صححه البخاری (۷۶۵)، وابن

حزيمة (۵۱۵ و ۵۱۶)]. [انظر: ۲۱۹۸۰، ۲۱۹۸۵].

(۲۱۹۷۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۷۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ نَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ أَنَسُ خَرَجُوا مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ نَقَلْتَهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَكَانَ فَرِيقٌ يَقُولُونَ قَتَلْتَهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُونَ لَا قَالَ بَهْرُ قَالَ نَزَلَ اللَّهُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ [راجع: ۲۱۹۳۵].

(۲۱۹۷۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے دو گروہ ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ، طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۷۴) حَدَّثَنَا قِيَاضُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الرَّقِيُّ عَنْ جَعْفَرِ يَعْنِي ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ نَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ نَابِتٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ مَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِنِصْفٍ أَوْ بِثُلُثٍ أَوْ بِرُبُعٍ أَوْ بِأَسْبَاطِهِ هَذَا [راجع: ۲۱۹۷۰].

(۲۱۹۷۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ”مخابرة“ سے منع فرمایا ہے، میں نے ”مخابرة“ کا معنی پوچھا تو فرمایا زمین کو نصف، تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بیٹائی پر لینا۔

(۲۱۹۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ نَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ وَاللَّهُ أُرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا قَالَ رَجَعَ أَنَسُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فَرِيقٌ يَقُولُونَ قَتَلْتَهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُونَ لَا فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ وَقَالَ إِنَّهَا طَيِّبَةٌ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ [راجع: ۲۱۹۳۵].

(۲۱۹۷۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے دو گروہ ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ، طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۷۶) حَدَّثَنَا بَهْرُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ أَنَّهُ تَسَحَّرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى آتَيْنَا الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسُ فَقُلْتُ لَزَيْدٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ

قَدْرُ قِرَاءَةِ خَمْسِينَ آيَةً أَوْ سِتِّينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۷۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس ساٹھ آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا كَيْلًا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۷۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۲۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۷۸) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْحُولٍ وَعَطِيَّةَ وَضَمْرَةَ وَرَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ زَوْجٍ وَأُخْتٍ لِلَّهِ وَأَبٍ فَأَعْطَى الزَّوْجَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ فَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِذَلِكَ

(۲۱۹۷۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے وراثت کا یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک عورت فوت ہوئی جس کے ورثاء میں ایک شوہر اور ایک حقیقی بہن ہے تو انہوں نے نصف مال شوہر کو دے دیا اور دوسرا نصف بہن کو، کسی نے ان سے اس کے متعلق بات کی تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، انہوں نے بھی یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۱۹۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخَطٍ يَدِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الْمَصَاحِفَ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْتُهَا فَلَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۲۸۰۷)]. [انظر: ۲۱۹۸۲، ۲۱۹۹۱].

(۲۱۹۷۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورہ احزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۲۱۹۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ

أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَهُ مَا لِي أَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّورِ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِطُولِي الطُّولِيِّينَ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَمَا طُولِي الطُّولِيِّينَ قَالَ الْأَعْرَافُ [راجع: ۲۱۹۷۲].

(۲۱۹۸۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۸۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۱۹۸۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۱۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ فَقَدْتُ آيَةَ مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمَصَاحِفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ فَالْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ [راجع: ۲۱۹۷۹].

(۲۱۹۸۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورہ احزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنْ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ پھر میں نے اس کی سورت میں مصحف کا حصہ بنا دیا۔

(۲۱۹۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنَّكَ غُلَامٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتِهْمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنْ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَنْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ أَتَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي بِاللَّيْلِ شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [تقدم في مسند أبي بكر: ۵۷].

(۲۱۹۸۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس جنگ یمامہ کے موقع پر ایک قاصد کو بھیج کر مجھے بلایا، میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے

فرمایا اے زید بن ثابت! آپ ایک سمجھدار نوجوان ہو، ہم آپ پر کوئی تہمت نہیں لگاتے، آپ نبی ﷺ کے دور میں وحی لکھا کرتے تھے، آپ قرآن کریم کو تلاش کر کے ایک جگہ اکٹھا کر دو، زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بخدا! اگر یہ لوگ مجھے کسی پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانے کا حکم دیتے تو وہ میرے لیے جمع قرآن کے اس حکم سے زیادہ وزنی نہ ہوتا، میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ حضرات وہ کام کرنا چاہتے ہیں جو نبی ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! اسی میں خیر ہے، پھر وہ مجھے مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے مجھے بھی اس کام پر شرح صدر عطاء فرما دیا جس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کو شرح صدر ہوا تھا۔

(۲۱۹۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرُّقْبَى لِلَّذِي أَرْقَبَهَا وَالْعُمْرَى لِلَّذِي أُعْمِرَهَا [راجع: ۲۱۹۶۴].

(۲۱۹۸۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ اور ”رقعی“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ طُولَى الطُّولِيِّينَ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا طُولَى الطُّولِيِّينَ قَالَ الْأَعْرَافُ [راجع: ۲۱۹۷۲].

(۲۱۹۸۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَارِجَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۱۹۸۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۱۹۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى لِلْوَارِثِ [راجع: ۲۱۹۱۹].

(۲۱۹۸۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرٍ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحُ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٍو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ حُجْرًا الْمَدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْعُمَرَى فِي الْمِيرَاثِ [راجع: ۲۱۹۱۹].

(۲۱۹۸۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرُقُّوا فَمَنْ أَرَقَبَ فَسَبِيلُ الْمِيرَاثِ [انظر بعده].

(۲۱۹۸۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی جائیداد کو موت پر موقوف مت کیا کرو (کہ جو مر گیا، اس کی ملکیت بھی ختم) اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

(۲۱۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شِبْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى فَهِيَ لِمُعْمِرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتُهُ لَا تَرُقُّوا فَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ [صححه ابن حبان (۵۱۳۴)]. قال الألبانی حسن صحيح الإسناد (أبو داود: ۳۵۵۹، النسائی: ۶/۲۷۲). [راجع ما قبله].

(۲۱۹۹۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کو عمر بھر کے لئے جائیداد دے دے وہ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی دینے والے کی ہوگی، کسی جائیداد کو موت پر موقوف مت کیا کرو (کہ جو مر گیا، اس کی ملکیت بھی ختم) اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

(۲۱۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ أَوْ غَيْرِهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا كُتِبَتْ الْمَصَاحِفُ فَقَدْتُ آيَةً كُنْتُ أَسْمَعُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ إِلَى تَبْدِيلِهَا قَالَ فَكَانَ خُرَيْمَةُ يُدْعَى ذَا الشَّهَادَتَيْنِ أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَقَتْلَ يَوْمَ صِفِّينَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۱۹۷۹].

(۲۱۹۹۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورہ اہزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنْ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۲۱۹۹۲) حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ أَبِي سِنَانِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَهْبِ الْحِمَاصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبِي بَنَ

كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْءٌ فَأُحِبُّ أَنْ تُحَدِّثَنِي بِحَدِيثٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُذْهِبَ عَنِّي مَا أَجِدُ قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ أَهْلَ السَّمَوَاتِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ عَذَابَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ أَحَدٌ لَكَ ذَهَبًا فَأَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ تُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ مَا تُقْبَلُ مِنْكَ وَلَوْ مِتَّ عَلَيَّ غَيْرَ ذَلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تَلْقَى أَحْيَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَتَسْأَلَهُ فَلْيَقِ عَبْدَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ لَقِيَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۹۲۲].

(۲۱۹۹۲) ابن دلیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمنذر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ وسوسے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ وسوسے دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان وزمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کامل ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آ نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا۔

(۲۱۹۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ جَمِيعًا [راجع: ۲۱۹۱۱].

(۲۱۹۹۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم میں اپنے دونوں نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک تو کتاب اللہ ہے جو کہ آسمان وزمین کے درمیان لٹکی ہوئی رسی ہے، اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ پہنچیں۔

(۲۱۹۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۱۹۹۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔
(۲۱۹۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُوْخَذَ بِمِثْلِ خَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطْبًا [راجع: ۲۱۹۱۴].
(۲۱۹۹۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "بیع عرایا" میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۲۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوهَا بِمِثْلِ خَرْصِهَا [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۳۰۰)]. [راجع: ۲۱۹۵۰].

(۲۱۹۹۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "بیع عرایا" میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۲۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حَيْطَانِ الْمَدِينَةِ فِيهِ أَقْبَرٌ وَهُوَ عَلَى بَعْغَتِهِ فَحَادَثَ بِهِ وَكَادَتْ أَنْ تُلْقِيَهُ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبَرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ هَلَكُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسَمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ ثُمَّ قَالَ لَنَا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ قُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ثُمَّ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَقُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ثُمَّ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ثُمَّ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ [صححه مسلم (۲۸۶۷)]. صححه ابن حبان (۱۰۰۰)].

(۲۱۹۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تھے، جہاں کچھ قبریں بھی تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک نخر پر سوار تھے، اچانک وہ نخر بدکنے لگا اور قریب تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گرا دیتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کسی کو معلوم ہے کہ یہ کن لوگوں کی قبریں کی قبریں ہیں؟ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا کہ تمہیں کچھ عذاب قبر سنا دیتا، پھر ہم سے فرمایا عذابِ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم عذابِ جہنم

سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا مسیح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم مسیح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۱۹۹۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً قَالَ فَرَأَى رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ أُمِرْتُمْ بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً فَلَوْ جَعَلْتُمْ فِيهَا التَّهْلِيلَ فَجَعَلْتُمُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُمْ فَاَفْعَلُوا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ [راجع: ۲۱۹۳۶].

(۲۱۹۹۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کریں، پھر ایک انصاری نے ایک خواب دیکھا جس میں کسی نے اس سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد تمہیں اس طرح تسبیحات پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ انہیں ۲۵، ۲۵ مرتبہ پڑھا کرو اور ان میں ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کا اضافہ کر لو، جب صبح ہوئی تو اس نے اپنا یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح کیا کرو۔

(۲۱۹۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۱۹۹۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۲۰۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى إِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ أَوْ غَابَ قَرْنُهَا وَقَالَ إِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ

(۲۲۰۰۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(۲۲۰۰۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتْبَاعُ الشَّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصُومَةً فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ لَهُ هُوَ لَأِ ابْتِاعُوا الشَّمَارَ يَقُولُونَ أَصَابَنَا الدَّمَانُ وَالْقَشَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَبَايَعُوهَا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا [راجع: ۲۱۹۵۱].

(۲۲۰۰۱) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم لوگ اس وقت پھلوں کے پکنے سے پہلے ہی ان کی خرید و فروخت کر لیا کرتے تھے، ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت کے لئے اس کا کوئی مقدمہ پیش ہوا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ بتایا گیا کہ ان لوگوں نے پھل خریدا تھا، اب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے حصے میں تو بوسیدہ اور بے کار پھل آ گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک پھل پک نہ جایا کرے اس وقت تک اس کی خرید و فروخت نہ کیا کرو۔

(۲۲۰۰۲) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ وَقَالَ الْأَدَمَانُ وَالْقَشَامُ

(۲۲۰۰۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدِ الْخُرَّاسَانِيِّ سَمِعَ شَرْحَبِيلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ

أَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَنَحْنُ فِي حَائِطٍ لَنَا وَمَعَنَا فِخَاخٌ نُنْصِبُ بِهَا فَصَاحَ بِنَا وَطَرَدَنَا وَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَيْدَهَا [راجع: ۲۱۹۰۹]۔

(۲۲۰۰۳) شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بازار میں لٹورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے

دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں

کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۲۰۰۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

إِنِّي قَاعِدٌ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِذْ أُوحِيَ إِلَيْهِ قَالَ وَغَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ وَوَقَعَ فِخْدُهُ عَلَى

فِخْدِي حِينَ غَشِيَتْهُ السَّكِينَةُ قَالَ زَيْدٌ فَلَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَطُّ أَثْقَلَ مِنْ فِخْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اكْتُبْ يَا زَيْدُ فَأَخَذْتُ كِتْفًا فَقَالَ اكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُجَاهِدُونَ الْآيَةَ كُلَّهَا إِلَى قَوْلِهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَكَتَبْتُ ذَلِكَ فِي كِتْفٍ فَقَامَ حِينَ سَمِعَهَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَقَامَ حِينَ سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بَمَنْ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ

مِمَّنْ هُوَ أَعْمَى وَأَشْبَاهِ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللَّهِ مَا مَضَى كَلَامُهُ أَوْ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَضَى كَلَامَهُ غَشِيَتْ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّكِينَةُ فَوَقَعَتْ فِخْدُهُ عَلَى فِخْدِي فَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَّةِ

الْأُولَى ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَوْلَى الضَّرْرِ قَالَ زَيْدٌ فَالْحَقُّهَا فَوَاللَّهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ كَانَ

فِي الْكَتِفِ [صححه الحاكم (۸۱/۲)]. قال الألباني حسن صحيح (أبو داود: ۲۵۰۷ و ۳۹۷۵). قال شعيب:

صحيح وهذا إسناده حسن. [انظر: ۲۲۰۰۵، ۲۲۰۰۷].

(۲۲۰۰۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان پر وحی نازل ہونے

لگی اور انہیں سیکھنے نے ڈھانپ لیا، اسی اثناء میں نبی ﷺ کی ران میری ران پر آ گئی، بخدا میں نے اس حالت میں نبی ﷺ کی ران سے زیادہ بوجھل کوئی چیز نہیں پائی، پھر وہ کیفیت دور ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا زید! لکھو، میں نے شانے کی ہڈی پکڑی اور نبی نے فرمایا لکھو لَّا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ أَجْرًا عَظِيمًا“ میں نے اسے لکھ لیا، یہ آیت اور مجاہدین کی فضیلت سن کر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما ”جو نابینا تھے“ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اس شخص کا کیا حکم ہے جو جہاد نہیں کر سکتا مثلاً نابینا وغیرہ؟ بخدا ابھی ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ نبی ﷺ پر پھر سیکھنے چھانے لگا، ان کی ران میری ران پر آ گئی اور مجھے پہلے کی طرح بوجھ محسوس ہوا، پھر وہ کیفیت دور ہوئی تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ وہ آیت پڑھو، چنانچہ میں نے وہ پڑھ کر سنا دی، نبی ﷺ نے اس میں غَيْرُ أُولَى الضَّرِّ كَالْفَرْطِ شامل کر دیا جسے میں نے اس کے ساتھ ملا دیا، اور وہ اب تک میری نگاہوں کے سامنے گویا موجود ہے۔

(۲۲۰۰۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ فذَكَرَ نَحْوَهُ
(۲۲۰۰۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ دُعَاءً وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَاهَدَ بِهِ أَهْلَهُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ قُلْ كُلَّ يَوْمٍ حِينَ تُصْبِحُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَبِكَ وَإِلَيْكَ اللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ فَمَشَيْتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا سِنْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ وَمَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتُ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ إِنَّكَ أَنْتَ وَرَبِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوْفِئِي مُسْلِمًا وَالْحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَمَاتِ وَلَذَّةَ نَظَرٍ إِلَى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلَيَّ لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ أَعُوذُ بِكَ اللَّهُمَّ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلِمَ أَوْ أَعْتَدِي أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ أَوْ أَكْتَسِبَ خَطِيئَةً مُحِبَّطَةً أَوْ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأُشْهِدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأُشْهِدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأُشْهِدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَائِكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنْتَ تَبَعْتُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأُشْهِدُ أَنَّكَ إِنْ تَكَلَّمْتَ إِلَيَّ نَفْسِي تَكَلَّمْتَ إِلَيَّ ضَيْعَةً وَعَوْرَةً وَذَنْبٌ وَخَطِيئَةٌ وَإِنِّي لَا أَلْتَقِي إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاعْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

(۲۲۰۰۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ دعاء سکھائی اور حکم دیا کہ اپنے اہل خانہ کو بھی روزانہ یہ دعاء پڑھنے کی تلقین کریں اور خود بھی صبح کے وقت یوں کہا کریں

”اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیری خدمت کے لئے، ہر خیر تیرے ہاتھ میں ہے، تجھ سے ملتی ہے، تیری مدد سے ملتی ہے اور تیری ہی طرف لوٹتی ہے، اے اللہ! میں نے جو بات منہ سے نکالی، جو منت مانی، یا جو قسم کھائی، تیری مشیت اس سے بھی آگے ہے، تو جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور تو جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، اور تیری توفیق کے بغیر نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی ہم میں کوئی طاقت نہیں، تو ہر چیز پر یقیناً قادر ہے۔“

اے اللہ! میں نے جس کے لئے دعاء کی اس کا حقدار وہی ہے جسے آپ اپنی رحمت سے نوازیں اور جس پر میں نے لعنت کی ہے، اس کا حقدار بھی وہی ہے جس پر آپ نے لعنت کی ہو، آپ ہی دنیا و آخرت میں میرے کارساز ہیں، مجھے اسلام کی حالت میں دنیا سے رخصتی عطاء فرما اور نیکو کاروں میں شامل فرما۔

اے اللہ! میں تجھ سے فیصلے کے بعد رضا مندی، موت کے بعد زندگی کی ٹھنڈک، تیرے رخ زیباکے دیدار کی لذت اور تجھ سے ملنے کا شوق مانگتا ہوں بغیر کسی تکلیف کے اور بغیر کسی گمراہ کن آزمائش کے، اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ کسی پر میں ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے، میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر زیادتی کرے، یا میں ایسا گناہ کر بیٹھوں جو تمام اعمال کو ضائع کر دے یا ناقابل معافی ہو۔

اے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے اللہ! ڈھکی چھپی اور ظاہر سب باتوں کو جاننے والے! عزت و بزرگی والے! میں اس دنیوی زندگی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں ”اور تو گواہ بننے کے لئے کافی ہے“ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، حکومت بھی تیری ہے اور ہر طرح کی تعریف بھی تیری ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ برحق ہے، تجھ سے ملاقات یقینی ہے، جنت برحق ہے، قیامت آ کر رہے گی اور اس میں کوئی شک نہیں اور تو قبروں کے مردوں کو زندہ کر دے گا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا تو گویا مجھے ضائع ہونے کے لیے چھوڑ دیا اور مجھے میرے عیوب، گناہوں اور لغزشات کے سپرد کر دیا، اور میں تو صرف تیری رحمت پر ہی اعتماد کر سکتا ہوں، لہذا میرے سارے گناہوں کو معاف فرما، کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا، اور میری توبہ قبول فرما، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم والا ہے۔

(۲۲۰۰۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزَّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الزَّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۵۴].

(۲۲۰۰۷) حدیث نمبر (۲۱۹۵۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بِزَيْتٍ فَسَاوَمْتُهُ فِيمَنْ سَاوَمَهُ مِنَ التُّجَّارِ حَتَّى ابْتَعْتُهُ مِنْهُ حَتَّى قَالَ فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَبَّحَنِي فِيهِ حَتَّى أَرْضَانِي قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَضْرِبَ عَلَيْهَا فَأَخَذَ رَجُلٌ بِدِرَاعِي مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَيَّ رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَأَمْسَكْتُ يَدِي [صححه ابن حبان (۴۹۸۴)]. قال الألبانی حسن بما قبله (أبو داود):

(۳۴۹۹). قال شعيب: [سناده حسن].

(۲۲۰۰۸) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شام کا ایک آدمی زیتون لے کر آیا، تاجروں کے ساتھ میں بھی بھاؤ تاؤ کرنے والوں میں شامل تھا، حتیٰ کہ میں نے اسے خرید لیا، اس کے بعد ایک آدمی میرے پاس آیا اور مجھے میری مرضی کے مطابق نفع دینے کے لئے تیار ہو گیا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر معاملہ مضبوط کرنا چاہا تو پیچھے سے کسی آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا جس جگہ تم نے اسے خریدا ہے اسی جگہ اسے فروخت مت کرو، بلکہ پہلے اپنے خیمے میں لے جاؤ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

(۲۲۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۲۰۰۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۲۰۱۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَمَعِيَ طَيْرٌ اضْطَدَّتْهُ قَالَ فَلَطَمَ قَفَايَ وَأَرْسَلَهُ مِنْ يَدِي وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ يَا أَبَدُو نَفْسِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا [راجع: ۲۱۹۰۹].

(۲۲۰۱۰) شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بازار میں لٹورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا اے دشمن جان! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۲۰۱۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَرَرْتُ

بِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ بِأَكْلِ تَمْرٍ فَقَالَ تَعَالَ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا تُرِيدُ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَكَانَ بَيْنَ مَا أَكَلْنَا وَبَيْنَ أَنْ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۲۰۱۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۲۰۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أُنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاعُ ثَمْرَةٌ بِثَمْرَةٍ وَلَا تَبَاعُ ثَمْرَةٌ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهَا قَالَ فَلَقِيَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَايَا [راجع: ۲۱۹۱۴]. قَالَ سُفْيَانُ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا فَيَسْبِعُونَهَا بِمَا شَاؤُوا مِنْ ثَمَرِهِ

(۲۲۰۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں پر لگی ہوئی کھجور کو کٹی ہوئی کھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے، تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ملاقات ہونے پر انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عرایا“ میں اس کی اجازت دے دی ہے۔

حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۰۱۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّهَادَةِ مَا شَهِدَ بِهَا صَاحِبُهَا قَبْلَ أَنْ يُسَالَهَا [راجع: ۱۷۱۷۳].

(۲۲۰۱۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین گواہی یہ ہے کہ (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲۰۱۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ الْمَسَاجِدَ وَلْيَخْرُجْنَ تَفْلَاتٍ [انظر: ۲۲۰۲۴].

(۲۲۰۱۴) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکا کرو، البتہ انہیں چاہئے کہ وہ بن سنور کرنے نکلیں۔

(۲۲۰۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوْفِيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَتَشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ [راجع: ۱۷۱۵۶].

(۲۲۰۱۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر میں ایک اشجعی مسلمان فوت ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ تم خود ہی پڑھ لو، یہ سن کر لوگوں کے چہروں کا رنگ اڑ گیا (کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح انکار فرمانا اس شخص کے حق میں اچھی علامت نہ تھی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی کیفیت بھانپ کر فرمایا تمہارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں نکل کر بھی (مال غنیمت میں) خیانت کی ہے، ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس میں سے ایک رسی ملی جس کی قیمت صرف دو درہم کے برابر تھی۔

(۲۲۰۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ أَوْ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ أَوْ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْغَازِي فِي أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْئًا [راجع: ۱۷۱۷۰].

(۲۲۰۱۶) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے، اس کے لئے روزہ دار کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی، اور جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

(۲۲۰۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا [راجع: ۱۷۱۵۵].

(۲۲۰۱۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنایا کرو، بلکہ ان میں بھی نماز پڑھا کرو۔

(۲۲۰۱۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرُّ أَصْحَابِكَ فَلْيُرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ [صححه ابن حزيمة (۲۶۲۸)، وابن حبان (۳۸۰۳)، والحاكم (۴۵۰/۱)، قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۹۲۳)]. قال شعيب:

(۲۲۰۱۸) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیجئے کہ تلبیہ بلند آواز سے کہا کریں کیونکہ یہ حج کا شعار ہے۔

(۲۲۰۱۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلْمَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَابُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلْمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الدِّيكَ فَإِنَّهُ يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَبِي قَالَ أَبُو النَّضْرِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيكِ وَقَالَ إِنَّهُ يُؤَدِّنُ بِالصَّلَاةِ [راجع: ۱۷۱۶۰]

(۲۲۰۱۹) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرغے کو برا بھلا نہ کہا کرو کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

(۲۲۰۲۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَأَرْمُقَنَّ اللَّيْلَةَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرْتُ فَذَلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ [صححه مسلم (۷۶۵)، وابن حبان (۲۶۰۸)]. [انظر: ۲۲۰۲۱، ۲۲۰۲۲، ۲۲۰۲۳]

(۲۲۰۲۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ سوچا کہ آج رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز ضرور دیکھوں گا، چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کی چوکھٹ کو اپنا تکیہ بنا لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دو رکعتیں ہلکی پڑھیں، پھر دو طویل رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پہلے سے ہلکی تھیں، پھر دو رکعتیں اس سے مختصر پڑھیں، پھر دو رکعتیں اس سے مختصر پڑھیں، پھر دو رکعتیں اس سے مختصر پڑھیں، پھر دو رکعتیں اس سے مختصر پڑھیں، پھر دو رکعتیں اس سے مختصر پڑھیں۔

(۲۲۰۲۱) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَحَدَّثَنَا مُصْعَبٌ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ وَالصَّوَابُ مَا رَوَى مُصْعَبٌ عَنْ أَبِيهِ [راجع: ۲۲۰۲۰]

(۲۲۰۲۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۲۲) وَكَذَا حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ [راجع: ۲۲۰۲۰]. وَالصَّوَابُ مَا قَالَ مُصْعَبٌ وَمَعْنٌ عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ وَهُمْ فِيهِ

(۲۲۰۲۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلْمَةَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ

خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ
بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا [راجع: ۱۷۱۶۵].

(۲۲۰۲۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

(۲۲۰۲۴) حَدَّثَنَا رَبِيعُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ الْمَسَاجِدَ وَلْيُخْرُجَنَّ تِفْلَاتٍ [راجع: ۲۲۰۱۴].

(۲۲۰۲۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکا کرو، البتہ انہیں چاہئے کہ وہ بن سنور کرنے نکلیں۔

(۲۲۰۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَأَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا أَوْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا [راجع: ۱۷۱۶۶].

(۲۲۰۲۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے بارے نہ بتاؤں؟ جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲۰۲۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَيَّ أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ فَكَانَ زَيْدٌ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَيَّ أُذُنِهِ بِمَوْضِعِ قَلَمِ الْكَاتِبِ مَا تَقَامُ صَلَاةٌ إِلَّا اسْتَاكَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ [راجع: ۱۷۱۵۷].

(۲۲۰۲۶) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا، اسی وجہ سے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ جب مسجد جاتے تو مسواک ان کے کانوں پر اس طرح رکھی ہوتی تھی جیسے کاتب کا قلم ہوتا ہے اور جب اقامت ہوتی تو وہ نماز شروع ہونے سے پہلے مسواک کرتے تھے۔

(۲۲۰۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مَوْلَى لِحُجَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّهْبَةِ وَالْخُلْسَةِ [راجع: ۱۷۱۷۸].

(۲۲۰۲۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لوٹ مار کرنے اور اچکے پن سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۲۰۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنِلَ عَنْ اللَّقْطَةِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بِأَغْيَهَا فَأَذَّهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَأَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَايَهَا ثُمَّ كُلَّهَا فَإِنْ جَاءَ بِأَغْيَهَا فَأَذَّهَا إِلَيْهِ [راجع: ۱۷۱۷۲].

(۲۲۰۲۸) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر مجھے گرمی پڑی کسی تھیلی میں چاندی مل جائے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ظرف، اس کا بندھن اور اس کی تعداد اچھی طرح محفوظ کر کے ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر اس دوران اس کا مالک آجائے تو اس کے حوالے کر دو، ورنہ وہ تمہاری ہوگئی۔

(۲۲۰۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي أَبِيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الشُّهُودِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا [راجع: ۱۷۱۶۶].

(۲۲۰۲۹) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین گواہ وہ ہے جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲۰۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ قَالَ يَحْيَى وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَأَسْلَمٌ وَغِفَارٌ وَأَسْلَمٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَشْجَعٍ وَجُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ وَأَشْجَعِ حُلَفَاءَ مَوَالِيٍّ لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ مَوْلَى

(۲۲۰۳۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قریش اور انصار، اسلم اور غفار، اشجع اور جہینہ ایک دوسرے کے حلیف موالی ہیں، جن کا اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی مولی نہیں ہے۔

(۲۲۰۳۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

(۲۲۰۳۱) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے، اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے۔

(۲۲۰۳۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طُعْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ غَنَمًا لِلصَّحَابِيَا فَاعْطَانِي عَتُودًا جَدْعًا مِنَ الْمُعْزِرِ قَالَ فَجِئْتُهُ بِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ جَدْعٌ قَالَ ضَحَّ بِهِ فَضَحَّيْتُ بِهِ

[صححه ابن حبان (۵۸۹۹). قال الألبانی حسن صحيح (أبوداود: ۲۷۹۸). قال شعيب: إسناده حسن].

(۲۲۰۳۲) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان قربانی کے لئے بکریاں تقسیم کیں تو میرے حصے میں چھ ماہ کا ایک بچہ آیا، میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو چھ ماہ کا بچہ ہے (کیا اس کی قربانی ہو جائے گی؟) نبی ﷺ نے فرمایا اسی کی قربانی کر لو، چنانچہ میں نے اسی کی قربانی کر لی۔

(۲۲.۲۳) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [أخرجه الطيالسي (۹۵۵) قال شعيب: صحيح لغيره، وإسناده رجاله رجال الصحيح إلا أنه منقطع].

(۲۲۰۳۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان میں وہ غافل نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف فرمادے گا۔

رابع مسند الأنصار

بَاقِي حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲.۲۴) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ عُمَرَ الدَّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهُنَّ النَّجْمُ [قال الترمذی غریب. وقال أبو داود: إسناده واه. قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۱۰۵۵، الترمذی: ۵۶۸ و ۵۶۹)]. [انظر: ۲۸۰۴۲].

(۲۲۰۳۴) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ قرآن کریم میں گیارہ سجدے کیے ہیں، جن میں سورہ نجم کی آیت سجدہ بھی شامل ہے۔

(۲۲.۲۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكْرِيَّا الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَحَسِّنُوا أَسْمَائِكُمْ [صححه ابن حبان (۵۸۱۸). قال الألبانی: ضعيف (أبوداود: ۴۹۴۸). قال المنذرى بانقطاعه].

(۲۲۰۳۵) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تم لوگ اپنے اور اپنے باپ کے نام

سے پکارے جاؤ گے لہذا اچھے نام رکھا کرو۔

(۲۲۰۳۶) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدِ الثَّقَفِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ

[قال العلاءي: هذا الحديث ضعيف. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۵۱۳۰). قال شعيب: صحيح موقوفاً وهذا

إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۸۰۹۹].

(۲۲۰۳۶) حضرت ابو درداء رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی چیز کی محبت تمہیں اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

(۲۲۰۳۷) وَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ لَمْ يَرْفَعَهُ وَ رَفَعَهُ الْقُرْقَسَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ انظر: ۲۸۰۹۹.

(۲۲۰۳۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۳۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَمْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ رِفْقُهُ فِي مَعِيشَتِهِ

(۲۲۰۳۸) حضرت ابو درداء رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کی سمجھداری کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے

معاشی معاملات میں میانہ روی سے چلے۔

(۲۲۰۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَإِنَّا أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ

الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَانِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ [صححه البخاری (۱۹۴۵)،

ومسلم (۱۱۲۲)]. [انظر: ۲۲۰۴۱، ۲۸۰۵۳].

(۲۲۰۳۹) حضرت ابو درداء رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں تھے اور گرمی کی شدت سے اپنے

سر پر اپنا ہاتھ رکھتے جاتے تھے، اور اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضي الله عنه کے علاوہ ہم میں سے کسی کا روزہ نہ تھا۔

(۲۲۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتٍ أَوْ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَقَالَ

اللَّهُمَّ آتِنَا مِنْ رَحْمَتِكَ وَارْحَمْ غُرْبَتِي وَارْزُقْنِي جَلِيسًا صَالِحًا فَسَمِعَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتُ صَادِقًا

لَأَنَا أَسْعَدُ بِمَا قُلْتَ مِنْكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ يَعْنِي الظَّالِمَ

يُؤْخَذُ مِنْهُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ فَذَلِكَ اللَّهُمَّ وَالْحَزَنُ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ قَالَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَمِنْهُمْ سَابِقٌ

بِالْخَيْرَاتِ يَأْذِنُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ [انظر: ۲۸۰۵۴].

(۲۲۰۴۰) ثابت یا ابو ثابت سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد دمشق میں داخل ہوا، اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے تنہائی میں کوئی

مونس عطاء فرما، میری اجنبیت پر ترس کھا اور مجھے اچھا رفیق عطاء فرما، حضرت ابو درداء رضي الله عنه نے اس کی یہ دعاء سن لی، اور فرمایا

کہ اگر تم یہ دعاء صدقِ دل سے کر رہے ہو تو اس دعاء کا میں تم سے زیادہ سعادت یافتہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو قرآن کریم کی اس آیت فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ کی تفسیر میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ظالم سے اس کے اعمال کا حساب کتاب اسی کے مقام پر لیا جائے گا اور یہی غم و اندوہ ہوگا مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ یعنی کچھ لوگ درمیانے درجے کے ہوں گے، ان کا آسان حساب لیا جائے گا وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُأْتِنُ اللَّهُ بِهِ لَوْ كَانُوا يَدْرُسُونَ۔

(۲۲۰۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدَّمَشَقِيِّ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ الشَّدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِي الْقَوْمِ صَانِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ [راجع: ۲۲۰۳۹]۔

(۲۲۰۴۱) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ شدید گرمی کے کسی سفر میں تھے اور گرمی کی شدت سے اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھتے جاتے تھے، اور اس موقع پر نبی ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کسی کا روزہ نہ تھا۔

(۲۲۰۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِعْطَاءِ السُّلْطَانِ قَالَ مَا آتَاكَ اللَّهُ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَخُذْهُ وَتَمَوَّلْهُ قَالَ وَقَالَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا بَأْسَ بِهَا مَا لَمْ تَرَحُلْ إِلَيْهَا أَوْ تَشْرَفَ لَهَا [انظر: ۲۸۱۰۸]۔

(۲۲۰۴۲) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ بادشاہ کی عطا و بخشش لینے کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا بن مانگے اور بن خواہش اللہ تعالیٰ تمہیں جو کچھ عطا فرمادے، اسے لے لیا کرو اور اس سے تمہول حاصل کیا کرو۔

(۲۲۰۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا أَبُو الدَّرْدَاءِ مُغْضَبًا فَقَالَتْ مَا لَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ فِيهِمْ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا [صححه البخاری (۶۵۰)]، [انظر: ۲۸۰۴۸، ۲۸۰۴۹]۔

(۲۲۰۴۳) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو نہایت غصے کی حالت میں تھے، انہوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے کہ بخدا! میں لوگوں میں نبی ﷺ کی کوئی تعلیم نہیں دیکھ رہا، اب تو صرف اتنی بات رہ گئی ہے کہ وہ اکٹھے ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔

(۲۲۰۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ أَوْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَا صَبَبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوئُهُ [انظر:]

[۲۸۰۵۰، ۲۲۷۴۰].

(۲۲۰۳۳) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آگئی جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا روزہ ختم کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوگئی تو میں نے ان سے بھی اس کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی ڈال رہا تھا۔

(۲۲.۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلَى ابْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ قَالَ مَكِّيُّ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا وَذَلِكَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [صححه الحاكم (۱/۴۹۶)]. قال

الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۷۹۰، الترمذی: ۳۳۷۷).

(۲۲۰۳۵) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے مالک کی نگاہوں میں سب سے بہتر عمل ”جو درجات میں سب سے زیادہ بلندی کا سبب ہو، تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ میدان جنگ میں دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں“ نہ بتا دوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

(۲۲.۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً مُجْحًا عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرَفِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا يُلِمُّ بِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يُورَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَعْدِمُهَا وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ [صححه مسلم (۱/۱۴۴)], والحاكم

[۱۹۴/۲]. [انظر: ۲۸۰۶۹].

(۲۲۰۳۶) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خیمے کے باہر ایک عورت کو دیکھا جس کے یہاں بچے کی پیدائش کا زمانہ قریب آچکا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لگتا ہے کہ اس کا مالک اس کے ”قریب“ جانا چاہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ اس کی قبر تک جائے، یہ اسے کیسے اپنا وارث بنا سکتا ہے جب کہ یہ اس کے لئے حلال ہی نہیں اور کیسے اس سے خدمت لے سکتا ہے جبکہ یہ اس کے لئے حلال ہی نہیں۔

(۲۲.۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدِيثًا يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ يَعْنِي حَدِيثَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَمَكِّيٌّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ [انظر: ۲۸۰۷۵]. [راجع: ۲۲۰۴۵].

(۲۲۰۴۷) حدیث نمبر (۲۲۰۴۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲.۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعَجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ تِلْكَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَالُوا كَيْفَ يُطِيقُ ذَلِكَ أَوْ مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ [صححه مسلم (۸۱۱)]. [انظر: ۲۸۰۴۳، ۲۸۰۴۶، ۲۸۰۷۲، ۲۸۰۷۳].

(۲۲۰۴۸) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا تم ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات بہت مشکل معلوم ہوئی اور وہ کہنے لگے کہ اس کی طاقت کس کے پاس ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ اخلاص پڑھ لیا کرو (کہ وہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے)۔

(۲۲.۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ عَنِ الضَّبُعِ فَكَرِهَهَا فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ يَأْكُلُونَهُ قَالَ لَا يَعْلَمُونَ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نُهْبَةٍ وَكُلِّ ذِي خَطْفَةٍ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ [اخرجه الحميدي (۳۹۷)]. قال شعيب: المرفوع منه صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف. قَالَ سَعِيدٌ صَدَقَ [انظر: ۲۸۰۶۲].

(۲۲۰۴۹) عبد اللہ بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے گوہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ کی قوم تو اسے کھاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انہیں معلوم نہیں ہوگا، اس پر وہاں موجود ایک آدمی نے کہا کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس جانور سے منع فرمایا ہے جو لوٹ مار سے حاصل ہو، جسے اچک لیا گیا ہو یا ہر وہ درندہ جو اپنے کچلی والے دانتوں سے شکار کرتا ہو، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق فرمائی۔

(۲۲.۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ تُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَتْ فَادْعُ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلِكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَأَلْفَى أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَأْتِرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم

(۲۷۳۲)، وابن حبان (۹۸۹)۔ [انظر: ۲۲۰۵۱، ۲۸۱۱۰]۔

(۲۲۰۵۰) صفوان بن عبد اللہ "جن کے نکاح میں "درداء" تھیں" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شام آیا اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن وہ گھر پر نہیں ملے البتہ ان کی اہلیہ موجود تھیں، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اس سال تمہارا حج کا ارادہ ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، انہوں نے فرمایا کہ ہمارے لیے بھی خیر کی دعاء کرنا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی پیٹھ پیچھے جو دعاء کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے، اور اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ اس مقصد کے لئے مقرر ہوتا ہے کہ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے خیر کی دعاء مانگے تو وہ اس پر آمین کہتا ہے، اور یہ کہتا ہے کہ تمہیں بھی یہی نصیب ہو۔

پھر میں بازار کی طرف نکلا تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات ہو گئی، انہوں نے بھی مجھ سے یہی کہا اور یہی حدیث انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سنائی۔

(۲۲۰۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَيَعْلَى قَالَ تَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَذَكَرَهُ (۲۲۰۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ يَعْنِي ابْنَ مِعْوَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَزَلَ بِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَجُلٌ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَقِيمٌ فَسَرَّحَ أُمَّ ظَاعِنٍ فَتَعَلَّفَ قَالَ بَلْ ظَاعِنٌ قَالَ فَإِنِّي سَأَزُودُكَ زَادًا لَوْ أَجِدُ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ لَزَوَدْتُكَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالْدُنْيَا وَالْآخِرَةَ نُصَلِّي وَيُصَلُّونَ وَنُصُومُ وَيَصُومُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا نَتَصَدَّقُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ إِنْ أَنْتَ فَعَلْتَهُ لَمْ يَسْبِقْكَ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَكَ وَلَمْ يُدْرِكْكَ أَحَدٌ بَعْدَكَ إِلَّا مَنْ فَعَلَ الَّذِي تَفْعَلُ دُبْرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۱۴۹)۔ قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده، وهذا إسناد ضعيف]۔ [انظر: ۲۸۰۶۵]۔

(۲۲۰۵۲) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ان کے یہاں آیا، انہوں نے پوچھا کہ تم مقیم ہو کہ ہم تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں یا مسافر ہو کہ تمہیں زاد راہ دیں؟ اس نے کہا کہ مسافر ہوں، انہوں نے فرمایا میں تمہیں ایک ایسی چیز زاد راہ کے طور پر دیتا ہوں جس سے افضل اگر کوئی چیز مجھے ملتی تو میں تمہیں وہی دیتا، ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار تو دنیا و آخرت دونوں لے گئے، ہم بھی نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی پڑھتے ہیں، ہم بھی روزے رکھتے ہیں اور وہ بھی رکھتے ہیں، البتہ وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتا دوں کہ اگر تم اس پر عمل کر لو تو تم سے پہلے والا کوئی تم سے آگے نہ بڑھ سکے اور پیچھے والا تمہیں پانہ سکے، الا یہ کہ کوئی آدمی تمہاری ہی طرح عمل کرنے لگے، ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

(۲۲.۵۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَيْنَ مَسْكُنُكَ قَالَ قُلْتُ فِي قَرْيَةٍ دُونَ حِمَصَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ لَا يُؤَذَّنُ وَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الذُّنْبَ يَأْكُلُ الْقَاصِيَةَ [صححه ابن خزيمة (۱۴۸۶) وابن حبان (۲۱۰۱) والحاكم (۲۱۱/۱)].

قال الألبانی: حسن (أبو داود: ۵۴۷، النسائی: ۱۰۶/۲، النسائی: ۱۰۶/۲). [انظر: ۲۲۰۵۴، ۲۸۰۶۳].

(۲۲۰۵۳) معدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری رہائش کہاں ہے؟ میں نے بتایا کہ حمص سے پچھلے ایک بستی میں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس بستی میں تین آدمی ہوں، اور وہاں اذان اور اقامت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان غالب آجاتا ہے، لہذا تم جماعتِ مسلمین کو اپنے اوپر لازم پکڑو کیونکہ اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

(۲۲.۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ فَذَكَرَهُ

(۲۲۰۵۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲.۵۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ

الدَّجَالِ [صححه مسلم (۸۰۹)، وابن حبان (۷۸۵ و ۷۸۶)، والحاكم (۳۶۸/۲)]. [انظر: ۲۸۰۶۶، ۲۸۰۹۰]

[۲۸۰۹۲، ۲۸۰۹۱]

(۲۲۰۵۵) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لے، وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

(۲۲.۵۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ ابْنِ نَعْمَانَ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ جَدْعَيْنِ مُوجِبَيْنِ [انظر بعده].

(۲۲۰۵۶) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ چھ ماہ کے دو خصی مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

(۲۲.۵۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ يَعْلَى بْنِ نَعْمَانَ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ جَدْعَيْنِ خَصِيَيْنِ

(۲۲۰۵۷) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ چھ ماہ کے دو خصی مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

(۲۲.۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا أَقْدَمَكَ أَيُّ أَحْيَى قَالَ حَدِيثٌ بَلَّغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا قَدِمْتَ لِتَجَارَةَ قَالَ لَا قَالَ أَمَا قَدِمْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا قَدِمْتَ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أجنحتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّهُ لَيَسْتَغْفِرُ لِلْعَالِمِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَرِثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرِثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ

(۲۲۰۵۸) قیس بن کثیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ سے ایک آدمی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا، انہوں نے آنے والے سے پوچھا کہ بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اس نے کہا کہ ایک حدیث معلوم کرنے کے لئے، جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے پوچھا کیا آپ کسی تجارت کے سلسلے میں نہیں آئے؟ اس نے کہا نہیں، انہوں نے پوچھا کسی اور کام کے لئے؟ اس نے کہا نہیں، انہوں نے پوچھا کیا آپ صرف اسی حدیث کی طلب میں آئے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے کسی راستے میں چلتا ہے، اللہ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے، اور فرشتے اس طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں، اور عالم کے لئے زمین و آسمان کی ساری مخلوقات بخشش کی دعائیں کرتی ہیں حتیٰ کہ مچھلیاں سمندروں میں دعائیں کرتی ہیں، اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چاند کی دوسرے ستاروں پر، بیشک علماء انبیاء کرام کے وارث ہوتے ہیں جو وراثت میں دینار و درہم نہیں چھوڑتے، بلکہ وہ تو وراثت میں علم چھوڑ کر جاتے ہیں، سو جو اسے حاصل کر لیتا ہے، وہ اس کا بہت سا حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

(۲۲۰۵۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَبِوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ
(۲۲۰۵۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَتْهُ أُمُّهُ أَوْ أَبُوهُ أَوْ كِلَاهُمَا قَالَ شُعْبَةُ يَقُولُ ذَلِكَ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ فَجَعَلَ عَلَيْهِ مِائَةَ مُحَرَّرٍ فَأَتَى أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّي الضُّحَى يُطِيلُهَا وَصَلَّى مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَوْفِ نَذْرَكَ وَبَرِّ وَالِدَيْكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ بَابِ الْجَنَّةِ فَحَافِظُ عَلَى الْوَالِدِ أَوْ اتْرُكْ [صححه ابن حبان (۴۲۵)، والحاكم (۱۹۷/۲)]. وقد صححه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۰۸۹ و ۳۶۶۳، الترمذی: ۱۹۰۰). قال شعيب: إسناده حسن. [انظر: ۲۲۰۶۹،

[۲۸۱۰۳، ۲۸۰۷۸، ۲۸۰۶۱]

(۲۲۰۶۰) ایک آدمی کو اس کی ماں، یا باپ یا دونوں نے حکم دیا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے (اس نے انکار کر دیا اور) کہا کہ اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اس پر سوغلام آزاد کرنا واجب ہوں گے، پھر وہ آدمی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ چاشت کی لمبی نماز پڑھ رہے تھے، پھر انہوں نے ظہر اور عصر کے درمیان نماز پڑھی، پھر اس شخص نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا اپنی منت پوری کر لو (سوغلام آزاد کر دو) اور اپنے والدین کی بات مانو، کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے، اب تمہاری مرضی ہے کہ اس کی حفاظت کرو یا اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۰۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَبِيبَةَ قَالَ أَوْصَى رَجُلٌ بَدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسُئِلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ أَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا يَشْبَعُ قَالَ أَبُو حَبِيبَةَ فَأَصَابَنِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ [صححه ابن حبان (۳۳۳۶)، والحاكم (۲/۲۱۳)، قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۳۹۶۸، الترمذی: ۲۱۲۳، النسائی: ۶/۲۳۸)]. [انظر: ۲۲۰۶۲، ۲۸۰۸۳].

(۲۲۰۶۱) ابو حبیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے مال میں سے کچھ دینار راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کی، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ جو شخص مرتے وقت کسی غلام کو آزاد کرتا یا صدقہ خیرات کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خوب سیراب ہونے کے بعد بیچ جانے والی چیز کو ہدیہ کر دے۔

(۲۲۰۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِنِيِّ قَالَ أَوْصَى إِلَيَّ أَحِي بَطَانِفَةَ مِنْ مَالِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَحِي أَوْصَانِي بِطَانِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَأَيْنَ أضعُهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوْ فِي الْمُجَاهِدِينَ أَوْ فِي الْمَسَاكِينِ قَالَ أَمَا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ [راجع: ۲۲۰۶۱].

(۲۲۰۶۲) ابو حبیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی نے مرتے وقت اپنے مال میں سے کچھ دینار راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کی، میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا کہ میرے بھائی نے اپنے مال کا کچھ حصہ صدقہ کرنے کی وصیت کی تھی، میں اسے کہاں خرچ کروں، فقراء پر، مجاہدین پر یا مساکین پر؟ انہوں نے فرمایا اگر میں ہوتا تو کسی کو مجاہدین کے برابر نہ سمجھتا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مرتے وقت کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خوب سیراب ہونے کے بعد بیچ جانے والی چیز کو ہدیہ کر دے۔

(۲۲۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ

رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَى كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هَذِهِ [قال النسائي:

((هذا عن رسول الله ﷺ خطأ إنما هو قول أبي الدرداء)). قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ۱۴۲/۲).

[انظر: ۲۸۰۸۰].

(۲۳۰۶۳) حضرت ابو درداء رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر نماز میں قراءت ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تو ایک انصاری نے کہا کہ یہ تو واجب ہوگئی۔

(۲۳۰۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خُلَيْدِ الْعَصْرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَيْهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَيَّ رَبِّكُمْ فَإِنَّ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَالْهَيَّ وَلَا آبَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَيْهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَأَعْطِ مُمْسِكًا مَالًا تَلْفًا [صححه ابن حبان (۶۸۶ و ۳۳۲۹)، والحاكم (۴۴۴/۲). قال شعيب: إسناده حسن].

(۲۳۰۶۳) حضرت ابو درداء رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ منادی کرتے ہیں ”اور اس منادی کو جن وانس کے علاوہ تمام اہل زمین سنتے ہیں“ کہ اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، کیونکہ وہ تھوڑا جو کافی ہو جائے، اس زیادہ سے بہتر ہے جو غفلت میں ڈال دے، اسی طرح جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ منادی کرتے ہیں ”اور اس منادی کو بھی جن وانس کے علاوہ تمام اہل زمین سنتے ہیں“ کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطاء فرما اور اے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو ہلاک فرما۔

(۲۳۰۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَصَالَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حَلْبَسٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَعَ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ مِنْ أَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَمُضْجِعِهِ وَأَثَرِهِ وَرِزْقِهِ [صححه ابن حبان (۱۶۵۰) قال شعيب: صحيح وهذا إسناده ضعيف]. [انظر بعده].

(۲۳۰۶۵) حضرت ابو درداء رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ہر بندے کی تخلیق میں پانچ چیزیں لکھ چکا ہے، اس کی عمر، عمل، ٹھکانہ، اثر اور اس کا رزق۔

(۲۳۰۶۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدَّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صَبِيحٍ الْمُرِّيُّ قَاضِي الْبُلْقَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَرَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ مِنْ أَجَلِهِ وَرِزْقِهِ وَأَثَرِهِ وَشَقِيٍّ أُمَّ سَعِيدٍ [راجع ما قبله].

(۲۲۰۶۶) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر بندے کی تخلیق میں پانچ چیزیں لکھ چکا ہے، اس کی عمر، عمل، اثر اور اس کا رزق اور یہ کہ وہ شقی ہوگا یا سعید۔

(۲۲۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ أَنَّهُ زَارَ أَبَا الدَّرْدَاءِ بِحِمَصٍ فَمَكَتْ عِنْدَهُ لَيْلِيٍّ وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَأَوَكِفَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَرَانِي إِلَّا مُتَبِعَكَ فَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَأَسْرَجَ فَسَارَا جَمِيعًا عَلَى حِمَارَيْهِمَا فَلَقِيَا رَجُلًا شَهِدَ الْجُمُعَةَ بِالْأَمْسِ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بِالْجَابِيَةِ فَعَرَفَهُمَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ فَأَخْبَرَهُمَا خَبَرَ النَّاسِ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ قَالَ وَخَبِرْتُ آخِرُ كَرِهْتُ أَنْ أُخْبِرَ كَمَا أَرَاكُمْ تَكْرَهَانِيهِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَلَعَلَّ أَبَا ذَرٍّ نَفِيٌّ قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ فَاسْتَرْجَعَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَصَاحِبُهُ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ مَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ارْتَبَهُمْ وَاصْطَبِرْ كَمَا قِيلَ لِأَصْحَابِ النَّاقَةِ اللَّهُمَّ إِنْ كَذَبُوا أَبَا ذَرٍّ فَإِنِّي لَا أَكْذِبُهُ اللَّهُمَّ وَإِنْ أَتَهُمُوهُ فَإِنِّي لَا أَتَهُمُوهُ اللَّهُمَّ وَإِنْ اسْتَعْشَوْهُ فَإِنِّي لَا اسْتَعْشُوهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِمُنُهُ حِينَ لَا يَأْتِمُنُ أَحَدًا وَيُسِرُّ إِلَيْهِ حِينَ لَا يُسِرُّ إِلَى أَحَدٍ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَطَعَ يَمِينِي مَا أَبْغَضْتُهُ بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتْ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقَلَّتْ الْغُبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ

(۲۲۰۶۸) عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے "حمص" گئے اور چند دن تک ان کے یہاں قیام کیا، پھر حکم دیا تو ان کے گدھے پر پالان لگا دیا گیا، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلوں گا، چنانچہ ان کے حکم پر ان کے گدھے پر بھی زین کس دی گئی، اور وہ دونوں اپنی اپنی سواری پر سوار ہو کر چل پڑے، راستے میں انہیں ایک آدمی ملا جس نے گذشتہ دن جمعے کی نماز حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جابیہ میں پڑھی تھی، اس نے ان دونوں کو پہچان لیا لیکن وہ دونوں اسے نہ پہچان سکے، اس نے انہیں وہاں کے لوگوں کے حالات بتائے پھر کہنے لگا کہ ایک خبر اور بھی ہے لیکن وہ آپ کو بتانا مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا ہے کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس سے آپ کی طبیعت پر بوجھ ہوگا، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو جلاوطن کر دیا گیا ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! یہی خبر ہے۔

اس پر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی نے تقریباً دس مرتبہ "انا للہ" پڑھا، پھر حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اسی طرح انتظار اور صبر کرو جیسے اونٹنی والوں (قوم ثمود) سے کہا گیا تھا، اے اللہ! اگر یہ لوگ ابو ذر کو جھٹلا رہے ہیں تو میں ابو ذر کو جھلانے والوں میں شامل نہیں ہوں، اے اللہ! اگر وہ تہمت لگا رہے ہیں تو میں انہیں متہم نہیں کرتا، اے اللہ! اگر وہ ان پر چھا رہے ہیں تو میں ایسا نہیں کر رہا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت انہیں امین قرار دیتے تھے جب کسی کو امین قرار نہیں دیتے تھے، اس وقت ان کے پاس خود چل کر جاتے تھے جب کسی کے پاس نہیں جاتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں ابو درداء رضی اللہ عنہ کی جان ہے اگر ابو ذر میرا ہاتھ بھی کاٹ دیں تو میں ان سے کبھی بغض نہیں کروں گا کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

ہوئے سنا ہے آسمان کے سایہ تلے اور روئے زمین پر ابوذر سے زیادہ سچا آدمی کوئی نہیں ہے۔

(۲۲۰۶۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نَفِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْغَوَاطِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۹۸)].

(۲۲۰۶۸) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہر غوطہ میں جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) ”دمشق“ نامی شہر کے پہلو میں ہوگا۔

(۲۲۰۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي بِنْتُ عَمِّي وَأَنَا أَحِبُّهَا وَإِنَّ وَالِدَتِي تَأْمُرُنِي أَنْ أُطَلِّقَهَا فَقَالَ لَا أَمْرُكَ أَنْ تُطَلِّقَهَا وَلَا أَمْرُكَ أَنْ تَعْصِيَ وَالِدَتَكَ وَلَكِنْ أَحَدْتُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْوَالِدَةَ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ بَشَتْ فَأَمْسِكَ وَإِنْ شَتَّ فَدَعْ [راجع: ۲۲۰۶۰].

(۲۲۰۶۹) ابو عبد الرحمن سلمی کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیوی میرے چچا کی بیٹی ہے، مجھے اس سے بڑی محبت ہے، لیکن میری والدہ مجھے حکم دیتی ہے کہ میں اسے طلاق دے دوں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو اور نہ یہ کہ اپنی والدہ کی نافرمانی کرو، البتہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے کہ والدہ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے، اب تم چاہو تو اسے روک کر رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو۔

(۲۲۰۷۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُؤْتُونَ اللَّهَ فَأَمَّا الَّذِينَ سَبَقُوا بِالْخَيْرَاتِ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَأَمَّا الَّذِينَ اقْتَصَدُوا فَأُولَئِكَ يُحَاسِبُونَ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَمَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يُحْبَسُونَ فِي طُولِ الْمَحْشَرِ ثُمَّ هُمْ الَّذِينَ تَلَاقَاهُمْ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ فَهُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ إِلَى قَوْلِهِ لَغُوبٌ

(۲۲۰۷۰) ثابت یا ابو ثابت سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد دمشق میں داخل ہوا، اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے تنہائی میں کوئی مولس عطاء فرما، میری اجنبیت پر ترس کھا اور مجھے اچھا رفیق عطاء فرما، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ دعاء سن لی، اور فرمایا کہ اگر تم یہ دعاء صدق دل سے کر رہے ہو تو اس دعاء کا میں تم سے زیادہ سعادت یافتہ ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کی

اس آیت فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ کی تفسیر میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ظالم سے اس کے اعمال کا حساب کتاب اسی کے مقام پر لیا جائے گا اور یہی غم و اندوہ ہوگا وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ یعنی کچھ لوگ درمیانے درجے کے ہوں گے، ان کا آسان حساب لیا جائے گا وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں بلا حساب کتاب داخل ہو جائیں گے۔

(۲۲۰۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ بِالصَّحَّةِ لَا بِالْمَرَضِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الصَّدَاعَ وَالْمَلِيلَةَ لَا تَنزَالُ بِالْمُؤْمِنِ وَإِنَّ ذَنْبَهُ مِثْلُ أُحُدٍ فَمَا تَدْعُهُ وَعَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ [انظر: ۲۲۰۷۹].

(۲۲۰۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما کے یہاں آئے تو انہیں دعاء دی کہ اللہ آپ کو ہر مرض سے بچا کر صحت کے ساتھ رکھے، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان آدمی سر درد اور دیگر بیماریوں میں مسلسل مبتلا ہوتا رہتا ہے اور اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوتے ہیں، لیکن یہ بیماریاں اسے اس وقت چھوڑتی ہیں جب اس پر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے۔

(۲۲۰۷۲) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبَسَ ثِيَابَهُ وَمَسَّ طَبِيبًا إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ مَشَى إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَلَمْ يَتَخَطَّ أَحَدًا وَلَمْ يُؤْذِهِ وَرَكَعَ مَا قُضِيَ لَهُ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ

(۲۲۰۷۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۲۲۰۷۳) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَ النَّاسَ وَتَلَا آيَةً وَإِلَى جَنْبِي أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَسْأَلْتُ لَهُ يَا أَبَتِي مَتَى أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ فَأَبِي أَنْ يُكَلِّمَنِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَبِي أَنْ يُكَلِّمَنِي حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّتُهُ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَبِي مَا لَكَ مِنْ جُمُعَتِكَ إِلَّا مَا لَعَيْتَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّكَ تَلَوْتَ آيَةً وَإِلَى جَنْبِي أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ مَتَى أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَأَبِي أَنْ يُكَلِّمَنِي حَتَّى إِذَا نَزَلَتْ زَعَمَ أَبِي أَنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ جُمُعَتِي إِلَّا مَا لَعَيْتُ فَقَالَ صَدَقَ أَبِي فَإِذَا سَمِعْتَ إِمَامَكَ يَتَكَلَّمُ فَأَنْصِتْ حَتَّى يَفْرُغَ

(۲۲۰۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برسرِ منبر سورہ براءت کی تلاوت فرمائی، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اللہ کے احسانات کا تذکرہ فرما رہے تھے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، ان کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کو چٹکی بھری اور کہا کہ ابی! یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں ابھی سن رہا ہوں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارے سے خاموش رہنے کا حکم دیا۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج تو تمہاری نماز صرف اتنی ہی ہوئی ہے جتنا تم نے اس میں یہ لغو کام کیا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی یہ بات ذکر کی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی نے سچ کہا، جب تم امام کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھو تو خاموش ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے۔

(۲۲۰۷۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ اَبِي وَعَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيْرٍ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَبْعُوْنِي ضَعْفَانِكُمْ فَاِنَّكُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضَعْفَانِكُمْ [صححه ابن حبان (۴۷۶۷)، والحاكم (۱۴۵/۲). قال الترمذی: حسن صحيح. وقال ابن حجر: إن صورة هذا السياق مرسل. قال الألبانی: صحيح (أبوداود: ۲۵۹۴، الترمذی: ۱۷۰۲، النسائی: ۴۵/۶)].

(۲۲۰۷۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اپنے کمزوروں کو تلاش کر کے میرے پاس لایا کرو کیونکہ تمہیں رزق اور فتح و نصرت تمہارے کمزوروں کی برکت سے ملتی ہے۔

(۲۲۰۷۵) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ اَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُمَرَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ شَيْخِ يَكْنَى اَبَا عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُوْلُ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِذَا حَدَّثَ حَدِيْثًا تَبَسَّمَ فَقُلْتُ لَا يَقُوْلُ النَّاسُ اِنَّكَ اَىْ اَحْمَقُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ اَوْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا اِلَّا تَبَسَّمَ [انظر: ۲۲۰۷۸].

(۲۲۰۷۵) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی حدیث سنا تے تو مسکرایا کرتے تھے، میں نے ان سے ایک مرتبہ کہا کہ کہیں لوگ آپ کو "احمق" نہ کہنے لگیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے جب بھی دیکھا یا سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے ہوتے تھے۔

(۲۲۰۷۶) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي اَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَأَيْتُ

عَمُودَ الْكِتَابِ احْتَمَلَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي فَظَنَنْتُ أَنَّهُ مَذْهُوبٌ بِهِ فَاتَّبَعْتُهُ بَصْرِي فَعَمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ إِلَّا وَإِنَّ
الْإِيمَانَ حِينَ تَقَعُ الْفِتْنُ بِالشَّامِ

(۲۲۰۷۶) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ میں سورہا تھا کہ خواب میں میں نے کتاب کے
ستونوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سر کے نیچے سے اٹھایا گیا، میں سمجھ گیا کہ اسے لیجایا جا رہا ہے چنانچہ میری نگاہیں اس کا پیچھا کرتی
رہیں، پھر اسے شام پہنچا دیا گیا، یاد رکھو! جس زمانے میں فتنے رونما ہوں گے، اس وقت ایمان شام میں ہوگا۔

(۲۲۰۷۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثُوْبَانَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانَءٍ عَنْ أَبِي الْعَدْرَاءِ عَنْ

أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُوا اللَّهَ يَغْفِرُ لَكُمْ قَالَ ابْنُ ثُوْبَانَ يَعْنِي أُسْلِمُوا
(۲۲۰۷۷) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام قبول کر لو، اللہ تمہارے گناہوں کو معاف فرما

دے گا۔

(۲۲۰۷۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ

أَبُو الدَّرْدَاءِ لَا يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا تَبَسَّمَ فِيهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَخْشَى أَنْ يُحَمِّقَكَ النَّاسُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا تَبَسَّمَ [راجع: ۲۲۰۷۵].

(۲۲۰۷۸) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی حدیث سنا تے تو مسکرایا کرتے تھے، میں نے

ان سے ایک مرتبہ کہا کہ کہیں لوگ آپ کو "احمق" نہ کہنے لگیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حدیث بیان کرتے
ہوئے جب بھی دیکھا یا سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے ہوتے تھے۔

(۲۲۰۷۹) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا زَبَانٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ آتَاهُ عَانِدًا

فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِأَبِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ بِالصَّحْحَةِ لَا بِالْوَجَعِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْمَلِيْلَةَ وَالصُّدَاعُ وَإِنَّ عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا

لَأَعْظَمَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتْرُكَهُ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ [راجع: ۲۲۰۷۱].

(۲۲۰۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے تو انہیں دعاء دی کہ اللہ آپ کو ہر مرض سے بچا

کر صحت کے ساتھ رکھے، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان آدمی

سر درد اور دیگر بیماریوں میں مسلسل مبتلا ہوتا رہتا ہے اور اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوتے ہیں، لیکن یہ بیماریاں اسے اس

وقت چھوڑتی ہیں جب اس پر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے۔

(۲۲۰۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤَذَّنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤَذَّنُ لَهُ أَنْ

يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَنْظُرُ إِلَى بَيْنِ يَدَيْ فَاعْرِفْ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوحٍ إِلَى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ عُرٌّ مُحَجَّلُونَ مِنْ آثِرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذَلِكَ غَيْرَهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

(۲۲۰۸۰) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کو سجدہ ریز ہونے کی اجازت ملے گی، وہ میں ہوں گا اور مجھے ہی سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ملے گی، چنانچہ میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا، اسی طرح پیچھے سے اور دائیں بائیں سے بھی اپنی امت کو پہچان لوں گا، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ تک جتنی امتیں آئی ہیں، ان میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں آثار و وضو سے چمک دار اور روشن ہوں گی، یہ کیفیت کسی اور کی نہیں ہوگی، اور میں اس طرح بھی انہیں شناخت کر سکوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ کہ ان کی نابالغ اولاد ان کے آگے دوڑ رہی ہوگی۔

(۲۲۰۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ شَكَ فِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ أَوْ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ يَحْيَى فَيَقُولُ فَأَعْرِفُهُمْ أَنَّ نُوْرَهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ
(۲۲۰۸۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۸۲) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ أَوْ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ فِي السُّجُودِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ
(۲۲۰۸۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۸۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ قَالَ أَعْرِفُهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ فِي وُجُوْهِهِمْ مِنْ آثِرِ السُّجُودِ وَأَعْرِفُهُمْ بِنُوْرِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

(۲۲۰۸۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ تک جتنی امتیں آئی ہیں، ان میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں آثار و وضو سے چمک دار اور

روشن ہوں گی، یہ کیفیت کسی اور کی نہیں ہوگی، اور میں اس طرح بھی انہیں شناخت کر سکوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ کہ ان کا نور ان کے آگے دوڑ رہا ہوگا۔

(۲۲۰۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَكِيمُ بْنُ عَمِيرٍ وَحَبِيبُ بْنُ عَبِيدٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْعُ رَجُلٌ مِنْكُمْ أَنْ يَعْمَلَ لِلَّهِ عَزًّا وَجَلًّا أَلْفَ حَسَنَةٍ حِينَ يُصْبِحُ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنَّهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ فَإِنَّهُ لَنْ يَعْمَلَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ مِنَ الدُّنُوبِ وَيَكُونُ مَا عَمِلَ مِنْ خَيْرٍ سِوَى ذَلِكَ وَإِفْرًا

(۲۲۰۸۴) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص روزانہ صبح کے وقت اللہ کی رضا کے لئے ایک ہزار نیکیاں نہ چھوڑا کرے، سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہہ لیا کرے، اس کا ثواب ایک ہزار نیکیوں کے برابر ہے، اور وہ شخص انشاء اللہ اس دن اتنے گناہ نہیں کر سکے گا، اور اس کے علاوہ جو نیکی کے کام کرے گا وہ اس سے زیادہ ہوں گے۔

حَدِيثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۰۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ أَخْبَرَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمْ عَشِيَّةَ رَدِفَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ فِيهِ النَّاسُ لِلْمَغْرِبِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ ثُمَّ بَالَ مَاءً قَالَ أَهْرَاقَ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوُضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَوَضَّأَ لَيْسَ بِالْبَالِغِ جِدًّا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ حَتَّى قَدِمَ الْمُرْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سَبَاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رَجُلَيْنِ [صححه البخارى (۱۳۹)، ومسلم (۱۲۸۰)]. [انظر: ۲۲۱۵۸، ۲۲۱۷۵، ۲۲۱۷۶].

(۲۲۰۸۵) کریب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ بتائیے کہ جس رات آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف بنے تھے، آپ نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہم مغرب کے لئے اس گھائی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز نہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور لوگ آرام کرنے لگے، میں نے

پوچھا کہ جب صبح ہوئی تو پھر آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت نبی ﷺ کے ردیف حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھے اور میں قریش کے لوگوں میں پیدل چل رہا تھا۔

(۲۲۰۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ وَعَفَّانُ قَالَا تَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رَبَّاءَ فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ قَالَ يَعْنِي إِنَّمَا الرَّبَّاءُ فِي النَّسَبِ [صححه البخاری (۲۱۷۸)، ومسلم (۱۵۹۶)، وابن حبان (۵۰۲۳)]. [انظر: ۲۲۰۹۳، ۲۲۱۰۰، ۲۲۱۲۱، ۲۲۱۳۸، ۲۲۱۳۹، ۲۲۱۵۹، ۲۲۱۶۱].

(۲۲۰۸۶) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقد معالے میں سو نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۰۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ مَوْلَى قُدَامَةَ بْنِ مَطْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أُسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقُرَى يَطْلُبُ مَالًا لَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لِمَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ رَفَقْتَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ النَّاسِ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۳۶) إسناده ضعيف] [انظر: ۲۲۱۲۴، ۲۲۱۶۰].

(۲۲۰۸۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۲۰۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَاهُمْ فَقَاتَلْنَاهُمْ فَكَانَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِذَا أَقْبَلَ الْقَوْمُ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ عَلَيْنَا وَإِذَا أَدْبَرُوا كَانَ حَامِيَتَهُمْ قَالَ فَعَشِيَتُهُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَلَمَّا عَشِيْنَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْاَنْصَارِيُّ وَقَتْلَتْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَكَّرَرَهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ إِلَّا يَوْمَئِذٍ [صححه البخاری (۴۲۶۹)، ومسلم (۹۶)، وابن حبان (۴۷۵۱)].

[انظر: ۲۲۱۴۵].

(۲۲۰۸۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں جہینہ کے ریتلے علاقوں میں سے ایک قبیلے کی طرف

بھیجا، ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور قتال شروع کر دیا، ان میں سے ایک آدمی جب بھی ہمارے سامنے آتا تو وہ ہمارے سامنے سب سے زیادہ بہادری کے ساتھ لڑتا تھا، اور جب وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگتے تو وہ پیچھے سے ان کی حفاظت کرتا تھا، میں نے ایک انصاری کے ساتھ مل کر اسے گھیر لیا، جوں ہی ہم نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تو اس نے فوراً "لا الہ الا اللہ" کہہ لیا، اس پر انصاری نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا اسامہ! جب اس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تھا تو تم نے پھر بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان بچانے کے لئے یہ کلمہ پڑھا تھا، نبی ﷺ نے اپنی بات کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ میں یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں نے اسلام ہی اس دن قبول کیا ہوتا۔

(۲۲۰۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضْرَّ عَلَى أُمَّتِي مِنَ النَّسَاءِ عَلَى الرَّجَالِ [صححه البخاری (۵۰۹۶)، ومسلم (۲۷۴۱)، وابن حبان (۵۹۶۷)]. [انظر: ۲۲۱۵۷، ۲۲۱۶۴].

(۲۲۰۸۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے پیچھے اپنی امت کے مردوں پر عورتوں سے زیادہ شدید فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔

(۲۲۰۹۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ [انظر: ۲۲۰۹۵، ۲۲۱۵۲، ۲۲۱۵۷، ۲۲۱۶۴].

(۲۲۰۹۰) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۰۹۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أَطْمٍ مِنْ أَطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بَيُوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ الْقَطْرِ [صححه البخاری (۱۸۷۸)، ومسلم (۲۸۸۵)]. [انظر: ۲۲۱۵۴].

(۲۲۰۹۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے کسی ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا کہ جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم بھی وہ دیکھ رہے ہو؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح رونما ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے برستے ہیں۔

(۲۲۰۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا آتَى الشَّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ الْمَاءِ فَصَبَّتْ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ آتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ حَلُّوا رِحَالَهُمْ وَأَعْتَنَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ [صححه ابن خزيمة (۶۴ و ۲۸۴۷ و ۲۸۵۱)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی:

[۲۹۲/۱]، [انظر: ۲۲۱۳۳].

(۲۲۰۹۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، گھائی میں پہنچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے، اور پیشاب کیا، راوی نے پانی بہانے کی تعبیر اختیار نہیں کی، پھر میں نے ان پر پانی ڈالا اور ہلکا سا وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی۔

(۲۲۰۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَعْنَى ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ
الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنَا بوزنٍ قَالَ فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ مَا تَقُولُ أَشِينَا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَوْ
سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَوْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّبَا فِي
النَّسِيئَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۰۹۳) ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیچا جائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ جو بات کہتے ہیں، یہ بتائیے کہ اس کا ثبوت آپ کو قرآن میں ملتا ہے یا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ چیز نہ تو مجھے کتاب اللہ میں ملی ہے اور نہ ہی میں نے براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۲۲۰۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ سَعْدًا عَنِ الطَّاعُونَ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ
زَيْدٍ أَنَا أَحَدُكَ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا عَذَابٌ أَوْ كَذَا أُرْسَلَهُ اللَّهُ
عَلَى نَاسٍ قَبْلَكُمْ أَوْ طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَهُوَ يَجِيءُ أَحْيَانًا وَيَذْهَبُ أَحْيَانًا فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا
عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ [صححه البخاری (۳۴۷۳)، ومسلم (۲۲۱۸)، وابن حبان
(۲۹۵۴)]. [انظر: ۲۲۱۰۶، ۲۲۱۵۰، ۲۲۱۵۱، ۲۲۱۵۵].

(۲۲۰۹۴) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو

تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلومت۔

(۲۲۰۹۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيُنَ تَنْزِيلُ غَدَاً إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَذَلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ فَقَالَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَلَا الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ [صححه البخاری (۱۵۸۸)، ومسلم (۱۳۵۱)]، وابن حبان (۵۱۴۹)، والحاكم (۶۰۲/۲). [راجع: ۲۲۰۹۰].

(۲۲۰۹۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کل ہم انشاء اللہ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے بھی کوئی گھر چھوڑا ہے؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۰۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو غُصْنٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْأَيَّامَ يَسْرُدُ حَتَّى يُقَالَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ الْأَيَّامَ حَتَّى لَا يَكَادَ أَنْ يَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَا فِي صِيَامِهِ وَإِلَّا صَامَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُورِ مَا يَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ لَا تَكَادُ أَنْ تَفْطِرَ وَتُفْطِرَ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تَعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ قُلْتُ وَلَمْ أَرَكَ تَصُومُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأَحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ [قال الألبانی حسن (التسائی: ۲۰۱/۴)]. [انظر: ۲۲۱۳۴].

(۲۲۰۹۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض اوقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ لوگ کہتے اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناغہ نہیں کریں گے اور بعض اوقات اتنے تسلسل کے ساتھ ناغہ فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا کہ اب روزہ رکھیں گے ہی نہیں، البتہ ہفتہ میں دو دن ایسے تھے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان میں روزے سے ہوتے تو بہت اچھا، ورنہ ان کا روزہ رکھ لیتے تھے، اور کسی مہینے میں نفلی روزے اتنی کثرت سے نہیں رکھتے تھے جتنی کثرت سے ماہ شعبان میں رکھتے تھے، یہ دیکھ کر ایک دن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بعض اوقات اتنے روزے رکھتے ہیں کہ افطار کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے اور بعض اوقات اتنے ناغہ کرتے ہیں کہ روزہ رکھتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے، البتہ دو دن ایسے ہیں کہ اگر آپ کے روزوں میں آجائیں تو بہتر، ورنہ آپ ان کا روزہ ضرور رکھتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا پیر اور جمعرات، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو دنوں میں رب العالمین کے سامنے تمام اعمال پیش کیے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں

روزے سے ہوں۔

پھر میں نے عرض کیا کہ جتنی کثرت سے میں آپ کو ماہ شعبان کے نفلی روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں، کسی اور مہینے میں نہیں دیکھتا؟ نبی ﷺ نے فرمایا رجب اور رمضان کے درمیان اس مہینے کی اہمیت سے لوگ غافل ہوتے ہیں، حالانکہ اس مہینے میں رب العالمین کے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

(۲۲۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ زَكْعَتَيْنِ فِي قَبْلِ الْكُعْبَةِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [صححه البخاری (۳۹۸)، ومسلم (۱۳۳۰)، وابن حزيمة (۳۰۰۳)، وابن حبان (۳۲۰۸)، والحاكم (۴۷۹/۱)]. [انظر: ۲۲۱۵۳].

(۲۲۰۹۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعاء فرمائی لیکن وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ باہر آ کر خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۰۹۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ مَعِيَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَمَّتْ فَلَا يَتَكَلَّمُ فَجَعَلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَصُبُّهَا عَلَىٰ أَعْرَافِهِ أَنْ يَدْعُو لِي [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۳۸۱۷)].

(۲۲۰۹۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مرض الوفا میں نبی ﷺ کی طبیعت بوجھل ہوئی تو میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ مدینہ منورہ آ گئے، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ خاموش تھے اور کسی سے بات نہیں کر رہے تھے، مجھے دیکھ کر نبی ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور مجھ پر پھیر دیئے، میں سمجھ گیا کہ نبی ﷺ میرے لیے دعاء فرما رہے تھے۔

(۲۲۰۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَرَدِيْفُهُ أُسَامَةُ فَجَعَلَ يَكْبَحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّىٰ إِنَّ ذِفْرَاهَا لَتَكَادُ أَنْ تَمَسَّ وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادُ أَنْ تُصِيبَ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِيْضَاعِ الْإِبِلِ [صححه ابن حزيمة (۲۸۴۴)، والحاكم (۴۶۵/۱)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۲۱۴۶/۵).

(۲۲۰۹۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ردیف تھے، نبی ﷺ اپنی سواری کو لگام سے پکڑ کر کھینچنے لگے حتیٰ کہ اس کے کان کجاوے کے اگلے حصے کے قریب آ گئے اور نبی ﷺ فرماتے جا

رہے تھے لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم پکڑو، اونٹوں کو تیز دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۲۱۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رَبَّاءَ فِيمَا كَانَ يَدًا بَيْدًا [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۲۱۰۰) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۱۰۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَحْيِيُّ بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فِي مَرَضِهِ نَعُوذُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ أَنْهَكَ عَنْ حُبِّ يَهُودَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَدْ أَبْغَضَهُمْ أَسْعَدُ بْنُ زُرَّارَةَ فَمَاتَ [قال الألبانی: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۳۰۹۴)]۔

(۲۲۱۰۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رئیس المناقبین) عبد اللہ بن ابی کی عیادت کرنے کے لئے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میں تمہیں یہودیوں سے محبت کرنے سے منع کرتا تھا، وہ کہنے لگا کہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نفرت کر لی (بس وہی کافی ہے) یہ کہہ کر کچھ عرصے بعد وہ مر گیا۔

(۲۲۱۰۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ [انظر: ۲۲۱۴۰]۔

(۲۲۱۰۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔

(۲۲۱۰۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَ حَطْمَةَ النَّاسِ خَلْفَهُ قَالَ رُوَيْدًا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْبَيْضَاعِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّحَمَّ عَلَيْهِ النَّاسُ أَعْنَقَ وَإِذَا وَجَدَ فُرْجَةً نَصَّ حَتَّى مَرَّ بِالشَّعْبِ الَّذِي يَزْعُمُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ صَلَّى فِيهِ فَنَزَلَ بِهِ فَبَالَ مَا يَقُولُ أَهْرَاقَ الْمَاءِ كَمَا يَقُولُونَ ثُمَّ جَنَّتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَالَ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا صَلَّى حَتَّى آتَى الْمُرْدَلِفَةَ فَنَزَلَ بِهَا فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

(۲۲۱۰۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات سے روانہ ہوئے، اچانک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے لوگوں کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے شور کی آوازیں آئیں تو فرمایا لوگو! آہستہ، تم اپنے اوپر سکون کو لازم کر لو، کیونکہ سوار یوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے، پھر جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہو ملتا تو رفتار تیز کر دیتے، یہاں تک کہ مزدلفہ آ پہنچے اور وہاں مغرب اور

عشاء دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں۔

(۲۲۱.۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَ حَطْمَةَ النَّاسِ خَلْفَهُ قَالَ رُوَيْدًا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةَ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِضَاعِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّحَمَّ عَلَيْهِ النَّاسُ أَعْنَقَ وَإِذَا وَجَدَ فُرْجَةً نَصَّ حَتَّى مَرَّ بِالشَّعْبِ الَّذِي يَزْعُمُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ صَلَّى فِيهِ فَنَزَلَ بِهِ فَبَالَ مَا يَقُولُ أَهْرَاقَ الْمَاءَ كَمَا يَقُولُونَ ثُمَّ جِئْتُهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَالَ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا صَلَّى حَتَّى أَتَى الْمُرْدَلِفَةَ فَنَزَلَ بِهَا فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةَ [قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۱۹۲۴)]. قال شعيب: صحيح [إسناده حسن].

(۲۲۱.۴) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شبِ عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ میدانِ عرفات سے روانہ ہوئے، اچانک نبی ﷺ کو اپنے پیچھے لوگوں کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے شور کی آوازیں آئیں تو فرمایا لوگو! آہستہ، تم اپنے اوپر سکون کو لازم کر لو، کیونکہ سوار یوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے، پھر جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہو ملتا تو رفتار تیز کر دیتے، یہاں تک کہ اس گھائی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے، پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی۔

(۲۲۱.۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا رَبًّا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ [انظر: ۲۲۰۸۶]

(۲۲۱.۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقدِ معالی میں سو نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۱.۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ أَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونَ فَقَالَ أُسَامَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَجُزٌ أُرْسِلَ عَلَيَّ طَائِفَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَيَّ طَائِفَةٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الشُّكُّ فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا

تَقَدَّمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۰۶) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو مت۔

(۲۲۱۰۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ سُلَيْمِ مَوْلَى لَبْنَى لَيْثٍ وَكَانَ قَدِيمًا قَالَ مَرَّ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَحَاكَاهُ مَرْوَانُ قَالَ أَبُو مَعْشَرٍ وَقَدْ لَقِيَهُمَا جَمِيعًا فَقَالَ أُسَامَةُ يَا مَرْوَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ فَاحِشٍ مُتَفَحِّشٍ

(۲۲۱۰۷) مروان بن حکم ایک مرتبہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، مروان کہانیاں بیان کرنے لگا، ایک مرتبہ جب ان دونوں کی ملاقات ہوئی تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مروان! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ کسی بے حیائی اور بیہودہ گوئی کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

(۲۲۱۰۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُكَدِّرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ مَنْ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ

(۲۲۱۰۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں۔

(۲۲۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ نَزَلُ غَدَا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُونَ غَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ يَعْنِي الْمُحَصَّبَ حَيْثُ قَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي هَاشِمٍ أَنْ لَا يَبَايَعُوهُمْ وَلَا يُبَايَعُوهُمْ وَلَا يُؤْوُوهُمْ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي [صححه البخاری (۳۰۵۸) ومسلم (۱۳۵۱) وابن خزيمة (۲۹۸۵)]

(۲۲۱۰۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کل آپ کہاں منزل کریں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے بھی کوئی منزل چھوڑی ہے؟ پھر فرمایا کل انشاء اللہ ہم خیف بنو کنانہ میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش نے کفر پر معاہدہ کر کے قسمیں کھائی تھیں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ بنو کنانہ نے بنو ہاشم کے

خلاف قریش سے یہ معاہدہ کر لیا تھا کہ بنو ہاشم کے ساتھ نکاح، بیع و شراء اور انہیں ٹھکانہ دینے کا کوئی معاملہ نہیں کریں گے، پھر فرمایا کوئی کافر کسی مسلمان کا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۳۱۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفٌ وَرَأَاهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةَ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ حَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغْبِرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِينَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَانِكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُّ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاتَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفَضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ فَقَالَ أَيُّ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الْإِدْيَ أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اضْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ أَنْ يَتَوَجَّوهُ فَيَعْصِبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الْإِدْيَ أَعْطَاكَ شَرِيقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَّ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخارى (۲۹۸۷)، ومسلم

(۱۷۹۸)، وابن حبان (۶۵۸۱)]. [انظر: ۲۲۱۱۱، ۲۲۱۱۲].

(۲۳۱۱۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان بھی تھا اور اس کے نیچے فدکی چادر تھی، اور اپنے پیچھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو بٹھالیا، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے، راستے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گدرا ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان، بتوں کے پجاری مشرک اور یہودی سب ہی تھے، اور جن میں عبداللہ بن ابی بھی موجود تھا اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی۔

جب اس مجلس میں سواری کا گردوغبار اڑا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک پر اپنی چادر رکھی اور کہنے لگا کہ ہم پر گردوغبار نہ اڑاؤ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں رک کر انہیں سلام کیا اور تھوڑی دیر بعد سواری سے نیچے اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلانے اور قرآن پڑھ کر سنانے لگے، یہ دیکھ کر عبداللہ بن ابی کہنے لگا اے بھائی! جو بات آپ کہہ رہے ہیں اگر یہ برحق ہے تو اس سے اچھی کوئی بات ہی نہیں لیکن آپ ہماری مجلسوں میں آ کر ہمیں تکلیف نہ دیا کریں، آپ اپنے ٹھکانے پر واپس چلے جائیں اور وہاں جو آدمی

آئیں اس کے سامنے یہ چیزیں بیان کیا کریں، اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آپ ہماری مجالس میں ضرور تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں، اس طرح مسلمانوں اور مشرکین و یہود کے درمیان تلخ کلامی ہونے لگی، اور قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے سے بھڑ جاتے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مسلسل خاموش کراتے رہے۔

جب وہ لوگ پرسکون ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں چلے گئے، اور ان سے فرمایا سعد! تم نے سنا کہ ابو حباب (عبداللہ بن ابی) نے کیا کہا ہے؟ اس نے اس طرح کہا ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیا کریں اور اس سے درگزر فرمایا کریں، بخدا! اللہ نے جو مقام آپ کو دینا تھا وہ دے دیا، ورنہ یہاں کے لوگ اسے تاج شاہی پہنانے پر متفق ہو چکے تھے لیکن اللہ نے جب اس حق کے ذریعے اسے رد کر دیا جو اس نے آپ کو عطاء کیا تو یہ اس پر ناگوار گذرا، اس وجہ سے اس نے ایسی حرکت کی، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرما دیا۔

(۲۲۱۱۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَقَدْ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ [راجع: ۲۲۱۱۰]۔

(۲۲۱۱۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَى إِكْفٍ عَلَيْهِ فَطِيفَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَأَاهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ فِي بَنِي الْخَزَرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَذَكَرَهُ وَقَالَ الْبَحْرَةَ

(۲۲۱۱۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيءُ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَخْبَرَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُعْزِلُ عَنْ امْرَأَتِي قَالَ لِمَ قَالَ شَفَقًا عَلَيَّ وَلَدِيهَا أَوْ عَلَيَّ أَوْلَادِيهَا فَقَالَ إِنَّ كَانَ كَذَلِكَ فَلَا مَا ضَارَّ ذَلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّومَ

(۲۲۱۱۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرنا چاہتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کے بچوں کی وجہ سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر صرف اس وجہ سے کرنا چاہتے ہو تو ایسا مت کرو کیونکہ اس چیز سے تو اہل فارس و روم کو بھی نقصان نہیں ہوا۔

(۲۲۱۱۴) حَدَّثَنَا هَيْثَمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ الْهَيْثَمِ بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ فَلَمَّا فَرَعَ مِنْ وُضُوئِهِ أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ بِهَا

نَحْوَ الْفَرَجِ قَالَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُشُّ بَعْدَ وُضُوئِهِ

(۲۲۱۱۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے کر نازل ہوئے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنا بھی سکھایا تھا، اور جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لے کر شرمگاہ کے قریب اسے چھڑک لیا، لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وضو کے بعد اسی طرح کرتے تھے۔

(۲۲۱۱۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الْكُتَابَةُ فَسَأَلْتُهُ مَا لَهُ فَقَالَ لَمْ يَأْتِنِي جِبْرِيلُ مِنْذُ ثَلَاثٍ قَالَ فَإِذَا جَرُّوْكُمْ كَلْبٌ بَيْنَ بِيوتِهِ فَأَمَرَ بِهِ فَقَتِلَ فَبَدَأَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَهَشَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ فَقَالَ لَمْ تَأْتِنِي فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ [انظر بعده].

(۲۲۱۱۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور پر غم اور پریشانی کے آثار دیکھے، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ تین دن سے میرے پاس جبریل نہیں آئے، دیکھا تو کتے کا ایک پلا کسی کمرے میں چھپا ہوا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، تھوڑی ہی دیر میں حضرت جبریل علیہ السلام نمودار ہو گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا آپ میرے پاس کیوں نہیں آ رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتے یا تصویریں ہوں۔

(۲۲۱۱۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ كُتَابَةٌ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَلَمْ يَأْتِنِي مِنْذُ ثَلَاثٍ [راجع ما قبله].

(۲۲۱۱۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ كُلْثُومِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخِلْ عَلَيَّ أَصْحَابِي فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَكَشَفَ الْقِنَاعَ ثُمَّ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [الخرجه الطيالسي (۶۳۴)].

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا رسلنا حسن في المتابعات والشواهد. [انظر بعده].

(۲۲۱۱۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرض الوفا میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو میرے پاس بلا کر لاؤ، جب وہ آ گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ (چادر کو) ہٹایا اور فرمایا یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت ہو، کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

(۲۲۱۱۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَامِعٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَهُوَ مُتَّقِعٌ بِرِدِّ لَهُ مَعَاوِرِيٍّ وَلَمْ يَقُلْ

وَالنَّصَارَى [راجع ما قبله].

(۲۲۱۱۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أُرْسِلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ بَنَاتِهِ أَنْ صَبِيًّا لَهَا ابْنًا أَوْ ابْنَةً قَدْ احْتَضَرَتْ فَأَشْهَدْنَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا فَرَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى حَجْرٍ أَوْ فِي حَجْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقْعُقُ وَفِي الْقَوْمِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَأَبِي أَحْسِبُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ [صححه البخاری (۵۶۵۵)، ومسلم (۹۲۳)، وابن حبان (۴۶۱)]. [انظر: ۲۲۱۲۲، ۲۲۱۳۲، ۲۲۱۴۲].

(۲۲۱۱۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی کسی صاحبزادی نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ ان کے بچے پر نزع کا عالم طاری ہے، آپ ہمارے یہاں تشریف لائے، نبی ﷺ نے انہیں سلام کہلوا یا اور فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، لہذا تمہیں صبر کرنا چاہئے اور اس پر ثواب کی امید رکھنی چاہئے، انہوں نے دوبارہ قاصد کو نبی ﷺ کے پاس قسم دے کر بھیجا، چنانچہ نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

اس بچے کو نبی ﷺ کی گود میں لا کر رکھا گیا، اس کی جان نکل رہی تھی، لوگوں میں اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور غالباً حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۲۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اجْتَمَعَ جَعْفَرُ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ جَعْفَرُ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيُّ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَيْدُ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَسْأَلَهُ فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَانُوا يَسْتَأْذِنُونَهُ فَقَالَ اخْرُجْ فَاظْطُرْ مَنْ هُوَ لِأَيِّ هَذَا جَعْفَرُ وَعَلِيُّ وَزَيْدُ مَا أَقُولُ أَبِي قَالَ انْذَنْ لَهُمْ وَدَخَلُوا فَقَالُوا مَنْ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ قَالُوا نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ قَالَ أَمَا أَنْتَ يَا

جَعْفَرُ فَأَشْبَهَ خَلْقَكَ خَلْقِي وَأَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتْنِي وَأَبُو وَلَدِي
وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَمَوْلَايَ وَمِنِّي وَإِلَيَّ وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ

(۲۲۱۲۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک جگہ اکٹھے تھے، دوران گفتگو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں تم سب سے زیادہ محبوب ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہی بات اپنے متعلق کہی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے متعلق کہی، فیصلہ کرنے کے لئے وہ کہنے لگے کہ آؤ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل کر ان سے پوچھ لیتے ہیں، چنانچہ وہ آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو، یہ کون لوگ آئے ہیں؟ میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ جعفر، علی اور زید آئے ہیں، میں نے یہ نہیں کہا کہ میرے والد آئے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔

وہ اندر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ سے، انہوں نے کہا ہم آپ سے مردوں کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جعفر! تمہاری صورت میری صورت سے اور تمہاری سیرت میری سیرت سے سب سے زیادہ مشابہہ ہے، تم مجھ سے ہو اور میرا شجرہ ہو، اور علی! تم میرے داماد اور میرے بچوں (نواسوں) کے باپ ہو، میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو، اور امے زید! تم ہمارے مولیٰ ہو، اور مجھ سے ہو اور میری طرف ہو اور تمام لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

(۲۲۱۲۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّهُ قَالَ الرَّبَّاءُ فِي النَّسِيئَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۱۲۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نقد معاملة میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِيمَةَ ابْنَةِ زَيْنَبَ وَنَفْسَهَا تَقَعُّعُ كَأَنَّهَا فِي شَنْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَبْكِي أَوْلَمَ تَنَّهُ عَنْ الْبُكَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹].

(۲۲۱۲۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ان کی نواسی) امیمہ بنت زینب کو لایا گیا، اس کی روح اس طرح نکل رہی تھی جیسے کسی مشکیزے میں ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ! کیا آپ بھی رورہے ہیں؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ السَّارِبَتَيْنِ مَضَيْتُ حَتَّى لَزِقْتُ بِالْحَائِطِ قَالَ وَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى قَامَ إِلَيَّ جَنِبِي فَصَلَّى أَرْبَعًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ هَاهُنَا أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ صَلَّى قَالَ قُلْتُ فَكَمْ صَلَّى قَالَ عَلَيَّ هَذَا أَجِدُنِي الْيَوْمَ نَفْسِي أَنِّي مَكَّثْتُ مَعَهُ عُمَرًا ثُمَّ لَمْ أَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّى فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِهِ قَالَ فَجَاءَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَامَ إِلَيَّ جَنِبِي فَلَمْ يَزَلْ يُرَاحِمُنِي حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ أَرْبَعًا [راجع: ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۸۱۸]

(۲۲۱۲۳) ابو الشعثاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج کے ارادے سے نکلا، بیت اللہ شریف میں داخل ہوا، جب دوستوں کے درمیان پہنچا تو جا کر ایک دیوار سے چمٹ گیا، اتنی دیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو کر چار رکعتیں پڑھیں، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں کہاں نماز پڑھی تھی، انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں، مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی پر تو آج تک میں اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں کہ میں نے ان کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

اگلے سال میں پھر حج کے ارادے سے نکلا اور اسی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں پچھلے سال کھڑا ہوا تھا، اتنی دیر میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پھر وہ مجھ سے مزاحمت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے وہاں سے باہر کر دیا اور پھر اس میں چار رکعتیں پڑھیں۔

(۲۲۱۲۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي الدَّسْتَوَائِيَّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ مَوْلَى قَدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَخْرُجُ فِي مَالٍ لَهُ بِوَادِي الْقُرَى فَيَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبُرَتْ وَرَقَقَتْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ قَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ [راجع: ۲۲۰۸۷]

(۲۲۱۲۴) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں

رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۲۱۳۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ إِلَّا أَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ يَدْخُلُهَا النِّسَاءُ [صححه البخاری (۵۱۹۶)، ومسلم (۲۷۳۶)، وابن حبان (۶۷۵)]. [انظر: ۲۲۱۶۹]

(۲۲۱۳۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت مساکین کی ہے، جبکہ مالداروں کو (حساب کتاب کے لئے فرشتوں نے) روکا ہوا ہے، البتہ جو جہنمی ہیں، انہیں جہنم میں داخل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے، اور جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔

(۲۲۱۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلَ أُسَامَةَ عَنْ سَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا شَاهِدٌ قَالَ كَانَ سَيْرُهُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ وَأَنَا رَدِيفُهُ [صححه البخاری (۲۹۹۹)، ومسلم (۱۲۸۶)، وابن حزيمة (۲۷۴۵)]. [انظر: ۲۲۱۷۷]

(۲۲۱۳۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ کی رفتار درمیانی تھی، جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے۔

(۲۲۱۳۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تَكَلِّمُ عَثْمَانَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنْ لَا أَكَلِمَهُ إِلَّا سَمِعْتُمْ إِنِّي لَا أَكَلِمُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ افْتَتَحَهُ وَاللَّهِ لَا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنَّكَ خَيْرُ النَّاسِ وَإِنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالُوا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ بِهِ أَقْنَابُهُ فَيَدُورُ بِهَا فِي النَّارِ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ مَا أَصَابَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ كُنْتُ أَمْرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ [صححه البخاری (۳۲۶۷)، ومسلم (۲۹۸۹)]. [انظر: ۲۲۱۳۷، ۲۲۱۴۳، ۲۲۱۶۳]

(۲۲۱۳۷) ابووائل کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ میرے اور

ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا! کسی آدمی کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکمران ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے بھی سنا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتزیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا أُبْنَى فَقَالَ انْتَهَا صَبَاحًا ثُمَّ حَرَّقَ [قال الألبانی:

ضعيف الإسناد (أبو داود: ۲۶۱۶، ابن ماجه: ۲۸۴۳)]. [انظر: ۲۲۱۶۸].

(۲۲۱۲۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ”اُبْنَى“ نامی ایک بستی کی طرف بھیجا اور فرمایا صبح کے وقت وہاں پہنچ کر اسے آگ لگا دو۔

(۲۲۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ أُسَامَةَ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً كَثِيفَةً كَانَتْ مِمَّا أَهْدَاهَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ فَكَسَوْتُهَا امْرَأَتِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتُهَا امْرَأَتِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِهَا [انظر: ۲۲۱۳۱].

(۲۲۱۲۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک موٹی قبلی چادر عطا فرمائی جو اس ہدیے میں سے تھی جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا، میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے؟ تم نے وہ چادر نہیں پہنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے کہنا کہ اس کے نیچے شمیض لگائے، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے اس کے اعضاء جسم نمایاں ہوں گے۔

(۲۲۱۳۰) حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فِخْدِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فِخْدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّنَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا قَالَ أَبِي قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُوَ السَّلِيُّ مِنْ عَنَزَةَ إِلَى رَبِيعَةَ يَعْنِي أَبَا تَمِيمَةَ السَّلِيُّ [صححه البخاری (۲۷۳۵)].

وابن حبان (۶۹۶۱) . [انظر: ۲۲۱۷۲].

(۲۲۱۳۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور دوسری پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو، پھر ہمیں بھیج کر فرماتے اے اللہ! میں چونکہ ان دونوں پر رحم کھاتا ہوں لہذا تو بھی ان پر رحم فرما۔

(۲۲۱۳۱) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً كَثِيفَةً مِمَّا أَهْدَاهَا لَهُ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ فَكَسَوْتُهَا امْرَأَتِي فَقَالَ مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ قُلْتُ كَسَوْتُهَا امْرَأَتِي فَقَالَ مَرُّهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَّالَةً فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِهَا [راجع: ۲۲۱۲۹].

(۲۲۱۳۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک موٹی قبطنی چادر عطا فرمائی جو اس ہدیے میں سے تھی جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا، میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے؟ تم نے وہ چادر نہیں پہنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کہنا کہ اس کے نیچے شمیض لگائے، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے اس کے اعضاء جسم نمایاں ہوں گے۔

(۲۲۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنِي يُقْبِضُ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يَأْقِرَاءِ السَّلَامِ وَيَقُولُ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى قَالَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنِّي قَالَ فَقَامَ وَقَمْنَا مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَسَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ قَالَ فَأَخَذَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقَعُّعُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹].

(۲۲۱۳۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ ان کے بچہ پر نزع کا عالم طاری ہے، آپ ہمارے یہاں تشریف لائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کہلوایا اور فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، لہذا تمہیں صبر کرنا چاہئے اور اس پر ثواب کی امید رکھنی چاہئے، انہوں نے دوبارہ قاصد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسم دے کر بھیجا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی یعنی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

اس بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں لا کر رکھا گیا، اس کی جان نکل رہی تھی، لوگوں میں اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور غالباً حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۳۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَرَدَفَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ حَتَّى دَخَلَ الشُّعْبَ ثُمَّ أَهْرَاقَ الْمَاءَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ وَلَمْ يُصَلِّ [راجع: ۲۲۰۹۲].

(۲۲۱۳۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، گھائی میں پہنچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے، اور پیشاب کیا، پھر میں نے ان پر پانی ڈالا اور ہلکا سا وضو کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، اور راستے میں نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۱۳۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ [راجع: ۲۲۰۹۶].

(۲۲۱۳۴) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۲۲۱۳۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ أَبِي رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ مَرَّ بِهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ غُلَامَيْنِ لَهُمْ يَسْأَلَانِهِ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَقَالَ هِيَ الْعَصْرُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ فَسَأَلَاهُ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَسَأَلَاهُ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ وَلَا يَكُونُ وَرَأَهُ إِلَّا الصَّفَّ وَالصَّفَّانِ مِنَ النَّاسِ فِي قَائِلَتِهِمْ وَفِي تِجَارَتِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْهُنَّ رِجَالٌ أَوْ لَأَحْرَقَنَّ بِيُوتَهُمْ [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح بالحديث الأول (ابن ماجه: ۷۹۵). قال شعيب: إسناده ضعيف لا نقطاعه].

(۲۲۱۳۵) زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا، وہ سب لوگ اکٹھے تھے، انہوں نے اپنے دو غلاموں کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ ”صلوۃ وسطیٰ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا عصر کی نماز مراد ہے، پھر دو آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہی سوال پوچھا تو فرمایا کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے، پھر وہ دونوں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے بھی ظہر کی نماز بتایا، اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دو پہر کی گرمی میں پڑھا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صرف ایک یا دو صفیں ہوتی تھیں اور لوگ قیلولہ یا تجارت میں مصروف ہوتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”تمام نمازوں کی عموماً اور درمیانی نماز کی خصوصاً پابندی کیا کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی سے کھڑے رہا کرو“ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا۔

(۲۲۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمْ تَرْفَعْ رَاحِلَتُهُ رِجْلَهَا عَادِيَةً حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا

[قال شعيب: صحيح] - تقدم في مسند ابن عباس: ۱۸۲۹.]

(۲۲۱۳۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت نبی ﷺ عرفات سے واپس ہوئے ہیں تو میں ان کا ردیف تھا، نبی ﷺ کی سواری نے دوڑتے ہوئے اپنا پاؤں بلند نہیں کیا یہاں تک کہ نبی ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے۔

(۲۲۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوتَى بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ يُطَاعُ فِي مَعْاصِي اللَّهِ تَعَالَى فَيُقَذَّفُ فِي النَّارِ فَتُنْدَلِقُ بِهِ أَقْتَابُهُ فَيَسْتَدِيرُ فِيهَا كَمَا يَسْتَدِيرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَا فَيَأْتِي عَلَيْهِ أَهْلُ طَاعَتِهِ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلٍ آيَنَ مَا كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِهِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمْرُكُمْ بِأَمْرٍ وَأُخَالِفُكُمْ إِلَى غَيْرِهِ [راجع: ۲۲۱۲۷].

(۲۲۱۳۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي الصَّانِعَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّبَا فِي النَّسِيئَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۱۳۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ قَيْسٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ وَالدَّرْهَمِ بِالدَّرْهَمِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحِلُّهُ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ بِمَا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الرَّبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ أَوْ النُّقْرَةِ

[راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۱۳۹) یحییٰ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم کے تبادلے کے متعلق

پوچھا جبکہ ان کے درمیان کچھ اضافی چیز بھی ہو تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حلال قرار دیتے ہیں، اس پر

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس وہ بات بیان کر رہے ہیں جو انہوں نے نبی ﷺ سے خود نہیں سنی، حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا یہ چیز میں نے براہ راست نبی ﷺ سے نہیں سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

نے مجھے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق تو ادھار یا تاخیر سے ہوتا ہے۔

(۲۲۱۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو قَطْنٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكُعْبَةِ [راجع: ۲۲۱۰۲].

(۲۲۱۴۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔

(۲۲۱۴۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ [صححه البخاری (۵۷۲۸)، ومسلم (۲۲۱۸)]. تقدم في مسند سعد بن أبي وقاص: ۱۵۳۶.

(۲۲۱۴۱) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو مت۔

(۲۲۱۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَنِي أَبُو عَثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِيمَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ وَنَفْسُهَا تَقَعُّعُ كَأَنَّهَا فِي شَنْ فَقَالَ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ إِلَهِي أَجَلٌ مُسَمًّى قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَبِكِي أَوْلَمْ تَنَّهُ عَنْ الْبُكَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹].

(۲۲۱۴۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں (ان کی نواسی) امیرت زینب کو لایا گیا، اس کی روح اس طرح نکل رہی تھی جیسے کسی مشکیزے میں ہو، نبی ﷺ نے فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ بھی رورہے ہیں؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالُوا لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَيَّ هَذَا الرَّجُلِ

فَتَكَلَّمَهُ قَالَ فَقَالَ لَا تَرَوْنَ أَنِّي لَا أَكَلِمَهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أُنْفِخَ
أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ لِرَجُلٍ أَنْ يَكُونَ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ
بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا فِي النَّارِ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَا قَالَ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ إِلَيْهِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ أَمَا كُنْتَ
تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيَهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ
وَآتِيَهُ [راجع: ۲۲۱۲۷].

(۲۲۱۳۳) ابو وائل کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟
انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ
میرے اور ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا کسی آدمی کے متعلق
میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکمران ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتزیاں باہر نکل آئیں
گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس
سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب
دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَجِئْتُ حَتَّى دَخَلْتُ
الْبَيْتَ فَلَمَّا كُنْتُ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ مَضَيْتُ حَتَّى لَزِقْتُ بِالْحَائِطِ فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ فَصَلَّى إِلَيَّ جَنِبِي فَصَلَّى
أَرْبَعًا فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ لَهُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ
أَنَّهُ صَلَّى هَاهُنَا فَقُلْتُ كَمْ صَلَّى قَالَ هَذَا أَجْدُنِي الْيَوْمَ نَفْسِي أَنِّي مَكُنْتُ مَعَهُ عُمَرًا لَمْ أَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّى ثُمَّ
حَجَجْتُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِهِ فَجَاءَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَامَ إِلَيَّ جَنِبِي وَلَمْ يَزَلْ
يُزَاحِمُنِي حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ أَرْبَعًا [راجع: ۲۲۱۲۳].

(۲۲۱۳۴) ابو الشعثاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج کے ارادے سے نکلا، بیت اللہ شریف میں داخل ہوا، جب دوستوں کے
درمیان پہنچا تو جا کر ایک دیوار سے چمٹ گیا، اتنی دیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو کر چار رکعتیں
پڑھیں، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے
ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں، مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے، میں نے ان
سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی پر تو آج تک میں اپنے آپ کو ملامت کرتا

ہوں کہ میں نے ان کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔
اگلے سال میں پھر حج کے ارادے سے نکلا اور اسی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں پچھلے سال کھڑا ہوا تھا، اتنی دیر میں
حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پھر وہ مجھ سے مزاحمت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے وہاں سے
باہر کر دیا اور پھر اس میں چار رکعتیں پڑھیں۔

(۲۲۱۴۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَدَرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى
قَتَلْنَاهُ فَعَرَضَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَذَكَرْتُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السَّلَاحِ وَالْقَتْلِ فَقَالَ آلا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى
تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَمَا زَالَ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ
أُسَلِّمْ إِلَّا يَوْمَئِذٍ [راجع: ۲۲۰۸۹]۔

(۲۲۱۳۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں جہینہ کے ریتلے علاقوں میں سے ایک قبیلے کی طرف
بھیجا، ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور قتال شروع کر دیا، ان میں سے ایک آدمی جب بھی ہمارے سامنے آتا تو وہ ہمارے
سامنے سب سے زیادہ بہادری کے ساتھ لڑتا تھا، جوں ہی ہم نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تو اس نے فوراً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا،
اس پر انصاری نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا اسامہ! جب اس نے لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا تھا تو تم نے پھر بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان بچانے کے لئے یہ کلمہ
پڑھا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے اس وجہ سے کلمہ پڑھا ہے یا نہیں؟ قیامت کے دن لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ کی گواہی سے کیسے بچو گے؟ نبی ﷺ نے اپنی بات کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ میں یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں نے اسلام
ہی اس دن قبول کیا ہوتا۔

(۲۲۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَفَاضَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَنَا رَدِيفُهُ فَجَعَلَ يَكْبَحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّى أَنْ ذِفْرَهَا لَتَكَادُ تُصِيبُ
قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِيضَاعِ الْبَابِلِ [راجع: ۲۲۰۹۹]۔
(۲۲۱۳۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کے رديف تھے،
نبی ﷺ اپنی سواری کو لگام سے پکڑ کر کھینچنے لگے حتیٰ کہ اس کے کان کجاوے کے اگلے حصے کے قریب آ گئے اور نبی ﷺ فرماتے جا
رہے تھے لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم پکڑو، اونٹوں کو تیز دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۲۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يُقَالُ لَهُ عِيَاضُ

وَكَانَتْ بِنْتُ أَسَامَةَ تَحْتَهُ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَعْضِ الْأَرْيَافِ حَتَّى إِذَا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أَصَابَهُ الْوَبَاءُ قَالَ فَأَفْرَعُ ذَلِكَ النَّاسَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَطَّلَعَ عَلَيْنَا نِقَابُهَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ [انظر: ۲۲۱۴۹].

(۲۲۱۴۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ایک چچا زاد بھائی ”جن کا نام عیاض تھا“ سے مروی ہے ”جن کے نکاح میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بھی تھیں“ کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا جو کسی شاداب علاقے سے نکلا، جب وہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تو اسے وباء نے آگھیرا، یہ سن کر لوگ خوفزدہ ہو گئے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ یہ وباء مدینہ منورہ کے سوراخوں سے نکل کر ہم تک نہیں پہنچے گی۔

(۲۲۱۴۸) قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا الْهَاشِمِيُّ وَيَعْقُوبُ وَقَالَ جَمِيعًا إِنَّهُ سَمِعَ أَسَامَةَ

(۲۲۱۴۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ يُقَالُ لَهُ عِيَاضٌ وَكَانَتْ ابْنَةُ أَسَامَةَ عِنْدَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عِيَاضُ بْنُ صَيْرَى

[راجع: ۲۲۱۴۷].

(۲۲۱۴۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْوَبَاءَ رِجْزُ أَهْلِكَ اللَّهُ بِهِ الْأُمَّمَ قَبْلَكُمْ وَقَدْ بَقِيَ مِنْهُ فِي الْأَرْضِ شَيْءٌ يَجِيءُ أَحْيَانًا وَيَذْهَبُ أَحْيَانًا فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَأْتَوْهَا [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۵۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلومت۔

(۲۲۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ هَذَا الْوَجْعَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَبِي وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ

الْمُسْلِمِ الْكَافِرِ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ [راجع: ۲۲۰۹۰].

(۲۲۱۵۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحٌ قَالَا ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ
اِنَّمَا اَمْرُكُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُوْمَرُوا بِالذُّخُولِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ اَخْبَرَنِي
اَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى
خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قَبْلِ الْكُعْبَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [راجع: ۲۲۰۹۷].

(۲۲۱۵۳) ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں طواف کا حکم دیا گیا ہے، بیت اللہ میں داخل ہونے کا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ اس میں داخل ہونے سے نہیں روکتے تھے، البتہ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعاء فرمائی لیکن وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ باہر آ کر خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۱۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسَامَةَ قَالَ اشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى اطْعَمٍ مِنْ اَطْعَمِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرَى قَالُوا لَا قَالَ اِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ حِثَّالَ الْمَدِينَةِ
كَوَقْعِ الْمَطْرِ [راجع: ۲۲۰۹۱].

(۲۲۱۵۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے کسی ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا کہ جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم بھی وہ دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح رونما ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے برستے ہیں۔

(۲۲۱۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَيَزِيدُ قَالَ اخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونَ بِارْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ وَاَنْتُمْ بِارْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۵۵) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو

تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلومت۔

(۲۲۱۵۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ سَيُخْبِرُنَا صَاحِبُنَا مَا صَنَعَ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ لَمَّا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ فَوَقَعَ كَفَّ رَأْسَ رَاحِلَتِهِ حَتَّى أَصَابَ رَأْسَهَا وَاسِطَةَ الرَّحْلِ أَوْ كَادَ بِصَيْبِهِ يُشِيرُ إِلَى النَّاسِ بِيَدِهِ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ حَتَّى آتَى جَمْعًا ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يُخْبِرُنَا صَاحِبُنَا بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يَزَلْ يَسِيرُ سَيْرًا لَيْتًا كَسِيرِهِ بِالْأَمْسِ حَتَّى آتَى عَلَى وَادِي مُحَسَّرٍ فَدَفَعَ فِيهِ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ الْأَرْضُ [راجع: ۲۲۰۹۰].

(۲۲۱۵۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیا، لوگ کہنے لگے کہ ہمارا یہ ساتھی ہمیں بتا دے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وقوف عرفات کے بعد روانہ ہوئے تو اپنی سواری کا سر اتنا کھینچا کہ وہ کجاوے کے درمیان سے لگ گیا یا لگنے کے قریب ہو گیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارے سے لوگوں کو پرسکون رہنے کی تلقین کرنے لگے، یہاں تک کہ مزدلفہ آ پہنچے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنا لیا، لوگ کہنے لگے کہ ہمارا یہ ساتھی ہمیں بتا دے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کل گذشتہ کی طرح آہستہ آہستہ چلتے رہے البتہ جب وادی محسر پر پہنچے تو رفتار تیز کر دی یہاں تک کہ وہاں سے گذر گئے۔

(۲۲۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ [راجع: ۲۲۰۹۰].

(۲۲۱۵۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۱۵۸) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَّا مَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَاسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بِعَيْرِهِ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا [راجع: ۲۲۰۸۵].

(۲۲۱۵۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے روانہ ہوئے اور اس گھائی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز نہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۱۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الرَّبَا فِي النِّسَاءِ [راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۱۵۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۲۲۱۶۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا بَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ مَوْلَى قَدَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى لِأُسَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى مَالِهِ بِوَادِي الْقُرَى فَيَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَبُرْتَ وَرَقَقْتَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ [راجع: ۲۲۰۸۷].

(۲۲۱۶۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۲۱۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ذُكْوَانَ قَالَ أُرْسِلَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْ لَهُ فِي الصَّرْفِ أَسَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ أَوْ قَرَأْتَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَمْ نَقْرَأْ قَالَ بِكُلِّ لَا أَقُولُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رَبَا إِلَّا فِي الدِّينِ أَوْ قَالَ فِي النَّسِيئَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶].

(۲۲۱۶۱) ذکوان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ بیع صرف کے متعلق آپ جو بات کہتے ہیں، یہ بتائیے کہ اس کا ثبوت آپ کو قرآن میں ملتا ہے یا آپ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ چیز نہ تو مجھے کتاب اللہ میں ملی ہے اور نہ ہی میں نے براہ راست نبی ﷺ سے سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۲۲۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ

بِالْكُوفَةِ قَالَ فَذَكَرَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ يُحَدِّثُهُ قَالَ فَقَالُوا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ وَكَانَ غَائِبًا قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رِجْسٌ وَعَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ حَبِيبٌ شَكٌّ فِيهِ عُدْبٌ بِهِ نَاسٌ قَبْلَكُمْ فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا فَلَمْ يُنْكِرْ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۲۱۴۱]

(۲۲۱۶۲) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو مت۔

(۲۲۱۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تَكَلِّمُ هَذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيُطْحَنُ فِيهَا كَطْحَنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أُسَامَةَ بَنَحْوِ مِنْهُ إِلَّا أَنَّهُ زَادَ فِيهِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ [راجع: ۲۲۱۶۷].

(۲۲۱۶۳) ابو وائل کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ میرے اور ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا! کسی آدمی کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکمران ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے بھی سنا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ ابْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ

أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

[راجع: ٢٢٠٩٠]

(٢٢١٦٣) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(٢٢١٦٥) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ قَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَافَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَمَالَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا قَالَ فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعُ يَدَهُ الْأُخْرَى [صححه ابن خزيمة (٢٨٢٤). قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ٢٥٤/٥)].

(٢٢١٦٥) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میدانِ عرفات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف میں تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اونٹنی ایک طرف کو جھکنے لگی اور اس کی لگام گر گئی، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ سے رسی کو پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ کو اٹھائے رکھا۔

(٢٢١٦٦) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [انظر: ٢٢١٦٧، ٢٢١٧٤].

(٢٢١٦٦) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف سے باہر آئے تو دروازے کی طرف رخ کر کے دو مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(٢٢١٦٧) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَسَامَةُ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا [راجع: ٢٢١٦٦].

(٢٢١٦٧) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے دروازہ بند کر لیا، اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر مشتمل تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے ان دو ستونوں کے قریب پہنچے جو بابِ کعبہ کے قریب تھے) اور بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی، تکبیر و تہلیل کہی (دعاء و استغفار کیا) پھر کھڑے ہو کر بیت اللہ کے سامنے والے حصے کے پاس گئے اور اس پر اپنا سینہ مبارک، رخسار اور مبارک ہاتھ رکھ دیئے، پھر تکبیر و تہلیل اور دعاء کرتے رہے، پھر ہر کونے پر اسی طرح کیا اور باہر نکل کر بابِ کعبہ پر پہنچ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے دو تین مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(٢٢١٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ الْأَخْضَرِ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَجْهَهُ وَجْهَةً فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ مَا أَلْدَى عَهْدَ إِلَيْكَ قَالَ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ أُغَيِّرَ عَلَيَّ ابْنِي صَبَاحًا ثُمَّ أُحْرَقَ [راجع: ۲۲۱۲۸].

(۲۲۱۶۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کسی جانب لشکر دے کر روانہ فرمایا تھا، لیکن اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا حکم دیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں صبح کے وقت ”ابنی“ پر حملہ کروں اور اسے آگ لگا دوں۔

(۲۲۱۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَةٌ مَنْ يَدْخُلُهَا الْفُقَرَاءُ إِلَّا أَنْ أَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَهْلَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَوَقَفْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَةٌ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ [راجع: ۲۲۱۲۵].

(۲۲۱۶۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت مساکین کی ہے، جبکہ مالداروں کو (حساب کتاب کے لئے فرشتوں نے) روکا ہوا ہے، البتہ جو جہنمی ہیں، انہیں جہنم میں داخل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے، اور جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔

(۲۲۱۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُسْتَحْجِمُ [اخرجه النسائي في الكبرى (۳۱۶۵)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات].

(۲۲۱۷۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگے لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۲۲۱۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ لَيْسَ بِهَا فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا [راجع: ۲۲۱۴۱].

(۲۲۱۷۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس علاقے میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو مت۔

(۲۲۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنُ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْبَبُهُمَا فَأَحْبِبْهُمَا قَالَ يَحْيَى قَالَ التَّيْمِيُّ كُنْتُ أُحَدِّثُ بِهِ فَدَخَلَنِي مِنْهُ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُ بِهِ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْتُهُ مَكْتُوبًا عِنْدِي [راجع: ۲۲۱۳۰].

(۲۲۱۷۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور دوسری پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو، پھر ہمیں بھیج کر فرماتے اے اللہ! میں چونکہ ان دونوں سے محبت کرتا ہوں لہذا تو بھی ان سے محبت فرما۔

(۲۲۱۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ فِي النَّاسِ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ [راجع: ۲۲۰۸۹، ۲۲۱۷۳] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے پیچھے اپنی امت کے مردوں پر عورتوں سے زیادہ سخت فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔

(۲۲۱۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتَ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى أَتَى الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْبَابِ الْكُعبَةَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكُعبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَجَسَدَهُ عَلَى الْكُعبَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى كُلَّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِاسْتِغْفَارِ وَالْمَسْأَلَةِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكُعبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [صححه ابن خزيمة (۳۰۰۵ و ۳۰۰۶)]. قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ۲۱۸/۵ و ۲۱۹، ۲۲۰) [راجع: ۲۲۱۶۶].

(۲۲۱۷۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے دروازہ بند کر لیا، اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر مشتمل تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے ان دوستوں کے قریب پہنچے جو باب کعبہ کے قریب تھے اور بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی، تکبیر و تہلیل کہی، دعاء و استغفار کیا، پھر کھڑے ہو کر بیت اللہ کے سامنے والے حصے کے پاس گئے اور اس پر اپنا سینہ مبارک، رخسار اور مبارک ہاتھ رکھ دیئے، پھر تکبیر و تہلیل اور دعاء کرتے رہے، پھر ہر کونے پر اسی طرح کیا اور باہر نکل کر باب کعبہ پر پہنچ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے دو مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۱۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَفَعَ أَوْ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَاتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأَمْرَاءُ وَالْخُلَفَاءُ قَالَ فَبَالَ فَاتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَاتَى جَمْعًا فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَمْ يَحُلْ بِقِيَّةِ النَّاسِ حَتَّى أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ [راجع: ۲۲۰۸۵].

(۲۲۱۷۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے روانہ ہوئے اور اس گھاتی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز نہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی

سوار یوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۱۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا بَلَغَ قَالَ مَعْمَرُ الشُّعْبَ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ النَّقْبَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۰۸۵].

(۲۲۱۷۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أُسَامَةَ، فَسُئِلَ عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ. فَقَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعُنُقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجُورَةَ نَصَّ - يَعْنِي فَوْقَ الْعُنُقِ - [راجع: ۲۲۱۲۶].

(۲۲۱۷۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ میدان عرفات سے روانہ ہوئے، جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہو املا تا تو رفتار تیز کر دیتے۔

(۲۲۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ [راجع: ۲۲۱۵۶].

(۲۲۱۷۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے تو خود بھی پرسکون تھے اور لوگوں کو بھی پرسکون رہنے کا حکم دیا۔

حَدِيثُ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

خارجہ بن صلت رضی اللہ عنہ کی اپنے چچا سے روایت

(۲۲۱۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا وَوَكِيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ قَالَ قَالَ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوتِقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا قَدْ حَدَّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَهُ شَيْءٌ يُدَاوِيهِ قَالَ فَرَفِئْتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَكِيْعٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ فَبَرَأَ فَأَعْطُونِي مِائَةَ شَاةٍ فَآتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةً حَقًّا [صححه ابن حبان (۶۱۱۰)، والحاكم (۵۹۹/۱)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۴۲۰، ۳۸۹۶) و

۳۸۹۷ و ۳۹۰۱). قال شعيب: إسناده محتمل للتحسين.

(۲۲۱۷۹) خارج بن صلت رضي الله عنه اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب واپس جانے لگے تو ایک قوم کے پاس سے گذر ہوا جن کے یہاں ایک مجنون آدمی تھا جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا، اس کے اہل خانہ کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارا یہ ساتھی خیر لے کر آیا ہے، کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے یہ اس کا علاج کر سکے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے (تین دن تک) روزانہ اسے دو مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا، ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں لے لو، کیونکہ میری زندگی کی قسم! بعض لوگ ناجائز منتروں سے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے جائز اور برحق منتر سے کھایا ہے۔

(۲۲۱۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا أَنْبَأْنَا أَنْتُمْ جَنَّتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رُقِيَّةٌ فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوها فِي الْقُبُودِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَانُوا بِالْمَعْتُوهِ فِي الْقُبُودِ قَالَ فَقَرَأْتُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدُوَةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتَفَلُّ قَالَ فَكَأَنَّمَا نَشِطُ مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَعْطَوْنِي جُعَلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلْ لَعْمَرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةً بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةً حَقًّا

(۲۲۱۸۰) خارج بن صلت رضي الله عنه اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب واپس جانے لگے تو ایک قوم کے پاس سے گذر ہوا جن کے یہاں ایک مجنون آدمی تھا جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا، اس کے اہل خانہ کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارا یہ ساتھی خیر لے کر آیا ہے، کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے یہ اس کا علاج کر سکے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے (تین دن تک) روزانہ اسے دو مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا، ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں لے لو، کیونکہ میری زندگی کی قسم! بعض لوگ ناجائز منتروں سے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے جائز اور برحق منتر سے کھایا ہے۔

حَدِيثُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ رضي الله عنه

حضرت اشعث بن قیس کندی رضي الله عنه کی مرویات

(۲۲۱۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ كَانَ وَاللَّهِ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْكَ بَيْنَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِيَهُودِيٍّ أَحْلِفُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْنٌ يَحْلِفُ فَذَهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [تقدم في مسند ابن مسعود: ۳۵۹۷]، وانظر: ۲۲۱۸۵، ۲۲۱۸۶، ۲۲۱۸۸، ۲۲۱۹۲.

(۲۲۱۸۱) حضرت ابن مسعود رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضي الله عنه فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۲۲۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ كَلْبٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ [انظر: ۲۲۱۹۱].

(۲۲۱۸۲) حضرت اشعث بن قیس رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(۲۲۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هَيْضَمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ لَا يَرُونَ إِلَّا أَنِّي أَفْضَلُهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَزَعُكُمْ مِنَّا قَالَ نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ لَا نَقْفُو أُمَّنَا وَلَا نَنْتَفِي مِنْ أَبِيْنَا [انظر: ۲۲۱۸۹]. قَالَ فَكَانَ الْأَشْعَثُ يَقُولُ لَا أُوتِي بِرَجُلٍ نَفَى قُرَيْشًا مِنَ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ إِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ [قال

البوصيري: هذا إسناد صحيح. قال الألباني حسن (ابن ماجه: ۲۶۱۲)].

(۲۲۱۸۳) حضرت اشعث بن قیس رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جو مجھے اپنے میں سے افضل نہیں سمجھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا خیال ہے کہ آپ کا نسب نامہ ہم لوگوں سے ملتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگ نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں، ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں اور نہ ہی اپنے باپ سے اپنے نسب کی نفی کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت اشعث رضي الله عنه فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جو قریش کے نسب کی نضر بن کنانہ سے نفی کرتا ہو تو میں اسے کوڑوں کی سزا دوں گا۔

(۲۲۱۸۴) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أُنْبَانَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ كِنْدَةَ فَقَالَ لِي هَلْ لَكَ مِنْ وَلَدٍ قُلْتُ غُلَامٌ وَوَلَدٌ لِي فِي

مَخْرَجِي إِلَيْكَ مِنْ ابْنَةِ جَدِّ وَلَوْ دِدْتُ أَنْ مَكَانَهُ شَبَعَ الْقَوْمُ قَالَ لَا تَقُولَنَّ ذَلِكَ فَإِنَّ فِيهِمْ قُرَّةَ عَيْنٍ وَأَجْرًا إِذَا قَبِضُوا نَمَّ وَلَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَمَجْبَنَةٌ مَحْزَنَةٌ إِنَّهُمْ لَمَجْبَنَةٌ مَحْزَنَةٌ

(۲۲۱۸۳) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں کندہ کے وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئی اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جب میں آپ کی طرف نکل رہا تھا تو بنت جمد سے میرے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تھا، میری تو خواہش تھی کہ اس کی بجائے لوگ ہی سیراب ہو جاتے تو بہت اچھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے مت کہو، کیونکہ اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے اور اگر فوت ہو جائے تو باعث اجر ہوتی ہے، ہاں! اگر کچھ کہنا ہی ہے تو یوں کہو کہ اولاد بزدلی کا اور غم کا سبب بن جاتی ہے (یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا)

(۲۲۱۸۵) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطَّفِيلِ الْبَكَّائِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ وَإِنْ تَصَدَّقَهَا لَفِي الْقُرْآنِ إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَخَرَجَ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَقْرَأُهَا قَالَ فِي أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ رَجُلًا ادَّعَى رَكِيًّا لِي فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ إِنْ حَلَفَ حَلَفَ فَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ

(۲۲۱۸۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۲۲۱۸۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بَنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ أَشْعَثُ صَدَقَ فِي نَزَلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَيَمِينُهُ قَالَ قُلْتُ إِذَنْ يَحْلِفُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ فَنَزَلَتْ إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا [راجع: ۳۵۹۷]

(۲۲۱۸۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے،

وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۲۲۱۸۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرْدُوسٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِيءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا كَاذِبٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَجْذَمٌ [انظر: ۲۲۱۹۳].

(۲۲۱۸۷) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا۔

(۲۲۱۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَخِيهِ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ وَأَنْزَلَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي الْقُرْآنِ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَى عَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ فَلَقِينِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فِي أَنْزَلْتُ

(۲۲۱۸۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، اور اس کی تصدیق میں اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“ اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کہ آج حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تم سے کون سی حدیث بیان کی؟ میں نے انہیں بتا دیا، وہ کہنے لگے کہ یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی تھی۔

(۲۲۱۸۹) حَدَّثَنَا بِهِزٌ وَعَفَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَنَا عَقِيلُ بْنُ طَلْحَةَ السُّلَمِيُّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هَيْضَمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ عَفَّانُ لَا يَرُونِي إِلَّا أَفْضَلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَزَعُمُ أَنْكُم مِّنَّا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ لَا نَقْفُو أُمَّنَا وَلَا نَنْتَفِي مِنْ أَبِينَا [راجع: ۲۲۱۸۳]

قَالَ قَالَ الْأَشْعَثُ فَوَاللَّهِ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا نَفَى قُرَيْشًا مِنَ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ إِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ

(۲۲۱۸۹) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جو مجھے اپنے میں سے افضل نہیں سمجھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا خیال ہے کہ آپ کا نسب نامہ ہم لوگوں سے ملتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگ نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں، ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں اور نہ ہی اپنے باپ سے اپنے نسب کی نفی کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جو قریش کے نسب کی نضر بن کنانہ سے نفی کرتا ہو تو میں اسے کوڑوں کی سزا دوں گا۔

(۲۲۱۹۰) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَشْكَرُهُمْ لِلنَّاسِ [اخرجه الطيالسي (۱۰۴۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف [-

(۲۲۱۹۰) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہی ہوتا ہے جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکر یہ ادا کرتا ہے۔

(۲۲۱۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ [راجع: ۲۲۱۸۲].

(۲۲۱۹۱) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(۲۲۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ قَالَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَحَدَّثَنَا قَالَ فِيَّ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ خَاصِمْتُ ابْنَ عَمِّ لِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي كَانَتْ لِي فِي يَدِهِ فَجَحَدَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَتْكَ أَنَّهُا بِنُورِكَ وَإِلَّا فَيَمِينُهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي بِيَمِينِهِ وَإِنْ تَجَعَلَهَا بِيَمِينِهِ تَذْهَبُ بِنُورِي إِنَّ خَصْمِي امْرُؤٌ فَاجِرٌ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْطَعَ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ قَالَ وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ

(۲۲۱۹۲) شفیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں تین حدیثیں سنائیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، اسی اثناء میں حضرت اشعث رضی اللہ عنہ بھی آگئے، وہ کہنے لگے کہ ابو عبد الرحمن نے کون سی حدیثیں بیان کی ہیں؟ ہم نے انہیں بتا دیا، حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور

ایک چچازاد بھائی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، چچازاد بھائی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں.....“

(۲۲۱۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ بِالْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضِي اغْتَصَبَهَا هَذَا وَأَبُوهُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضِي وَرِثَهَا مِنْ أَبِي فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَحْلِفُهُ أَنَّهُ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي وَأَرْضُ وَالِدِي وَالَّذِي اغْتَصَبَهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا يَقْتَطِعُ عَبْدٌ أَوْ رَجُلٌ بِيَمِينِهِ مَالًا إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْدَمٌ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ وَأَرْضُ وَالِدِهِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۴۴ و ۳۶۲۲). إسناده ضعيف بهذه السبابة]. [راجع: ۲۲۱۸۷].

(۲۲۱۹۳) حضرت اشعث بن قیس سے مروی ہے کہ قبیلہ کندہ اور حضرموت کا ایک آدمی یمن کی ایک زمین کے بارے میں اپنا جھگڑالے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرمی کہنے لگا یا رسول اللہ! اس نے اور اس کے باپ نے مل کر میری زمین غصب کر لی ہے، کندی کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ میری زمین ہے جو مجھے وراثت میں اپنے باپ سے ملی ہے، حضرمی کہنے لگا یا رسول اللہ! اس سے اس بات پر قسم لے لیجئے کہ اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ میری اور میرے والد کی زمین ہے جسے اس کے باپ نے غصب کیا تھا، کندی قسم کھانے کے لئے تیار ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کوئی مال حاصل کرتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ جذام میں مبتلا ہوگا، یہ سن کر کندی کہنے لگا کہ یہ زمین اسی کی ہے اور اس کے والد کی ہے۔

حَدِيثُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۱۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ الْأَعْرَجِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا [أخرجه النسائي في الكبرى (۸۹۹۵)] قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف.

(۲۲۱۹۴) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مرد کو عورت کے ”پچھلے حصے میں آنے“ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۱۹۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَالْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً [صححه ابن حبان (۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳)]. قال الترمذی: حسن صحيح.

قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۵۷، الترمذی: ۹۵). [انظر: ۲۲۱۹۶، ۲۲۲۰۱، ۲۲۲۰۳، ۲۲۲۰۶، ۲۲۲۱۲، ۲۲۲۱۳، ۲۲۲۱۴، ۲۲۲۱۵، ۲۲۲۱۹، ۲۲۲۲۵، ۲۲۲۲۶].

(۲۲۱۹۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا تَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ يَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۱۹۶) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسَبُهُ قَالَ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۵۵۳ و ۵۵۴)].

(۲۲۱۹۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَحِي اللَّهُ مِنْ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ

[صححه ابن حبان (۴۱۹۸، ۴۲۰۰)]. قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. والحديث منكر لا يصح كما صرح بذلك البخاري والبخاري والنسائي وغير واحد. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۹۲۴). قال شعيب: صحيح لغيره

وهذا إسناد حسن. [انظر: ۲۲۱۹۹، ۲۲۲۰۹، ۲۲۲۱۸].

(۲۲۱۹۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ٢٢١٩٨].

(٢٢١٩٩) گذشته حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٢٢٠٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْأَسْتَطَابَةَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ [قال الألبانى: صحيح (أبوداود: ٤١، ابن ماجه: ٣١٥). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [انظر:

٢٢٢٠٥، ٢٢٢١٦].

(٢٢٢٠٠) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(٢٢٢٠١) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ التَّيْمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخِطَافِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَوْ اسْتَزَدْنَا لَزَادْنَا [راجع: ٢٢١٩٥].

(٢٢٢٠١) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر تین دن تک مسح کیا کرو، اگر ہم مزید دن بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مزید اضافہ فرمادیتے۔

(٢٢٢٠٢) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ [قال البخارى: وهو وهم. وقال البيهقى: وأهل العلم بالحديث يرونه خطأ. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقال].

(٢٢٢٠٢) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(٢٢٢٠٣) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَرَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَالْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً سَمِعْتُهُ مِنْ سُفْيَانَ مَرَّتَيْنِ يَذْكُرُ لِلْمُقِيمِ وَلَوْ أَطْنَبَ السَّائِلُ فِي مَسَائِلِهِمْ لَزَادَهُمْ [راجع: ٢٢١٩٥].

(٢٢٢٠٣) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنے کا حکم پوچھا تو فرمایا مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(٢٢٢٠٤) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ

ثَابِتٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عَذَّبَ بِهِ قَوْمٌ
فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ [صححه مسلم

(۲۲۱۸)]. [تقدم في مسند سعد بن أبي وقاص: ۱۵۷۷].

(۲۲۲۰۴) حضرت سعد بن ثابت رضی اللہ عنہما اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو مت۔

(۲۲۲۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسْتِنْجَاءِ ثَلَاثَةٌ أَحْجَارٌ لَيْسَ فِيهَا رَجِيْعٌ [راجع: ۲۲۲۰۰].

(۲۲۲۰۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے استنجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۲۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَّادٍ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ
ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۰۶) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ يَعْنِي الْخَطْمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ
عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى فِي مَنَامِهِ أَنَّهُ يَقْبَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَنَاولَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ جَبْهَتَهُ

[الخرجه النسائي في الكبرى (۷۶۳۲). قال شعيب: ضعيف لا اضطراب سنده و متنه].

(۲۲۲۰۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، (نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی) اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ
رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَسْجُدُ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الرُّوحَ لَا تَلْقَى الرُّوحَ وَأَفْعَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ هَكَذَا فَوَضَعَ جَبْهَتَهُ

عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن حبان (۷۱۴۹). كسابقه]. [انظر: ۲۲۲۲۲، ۲۲۲۲۹].
(۲۲۲۰۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ وَابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ تَنَا حَسَّانُ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ هَرَمِيِّ بْنِ عَمْرٍو الْخَطْمِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحِي مِنْ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ [راجع: ۲۲۱۹۸].

(۲۲۲۰۹) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۲۱۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ [اخرجه الدارمی (۲۳۳۶)]
قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف. نقل الترمذی، عن البخاری قوله: هذا حديث فيه اضطراب، وضعفه محمد جدا]. [انظر: ۲۲۲۲۰].

(۲۲۲۱۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس پر اس کی حد بھی جاری کر دی جائے تو وہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۲۲۲۱۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ الْإِنْسَانَ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ فَيَقُولُ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ فَيَقُولُ اللَّهُ حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن حبان (۱۵۰)]. قال شعيب: متن الحديث صحيح].

(۲۲۲۱۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض اوقات شیطان انسان کے پاس آتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے، شیطان پوچھتا ہے کہ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہتا ہے اللہ نے، حتیٰ کہ شیطان یہ پوچھتا ہے کہ پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ جب تم میں سے کسی شخص کو یہ کیفیت لاحق ہو تو اسے یوں کہنا چاہئے آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(٢٢٢١٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ [راجع: ٢٢١٩٥].

(٢٢٢١٢) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنے کا حکم پوچھا تو فرمایا مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(٢٢٢١٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ٢٢١٩٥].

(٢٢٢١٣) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٢٢١٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرَ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ [راجع: ٢٢١٩٥].

(٢٢٢١٣) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٢٢١٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَوْ مَضَى السَّائِلُ فِي مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا حَمْسًا وَقَالَ أَبُو نَعِيمٍ يَوْمٌ لِلْمُقِيمِ [راجع: ٢٢١٩٥].

(٢٢٢١٥) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک، اللہ کی قسم! اگر سائل مزید دن بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مزید اضافہ فرمادیتے۔

(٢٢٢١٦) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَسْتِطَابَةِ فَقَالَ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ [راجع: ٢٢٢٠٠].

(٢٢٢١٦) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(٢٢٢١٧) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَخَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَا زَالَ جَدِّي كَأَفَّا سِلَاحَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حَتَّى قُتِلَ عَمَّارٌ بِصِفِّينَ فَسَلَّ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِتْنَةَ الْبَاغِيَةَ

(۲۲۲۱۷) محمد بن عمارہ کہتے ہیں کہ میرے دادا حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن اپنی تلوار کو نیام میں روکے رکھا، لیکن جب جنگ صفین میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے اپنی تلوار نیام سے کھینچ لی اور اتار لڑے کہ بالآخر شہید ہو گئے، وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

(۲۲۲۱۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ الْحُصَيْنِ الْوَائِلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ هَرَمِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاقِفِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتِ الْخَطْمِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَحِي اللَّهُ مِنْ الْحَقِّ ثَلَاثًا لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ [راجع: ۲۲۱۹۸]

(۲۲۲۱۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھجھکتا، لہذا تم عورتوں کے "پچھلے حصے میں" مت آیا کرو۔

(۲۲۲۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَكْمٌ وَحَمَادٌ سَمِعَا إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمَسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ [راجع: ۲۲۱۹۵]

(۲۲۲۱۹) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رخصت دی ہے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أَقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ [راجع: ۲۲۲۱۰]

(۲۲۲۲۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس پر اس کی حد بھی جاری کر دی جائے تو وہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۲۲۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدُّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَوْسَطَهُ وَآخِرَهُ [راجع: ۱۷۱۹۹]

(۲۲۲۲۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۲۲۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَسْجُدُ عَلَى جِبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الرُّوحَ لَا يَلْقَى الرُّوحَ وَأَفْنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ هَكَذَا فَوَضَعَ جَبْهَتَهُ عَلَى جِبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۰۸]

(۲۲۲۲۲) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(٢٢٢٢٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْإِسْتِنجَاءِ أَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ

(٢٢٢٢٣) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے استنجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کیا تم میں سے کسی کو تین پتھر نہیں مل سکتے۔

(٢٢٢٢٤) قَالَ وَأَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهِنَّ رَجِيعٌ

(٢٢٢٢٣) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے استنجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(٢٢٢٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ [راجع: ٢٢١٩٥]

(٢٢٢٢٥) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ رخصت دی ہے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(٢٢٢٢٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَوْ مَضَى السَّائِلُ فِي مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا حَمْسًا [راجع: ٢٢١٩٥]

(٢٢٢٢٦) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدمی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدمی ایک دن اور ایک رات تک، اللہ کی قسم! اگر سائل مزید دن بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی ﷺ اس میں مزید اضافہ فرمادیتے۔

(٢٢٢٢٧) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ هُوَ ابْنُ فَارِسٍ أَنَا يُونُسُ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ الشَّهَادَتَيْنِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَأَى فِي الْمَنَامِ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَاضْطَجَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صَدَقَ بِذَلِكَ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۲۲۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْترِضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيَسْأَلُونَ بِالْفَرَسِ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ حَتَّى زَادَ بَعْضُهُمُ الْأَعْرَابِيَّ فِي السُّؤْمِ عَلَى ثَمَنِ الْفَرَسِ الَّذِي ابْتَاعَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسِ فَابْتَعَهُ وَإِلَّا بَعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوْلَيْسَ قَدْ ابْتَعْتَهُ مِنْكَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ مَا بَعْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدْ ابْتَعْتَهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُودُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابِيُّ وَهُمَا يَتَرَا جَعَانَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمُّ شَهِيدًا يَشْهَدُ أَنِّي بَايَعْتُكَ فَمَنْ جَاءَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ وَيَلَيْكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِيَقُولَ إِلَّا حَقًّا حَتَّى جَاءَ خُزَيْمَةُ فَاسْتَمَعَ لِمُرَاجَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُرَاجَعَةِ الْأَعْرَابِيِّ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمُّ شَهِيدًا يَشْهَدُ أَنِّي بَايَعْتُكَ قَالَ خُزَيْمَةُ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ [صححه

الحاكم (۱۷/۲)، قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۶۰۷، النسائی: ۳۰۱/۷)].

(۲۲۲۲۸) عمارہ بن خزیمہ اپنے چچا سے ”جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ تھے“ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دیہاتی سے ایک گھوڑا خریدا، اور قیمت ادا کرنے کے لیے اسے اپنے ہاتھ لے کر چلے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار تیز تھی اور وہ دیہاتی ست روی سے چل رہا تھا، راستے میں اس دیہاتی کو کچھ لوگ ملے جو اس سے گھوڑے کا بھاؤ تاؤ کرنے لگے، کیونکہ انہیں تو یہ معلوم نہیں تھا کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خرید چکے ہیں، حتیٰ کہ ایک آدمی نے اسے گھوڑے کی جو قیمت لگائی، وہ اس قیمت سے زیادہ تھی جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خریدا تھا، چنانچہ اس دیہاتی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دے کر کہا کہ اگر آپ نے یہ گھوڑا لینا ہے تو لے لیں ورنہ میں اسے بیچنے لگا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دیہاتی کی یہ آواز سن کر رک گئے اور فرمایا کیا میں نے تم سے یہ گھوڑا خریدا نہیں لیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تو آپ کو یہ گھوڑا نہیں بیچا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں بیچا، میں نے خود تم سے اسے خریدا ہے۔

دونوں میں اس بات پر تکرار ہونے لگی اور لوگ بھی جمع ہونے لگے، وہ دیہاتی کہنے لگا کہ کوئی گواہ پیش کیجئے جو اس بات

کی گواہی دے کہ اسے میں نے آپ کو فروخت کر دیا ہے؟ جو مسلمان بھی آتا وہ اس سے یہی کہتا کم بخت! نبی ﷺ تو کہتے ہی وہ بات ہیں جو برحق ہو، اسی دوران حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے، انہوں نے بھی دونوں کی تکرار سنی، اس مرتبہ جب دیہاتی نے گواہ پیش کرنے کا مطالبہ کیا تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے یہ گھوڑا نبی ﷺ کو بیچا تھا، نبی ﷺ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسے گواہی دے رہے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے سچا ہونے کی بناء پر، چنانچہ نبی ﷺ نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دے دیا۔

(۲۲۲۲۹) حَدَّثَنَا سَكْنُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْحَسَنِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ أَنَّ خُزَيْمَةَ رَأَى فِي الْمَنَامِ أَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جِهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَى خُزَيْمَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ صَدَقَ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جِهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۲۰-۸]

(۲۲۲۲۹) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۳۰) حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ وَخُزَيْمَةَ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جِهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَاضْطَجَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ عَلَى جِهَتِهِ

(۲۲۲۳۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

حَدِيثُ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي بَشِيرٍ وَابْنَةَ أَبِي بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحُمَّى أبردوها بالماءِ فإنها من فيح جهنم

(۲۲۲۳۱) حضرت ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار کے متعلق فرمایا کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو کیونکہ یہ جہنم کی تپش کا اثر ہوتا ہے۔

(۲۲۲۳۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَا يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ وَلَا قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبْتِهِمْ [صححه البخاری (۳۰۰۵)، ومسلم (۲۱۱۵)، وابن حبان (۴۶۹۸)].

(۲۲۲۳۲) حضرت ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قاصد کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا کوئی قلابہ یا کسی بھی قسم کا قلابہ نہ لٹکایا جائے بلکہ اسے کاٹ دیا جائے۔

(۲۲۲۳۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَنبَاءِ ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ بِالْبَطْحَاهِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَأْخِرِي فَرَجَعَتْ حَتَّى صَلَّى ثُمَّ مَرَّتْ

(۲۲۲۳۳) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نماز پڑھانے لگے تو ایک عورت وادی بطحاء میں سے گذری، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے اسے پیچھے رہنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ پیچھے چلی گئی اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تب وہاں سے گذری۔

(۲۲۲۳۴) حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ رَأَى أَبُو بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصَلَى صَلَاةَ الضُّحَى حِينَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَعَابَ عَلَيَّ ذَلِكَ وَنَهَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصَلُّوا حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ

(۲۲۲۳۴) سعید بن نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں طلوع آفتاب کے وقت چاشت کی نماز پڑھ رہا تھا، تو مجھے حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا، انہوں نے اس وقت نماز پڑھنے کو معیوب قرار دیتے ہوئے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اس وقت تک نماز نہ پڑھا کرو جب تک سورج بلند نہ ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

حَدِيثُ هَزَالٍ رضی اللہ عنہ

حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۳۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ بِنِ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ

فِي حَجْرِ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءً أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجٌ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ ثُمَّ أَتَاهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةٍ قَالَ هَلْ صَاحَبْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ قَالَ فَأُخْرِجْ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزَعٌ فَخَرَجَ يَسْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ أَعْجَزَ أَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَضِيفٍ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ لَعَلَّهُ يَتُوبُ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ بْنُ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي حِينَ رَأَاهُ وَاللَّهِ يَا هَزَالُ لَوْ كُنْتُ سَتَرْتَهُ بِثُوبِكَ كَانَ خَيْرًا مِمَّا صَنَعْتَ

بِهِ [قال الألباني: ضعيف (٤٣٧٧ و ٤٤١٩) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد حسن] [ال نظر: ٢٢٢٣٧، ٢٢٢٣٨]

(٢٢٢٣٥) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت معز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ محلے کی ایک باندی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے بخشش کی دعاء کر دیں، ان کا مقصد یہ تھا کہ شاید ان کے لئے کوئی راستہ نکل آئے، چنانچہ وہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں، اس لئے مجھ پر سزا جاری کیجئے، جو کتاب اللہ کے مطابق ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا، چار مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے چار مرتبہ اس کا اقرار کیا ہے، یہ بتاؤ کس کے ساتھ یہ گناہ کیا ہے؟ معز نے کہا فلاں عورت کے ساتھ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم اس کے ساتھ لیٹے تھے؟ معز نے کہا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کے جسم کے ساتھ اپنا جسم ملایا تھا؟ معز نے کہا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اس کے ساتھ مجامعت کی تھی؟ معز نے کہا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے ”حرہ“ کی طرف لے گئے، جب معز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو اچانک عبداللہ بن انیس مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک بڑی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(٢٢٢٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ الْعَطَّارَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَزَالٍ أَنَّ هَزَالَ كَانَ اسْتَأْجَرَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ يُقَالُ لَهَا فَاطِمَةُ قَدْ أُمِلِكْتُ وَكَانَتْ تَرَعَى غَنَمًا لَهُمْ وَإِنَّ مَاعِزًا وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَ هَزَالَ فَأَخَذَهُ فَقَالَ انْطَلِقْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ عَسَى أَنْ يَنْزِلَ فِيكَ قُرْآنٌ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجِمَ فَلَمَّا عَصَتْهُ مَسَّ الْحِجَارَةَ انْطَلَقَ يَسْعَى فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ بِلُحْيٍ جَزُورٍ أَوْ سَاقٍ بَعِيرٍ فَضْرَبَهُ بِهِ فَصَرَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ يَا هَزَالَ لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۲۳۶) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے یہاں نوکری کرتے تھے، والد کی ایک باندی تھی جس کا نام فاطمہ تھا، وہ ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی، ماعز اس کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ شاید تمہارے متعلق قرآن میں کوئی حکم نازل ہو جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے ”حرہ“ کی طرف لے گئے، جب ماعز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو اچانک عبداللہ بن انیس یا انس بن نادیہ مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپالیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهِ فَلَمَّا مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ مَرَّةً فَلَمَّا عَصَتْهُ الْحِجَارَةُ أَجْزَعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ وَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ أَوْ أَنَسُ بْنُ نَادِيَةَ فَرَمَاهُ بِوَضِيْفِ حِمَارٍ فَصَرَاعَهُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِأَمْرِهِ فَقَالَ هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا هَزَالَ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ [راجع: ۲۲۲۳۵]

(۲۲۲۳۷) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں، اس لئے مجھ پر سزا جاری کیجئے، جو کتاب اللہ کے مطابق ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کیا، چار مرتبہ اسی طرح ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے ”حرہ“ کی طرف لے گئے، جب ماعز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو اچانک عبداللہ بن انیس مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ ذکر

کیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا، اور نبی ﷺ نے میرے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ بْنُ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ فِي حَجْرِهِ قَالَ فَلَمَّا فَجَرَ قَالَ لَهُ أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ وَلَقِيَهُ يَا هَزَالُ أَمَا لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ لَكَانَ خَيْرًا مِمَّا صَنَعْتَ بِهِ [راجع: ۲۲۲۳۵].

(۲۲۲۳۸) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ محلے کی ایک باندی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ مَاعِزٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۲۳۹) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ محلے کی ایک باندی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۲۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَيْحَكَ يَا هَزَالُ لَوْ سَتَرْتَهُ يَعْنِي مَاعِزًا بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۲۴۰) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

حَدِيثُ أَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ بِمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ [صححه مسلم (۸۹۱)، وابن حبان (۲۸۲۰)]. [انظر: ۲۲۲۵۶].

(۲۲۲۳۱) عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید میں کہاں سے تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا سورہ ق اور سورہ قمر سے۔

(۲۲۲۴۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانَ الدُّوَلِيِّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيِّ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا عَنْ مَكَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُنَيْنٍ قَالَ وَكَانَ لِلْكَفَّارِ سِدْرَةٌ يَعْكُفُونَ عِنْدَهَا وَيُعَلِّقُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ قَالَ فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةِ خَضِرَاءَ عَظِيمَةٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ إِنَّهَا لَسُنَنٌ لَتُرَكَّبَنَّ سُنَنٌ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُنَّةَ سُنَّةٍ [صححه ابن حبان (۶۰۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۱۸۰). [انظر: ۲۲۲۴۵، ۲۲۲۴۷].

(۲۲۲۳۲) حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے حنین کے لئے نکلے، کفار کی ایک بیری تھی جہاں وہ جا کر رکتے تھے اور اس سے اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، اسے ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا، راستے میں ہم لوگ ایک سرسبز و شاداب بیری کے عظیم باغ سے گزرے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی اسی طرح کوئی ”ذات انواط“ مقرر کر دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم نے وہی بات کہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ جیسے ان کے معبود ہیں، اسی طرح ہمارا بھی کوئی معبود مقرر کر دیجئے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ایک جاہل قوم ہو، یاد رکھو! تم لوگ پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے اور ان کی ایک ایک عادت اختیار کر کے رہو گے۔

(۲۲۲۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ تُصَيَّبُ بِهَا مَخْمَصَةٌ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِنُوا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا [صححه الحاكم (۱۲۵/۴)] قال شعيب: حسن بطرقه وشواهد، وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۲۴۶].

(۲۲۲۳۳) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جس علاقے میں رہتے ہیں، وہاں ہمیں اضطراری حالت پیش آتی رہتی ہے تو ہمارے لیے مردار میں سے کتنا حلال ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں صبح اور شام کسی بھی وقت کوئی بھی سبزی توڑنے کو نہ ملے تو تمہیں اس کی اجازت ہے۔

(۲۲۲۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرِ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرِجٍ قَالَ عَدْنَا أَبَا وَاقِدٍ الْبَكْرِيَّ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ الْبَدْرِيُّ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَسَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفَ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّاسِ وَأَطْوَلَ النَّاسِ صَلَاةً لِنَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اخرجه ابو يعلى

(۲۲۲۳۳) نافع بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرض الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے پہلی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے لمبی نماز پڑھتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۲۲۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حُنَيْنٍ فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ اجْعَلْ لَنَا هَذِهِ ذَاتُ اَنْوَاطٍ كَمَا لِلْكَفَّارِ ذَاتُ اَنْوَاطٍ وَكَانَ الْكُفَّارُ يَنْوُطُونَ بِسِدْرِهِمْ وَيَعْكُفُونَ حَوْلَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ اَكْبَرُ هَذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى اجْعَلْ لَنَا اِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ اِلَٰهَةٌ اِنْكُمْ تَرْكَبُونَ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ [راجع: ۲۲۲۴۲].

(۲۲۲۳۵) حضرت ابو واقد لیشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے حنین کے لئے نکلے، کفار کی ایک بیری تھی جہاں وہ جا کر رکتے تھے اور اس سے اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، اسے ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا، راستے میں ہم لوگ ایک سرسبز و شاداب بیری کے عظیم باغ سے گزرے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی اسی طرح کوئی ”ذات انواط“ مقرر کر دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم نے وہی بات کہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ جیسے ان کے معبود ہیں، اسی طرح ہمارا بھی کوئی معبود مقرر کر دیجئے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ایک جاہل قوم ہو، یاد رکھو! تم لوگ پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے اور ان کی ایک ایک عادت اختیار کر کے رہو گے۔

(۲۲۲۴۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّا بِارْضٍ تُصَيَّبْنَا بِهَا الْمَخْمَصَةُ فَمَتَى تَحِلُّ لَنَا الْمَيْتَةُ قَالَ اِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِنُوا فَشَأْنُكُمْ بِهَا [راجع: ۲۲۲۴۳].

(۲۲۲۳۶) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جس علاقے میں رہتے ہیں، وہاں ہمیں اضطراری حالت پیش آتی رہتی ہے تو ہمارے لیے مردار میں سے کتنا حلال ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں صبح اور شام کسی بھی وقت کوئی بھی سبزی توڑنے کو نہ ملے تو تمہیں اس کی اجازت ہے۔

(۲۲۲۴۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّوْلِيِّ عَنْ أَبِي وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُنَيْنٍ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَمَعْمَرٌ اَتَمَّ حَدِيثًا [راجع: ۲۲۲۴۲].

(۲۲۲۳۷) حدیث نمبر (۲۲۲۳۲) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَحَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنِيُّ قَالَا تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ

فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَبِهَا نَاسٌ يَعْمِدُونَ إِلَى الْيَاتِ الْغَنَمِ وَأُسْنِمَةَ الْبَابِلِ فَيَجْبُونَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ [صححه الحاكم (۲۳۹/۴). قال الترمذی: حسن غریب.

قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۲۸۵۸، الترمذی: ۱۴۸۰). قال شعیب: حسن. [انظر بعده].

(۲۲۲۳۸) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بکری کی سرین اور اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کے جسم کا جو حصہ بھی زندہ جانور سے کاٹا جائے، وہ مردار ہوتا ہے۔

(۲۲۲۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَجْبُونَ أُسْنِمَةَ الْبَابِلِ وَيَقْطَعُونَ الْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ [راجع ما قبله].

(۲۲۲۳۹) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بکری کی سرین اور اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کے جسم کا جو حصہ بھی زندہ جانور سے کاٹا جائے، وہ مردار ہوتا ہے۔

(۲۲۲۵۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَسَانِهِ فِي حَجَّتِهِ هَذِهِ ثُمَّ ظَهَرَ الْحُصْرُ [قد صحح اسنادہ ابن حجر. قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۱۷۲۲) قال شعیب: حسن لغيره وهذا اسناد حسن في المتابعات والشواهد] [انظر: ۲۲۲۵۵].

(۲۲۲۵۰) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات سے فرمایا یہ حج تم میرے ساتھ کر رہی ہو، اس کے بعد تمہیں گھروں میں بیٹھنا ہوگا۔

(۲۲۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ كُنَّا نَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ فَيُحَدِّثُنَا فَقَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّا أَنْزَلْنَا الْمَالَ لِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَلَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ ثَانٌ وَلَوْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِمَا ثَالِثٌ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

(۲۲۲۵۱) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور

نبی ﷺ ہم سے وہ آیت بیان فرمادیتے، چنانچہ ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے مال اس لئے اتارا ہے کہ نماز قائم کی جائے اور زکوٰۃ ادا کی جائے اور اگر ابن آدم کے پاس سونے چاندی کی دو وادیاں بھی ہوں تو وہ ایک اور کی تمنا کرے گا، اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی، البتہ جو توبہ کر لیتا ہے، اللہ اس پر متوجہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي مُرَّةَ أَنَّ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ فَجَاءَ أَحَدُهُمْ فَوَجَدَ فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ وَجَلَسَ الْآخَرُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَانْطَلَقَ الثَّلَاثُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَبَرِ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ قَالُوا بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمَّا الَّذِي جَاءَ فَجَلَسَ فَأَوَىٰ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَالَّذِي جَلَسَ مِنْ وَرَائِكُمْ فَاسْتَحَىٰ فَاسْتَحَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الَّذِي انْطَلَقَ رَجُلٌ أَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه البخاری (۶۶)، ومسلم (۲۱۷۶)، وابن حبان (۸۶)].

(۲۲۲۵۲) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمیوں کا وہاں سے گذر ہوا، ان میں سے ایک آدمی آیا، اسے لوگوں کے حلقے میں تھوڑی سی جگہ نظر آئی، وہ وہیں بیٹھ گیا، دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا آدمی واپس چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو یہاں آ کر بیٹھ گیا، اس نے ٹھکانہ پکڑا اور اللہ نے اسے ٹھکانہ دے دیا، اور جو تمہارے آخر میں بیٹھا، اس نے حیا کھائی سو اللہ نے بھی اس سے حیا کھائی اور جو شخص چلا گیا تو اس نے اعراض کیا، سو اللہ نے بھی اس سے اعراض کیا۔

(۲۲۲۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرِجٍ قَالَ عُدْنَا أَبَا وَاقِدٍ الْكِنْدِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْفَتَ النَّاسِ صَلَاةً بِالنَّاسِ وَأَطْوَلَ النَّاسِ صَلَاةً لِنَفْسِهِ [راجع: ۲۲۲۴۴].

(۲۲۲۵۳) نافع بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرض الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے ہلکی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے لمبی نماز پڑھتے تھے۔ ﷺ

(۲۲۲۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرٍ قَالَا أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرِجٍ قَالَ عُدْنَا أَبَا وَاقِدٍ الْكِنْدِيَّ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ الْبَدْرِيُّ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۲۲۵۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّوْشَجَانَ وَهُوَ أَبُو جَعْفَرٍ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَذِهِ ثُمَّ ظَهَرَ الْحُصْرُ [راجع: ۲۲۲۵۰].

(۲۲۲۵۵) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات سے فرمایا یہ حج تم میرے ساتھ کر رہی ہو، اس کے بعد تمہیں گھروں میں بیٹھنا ہوگا۔

(۲۲۲۵۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَسُرَيْجٌ قَالَا لَنَا فُلَيْحٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَالَ سُرَيْجٌ بِمِ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُرُوجِ قَالَ فَقُلْتُ قَرَأَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ وَقَالَ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ [راجع: ۲۲۲۴۱].

(۲۲۲۵۶) عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید میں کہاں سے تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا سورہ ق اور سورہ قمر سے۔

(۲۲۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ سُرْجَسَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّاسِ وَأَدْوَمَهُ عَلَى نَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۴۴].

(۲۲۲۵۷) نافع بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرض الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے ہلکی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے لمبی نماز پڑھتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

حَدِيثُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۵۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِيهِ مِنْ زَرْعٍ أَوْ ضَرْعٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ السَّائِبُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَرَبُّ

هَذَا الْمَسْجِدِ [النظر: ۲۲۲۶۳]. [صححه البخاری (۲۳۲۳)، ومسلم (۱۵۷۶)].

(۲۲۲۵۸) حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ بھی اپنے یہاں کتے کو رکھتے ہیں جو کھیت، شکاریاریوڑ کی حفاظت کے لئے نہ ہو، ان کے اجر و ثواب سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے، سائب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے براہ راست یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم۔

(۲۲۲۵۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ حُصَيْفَةَ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فِي مَجْلِسِ اللَّيْثِيِّنَ يَذْكُرُونَ أَنَّ سُفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ فَرَسَهُ أُعْيِتَ بِالْعَقِيقِ وَهُوَ فِي بَعْثٍ بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ يَسْتَحْمِلُهُ فَرَزَعَمَ سُفْيَانٌ كَمَا ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَهُ يَتَّبِعِي لَهُ بَعِيرًا فَلَمْ يَجِدْ إِلَّا عِنْدَ أَبِي جَهْمٍ بِنِ حُذَيْفَةَ الْعَدَوِيِّ فَسَامَهُ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْمٍ لَا أُبِيعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ خُذْهُ فَاحْمِلْ عَلَيْهِ مَنْ شِئْتَ فَرَزَعَمَ أَنَّهُ أَخَذَهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَثْرَ الْإِهَابِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوشِكُ الْبُنْيَانُ أَنْ يَأْتِيَ هَذَا الْمَكَانَ وَيُوشِكُ الشَّامُ أَنْ يَفْتَتَحَ فَيَأْتِيَهُ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَلَدِ فَيُعْجِبُهُمْ رِيفُهُ وَرَخَاوُهُ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يَفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبْسُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ دَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ وَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يُبَارِكَ لَنَا فِي صَاعِنَا وَأَنْ يُبَارِكَ لَنَا فِي مَدَنَانِ مِثْلَ مَا بَارَكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ

(۲۲۲۵۹) حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وادی عقیق میں پہنچ کر ایک مرتبہ ان کا گھوڑا چلنے پھرنے سے عاجز ہو گیا، وہ اس لشکر میں شامل تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کی درخواست لے کر واپس آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ اونٹ کی تلاش میں نکلے، لیکن کہیں سے اونٹ نہ مل سکا، البتہ ابو جہم بن حذیفہ عدوی کے پاس ایک اونٹ نظر آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھاؤ تاؤ کیا، لیکن ابو جہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے ہاتھ فروخت تو نہیں کرتا، البتہ آپ اسے لے جائیے اور جسے چاہیں اس پر سوار ہونے کی اجازت دے دیں، ان کے بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ابو جہم سے لے لیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلے، جب بڑا ہاب پر پہنچے تو ان کے بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب بلند و بالا اعمار تیں اس جگہ تک بھی پہنچ جائیں گی، اور شام فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر عراق بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے لئے دعاء مانگی تھی اور میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء کرتا ہوں کہ وہ ہمارے

صاع اور مد میں اسی طرح برکت عطاء فرمائے جیسے اہل مکہ کو عطاء فرمائی ہے۔

(۲۲۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الْبُهَزِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ [صححه البخاری (۱۸۷۵)، ومسلم (۱۲۸۸)].

(۲۲۲۶۰) حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب یمن فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر شام بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

(۲۲۲۶۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يَسُونُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۲۲۲۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۶۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَخْبَرْتُ أَنَّهُ بِالْمَوْسِمِ فَاتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفْتَحُونَ الشَّامَ فَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَسُونُ قَالَ كُلُّهَا فَتَحُوا وَقَالَ يَسُونُ

(۲۲۲۶۲) حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب یمن فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر شام بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

(۲۲۲۶۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَنْوَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ نَاسًا مَعَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُعْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ [راجع: ۲۲۲۵۸].

(۲۲۲۶۳) حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ بھی اپنے یہاں کتے کو رکھتے ہیں جو کھیت، شکاریار یوز کی حفاظت کے لئے نہ ہو، ان کے اجر و ثواب سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے، سائب کہتے ہیں

کہ میں نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے براہِ راست یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم۔

حَدِيثُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں

(۲۲۲۶۴) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ ح وَعَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ قَالَتْ سَفِينَةُ أُمِّسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَشْرَ سِنِينَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اثْنَيْ عَشَرَ سَنَةً وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتًّا سِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ [النظر: ۲۲۲۶۸، ۲۲۲۷۳]. [صححه ابن حبان (۶۶۵۷، ۶۹۴۳)، والحاكم (۷۱/۳). وقد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۶۴۶ و ۶۴۷، الترمذی: ۲۲۲۶). قال شعيب: اسناده حسن].

(۲۲۲۶۳) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی، اس کے بعد بادشاہت آجائے گی، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ اسے یوں شمار کراتے ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے، اور چھ سال حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے (کل تیس سال ہو گئے)

(۲۲۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ مُبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَفِينَةَ أَنَّ رَجُلًا سَاطَ نَاقَتَهُ بِجِدْلِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا

(۲۲۲۶۵) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی اونٹنی کو ایک تیز دھار لکڑی سے ذبح کر لیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۲۲۶۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَنَّهَا كَانَتْ يَحْمِلُ شَيْئًا كَثِيرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةُ [النظر: ۲۲۲۷۰، ۲۲۲۷۴، ۲۲۲۷۸].

(۲۲۲۶۶) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چونکہ وہ بہت سا بوجھ اٹھالیا کرتے تھے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہہ دیا کہ تم تو سفینہ (کشتی) ہو۔

(۲۲۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا صَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعُوا لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَوْ دَعُونَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَكَلْنَا مِنْهُ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَّ مَعَنَا فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَجَاءَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتِي الْبَابَ فَإِذَا قِرَامٌ قَدْ ضُرِبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ اتَّبِعْهُ فَقُلْ لَهُ مَا رَجَعَكَ قَالَ فَتَبِعَهُ فَقَالَ مَا رَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لَيْسَ لِنَبِيِّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مَرْوَقًا [صححه ابن حبان (۶۳۵۴) - قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۳۷۵۵، ابن ماجه: ۳۳۶۰)]. [انظر: ۲۲۲۷۱، ۲۲۲۷۹، ۲۲۲۸۰].

(۲۲۲۶۷) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی ﷺ کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کو بلا بھیجا، نبی ﷺ تشریف لے آئے، نبی ﷺ نے جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی ﷺ اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے لیے یا کسی نبی کے لئے ایسے گھر میں داخل ہونا "جو آراستہ و منقش ہو" مناسب نہیں ہے۔

(۲۲۲۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حَمَادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا ثُمَّ الْمُلْكُ فَذَكَرَهُ [راجع: ۲۲۲۶۴]. (۲۲۲۶۸) حدیث نمبر (۲۲۲۶۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۶۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عِمْرَانَ النَّخَلِيِّ عَنْ مَوْلَى لِيَامَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى وَادٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أُعْبِرُ النَّاسَ أَوْ أَحْمِلُهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ الْيَوْمَ إِلَّا سَفِينَةً أَوْ مَا أَنْتَ إِلَّا سَفِينَةٌ قِيلَ لِشَرِيكٍ هُوَ سَفِينَةٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(۲۲۲۶۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا، ہم ایک وادی میں پہنچے، میں لوگوں کا سامان اٹھا کر اسے عبور کرنے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔ (۲۲۲۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَلَّمَا أَعْيَا بَعْضُ الْقَوْمِ الْقِيَّ عَلَى سَيْفِهِ وَتَرَسَهُ وَرُمَحَهُ حَتَّى حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَثِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةٌ [راجع: ۲۲۲۶۶].

(۲۲۲۷۰) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، جب کوئی آدمی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار، ڈھال اور نیزہ مجھے پکڑا دیتا، اس طرح میں نے بہت ساری چیزیں اٹھالیں، نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔

(۲۲۲۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ حَدَّثَنَا سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَصَافَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ فَدَعَوُهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِضَادَتِي الْبَابِ فَرَأَى قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيِّ الْحَقُّ فَقُلْ لَهُ لِمَ رَجَعْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ أَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّاقًا [راجع: ۲۲۲۶۷].

(۲۲۲۷۱) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی علیہ السلام کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو بلا بھیجا، نبی علیہ السلام تشریف لے آئے، جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی علیہ السلام اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا میرے لیے ایسے گھر میں داخل ہونا ”جو آراستہ و منقش ہو“ مناسب نہیں ہے۔

(۲۲۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَعْتَقْتَنِي أُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَطْتُ عَلَيَّ أَنْ أُخْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَاشَ [انظر: ۲۷۲۴۷].

(۲۲۲۷۲) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کر دیا اور یہ شرط لگا دی کہ تا حیات نبی علیہ السلام کی خدمت کرتا رہوں گا۔

(۲۲۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ الْعَبْسِيُّ كُوفِيٌّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكًا بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ وَأَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ نَظَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْخُلَفَاءِ فَلَمْ أَجِدْهُ يَتَّفِقُ لَهُمْ ثَلَاثُونَ [راجع: ۲۲۲۶۴].

(۲۲۲۷۳) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میری امت میں خلافت تیس سال تک رہے گی، اس کے بعد بادشاہت آ جائے گی، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے یوں شمار کراتے ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے، اور چھ سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے (کل تیس سال ہو گئے)

(۲۲۲۷۴) قُلْتُ لِسَعِيدِ أَيْنَ لَقِيَتْ سَفِينَةَ قَالَ لَقِيَتْهُ بِبَطْنِ نَخْلٍ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ فَأَقَمْتُ عِنْدَهُ ثَمَانِ لَيَالٍ أَسْأَلُهُ عَنْ أَحَادِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا أَسْمُكَ قَالَ مَا أَنَا بِمُخْبِرِكَ سَمَانِي رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفِينَةَ قُلْتُ وَلَمْ سَمَّاكَ سَفِينَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَثَقَلَ عَلَيْهِمْ مَتَاعُهُمْ فَقَالَ لِي ابْسُطْ كِسَائِكَ فَبَسَطْتُهُ فَجَعَلُوا فِيهِ مَتَاعَهُمْ ثُمَّ حَمَلُوهُ عَلَيَّ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمِلْ فَإِنَّمَا أَنْتَ سَفِينَةٌ فَلَوْ حَمَلْتُ يَوْمَئِذٍ وَفَرَّ بَعِيرٌ أَوْ بَعِيرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ أَوْ خَمْسَةٍ أَوْ سِتَّةٍ أَوْ سَبْعَةٍ مَا ثَقُلَ عَلَيَّ إِلَّا أَنْ يَجْفُوا [راجع: ۲۲۲۶۶].

(۲۲۲۷۳) راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبہان سے پوچھا کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا حجاج بن یوسف کے زمانے میں بطنِ نخلہ میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی، اور میں آٹھ راتیں ان کے یہاں مقیم رہا تھا، اور ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پوچھتا رہا تھا، میں نے ان سے ان کا نام بھی پوچھا لیکن انہوں نے فرمایا کہ یہ میں نہیں بتا سکتا، بس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ ہی رکھا تھا، میں نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا نام سفینہ کیوں رکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ روانہ ہوئے، ان کے سامان نے بہت زیادہ بوجھ پیدا کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ، میں نے اسے بچھالیا، لوگوں نے اپنا سارا سامان اس پر رکھا اور وہ گھڑی میرے اوپر لاد دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اسے اٹھا لو کہ تم تو سفینہ (کشتی) ہی ہو، اس دن اگر مجھ پر ایک دو نہیں، سات اونٹوں کا بوجھ بھی لاد دیا جاتا تو مجھے کچھ بوجھ محسوس نہ ہوتا الا یہ کہ وہ مجھ پر زیادتی کرتے۔

(۲۲۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمَضَرِّ حَدَّثَنَا حَشْرَجٌ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ حَذَرَ الدَّجَالَ أُمَّتُهُ هُوَ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُسْرَى بَعَيْنِهِ الْيُمْنَى ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَخْرُجُ مَعَهُ وَادِيَانِ أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ وَالْآخَرُ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ مَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُشْبِهَانِ نَبِيِّنِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُمَا بِأَسْمَائِهِمَا وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَذَلِكَ فِتْنَةٌ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَلَسْتُ أَحْيٍ وَأَمِيتٌ فَيَقُولُ لَهُ أَحَدُ الْمَلَائِكِينَ كَذَبْتَ مَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا صَاحِبُهُ فَيَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ فَيُظَنُّونَ إِنَّمَا يُصَدِّقُ الدَّجَالَ وَذَلِكَ فِتْنَةٌ ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهُ فِيهَا فَيَقُولُ هَذِهِ قَرْيَةٌ ذَلِكَ الرَّجُلِ ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ فَيُهْلِكُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ عَقَبَةِ أَفِيقٍ

(۲۲۲۷۵) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو! اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اور اس کی دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلی ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، اس کے پاس جنت اور جہنم کی تمثیلی دو وادیاں ہوں گی، اس کی جہنم دراصل جنت اور جنت دراصل جہنم ہوگی، اس کے ساتھ دو فرشتے بھی ہوں گے جو دونوں کے مشابہہ ہوں گے، اگر میں چاہوں تو ان دونوں اور ان کے آباؤ اجداد کا نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس کی دائیں جانب ہوگا اور دوسرا بائیں

جانب اور یہ ایک آزمائش ہوگی۔

پھر دجال کہے گا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندگی اور موت نہیں دیتا؟ ان میں سے ایک فرشتہ کہے گا تو جھوٹ بولتا ہے لیکن یہ بات اس کے ساتھی فرشتے کے علاوہ کوئی انسان نہ سن سکے گا، اس کا ساتھی اس سے کہے گا کہ تم نے سچ کہا، اس کی آواز لوگ سن لیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ وہ دجال کی تصدیق کر رہا ہے حالانکہ یہ ایک آزمائش ہوگی، پھر وہ روانہ ہوگا یہاں تک کہ مدینہ منورہ جا پہنچے گا لیکن اسے وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملے گی، اور وہ کہے گا کہ یہ اُس آدمی کا شہر ہے، پھر وہ وہاں سے چل کر شام پہنچے گا اور اللہ تعالیٰ اسے "افیق" نامی گھائی کے قریب ہلاک کروادے گا۔

(۲۲۲۷۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو رَيْحَانَةَ قَالَ أَبِي وَسَمَاهُ عَلِيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَطَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَفِينَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَضُّهُ الْمُدُّ وَيَغْسِلُهُ

الصَّاعُ مِنَ الْجَنَابَةِ [اخرجه الدارمی (۶۹۴) وابن ماجه (۲۶۷) والترمذی (۵۶)]

(۲۲۲۷۶) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے وضو کے لئے ایک مد پانی رکھتے تھے اور غسل جنابت کے لئے ایک صاع پانی رکھتے تھے۔

(۲۲۲۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ [صححه مسلم (۳۲۶)]

(۲۲۲۷۷) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔

(۲۲۲۷۸) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ قَالَ فَكَانَ كَلَّمَا أَعْيَا رَجُلٌ أَلْقَى عَلِيَّ ثِيَابَهُ تَرْسًا أَوْ سَيْفًا حَتَّى حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةُ [راجع: ۲۲۲۶۶]

(۲۲۲۷۸) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، جب کوئی آدمی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار، ڈھال اور نیزہ مجھے پکڑا دیتا، اس طرح میں نے بہت ساری چیزیں اٹھالیں، نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔

(۲۲۲۷۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَادُ أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ أَنَّ رَجُلًا صَافَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ لَوْ دَعَوْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا فَدَعَوْنَاهُ فَجَاءَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتِي الْبَابِ وَقَدْ ضَرَبْنَا قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَأَاهُ رَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِيٍّ الْحَقُّهُ فَاظْطُرُّ مَا رَجَعَهُ قَالَ مَا رَدَّكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَيْسَ لِنَبِيِّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مَرُوقًا [راجع: ۲۲۲۶۷]

(۲۲۲۷۹) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس

کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بھیجا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نبی کے لئے ایسے گھر میں داخل ہونا ”جو آراستہ و منقش ہو“ مناسب نہیں ہے۔

(۲۲۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ قَالَ لَيْسَ لِنَبِيِّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّجًا [راجع: ۲۲۲۶۷].
(۲۲۲۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ رضي الله عنه

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۲۸۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ آبَائِنَا إِنْسَانٌ مُخَدَّجٌ ضَعِيفٌ لَمْ يَرَعْ أَهْلَ الدَّارِ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ الدَّارِ يَخْبُثُ بِهَا وَكَانَ مُسْلِمًا فَرَفَعَ شَأْنَهُ سَعْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ حَدِّهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أضعفُ مِنْ ذَلِكَ إِنْ ضَرَبْنَاهُ مِائَةً قَتَلْنَاهُ قَالَ فَخُذُوا لَهُ عِشْكَالًا فِيهِ مِائَةٌ شِمْرَاحٍ فَاضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً وَخَلُّوا سَبِيلَهُ [قال البوصيري: هذا اسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۲۵۷۴) والطبرانی فی الكبير (۵۵۲۱) والبيهقی فی الكبير: ۸/۲۳۰].

(۲۲۲۸۱) حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھروں میں ایک آدمی رہتا تھا جو ناقص الخلق اور انتہائی کمزور تھا، ایک مرتبہ اس نے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا کہ وہ گھر کی ایک لونڈی کے ساتھ ”خباث“ کرتا ہوا پکڑا گیا، تھا وہ مسلمان، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر حد جاری کر دو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو اتنا کمزور ہے کہ اگر ہم نے اسے سو کوڑے مارے تو یہ تو مر جائے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر سو ٹہنیوں کا ایک گچھا لو اور اس سے ایک ضرب اسے لگا دو اور پھر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

حَدِيثُ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي

الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ قَالَ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفَّتْ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيَّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ [صححه الحاكم (۱۲۵/۴)].

قال شعيب: حسن بطرقه وشواهد، وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۲۸۴، ۲۲۲۸۵، ۲۲۶۳۲].

(۲۲۲۸۲) حضرت عمر رضي الله عنه ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضي الله عنها کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضي الله عنه نے انہیں کن اکیوں سے گھورا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، پھر حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه کی طرف دیکھ کر فرمایا کیا آپ نے نبی صلی الله علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری طرف سے انہیں جواب دو، اے اللہ! روح القدس سے اس کی مدد فرما؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے ان کی تصدیق کی۔

(۲۲۲۸۳) حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى حَسَانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشَّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْشِدُ الشَّعْرَ قَالَ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ أَوْ كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ

(۲۲۲۸۳) حضرت عمر رضي الله عنه ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضي الله عنها کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضي الله عنه نے فرمایا کہ نبی صلی الله علیہ وسلم کی مسجد میں تم اشعار پڑھ رہے ہو؟ تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی۔

(۲۲۲۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ عَلَى حَسَانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ حَسَانَ قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ قَالَ فَأَنْصَرَفَ عُمَرُ وَهُوَ يَعْرِفُ أَنَّهُ يُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۸۲].

(۲۲۲۸۴) حضرت عمر رضي الله عنه ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضي الله عنها کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضي الله عنه نے انہیں روکا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، پھر حضرت عمر رضي الله عنه وہاں سے چلے گئے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ ان کی مراد نبی صلی الله علیہ وسلم ہیں۔

(۲۲۲۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَنْشَدَ حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عُمَرُ بِهِ فَلَحَظَهُ فَقَالَ حَسَانُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْشَدْتُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَازَ وَتَرَكَهُ [راجع: ۲۲۲۸۲].

(۲۲۲۸۵) حضرت عمر رضي الله عنه ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضي الله عنها کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضي الله عنه نے انہیں کن اکیوں سے گھورا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، اس پر حضرت عمر رضي الله عنه انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔

حَدِيثُ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ رضي الله عنه

حضرت عمیر رضي الله عنه ”جو آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں“ کی حدیثیں

(۲۲۲۸۶) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي فَقُلْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ فَأُخْبِرَ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرَّتِي الْمَتَاعِ [صححه الحاكم (۱۳۱/۲) وابن حبان (۴۸۳۱) قال الألبانی: حسن (ابوداود):

۲۷۳۰، ابن ماجه: ۲۸۵۵، الترمذی: ۱۵۵۷]، قال شعيب: اسناده صحيح [انظر بعده].

(۲۲۲۸۶) حضرت عمیر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ میں غزوہ خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا، انہوں نے میرے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے حکم دیا اور میرے گلے میں تلوار لٹکا دی گئی، (وہ اتنی بڑی تھی کہ) میں اسے زمین پر گھسیٹتا ہوا چلتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ماندہ سامان میں سے کچھ مجھے بھی دینے کا حکم دے دیا۔

(۲۲۲۸۷) حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخُو إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَلِيَّةَ وَأَنَّثِي عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ وَكَانَ يُفْضَلُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ سَادَتِي خَيْبَرَ فَأَمَرَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ سَيْفًا فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرَّتِي الْمَتَاعِ قَالَ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةً كُنْتُ أُرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اطْرَحْ مِنْهَا كَذَا وَكَذَا وَارْقِ بِمَا بَقِيَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَأَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ [راجع ما قبله].

(۲۲۲۸۷) حضرت عمیر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ میں غزوہ خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا، انہوں نے میرے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے حکم دیا اور میرے گلے میں تلوار لٹکا دی گئی، (وہ اتنی بڑی تھی کہ) میں اسے زمین پر گھسیٹتا ہوا چلتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی ماندہ سامان میں سے کچھ مجھے بھی دینے کا حکم دے دیا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک منتر پیش کیا جس سے میں زمانہ جاہلیت میں مجنوںوں کو جھاڑا کرتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں سے یہ یہ کلمات حذف کر دو اور باقی سے جھاڑ لیا کرو۔

(۲۲۲۸۸) حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّهِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَيْرًا مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ سَادَتِي نُرَيْدُ الْهَجْرَةَ حَتَّى أَنْ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَخَلُوا الْمَدِينَةَ وَخَلْفُونِي فِي ظَهْرِهِمْ قَالَ قَالَ فَأَصَابَنِي مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَمَرَّ بِي بَعْضُ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا لِي لَوْ دَخَلْتَ الْمَدِينَةَ فَأَصَبْتَ مِنْ ثَمَرِ حَوَائِطِهَا فَدَخَلْتُ حَائِطًا

فَقَطَعْتُ مِنْهُ فَنَوَيْنِ فَأَتَانِي صَاحِبُ الْحَائِطِ فَأَتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَهُ خَبْرِي
وَعَلَى ثَوْبَانَ فَقَالَ لِي أَيُّهُمَا أَفْضَلُ فَأَشْرْتُ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا فَقَالَ خُذْهُ وَأَعْطَى صَاحِبَ الْحَائِطِ الْآخَرَ
وَوَخَّلَى سَبِيلِي [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ (۱۲۷)]

(۲۲۲۸۸) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے آقا کے ساتھ ہجرت کے ارادے سے آ رہا تھا، جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میرے آقا مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے اور مجھے اپنی سواری کے پاس چھوڑ گئے، کچھ دیر بعد مجھے سخت قسم کی بھوک نے ستایا، اسی اثناء میں مدینہ منورہ سے باہر آنے والا ایک آدمی میرے پاس سے گذرا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم مدینہ کے اندر چلے جاؤ اور اس کے کسی باغ میں سے پھل توڑ کر کھا لو، چنانچہ میں ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں سے دو خوشے اتارے، اتنی دیر میں باغ کا مالک بھی آ گیا، وہ مجھے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میرا واقعہ بتایا، اس وقت میرے جسم پر دو کپڑے تھے، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سب سے بہتر کون سا ہے؟ میں نے ایک کپڑے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تم رکھو اور دوسرا کپڑا باغ کے مالک کو دے کر مجھے چھوڑ دیا۔

(۲۲۲۸۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنَعٌ بِكَفِّهِ يَدْعُو [صَحِيحُ الْحَاكِمِ (۱/۳۲۷)]. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (الترمذی: ۵۵۷، النسائی: ۱۵۸/۳).

(۲۲۲۸۹) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو "احجار الزیت" نامی جگہ پر (جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر) دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۲۲۹۰) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيُّوَةُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِنَ الزُّورَاءِ قَائِمًا يَدْعُو يَسْتَسْقِي رَافِعًا كَفِّهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ مُقْبِلٌ بَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ [صَحِيحُ ابْنِ حَبَّانٍ (۸۷۹)]. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (ابو داؤد: ۱۱۶۸). [انظر بعده].

(۲۲۲۹۰) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو "احجار الزیت" نامی جگہ پر جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا ہوا تھا کہ سر سے اوپر نہ جائیں اور ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۲۲۹۱) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى اَبِي اللّٰحِمِ اَنَّهُ رَاى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ [رَاجِعْ مَا قَبْلَهُ].
(۲۲۲۹۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن حمق خزاعی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۲۲۹۲) حَدَّثَنَا بَهْرُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ عَلٰى رَاسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ كِذَابَتَهُ هَمَمْتُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اَنْ اَسْلَ سَيْفِي فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتّٰى ذَكَرْتُ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَمَّنَ رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ اُعْطِيَ لِوَآءِ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صَحْحَهُ الْحَاكِمُ (۴/۳۵۳)]. قَالَ الْبُوصَيْرِيُّ: هَذَا اسْنَادٌ صَحِيْحٌ قَالَ الْاَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ (ابن ماجه: ۲۶۸۸). [انظر: ۲۲۲۹۳، ۲۲۲۹۴، ۲۴۱۰۱، ۲۴۱۰۲، ۲۴۱۰۳].

(۲۲۲۹۲) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحمق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۲۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى الْقَارِئُ أَبُو عُمَرَ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا السُّدِّيُّ عَنْ رِفَاعَةَ الْقَتْبَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى الْمُخْتَارِ فَالْقَيْ لِيْ وِسَادَةٌ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ اُحْيِيْ جَبْرِيلَ قَامَ عَنْ هَذِهِ لَالْقَيْتُهَا لَكَ قَالَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ فَذَكَرْتُ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ اُحْيٰى عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَمَّنَ مُؤْمِنًا عَلٰى دَمِيْهِ فَقَتَلْتَهُ فَاَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرِيْءٌ

(۲۲۲۹۳) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مختار کے پاس گیا، اس نے میرے لیے تکیہ رکھا اور کہنے لگا کہ اگر میرے بھائی جبریل رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اس سے نہ اٹھے ہوتے تو میں یہ تکیہ تمہارے لیے رکھتا میں اس وقت مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحمق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو میں قاتل سے بری ہوں۔

(۲۲۲۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْمُ عَلٰى رَاسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا عَرَفْتُ كِذْبَهُ هَمَمْتُ اَنْ اَسْلَ سَيْفِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَذَكَرْتُ

حَدِيثًا حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ

(۲۲۲۹۳) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مختار کے پاس گیا، اس نے میرے لیے تکیہ رکھا اور کہنے لگا کہ اگر میرے بھائی جبریل رضی اللہ عنہ اس سے نہ اٹھے ہوتے تو میں یہ تکیہ تمہارے لیے رکھتا، میں اس وقت مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۲۲۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ قِيلَ وَمَا اسْتَعْمَلَهُ قَالَ يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهُ [صححه ابن حبان (۳۴۲)، والحاكم (۳۴۰/۱)]. قال شعيب: اسنادہ صحیح.]

(۲۲۲۹۵) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے استعمال کر لیتا ہے، کسی نے پوچھا استعمال کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس کی موت سے پہلے اس کے لئے اعمال صالحہ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ اس کے آس پاس کے لوگ اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُدَافَةَ السَّهْمِيَّ أَنْ يَرْكَبَ رَاحِلَتَهُ أَيَّامَ مَنْى فَيَصِيحَ فِي النَّاسِ لَا يَصُومَنَّ أَحَدٌ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ يُنَادِي بِذَلِكَ [أخرجه النسائي في الكبرى (۲۸۸۰)]. قال شعيب: مرفوعه صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.]

(۲۲۲۹۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایام منیٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنی سواری پر سوار ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ ایام تشریق میں کوئی شخص بھی روزہ نہ رکھے، کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں، چنانچہ میں نے انہیں اپنی سواری پر اس اعلان کی منادی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ أَبُوهُ

أَحَدَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَيَّ عَلَيْهِمْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَئِذٍ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَاسْتَعْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ تَزِيدُونَ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ لَا يَزِيدُونَ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الَّتِي أَوَيْتُ إِلَيْهَا أَكْرَمُوا كَرِيمَهُمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ فَإِنَّهُمْ قَدْ قَضَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ (اخرجه عبد الرزاق (۹۷۵۴). قال

شعيب: اسنادہ صحیح.]

(۲۲۲۹۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، شہداءِ احد کی بخشش کی دعاء کی اور فرمایا اے گروہِ مہاجرین! تمہاری تعداد میں اضافہ ہوگا اور انصار کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا، انصار میرا راز ہیں جن کے یہاں میں نے ٹھکانہ حاصل کیا، ان کے معززین کی عزت کرنا اور ان کے خطاکاروں سے درگزر کرنا، کیونکہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر چکے اور اب تو ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں۔

حَدِيثُ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَّةِ السَّدُوسِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت بشیر بن خصاصیہ سدوسی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۹۸) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي الرَّقِّيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سَحِيمٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْعَبْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السَّدُوسِيَّ يَعْنِي ابْنَ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَايَعَهُ قَالَ فَاسْتَرَطَّ عَلَيَّ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ أُقِيمَ الصَّلَاةَ وَأَنْ أُؤَدَّى الزَّكَاةَ وَأَنْ أَحْجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَأَنْ أَصُومَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَأَنْ أَجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا اثْنَانِ فَوَاللَّهِ مَا أُطِيقُهُمَا الْجِهَادُ وَالصَّدَقَةُ فَإِنَّهُمْ زَعَمُوا أَنَّهُ مَنْ وَلَّى الدُّبْرَ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبِ مَنْ اللَّهُ فَأَخَافُ إِنْ حَضَرْتُ تِلْكَ جَشِيعَتْ نَفْسِي وَكَرِهْتُ الْمَوْتَ وَالصَّدَقَةَ فَوَاللَّهِ مَا لِي إِلَّا غَنِيمَةٌ وَعَشْرُ ذَوْدٍ هُنَّ رَسَلُ أَهْلِي وَحَمُولَتُهُمْ قَالَ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ حَرَّكَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ فَلَا جِهَادَ وَلَا صَدَقَةَ فَلِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَبَايَعُكَ قَالَ فَبَايَعْتُ عَلَيْهِنَّ كُلَّهِنَّ

(۲۲۲۹۸) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بیعت اسلام کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے شرائطِ بیعت بیان فرمائیں یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، اور یہ کہ میں نماز قائم کروں، زکوٰۃ ادا کروں، فرض حج کروں، ماہ رمضان کے روزے رکھوں اور راہِ خدا میں جہاد کروں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دو چیزوں کی تو بخدا مجھ میں طاقت نہیں ہے ایک جہاد اور دوسرا صدقہ، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص میدانِ جنگ سے پشت پھیرتا ہے، وہ اللہ کے غضب کے ساتھ واپس آتا ہے، مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں کسی جنگ

میں حاضر ہوں اور میرا نفس ڈر جائے اور میں موت کو ناپسند کرنے لگوں (تو اللہ کی ناراضگی میرے حصے میں آئے گی) اور جہاں تک صدقہ (زکوٰۃ) کا تعلق ہے تو بخدا میرے پاس تو صرف چند بکریاں اور دس اونٹ ہیں جو میرے گھر والوں کی سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں، اس پر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اور تھوڑی دیر بعد اپنے ہاتھ کو ہلا کر فرمایا نہ جہاد اور نہ صدقہ؟ تو پھر جنت میں کیسے داخل ہو گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بیعت کرتا ہوں، چنانچہ میں نے ان تمام شرائط پر بیعت کر لی۔

(۲۲۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَلٍ عَنْ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَّةِ بِشِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِي نَعْلَيْنِ بَيْنَ الْقُبُورِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السَّيِّئَتَيْنِ أَلْقِهِمَا [راجع: ۲۱۰۶۵]۔

(۲۲۲۹۹) حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو قبرستان میں جوتیاں پہن کر چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے سبتی جوتیوں والے! انہیں اتار دے۔

(۲۲۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ سَمِعْتُ إِبَادَ بْنَ لَقِيطٍ يَقُولُ سَمِعْتُ لَيْلَى امْرَأَةَ بَشِيرٍ تَقُولُ إِنَّ بَشِيرًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا أَكَلْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِي أَيَّامٍ هُوَ أَحَدُهَا أَوْ فِي شَهْرٍ وَأَمَّا أَنْ لَا تُكَلِّمَ أَحَدًا فَلَعَمْرِي لَأَنْ تُكَلِّمَ بِمَعْرُوفٍ وَتَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسْكُتَ

(۲۲۳۰۰) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ "لیلیٰ" کہتی ہیں کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے یہ پوچھا کہ میں جمعہ کا روزہ رکھ سکتا ہوں اور یہ کہ اس دن کسی سے بات نہ کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن کا خصوصیت کے ساتھ روزہ نہ رکھا کرو، البتہ یہ کہ وہ ان دنوں یا مہینوں میں آ رہا ہو جن میں تم روزہ رکھ رہے ہو، اور باقی رہی یہ بات کہ کسی سے بات نہ کرو تو میری زندگی کی قسم! تمہارا کسی اچھی بات کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تمہارے خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

(۲۲۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ إِبَادِ حَدَّثَنَا إِبَادُ يَعْنِي ابْنَ لَقِيطٍ عَنْ لَيْلَى امْرَأَةِ بَشِيرٍ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمَيْنِ مُوَاصِلَةً فَمَنْعَنِي بَشِيرٌ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى وَقَالَ عَفَّانُ يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى وَلَكِنْ صُومُوا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ فَافْطِرُوا [اخرجه عبد بن حميد (۴۲۹). قال شعيب: اسنادہ صحيح]۔

(۲۲۳۰۱) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ "لیلیٰ" کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دو دن لگاتار روزے رکھنا چاہے تو حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سے روک دیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اس طرح عیسائی کرتے ہیں، البتہ تم اس طرح روزہ رکھو جیسے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ "روزہ رات تک رکھو" اور جب رات ہو جائے تو روزہ افطار کر لیا کرو۔

(۲۲۳.۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطِ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ لَيْلَى امْرَأَةِ بَشِيرِ ابْنِ الْخَصَاصِيَّةِ عَنْ بَشِيرٍ قَالَ وَكَانَ قَدْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُهُ زَحْمٌ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيرًا [كسابقه].

(۲۲۳.۰۲) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا نام زحم تھا، نبی ﷺ نے اسے بدل کر ان کا نام بشیر رکھ دیا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الرَّاهِبِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلِ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۳.۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمٌ رَبًّا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً

(۲۲۳.۰۳) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سو دکانہ ایک درہم جو انسان جانتے بوجھتے کھاتا ہے، ۳۶ مرتبہ بدکاری سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

(۲۲۳.۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ عَنْ كَعْبٍ قَالَ لَأَنْ أَزْنِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُلَ دِرْهَمًا رَبًّا يَعْلَمُ اللَّهُ أَنِّي أَكَلْتُهُ حِينَ أَكَلْتُهُ رَبًّا

(۲۲۳.۰۴) کعب احبار کہتے ہیں کہ میرے نزدیک ۳۳ مرتبہ بدکاری کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں جانتے بوجھتے سو دکانہ ایک درہم کھاؤں۔

(۲۲۳.۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَائِطِ يَعْنِي أَنَّهُ تَيَمَّمَ

(۲۲۳.۰۵) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کو سلام کیا، اس وقت نبی ﷺ نے پیشاب کیا تھا لہذا اسے جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ پہلے دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کیا (پھر اسے جواب دیا)

(۲۲۳.۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَانَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ بْنُ النَّجَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ وَضُوءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ هُوَ فَقَالَ حَدَّثْتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنَ أَبِي

عَامِرِ ابْنِ الْعَسِيلِ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمِيرًا بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَوَضِعَ عَنْهُ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلَى ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُهُ حَتَّى مَاتَ | صححه ابن

حزيمة (۱۵، ۱۳۸)، والحاكم (۱/۱۵۶)، قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۴۸)۔

(۲۲۳۰۶) محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ بتائیے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو ہر نماز کے لئے وضو قرار دیتے ہیں خواہ وہ آدمی با وضو ہو یا بے وضو تو وہ کس سے نقل کرتے ہیں؟ عبید اللہ نے بتایا کہ ان سے حضرت اسماء بنت زید نے حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کا حکم دیتے تھے خواہ وہ آدمی با وضو ہو یا بے وضو، جب یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل معلوم ہوئی تو ہر نماز کے وقت صرف سواک کا حکم دیا اور وضو کا حکم ختم کر دیا الا یہ کہ انسان بے وضو ہو، چونکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر ہر نماز کے وقت وضو کرنے کی طاقت پاتے تھے اس لئے وہ اپنے انتقال تک اس پر عمل کرتے رہے تھے۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيِّ رضي الله عنه

حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۳۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُعَقَّبُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ الْأَسَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِشْرِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ خَالِهِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَصَلْ خَلْفَ إِمَامٍ كَانَ أَوْجَزَ مِنْهُ صَلَاةً فِي تَمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ | انظر: ۲۲۳۱۰۔

(۲۲۳۰۷) حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی لیکن مکمل رکوع و سجود والی نماز کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

(۲۲۳۰۸) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَا الْمُصْبِحِ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ بَيْنَا نَسِيرُ فِي دَرْبٍ قَلَمِيَّةٍ إِذْ نَادَى الْأَمِيرَ مَالِكَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيَّ رَجُلٌ يَقُودُ فَرَسَهُ فِي عِرَاضِ الْجَبَلِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا تَرَكَّبُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ

(۲۲۳۰۸) ابو مصبح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ”درب قلمیہ“ نامی جگہ میں چل رہے تھے کہ ہمارے امیر حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو ایک آدمی نے پکارا ”جو پہاڑ کی چوڑائی میں اپنے گھوڑے کو ہانکتے ہوئے لیے جا رہے تھے“، کہ

اے ابو عبد اللہ! آپ سوار کیوں نہیں ہو جاتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے پاؤں دن کے ایک لمحے کے لئے بھی راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں، وہ دونوں جہنم کی آگ پر حرام ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۳۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ عَنْ لَيْثِ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

الْخَثْعَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ

(۲۲۳۰۹) حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاؤں دن

کے ایک لمحے کے لئے بھی راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں، اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔

(۲۲۳۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ

الْخَزَاعِيُّ عَنْ خَالِهِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا صَلَّيْتُ خَلْفَ

إِمَامٍ يَوْمَ النَّاسِ أَخَفَّ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۳۰۷]۔

(۲۲۳۱۰) حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے، میں نے نبی ﷺ

سے زیادہ ہلکی لیکن مکمل رکوع و سجود والی نماز کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

حَدِيثُ هُلْبِ الطَّائِيِّ رضي الله عنه

حضرت ہلب طائی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۳۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ مِنْ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحْرَجُ مِنْهُ فَقَالَ لَا

يَخْتَلِجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [قد حسنه الترمذی، قال الألبانی حسن (ابو داود: ۳۷۸۴،

ابن ماجة: ۲۸۳۰، الترمذی: ۱۵۶۵)۔ قال شعيب: اسناده ضعيف]۔ [انظر: ۲۲۳۱۲، ۲۲۳۱۵، ۲۲۳۱۸،

۲۲۳۲۰، ۲۲۳۲۵]۔

(۲۲۳۱۱) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ کھانے کی بعض چیزیں ایسی ہیں جن

سے مجھے گھن آتی ہے اور میں اس میں حرج محسوس کرتا ہوں، تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے دل میں اس

طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت مبتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ

[راجع: ۲۲۳۱۱]۔

(۲۲۳۱۲) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ وَصَفَّ يَحْيَى الْيَمْنَى

عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْمِفْصَلِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحيح (ابو داود: ۱۰۴۱، ابن ماجه: ۸۰۹

و ۹۲۹، الترمذی: ۲۵۲ و ۳۰۱) قال شعيب: صحيح لغيره دون قوله: ((يضع هذه على صدره)) وهذا اسناد ضعيف |

[انظر: ۲۲۳۱۴، ۲۲۳۱۶، ۲۲۳۱۹، ۲۲۳۲۱، ۲۲۳۲۲، ۲۲۳۲۳، ۲۲۳۲۴، ۲۲۳۲۸، ۲۲۳۳۰، ۲۲۳۳۱.]

(۲۲۳۱۳) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی اور میں نے نبی ﷺ کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے جبکہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا۔

(۲۲۳۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْهَلْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳.]

(۲۲۳۱۴) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا، میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ أَوْ لَا يَحِيكَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ [راجع: ۲۲۳۱۱.]

(۲۲۳۱۵) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۶) قَالَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَيَضَعُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى [راجع: ۲۲۳۱۳.]

(۲۲۳۱۶) اور نبی ﷺ دائیں جانب سے بھی واپس چلے جاتے تھے اور بائیں جانب سے بھی اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تھے۔

(۲۲۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ قَالَ لَا يَجِينَنَّ أَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهَا يُعَارَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ [اخرجه الطيالسي (۱۰۸۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناده [انظر:

[۲۲۳۲۹، ۲۲۳۲۶].

(۲۲۳۱۷) حضرت هلب رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

(۲۲۳۱۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَحِيكَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَضَعُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى [راجع: ۲۲۳۱۱].

(۲۲۳۱۸) حضرت هلب رضي الله عنه سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاری کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہاتھ دوسرے پر رکھے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۳۱۹) قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَنْصَرِفُ مَرَّةً عَنْ يَمِينِهِ وَمَرَّةً عَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۱۹) اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى قَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ نَصْرَانِيَّةٌ [راجع: ۲۲۳۱۱].

(۲۲۳۲۰) حضرت هلب رضي الله عنه سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاری کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِقِيهِ [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۲۱) حضرت هلب رضي الله عنه سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۲۲) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے، اور دائیں بائیں دونوں جانب سے واپس چلے جاتے تھے۔

(۲۲۳۲۲) حَدَّثَنَا

(۲۲۳۲۳) ہمارے نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

(۲۲۳۲۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَلَيَّ جَمِيعًا

(۲۲۳۲۴) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے، اور دائیں بائیں دونوں جانب سے واپس چلے جاتے تھے۔

(۲۲۳۲۵) حَدَّثَنَا مُحَرَّرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ كُلُّ مَا ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ فَلَا يَحِيكَنَّ فِي صَدْرِكَ [راجع: ۲۲۳۱۱]

(۲۲۳۲۵) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت بتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ لَا يَجِيئَنَّ أَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهُ رُغَاءٌ قَالَ يَقُولُ يَصِيحُ [راجع: ۲۲۳۱۷]

(۲۲۳۲۶) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

(۲۲۳۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ وَبِهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَنْصَرِفُ عَلَيَّ شَقِيه [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۷) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور انہیں دائیں جانب سے واپس چلے جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شَقِيه [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۸) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور انہیں دائیں جانب سے واپس

جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ لَا يَجِئَنَّ أَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهَا يُعَارُ [راجع: ۲۲۳۱۷].

(۲۲۳۲۹) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

(۲۲۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ مَرَّةً عَنْ يَمِينِهِ وَمَرَّةً عَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۳۰) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَتَلَ مِنَ الصَّلَاةِ انْفَتَلَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۳۱) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر واپس جاتے تو دائیں جانب سے بھی واپس چلے جاتے اور بائیں جانب سے بھی۔

حَدِيثُ مَطْرِ بْنِ عَكَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مطربن عکامس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطْرِ بْنِ عَكَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ مِيتَةَ عَبْدٍ بِأَرْضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً

(۲۲۳۳۲) حضرت مطربن عکامس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی خاص جگہ میں کسی کی موت کا فیصلہ فرمالتا ہے (تو اس کے دل میں اس جگہ کی محبت ڈال دی جاتی ہے اور) وہاں اس کی کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

(۲۲۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ حَدَّثَنَا حُدَيْجُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطْرِ بْنِ عَكَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَرُ لِأَحَدٍ يَمُوتُ بِأَرْضٍ إِلَّا حُبِّتْ إِلَيْهِ وَجُعِلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً

(۲۲۳۳۳) حضرت مطربن عکامس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی خاص جگہ میں کسی کی موت

کافیصلہ فرمالتا ہے تو اس کے دل میں اس جگہ کی محبت ڈال دی جاتی ہے اور وہاں اس کی کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

حَدِيثُ مَيْمُونِ بْنِ سِنْبَادَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ميمون بن سنباد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیث

(۲۲۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ سُلَيْمَانُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ أُمَّتِي بِشِرَارِهَا قَالَهَا ثَلَاثًا

(۲۲۳۳۳) حضرت ميمون بن سنباد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کی جڑیں کاٹنے والی بیماری اس کے بدترین لوگ ہوں گے، یہ جملہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔

خامس مسند الانصار

حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت معاذ بن جبل رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۲۲۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْيَمَنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْيَمَنِ يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ أَفَلَا نَسْجُدُ لَكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ أَمْرًا بَشَرًا يَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

(۲۲۳۳۵) حضرت معاذ بن جبل رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ یمن سے واپس آ کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عیسائیوں کو اپنے پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہوئے دیکھا ہے، میرے دل میں خیال آتا ہے کہ ان سے زیادہ تعظیم کے مستحق تو آپ ہیں، تو کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(۲۲۳۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ظَبْيَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَقْبَلَ مُعَاذٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ رَجُلًا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۲۳۳۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ اتَّبِعِ السَّيِّئَةَ بِالْحَسَنَةِ تَمُحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ وَقَالَ وَكَيْعٌ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ السَّمَاعُ الْأَوَّلُ وَقَالَ وَكَيْعٌ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْأَنْصَارِ قَالَ الترمذی:

حسن صحیح. قال الألبانی: حسن (الترمذی: ۱۹۸۷). [انظر: ۲۲۴۰۹].

(۲۲۳۳۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا معاذ! گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو۔

(۲۲۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ

(۲۲۳۳۸) موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ایک خط ہے جس میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گندم، جو، کشمش اور کھجور میں سے بھی زکوٰۃ وصول فرماتے تھے۔

(۲۲۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قُرْمَى عَرَبِيَّةٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ حَطًّا الْأَرْضِ [انظر: ۲۲۳۴۰، ۲۲۴۶۸].

(۲۲۳۳۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عرب کی کسی بستی میں بھیجا اور حکم دیا کہ زمین کا حصہ وصول کر کے لاؤں۔

(۲۲۳۴۰) وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ يَعْنِي فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ [راجع: ۲۲۳۳۹].

(۲۲۳۴۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ لَا يُعَذِّبُهُمْ [صححه البخاری (۲۸۵۶)، ومسلم (۳۰) وابن حبان (۲۱۰)] [انظر: ۲۲۳۴۴].

(۲۲۳۴۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتًّا مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ مَوْتِي وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَمَوْتُ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَقَعَاصِ الْغَنَمِ وَفِتْنَةٌ يَدْخُلُ حَرْبُهَا بَيْتَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَأَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ أَلْفَ دِينَارٍ فَيَتَسَخَّطَهَا وَأَنْ تَغْدِرَ الرُّومُ فَيَسِيرُونَ فِي ثَمَانِينَ بَنْدًا تَحْتَ كُلِّ بَنْدٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا [اخرجه الطبرانی فی الكبير (۲۴۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.]

(۲۲۳۳۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھ چیزیں علاماتِ قیامت میں سے ہیں، میری وفات، بیت المقدس کی فتح، موت کی وبا پھیل جانا جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے، ایک ایسی آزمائش جس کی جنگ ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہو جائے گی، نیز یہ کہ کسی شخص کو ایک ہزار بھی دے دیئے جائیں تو وہ ناراض ہی رہے، اور رومی لوگ مسلمانوں کے ساتھ دھوکے بازی کریں اور اسی جھنڈوں کے تحت مسلمانوں کی طرف پیش قدمی کریں جن میں سے ہر ایک جھنڈے کے ماتحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔

(۲۲۳۴۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْنَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مِنْ غَرَائِبِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ رَدَفَهُ عَلَى حِمَارٍ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَدِّبَهُمْ [انظر: ۲۲۴۰۸، ۲۲۴۴۷]

(۲۲۳۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عجیب واقعہ ہمیں سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لے لے یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لے لے یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ رَدَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا يُعَدِّبَهُمْ قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آلا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ

دَعَهُمْ يَعْمَلُوا [راجع: ۲۲۳۴۱].

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ نَحْوِهٍ [انظر: ۲۲۳۵۴].
(۲۲۳۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [اخرجه عبد بن حميد (۱۲۸)، قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ۲۲۴۵۰، ۲۲۴۶۶].

(۲۲۳۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ انہوں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لا حول ولا قوة الا باللہ“

(۲۲۳۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيْلِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ سَافَرَهَا وَذَلِكَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ [انظر: ۲۲۳۶۲، ۲۲۳۸۶، ۲۲۴۱۲، ۲۲۴۲۰، ۲۲۴۲۱].

(۲۲۳۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر پر روانہ ہوئے، یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے، اور اس سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا، راوی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ان کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

(۲۲۳۴۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكَاهِنِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ بِالْبَصْرَةِ فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخِ أَبِيصِ الرَّأْسِ وَاللَّحِيَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَهِيَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ يَرْجِعُ ذَاكُمُ إِلَى قَلْبِ مُوقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُعَاذٍ فَكَأَنَّ الْقَوْمَ عَنَّفُونِي قَالَ لَا تُعَنَّفُوهُ وَلَا تُؤَبِّوهُ دَعُوهُ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ مُعَاذٍ يَذْبُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً

يَأْتِرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِبَعْضِهِمْ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمْرَةَ

[صححه الحاكم (۲/۲۴۷). قال الألبانی: حسن صحيح (ابن ماجه: ۳۷۹۶). قال شعيب: صحيح وهذا اسناد

حسن]. [انظر: ۲۲۳۴۹، ۲۲۳۵۰، ۲۲۳۵۱].

(۲۲۳۳۸) هسان بن کابل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جامع بصرہ میں داخل ہوا اور ایک بزرگ کی مجلس میں شامل ہو گیا جن کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے، وہ کہنے لگے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ لوگ اس پر مجھے ملامت کرنے لگے لیکن انہوں نے کہا کہ اسے ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، اسے چھوڑ دو، میں نے یہ حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ہی سنی ہے جسے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، بعد میں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عبدالرحمن بن سمرہ ہیں۔

(۲۲۳۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكَاهِنِ قَالَ وَكَانَ أَبُوهُ كَاهِنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَإِذَا شَيْخٌ أبيضُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۳۴۸].

(۲۲۳۳۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هِصَانُ بْنُ الْكَاهِنِ الْعَدَوِيُّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمْرَةَ وَلَا أَعْرِفُهُ قَالَ تَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَيَّ الْأَرْضُ نَفْسٌ تَمُوتُ لَا تُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ ذَاكُمْ إِلَى قَلْبٍ مُوقِنٍ إِلَّا غُفِرَ لَهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ فَعَنَّفَنِي الْقَوْمُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ يُسِءْ الْقَوْلَ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاذٍ زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راج: ۲۲۳۴۸].

(۲۲۳۵۰) هسان بن کابل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں شامل ہو گیا لیکن میں ان سے واقف نہ تھا، وہ کہنے لگے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ لوگ اس پر مجھے ملامت کرنے لگے لیکن انہوں نے کہا کہ اسے ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، اسے چھوڑ دو، میں نے یہ حدیث

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہی سنی ہے جسے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

(۲۲۳۵۱) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكَاهِنِ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ مِثْلَهُ نَحْوَ قَوْلِهِ [راجع: ۲۲۳۴۸].

(۲۲۳۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ

الْعَبْدِيِّ أَوْ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَشْرُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا

فِيهِمْ شَابٌّ حَدِيثُ السِّنِّ حَسَنُ الْوَجْهِ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَغْرُ الشَّيَا فَاذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ فَقَالَ قَوْلًا انْتَهَوْا

إِلَى قَوْلِهِ فَاذَا هُوَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدِّ جَنَّتْ فَاذَا هُوَ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ قَالَ فَحَدَفَ مِنْ صَلَاتِهِ

ثُمَّ احْتَبَى فَسَكَتَ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَإِنَّ مِنْ

الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ فِيمَا أَحْسَبُ أَنَّهُ قَالَ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ثُمَّ لَيْسَ فِي بَقِيَّتِهِ شَكٌّ يَعْنِي فِي

بَقِيَّةِ الْحَدِيثِ يُوَضِّعُ لَهُمْ كِرَاسٍ مِنْ نُورٍ يَغِطُّهُمْ بِمَجْلِسِهِمْ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّونَ وَالصَّادِقُونَ

وَالشُّهَدَاءُ قَالَ فَحَدَّثَنِي عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَّصِدِّقِينَ فِيَّ

وَالْمُتَوَاصِلِينَ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْمُتَوَاصِلِينَ أَوْ الْمُتَزَاوِرِينَ

(۲۲۳۵۲) ابو ادريس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے،

جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوث مار کر

خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم

دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے

والے اس دن عرشِ الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی

شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء

کرام صلی اللہ علیہم وسلم اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث

بیان کروں گا جو میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔“

(۲۲۳۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ أَسْأَلْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ عَنْ أَنَسٍ

(۲۲۳۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۳۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هَلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَعْْبُدُونَهُ وَلَا يُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَدِّبَهُمْ [صححه البخاری (۷۳۷۳)، ومسلم (۳۰)] [راجع: ۲۲۳۴۵]

(۲۲۳۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ فَارْتَفَعُوا إِلَيْهِ فِي يَهُودِيٍّ مَاتَ وَتَرَكَ أَخًا مُسْلِمًا فَقَالَ مُعَاذُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْإِسْلَامَ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرَّثَهُ [انظر: ۲۲۴۰۷]

(۲۲۳۵۵) ابو الاسود دہلی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جس وقت یمن میں تھے تو ان کے سامنے ایک یہودی کی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا جو فوت ہو گیا تھا، اور اپنے پیچھے ایک مسلمان بھائی چھوڑ گیا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اسلام اضافہ کرتا ہے، کمی نہیں کرتا اور اس حدیث سے استدلال کر کے انہوں نے اسے وارث قرار دے دیا۔

(۲۲۳۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

(۲۲۳۵۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَخِي الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ عَرَضَ لَكَ قِضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهُدُ رَأْيِي لَا أَلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرِي ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يُرْضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَالَ الترمذی: وليس اسنادہ بمتصل. قال الألبانی: ضعيف (ابو داؤد: ۳۵۹۳، الترمذی: ۱۳۲۸)، [انظر: ۲۲۴۱۱، ۲۲۴۵۱].

(۲۲۳۵۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم میری سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کی اس چیز کی طرف رہنمائی فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۳۵۸) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَمْلَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ وَذُو الْاِثْنَيْنِ قَالَ وَذُو الْاِثْنَيْنِ [قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسنادہ ضعيف]. [انظر: ۲۲۴۱۹].

(۲۲۳۵۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اگر دو ہوں تو؟ فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔

(۲۲۳۵۹) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ لَا يَشْهَدُ عَبْدٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ أَفَلَا أُحَدِّثُ النَّاسَ قَالَ لَا إِنِّي أَخَشَى أَنْ يَتَكَلَّمُوا عَلَيْهِ

(۲۲۳۵۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا لیتیک یا رسول اللہ وسعدیک نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا إله إلا اللہ کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو یہ بات نہ بتا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔

(۲۲۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمْ يَأْمُرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْقَاصِ الْبَقَرِ شَيْئًا | انظر: ۲۲۳۶۱، ۲۲۳۶۸، ۲۲۳۶۹، ۲۲۳۷۰، ۲۲۳۷۱

(۲۲۳۶۰) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (اگر گائے تعداد میں تیس سے کم ہوں تو میں ان کی زکوٰۃ نہیں لوں گا تا آنکہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، کیونکہ) نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ | راجع: ۲۲۳۶۰

(۲۲۳۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا سُفْيَانُ وَأَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ | راجع: ۲۲۳۴۷

(۲۲۳۶۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا۔

(۲۲۳۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَإِنِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مِئْتَةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاظِرَ | صححه ابن خزيمة: (۲۲۶۷)، وابن حبان (۴۸۸۶)، والحاكم

(۳۹۸/۱)، وقد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۵۷۷ و ۱۵۷۸ و ۳۰۳۹، ابن ماجه: ۱۸۰۳،

الترمذی: ۶۲۳، النسائی: ۲۵/۵ و ۲۶) |

(۲۲۳۶۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے

طور پر ایک سالہ گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لینا، اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام ”معاقر“ ہے، وصول کرنا۔

(۲۳۳۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَلِمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوقَ نَاقَتِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جَرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكَبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَعْدَى مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جَرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ قَالَ أَبِي وَقَالَ حَجَّاجٌ وَرَوْحٌ كَأَعْرُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَأَعْرُ وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ [صححه ابن حبان (۳۱۸۵)]. وقال الترمذی: حسن صحيح.

قال الألبانی: صحيح (أبن ماجه: ۲۷۹۲، الترمذی: ۱۶۵۴ و ۱۶۵۷، النسائی: ۲۵/۶). | انظر: ۲۴۰۰.

[۲۲۴۶۷، ۲۲۴۶۱]

(۲۳۳۶۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقفے برابر بھی قتال کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور پھر طبعی موت پا کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے۔

(۲۳۳۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ أَبِي مُوسَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَالَ مَا هَذَا قَالَ رَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ وَنَحْنُ نُرِيدُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ مُنذُ قَالَ أَحْسَبُهُ شَهْرَيْنِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَقْعُدُ حَتَّى تَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَضَرَبَتْ عُنُقَهُ فَقَالَ قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنَّ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ فَاقْتُلُوهُ أَوْ قَالَ مَنْ جَدَلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ

(۲۳۳۶۵) حضرت بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے وہاں ایک آدمی رسیوں سے بندھا ہوا نظر آیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس کا کیا ماجرا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک یہودی تھا، اس نے اسلام قبول کر لیا، بعد میں اپنے ناپسندیدہ دین کی طرف لوٹ گیا اور دوبارہ یہودی ہو گیا، ہم غالباً دو ماہ سے اسے اسلام کی طرف لانے کی کوشش کر رہے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک تم اسے قتل نہیں کر دیتے، چنانچہ میں نے اسے قتل کر دیا، پھر انہوں نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ یہی ہے کہ جو شخص اپنے

دین سے پھر جائے، اسے قتل کر دو۔

(۲۲۳۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ عَلَيَّ مَنْ يَسْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ آلا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَهُ تَعَالَى تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ حَتَّىٰ بَلَغَ يَعْْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ آلا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرُورِهِ سَنَامِهِ فَقُلْتُ بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ وَالْمُضَاجِعُ حَتَّىٰ بَلَغَ يَعْْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ آلا أُخْبِرُكَ بِمَمْلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ فَقُلْتُ لَهُ بَلَىٰ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ نِكَلْتِكَ أُمَّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُتُبُ النَّاسَ عَلَيَّ وَجُوهِهِمْ فِي النَّارِ أَوْ قَالَ عَلَيَّ مَنَاجِرِهِمْ إِلَّا حَصَانِدُ أَلْسِنَتِهِمْ

(۲۲۳۶۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھا، دوران سفر ایک دن مجھے نبی ﷺ کا قرب حاصل ہو گیا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی البتہ جس کے لئے اللہ آسان کر دے، اس کے لئے بہت آسان ہے، اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بچھا دیتا ہے، اور آدھی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باب خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورۃ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ حَتَّىٰ بَلَغَ يَعْْمَلُونَ پھر فرمایا کیا میں تمہیں دین کی بنیاد، اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا اس دین و مذہب کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کا مجموعہ نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے نبی! تو نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو روک کر رکھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جو کچھ بولتے ہیں، کیا اس پر بھی ہمارا مواخذہ کیا جائے گا؟ نبی ﷺ نے (پیارے ڈانٹتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جہنم میں ان کی دوسروں کے متعلق کہی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اوندھا گرائے گی؟

(۲۲۳۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ يُعْنِي ابْنَ ثَمَامَةَ ح وَيزيدُ بُر

هَارُونَ أَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثَمَامَةَ جَمِيعًا عَنِ اللَّجْلَاحِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتَ الْبَلَاءَ فَسَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ قَالَ وَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النُّعْمَةِ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ أَتَدْرِي مَا تَمَامُ النُّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ تَمَامَ النُّعْمَةِ فَوْزٌ مِنَ النَّارِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ قَالَ أَبِي لَوْ لَمْ يَرَوْا الْجُرَيْرِيَّ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ [انظر: ٢٢٤٠٦]. [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ٣٥٢٧). قال شعيب:

اسناده حسن.]

(۲۲۳۶۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تو اللہ سے مصیبت کی دعاء مانگ رہے ہو، اللہ سے عافیت مانگا کرو (پھر ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا تو وہ "یا ذا الجلال والا کرام" کہہ کر دعاء کر رہا تھا، اس سے فرمایا کہ تمہاری دعاء قبول ہوگی اس لئے مانگو) ایک اور آدمی کے پاس سے گزر ہوا تو وہ یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تمام نعمت کی درخواست کرتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن آدم! کیا تمہیں معلوم ہے کہ "تمام نعمت" سے کیا مراد ہے؟ اس نے عرض کیا کہ وہ دعاء جو میں نے مانگی تھی اس کی خیر کا امیدوار ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام نعمت یہ ہے کہ انسان جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔

(۲۲۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرٍ قَالَا أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَسْتُ أَخَذُ فِي أَوْقَاصِ الْبَقْرِ شَيْئًا حَتَّى آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْمُرَنِي فِيهَا بِشَيْءٍ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ لَسْتُ بِأَخَذُ فِي الْأَوْقَاصِ [راجع: ٢٢٣٦٠]

(۲۲۳۶۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر گائے تعداد میں تیس سے کم ہوں تو میں ان کی زکوٰۃ نہیں لوں گا تا آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسِ أَبِي مُعَاذٍ بِوَقْصِ الْبَقْرِ وَالْعَسَلِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا بِشَيْءٍ قَالَ سُفْيَانُ الْأَوْقَاصُ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ [راجع: ٢٢٣٦٠].

(۲۲۳۶۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس تیس سے کم گائیں اور شہد لایا گیا، انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۷۰) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونِ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنَ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّحَرِ رَافِعًا صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ أَجَشَّ الصَّوْتِ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ مَحَبَّتِي فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى حَثَّوْتُ عَلَيْهِ التُّرَابَ بِالسَّامِ مِثًّا رَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى أَفْقِهِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَاتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا

أَنْتَ عَلَيَّكُمْ أَمْرًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا قَالَ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكْنِي ذَلِكَ قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَهَا وَاجْعَلْ ذَلِكَ مَعَهُمْ سُبْحَةً

(۲۲۳۷۰) عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں یمن میں جب تشریف لائے تو وہ سحری کا وقت تھا، وہ بلند اور بارعب آواز کے ساتھ تکبیر کہتے جا رہے تھے، میرے دل میں ان کی محبت رچ بس گئی چنانچہ میں ان سے اس وقت تک جدا نہ ہوا جب تک شام میں ان کی وفات کے بعد ان کی قبر پر مٹی نہ ڈال لی، اللہ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، پھر میں نے ان کے بعد سب سے زیادہ فقیہ آدمی کے لئے اپنی نظریں دوڑائیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا اس وقت تم کیا کرو گے جب تم پر ایسے حکمران آ جائیں گے جو نماز کو اس کا وقت نکال کر پڑھا کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا تم اپنے وقت مقررہ پر نماز پڑھ لینا اور حکمرانوں کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۲۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى غَيْرِ مَطْمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ حَيْثُ لَا طَمَعٍ [انظر: ۲۲۴۷۹].

(۲۲۳۷۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک مرتبہ فرمایا اس لالچ سے اللہ کی پناہ مانگا کرو جو دلوں پر مہر لگنے کی کیفیت تک پہنچادے، اس لالچ سے بھی پناہ مانگا کرو جو کسی بے مقصد چیز تک پہنچادے اور ایسی لالچ سے بھی اللہ کی پناہ مانگا کرو جہاں کوئی لالچ نہ ہو۔

(۲۲۳۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ قَالَ قِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ [انظر: ۲۲۴۵۴، ۲۲۴۸۴].

(۲۲۳۷۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ان کے پہلو اپنے بستروں سے جدا رہتے ہیں“ سے مراد رات کے وقت انسان کا تہجد کے لئے اٹھنا ہے۔

(۲۲۳۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانُ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ خَرَابٌ يَثْرِبُ وَخَرَابٌ يَثْرِبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتُحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَالِ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيَّ فَعِيذِهِ أَوْ عَلَيَّ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقُّ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ وَكَانَ مَكْحُولٌ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [انظر: ۲۲۴۷۲].

(۲۲۳۷۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہو جانا مدینہ منورہ کے بے آباد ہو جانے کی علامت ہے اور مدینہ منورہ کا بے آباد ہونا جنگوں کے آغاز کی علامت ہے، اور جنگوں کا آغاز فتح قسطنطنیہ کی علامت ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہوگی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ ساری چیزیں اسی طرح برحق اور یقینی ہیں جیسے تمہارا یہاں بیٹھا ہونا یقینی ہے۔

(۲۲۳۷۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ فِي تَفْسِيرِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ وَحَدَّثَ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْدًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ سَنَةً انظر:

۱۲۲۴۵۷، ۲۲۴۳۲

(۲۲۳۷۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور وہ تیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔

(۲۲۳۷۵) حَدَّثَنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ الْهَدَلِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا كَانَ الَّذِي يَلِيهِ الْمُهَاجِرُونَ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حَوْلَهُ قَالَ فَتَعَارَرْتُ مِنَ اللَّيْلِ أَنَا وَمُعَاذٌ فَنَظَرْنَا قَالَ فَخَرَجْنَا نَطْلُبُهُ إِذْ سَمِعْنَا هَزِيئًا كَهَزِيئِ الْأَرْحَاءِ إِذْ أَقْبَلَ فَلَمَّا أَقْبَلَ نَظَرَ قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا انْتَبَهْنَا فَلَمْ نَرَكَ حَيْثُ كُنْتَ خَشِينَا أَنْ يَكُونَ أَصَابَكَ شَيْءٌ جِئْنَا نَطْلُبُكَ قَالَ أَنَابِي آتٍ فِي مَنْامِي فَخَيْرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ نِصْفُ أُمَّتِي أَوْ شَفَاعَةٌ فَأَخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ فَقُلْنَا فَإِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَبِحَقِّ الصُّحْبَةِ لَمَّا أَدْخَلْتَنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِنَا وَكَثَرَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي أَجْعَلُ شَفَاعَتِي لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۲۳۷۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور میں رات کو اٹھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تو ہم نے ایسی آواز سنی جو چکی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھنک کر رک گئے، اس آواز کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے تھے۔

قریب آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جاتے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے، تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے

عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگئے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۲۳۷۶) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْرُسُهُ أَصْحَابُهُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [تقدم في مسند أبي موسى: ۱۹۸۴۷].

(۲۲۳۷۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۷۷) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنبَأَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي مُسْتَيْقِظٌ أَرَى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ بُرْدَانٍ أَخْضَرَانِ نَزَلَ عَلَيَّ جِذْمٌ حَائِطٍ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى قَالَ نِعَمَ مَا رَأَيْتُ عِلْمَهَا بِلَالًا قَالَ قَالَ عُمَرُ قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي

(۲۲۳۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے ”جو مجھے بیداری کے واقعے کی طرح یاد ہے“ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو آسمان سے اترآ، اس نے دو سبز چادریں زیب تن کر رکھی تھیں، وہ مدینہ منورہ کے کسی باغ کے ایک درخت پر اترآ اور اس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ دہرائے، پھر وہ بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد اس نے اقامت کہی اور اس میں بھی یہی کلمات دو دو مرتبہ دہرائے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت اچھا خواب دیکھا، یہ کلمات بلال کو سکھا دو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے لیکن یہ مجھ پر سبقت لے گیا۔

(۲۲۳۷۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا يُصَلِّيَ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قَلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعَهُمْ يَعْمَلُوا [انظر: ۲۲۴۳۸، ۲۲۴۴۸].

(۲۲۳۷۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، پنج گانہ نماز ادا کرتا ہو اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا انہیں عمل کرتے رہنے دو۔

(۲۲۳۷۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذَنْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ فَيَأْتِيكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ وَالْمَسْجِدِ [اخرجه الطبرانی فی الكبير (۳۴۴)]. قال شعيب: حسن لغيره وهذا سند

رجاله ثقات الا انه منقطع. [انظر: ۲۲۴۵۸].

(۲۲۳۷۹) حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیا ہوتا ہے، اسی طرح انسان کے لئے شیطان بھیڑیا ہے، جو اکیلی رہ جانے والی اور سب سے الگ تھلگ رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، اس لئے تم گھائیوں میں تنہا رہنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، اور جماعتِ مسلمین کو، عوام کو اور مسجد کو اپنے اوپر لازم کر لو۔

(۲۲۳۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَإِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقِ الشَّامِ فَإِذَا أَنَا بِفَتَى بَرَّاقِ الشَّنَايَا وَإِذَا النَّاسُ حَوْلَهُ إِذَا اِخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَسْنَدُوهُ إِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ رَأْيِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَجَرْتُ فَوَجَدْتُ قَدْ سَبَقَنِي بِالْهَجِيرِ وَقَالَ إِسْحَاقُ بِالْتَّهْجِيرِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَاَنْتَظَرْتُهُ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ جَنَّتُهُ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اللَّهُ فَقُلْتُ اللَّهُ فَقَالَ اللَّهُ فَقُلْتُ اللَّهُ فَأَخَذَ بِحُبُوبَةِ رِدَائِي فَجَبَدَنِي إِلَيْهِ وَقَالَ أَبَشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَبْتُ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ [صححه ابن حبان (۵۷۵)]. قال شعيب: صحيح. [انظر: ۲۲۴۸۲].

(۲۲۳۸۰) ابودریس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا وہاں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے جن کے چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، میں نے ان کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکے تھے، میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور ان کا انتظار کرنے لگا، وہ تمام سے فارغ ہوئے تو میں سامنے کی جانب سے حاضر ہوا، اور انہیں سلام کر کے عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے میری چادر کا پلو پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔“

(۲۲۳۸۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۲۳۸۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے۔

(۲۲۳۸۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَالِ أَوْ النَّزَالَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعَهُ مِنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمْ يَسْمَعَهُ مِنْهُ وَقَدْ أَدْرَكَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّهُ قَالَ الْحَكَمُ وَسَمِعْتُهُ مِنْ مِمْوْنِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ [قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده]. [راجع: ۲۲۳۶۶].

(۲۲۳۸۲) حدیث نمبر (۲۲۳۶۶) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْحُصَيْنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَبَقَ الرَّجُلُ بَعْضُ صَلَاتِهِمْ سَأَلَهُمْ فَأَوْمَنُوا إِلَيْهِ بِالَّذِي سَبَقَ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَبْدَأُ فَيَقْضِي مَا سَبَقَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ فَجَاءَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَالْقَوْمُ قُعُودٌ فِي صَلَاتِهِمْ فَقَعَدَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَضَى مَا كَانَ سَبَقَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كَمَا صَنَعَ مُعَاذٌ [انظر: ۲۲۴۷۴، ۲۲۴۷۵].

(۲۲۳۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دور باسعادت میں یہ معمول تھا کہ اگر کسی آدمی کی کچھ رکعتیں چھوٹ جاتیں تو وہ نمازیوں سے پوچھ لیتا، وہ اسے اشارے سے بتا دیتے کہ اس کی کتنی رکعتیں چھوٹی ہیں، چنانچہ پہلے وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھتا اور پھر لوگوں کی نماز میں شریک ہو جاتا، ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز میں کچھ تاخیر سے آئے، لوگ اس وقت قعدے میں تھے، وہ بھی بیٹھ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے کھڑے ہو کر اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کر لی، یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا تم بھی اسی طرح کیا کرو جیسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

(۲۲۳۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لَنَا مُعَاذٌ فِي مَرَضِهِ قَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا كُنْتُ أَكْتُمُكُمْوهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۱۱۶)]. قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن. [انظر: ۲۲۴۷۸].

(۲۲۳۸۴) کثیر بن مرہ کہتے ہیں کہ اپنے مرض الوفات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سن رکھی ہے جو میں اب تک تم سے چھپاتا رہا ہوں، (اب بیان کر رہا ہوں) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۲۲۳۸۵) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ

مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ وَاللَّهِ إِنَّ عُمَرَ فِي الْجَنَّةِ وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي حُمْرَ النَّعَمِ وَأَنْتُمْ تَفَرَّقْتُمْ قَبْلَ أَنْ أُخْبِرَكُمْ لِمَ قُلْتُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَهُمُ الرَّوْيَا الَّتِي رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ عُمَرَ قَالَ وَرَوَّيَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا [الخرجه الطبرانی فی الکبیر (۳۰۸). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ثقات]. [انظر: ۲۲۴۷۱].

(۲۲۳۸۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے اور مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ لینا بھی پسند نہیں ہے، اور قبل اس کے کہ میں تمہیں اپنی اس بات کی وجہ بتاؤں، تم لوگ منتشر ہو رہے ہو، پھر انہوں نے وہ خواب بیان کیا جو نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق دیکھا تھا، اور فرمایا کہ نبی ﷺ کا خواب برحق ہے (نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں میں جنت کے اندر تھا، تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا، لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے)

(۲۲۳۸۶) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لَا يَرُوحُ حَتَّى يَبْرُدَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [راجع: ۲۲۳۴۷].

(۲۲۳۸۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ تبوک میں ٹھنڈے وقت روانہ ہوئے تھے اور اس سفر میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھتے رہے۔

(۲۲۳۸۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ يَعْنَى ابْنَ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاظِرَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقْرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقْرَةً تَبِيعًا حَوْلِيَا وَأَمَرَنِي فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَمَا سَقَى بِالذَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ [انظر: ۲۲۴۸۰].

(۲۲۳۸۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام ”معاظر“ ہے، وصول کرنا، ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے طور پر ایک سالہ گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لینا، نیز مجھے بارانی زمینوں میں عشر لینے اور چاہی زمینوں میں نصف عشر لینے کا حکم دیا۔

(۲۲۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَارِيًّا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَإِنَّهُ مَعَنَا [الخرجه الطبرانی فی الکبیر (۳۵۷). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۲۲۳۸۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس

کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا اچھی طرح خیال رکھے، وہ ہمارے ساتھ شمار ہوگا۔

(۲۲۳۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَعْْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

(۲۲۳۸۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں جنت میں داخل کر دے۔

(۲۲۳۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ فِي حَدِيثِهِ أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ الْحَسَنُ الْهُذَلِيُّ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَابِدٍ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا فَقُلْتُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ حَقُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَعْْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا وَقُلْتُ ذَلِكَ ثَلَاثًا فَقَالَ حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَأَنْ يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ | اخرجہ

الطبرانی فی الکبیر (۲۴۵)۔ قال شعب: صصحیح وهذا اسناد ضعیف |

(۲۲۳۹۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک سرخ گدھے پر نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں معاف کر دے اور انہیں جنت میں داخل فرما دے۔

(۲۲۳۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَحَسَنُ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أُنْبِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِمَارٍ قَدْ شُدَّ عَلَيْهِ بَرْدَعَةٌ إِلَّا أَنَّ حَسَنًا جَمَعَ الْإِسْنَادَيْنِ فِي حَدِيثِهِ

(۲۲۳۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۹۲) حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا ثَنَا بَقِيَّةُ وَهُوَ ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانٌ فَأَمَّا مَنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَأْسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبَهُهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فُحْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ

[صححه الحاكم (۸۵/۲). وتكلم المنذرى فى اسناد. قال الألبانى حسن (ابو داود: ۲۵۱۵، النسائى: ۴۹/۶

و۱۵۵/۷). قال شعيب: اسناده ضعيف.]

(۲۲۳۹۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جہاد دو طرح کا ہوتا ہے، جو شخص رضاء الہی کے حصول کے لئے جہاد کرتا ہے، اپنے امیر کی اطاعت کرتا ہے، اپنی جان خرچ کرتا ہے، شریک سفر کے لئے آسانی کا سبب بنتا ہے اور فتنہ و فساد سے بچتا ہے تو اس کا سونا اور جاگنا بھی باعث اجر و ثواب ہے، اور جو شخص فخر، ریا کاری اور شہرت کے لئے جہاد کرتا ہے، امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے تو وہ اتنا بھی ثواب لے کر واپس نہیں آتا جو بقدر کفایت ہی ہو۔

(۲۲۳۹۳) حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ أَوْ فِي الْخَامِسَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ [اخرجه الطبرانى فى الكبير (۱۷۷)]

(۲۲۳۹۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے نبی ﷺ سے شب قدر کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا وہ آخری دس دنوں میں ہوتی ہے یا آخری تین یا پانچ دنوں میں ہوتی ہے۔

(۲۲۳۹۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَنْفَعَكَ حَذْرٌ مِنْ قَدْرِ وَلَكِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ عِبَادَ اللَّهِ [اسناده ضعيف. صححه الحاكم (۴۹۲/۱)].

(۲۲۳۹۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تقدیر کے آگے تدبیر و احتیاط کچھ فائدہ نہیں دے سکتی، البتہ دعاء ان چیزوں میں بھی فائدہ مند ہوتی ہے جو نازل ہوں یا جو نازل نہ ہوں، لہذا بندگانِ خدا! دعاء کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

(۲۲۳۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرَةِ وَابُو الْيَمَانِ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ قَالَ أَبُو الْمُعِيرَةِ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ

فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: ضعیف (ابن ماجه: ۴۰۹۲، ابو داود: ۴۲۹۵)].
(۲۲۳۹۵) حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سب سات ماہ کے اندر ہو جائے گا۔

(۲۲۳۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ

(۲۲۳۹۶) حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(۲۲۳۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجِهَادُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَذُرْوَةٌ سَنَامِهِ [انظر: ۲۲۴۰۱].

(۲۲۳۹۷) حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جہاد اسلام کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی ہے۔

(۲۲۳۹۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا تَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ بَيْتُ عَلِيٍّ ذُكِرَ اللَّهُ طَاهِرًا فَيَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ حَسَنٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ فَقَدِمَ عَلَيْنَا هَاهُنَا فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَظُنُّهُ أَعْنَى أَبِي ظَبْيَةَ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۸۱، ابو داود: ۵۰۴۲)]. [انظر: ۲۲۳۹۹، ۲۴۴۳، ۲۲۴۶۵].

(۲۲۳۹۸) حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۳۹۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا فَذَكَرَ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ [راجع: ۲۲۳۹۸].

(۲۲۳۹۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۰۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَفُوقَ نَاقَةٍ قَدْرُ مَا تُدِيرُ لَبْنَهَا لِمَنْ حَلَبَهَا [راجع: ۲۲۳۶۴].

(۲۲۴۰۰) حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقفے برابر بھی قتال کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(۲۲۴.۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُرْوَةَ سَنَامِ الْإِسْلَامِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۲۲۴.۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا راہِ خدا میں جہاد اسلام کے کوہان کی بلندی ہے۔

(۲۲۴.۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَمَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا أَوْ لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هَذَا أَوْ قَبْرِي فَبُكِيَ مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ التَفَّتْ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِبِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا [انظر: ۲۲۴.۴]

(۲۲۴.۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں یمن روانہ فرمایا تو خود انہیں چھوڑنے کے لئے نکلے، راستہ بھر انہیں وصیت فرماتے رہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب نبی ﷺ انہیں وصیتیں کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا معاذ! ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم مجھ سے نہ مل سکو، یا ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم میری مسجد اور میری قبر پر سے گزرو، نبی ﷺ کے فراق کے غم میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے، پھر نبی ﷺ نے اپنا رخ پھیر کر مدینہ منورہ کی جانب کر لیا اور فرمایا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب متقی ہیں، خواہ وہ کوئی بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں۔

(۲۲۴.۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ الْغَسَّانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ عَنْ مُعَاذِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِقَبْرِي وَمَسْجِدِي وَقَدْ بَعَثْتُكَ إِلَى قَوْمٍ رَقِيقَةٍ قُلُوبُهُمْ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ مَرَّتَيْنِ فَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مِنْهُمْ مَنْ عَصَاكَ ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَبَادِرَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَالْوَالِدُ وَالِدَهُ وَالْأَخُ أَخَاهُ فَانزِلْ بَيْنَ الْحَيِّينِ السُّكُونََ وَالسَّكَّاسِكَ

(۲۲۴.۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یمن بھیجتے ہوئے فرمایا آئندہ تمہارا گزر میری قبر اور مسجد پر ہی ہو گا، میں تمہیں ایک ایسی قوم کے پاس بھیج رہا ہوں جو رقیق القلب ہیں اور وہ حق کی خاطر دو مرتبہ قتال کریں گے، لہذا جو لوگ تمہاری اطاعت کر لیں، انہیں ساتھ لے کر اپنی نافرمانی کرنے والوں سے قتال کرنا، پھر وہ لوگ اسلام کی طرف لوٹ آئیں گے حتیٰ کہ عورت اپنے شوہر پر، بیٹا اپنے باپ پر، اور بھائی اپنے بھائی پر سبقت لے جائے گا اور تم ”سکون“ اور ”سکاسک“ نامی قبیلوں میں جا کر پڑاؤ کرنا۔

(۲۲۴.۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تُلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي وَقَبْرِي فَبُكِيَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكُ يَا مُعَاذُ لِلْبُكَاءِ أَوْ إِنَّ الْبُكَاءَ مِنَ الشَّيْطَانِ [راجع: ۲۲۴.۰۲].

(۲۲۳.۰۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں یمن روانہ فرمایا تو خود انہیں چھوڑنے کے لئے نکلے، راستہ بھر انہیں وصیت فرماتے رہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب نبی ﷺ انہیں وصیتیں کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا معاذ! ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم مجھ سے نہ مل سکو، یا ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم میری مسجد اور میری قبر پر سے گزرو، نبی ﷺ کے فراق کے غم میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! مت روؤ، کیونکہ رونا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۲۲۴.۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ فَيَقِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ بِرَغْبَةٍ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةٍ بَعْضِهِمْ إِلَى بَعْضٍ

(۲۲۳.۰۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا آخر زمانے میں کچھ قومیں ایسی آئیں گی جو سامنے بھائیوں کی طرح ہوں گی اور پیٹھے پیچھے دشمنوں کی طرح، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کسی سے لالچ کی وجہ سے اور کسی کے خوف کی وجہ سے۔

(۲۲۴.۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِي مُعَاذٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَأَلْتَ الْبَلَاءَ فَسَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ قَالَ وَأَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ نِعْمَتِكَ فَقَالَ ابْنُ آدَمَ هَلْ تَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَوْزٌ مِنَ النَّارِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ وَأَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلِ [راجع: ۲۲۳.۶۷].

(۲۲۳.۰۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھتے ہوئے یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم تو اللہ سے مصیبت کی دعاء مانگ رہے ہو، اللہ سے عافیت

مانگا کرو، ایک اور آدمی کے پاس سے گذر ہوا تو وہ یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تمام نعمت کی درخواست کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”تمام نعمت“ سے کیا مراد ہے؟ اس نے عرض کیا کہ وہ دعاء جو میں نے مانگی تھی اور اس کی خیر کا امیدوار ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تمام نعمت یہ ہے کہ انسان جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے پھر ایک آدمی کے پاس سے گذر ہوا تو وہ یا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کہہ کر دعاء کر رہا تھا، اس سے فرمایا کہ تمہاری دعاء قبول ہوگی اس لئے مانگو۔

(۲۲۴.۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَى مُعَاذَ بِيهُودِيَّ وَارْتَهَ مُسْلِمًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ فَوَرْتَهُ

[راجع: ۲۲۳۵۵]

(۲۲۳۰۷) ابوالاسود دلی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی کی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا جو فوت ہو گیا تھا، اور اپنے پیچھے ایک مسلمان بھائی چھوڑ گیا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اسلام اضافہ کرتا ہے، کمی نہیں کرتا اور اس حدیث سے استدلال کر کے انہوں نے اسے وارث قرار دے دیا۔

(۲۲۴.۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسِ قَالَ أَتَيْنَا مُعَاذًا فَقُلْنَا حَدَّثَنَا مِنْ غَرَائِبِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ كُنْتُ رِذْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ [راجع: ۲۲۳۴۳]

(۲۲۳۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ نبی ﷺ کا کوئی عجیب واقعہ ہمیں سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۴.۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي

شَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ أَوْ آيِنَمَا كُنْتَ قَالَ زِدْنِي قَالَ أَتْبِعِ
السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمُحُّهَا قَالَ زِدْنِي قَالَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ [راجع: ۲۲۳۳۷].

(۲۲۳۰۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جہاں بھی ہو، اللہ سے ڈرتے رہو، میں نے مزید کی درخواست کی تو فرمایا گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، میں نے مزید کی درخواست کی تو فرمایا لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو۔

(۲۲۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَنَا مَنْ شَهِدَ مُعَاذًا حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ يَقُولُ اكْشِفُوا عَنِّي سَجْفَ الْقَبِيَّةِ أَحَدْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً أُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَحَدْتُكُمْ مَوْهُ إِلَّا أَنْ تَتَكَلَّمُوا سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ يَقِينًا مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ مَرَّةً دَخَلَ الْجَنَّةَ وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ [صححه ابن حبان (۲۰۰). قال شعيب: صحيح].

(۲۲۳۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے مرض الوفات میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سن رکھی ہے جو میں اب تک تم سے چھپاتا رہا ہوں، (اب بیان کر رہا ہوں) لہذا خیمے کے پردے ہٹا دو، اور اب تک میں نے یہ حدیث صرف اس لئے نہیں بیان کی تھی کہ تم اس پر بھروسہ کے نہ بیٹھ جاؤ، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام یقین قلب کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

(۲۲۴۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنِ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاجْتِهْدُ رَأْيِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۳۵۹۲، الترمذی: ۱۳۲۷)]. [راجع: ۲۲۳۵۷].

(۲۲۳۱۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم

میری سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۴۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ [راجع: ۲۲۳۴۷].

(۲۲۳۱۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا۔

(۲۲۴۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِكَلَّتْكَ أُمَّكَ وَهَلْ يَكُتُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاحِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ إِلَّا حَصَائِدُ السِّنِّيهِمْ

(۲۲۳۱۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (پیارے ڈانٹتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے،

لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جہنم میں ان کی دوسروں کے متعلق کہی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اوندھا گرائے گی؟

(۲۲۴۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ

الْحَوْلَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ مَسْجِدَ أَهْلِ دِمَشْقَ فَإِذَا حَلَقَةٌ فِيهَا كُهُولٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَإِذَا شَابَ فِيهِمْ أَكْحَلُ الْعَيْنِ بَرَّاقُ الشَّيَا كَلَّمَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَى الْفَتَى فَتَى شَابٍ قَالَ قُلْتُ

لِجَلِيسٍ لِي مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ فَجِئْتُ مِنَ الْعِشِيِّ فَلَمْ يَحْضُرُوا قَالَ فَعَدَوْتُ مِنَ الْعَدِ قَالَ

فَلَمْ يَجِينُوا فَرَحْتُ فَإِذَا أَنَا بِأَشَابٍ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ فَرَكَعْتُ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ

فَقُلْتُ إِنِّي لَا حِبُّكَ فِي اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ

فِي اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَقِيتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ

فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

يَقُولُ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ

وَالْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ [أخرجه الطبرانی في الكبير (۱۶۷)]

قال شعيب: اسنادہ صحیح، [انظر: ۲۲۴۱۵، ۲۲۴۳۱، ۲۳۱۶۳، ۲۳۱۶۴].

(۲۲۳۱۳) ابو ادریس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے،

جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر

خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے سائے تلے نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے جبکہ عرش کے سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔

(۲۲۴۱۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَاصٍ فَإِذَا حَلَقَةٌ فِيهَا اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ فَتَى شَابٌّ أَكْحَلُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۴۱۴].

(۲۲۴۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَرِيْزُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ رَقَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَحْتَسَبَسَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَنْ يَخْرُجَ وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُولُ قَدْ صَلَّى وَلَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَقَدْ فَضَلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ يُصَلِّهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ

(۲۲۴۱۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نماز عشاء کے وقت ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر تک نہ آئے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھنے لگے کہ شاید اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آئیں گے، اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں اس لئے وہ اب نہیں آئیں گے، تھوڑی دیر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے آئے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اب آپ تشریف نہیں لائیں گے، اور ہم میں سے کچھ لوگوں نے تو یہ بھی کہا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں اس لئے باہر نہیں آئیں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نماز پڑھو، کیونکہ تمام امتوں پر اس نماز میں تمہیں فضیلت دی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۴۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدِ السَّكُونِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ إِنَّا رَقَبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي أَنْتَظَرْنَاهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ (۲۲۴۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ خَلِيًّا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ بَخٍ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَهُوَ بَسِيرٌ عَلَيَّ مَنْ يَسْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُوَدَّى الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا أَوْ لَا أَدُلُّكَ عَلَى رَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ أَمَّا رَأْسُ الْأَمْرِ فَالْإِسْلَامُ فَمَنْ أَسْلَمَ سَلِمَ وَأَمَّا عَمُودُهُ فَالصَّلَاةُ وَأَمَّا ذُرْوَةُ سَنَامِهِ فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ وَقِيَامُ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يُكْفِرُ الْخَطَايَا وَتَلَا هَذِهِ آيَةَ تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ أَوْ لَا أَدُلُّكَ عَلَى أَمَلِكِ ذَلِكَ لَكَ كُلُّهُ قَالَ فَأَقْبَلَ نَفْرًا قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ يَشْغَلُوا عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ أَوْ لَا أَدُلُّكَ عَلَى أَمَلِكِ ذَلِكَ لَكَ كُلُّهُ قَالَ فَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنُؤَاخِذُ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ ثِكَلْتِكَ أُمَّكَ مُعَاذُ وَهَلْ يَكُوبُ النَّاسَ عَلَى مَنْأَحِرِهِمْ إِلَّا حَصَانِدُ أَلْسِنَتِهِمْ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ لِي الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ الْحَكَمُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً

(۲۲۴۱۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ غزوة تبوک سے واپس آ رہے تھے، دوران سفر ایک دن مجھے نبی ﷺ کا قرب حاصل ہو گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی البتہ جس کے لئے اللہ آسان کر دے، اس کے لئے بہت آسان ہے، نماز قائم کرو، اور اللہ سے اس حال میں ملو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں دین کی بنیاد، اس کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا اس دین و مذہب کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بچھا دیتا ہے، اور آدھی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باب خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورہ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ..... یعلمون پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کا مجموعہ نہ بتا دوں؟ اسی دوران سامنے سے کچھ لوگ آ گئے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نبی ﷺ کو اپنی طرف متوجہ نہ کر لیں اس لئے میں نے نبی ﷺ کو ان کی بات یاد دلائی تو نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو

روک کر رکھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جو کچھ بولتے ہیں، کیا اس پر بھی ہمارا مواخذہ کیا جائے گا؟ نبی ﷺ نے (پیار سے ڈانٹتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جہنم میں ان کی دوسروں کے متعلق کہی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اوندھا گرائے گی؟

(۲۲۴۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَمْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ فَقَالَ مُعَاذٌ وَذُو الْاِثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَذُو الْاِثْنَيْنِ [راجع: ۲۲۳۵۸].

(۲۲۴۱۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگئی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر دو ہوں تو؟ فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔

(۲۲۴۲۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ مُعَاذًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ وَأَخَّرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوا بِهَا حَتَّى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَ فَلَا يَمَسُّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتَى فِجْنًا وَقَدْ سَبَقْنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبْصُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا فَقَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ ثُمَّ غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتْ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرَى مَاءً هَاهُنَا قَدْ مَلَأَ جِنَانًا [صححه مسلم (۷۰۶)، وابن حزيمة: (۹۶۶ و ۹۶۸ و ۱۷۰، ۴)، وابن حبان (۱۵۹۵)]. [راجع: ۲۲۳۴۷].

(۲۲۴۲۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، نبی ﷺ کے ہمراہ رہے، انہوں نے تو نبی ﷺ کو ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے رہے، جس کی صورت یہ تھی کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز کو اسکے آخری وقت تک مؤخر کر دیتے تھے، پھر باہر آ کر ظہر اور عصر اکٹھی پڑھا دیتے تھے، اور واپس چلے جاتے پھر اسی طرح مغرب اور عشاء کی نماز بھی پڑھا دیتے، ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ کل تم چشمہ تبوک پر پہنچ جاؤ گے، اور جس وقت تم وہاں پہنچو گے تو دن نکلا ہوا ہوگا، جو شخص اس چشمے پر پہنچے وہ میرے آنے تک اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔

چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو دو آدمی ہم سے پہلے ہی وہاں پہنچ چکے تھے، اس چشمے میں تسمے کی مانند تھوڑا تھوڑا سا پانی رس

رہا تھا، نبی ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا کیا تم دونوں نے اس پانی کو چھوا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے انہیں سخت ست کہا اور جو اللہ کو منظور ہوا، وہ کہا پھر لوگوں نے ہاتھوں کے چلو بنا کر تھوڑا تھوڑا کر کے اس میں سے اتنا پانی نکالا کہ وہ ایک برتن میں اکٹھا ہو گیا جس سے نبی ﷺ نے اپنا چہرہ اور مبارک ہاتھ دھوئے، پھر وہ پانی اسی چشمے میں ڈال دیا، دیکھتے ہی دیکھتے چشمے میں پانی بھر گیا اور سب لوگ اس سے سیراب ہو گئے، پھر نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے معاذ! ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی لمبی ہو اور تم اس جگہ کو باغات سے بھرا ہوا دیکھو۔

(۲۲۴۲۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَقَالَ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ [راجع: ۲۲۳۴۷].

(۲۲۳۲۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۲۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زُحْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لِمَ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي [اخرجه الطبرانی في الكبير (۲۵۱)، اسنادہ ضعیف].

(۲۲۳۲۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مؤمنین سے سب سے پہلے کیا کہے گا اور وہ سب سے پہلے سے کیا جواب دیں گے؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! فرمایا اللہ تعالیٰ مؤمنین سے فرمائے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنے کو پسند کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے جی پروردگار! وہ پوچھے گا کیوں؟ مؤمنین عرض کریں گے کہ ہمیں آپ سے درگزر اور معافی کی امید تھی، وہ فرمائے گا کہ میں نے تمہارے لیے اپنی مغفرت واجب کر دی۔

(۲۲۴۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ وَهُوَ الَّذِي بَعَثَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّامِ يُفَقِّهُ النَّاسَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْفُورٌ رَسَنُهُ مِنْ لَيْفٍ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ سِرُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ارْكَبْ فَرَدَفْتُهُ فَصُرِعَ الْحِمَارُ بِنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ وَقُمْتُ أَذْكَرُ مِنْ نَفْسِي أَسْفًا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّلَاثَةَ فَرَكِبَ وَسَارَ بِنَا الْحِمَارُ فَأَخْلَفَ يَدَهُ فَضْرَبَ ظَهْرِي بِسَوْطٍ مَعَهُ أَوْ عَصَا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخْلَفَ يَدَهُ فَضْرَبَ ظَهْرِي فَقَالَ يَا مُعَاذُ يَا ابْنَ أُمَّ مُعَاذٍ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ

حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ

(۲۲۴۲۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک گدھے پر ”جس کا نام یعفور تھا اور جس کی رسی کھجور کی چھال کی تھی“ سوار ہوئے، اور فرمایا معاذ! اس پر سوار ہو جاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ چلئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا تم بھی اس پر سوار ہو جاؤ، جونہی میں پیچھے بیٹھا تو گدھے نے ہمیں گرا دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے کھڑے ہو گئے اور مجھے اپنے اوپر افسوس ہونے لگا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، بالآخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے اور چل پڑے، تھوڑی دیر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے کر کے میری کمر پر کوڑے کی ہلکی سی ضرب لگائی، اور میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر تھوڑی دور چل کر میری پیٹھ پر ضرب لگائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں جنت میں داخل کر دے۔

(۲۲۴۲۴) حَدَّثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي صُبَّارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ أَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْكَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

(۲۲۴۲۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معاذ! اگر کسی مشرک آدمی کو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں ہدایت عطا فرمادے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

(۲۲۴۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعْقَنْ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تُشْرِبَنَّ حَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الرَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مُوتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَابْتُ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدْبًا وَأَخْفَهُمْ فِي اللَّهِ

(۲۲۴۲۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس چیزوں کی وصیت فرمائی ہے۔

① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔

② والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ وہ تمہیں تمہارے اہل خانہ اور مال میں سے نکل جانے کا حکم دے دیں۔

۴) فرض نماز جان بوجھ کر مت چھوڑنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک کر دیتا ہے، اس سے اللہ کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔

۵) شراب نوشی مت کرنا کیونکہ یہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔

۶) گناہوں سے بچنا کیونکہ گناہوں کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔

۷) میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنے سے بچنا خواہ تمام لوگ مارے جائیں۔

۸) کسی علاقے میں موت کی وبا پھیل پڑے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو وہیں ثابت قدم رہنا۔

۹) اپنے اہل خانہ پر اپنا مال خرچ کرتے رہنا۔

۱۰) انہیں ادب سکھانے سے غافل ہو کر لالچی اٹھانہ رکھنا۔

۱۱) اور ان کے دلوں میں خوفِ خدا پیدا کرتے رہنا۔

(۲۲۴۲۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْوَالِيِّ صَدِيقٍ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ مُعَاذٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَاحْتَجَبَ عَنْ أَوْلَى الضَّعْفَةِ

وَالْحَاجَةِ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [اخرجه الطبرانی في الكبير (۳۱۶)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا

اسناد ضعیف۔

(۲۲۴۲۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بھی شعبے میں لوگوں کا حکمران بنے اور کمزور اور

ضرورت مندوں سے پردے میں رہے، قیامت کے دن اللہ اس سے پردہ فرمائے گا۔

(۲۲۴۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ الْغَنَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ آيَةَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَصْحَابِ الشَّمَالِ

فَقَبَضَ بِيَدَيْهِ قَبْضَتَيْنِ فَقَالَ هَذِهِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أَبَالِي وَهَذِهِ فِي النَّارِ وَلَا أَبَالِي

(۲۲۴۲۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے یہ آیت ”اصحاب الیمین“ اور ”اصحاب الشمال“ تلاوت

فرمائی اور دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ مٹھی اہل جنت کی ہے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور یہ مٹھی

اہل جہنم کی ہے اور مجھے ان کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔

(۲۲۴۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَائِدُ اللَّهِ

بُنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا قَدِمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ حَوْلَانَ مَعَهَا بَنُونَ لَهَا اثْنَا عَشَرَ فَتَرَكَتْ أَبَاهُمْ فِي

بَيْتِهَا أَصْغَرَهُمُ الَّذِي قَدْ اجْتَمَعَتْ لِحَيْتِهِ فَقَامَتْ فَسَلَّمَتْ عَلَى مُعَاذٍ وَرَجُلَانِ مِنْ بَيْنِهَا يُمَسِّكَانِ بِضَبْعَيْهَا

فَقَالَتْ مَنْ أَرْسَلَكَ أَيُّهَا الرَّجُلُ قَالَ لَهَا مُعَاذٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الْمَرْأَةُ

أَرْسَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْلًا تُخْبِرُنِي يَا رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا مُعَاذُ سَلِينِي عَمَّا سَنَيْتِ قَالَتْ حَدَّثَنِي مَا حَقُّ الْمَرْءِ عَلَى زَوْجَتِهِ قَالَ لَهَا مُعَاذُ تَتَّقِي اللَّهَ مَا اسْتَطَاعَتْ وَتَسْمَعُ وَتُطِيعُ قَالَتْ أَفَسَمْتُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ لَتُحَدِّثَنِي مَا حَقُّ الرَّجُلِ عَلَى زَوْجَتِهِ قَالَ لَهَا مُعَاذُ أَوْ مَا رَضِيَتْ أَنْ تَسْمَعِي وَتُطِيعِي وَتَتَّقِي اللَّهَ قَالَتْ بَلَى وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَا حَقُّ الْمَرْءِ عَلَى زَوْجَتِهِ فَإِنِّي تَرَكْتُ أَبَا هَوْلَاءِ شَيْخًا كَبِيرًا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَهَا مُعَاذُ وَالَّذِي نَفْسُ مُعَاذٍ فِي يَدِهِ لَوْ أَنَّكَ تَرَجِعِينَ إِذَا رَجَعْتَ إِلَيْهِ فَوَجَدْتَ الْجُدَامَ قَدْ حَرَقَ لِحْمَهُ وَحَرَقَ مَنْخَرِيهِ فَوَجَدْتَ مَنْخَرِيهِ يَسِيلَانِ فَيُحَاوِدَمَا ثُمَّ أَلْقَمْتِيهِمَا فَالِكُلِّي مَا تَبْلُغِي حَقَّهُ مَا بَلَغْتَ ذَلِكَ أَبَدًا | أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ (۱۶۶). اسنادہ ضعیف۔

(۲۲۳۲۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ یمن تشریف لائے تو ”خولان“ قبیلے کی ایک عورت ان سے ملنے کے لئے آئی جس کے ساتھ اس کے بارہ بچے بھی تھے، اس نے ان کے باپ کو گھر میں ہی چھوڑ دیا تھا، اس کے بچوں میں سب سے چھوٹا وہ تھا جس کی ڈاڑھی پوری آچکی تھی، وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، اس کے دو بیٹوں نے اسے اس کے پہلوؤں سے تھام رکھا تھا، اس نے پوچھا اے مرد! تمہیں کس نے بھیجا ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے، اس عورت نے کہا کہ اچھا تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور تم ان کے قاصد ہو تو کیا اے قاصد! تم مجھے کچھ بتاؤ گے نہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جو کچھ پوچھنا چاہتی ہو، پوچھ لو، اس نے کہا یہ بتائیے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ انہوں نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو اللہ سے ڈرتی رہے، اس کی بات سنتی اور مانتی رہے۔

اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتی ہوں کہ آپ مجھے یہ ضرور بتائیے اور صحیح بتائیے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس کی بات سنو اور مانو اور اللہ سے ڈرتی رہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں، لیکن آپ پھر بھی مجھے اس کی تفصیل بتائیے کیونکہ میں ان کا بوڑھا باپ گھر میں چھوڑ کر آئی ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں معاذ کی جان ہے، جب تم گھر واپس پہنچو اور یہ دیکھو کہ جذام نے اس کے گوشت کو چیر دیا ہے اور اس کے نتھنوں میں سوراخ کر دیئے ہیں جن سے پیپ اور خون بہہ رہا ہو اور تم اس کا حق ادا کرنے کے لئے اس پیپ اور خون کو منہ لگا کر پینا شروع کر دو تب بھی اس کا حق ادا نہ کر سکو گی۔

(۲۲۴۲۹) حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ آدَمِيُّ عَمَلًا قَطُّ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

(۲۲۳۲۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں کرتا جو اسے

عذابِ الہی سے نجات دے سکے۔

(۲۲۴۳۰) وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ تَعَاطَى الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمِنْ أَنْ تَلْقُوا عَدُوَّكُمْ غَدًا فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۲۴۳۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے مالک کی نگاہوں میں سب سے بہتر عمل "جو درجات میں سب سے زیادہ بلندی کا سبب ہو، تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ میدان جنگ میں دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں" نہ بتا دوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

(۲۲۴۳۱) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ يَعْنِي ابْنَ بَرْقَانَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَصٍ فَإِذَا فِيهِ نَحْوُ مِنْ ثَلَاثِينَ كَهْلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِمْ شَابٌّ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ بَرَّاقُ الشَّيَا سَاكِتٌ فَإِذَا امْتَرَى الْقَوْمُ فِي شَيْءٍ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ فَسَأَلُوهُ فَقُلْتُ لِمَ جَلَسَ لِي مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَوَقَعَ لَهُ فِي نَفْسِي حُبٌّ فَكُنْتُ مَعَهُمْ حَتَّى تَفَرَّقُوا ثُمَّ هَجَرْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَائِمٌ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ فَسَكَّتْ لَا يُكَلِّمُنِي فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَاحْتَبَيْتُ بِرِداءٍ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ فَسَكَّتْ لَا يُكَلِّمُنِي وَسَكَّتْ لَا أَكَلِمُهُ ثُمَّ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لِأَجِبُكَ قَالَ فِيمَ تُحِبُّنِي قَالَ قُلْتُ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَخَذَ بِحُبُورِي فَجَرَّنِي إِلَيْهِ هَنِيئَةً ثُمَّ قَالَ أَبَشِرْ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ يَا أبا الْوَلِيدِ لَا أَحَدُثُكَ بِمَا حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فِي الْمُتَحَابِّينَ قَالَ فَأَنَا أَحَدُثُكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُهُ إِلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَادِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ [راجع: ۲۲۴۱۴].

(۲۲۴۳۱) ابو ادريس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر

خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام ﷺ اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ "میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔"

(۲۲۴۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ الْعِجْلِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْدًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ سَنَةً [راجع: ۲۲۳۷۴].

(۲۲۳۳۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور وہ تیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔

(۲۲۴۳۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلُبُهُ فِقِيلَ لِي خَرَجَ قَبْلُ قَالَ فَجَعَلْتُ لَا أَمْرًا بِأَحَدٍ إِلَّا قَالَ مَرًّا قَبْلُ حَتَّى مَرَرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا يُصَلِّي قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ خَلْفَهُ قَالَ فَأَطَالَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ صَلَاةَ طَوِيلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي غَرَقًا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا لَيْسَ مِنْهُمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بِأَسْهُمٍ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ [صححه ابن خزيمة (۱۲۱۸) قال البوصيري: هذا اسناد صحيح قال الالباني: صحيح (ابن

ماجة: ۳۹۵۱) قال شعيب: المرفوع منه صحيح لغيره].

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نبی ﷺ کی تلاش میں نکلا، مجھے بتایا گیا کہ نبی ﷺ باہر نکلے ہیں، میں جس کے پاس سے بھی گذرتا وہ یہی کہتا کہ نبی ﷺ ابھی ابھی گذرے ہیں، یہاں تک کہ میں نے انہیں ایک جگہ

کھڑے نماز پڑھتے ہوئے پالیا، میں بھی پیچھے کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو لمبی پڑھتے رہے حتیٰ کہ جب اپنی نماز سے سلام پھیرا، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج رات تو آپ نے بڑی لمبی نماز پڑھی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو سمندر میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۴۳۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [الخرجه الطبرانی فی الکبیر (۷۶). قال شعيب: [سناده صحيح]. [انظر: ۲۲۴۴۲].

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ! جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۴۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَهَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَالَ حَيَوَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ عَنْ حَيَوَةَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ أَهْلِ الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِنَ الْبَقْرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا قَالَ هَارُونُ وَالتَّبِيعُ الْجَذَعُ أَوْ الْجَذَعَةُ وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً قَالَ فَعَرَضُوا عَلَيَّ أَنْ أَخُذَ مِنَ الْأَرْبَعِينَ قَالَ هَارُونُ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ أَوْ الْخَمْسِينَ وَبَيْنَ السِّتِينَ وَالسَّبْعِينَ وَمَا بَيْنَ الثَّمَانِينَ وَالتَّسْعِينَ فَأَبَيْتُ ذَاكَ وَقُلْتُ لَهُمْ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ السِّتِينَ تَبِيعِينَ وَمِنْ السَّبْعِينَ مُسِنَّةً وَتَبِيعًا وَمِنْ الثَّمَانِينَ مُسْتَتِينَ وَمِنْ التَّسْعِينَ ثَلَاثَةَ أَتْبَاعٍ وَمِنْ الْمِائَةِ مُسِنَّةً وَتَبِيعِينَ وَمِنْ الْعَشْرَةِ وَالْمِائَةِ مُسْتَتِينَ وَتَبِيعًا وَمِنْ الْعِشْرِينَ وَمِائَةَ ثَلَاثِ مُسِنَّاتٍ أَوْ أَرْبَعَةَ أَتْبَاعٍ قَالَ وَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَخُذَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ هَارُونُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَبْلُغَ مُسِنَّةً أَوْ جَذَعًا وَزَعَمَ أَنَّ الْأَوْقَاصَ لَا فَرِيضَةَ فِيهَا

(۲۲۳۳۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے اہل یمن کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ ہر تین گائے پر ایک سالہ گائے وصول کروں اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے وصول کر لوں، ان لوگوں نے مجھے چالیس

اور پچاس کے درمیان، ساٹھ اور ستر کے درمیان، اسی اور نوے کے درمیان کی تعداد میں بھی زکوٰۃ وصول کرنے کی پیش کی، لیکن میں نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ پہلے نبی ﷺ سے پوچھوں گا۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سالہ گائے، ہر چالیس پر دو سالہ گائے، ساٹھ پر ایک سالہ دو عدد گائے، ستر پر ایک دو سالہ اور ایک ایک سالہ گائے، اسی پر دو سالہ دو گائے، نوے پر تین ایک سالہ گائے، سو پر دو سالہ ایک اور ایک سالہ دو گائے، ایک سو دس پر دو سالہ دو اور ایک سالہ ایک گائے، ایک سو بیس پر تین دو سالہ گائے یا چار ایک سالہ گائے وصول کروں اور یہ حکم بھی دیا کہ ان اعداد کے درمیان اس وقت تک زکوٰۃ وصول نہ کروں جب تک وہ سال بھر کا یا چھ ماہ کا جانور نہ ہو جائے، اور بتایا کہ ("کسر" یا) تیس سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔

(۲۲۴۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مُنِيبٍ الْأَحْدَبِ قَالَ خَطَبَ مُعَاذٌ بِالشَّامِ فَذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةٌ نَبِيِّكُمْ وَقَبْضُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ اللَّهُمَّ أَدْخِلْ عَلَيَّ آلَ مُعَاذٍ نَصِيهِمُ مِنْ هَذِهِ الرَّحْمَةِ ثُمَّ نَزَلَ مِنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَدَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ فَقَالَ مُعَاذٌ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ (۲۲۴۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے شام میں خطبہ کے دوران طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے رب کی رحمت، انبیاء ﷺ کی دعاء اور تم سے پہلے نیکوں کی وفات کا طریقہ رہا ہے، اے اللہ! آل معاذ کو بھی اس رحمت کا حصہ عطاء فرما، پھر جب وہ منبر سے اترے اور گھر پہنچے اور اپنے صاحبزادے عبدالرحمن کو دیکھا تو (وہ طاعون کی لپیٹ میں آچکا تھا) اس نے کہا کہ "یہ آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے، لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں" حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا انشاء اللہ تم مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔

(۲۲۴۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا حَتَّى أَنَّهُ لِيُتَخَيَّلُ إِلَيَّ أَنْ أَنْفَهُ لِيَتَمَرَّعُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ يَقُولُهَا هَذَا الْغَضَبَانُ لَذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۷۸۰، الترمذی: ۳۴۵۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد منقطع]. [انظر: ۲۲۴۶۲].

(۲۲۴۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی اور ان میں سے ایک آدمی کو اتنا غصہ آیا کہ اب تک خیالی تصورات میں اس کی ناک کو دیکھ رہا ہوں جو غصے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی، نبی ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو اگر یہ غصے میں مبتلا آدمی کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے اور وہ کلمہ یہ ہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(۲۲۴۳۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاءُ أَوْ رَدِيَّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَحَجَّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِهِ أَوْ مَكَتَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا فَقَالَ مُعَاذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأُخْبِرُ النَّاسَ قَالَ ذَرُ النَّاسَ يَا مُعَاذُ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةٌ سَنَةٍ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَمِنْهَا تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [قال الألباني: صحيح (ابن ماجه غ ۴۳۳۱، الترمذی: ۲۵۳۰). قال شعيب: صحيح غير ان إسناده منقطع]. [راجع: ۲۲۳۷۸].

(۲۲۳۳۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بیخ گناہ نماز ادا کرتا ہو بیت اللہ کا حج کرتا ہو، اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اور اللہ پر حق ہے، خواہ وہ ہجرت کرے یا اسی علاقے میں رہے جہاں وہ پیدا ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنادوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! انہیں عمل کرتے رہنے دو، جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے، اور فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ اور بہترین درجہ ہے، اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں اس لئے تم جب اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس ہی کا سوال کیا کرو۔

(۲۲۴۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مَسْرُورَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُهَاجِرُونَ إِلَى الشَّامِ فَيُفْتَحُ لَكُمْ وَيَكُونُ فِيكُمْ دَاءٌ كَالدَّمَلِ أَوْ كَالْحَرَّةِ يَأْخُذُ بِمَرَاقِ الرَّجُلِ يَسْتَشْهِدُ اللَّهُ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَيُرْتَكَى بِهِ أَعْمَالَهُمُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ هُوَ وَأَهْلَ بَيْتِهِ الْحِطَّ الْأَوْقَرَ مِنْهُ فَأَصَابَهُمُ الطَّاعُونُ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَطُعِنَ فِي أُصْبُعِهِ السَّبَابَةِ فَكَانَ يَقُولُ مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي بِهَا حُمْرُ النَّعَمِ (۲۲۳۳۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم شام کی طرف ہجرت کرو گے اور وہ تمہارے ہاتھوں فتح ہو جائے گا، لیکن وہاں پھوڑے پھنسیوں کی ایک بیماری تم پر مسلط ہو جائے گی جو آدمی کو سیڑھی کے پائے سے پکڑ لے گی، اللہ اس کے ذریعے انہیں شہادت عطا فرمائے گا اور ان کے اعمال کا تزکیہ فرمائے گا، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ معاذ بن جبل نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے تو اسے اور اس کے اہل خانہ کو اس کا دوا فرحصہ عطا فرما، چنانچہ وہ سب طاعون میں مبتلا ہو گئے اور ان میں سے ایک بھی زندہ باقی نہ بچا، جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت والی انگلی میں طاعون کی گلٹی نمودار ہوئی تو وہ اسے دیکھ دیکھ کر فرماتے تھے کہ مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ ملنا بھی پسند نہیں ہے۔

(۲۲۴۴۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ انْتَسَبَ رَجُلَانُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى عَهْدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحَدُهُمَا مُسْلِمٌ وَالْآخَرُ مُشْرِكٌ فَانْتَسَبَ الْمُشْرِكُ فَقَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى بَلَغَ تِسْعَةَ آبَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِهِ انْتَسِبْ لَا أُمَّ لَكَ قَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا وَرَاءَ ذَلِكَ فَنَادَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّاسَ فَجَمَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ قَدْ قُضِيَ بَيْنَكُمْ أَمَّا الَّذِي انْتَسَبَ إِلَى تِسْعَةِ آبَاءٍ فَأَنْتَ فَوْقَهُمُ الْعَاشِرُ فِي النَّارِ وَأَمَّا الَّذِي انْتَسَبَ إِلَى أَبِيهِ فَأَنْتَ أَمْرٌ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ

(۲۲۳۳۰) حضرت ابن ابی لیلیؓ سے بحوالہ معاذ بن جبلؓ مروی ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے دور باسعادت میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا مشرک، مشرک نے دوسرے سے کہا کہ میں تو فلاں بن فلاں ہوں اور اس نے اپنے آباؤ اجداد میں سے نو افراد کے نام گنوائے اور کہا کہ تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے، اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں اور اس سے آگے کے لوگوں سے میں بری ہوں، حضرت موسیٰؑ نے منادی کر کے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا تم دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیا گیا ہے، اے نو آدمیوں کی طرف نسبت کرنے والے! وہ سب جہنم میں ہیں اور دسواں تو خود ان کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور اے اپنے والدین کی طرف اپنے نسب کو منسوب کرنے والے! تو اہل اسلام میں کا ایک فرد ہے۔

(۲۲۴۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ أَنَا يَحْيَى التَّيْمِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفَّى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ اثْنَانِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ قَالُوا أَوْ وَاحِدٌ قَالَ أَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّقَطَ لَيَجْرُ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۱۶۰۹). قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره (السقط) فإسناد ضعيف].

(۲۲۳۳۱) حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرمادے گا، صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا ان کا بھی یہی حکم ہے، انہوں نے پوچھا اگر ایک ہو تو؟ فرمایا اس کا بھی یہی حکم ہے، پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، نامکمل حمل بھی اپنی ماں کو کھینچ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس نے اس پر صبر کیا ہو۔

(۲۲۴۴۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ [راجع: ۲۲۴۳۴].

(۲۲۳۳۲) حضرت معاذؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۴۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ وَثَابِتٌ فَحَدَّثَ عَاصِمٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ طَاهِرًا فَيَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ فَقَالَ ثَابِتٌ قَدِمَ عَلَيْنَا فَحَدَّثَنَا هَذَا الْحَدِيثَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَعْنِي أَبَا ظَبْيَةَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَنْ مُعَاذٍ [راجع: ۲۲۳۹۸]

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۴۴۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَهَدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُمْسٍ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ تَعْزِيرَهُ وَتَوْقِيرَهُ أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَيَسْلَمُ النَّاسُ مِنْهُ وَيَسْلَمُ

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پانچ چیزوں کے متعلق ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جو شخص وہ کام کرے گا وہ اللہ کی حفاظت میں ہوگا، مریض کی تیمارداری کرنے والا، جنازے میں شریک ہونے والا، راہِ خدا میں جہاد کے لئے جانے والا، امام کے پاس جا کر اس کی عزت و احترام کرنے والا، یا وہ آدمی جو اپنے گھر میں بیٹھ جائے کہ لوگ اس کی ایذا سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں کی ایذا سے محفوظ رہے۔

(۲۲۴۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ آخِرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ يُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخِرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ [صححه ابن حبان (۱۴۵۸)]. قال الألبانی: صحيح (أبوداود: ۱۲۲۰، الترمذی: ۵۵۳ و ۵۵۴). قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۲۳۳۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر اگر نبی ﷺ زوال سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر دیتے اور عصر کے وقت دونوں نمازیں ملا کر اکٹھی ادا کر لیتے، اور اگر زوال کے بعد کوچ فرماتے تو پہلے ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیتے پھر سفر پر روانہ ہوتے، اسی طرح اگر مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو مغرب کو مؤخر کر دیتے اور اسے عشاء کے ساتھ ادا کر لیتے اور اگر مغرب کے بعد روانہ ہوتے تو نماز عشاء کو پہلے ہی مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے۔

(۲۲۴۴۶) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ

أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ التَّوْخِيِّ قَاضِيِ إِفْرِيقِيَّةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَدِمَ الشَّامَ وَأَهْلُ الشَّامِ لَا يُوتِرُونَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ مَا لِي أَرَى أَهْلَ الشَّامِ لَا يُوتِرُونَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَوَأَجِبْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ زَادَنِي رَبِّي عَزًّا وَجَلًّا صَلَاةً وَهِيَ الْوِتْرُ وَقْتُهَا مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ

(۲۲۳۳۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ اہل شام وتر نہیں پڑھتے، انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا بات ہے کہ میں اہل شام کو وتر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھتا؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ ان پر واجب ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے رب نے مجھ پر ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے اور وہ وتر ہے، جس کا وقت نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔

(۲۲۴۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بَنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بَنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بَنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَدِّبَهُمْ [صححه البيهقري (۶۲۶۷). ومسلم (۳۰)]. [راجع: ۲۲۳۴۳].

(۲۲۳۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں گدھے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف تھا، میرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف کجاوے کا پچھلا حصہ حائل تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! تین مرتبہ وقفے وقفے سے اسی طرح ہوا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر کچھ دور چل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۴۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ أَوْ مِثْلَهُ

(۲۲۳۳۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۴۹) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِذْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِنِسْيٍ وَبَيْنَهُ إِلَّا آحِرَةُ الرَّحْلِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

(۲۲۴۴۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۲۳۴۶]

(۲۲۴۵۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۲۴۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو ابْنَ أَخِي الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَذَكَرَ كَيْفَ تَقَضَى إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَهْدُ رَأْيِي وَلَا أَلُو قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِي فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يُرْضَى رَسُولُهُ [راجع: ۲۲۳۵۷]

(۲۲۴۵۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم میری سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۴۵۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي أُمَّرَأَةً زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتِلُكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكَ إِلَيْنَا [قال الترمذی:]

حسن غریب قال الألبانی: صحيح، ابن ماجه: ۲۰۱۴، الترمذی: ۱۷۴ (۱). قال شعيب: إسناده حسن.

(۲۲۴۵۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو جنت میں اس شخص کی حور عین میں سے جو بیوی ہوتی ہے، وہ اس عورت سے کہتی ہے کہ اے مت سناؤ، اللہ تمہارا

ستیانس کرے، یہ تو تمہارے پاس چند دن کا مہمان ہے، عنقریب یہ تم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

(۲۲۴۵۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۲۲۳۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا جنت کی کنجی "لا الہ الا اللہ" کی گواہی دینا ہے۔

(۲۲۴۵۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا قَالَ قِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ [راجع: ۲۲۳۷۲].

(۲۲۳۵۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "ان کے پہلو اپنے بستروں سے جدا رہتے ہیں" سے مراد رات کے وقت انسان کا تہجد کے لئے اٹھنا ہے۔

(۲۲۴۵۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْمَوْتَ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنْ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَالْتِمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرِ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا ثُمَّ أَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ [صححه الحاكم (۲/۲۷۰)، وابن حبان (۷۱۶۵)، وقال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۸۰۴)].

(۲۲۳۵۵) یزید بن عمیرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو کسی نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن! ہمیں کوئی وصیت فرما دیجئے، انہوں نے فرمایا مجھے بٹھا دو، اور فرمایا علم اور ایمان اپنی اپنی جگہ رہتے ہیں، جو ان کی تلاش میں نکلتا ہے، وہی انہیں پاتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، پھر فرمایا چار آدمیوں سے علم حاصل کرو، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے یہودی تھے، بعد میں مسلمان ہو گئے تھے اور ان کے متعلق میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ جنت میں دس افراد میں سے دسویں ہوں گے۔

(۲۲۴۵۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ وَيُونُسُ قَالََا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَنْعَمَ عَنْ مَرِيحِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّايَ وَالتَّعَمُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيَسُؤُنَّ بِالْمُتَّعِمِينَ [انظر: ۲۲۴۶۹].

(۲۲۳۵۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا ناز و نعم کی زندگی سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے ناز و نعم کی زندگی نہیں گزارا کرتے۔

(۲۲۴۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ [قال الترمذی:

حسن غریب. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۲۵۴۵) قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف [راجع: ۲۲۳۷۴]

(۲۲۳۵۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جنت اس حال میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور وہ تیس یا تینتیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔

(۲۲۴۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ يَتَقُ بِهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ [راجع: ۲۲۳۷۹].

(۲۲۳۵۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیا ہوتا ہے، اسی طرح انسان کے لئے شیطان بھیڑیا ہے، جو اکیلی رہ جانے والی اور سب سے الگ تھلگ رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، اس لئے تم گھاٹیوں میں تنہا رہنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، اور جماعت مسلمین کو اور عوام کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

(۲۲۴۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَبْدَ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَحْسَنَ فِيهَا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَالْقِيَامَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةٌ رَغْبَةٌ وَرَهْبَةٌ سَأَلْتُ رَبِّي فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَيْنِ وَلَمْ يُعْطِنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَقْتُلَ أُمَّتِي بِسَنَةِ جُوعٍ فَيَهْلِكُوا فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِي [راجع: ۲۲۴۷۶].

(۲۲۳۵۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمدگی کے ساتھ رکوع و سجود اور قیام کیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے

اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا جَهْضَمٌ يَعْنِي الْيَمَامِيَّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ بْنِ أَبِي سَلَامٍ نَسَبُهُ إِلَى جَدِّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشِ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخْمَرَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ احْتَبَسَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى كِدْنَا نَتَرَانِي قَرْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيعًا فَثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ وَصَلَّى وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ عَلَى مَصَافِكُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنِّي سَأَحَدُّكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي يَا رَبِّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي رَبِّ فَرَأَيْتَهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ صَدْرِي فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكُفَّارَاتُ قُلْتُ نَقْلُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ وَجُلُوسٌ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِسْبَاحُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْكُرْبِيهَاتِ قَالَ وَمَا الدَّرَجَاتُ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلَيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا وَتَعَلَّمُوهَا [قال الألبانى: صحيح (الترمذى: ۳۲۳۵). قال شعيب: ضعيف لا اضطرابه].

(۲۲۶۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صبح کے وقت تشریف لانے میں اتنی تاخیر کر دی کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا، پھر نبی ﷺ تیزی سے باہر نکلے اور مختصر نماز پڑھائی، سلام پھیر کر نبی ﷺ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں اپنے تاخیر سے آنے کی وجہ بتاتا ہوں، آج رات میں تہجد کے لئے کھڑا ہوا، اور جتنا خدا کو منظور ہوا میں نے نماز پڑھی، دوران نماز مجھے اونگھ آگئی، میں ہوشیار ہوا تو اچانک میرے پاس میرا رب انتہائی حسین صورت میں آیا، اور فرمایا اے محمد! صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس وجہ سے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نہیں جانتا (دو تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوا) پھر پروردگار نے اپنی ہتھیلیاں میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیں جن کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے اور چھاتی میں محسوس کی، حتیٰ کہ میرے سامنے آسمان وزمین کی ساری چیزیں نمایاں ہو گئیں اور میں نے انہیں پہچان لیا۔

اس کے بعد اللہ نے پھر پوچھا کہ اے محمد! صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض

کیا کفارات کے بارے میں، فرمایا کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا جمعہ کے لئے اپنے پاؤں سے چل کر جانا، نماز کے بعد بھی مسجد میں بیٹھے رہنا، مشقت کے باوجود وضو مکمل کرنا، پھر پوچھا کہ ”درجات“ سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جو چیزیں بلند درجات کا سبب بنتی ہیں، وہ بہترین کلام، سلام کی اشاعت، کھانا کھلانا اور رات کو ”جب لوگ سو رہے ہوں“ نماز پڑھنا ہے، پھر فرمایا اے محمد! صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ، سوال کرو، میں نے عرض کیا اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں، منکرات سے بچنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو مجھے معاف فرما اور میری طرف خصوصی توجہ فرما اور جب لوگوں میں سے کسی قوم کی آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت عطا فرما دے اور میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت کے قریب کرنے والے اعمال کی محبت کا سوال کرتا ہوں، اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ واقعہ برحق ہے، اسے سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔

(۲۲۴۶۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرِ السَّكْسَكِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْنُهُ لَوْنُ الزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ عَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ مُخْلِصًا أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَمَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۳۶۴].

(۲۲۳۶۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے، جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور پھر طبعی موت پا کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقفے برابر بھی قتال کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(۲۲۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [راجع: ۲۲۴۳۷].

(۲۲۳۶۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی اور ان میں سے ایک آدمی کو شدید غصہ آیا نبی ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو اگر یہ غصے میں مبتلا آدمی کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے اور وہ کلمہ یہ ہے ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“

(۲۲۴۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا نَنَا زَائِدَةٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ لَقِيَ امْرَأَةً لَا يَعْرِفُهَا فَلَيْسَ يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَمْرَاتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَاهُ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأْتُمْ صَلَّيْتُمْ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ يَكُنْ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً قَالَ بَلَى لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً

(۲۲۳۶۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو کسی اجنبی عورت سے ملے اور اس کے ساتھ وہ سب کچھ کرے جو ایک مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے لیکن مجامعت نہ کرے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "دن کے دونوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کیا کرو، بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں" نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا وضو کر کے نماز پڑھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم اس کے ساتھ خاص ہے؟ یا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

(۲۲۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فِيهِى فِدَاؤُهُ مِنَ النَّارِ

(۲۲۳۶۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے تو وہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ بن جائے گا۔

(۲۲۴۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي طَبِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ بَيْتٍ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ طَاهِرًا فَيَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ [راجع: ۲۲۳۹۸]

(۲۲۳۶۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۴۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَذْلَكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۲۳۴۶]

(۲۲۳۶۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۲۴۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ - وَرَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

مَالِكُ بْنُ يَحْمَرَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ وَقَالَ رُوْحٌ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ رُوْحٌ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ الشَّهَدَاءِ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نِكَبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرٍ مَا كَانَتْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَأَغْزَرٍ وَرُوْحٌ كَأَغْزَرٍ وَحَجَّاجٌ كَأَغْزَرٍ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزُّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَيْهِ طَابَعُ الشَّهَدَاءِ [راجع: ۲۲۳۶۴].

(۲۲۳۶۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقفے برابر بھی قتال کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور پھر طبعی موت پا کر یا قتل ہو کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے۔

(۲۲۴۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قُرْمِي عَرَبِيَّةٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخْذَ حِطًّا مِنَ الْأَرْضِ قَالَ سُفْيَانُ حِطُّ الْأَرْضِ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ [راجع: ۲۲۳۳۹].

(۲۲۳۶۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عرب کی کسی بستی میں بھیجا اور حکم دیا کہ زمین کا حصہ وصول کر کے لاؤں، سفیان کہتے ہیں کہ زمین کے حصے سے تہائی یا چوتھائی حصہ مراد ہے۔

(۲۲۴۶۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَنْعَمَ عَنْ مَرِيحِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّايَ وَالتَّنْعَمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيَسُوا بِالْمُتَنَعِمِينَ [راجع: ۲۲۴۵۶].

(۲۲۳۶۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا ناز و نعم کی زندگی سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے ناز و نعم کی زندگی نہیں گزارا کرتے۔

(۲۲۴۷۰) حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التَّجِيبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أُحِبُّكَ قَالَ أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ قَالَ وَأَوْصِي بِذَلِكَ مُعَاذُ الصَّنَابِيحِيُّ

وَأَوْصَى الصُّنَابِيحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَوْصَى أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ [راجع: ۲۲۴۷۷].

(۲۲۴۷۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ جناب پر قربان ہوں، میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد اس دعاء کو مت چھوڑنا "اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما" حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی وصیت اپنے شاگرد صنابحی سے کی، انہوں نے اپنے شاگرد ابو عبد الرحمن سے کی، اور انہوں نے یہی وصیت اپنے شاگرد عقبہ بن مسلم سے کی۔

(۲۲۴۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ إِنْ كَانَ عَمْرٌ لِمَنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَا رَأَى فِي يَفْقَظِيهِ أَوْ نُومِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَإِنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْجَنَّةِ إِذْ رَأَيْتُ فِيهَا دَارًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذِهِ فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۲۳۸۵].

(۲۲۴۷۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب اور بیداری سب برحق ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں جنت کے اندر تھا، تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا، لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔

(۲۲۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخْأَمِرٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابٌ يَثْرَبُ وَخَرَابٌ يَثْرَبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتُحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَيْحِ الذِّى حَدَّثَهُ أَوْ مِنْكِبِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَعْنِي مُعَاذًا [راجع: ۲۲۳۷۳].

(۲۲۴۷۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہونا مدینہ منورہ کے بے آباد ہوجانے کی علامت ہے اور مدینہ منورہ کا بے آباد ہونا جنگوں کے آغاز کی علامت ہے، اور جنگوں کا آغاز فتح قسطنطنیہ کی علامت ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہوگی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ ساری چیزیں اسی طرح برحق اور یقینی ہیں جیسے تمہارا یہاں بیٹھا ہونا یقینی ہے۔

(۲۲۴۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ بَهْرَامَ حَدَّثَنَا شَهْرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنَمٍ عَنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ قَبْلَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ صَلَّى بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَكِبُوا فَلَمَّا أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَعَسَ النَّاسُ عَلَى آثَرِ الدُّلْجَةِ وَلَزِمَ مُعَاذُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو آثَرَهُ وَالنَّاسُ تَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ عَلَى جَوَادِّ الطَّرِيقِ تَأْكُلُ وَتَسِيرُ فَبَيْنَمَا

مُعَاذٌ عَلَى أَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَافَتْهُ تَأْكُلُ مَرَّةً وَتَسِيرُ أُخْرَى عَشْرَتِ نَافَةٌ مُعَاذٍ فَكَبَحَهَا بِالزَّمَامِ فَهَبَّتْ حَتَّى نَفَرَتْ مِنْهَا نَافَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ عَنْهُ فِنَاعَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا لَيْسَ مِنَ الْجَيْشِ رَجُلٌ أَدْنَى إِلَيْهِ مِنْ مُعَاذٍ فَنَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ اذْنُ دُونَكَ فَذَنَا مِنْهُ حَتَّى لَصِقَتْ رَاحِلَتَاهُمَا إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ النَّاسَ مِنَّا كَمَا كَانِيهِمْ مِنَ الْبُعْدِ فَقَالَ مُعَاذُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَعَسَ النَّاسُ فَتَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ تَرْتَعُ وَتَسِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا كُنْتُ نَاعِسًا فَلَمَّا رَأَى مُعَاذٌ بُشْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَخَلْوَتَهُ لَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِنِي لِي أَسْأَلَكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَدْ أَمْرَضَتْنِي وَأَسْقَمَتْنِي وَأَحْزَنَتْنِي فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْنِي عَمَّ شِئْتَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ لَا أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ بَخٍ لَقَدْ سَأَلْتَ بِعَظِيمٍ ثَلَاثًا وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَيَّ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَيَّ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَيَّ مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ فَلَمْ يُحَدِّثْهُ بِشَيْءٍ إِلَّا قَالَهُ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَعْنِي أَعَادَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِرْصًا لِكَيْ مَا يُتَقَنَّهُ عَنْهُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَمَّنْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَقِيمِ الصَّلَاةَ وَتَعْبُدِ اللَّهَ وَحَدَّهُ لَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا حَتَّى تَمُوتَ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعِدْ لِي فَأَعَادَهَا لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِئْتَ حَدِّثْتُكَ يَا مُعَاذُ بِرَأْسِ هَذَا الْأَمْرِ وَقَوَامِ هَذَا الْأَمْرِ وَذُرُورَةِ السَّنَامِ فَقَالَ مُعَاذٌ بَلَى بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَحَدِّثْنِي فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَأْسَ هَذَا الْأَمْرِ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحَدَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِنَّ قَوَامَ هَذَا الْأَمْرِ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَإِنَّ ذُرُورَةَ السَّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّمَا أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَيَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحَدَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ اعْتَصَمُوا وَعَصَمُوا دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا شَحَبَ وَجْهٌ وَلَا اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِي عَمَلٍ تَبْتَغِي فِيهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ كَجِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا ثَقُلَ مِيزَانُ عَبْدٍ كَذَابَةٍ تَنْفُقُ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ يَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ [صححه ابن حبان

مختصراً (٢١٤). قال البوصيري: هذا إسناد حسن. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ٧٢). قال شعيب: الحديث

من سؤال معاذ إلى آخره صحيح بطرقه وشواهدة دون ((ما شحب.)) فإنه حسن لغيره، وهذا إسناد ضعيف.]

(٢٢٣٤٣) حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے، صحیح

ہوئی تو لوگوں کو نماز فجر پڑھائی اور لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہونے لگے، جب سورج نکل آیا تو لوگ رات بھر چلنے کی وجہ سے اونگھنے لگے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے چلتے ہوئے ان کے ساتھ چمپے رہے جبکہ لوگ اپنی اپنی سواریوں کو چھوڑ چکے تھے جس کی وجہ سے وہ راستوں میں منتشر ہو گئی تھی اور ادھر ادھر چرتی پھر رہی تھیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اسی طرح نبی ﷺ کے پیچھے چلتے رہے اور ان کی اونٹنی بھی ادھر ادھر چرتے ہوئے چلی جا رہی تھی، اچانک وہ بدک گئی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے لگام سے پکڑ کر کھینچا تو وہ تیزی سے بھاگ پڑی جس سے نبی ﷺ کی اونٹنی بھی بدک گئی، نبی ﷺ نے اپنی چادر ہٹائی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو لشکر میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی بھی نبی ﷺ کے قریب نہ تھا، چنانچہ نبی ﷺ نے انہی کو آواز دے کر پکارا معاذ! انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا اور قریب ہو جاؤ، چنانچہ وہ مزید قریب ہو گئے، یہاں تک کہ دونوں کی سواریاں ایک دوسرے سے مل گئیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا میرا خیال نہیں تھا کہ لوگ ہم سے اتنے دور ہوں گے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! لوگ اونگھ رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کی سواریاں انہیں لے کر منتشر ہو گئی ہیں اور ادھر ادھر چرتے ہوئے چل رہی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اونگھ تو مجھے بھی آگئی تھی، جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے چہرہ مبارک پر بشارت اور خلوت کا یہ موقع دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو میں ایک سوال پوچھ لوں جس نے مجھے بیمار اور غمزدہ کر دیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو چاہو پوچھ سکتے ہو، عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے؟ اس کے علاوہ میں آپ سے کچھ نہیں پوچھوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا بہت خوب (تین مرتبہ) تم نے بہت بڑی بات پوچھی (تین مرتبہ) البتہ جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرمائے اس کے لئے بہت آسان ہے، پھر نبی ﷺ نے ان سے جو بات بھی فرمائی، اسے تین مرتبہ دہرایا، ان کی حرص کی وجہ سے اور اس بناء پر کہ انہیں وہ پختہ ہو جائے۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لاؤ، آخرت کے دن پر ایمان لاؤ، نماز قائم کرو، ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، حتیٰ کہ اسی حال پر تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ، معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس بات کو دوبارہ دہرا دیجئے، نبی ﷺ نے تین مرتبہ اس بات کو دہرایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں اس مذہب کی بنیاد، اسے قائم رکھنے والی چیز اور اس کے کوہانوں کی بلندی کے متعلق بتا دوں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور بتائیے، نبی ﷺ نے فرمایا اس مذہب کی بنیاد یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس دین کو قائم رکھنے والی چیز نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ہے، اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں تا وقتیکہ وہ نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں اور توحید و رسالت کی گواہی دیں، جب وہ ایسا کر لیں تو انہوں نے اپنی جان مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا اور بچا لیا سوائے اس کے کہ اس کلمے کا کوئی حق ہو اور ان کا حساب

کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، کسی ایسے عمل میں "سوائے فرض نماز کے" جس سے جنت کے درجات کی خواہش کی جاتی ہو، کسی انسان کا چہرہ نہیں کمزور ہوتا اور نہ ہی اس کے قدم غبار آلود ہوتے ہیں جیسے جہاد فی سبیل اللہ میں ہوتے ہیں، اور کسی انسان کا نامہ اعمال اس طرح بھاری نہیں ہوتا جیسے اس جانور سے ہوتا ہے جسے اللہ کے راستے میں استعمال کیا جائے یا کسی کو اس پر راہِ خدا میں سوار کر دیا جائے۔

(۲۲۴۷۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ الصَّلَاةِ أَجِيلَتْ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ فَذَكَرَ أَحْوَالَهَا فَقَطُّ [راجع: ۲۲۳۸۳].

(۲۲۳۷۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز تین مراحل سے گذر کر آئی ہے، پھر انہوں نے ان احوال کی تفصیل بیان فرمائی۔

(۲۲۴۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَجِيلَتْ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ

وَأَجِيلَ الصِّيَامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ فَأَمَّا أَحْوَالُ الصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ يُصَلِّي

سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُؤَلِّبَنَّكَ

قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلَّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ قَالَ فَوَجَّهَهُ اللَّهُ

إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَهَذَا حَوْلٌ قَالَ وَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ لِلصَّلَاةِ وَيُؤَذِّنُ بِهَا بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى نَقَسُوا أَوْ كَادُوا

يَنْقُسُونَ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ وَلَوْ قُلْتُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ نَائِمًا لَصَدَقْتُ إِنِّي بَيْنَا أَنَا بَيْنَ النَّائِمِ

وَالْيَقْظَانِ إِذْ رَأَيْتُ شَخْصًا عَلَيْهِ ثُوبَانِ أَحْضَرَانِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَثْنَى مَثْنَى حَتَّى فَرَعُ مِنَ الْأَذَانِ ثُمَّ أَهْمَلَ سَاعَةً قَالَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ الَّذِي قَالَ

غَيْرَ أَنَّهُ يَزِيدُ فِي ذَلِكَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمْنَاهَا

بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ بِهَا فَكَانَ بِلَالٌ أَوَّلَ مَنْ أَدَّنَ بِهَا قَالَ وَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ طَافَ

بِي مِثْلَ الَّذِي أَطَافَ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ سَبَقَنِي فَهَذَانِ حَوْلَانِ قَالَ وَكَانُوا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ وَقَدْ سَبَقَهُمْ بِبَعْضِهَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يُشِيرُ إِلَى الرَّجُلِ إِنْ جَاءَ كَمْ صَلَّى فَيَقُولُ وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ

فَيُصَلِّيَانِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَا أَجِدُهُ عَلَى حَالٍ أَبَدًا إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ

فَضَيْتُ مَا سَبَقَنِي قَالَ فَجَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِهَا قَالَ فَثَبَّتَ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَامَ فَقَضَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ سَنَّ لَكُمْ

مُعَاذٌ فَهَكَذَا فَاصْنَعُوا فَهَذِهِ ثَلَاثَةُ أَحْوَالٍ وَأَمَّا أَحْوَالُ الصِّيَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ يَزِيدُ فَصَامَ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَصَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِ الصِّيَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى هَذِهِ آيَةِ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ قَالَ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَطْعَمَ مَسْكِينًا فَأَجْرًا ذَلِكَ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ آيَةَ الْأُخْرَى شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ قَالَ فَأُثْبِتَ اللَّهُ صِيَامَهُ عَلَى الْمُقِيمِ الصَّحِيحِ وَرَخَّصَ فِيهِ لِلْمَرِيضِ وَالْمُسَافِرِ وَثَبَّتَ الْبَاطِعَامَ لِلْكَبِيرِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ فَهَذَانِ حَوْلَانِ قَالَ وَكَانُوا يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَأْتُونَ النِّسَاءَ مَا لَمْ يَنَامُوا فَإِذَا نَامُوا امْتَنَعُوا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ صِرْمَةُ ظَلَّ يَعْمَلُ صَائِمًا حَتَّى أَمْسَى فَجَاءَ إِلَى أَهْلِهِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَشْرَبْ حَتَّى أَصْبَحَ فَأَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَهَدَ جَهْدًا شَدِيدًا قَالَ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ جَهَدْتَ جَهْدًا شَدِيدًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَمِلْتُ أَمْسٍ فَجِئْتُ حِينَ جِئْتُ فَأَلْقَيْتُ نَفْسِي فَنِمْتُ وَأَصْبَحْتُ حِينَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ أَتَمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ يَزِيدُ فَصَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ [صحيحه ابن خزيمة (۳۸۱)، والحاكم (۲/۲۷۴)]. قال

الألباني: صحيح (أبو داود: ۵۰۷، قال شعيب: رجاله ثقات). [راجع: ۲۲۳۸۳].

(۲۲۳۷۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز تین مراحل سے گزری ہے، اور روزے بھی تین مراحل سے گزرے ہیں، نماز کے احوال تو یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سترہ ماہ تک بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ تحویل قبلہ کا حکم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمادیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ مکہ مکرمہ کی طرف کر دیا، ایک مرحلہ تو یہ ہوا، لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے تھے اور دوسروں کو اطلاع دیتے تھے اور اس کے لئے وہ لوگ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے کے قریب ہو گئے، پھر ایک انصاری صحابی آئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا ”جبکہ میں نیند اور بیداری کے درمیان تھا“ اور جو سبز لباس زیب تن کئے ہوئے تھا، اس نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر اذان دی، اس کے بعد کچھ وقت بیٹھ کر پھر وہ کھڑے ہو گیا اور اذان کے جو کلمات کہے تھے وہی کلمات کہے البتہ اس میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کا اضافہ کیا اور اگر لوگ میری تکذیب نہ کریں تو اچھی طرح میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس وقت جاگ رہا تھا سو یا ہوا نہیں تھا۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم (حضرت) بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کے لئے یہ کلمات سکھا دو، چنانچہ حضرت

بلال رضی اللہ عنہ یہ اذان دینے والے پہلے آدمی تھے، اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے بھی بالکل یہی خواب دیکھا ہے لیکن انصاری آدمی اپنا خواب مجھ سے پہلے بیان کر چکے تھے، یہ دو مرحلے ہوئے، راوی کہتے ہیں کہ پہلے جب کوئی مسجد میں داخل ہوتا اور جماعت ہوتے ہوئے دیکھتا تو وہ یہ معلوم کرتا کہ اب تک کتنی رکعات ہو چکی ہیں اسے اشارے سے بتا دیا جاتا، وہ پہلے ان رکعتوں کو پڑھتا، پھر وہ بقیہ نماز میں شرکت کرتا، ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس حالت میں دیکھوں گا اسی حالت اور کیفیت کو بہر صورت اختیار کروں گا، بعد میں اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کر لوں گا، کیونکہ جس وقت وہ آئے تو نبی ﷺ کچھ نماز پڑھا چکے تھے، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو انہوں نے بھی کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کر لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے اس لئے تم ایسا ہی کیا کرو یہ تین مرحلے ہو گئے، روزوں کے مراحل یہ ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس وقت ہر مہینے تین روزے اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اس کے بعد رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے، یہ آیت کریمہ نازل ہو گئی اے اہل ایمان! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں..... سو جو چاہتا وہ روزے رکھ لیتا اور جو چاہتا مسکینوں کو کھانا کھلا دیتا اور یہ بھی کافی ہو جاتا، پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمادی کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے..... تم میں سے جس کو ماہ رمضان المبارک نصیب ہو وہ بہر حال روزہ رکھے اس کے بعد سوائے مریض اور مسافر کے رخصت ختم ہو گئی اور دوسرے کے لیے روزہ رکھنے کا حکم ہوا البتہ وہ عمر رسیدہ آدمی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اس کے حق میں کھانا کھلانے کی اجازت باقی رہی، یہ دو مرحلے ہوئے، ابتداء اسلام میں سونے سے پہلے تک کھانے پینے اور عورتوں کے پاس جانے کی اجازت ہوتی تھی اور سونے کے بعد، دوسرے دن کے روزہ کھولنے کے وقت تک کھانا پینا جائز نہ ہوتا چنانچہ ایک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے ہمبستری کا ارادہ کیا تو آپ کی اہلیہ مطہرہ نے فرمایا کہ مجھے نیند آ گئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ گمان ہوا کہ اہلیہ ہمبستری سے بچنے کے لئے کوئی بہانہ بنا رہی ہے، بہر حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے صحبت کر لی اسی طرح ایک انصاری صحابی نے ایک مرتبہ افطار کے بعد کھانے پینے کا ارادہ کر لیا لوگوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ ذرا ہم تمہارے لیے کھانا گرم کر دیں وہ انصاری صحابی سو گئے جب صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ اِحْلَ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفْتُ (الایۃ البقرۃ: ۱۸۷) نازل فرمادی یعنی "روزہ کی رات میں بیویوں سے جماع کرنا جائز ہے" اس طرح نبی ﷺ نے ربیع الاول سے رمضان تک ۱۹ ماہ میں ہر ماہ تین روزے رکھے۔

(۲۲۴۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَحْسَنَ فِيهَا الْقِيَامَ وَالْخُشُوعَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ إِنَّهَا صَلَاةٌ رَغَبٍ وَرَهَبٍ سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَرَوَى عَنِّي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَبْعَثَ عَلَيَّ أُمَّتِي

عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَبَجْتَاهُمْ فَأَعْطَانِيهِ وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَبْعَثَ عَلَيْهِمْ سَنَةً تَقْتُلُهُمْ جُوعًا فَأَعْطَانِيهِ وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ [راجع: ۲۲۴۵۹].

(۲۲۳۷۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمدگی کے ساتھ رکوع و سجود اور قیام کیا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۴۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا وَاللَّهِ أُحِبُّكَ قَالَ فَإِنِّي أُوصِيكَ بِكَلِمَاتٍ تَقُولُهُنَّ فِي كُلِّ صَلَاةٍ اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ [راجع: ۲۲۴۷۰].

(۲۲۳۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد اس دعاء کو مت چھوڑنا "اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما۔"

(۲۲۴۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۳۸۴].

(۲۲۳۷۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۲۲۴۷۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَبَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ فِي غَيْرِ مَطْمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ حَيْثُ لَا مَطْمَعٍ [راجع: ۲۲۳۷۱].

(۲۲۳۷۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا اس لالچ سے اللہ کی پناہ مانگا کرو جو دلوں پر مہر لگنے کی کیفیت تک پہنچادے، اس لالچ سے بھی پناہ مانگا کرو جو کسی بے مقصد چیز تک پہنچادے اور ایسی لالچ سے بھی اللہ کی پناہ مانگا کرو جہاں کوئی لالچ نہ ہو۔

(۲۲۴۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ بَقْرَةً تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً أَوْ قَالَ جَذَعًا أَوْ جَذَعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقْرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عَدْلَهُ مَعَاْفِرَ [راجع: ۲۲۳۸۷].

(۲۲۳۸۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے طور پر ایک سالہ گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لینا، اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام ”معافر“ ہے، وصول کرنا۔

(۲۲۴۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ عَنْ زَبَّانَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتُعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ [انظر: ۲۲۴۸۳].

(۲۲۳۸۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل ایمان کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے لئے کسی سے محبت اور نفرت کرو، اور اپنی زبان کو ذکر الہی میں مصروف رکھو، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کے علاوہ؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے بھی اسی چیز کو ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔

(۲۲۴۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتُرُ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ فِيَّ وَيَتَجَالَسُونَ فِيَّ وَيَتَبَاذَلُونَ فِيَّ [راجع: ۲۲۳۸۰].

(۲۲۳۸۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے یہ ارشاد ربانی منقول ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔“

(۲۲۴۸۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا زَبَّانُ بْنُ فَاَيْدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَفْضَلُ الْإِيْمَانِ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ فِي اللَّهِ وَتُعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ وَأَنْ تَقُولَ خَيْرًا أَوْ تَصُمْتَ [راجع: ۲۲۴۸۱].

(۲۲۳۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل ایمان کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے لئے کسی سے محبت اور نفرت کرو، اور اپنی زبان کو ذکر الہی میں مصروف رکھو، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کے

علاوہ؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے بھی اسی چیز کو ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو اور اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔

(۲۲۴۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُكَ بِأَبْوَابِ مِنَ الْخَيْرِ الصَّوْمِ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَقِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ تَتَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ إِلَى آخِرِ آيَةِ [راجع: ۲۲۳۷۲]۔

(۲۲۳۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں خیر کے دروازے بتاتا ہوں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اسی طرح بجھا دیتا ہے، جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور آدھی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باب خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورہ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی ”تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ يَعْلَمُونَ“

(۲۲۴۸۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ سَمِعَ مُنَادِيًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ شَهِدَ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ مِنَ النَّارِ انظُرُوا فَسَتَجِدُونَهُ إِمَّا رَاعِيًا مُعْرِبًا وَإِمَّا مُكَلِّبًا فَانظُرُوهُ فَوَجَدُوهُ رَاعِيًا حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ فَنَادَى بِهَا

(۲۲۳۸۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے ایک سفر کے دوران ایک منادی کو یہ کہتے ہوئے سنا ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ تو فرمایا یہ فطرت صحیحہ پر ہے، پھر اس نے ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا حق کی گواہی دی، اس نے ”أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“ کہا تو فرمایا جہنم سے نکل گیا، جا کر دیکھو، یا تو تم اسے کوئی چرواہا پاؤ گے جو الگ ہو گیا یا قیدی ہوگا، لوگوں نے دیکھا تو وہ ایک چرواہا تھا اور نماز کا وقت آ جانے پر اس نے اذان دی تھی۔

(۲۲۴۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذِ قَالَ لَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْقَاصِ الْبَقْرِ شَيْئًا [راجع: ۲۲۳۶۰]۔

(۲۲۳۸۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے تم سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۴۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنَّ هَذَا الرَّجْزَ قَدْ وَقَعَ فَفِرُّوا مِنْهُ فِي الشَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَلَمْ يُصَدِّقْهُ بِالذِّمَى قَالَ فَقَالَ بَلْ هُوَ شَهَادَةٌ وَرَحْمَةٌ وَدَعْوَةٌ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُعَاذًا وَأَهْلَهُ نَصِيبَهُمْ مِنْ رَحْمَتِكَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَعَرَفْتُ الشَّهَادَةَ وَعَرَفْتُ الرَّحْمَةَ وَلَمْ أَدْرِ مَا دَعْوَةٌ نَبِيِّكُمْ حَتَّى أُبَيِّنُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي إِذْ قَالَ فِي دُعَائِهِ فَحُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ فَحُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ مِنْ أَهْلِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ تَدْعُو بِدُعَاءٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُلْبَسَهُمْ شَيْعًا وَيُدْبِقَ بَعْضَهُمْ بِأَسِّ بَعْضٍ فَأَبَى عَلَيَّ أَوْ قَالَ فَمَنْعَنِهَا فَقُلْتُ حُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ حُمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۲۳۸۷) ابو قلابہ کہتے ہیں کہ شام میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لشکریوں سے فرمایا کہ یہ عذاب نازل ہو گیا ہے، اس سے بچنے کے لئے گھاٹیوں اور وادیوں میں چلے جاؤ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ان کی بات کی تصدیق نہیں کی اور فرمایا کہ بلکہ یہ تو شہادت اور رحمت اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء ہے، اے اللہ! معاذ اور اس کے اہل خانہ کو اپنی اس رحمت کا حصہ عطاء فرما۔

ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے شہادت اور رحمت کا مطلب تو سمجھ آ گیا لیکن یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے کیا مراد ہے؟ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے، دعاء کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پھر بخاریا طاعون“ تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا، صبح ہوئی تو اہل خانہ میں سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے رات کو آپ سے یہ دعاء کرتے ہوئے سنا تھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا واقعی تم نے وہ دعاء سنی تھی؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی نے فرمایا میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ میری امت کو قحط سالی کی وجہ سے ہلاک نہ کرے چنانچہ اس نے میری یہ دعاء قبول کر لی، پھر میں نے درخواست کی کہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کا خون ارزاں کر دے چنانچہ پروردگار نے میری یہ دعاء بھی قبول کر لی، پھر میں نے درخواست کی کہ انہیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کیا جائے کہ یہ ایک دوسرے کا مزہ چکھتے رہیں لیکن اس نے یہ درخواست قبول نہیں کی، اس پر میں نے کہا کہ پھر بخاریا طاعون، تین مرتبہ فرمایا۔

سادس مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ الصُّدِيِّ بْنِ عَجْلَانَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ وَهَبِ الْبَاهِلِيِّ

حضرت ابو امامہ صدیق بن عجلان ابن عمرو بن وہب باہلی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۴۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي التَّيْمِيَّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلَنِي رَبِّي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْ قَالَ عَلَى الْأُمَمِ بَارِبَعٍ قَالَ أُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجِئْتُ الْأَرْضَ كُلَّهَا لِي وَلِأُمَّتِي مَسْجِدًا وَطَهْرًا فَإِنَّمَا أَدْرَكْتُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةُ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ عَهْرُهُ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ يَقْدِفُهُ فِي قُلُوبِ أَعْدَائِي وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ [قال الترمذی: حسن

صحیح. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۱۵۵۳). قال شعيب: صحیح لغيره وهذا إسناد حسن. [انظر: ۲۲۵۶۲] (۲۲۳۸۸) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام یا امتوں پر مجھے چار فضیلتیں عطا فرمائی ہیں، مجھے ساری انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے، روئے زمین کو میرے لیے اور میری امت کے لئے سجدہ گاہ اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے چنانچہ میری امت پر جہاں بھی نماز کا وقت آجائے تو وہی اس کی مسجد ہے اور وہیں اس کی طہارت کے لئے مٹی موجود ہے اور ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے جو میرے دشمنوں کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے اور ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے۔

(۲۲۴۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَيَّارٍ مَوْلَى لَالٍ مُعَاوِيَةَ بِحَدِيثٍ آخَرَ وَيُقَالُ سَيَّارُ الشَّامِيِّ

(۲۲۳۸۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۹۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ رَأَى وَيَ وَآمَنَ بِبِي وَطُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِبِي وَلَمْ يَرَى سَبْعَ مَرَّاتٍ انظر ۲۲۴۹۱، ۲۲۵۶۷، ۲۲۶۳۳، ۲۲۶۳۳

(۲۲۳۹۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لے آیا اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لے آئے، سات مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۴۹۱) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى وَحَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۴۹۰]

(۲۲۳۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۹۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَاِصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ

أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ فَآتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي

بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَسَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غَزْوًا ثَانِيًا فَآتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ غَزْوًا

ثَالِثًا فَآتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي آتَيْتُكَ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ مَرَّتِي هَذِهِ فَسَأَلْتُكَ أَنْ تَدْعُوَ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ

فَدَعَوْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسَلِّمَنَا وَيَغَنِّمَنَا فَسَلِّمْنا وَغَنِّمْنا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ

سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَسَلِّمْنا وَغَنِّمْنا ثُمَّ آتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِرْبِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا

مِثْلَ لَهُ قَالَ فَمَا رُبِّي أَبُو أُمَامَةَ وَلَا امْرَأَتُهُ وَلَا خَادِمُهُ إِلَّا صِيَامًا قَالَ فَكَانَ إِذَا رُبِّي فِي دَارِهِمْ دُخَانٌ بِالنَّهَارِ

قِيلَ اعْتَرَاهُمْ صَيْفٌ نَزَلَ بِهِمْ نَزِلٌ قَالَ فَلَبِثَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ آتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنَا

بِالصِّيَامِ فَارْجُوْا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ بَارَكَ اللهُ لَنَا فِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمُرْنِيْ بِعَمَلٍ اٰخَرَ قَالَ اَعْلَمُ اَنْكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَ اللهُ لَكَ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ [قال الألبانى: صحيح (النسائي: ۴/ ۱۶۵)]. [انظر:

۲۲۴۹۳، ۲۲۴۹۴، ۲۲۵۴۸، ۲۵۵۷۳].

(۲۲۴۹۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر ترتیب دیا، (جس میں میں بھی تھا) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حق میں اللہ سے شہادت کی دعاء کر دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء کی کہ اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مال غنیمت عطاء فرما، چنانچہ ہم مال غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے (دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی دعاء دی) تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آچکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مال غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس نصیحت کے بعد حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ان کی اہلیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت ہی میں ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا جب تک اللہ کو منظور ہوا، پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے ہمیں اس کی برکتیں عطاء فرمائی ہیں، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۲۴۹۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا فَاتَيْتُهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَرْنِيْ بِعَمَلٍ آخِذُهُ عَنْكَ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهِ قَالَ عَلَيكَ بِالصَّوْمِ [راجع: ۲۲۴۹۲].

(۲۲۴۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ حَمَادِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ رَجَاءِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۴۹۴].

(۲۲۳۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا فَطْرُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ يَقُولُ النَّاسُ مَالِكُ

بْنُ دِينَارٍ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ زَاهِدٌ إِنَّمَا الزَّاهِدُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الَّذِي أَتَتْهُ الدُّنْيَا فَتَرَكَهَا

(۲۲۳۹۵) مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے لوگوں کا خیال ہے کہ مالک بن دینار بڑا پرہیزگار ہے، اصل پرہیزگار تو عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ہیں جن کے پاس دنیا آئی اور پھر بھی انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔

(۲۲۴۹۶) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا أَمَامَةَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ

مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ

مِثْلَهَا فَأَعْظَمُ ذَلِكَ

(۲۲۳۹۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ کلمات کہہ لے اسے عظمت نصیب ہوگی، تمام

تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی مخلوقات کے بھرپور ہونے کے

بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں آسمان وزمین کی چیزوں کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں آسمان وزمین کے

بھرپور ہونے کے بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی تقدیر کے احاطے میں آنے والی چیزوں کی تعداد کے برابر، تمام

تعریفیں اللہ کے لئے ہیں احاطہ تقدیر میں آنے والی چیزوں کے بھرپور ہونے کے بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہر چیز کی

تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہر چیز کے بھرپور ہونے کے بقدر، اور اسی طرح اللہ کی پاکیزگی ہے۔

(۲۲۴۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْمَشَاءِ وَهُوَ لَقِيطُ بْنُ الْمَشَاءِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ

قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَحَوَّلَ خِيَارُ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ وَيَتَحَوَّلَ شِرَارُ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الْعِرَاقِ وَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُثَنَّى يُقَالُ لَهُ لَقِيطٌ وَيَقُولُونَ

ابْنُ الْمَشَاءِ وَأَبُو الْمَشَاءِ

(۲۲۳۹۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عراق کے بہترین لوگ شام

اور شام کے بدترین لوگ عراق منتقل نہ ہو جائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم شام کو اپنے اوپر لازم پکڑو۔

(۲۲۴۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ

حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَافِعٌ لِأَصْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اقْرَأُوا الزُّهْرَاوِينَ الْبُقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَّاتَانِ أَوْ

كَأَنَّهُمَا فِرْقَانٍ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يَحَاجَّانِ عَنْ أَهْلِهِمَا ثُمَّ قَالَ اقْرَأُوا الْبَقْرَةَ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ
وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ [صححه مسلم (۸۰۴)، وابن حبان (۱۱۶)، والحاكم (۵۶۴/۱)]. [انظر: ۲۲۴۹۹،

۲۲۵۴۶، ۲۲۵۶۶].

(۲۲۳۹۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۴۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۴۹۸].

(۲۲۳۹۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْخٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ ضَحِكْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يُقَادُونَ فِي السَّلَاسِلِ إِلَى الْجَنَّةِ

(۲۲۵۰۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جسے زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ (ان کے اعمال انہیں جہنم کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ کی نظر کرم انہیں جنت کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے)

(۲۲۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الصَّبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَصْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجَاهِ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدَلَ لَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِي عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ

(۲۲۵۰۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جو مجھے جنت میں داخل کرادے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے ہی کو اپنے اوپر لازم رکھو۔

(۲۲۵۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ أَوْ قَالَ يَخْرُجُ رِجَالٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَعَهُمْ أَسْيَاطٌ كَأَنَّهَا أذْنَابُ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَرْوَحُونَ فِي غَضَبِهِ

(۲۲۵۰۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت کے آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے، ان کی صبح اللہ کی ناراضگی میں اور شام اس کے غضب میں گزرے گی۔

(۲۲۵۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ جِيءَ بِرُؤُوسٍ مِنْ قِبَلِ الْعِرَاقِ فَنُصِبَتْ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ وَجَاءَ أَبُو أَمَامَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْهِمْ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ شَرُّ قَتْلِي تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ ثَلَاثًا وَخَيْرُ قَتْلِي تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مَنْ قَتَلُوهُ وَقَالَ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُ بَكَى ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا أبا أَمَامَةَ أَرَأَيْتَ هَذَا الْحَدِيثَ حَيْثُ قُلْتَ كِلَابُ النَّارِ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ تَقُولُهُ بِرَأْيِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنِّي إِذَا لَجَرِيءٌ لَوْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سَبْعًا لَحِلْتُ أَنْ لَا أَذْكُرَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَأَيَّ شَيْءٍ بَكَيتَ قَالَ رَحْمَةً لَهُمْ أَوْ مِنْ رَحْمَتِهِمْ

(۲۲۵۰۳) سیار کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ لوگوں کے سر لا کر مسجد کے دروازے پر لٹکا دیئے گئے، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ آئے اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور باہر نکل کر ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا، پھر تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں اور رونے لگے۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا اے ابو امامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جبری ہوں گا، اس نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا۔

(۲۲۵۰۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْتِ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَهُوَ حَاقِنٌ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتًا إِلَّا يَأْذِنُ وَلَا يُؤْمَنُ إِمَامٌ قَوْمًا فَيُخَصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ [قال الألبانى: صحيح (ابن ماجه: ۶۱۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره]. [انظر: ۲۲۵۹۶، ۲۲۶۱۰].

(۲۲۵۰۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، کوئی شخص اجازت لیے بغیر گھر میں داخل نہ ہو، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء نہ مانگے۔

(۲۲۵۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالِقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَفَرَّقَ بَيْنَ أَضْبَعِيهِ السَّبَابِيَةِ وَالْوُسْطَى [اخرجه الطبرانی فی الكبير (۷۸۲۱)]. قال شعيب: صحيح لغيره دون أوله. [انظر: ۲۲۶۴۰].

(۲۲۵۰۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور صرف اللہ کی رضا کے لئے پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھر جائے گا، اسے ہر بال کے بدلے نیکیاں ملیں گی اور جو شخص اپنے زیر تربیت کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ حسن سلوک کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت والی اور درمیانی انگلی میں تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر کھایا۔

(۲۲۵۰۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَقَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَقَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَيْبَرَ وَمَعَهُ غُلَامَانُ وَهَبَ أَحَدَهُمَا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ لَا تَضْرِبُهُ فَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي قَالَ عَقَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو طَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَيْبَرَ وَمَعَهُ غُلَامَانُ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْدِمْنَا قَالَ خُذْ أَيُّهُمَا شِئْتَ قَالَ خِرْلِي قَالَ خُذْ هَذَا وَلَا تَضْرِبُهُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مَقْبَلَنَا مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ غُلَامًا وَقَالَ اسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَأَعْتَقَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ الْغُلَامُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنِي أَنْ اسْتَوْصِيَ بِهِ مَعْرُوفًا فَأَعْتَقْتُهُ [اخرجه البخاری فی الأدب المفرد (۱۶۳)].

[انظر: ۲۲۵۸۰]. [إسناده ضعيف].

(۲۲۵۰۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خيبر سے واپس تشریف لائے تو ان کے ہمراہ وہ غلام بھی تھے جن میں سے ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا اسے مارنا نہیں کیونکہ میں نے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا ہے اور اسے میں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرا غلام حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا، اور فرمایا میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، انہوں نے اسے آزاد کر دیا، ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا وہ غلام کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی لہذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۲۵۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجِيرُ عَلَيَّ الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ [اخرجه الطبرانی فی الكبير (۷۹۰۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف.

(۲۲۵۰۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمانوں پر کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

(۲۲۵۰۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيِّ وَأَبِي الْيَمَانِ الْهُوزَرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيُّ وَاللَّهِ مَا أَوْلَيْتُكَ فِي أُمَّتِكَ إِلَّا كَالدُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الدُّبَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِينَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَزَادَنِي ثَلَاثَ حَشِيَّاتٍ قَالَ فَمَا سِعَةُ حَوْضِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَمَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عُمَانَ وَأَوْسَعَ وَأَوْسَعَ يُشِيرُ بِيَدِهِ قَالَ فِيهِ مَثْعَبَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفِضَّةٍ قَالَ فَمَا حَوْضُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مَذَاقَةً مِنَ الْعَسَلِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا وَلَمْ يَسْوَدَّ وَجْهُهُ أَبَدًا [صححه ابن حبان (۶۴۵۷)، قال شعيب: صحيح وهذا إسناد قوي].

(۲۲۵۰۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کو بلا حساب کتاب جنت میں داخل فرمائے گا، یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ یہ سن کر کہنے لگے بخدا! یہ تو آپ کی امت میں سے صرف اتنے ہی لوگ ہوں گے جیسے مکھیوں میں سرخ مکھی ہوتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھ سے ستر ہزار کا وعدہ اس طرح کیا ہے کہ ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے اور اس پر تین گنا کا مزید اضافہ ہوگا، یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی عدن اور عمان کے درمیان ہے، اس سے بھی دو گنی، جس میں سونے چاندی کے دو پرنا لوں سے پانی گرتا ہوگا، انہوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ مہکتا ہوا، جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس کے چہرے کا رنگ کبھی سیاہ نہ ہوگا۔

(۲۲۵۰۹) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطٍ يَدِهِ وَقَدْ ضَرَبَ عَلَيْهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ ضَرَبَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ خَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَافِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَعَلَّمُوا الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ تَعَلَّمُوا الزَّهْرَاوِينَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا تَعَلَّمُوا الْبَقْرَةَ فَإِنَّ تَعْلِيمَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ [أخرجه عبدالرزاق (۵۹۹۱) والطبرانی (۸۱۱۸)، قال شعيب: صحيح].

(۲۲۵۰۹) امام احمد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد صاحب کی تحریرات میں ان کی اپنی لکھائی

سے لکھی ہوئی پائی ہے لیکن اس پر انہوں نے نشان لگایا ہوا تھا جس کی وجہ میرے خیال کے مطابق سند کی غلطی ہے، یہ حدیث زید نے ابو سلام کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی تھی، وہ حدیث یہ ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کو سیکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورۃ بقرہ اور آل عمران کو سیکھو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورۃ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَتَشٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَلَّى يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

(۲۲۵۱۱) وَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَرْمِي الْجُمْرَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتَّى إِذَا رَمَى الثَّانِيَةَ عَرَضَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا اعْتَرَضَ فِي الْجُمْرَةِ الثَّلَاثَةَ عَرَضَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كَلِمَةٌ حَقٌّ تُقَالُ لِإِمَامٍ جَائِرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ لِإِمَامٍ ظَالِمٍ [قال البوصيري: هذا إسناد فيه مقال. قال الألباني حسن صحيح (ابن ماجه: ۴۰۱۲)]. قال شعيب: حسن لغيره. [انظر: ۲۲۵۶۰].

(۲۲۵۱۰-۲۲۵۱۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمرات کو کنکریاں مار رہے تھے، اس نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے زیادہ پسندیدہ جہاد اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا جہاد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثانیہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثالثہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق بات جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے۔

(۲۲۵۱۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ فَقَالَ إِذَا حَكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعُهُ قَالَ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَأَلْتُكَ سَأَلْتُكَ وَسَرَّتْكَ حَسَنَّتْكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ [صححه الحاكم (۱۴/۱)]. قال شعيب: صحيح. [انظر: ۲۲۵۱۹، ۲۲۵۵۲].

(۲۲۵۱۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

تمہیں اپنی برائی سے غم اور نیکی سے خوشی ہو تو تم مؤمن ہو، گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۱۳) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةٌ عُرْوَةٌ فَكُلَّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّتَ النَّاسُ بِأَلْتِي تَلِيهَا وَأَوْلَهُنَّ نَقْضُ الْحُكْمِ وَآخِرُهُنَّ الصَّلَاةُ [صححه ابن حبان (۶۷۱۵). قال شعيب: إسناده جيد].

(۲۲۵۱۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کی ایک ایک رسی کو چن چن کر توڑ دیا جائے گا اور جب ایک رسی ٹوٹ جایا کرے گی تو لوگ دوسری کے پیچھے پڑ جایا کریں گے، سب سے پہلے ٹوٹنے والی رسی انصاف کی ہوگی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے والی نماز ہوگی۔

(۲۲۵۱۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلَى الْجَدْعَاءِ وَاصِعٌ رِجْلَهُ فِي غَرَاةِ الرَّحْلِ يَتَطَاوَلُ يَقُولُ آلا تَسْمَعُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْقَوْمِ مَا تَقُولُ قَالَ اْعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قُلْتُ لَهُ فَمَذَّكُمْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ يَا أَبَا أُمَامَةَ قَالَ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً [صححه ابن حبان (۴۵۶۳)، والحاكم (۴۷۳/۱)].

قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۱۹۵۵، الترمذی: ۶۱۶). [انظر: ۲۲۶۱۳].

(۲۲۵۱۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع سنا ہے، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور پاؤں سواری کی رکاب میں رکھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ ﷺ اونچے ہو گئے تھے اور فرما رہے تھے کیا تم سنتے نہیں؟ تو سب سے آخری آدمی نے کہا کہ آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں (ہم تک آواز پہنچ رہی ہے اور ہم سن رہے ہیں) نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، پنج گانہ نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس عمر میں سنی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں تیس سال کا تھا۔

(۲۲۵۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ هِشَامِ وَأَزْهَرَ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ أَبُو أُمَامَةَ الْجَمِصِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوءُ يُكْفِرُ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً فَقِيلَ لَهُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ [انظر: ۲۲۶۰۸]

(۲۲۵۱۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ نہیں (بے شمار مرتبہ سنی ہے)

(۲۲۵۱۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارِ الْيَمَامِيُّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ فَأَقِيمْتُ الصَّلَاةُ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبِعَهُ الرَّجُلُ وَتَبِعْتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ خَرَجْتَ مِنْ مَنْزِلِكَ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ وَصَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ الرَّجُلُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ [صححه مسلم (۲۷۶۵)، وابن خزيمة (۳۱۱)]. [انظر: ۲۲۶۲۲، ۲۲۶۴۲].

(۲۲۵۱۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے چلا گیا، میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے اور ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۲۲۵۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ [صححه الحاكم (۴۴۷/۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح.

قال الألبانی حسن (ابن ماجه: ۴۸، الترمذی: ۳۲۵۳) قال شعيب: حسن بطرقه وشواهدہ [انظر: ۲۲۵۵۸، ۲۲۵۵۷]

(۲۲۵۱۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ ہدایت پر گامزن ہونے کے بعد جو قوم بھی دوبارہ گمراہ ہوتی ہے، وہ لڑائی جھگڑوں میں پڑ جاتی ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ آپ کے سامنے جھگڑے کے علاوہ کچھ نہیں رکھتے، بلکہ یہ تو جھگڑا لوگوں ہیں“

(۲۲۵۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْحَصِينِ عَنْ أَبِي صَالِحِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ

أَبِي أَمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَى مِنْ كَبِيرِ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ [انظر: ۲۲۶۳۰].

(۲۲۵۱۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخارِ جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے، اگر مسلمان کو بخار ہوتا ہے تو وہ جہنم سے اس کا حصہ ہوتا ہے (جو دنیا میں اسے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے جہنم سے بچا لیا جاتا ہے)

(۲۲۵۱۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَمْطُورٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَائِتُكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعُهُ [راجع: ۲۲۵۱۲].

(۲۲۵۱۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس نے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں اپنی برائی سے غم اور نیکی سے خوشی ہو تو تم مؤمن ہو، اس نے پوچھا کہ گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ أَوْلِيَانِي عِنْدِي مُؤْمِنٌ قَلِيلُ الْحَادِثِ دُونَ حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَكَانَ فِي النَّاسِ غَامِضًا لَا يُشَارُ عَلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَعَجَّلَتْ مَنِيَّتُهُ وَقَلَّ تَرَاتُّهُ وَقَلَّتْ بَوَائِكِيهِ [صححه الحاكم (۴/۲۳۱)، قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۳۴۷)، قال شعيب: ضعيف جداً شبه موضوع] [انظر: ۲۲۵۵۰، ۲۲۵۵۱].

(۲۲۵۲۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک دوست وہ ہے جو ہلکے پھلکے سامان والا ہو، نماز کا بہت سا حصہ رکھتا ہو، اپنے رب کی عبادت کرتا ہو، لوگوں کی نظروں میں مخفی ہو، انگلیوں سے اس کی طرف اشارے نہ کیے جاتے ہوں، اس کی موت جلدی آجائے، اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو اور اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں۔

(۲۲۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ أَوْ رَفَعَتْ مَائِدَتُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۵۴۵۸) و صححه ابن حبان (۵۲۱۸)]. [انظر: ۲۲۵۵۳، ۲۲۶۱۱، ۲۲۶۵۷].

(۲۲۵۲۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہو جاتے یا دسترخوان اٹھا لیا جاتا تو یہ دعاء پڑھتے "الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ"

(۲۲۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا خَلَادُ الصَّفَّارُ سَمِعَهُ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْمُغْنِيَاتِ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِنَّ وَأَكْلُ أَنْمَانِهِنَّ حَرَامٌ [قال الألبانى حسن (الترمذى: ۱۲۸۲ و ۳۱۹۵). إسناده ضعيف جداً]. [النظر: ۲۲۶۳۶].

(۲۲۵۲۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گانا گانے والی باندیوں کو بیچنا، خریدنا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے اور ان کی قیمت (کمائی) کھانا حرام ہے۔

(۲۲۵۲۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ

(۲۲۵۲۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن کی ہر عادت پر مہر لگائی جاسکتی ہے، لیکن خیانت اور جھوٹ پر نہیں۔

(۲۲۵۲۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَمْرِ بْنِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ [النظر: ۲۲۶۲۳، ۲۲۵۵۹، ۲۲۶۳۱، ۲۲۶۳۷].

(۲۲۵۲۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو بخشنا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۲۵۲۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ وَهَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْجَعْدِ يُحَدِّثُ قَالَ هَاشِمٌ فِي حَدِيثِهِ أَبُو الْجَعْدِ مَوْلَى لِبْنِي ضُبَيْعَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ

الْصَّفَةِ تَوَقَّى وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ كَيْتَ قَالَ ثُمَّ تَوَقَّى آخَرَ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۱۱)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد

حسن في المتابعات].

(۲۲۵۲۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنم کا ایک داغ ہے، کچھ عرصے بعد ایک اور آدمی فوت ہو گیا اور وہ دو دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو داغ نہیں۔

(۲۲۵۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ذَكَرَ لِي عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ

امْرَأَةً آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ وَمَعَهَا صَبِيَّانِ لَهَا فَأَعْطَاهَا ثَلَاثَ تَمْرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الصَّبِيِّينِ بَكَى قَالَ فَشَقَّتْهَا فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدٍ نِصْفًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ رَحِيمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ بِأَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلَ مُصَلَّاتُهُنَّ الْجَنَّةَ
[صححه الحاكم (۱۷۳/۴). قال البوصيري: هذا إسناد رجاله ثقات إلا أنه منقطع. قال الألباني: ضعيف (ابن

ماجة: ۲۰۱۳). قال شعيب: إسناده ضعيف بهذه السياقة، فهو منقطع. [انظر: ۲۲۵۷۲، ۲۲۶۶۷].

(۲۲۵۲۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے دو بچوں کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین کھجوریں دیں، اس نے دونوں بچوں کو ایک ایک کھجور دے دی (اور تیسری خود کھانے کے لئے اٹھائی) اتنی دیر میں ایک بچہ رونے لگا، اس نے تیسری کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں بچوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا (اور خود بھوکی رہ گئی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا بچوں کو اٹھانے والی یہ مائیں اپنی اولاد پر کتنی مہربان ہوتی ہیں، اگر وہ چیز نہ ہوتی جو یہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں، تو ان میں کی نمازی عورتیں جنت میں داخل ہو جائیں۔

(۲۲۵۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْخِمَصِيِّ قَالَ تُوِّفِيَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَوُجِدَ فِي مِزْرِهِ دِينَارٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَةٌ قَالَ ثُمَّ تُوِّفِيَ آخَرُ فَوُجِدَ فِي مِزْرِهِ دِينَارَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ

(۲۲۵۲۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنم کا ایک داغ ہے، کچھ عرصے بعد ایک اور آدمی فوت ہو گیا اور وہ دو دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو داغ ہیں۔

(۲۲۵۲۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِثْلَهُ
(۲۲۵۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۲۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تُوِّفِيَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

(۲۲۵۲۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۳۰) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَيْخًا مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَسَبَّحَ ثَلَاثًا وَهَلَّلَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْحِهِ وَشِرْكِهِ [انظر:

[۲۲۵۳۱، ۲۲۵۳۲].

(۲۲۵۳۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کی نماز شروع کرنے لگتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر، تین مرتبہ سبحان اللہ اور تین مرتبہ لا إله إلا اللہ کہتے، پھر یہ دعاء پڑھتے اے اللہ! میں شیطان کے کچوکے، اس کی پھونک اور اس کے شرک سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۲۲۵۳۱) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ بَخٍ بَخٍ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَمُوتُ لِلرَّجُلِ فَيَحْتَسِبُهُ [أخرجه الطيالسي (۱۱۳۹)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف. [راجع: ۲۲۵۳۰].

(۲۲۵۳۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں کیا ہی خوب ہیں، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور انسان کا وہ نیک لڑکا جو فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے۔

(۲۲۵۳۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ [راجع: ۲۲۵۳۰].

(۲۲۵۳۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے لگتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر تین مرتبہ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اور تین مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے، پھر یہ دعاء پڑھتے اے اللہ! میں شیطان کے کچوکے، اس کی پھونک اور اس کے اشعار سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۲۲۵۳۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَهْلِ حِمَصٍ مِنْ بَنِي الْعَدَاءِ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ تَوَقَّى وَتَرَكَ دِينَارًا أَوْ دِينَارَيْنِ يَعْنِي قَالَ لَهُ كَيْفَةً أَوْ كَيْتَانِ [أخرجه الطبرانی (۸۰۰۸)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد جيد. [انظر: ۲۲۵۷۴، ۲۲۵۷۵].

(۲۲۵۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دو دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنم کا ایک یا دو داغ ہیں۔

(۲۲۵۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُسَعَّرٌ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الْعَدْبَسِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَكِّئٌ عَلَى عَصَا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعْظَمُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ فَكَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَدْعُوَ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ فَكَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَزِيدَنَا فَقَالَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمْ الْأَمْرَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۵۲۳۰)]. [إسناده ضعيف جداً].

(۲۲۵۳۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لاٹھی سے ٹیک لگاتے ہوئے ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو ہم احتراماً کھڑے ہو گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ عجمیوں کی طرح مت کھڑے ہو کرو، جو ایک دوسرے کی اس طرح

تعظیم کرتے ہیں، ہماری خواہش تھی کہ نبی ﷺ ہمارے لیے دعاء فرمادیں، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری نیکیاں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام معاملات کو درست فرما، ہم چاہتے تھے کہ نبی ﷺ مزید دعاء فرمائیں لیکن نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس دعاء میں تمہارے لیے ساری چیزوں کو شامل کر لیا ہے۔

(۲۲۵۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي عَنُ أَبِي عَنُ أَبِي مِنْهُمْ أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ (۲۲۵۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا غَالِبٍ يَقُولُ لَمَّا أُتِيَ بِرُنُوسِ الْأَزَارِقَةِ فُنِصِبَتْ عَلَيَّ دَرَجٌ دِمَشْقٍ جَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَلَمَّا رَأَاهُمْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَؤُلَاءِ شَرُّ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ وَخَيْرُ قَتْلَى قُتِلُوا تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ هَؤُلَاءِ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا شَأْنُكَ دَمَعَتْ عَيْنَاكَ قَالَ رَحْمَةٌ لَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْنَا أِبْرَائِيكَ قُلْتَ هَؤُلَاءِ كِلَابُ النَّارِ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْنِي لَجْرِيءٌ بَلْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا ثِنْتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ قَالَ فَعَدَّ مَرَارًا [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحيح (ابن ماجه):

۱۷۶، الترمذی: ۳۰۰۰]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن في المتابعات والشواهد]. [انظر: ۲۲۵۶۱].

(۲۲۵۳۶) ابو غالب کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ خوارج کے سر لا کر مسجد دمشق کے دروازے پر لٹکا دیئے گئے، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ آئے اور رونے لگے اور تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں، اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا، اے ابو امامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی ﷺ سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی ﷺ کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جری ہوں گا۔

(۲۲۵۳۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَلَيَّ أَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الشَّعْبِيِّ [انظر: ۲۲۵۹۹، ۲۳۶۵۲].

(۲۲۵۳۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں بچتی تھی۔

(۲۲۵۳۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ الضَّبَعِيِّ عَنْ أَبِي

أَمَامَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أذُكَّرَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَكْبَرُ وَأَهْلَلُّ وَأُسَبِّحُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعًا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَلَأَنْ أذُكَّرَ اللَّهُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَيَّ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [انظر: ۲۲۵۴۷].

(۲۲۵۳۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت اللہ کا ذکر کرنا، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنا اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے اتنے اتنے غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۲۵۳۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدْرِ مِيلٍ وَيَزَادُ فِي حَرِّهَا كَذَا وَكَذَا يَغْلِي مِنْهَا الْهَوَامُّ كَمَا يَغْلِي الْقُدُورُ يَعْرِقُونَ فِيهَا عَلَى قَدْرِ خَطَايَاهُمْ مِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى سَاقِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى وَسْطِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ

(۲۲۵۳۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سورج صرف ایک میل کی مسافت کے برابر قریب آجائے گا اور اس کی گرمی میں اتنا اضافہ ہو جائے گا کہ دماغ ہانڈیوں کی طرح ابلنے لگیں گے، اور تمام لوگ اپنے اپنے گناہوں کے اعتبار سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، چنانچہ کسی کا پسینہ اس کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کا پنڈلی تک، کسی کا جسم کے درمیان تک، اور کسی کے منہ میں پسینے کی لگام ہوگی۔

(۲۲۵۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ لَمَّا وَضِعَتْ أُمُّ كَلْثُومِ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نَعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ ثُمَّ لَا أَدْرِي أَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ أَمْ لَا فَلَمَّا بَنَى عَلَيْهَا لَحْدَهَا طَفِقَ يَطْرَحُ لَهُمُ الْجُبُوبَ وَيَقُولُ سُدُّوا خِلَالَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَكِنَّهُ يَطِيبُ بِنَفْسِ الْحَيِّ

(۲۲۵۴۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارا جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ہم نے تمہیں اسی مٹی سے پیدا کیا، اسی میں واپس لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ نکالیں گے“ اب یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ کہا یا نہیں، پھر جب لحد بن گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف ٹہنیاں پھینکیں اور فرمایا کہ اینٹوں کے درمیان کی خالی جگہیں اس سے پر کر دو، پھر فرمایا اس سے ہوتا کچھ نہیں ہے لیکن زندے خوش ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۵۴۱) حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ نُوحٍ وَهُوَ الْمَضْرُوبُ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَيْمٍ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي الصَّهْبَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ الرَّاسِبِيُّ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا أَمَامَةَ بِحِمَصَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَسْمَعُ أَذَانَ صَلَاةٍ فَقَامَ إِلَى وَضُوئِهِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تُصِيبُ كَفَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَبَعْدَ ذَلِكَ الْقَطْرِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ وَضُوئِهِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ وَقَامَ إِلَى صَلَاتِهِ وَهِيَ نَافِلَةٌ قَالَ أَبُو غَالِبٍ قُلْتُ لِأَبِي أَمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَاللَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ وَلَا سِتٍّ وَلَا سَبْعٍ وَلَا ثَمَانٍ وَلَا تِسْعٍ وَلَا عَشْرٍ وَعَشْرٍ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۶۱). قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهدة وهذا إسناد ضعيف].

(۲۲۵۴۱) ابو غالب را سبی کہتے ہیں کہ شہر حمص میں ان کی ملاقات حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کچھ سوالات حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھے، اسی دوران حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ مسلم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے اور وضو کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھوں پر پانی کا پہلا قطرہ ٹپکتے ہی اس کے گناہ معاف ہونے لگتے ہیں، اور پانی کی ان قطرات کی تعداد کے اعتبار سے جب وہ وضو کر کے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے۔

ابو غالب نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس ذات کی قسم جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا تھا، ایک دو مرتبہ نہیں، دسیوں مرتبہ سنا ہے اور سارے اعداد ذکر کر کے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔

(۲۲۵۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَقَالَ آلا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَيَّ هَذَا يُصَلِّي مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جَمَاعَةٌ [اخرجه الطبرانی (۷۸۵۷). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف جداً]. [انظر: ۲۲۶۷۲].

(۲۲۵۴۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کوئی ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے؟ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دونوں جماعت ہو گئے۔

(۲۲۵۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۳۴۷). إسناده ضعيف جداً].

(۲۲۵۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ بطحاء مکہ کو میرے لیے سونے کا بنا دے، لیکن میں نے عرض کیا کہ پروردگار! نہیں، میں ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن سیراب ہو جاؤں، تاکہ جب بھوکا ہوں تو تیری بارگاہ میں عاجزی و زاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب سیراب ہوں تو تیری تعریف اور شکر ادا کروں۔

(۲۲۵۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ مَا تَعَبَّدَنِي بِهِ عَبْدِي إِلَيَّ النَّصْحُ لِي

(۲۲۵۳۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک بندے کی سب سے پسندیدہ عبادت ”جو وہ میری کرتا ہے“ میرے ساتھ خیر خواہی ہے (میرے احکامات پر عمل کرنا)

(۲۲۵۴۵) طَحَدَّثَنَا عَتَّابٌ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ [انظر: ۲۲۶۰۷، ۲۲۶۳۵، ۲۲۶۷۳].

(۲۲۵۳۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۵۴۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِصَاحِبِهِ اقْرَأُوا الزُّهْرَاوِينَ الْبُقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَيَّابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَأُوا سُورَةَ الْبُقْرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ [راجع: ۲۲۴۹۸].

(۲۲۵۳۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا

کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جاوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۵۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ الضَّبَعِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَقْعُدَ أَذْكَرُ اللَّهَ وَأَكْبَرُهُ وَأَحْمَدُهُ وَأُسَبِّحُهُ وَأُهَلِّلُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ رَقَبَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [راجع: ۲۲۵۳۸].

(۲۲۵۳۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت اللہ کا ذکر کرنا، اللہ اکبر، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنا اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے دو یا زیادہ غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۲۵۴۸) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ وَحَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبَعِيُّ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَانِيًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَالِثًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَتَيْتَكَ تَتْرَى مَرَّتَيْنِ أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِمْنَا وَغَنِمْنَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرْنِي بِعَمَلٍ آخِذُهُ عَنْكَ يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ قَالَ فَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ لَا يُلْفُونَ إِلَّا صِيَامًا فَإِذَا رَأَوْا نَارًا أَوْ دُخَانًا بِالنَّهَارِ فِيهِمْ عَرَفُوا أَنَّهُمْ اعْتَرَاهُمْ ضَيْفٌ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ أَمَرْتَنِي بِأَمْرٍ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَفَعَنِي بِهِ فَمَرْنِي بِأَمْرٍ آخَرَ يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَكَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ أَوْ قَالَ وَحَطَّ شَكَ مَهْدِيُّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً [راجع: ۲۲۴۹۲].

(۲۲۵۳۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر ترتیب دیا، (جس میں میں بھی تھا) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حق میں اللہ سے شہادت کی دعاء کر دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء کی کہ

اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مالِ غنیمت عطاء فرما، چنانچہ ہم مالِ غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے، دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی ﷺ نے یہی دعاء دی، تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آچکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالِ غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی ﷺ نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالِ غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جس پر عمل کرنے سے اللہ مجھے نفع عطاء فرمائے نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس نصیحت کے بعد حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ان کی اہلیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت ہی میں ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے مجھے اس کا نفع عطاء فرمایا ہے، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۳۵۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ إِذَا وَضَعْتَ الطَّهُورَ مَوَاضِعَهُ فَعَدَّتْ مَغْفُورًا لَكَ فَإِنْ قَامَ يُصَلِّي كَانَتْ لَهُ فَضِيلَةٌ وَأَجْرًا وَإِنْ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَ فَصَلَّى تَكُونُ لَهُ نَافِلَةٌ قَالَ لَا إِنَّمَا النَّافِلَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَكُونُ لَهُ نَافِلَةٌ وَهُوَ يَسْعَى فِي الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا تَكُونُ لَهُ فَضِيلَةٌ وَأَجْرًا [اخرجه الطيالسي (۱۱۳۵)]. إسناده ضعيف. [انظر: ۲۲۵۸۳].

(۲۳۵۴۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم اچھی طرح وضو کرو تو جب بیٹھو گے اس وقت تک تمہارے سارے گناہ بخشے جا چکے ہوں گے، اگر اس کے بعد کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا تو وہ اس کے لئے فضیلت اور باعث اجر بن جاتی ہے، وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے، ایک آدمی نے ان سے پوچھا اے ابو امامہ! یہ بتائیے کہ اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے تو وہ اس کے لئے نفل ہوگی؟ انہوں نے فرمایا نہیں، نفل ہونا تو نبی ﷺ کی خصوصیت تھی، عام آدمی کے لئے کیسے ہو سکتی ہے جبکہ وہ گناہوں اور لغزشوں میں بھاگا پھرتا ہے، اس کے لئے وہ باعث اجر ہوتی ہے۔

(۲۳۵۵۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ عِنْدِي عَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَطَاعَ رَبَّهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَتَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُرُ بِأَصْبُعِهِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا فَعَجَّلَتْ مَنِيَّتُهُ وَقَلْتُ بَوَاكِيهِ وَقَلَّ تَرَاتُّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَأَلْتُ أَبِي قُلْتُ مَا تَرَاتُّهُ قَالَ مِيرَاتُهُ

[راجع: ۲۲۵۲۰].

(۲۲۵۵۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک انسان وہ بندہ مومن ہے جو ہلکے پھلکے سامان والا ہو، نماز کا بہت سا حصہ رکھتا ہو، اپنے رب کی اطاعت اور چھپ کر عبادت کرتا ہو، لوگوں کی نظروں میں مخفی ہو، انگلیوں سے اس کی طرف اشارے نہ کیے جاتے ہوں، بقدر کفایت اس کی روزی ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ جملہ دہراتے ہوئے چٹکی بجانے لگے، پھر فرمایا اس کی موت جلدی آ جائے، اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو اور اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں۔

(۲۲۵۵۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَنَقَرَ بِيَدِهِ [راجع: ۲۲۵۲۰].

(۲۲۵۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَمْطُورٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَأَنَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ فَدَعَهُ [راجع: ۲۲۵۱۲].

(۲۲۵۵۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں اپنی برائی سے غم اور نیکی سے خوشی ہو تو تم مومن ہو، گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا [راجع: ۲۲۵۲۱].

(۲۲۵۵۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہو جاتے اور دسترخوان اٹھایا جاتا تو یہ دعاء پڑھتے "الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا"

(۲۲۵۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَدْبَسِ عَنْ رَجُلٍ أَظَنَّهُ أَبَا خَلْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ

قَالَ أَبُو أُمَامَةَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا قَالَ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي فَلَا تَقُومُوا
كَمَا يَفْعَلُ الْعَجَمُ يُعْظَمُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ كَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَدْعُوَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ
عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ

(۲۲۵۵۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو ہم انہیں دیکھ کر احتراماً
کھڑے ہو گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ مجھے دیکھ کر عجیبوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو، جو ایک دوسرے کی اس طرح تعظیم
کرتے ہیں، ہماری خواہش تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعاء فرمادیں، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں معاف
فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری نیکیاں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات عطا فرما اور ہمارے
تمام معاملات کو درست فرما۔

(۲۲۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حُسَيْنِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرِ عِتْقَاءَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حُسَيْنُ الْخُرَّاسَانِيُّ هَذَا هُوَ
حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ

(۲۲۵۵۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزانہ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم
سے آزاد فرماتا ہے۔

(۲۲۵۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حُسَيْنِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ اسْتَضْحَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ قَوْمٌ يُسَاقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ
مُقَرَّرِينَ فِي السَّلَاسِلِ

(۲۲۵۵۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ
سے مسکرا رہے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جسے زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔
(ان کے اعمال انہیں جہنم کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ کی نظر کرم انہیں جنت کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے)

(۲۲۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا
بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ [راجع: ۲۲۵۱۷]

(۲۲۵۵۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ ہدایت پر گامزن ہونے کے بعد جو قوم بھی دوبارہ گمراہ
ہوتی ہے، وہ لڑائی جھگڑوں میں پڑ جاتی ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ آپ کے سامنے جھگڑے کے علاوہ
کچھ نہیں رکھتے، بلکہ یہ تو جھگڑالو لوگ ہیں“

(۲۲۵۵۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۵۱۷].

(۲۲۵۵۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ [انظر: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۵۵۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۲۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْجُمْرَةِ الْأُولَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ وَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ عِنْدَ الْجُمْرَةِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْرَةَ الْعُقَبَةِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعُرْزِ قَالَ آيُنَ السَّائِلُ قَالَ كَلِمَةٌ عَدْلٍ عِنْدَ إِمَامٍ جَانِبٍ [راجع: ۲۲۵۱۱].

(۲۲۵۶۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمرات کو کٹکریاں مار رہے تھے، اس نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے زیادہ پسندیدہ جہاد اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا جہاد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثانیہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، پھر وہ جمرہ ثالثہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق بات جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے۔

(۲۲۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى دَرَجِ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيُضُّ وَجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وَجُوهٌ الْآيَتِينَ قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ [راجع: ۲۲۵۳۶].

(۲۲۵۶۱) ابو غالب کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ خوارج کے سر لا کر مسجد دمشق کے دروازے پر لٹکا دیئے گئے، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ آئے اور رونے لگے اور تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں، اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا، اے ابو امامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکال دوں تو

میں بڑا جری ہوں گا۔

(۲۲۵۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فُضِّلْتُ بِأَرْبَعٍ جُعِلَتْ الْأَرْضُ لِأُمَّتِي مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَأَقْفَى وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مِنْ
مَسِيرَةِ شَهْرٍ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ وَأُحِلَّتْ لِأُمَّتِي الْغَنَائِمُ [راجع: ۲۲۴۸۸].

(۲۲۵۶۲) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چار فضیلتیں عطا فرمائی گئی ہیں، روئے زمین کو میرے لیے اور میری امت کے لئے سجدہ گاہ اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے، مجھے ساری انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے، اور ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے جو میرے دشمنوں کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے اور میری امت کے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے۔

(۲۲۵۶۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ نَافِلَةٌ لَكَ قَالَ إِنَّمَا
كَانَتْ النَّافِلَةُ خَاصَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اخرجه الطبرانی (۷۵۶۱). إسناده ضعيف].

(۲۲۵۶۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے آیت قرآنی نَافِلَةٌ لَكَ کی تفسیر میں مروی ہے کہ تہجد کے نوافل کی پابندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی۔

(۲۲۵۶۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بَنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنَّ فَتَى شَابًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْدُنْ لِي بِالزَّنَا فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَرَجَرُوهُ قَالُوا مَهْ مَهْ فَقَالَ ادْنُ فَدَنَا مِنْهُ قَرِيْبًا قَالَ فَجَلَسَ قَالَ أَتُحِبُّهُ لِأُمَّكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَانِكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ قَالَ أَفُتِحِبُّهُ لِابْنَتِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَانِكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِبنَاتِهِمْ قَالَ أَفُتِحِبُّهُ لِأُخْتِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَانِكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ قَالَ أَفُتِحِبُّهُ لِعمَّتِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَانِكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِعمَّاتِهِمْ قَالَ أَفُتِحِبُّهُ لِخَالَتِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَانِكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِخَالَاتِهِمْ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ وَحَصِّنْ فَرْجَهُ فَلَمْ يَكُنْ بَعْدُ ذَلِكَ الْفَتَى يَلْتَفِتُ إِلَى شَيْءٍ [اخرجه الطبرانی (۷۶۷۹). قال شعيب: إسناده صحيح]. [يتكرر بعده].

(۲۲۵۶۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجئے، لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے ڈانٹنے لگے اور اسے پیچھے ہٹانے لگے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میرے قریب آ جاؤ، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا کر بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اپنی والدہ کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی ماں کے لئے

پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بیٹی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بہن کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی پھوپھی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی پھوپھی کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی خالہ کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی خالہ کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور دعاء کی کہ اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما، اس کے دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس نوجوان نے کبھی کسی کی طرف توجہ بھی نہیں کی۔

(۲۲۵۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ غُلَامًا شَابًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ [راجع: ۲۲۵۶۴].

(۲۲۵۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي شَافِعًا لِأَصْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اقْرَءُوا الزُّهْرَاوِينَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ عَيَاتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا وَاقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ أَمْلَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ بِوَأَسِطٍ [راجع: ۲۲۴۹۸].

(۲۲۵۶۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۵۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ رَأَى بِي وَآمَنَ بِي وَطُوبَى لِمَنْ سَبَعَ مَرَاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرِنِي وَآمَنَ بِي [راجع: ۲۲۴۹۰].

(۲۲۵۶۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لے آیا اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لے آئے، سات مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۵۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلُ الْحَيِّينِ أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَيِّينِ رَبِيعَةً وَمُضَرَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رَبِيعَةٌ مِنْ مُضَرَ فَقَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (۷۶۳۸). قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ بِطَرَفِهِ وَشَوَاهِدُهُ]. [انظر: ۲۲۵۶۹، ۲۲۶۰۵، ۲۲۶۵۳].

(۲۲۵۶۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے ”جو نبی نہیں ہوگا“ ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہنا ہوتا ہے۔

(۲۲۵۶۹) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَدْ كَرَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [رَاجِعٌ: ۲۲۵۶۸].

(۲۲۵۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُمَيْعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَمَضَّمْضَمَّ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (۷۹۹۰). قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۲۵۷۷].

(۲۲۵۷۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ وضو کیا تو تین تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا تین مرتبہ کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اور ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۲۲۵۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ الْحِمَاصِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَنِي رَحْمَةً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمَرَنِي أَنْ أُمَحِّقَ الْمَزَامِيرَ وَالْكَنَارَاتِ يَعْنِي الْبَرَائِطَ وَالْمَعَارِيفَ وَالْأَوْتَانَ الَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَقْسَمَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِهِ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ وَلَا يَدْعُهَا عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدْسِ وَلَا يَحِلُّ بَيْعُهُنَّ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تَعْلِيمُهُنَّ وَلَا تَبَجَّارَةٌ فِيهِنَّ وَأَثْمَانُهُنَّ حَرَامٌ لِلْمُغْنِيَّاتِ قَالَ يَزِيدُ الْكُنَارَاتِ الْبَرَائِطُ [انظر: ۲۲۶۶۳].

(۲۲۵۷۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان والوں کے لئے باعثِ رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ موسیقی کے آلات، طبلے، آلاتِ لہو و لعب اور ان تمام بتوں کو مٹا ڈالوں جن کی زمانہ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی، اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک

کہ اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مالِ غنیمت عطاء فرما، چنانچہ ہم مالِ غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے، دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی ﷺ نے یہی دعاء دی، تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آ چکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالِ غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی ﷺ نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالِ غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جس پر عمل کرنے سے اللہ مجھے نفع عطاء فرمائے نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس نصیحت کے بعد حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ان کی اہلیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت ہی میں ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے مجھے اس کا نفع عطاء فرمایا ہے، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۲۵۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْعَدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِمَامَةَ قَالَ تُوْفِّي رَجُلٌ فَوَجَدُوْا فِيْ مَنْزِرِهِ دِيْنَارًا اَوْ دِيْنَارَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتًا اَوْ كَيْتَانِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الَّذِي يَشْكُ [راجع: ۲۲۵۳۳].

(۲۲۵۷۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دودینار چھوڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جہنم کا ایک یا دوداغ ہیں۔

(۲۲۵۷۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنْ اَهْلِ حِمَصَ مِنْ بَنِي الْعَدَاءِ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِمَامَةَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۵۳۳].

(۲۲۵۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سِنَانُ أَبُو رَبِيعَةَ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِي اِمَامَةَ قَالَ وَصَفَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَلَا اَدْرِ كَيْفَ ذَكَرَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ وَقَالَ وَالْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاسِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

الْمَاقِينِ وَقَالَ بِأَصْبَعِيهِ وَأَرَانَا حَمَادٌ وَمَسَحَ مَاقِيهِ [قال الترمذی: ليس إسناده بذلك القائم. قال الألبانی: صحيح أبو داود: ۱۳۴، ابن ماجه: ۴۴۴، الترمذی: ۳۷]. قال شعيب: صحيح لغيره دون: الأذنان من الرأس، والمسح على الماقين]. [انظر: ۲۲۶۳۸، ۲۲۶۶۶].

(۲۲۵۷۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کا ذکر کیا، کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا عدد مجھے یاد نہیں رہا، اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(۲۲۵۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سُمَيْعٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْضِي ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا [راجع: ۲۲۵۷۰] (۲۲۵۷۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ کلی کرتے تھے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے اور چہرہ اور ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔

(۲۲۵۷۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَتُسَوِّنَ الصُّفُوفَ أَوْ لَتُطَمَسَنَّ وُجُوهُكُمْ وَلَتُغِيضَنَّ أَبْصَارُكُمْ أَوْ لَتُخَطَفَنَّ أَبْصَارُكُمْ

(۲۲۵۷۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو، ورنہ تمہارے چہرے مسخ کر دیئے جائیں گے اور نگاہیں نیچی رکھا کرو، ورنہ تمہاری بینائی سلب کر لی جائے گی۔

(۲۲۵۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا أَمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ مَرَّ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَلَيْنِ كَلِمَةٍ سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا كَلَّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللَّهِ شِرَادَ الْبَعِيرِ عَلَى أَهْلِهِ

(۲۲۵۷۹) علی بن خالد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا گذر خالد بن یزید پر ہوا، تو اس نے ان سے پوچھا کہ کوئی نرم بات جو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یاد رکھو! تم میں سے ہر شخص جنت میں داخل ہوگا، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کی اطاعت سے اس طرح بدک کر نکل جائے جیسے اونٹ اپنے مالک کے سامنے بدک جاتا ہے۔

(۲۲۵۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ حَيْبَرَ وَمَعَهُ غُلَامَانِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْدِمْنَا فَقَالَ خُذْ أَيُّهُمَا شِئْتَ فَقَالَ حِرْلِي قَالَ خُذْ هَذَا وَلَا تَضْرِبْهُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مَقْبَلَنَا مِنْ حَيْبَرَ وَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ

الصَّلَاةِ وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ الْغُلَامَ الْآخَرَ فَقَالَ اسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا فَعَلَ الْغُلَامُ الَّذِي أُعْطَيْتُكَ قَالَ أَمَرْتَنِي أَنْ اسْتَوْصِيَ بِهِ خَيْرًا فَأَعْتَقْتُهُ [راجع: ۲۲۵۰۶].

(۲۲۵۸۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر سے واپس تشریف لائے تو ان کے ہمراہ دو غلام بھی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ایک خادم ہمیں بھی دے دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے جو غلام چاہو لے لو، انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہی میرے لئے منتخب فرما لیجئے، ان میں سے ایک غلام کی طرف اشارہ کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ لے لو اور اسے مارنا نہیں کیونکہ میں نے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا ہے اور اسے خیر سے واپسی پر میں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرا غلام حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا، اور فرمایا میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، انہوں نے اسے آزاد کر دیا، ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا ابو ذر! وہ غلام کیا ہوا جو میں نے تمہیں دیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی لہذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۲۵۸۱) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اِبْنَ اٰدَمَ اِذَا اَخَذْتَ كَرِيْمَتِكَ فَصَبْرَتٌ وَاَحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُولٰٓئِي لَمْ اَرْضَ لَكَ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ [قال البوصيري: هذا إسناد صحيح. قال الألباني حسن (ابن ماجه: ۱۵۹۷). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن].

(۲۲۵۸۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! اگر میں تیری پیاری آنکھیں واپس لے لوں اور تو اس پر ثواب کی نیت سے ابتدائی صدمہ کے اوقات میں صبر کر لے تو میں تیرے لیے جنت کے علاوہ کسی اور بدلے پر راضی نہیں ہوں گا۔

(۲۲۵۸۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبُّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَكْرَمَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ (۲۲۵۸۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ اللہ کی رضا کے لئے کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کرتا ہے۔

(۲۲۵۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا اُمَامَةَ عَنِ النَّافِلَةِ فَقَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةٌ وَلَكُمْ فَضِيْلَةٌ [راجع: ۲۲۵۴۹].

(۲۲۵۸۳) ابو غالب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ”نافلہ“ کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نافلہ ہے، جبکہ تمہارے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔

(۲۲۵۸۴) حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ اَتَيْتُ فَرَقْدًا يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ خَالِيًا فَقُلْتُ يَا اِبْنَ اُمَّ فَرَقْدٍ لَّا سَأَلْنَاكَ

الْيَوْمَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِكَ فِي الْخَسْفِ وَالْقَذْفِ أَسَىءُ تَقَوْلُهُ أَنْتَ أَوْ تَأْتِرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ آتِرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَنْ حَدَّثَكَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه الحاكم (۵۱۵/۴)، قال شعيب: إسناده معضل]. [انظر: ۲۲۱۷۵].

(۲۲۵۸۳) جعفر کہتے ہیں کہ ایک دن میں ”فرقد“ کے پاس آیا تو انہیں تنہا پایا، میں نے ان سے کہا اے ابن ام فرقد! آج میں آپ سے اس حدیث کے متعلق ضرور پوچھ کر رہوں گا، یہ بتائیے کہ خسف اور قذف سے متعلق بات آپ اپنی رائے سے کہتے ہیں یا نبی ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں تو اسے نبی ﷺ کے حوالے سے نقل کرتا ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا عاصم بن عمرو بجلی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔

(۲۲۵۸۵) وَحَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ

(۲۲۵۸۶) وَحَدَّثَنِي بِهِ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَيْتُ طَائِفَةً مِنْ أُمَّتِي عَلَى أَكْلِ وَشُرْبٍ وَلَهْوٍ وَلَعِبٍ ثُمَّ يُصْبِحُونَ فِرْدَةً وَخَنَازِيرَ فَيَبْعُثُ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَانِهِمْ رِيحٌ فَتَنْسِفُهُمْ كَمَا نَسَفَتْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِاسْتِحْلَالِهِمُ الْخُمُورَ وَضَرْبِهِمُ بِالذُّفُوفِ وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَيْنَاتِ

(۲۲۵۸۵-۲۲۵۸۶) ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما سے مرسل مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ رات بھر کھانے پینے اور لہو و لعب میں مصروف رہے گا، جب صبح ہوگی تو ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں بدل چکی ہوں گی، پھر ان کے محلوں پر ایک ہوا بھیجی جائے گی جو انہیں اس طرح بکھیر کر رکھ دے گی جیسے پہلے لوگوں کو بکھیر کر رکھ دیا تھا، کیونکہ وہ شراب کو حلال سمجھتے ہوں گے، دف (آلات موسیقی) بجاتے ہوں گے اور گانے والی عورتیں (گلوکارائیں) بنا رکھی ہوں گی۔

(۲۲۵۸۷) حَدَّثَنَا الْهَدَيْلُ بْنُ مَيْمُونِ الْكُوفِيُّ الْجُعْفِيُّ كَانَ يَجْلِسُ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ يَعْنِي مَدِينَةَ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا شَيْخٌ قَدِيمٌ كُوفِيٌّ عَنْ مُطَرِّحِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ بِلَالٌ قَالَ فَمَضَيْتُ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ وَذُرَارِيُّ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ أَرِ أَحَدًا أَقَلَّ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَالنِّسَاءِ قِيلَ لِي أَمَا الْأَغْنِيَاءُ فَهُمْ هَاهُنَا بِالْبَابِ يُحَاسِبُونَ وَيُمَحَّصُونَ وَأَمَا النِّسَاءُ فَأَلْهَاهُنَّ الْأَحْمَرَانِ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا مِنْ أَحَدِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الشَّمَانِيَّةِ فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الْبَابِ أُتَيْتُ بِكِفَّةٍ فَوَضِعْتُ فِيهَا وَوَضِعْتُ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَرَجَحْتُ بِهَا ثُمَّ أُتِيَ بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِيءَ بِجَمِيعِ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوَضِعُوا فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجِيءَ بِعُمَرَ فَوَضِعَ فِي كِفَّةٍ وَجِيءَ

بِجَمِيعِ أُمَّتِي فَوَضِعُوا فَرَجَحَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَرِضْتُ أُمَّتِي رَجُلًا رَجُلًا فَجَعَلُوا يَمْرُونَ فَاسْتَبَطَاتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ الْإِبَاسِ فَقُلْتُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا خَلَصْتُ إِلَيْكَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَيْكَ أَبَدًا إِلَّا بَعْدَ الْمَشِيئَاتِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ مِنْ كَثْرَةِ مَالِي أَحَاسِبُ وَأَمْحَصُ [اخرجه الطبرانی (۷۸۶۴)]

(۲۲۵۸۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سے آگے کسی کے جوتوں کی آہٹ سنائی دی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلال ہیں، میں آگے چل پڑا تو دیکھا کہ جنت میں اکثریت مہاجر فقراء اور مسلمانوں کے بچوں کی ہے، اور میں نے وہاں مالداروں اور عورتوں سے زیادہ کم تعداد کسی طبقے کی نہیں دیکھی، اور مجھے بتایا گیا کہ مالدارتہ یہاں، جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں جہاں ان سے حساب کتاب اور جانچ پڑتال کی جا رہی ہے اور خواتین کو سونے اور ریشم نے ہی غفلت میں ڈالے رکھا۔

پھر ہم جنت کے آٹھ میں سے کسی دروازے سے نکل کر باہر آ گئے، ابھی میں دروازے پر ہی تھا کہ ایک ترازو لایا گیا جس کے ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور دوسرے میں میری ساری امت کو تو میرا پلڑا جھک گیا، پھر ابو بکر کو لایا گیا اور ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری ساری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو ابو بکر کا پلڑا جھک گیا، پھر عمر کو لایا گیا اور ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری ساری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا، پھر میری امت کے ایک ایک آدمی کو میرے سامنے پیش کیا گیا اور وہ میرے آگے سے گذرتے رہے، لیکن میں نے دیکھا کہ عبدالرحمن بن عوف نے آنے میں بہت تاخیر کر دی ہے، کافی دیر بعد جب امید ٹوٹنے لگی تو وہ آئے، میں نے ان سے پوچھا عبدالرحمن! کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میری تو جان خلاصی اس وقت ہوئی ہے جب کہ میں یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ اب کبھی آپ کی زیارت نہیں کر سکوں گا، الا یہ کہ ٹھنڈے دن آجائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کس وجہ سے؟ عرض کیا مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے میرا حساب کتاب اور جانچ پڑتال کی جا رہی تھی۔

(۲۲۵۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلِحِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ الشَّامِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِقَّةُ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ إِنَّي أَحْبَبْتُ فَلَانًا فَأَجِبُوهُ قَالَ فَتَنَزَّلُ لَهُ الْمِقَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ [اخرجه الطبرانی (۷۵۵۱)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۶۲۶، ۲۲۶۲۷].

(۲۲۵۸۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبت (اللہ کی طرف سے اور ناموری) آسمان سے آتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو (حضرت جبریل علیہ السلام سے) فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر یہ محبت زمین والوں کے دل میں ڈال دی جاتی ہے۔

(۲۲۵۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلِحِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنِّي لَتَحْتَ رَاحِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ قَوْلًا حَسَنًا جَمِيلًا وَكَانَ فِيمَا قَالَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا وَمَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَهُ أَجْرُهُ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا [أخرجه الطبرانی (۷۷۸۶). قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف].

(۲۲۵۸۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے نیچے تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر بڑی عمدہ باتیں فرمائیں، انہی میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ اہل کتاب کا جو آدمی مسلمان ہو جائے گا اسے دو گنا اجر ملے گا اور حقوق و فرائض میں وہ ہماری طرح ہو جائے گا اور مشرکین میں سے جو آدمی مسلمان ہو جائے گا، اسے اس کا اجر ملے گا اور وہ بھی حقوق و فرائض میں ہماری طرح ہو جائے گا۔

(۲۲۵۹۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُرَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمَلِكُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلَيْسَعُكَ بَيْتَكَ وَأَبُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ [راجع: ۱۷۴۶۷].

(۲۲۵۹۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مؤمن کی نجات کس طرح ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ! اپنی زبان کی حفاظت کرو، اپنے گھر کو اپنے لیے کافی سمجھو، اور اپنے گناہوں پر آہ و بکا کرو۔

(۲۲۵۹۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُرَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَمَامَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامَ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافِحَةَ [قال الترمذی: هذا إسناد ليس بالقوى. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۷۳۱) إسناده ضعيف جداً].

(۲۲۵۹۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مریض کی مکمل بیمار پرسی یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھو کہ وہ کیسا ہے؟ اور تمہاری باہمی ملاقات کے آداب کا مکمل ہونا "مصافحہ" سے ہوتا ہے۔

(۲۲۵۹۲) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّصَافَةِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ بَاهِلَةَ أَعْرَابِيٌّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ إِذْ مُسْلِمٌ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيَقُومُ فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّيُ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ بِهَا مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ [أخرجه الطبرانی (۸۰۳۱)].

(۲۲۵۹۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان آدمی پر فرض نماز کا وقت آئے اور وہ کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر خوب اچھی طرح نماز پڑھے تو اس نماز اور گزشتہ نماز کے درمیان ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، پھر جب دوسری فرض نماز کا وقت آئے اور وہ کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح نماز پڑھے تو اس نماز اور گزشتہ نماز کے درمیان ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۵۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَدِّنُ مُؤْتَمَنٌ

(۲۲۵۹۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امانت دار۔

(۲۲۵۹۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكِ [صححه مسلم (۱۳۷) وابن حبان (۵۰۸۷)] [انظر: ۲۲۵۹۵، ۲۴۲۷۱،

۲۴۲۷۲، ۲۴۲۷۳]

(۲۲۵۹۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر چہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔

(۲۲۵۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ أَحَدِ بَنِي حَارِثَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَبُو أُمَامَةَ الْحَارِثِيُّ وَكَانَ هُوَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ [راجع: ۲۲۵۹۴] (۲۲۵۹۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ یاد رہے کہ یہ حضرت ابو امامہ حارثی انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو دوسرے صحابی ہیں۔

(۲۲۵۹۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي السَّفَرُ بْنُ نَسِيرٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ يَزِيدِ بْنِ شَرِيحِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَهُوَ حَاقِنٌ وَلَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ فَيُخْصَّ نَفْسَهُ بِالِدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ [راجع: ۲۲۵۰۴]

(۲۲۵۹۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء نہ مانگے جو ایسا کرتا ہے وہ نمازیوں سے خیانت کرتا ہے۔

(۲۲۵۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ وَالثَّانِيَّ وَالثَّلَاثَ حَتَّى إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ رَفَعَتْ الصُّحُفُ [انظر: ۲۲۶۲۴].

(۲۲۵۹۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کے دن ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں، اور جب امام نکل آتا ہے تو وہ صحیفے اٹھا لیے جاتے ہیں۔

(۲۲۵۹۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّفَلُّ فِي الْمَسْجِدِ سَيِّئَةٌ وَدَفْنُهُ حَسَنَةٌ

(۲۲۵۹۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تھوکنہ گناہ ہے اور اسے مٹی میں ملا دینا نیکی ہے۔

(۲۲۵۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضَلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الشَّعِيرِ [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۵۹۹)]. [انظر: ۲۲۵۳۷].

(۲۲۵۹۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں پختی تھی۔

(۲۲۶۰۰) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصَلُّوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ وَلَا نِصْفَ النَّهَارِ فَإِنَّهُ عِنْدَ سَجْرِ جَهَنَّمَ [الخرجه الطبرانی (۸۱۰۵)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف].

(۲۲۶۰۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے، اسی طرح غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے، اسی طرح نصف النہار کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔

(۲۲۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوَتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يقرأ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ [انظر: ۲۲۶۶۹].

(۲۲۶۰۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سورہ زلزال اور

سورہ کافرون کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۲۶۰۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَرْبَعَةٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أَجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ مُرَابِطٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا أُجْرِي لَهُ مِثْلُ مَا عَمِلَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَجْرُهَا لَهُ مَا جَرَتْ وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا فَهُوَ يَدْعُو لَهُ [انظر: ۲۲۶۷۴، ۲۲۶۷۵].

(۲۲۶۰۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار قسم کے لوگوں کا اجر و ثواب ان کے مرنے کے بعد بھی انہیں ملتا رہتا ہے، ① راہِ خدا میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنے والا ② ایسا نیک عمل کرنے والا جس کا عمل جاری ہو جائے، ③ صدقہ جاریہ کرنے والا آدمی ④ وہ آدمی جو نیک اولاد چھوڑ جائے اور وہ اولاد اس کے لئے دعاء کرتی رہے۔

(۲۲۶۰۳) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ بْنِ مَعْرُوفٍ [يتكرر بعده]. [صححه مسلم (۲۰۷۴)، والحاكم (۱۹۱/۴)].

(۲۲۶۰۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونانہ پہنے۔

(۲۲۶۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا [راجع: ۲۲۶۰۳].

(۲۲۶۰۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونانہ پہنے۔

(۲۲۶۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بِنَبِيِّ مِثْلِ الْحَيِّينِ أَوْ أَحَدِ الْحَيِّينِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَا رَبِيعَةٌ مِنْ مُضَرَ قَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [راجع: ۲۲۵۶۸].

(۲۲۶۰۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے غالباً مرفوعاً مروی ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے ”جو نبی نہیں ہوگا“ ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہنا ہوتا ہے۔

(۲۲۶.۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنَ الرَّبِّ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ حَسَنٌ (أبو داود: ۳۵۴۱). قال شعيب: ضعيف.]

(۲۲۶.۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کی سفارش کرے، اور سفارش کروانے والا اسے کوئی ہدیہ پیش کرے جسے وہ قبول کر لے تو وہ سود کے ایک عظیم دروازے میں داخل ہو گیا۔

(۲۲۶.۷) حَدَّثَنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ [راجع: ۲۲۵۴۵].

(۲۲۶.۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۶.۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْحِمِصِيِّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْوُضُوءَ يُكْفِّرُ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ [راجع: ۲۲۵۱۵].

(۲۲۶.۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ نہیں (بے شمار مرتبہ سنی ہے)

(۲۲۶.۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَاصٍّ يَقْضُ فَأَمْسَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُصِّ فَلَانَ أَقْعَدَ غُدُوَّةً إِلَى أَنْ تَشْرِقَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ [اخرجه الطبرانی (۸۰۱۳). إسناده ضعيف].

(۲۲۶.۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ایک واعظ وعظ کہہ رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنا وعظ کرتے رہو میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرنا، اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولادِ اسماعیل علیہم السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۲۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ بْنِ نَسِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَمَامَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَهُوَ حَاقِنٌ وَلَا يَخْصُ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ دُونَ أَصْحَابِهِ وَلَا يُدْخِلُ عَيْنِيهِ بَيْتًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَقَالَ شَيْخٌ لَمَّا حَدَّثَهُ يَزِيدُ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ [راجع: ۲۲۵۰۴].

(۲۲۶۱۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء نہ مانگے، کوئی شخص اجازت لیے بغیر گھر میں داخل نہ ہو۔

(۲۲۶۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ جَشِيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ حَضَرْنَا صَنِيعًا لِعَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هِلَالٍ فَلَمَّا فَرغْنَا مِنَ الطَّعَامِ قَامَ أَبُو أَمَامَةَ فَقَالَ لَقَدْ قُمْتُ مَقَامِي هَذَا وَمَا أَنَا بِخَطِيْبٍ وَمَا أُرِيدُ الْخُطْبَةَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الطَّعَامِ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَرُدُّ دُهْنَ عَلَيْنَا حَتَّى حَفِظْنَا هُنَّ [راجع: ۲۲۵۲۱].

(۲۲۶۱۱) خالد بن معدان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ عبدالاعلیٰ بن ہلال کی دعوت میں شریک تھے، کھانے سے فراغت کے بعد حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس جگہ کھڑا تو ہو گیا ہوں لیکن میں خطیب ہوں اور نہ ہی تقریر کے ارادے سے کھڑا ہوا ہوں، البتہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعاء پڑھتے ہوتے سنا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ خالد کہتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات اتنی مرتبہ دہرائے کہ ہمیں حفظ ہو گئے۔

(۲۲۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُتْبَةَ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أُمَّتِي أَحَدٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ رَأَيْتَ وَمَنْ لَمْ تَرَ قَالَ مَنْ رَأَيْتُ وَمَنْ لَمْ أَرَ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَرِ الطُّهُورِ

(۲۲۶۱۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے ہر امتی کو پہچانوں گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! جنہیں آپ نے دیکھا ہے انہیں بھی اور جنہیں نہیں دیکھا انہیں بھی پہچان لیں گے؟ فرمایا ہاں! ان کی پیشانیاں وضو کی برکت سے چمک رہی ہوں گی۔

(۲۲۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْكَلَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمِنِي عَلَى الْجَدْعَاءِ وَاصِعٌ رِجْلِيهِ فِي الْعُرْزِ يَتَطَاوَلُ

يُسْمِعُ النَّاسَ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَلَا تَسْمَعُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ طَوَائِفِ النَّاسِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا قَالَ اَعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ فَقُلْتُ يَا أَبَا أَمَامَةَ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً أَرَا حِمُّ الْبَعِيرِ أَرَا حِرْحِرَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۵۱۴].

(۲۲۶۱۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع سنا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور پاؤں سواری کی رکاب میں رکھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ اونچے ہو گئے تھے تاکہ سب تک آواز پہنچ جائے اور فرما رہے تھے کیا تم سنتے نہیں؟ تو سب سے آخری آدمی نے کہا کہ آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں (ہم تک آواز پہنچ رہی ہے اور ہم سن رہے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، بیچ گانہ نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس عمر میں سنی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں تیس سال کا تھا اور لوگوں کے رش میں گھستا ہوا آگے چلا گیا تھا۔

(۲۲۶۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ قَالَ هُمْ الْخَوَارِجُ وَفِي قَوْلِهِ يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوهٌُ وَتَسْوَدُّ وَجُوهٌُ قَالَ هُمْ الْخَوَارِجُ

(۲۲۶۱۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد باری تعالیٰ فَاَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد خوارج ہیں، اسی طرح يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوهٌُ وَتَسْوَدُّ وَجُوهٌُ کی تفسیر میں بھی فرمایا کہ سیاہ چہروں والوں سے خوارج مراد ہیں۔

(۲۲۶۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَصَالَةَ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِي بَعْدَ عَامِكُمْ هَذَا أَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِي بَعْدَ عَامِكُمْ هَذَا فَقَامَ رَجُلٌ طَوِيلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ سُوءَةٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَا الَّذِي نَفَعَلُ فَقَالَ اَعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَحُجُّوا بَيْتَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاتَكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ [اخرجه الطبرانی (۷۷۲۸)]. قَالَ شَعِيبٌ: صَحِيحٌ وَهَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ.

(۲۲۶۱۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شرکت کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد تین مرتبہ فرمایا شاید اس سال کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو، اس پر ایک لمبے قد کا آدمی جو قبیلہ سہمہ کا ایک

فرد محسوس ہوتا تھا، کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، بیخ گانہ نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، دل کی خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۲۲۶۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ مَا كَانَ أَوَّلُ بَدْءِ أَمْرِكَ قَالَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبُشْرَى عِيسَى وَرَأَتْ أُمِّي أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ مِنْهَا قُصُورُ الشَّامِ (۲۲۶۱۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ کا آغاز کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور میری والدہ نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(۲۲۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ إِلَّا مِنْ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ فَإِنَّهُمَا يُكْمِهَانِ الْأَبْصَارَ وَتَخْدِجُ مِنْهُنَّ النِّسَاءَ (۲۲۶۱۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے گھروں میں رہنے والے درندوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے، البتہ وہ سانپ جس کی دوڈ میں ہوں یا جس کی دم کٹی ہوئی ہو، اسے مارنے کی اجازت ہے کیونکہ وہ بینائی زائل کر دیتا ہے اور خواتین کا حمل ساقط کر دیتا ہے۔

(۲۲۶۱۸) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ وَعَلَى الثَّانِي (۲۲۶۱۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا صف اول کے نمازیوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے صف ثانی کو اس فضیلت میں شامل کرنے کی دو مرتبہ درخواست کی لیکن نبی ﷺ یہی فرماتے رہے، پھر تیسری مرتبہ درخواست پر فرمایا اور صف ثانی پر بھی۔

(۲۲۶۱۹) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ وَحَاذُوا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذْفِ يَعْنِي أَوْلَادَ الضَّانِ الصَّغَارِ (۲۲۶۱۹) اور نبی ﷺ نے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھا کرو، کندھوں کو ملا لیا کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جایا کرو، درمیان کا خلا پر کر لیا کرو، کیونکہ شیطان بکری کے چھوٹے بچوں کی طرح تمہاری صفوں میں گھس جاتا ہے۔

(۲۲۶۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيفُوا أَبْوَابَكُمْ وَأَكْفِنُوا آيَاتِكُمْ وَأَوْكِنُوا أَسْقِيَتِكُمْ وَأَطْفِنُوا سُرْجَكُمْ فَإِنَّهُ لَنْ يُؤْذَنَ لَهُمْ بِالتَّسْوِيرِ عَلَيْكُمْ (۲۲۶۲۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے دروازے بند کرو، آئینے کو چھپا کر رکھو، آگ کو بند کر دو، اور اپنے سرجوں کو چھپا کر رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سزا دے گا۔

(۲۲۶۲۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو سوتے وقت دروازے بند کر لیا کرو، برتن اوندھادیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو، اور چراغ بجھا دیا کرو، کیونکہ اس طرح شیاطین کو تمہاری دیوار پھانڈنے کی اجازت نہیں ملے گی۔

(۲۲۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَادٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي غَيْرَ مَرَّةٍ يَقُولُ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَادٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِذَا تَبَدَّلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تَمَسَّكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تَلَامُ عَلَى الْكُفَّافِ وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى [صححه مسلم (۱۰۳۶)].

(۲۲۶۲۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے ابن آدم! اگر تو مال خرچ کر لے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے اور اگر روک کر رکھے تو یہ تیرے حق میں برا ہے، البتہ کفایت شعاری پر تجھے ملامت نہیں کی جاسکتی، اور جو لوگ تیری ذمہ داری میں ہوں، خرچ کرنے میں ان سے آغاز کیا کرو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

(۲۲۶۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَقَالَ أَبُو نُوحٍ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ لَهُ مَرَّةً أُخْرَى ثُمَّ أَقِيمْتَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ قَالَ وَتَبِعْتُهُ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فِي حَدِيثِهِ فَأَنْصَرَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ يَتَّبَعُهُ لِأَعْلَمَ مَا يَقُولُ لَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ شَكَ فِيهِ عِكْرِمَةُ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فِي حَدِيثِهِ فَأَنْصَرَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ [راجع: ۲۲۵۱۶].

(۲۲۶۲۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے پیچھے چلا گیا، میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا تا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے جو جواب دیں، وہ جان سکوں، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے اور ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۲۲۶۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيَّمَا رَجُلٍ قَامَ إِلَيَّ وَضُوءُهُ يُرِيدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ
مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا مَضَمَّضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَتْ نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ مِنْ لِسَانِهِ وَشَفَتِيهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ
وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيئَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرَجُلِيهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيئَةٍ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللَّهُ بِهَا
دَرَجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا [اخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۸۰۷)]. قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده،
وهذا اسناد ضعيف. [راجع: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۶۲۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مسلم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے اور وضو کے
لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھوں پر پانی کا پہلا قطرہ ٹپکتے ہی اس کے گناہ معاف ہونے لگتے ہیں، جب وہ کلی کرتا، ناک میں
پانی ڈالتا اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرے سے ہی زائل ہو جاتے ہیں، جب وہ
چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے پہلے قطرے سے ہی اس کی آنکھوں اور کانوں کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں اور جب وہ کہنیوں تک
ہاتھوں اور ٹخنوں تک پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گذشتہ سارے خطرناک گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور وہ ہر گناہ سے اس طرح
محفوظ ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے تھا اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے،
اور اگر وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۲۶۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَعَهُمُ الصُّحُفُ يَكْتُبُونَ النَّاسَ
فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتْ الصُّحُفُ قُلْتُ يَا أبا أَمَامَةَ لَيْسَ لِمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ جُمُعَةٌ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ
لَيْسَ مِمَّنْ يَكْتُبُ فِي الصُّحُفِ [راجع: ۲۲۵۹۷].

(۲۲۶۲۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے
ہیں اور پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں، اور جب امام نکل آتا ہے تو وہ صحیفے لپیٹ لے
جاتے ہیں، راوی نے پوچھا اے ابو امامہ! امام کے نکل آنے کے بعد جو لوگ جمعہ میں شریک ہوتے ہیں، انہیں کوئی ثواب نہیں
ملتا؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن ان صحیفوں میں ان کا نام نہیں لکھا جاتا۔

(۲۲۶۲۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَانَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسَّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فَيَا [قال البوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال
الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۲۸۹)]. قال شعيب: إسناده ضعيف جداً.

(۲۲۶۲۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جب بھی جبریل علیہ السلام آئے، انہوں نے مجھے ہمیشہ مسواک کا حکم دیا، یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ میں اپنے منہ کا اگلا حصہ چھیل ڈالوں گا۔

(۲۲۶۲۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَقَّةَ مِنَ اللَّهِ قَالَ شَرِيكٌ هِيَ الْمَحَبَّةُ وَالْقَيْتُ مِنَ السَّمَاءِ فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ لِجَبْرِئِيلَ إِنِّي أَحِبُّ فَلَانًا فَيُنَادِي جَبْرِئِيلُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمُوقُ يَعْنِي يُحِبُّ فَلَانًا فَأَجْبُوهُ أَرَى شَرِيكًا قَدْ قَالَ فَيُنزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةَ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا قَالَ لِجَبْرِئِيلَ إِنِّي أَبْغَضُ فَلَانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُنَادِي جَبْرِئِيلُ إِنَّ رَبَّكُمْ يُبْغِضُ فَلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ أَرَى شَرِيكًا قَدْ قَالَ فَيَجْرِي لَهُ الْبُغْضُ فِي الْأَرْضِ [راجع: ۲۲۵۸۸].

(۲۲۶۲۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبت اللہ کی طرف سے اور ناموری آسمان سے آتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر جبریل علیہ السلام اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتے ہیں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر یہ محبت زمین والوں کے دل میں ڈال دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے نفرت کرو پھر جبریل علیہ السلام اعلان کر دیتے ہیں کہ تمہارا رب فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے نفرت کرو چنانچہ زمین والوں کے دل میں اس کی نفرت بیٹھ جاتی ہے۔

(۲۲۶۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۵۸۸].

(۲۲۶۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَهُوَ يَتَفَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَيَدْفِنُ الْقَمْلَ فِي الْحَصَى فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا أُمَامَةَ إِنَّ رَجُلًا حَدَّثَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاسْبَغَ الوُضُوءَ فغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَا مَسَّتْ إِلَيْهِ رِجْلُهُ وَقَبِضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسَمِعَتْ إِلَيْهِ أذْنَاهُ وَنَظَرَتْ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ وَحَدَّثَتْ بِهِ نَفْسَهُ مِنْ سُوءٍ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِيهِ [الخرجه الطبرانی (۸۰۳۲)]. قال شعيب: صحيح بطرقه و شواهدہ].

(۲۲۶۲۸) ابو مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مسجد میں بیٹھے تھے اور جوئیں نکال نکال کر کنکریوں میں ڈال رہے تھے، میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو امامہ! ایک آدمی نے مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ

آپ یہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے، اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھوئے، اپنے سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر فرض نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس دن اس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے جن کی طرف وہ اپنے پاؤں سے چل کر گیا، جنہیں ہاتھ سے پکڑ کر کیا، جنہیں اس کے کانوں نے سنا، اس کی آنکھوں نے دیکھا اور دل میں ان کا خیال پیدا ہوا؟ انہوں نے فرمایا بخدا! میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اتنی مرتبہ سنی ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔

(۲۲۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي دُبُرِ صَلَاةٍ قَالَ أَبِي وَقَالَ غَيْرُهُ فِي إِنْثِرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قُلْتُ لِأَبِي مِنْ أَيْنَ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ كَانَ أَصْلُهُ شَامِيًّا سَمِعَ مِنْهُ بِالشَّامِ [انظر: ۲۲۶۶۰].

(۲۲۶۲۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ کرے، علیین میں لکھا جاتا ہے۔

(۲۲۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ أَبُو غَسَّانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي الْحَصِينِ عَنْ أَبِي صَالِحِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَى كَبِيرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ [راجع: ۲۲۵۱۸].

(۲۲۶۳۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بخارِ جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے، اگر مسلمان کو بخار ہوتا ہے تو وہ جہنم سے اس کا حصہ ہوتا ہے (جو دنیا میں اسے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے جہنم سے بچا لیا جاتا ہے)۔

(۲۲۶۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَبْعًا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَّا سَبْعَ مِرَارٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ كَمَا أَمَرَ ذَهَبَ الْإِثْمُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ [راجع: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۶۳۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے اگر میں نے یہ حدیث کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں اسے کبھی بیان نہ کرتا، نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص حکم کے مطابق وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

(۲۲۶۳۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعَ أَبَا نَصْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ أَوْ قَالَ لَا مِثْلَ لَهُ (۲۲۶۳۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔

(۲۲۶۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَقْفَانُ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ رَأَى وَطُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ آمَنَ بِبِي وَكَلَّمَ يَرْبِي [راجع: ۲۲۴۹۰].

(۲۲۶۳۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لے آیا اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لے آئے، سات مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۶۳۴) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ وَعَتَّابٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَوْ لَمْرَأَةٍ ثُمَّ يَغْضُ بَصَرَهُ إِلَّا أَحَدَتْ لَهُ عِبَادَةٌ يَجِدُ حَلَاوَتَهَا [اخرجه الطبرانی (۷۸۴۲)، إسناده ضعيف جداً].

(۲۲۶۳۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی پہلی نظر کسی عورت کے محاسن پر پڑے اور وہ اپنی نگاہیں جھکا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت میں وہ لذت پیدا کر دیں گے جس کی حلاوت وہ خود محسوس کرے گا۔

(۲۲۶۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۵۴۵].

(۲۲۶۳۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۶۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِعُوا الْمُغْنِيَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ [راجع: ۲۲۵۲۲].

(۲۲۶۳۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گانا گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت نہ کرو، اور انہیں گانے بجانے کی تعلیم نہ دلو اور ان کی تجارت میں کوئی خیر نہیں ہے اور ان کی قیمت (کمائی) کھانا حرام ہے۔

(۲۲۶۳۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ كَمَا أَمَرَ ذَهَبَ الْإِثْمُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ [راجع: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۶۳۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں اسے کبھی بیان نہ کرتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص حکم کے مطابق وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے

گناہ نکل جاتے ہیں۔

(۲۲۶۳۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ الْأَذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ حَمَّادٌ فَلَا أَدْرِي مِنْ قَوْلِ أَبِي أَمَامَةَ أَوْ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْمُوقِينَ [راجع: ۲۲۵۷۶].

(۲۲۶۳۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(۲۲۶۳۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زُبَيْرٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَشِيخَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيضٌ لِحَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ حَمَرُوا وَصَفَرُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَسَرَّوْنَ وَلَا يَأْتِرُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَرَّوْا وَاتَّرَزُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَخَفُّونَ وَلَا يَنْتَعِلُونَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَفُّوا وَانْتَعِلُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَقْضُونَ عَثَانِيَهُمْ وَيُوقِرُونَ سِبَالَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُضُوا سِبَالَكُمْ وَوَقِرُوا عَثَانِيَكُمْ وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ [اخرجه الطبرانی (۷۹۲۴)].

قال شعيب: إسناده صحيح.

(۲۲۶۳۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے کچھ عمر رسیدہ افراد کے پاس ”جن کی ڈاڑھیاں سفید ہو چکی تھیں“ تشریف لائے اور فرمایا اے گروہ انصار! اپنی ڈاڑھیوں کو سرخ یا زرد کر لو، اور اہل کتاب کی مخالفت کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب شلوار پہنتے ہیں، تہبند نہیں باندھتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شلوار بھی پہن سکتے ہو اور تہبند بھی باندھ سکتے ہو، البتہ اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب موزے پہنتے ہیں، جوتے نہیں پہنتے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم موزے بھی پہنا کرو اور جوتے بھی پہنا کرو اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب ڈاڑھی کٹاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مونچھیں تراشا کرو اور ڈاڑھیاں بڑھایا کرو اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو۔

(۲۲۶۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ أَوْ يَتِيمَةٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمَةٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا

وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ [راجع: ۲۲۵۰۵].

(۲۲۶۳۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی یتیم بچے یا بچی کے سر پر ہاتھ پھیرے اور صرف اللہ کی رضا کے لئے پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھر جائے گا، اسے ہر بال کے بدلے نیکیاں ملیں گی اور جو شخص اپنے زیر تربیت کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ حسن سلوک کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

(۲۲۶۴۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يَقْرَبُ إِلَيْهِ فَيَتَكْرَهُهُ فَإِذَا دَنَا مِنْهُ سُوِيَ وَجْهُهُ وَوَقَعَتْ فَرُورَةٌ رَأْسِهِ وَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ أَمْعَانَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنْ دُبْرِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَانَهُمْ وَيَقُولُ اللَّهُ وَإِنْ يَسْتَعِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ [قال الترمذی: قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۵۸۳). قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۲۶۳۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت قرآنی ”ويسقى من ماء صديد“ کی تفسیر میں فرمایا کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا، وہ پانی اس کے قریب کیا جائے گا تو وہ اس سے گھن کھائے گا، جب مزید قریب کیا جائے گا تو اس کا چہرہ جھلس جائے گا اور اس کے سر کے بال جھڑ جائیں گے، اور جب وہ پانی اپنے حلق سے اتارے گا تو اس کی آنتیں کٹ جائیں گی حتی کہ وہ پانی اس کی پچھلی شرمگاہ سے باہر آ جائے گا، اسی کے متعلق ارشاد ربانی ہے وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَانَهُمْ اور ”وَإِنْ يَسْتَعِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ“.....

(۲۲۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ شَدَّادٌ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ فَأَقِمَّتْ الصَّلَاةُ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ فَقَالَ هَلْ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبُ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْكَ

[راجع: ۲۲۵۱۶].

(۲۲۶۳۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے پیچھے چلا گیا، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں!

نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۲۳۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي فِي شِدَّةِ حَرٍّ انْقَطَعَ شِسْعٌ نَعْلِهِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِشِسْعٍ فَوَضَعَهُ فِي نَعْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعَلَّمُ مَا حَمَلْتَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلُ مَا حَمَلْتَ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۶۴۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شدید گرمی کے موسم میں نبی ﷺ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا، ایک آدمی دوسرا تسمہ لے کر آیا اور نبی ﷺ کی جوتی میں ڈالنے لگا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا اگر تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ تم نے اللہ کے پیغمبر پر کتنا بوجھ لاد دیا ہے تو وہ اتنا بلند نہ ہوتا جو تم نے اللہ کے رسول پر ڈال دیا ہے۔

(۲۳۶۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ جَالِسًا وَكَانُوا يَظُنُّونَ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فَأَقْصَرُوا عَنْهُ حَتَّى جَاءَ أَبُو ذَرٍّ فَأَقْتَحَمَ فَاتَى فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتَ الْيَوْمَ قَالَ لَا قَالَ فَمُ فَصَلِّ فَلَمَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ الضُّحَى أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذُ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَهَلْ لِلْإِنْسِ شَيَاطِينٌ قَالَ نَعَمْ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرَفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَعْلَمُكَ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ عَنِّي فَاسْتَبَطَأْتُ كَلَامَهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعَبْدَةٌ أَوْثَانُ فَبَعَثَكَ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ أَرَأَيْتَ الصَّلَاةَ مَاذَا هِيَ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ مَنْ شَاءَ اسْتَقَلَّ وَمَنْ شَاءَ اسْتَكْرَهَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الصِّيَامَ مَاذَا هُوَ قَالَ فَرَضٌ مُجْزِيٌّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللَّهِ الْمَزِيدُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ وَجُهْدٌ مِنْ مِقْلٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّمَا نَزَلَ عَلَيْكَ أَعْظَمُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَفِكَ دَمَهُ وَعَقَرَ جَوَادُهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمْنَا وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْنَبِيِّ كَانَ آدَمُ قَالَ نَعَمْ نَبِيُّ مُكَلَّمٍ خَلَقَهُ اللَّهُ بِيَدِهِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ رُوحَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا آدَمُ قُبُلًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ وَفِي عِدَّةِ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةٌ أَلْفٍ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرَّسُلُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةٌ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا [إِسْنَادُهُ

ضعيف جداً، صححه ابن حبان (۶۱۹۰)، والحاكم (۲۶۲/۲)۔

(۲۲۶۳۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اے ابو ذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے نبی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اوپر ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۲۶۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَوْجَبَ هَذَا أَى وَجَبَتْ لِهَذَا الْجَنَّةُ [أخرجه الطبرانی (۷۸۶۶)]

(۲۲۶۳۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو سورہ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

(۲۲۶۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ مَوْلَى بَنِي يَزِيدَ عَنِ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمِنِذٍ مُرْدِفُ الْفُضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَمَلٍ آدَمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَقَدْ كَانَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءٍ إِنْ تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْوُكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنزَلُ الْقُرْآنُ تَبَدَّلَ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ قَالَ فَكُنَّا قَدْ كَرِهْنَا كَثِيرًا مِنْ مَسْأَلَتِهِ وَاتَّقِينَا ذَاكَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَيْنَا أَعْرَابِيًّا فَرَشُونَاهُ بِرِدَاءٍ قَالَ فَاعْتَمَّ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ حَاشِيَةَ الْبُرْدِ خَارِجَةً مِنْ حَاجِبِهِ الْيَمِينِ قَالَ ثُمَّ قُلْنَا لَهُ سَلْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يَرْفَعُ الْعِلْمُ مِنَّا وَبَيْنَ أَظْهَرِنَا الْمَصَاحِفُ وَقَدْ تَعَلَّمْنَا مَا فِيهَا وَعَلَّمْنَا نِسَانَنَا وَذَرَارِينَا وَخَدَمْنَا قَالَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَدْ عَلَتْ وَجْهَهُ حُمْرَةٌ مِنَ الْعُضْبِ قَالَ فَقَالَ أَيُّ نِكَلْتِكَ أُمَّكَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى بَيْنَ أَظْهَرِهِمُ الْمَصَاحِفُ لَمْ يُصْبِحُوا يَتَعَلَّقُوا بِحَرْفٍ مِمَّا جَاءَتْهُمْ بِهِ أَنْبِيَائُهُمْ آلا وَإِنَّ مِنْ ذَهَابِ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ ثَلَاثَ مَرَارٍ

(۲۲۶۳۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے ایک گندمی رنگ کے اونٹ پر کھڑے ہوئے ”اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھے“ اور فرمایا اے لوگو! علم حاصل کرو قبل اس کے کہ علم اٹھالیا جائے، اور قبل اس کے کہ علم قبض کر لیا جائے، اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے ”اے اہل ایمان! ان چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو جن کی وضاحت اگر تمہارے سامنے بیان کر دی جائے تو تمہیں ناگوار گزرے.....“ اس آیت کے نزول کے بعد ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ سوالات کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے، اور اس سے احتیاط کرتے تھے۔

ایک دن ہم ایک دیہاتی کے پاس گئے، اس نے ہماری خاطر اپنی چادر بچھائی، اور دیر تک بیٹھا رہا، حتیٰ کہ میں نے چادر کے کنارے نکل کر اس کی دائیں ابرو پر لٹکتے ہوئے دیکھے، تھوڑی دیر بعد ہم نے اس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال پوچھو، چنانچہ اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! جب ہمارے درمیان قرآن کے نسخے موجود ہوں گے تو ہمارے درمیان سے علم کیسے اٹھا لیا جائے گا جبکہ ہم خود بھی اس کے احکامات کو سیکھ چکے ہیں اور اپنی بیویوں، بچوں اور خادموں کو بھی سکھا چکے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو چہرہ مبارک پر غصے کی وجہ سے سرخی چھا چکی تھی، پھر فرمایا تیری ماں تجھے روئے، ان یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس بھی تو آسمانی کتابوں کے مصاحف موجود ہیں، لیکن اب وہ کسی ایک حرف سے بھی نہیں چمٹے ہوئے جو ان کے انبیاء صلی اللہ علیہم وسلم لے کر آئے تھے، یاد رکھو! علم اٹھ جانے سے مراد یہ ہے کہ حاملین علم اٹھ جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۳۶۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَايَاهُ قَالَ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَحَدَّثَتْ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِي ذَلِكَ الْغَارِ فَيَقُوتَهُ مَا كَانَ فِيهِ مِنْ مَاءٍ وَيُصِيبُ مَا حَوْلَهُ مِنَ الْبَقْلِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنِّي أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَإِنْ أَدِنَ لِي فَعَلْتُ وَإِلَّا لَمْ أَفْعَلْ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِغَارٍ فِيهِ مَا يَقُوتُنِي مِنَ الْمَاءِ وَالْبَقْلِ فَحَدَّثْتَنِي نَفْسِي بِأَنْ أُقِيمَ فِيهِ وَأَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَعْدُوَّةٌ أَوْ رُوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلِمَقَامٍ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِينَ سَنَةً

(۲۲۶۳۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں نکلے، تو ایک آدمی ایک غار

کے پاس سے گذر جہاں کچھ پانی بھی موجود تھا، اس کے دل میں خیال آیا کہ اسی غار میں مقیم ہو جائے، اور وہاں موجود پانی سے اپنی زندگی کا سہارا قائم رکھے اور آس پاس موجود سبزیاں کھا لیا کرے، اور دنیا سے گوشہ نشینی اختیار کر لے، پھر اس نے سوچا کہ پہلے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اس کا تذکرہ کر لوں، اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں ایسا ہی کروں گا ورنہ نہیں کروں گا۔

چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرا ایک غار کے پاس سے گذر ہوا جس میں میرے گزارے کے بقدر پانی اور سبزی موجود ہے، میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہیں پر مقیم ہو جاؤں اور دنیا سے کنارہ کشی کر لوں، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہودیت یا عیسائیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا، مجھے تو صاف سترے دین حنیف کے ساتھ بھیجا گیا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، راہِ خدا میں ایک صبح یا شام کو ٹکنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے، اور تم میں سے کسی کا جہاد کی صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔

(۲۲۶۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَكَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النَّعَالِ وَقَرَ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ فَجَلَسَ حَتَّى قَدَّمَ لَهُمْ أَمَامَهُ لِنَلَا يَقَعَ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبَرِ فَلَمَّا مَرَّ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ إِذَا بِقَبْرَيْنِ قَدْ دَفَنُوا فِيهِمَا رَجُلَيْنِ قَالَ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ دَفَنْتُمْ هَاهُنَا الْيَوْمَ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ إِنَّهُمَا لِعِدَابَانَ الْآنَ وَيُفْتَنَانِ فِي قَبْرَيْهِمَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَ ذَاكَ قَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَتَنَزَّهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا ثُمَّ جَعَلَهَا عَلَى الْقَبْرَيْنِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلِمَ فَعَلْتَ قَالَ لِيُخَفِّضَنَّ عَنْهُمَا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَحَتَّى مَتَى يُعَذَّبُهُمَا اللَّهُ قَالَ غَيْبٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ قَالَ وَلَوْلَا تَمَزُّعُ قُلُوبِكُمْ أَوْ تَزْيِيدُكُمْ فِي الْحَدِيثِ لَسَمِعْتُمْ مَا أَسْمَعُ.

(۲۲۶۴۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ بقیعِ غرقد کے پاس سے گذرے، کچھ لوگ نبی ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے، نبی ﷺ نے جب جوتیوں کی آواز سنی تو دل میں اس کا خیال پیدا ہوا، چنانچہ نبی ﷺ بیٹھ گئے اور انہیں آگے روانہ کر دیا تا کہ دل میں کسی قسم کی بڑائی کا کوئی خیال نہ آئے، اس کے بعد وہاں سے گذرتے ہوئے نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے جہاں دو آدمیوں کو دفن کیا گیا تھا، نبی ﷺ وہاں رک گئے اور پوچھا کہ آج تم نے یہاں کسے دفن کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ! فلاں فلاں آدمی کو، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت انہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور ان کی آزمائش ہو رہی ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک تو پیشاب کے قطرات سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغلی خوری کیا کرتا تھا۔

پھر نبی ﷺ نے کسی درخت کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں قبروں پر اسے لگا دیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تاکہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! انہیں کب تک عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ غیب کی بات ہے جسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، اگر تمہارے دلوں میں بات خلط ملط نہ ہو جاتی یا تمہارا آپس میں اس پر بحث کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو جو آوازیں میں سن رہا ہوں، وہ تم بھی سنتے۔

(۲۲۶۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا وَرَفَقْنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِي مِثُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَعِنْدِي تَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ أَوْ حَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

(۲۲۶۴۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، نبی ﷺ نے ہمیں دلوں کو نرم کرنے والی نصیحتیں فرمائیں، جس پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور بہت دیر تک روتے رہے، اور کہنے لگے اے کاش! میں مر چکا ہوتا، نبی ﷺ نے فرمایا اے سعد! میرے سامنے تم موت کی تمنا کر رہے ہو اور تین مرتبہ اس بات کو دہرایا، پھر فرمایا اے سعد! اگر تم جنت کے لئے پیدا ہوئے ہو تو تمہاری عمر جتنی لمبی ہو اور تمہارے اعمال جتنے اچھے ہوں، یہ تمہارے حق میں اتنا ہی بہتر ہے۔

(۲۲۶۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُرْحَبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِي وَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّرْعِيمُ غَارِمٌ

(۲۲۶۵۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی، بچہ بستر والے کا ہوگا اور بدکار کے لئے پتھر ہیں، اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے، اور جو شخص اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ یا اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہے جو قیامت تک اس کا پیچھا کرے گی، کوئی عورت اپنے گھر میں سے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ تو ہمارا افضل مال ہے، پھر فرمایا عاریت ادا کی

جائے، اور ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

(۲۲۶۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ شُرْحِبِيلَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّعِيمُ غَارِمٌ

(۲۲۶۵۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرض دار ضامن ہوگا۔

(۲۲۶۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْرُ الشَّعِيرِ [راجع: ۲۲۵۳۷]

(۲۲۶۵۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں بچتی تھی۔

(۲۲۶۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بِنَبِيِّ مِثْلُ

الْحَيِّينِ أَوْ أَحَدِ الْحَيِّينِ رَبِيعَةً وَمُضَرَ فَقَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا رَبِيعَةٌ مِنْ مُضَرَ قَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [راجع: ۲۲۵۶۸]

(۲۲۶۵۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے ”جو نبی نہیں ہوگا“ ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہنا ہوتا ہے۔

(۲۲۶۵۴) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ

(۲۲۶۵۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے متعلق اتنی مرتبہ وصیت کی کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ وہ اسے وارث بھی قرار دے دیں گے۔

(۲۲۶۵۵) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنِي أَبُو رَاشِدٍ الْخُبْرَانِيُّ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا أُمَامَةَ إِنَّ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ يَلِينُ لِي قَلْبُهُ

(۲۲۶۵۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے ابو امامہ! اللہ شخصوں میں سے ہے کہ جس کا دل میرے لیے نرم ہو جائے۔

(۲۲۶۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِي أَمْرَ عَشْرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَّا آتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوبًا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ فَكُهُ بَرُّهُ أَوْ أَوْبَقَهُ إِثْمُهُ أَوْلَاهَا مَلَامَةٌ وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ وَآخِرُهَا حِزْبِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ [اخرجه الطبرانی (۷۷۲۴)۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]

(۲۲۶۵۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دس یا اس سے زیادہ لوگوں کے معاملات کا ذمہ دار بنتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے، جنہیں اس کی نیکی ہی کھول سکے گی ورنہ اس کے گناہ اسے ہلاک کر دیں گے، حکومت کا آغاز ملامت سے ہوتا ہے، درمیان ندامت سے اور اختتام قیامت کے دن رسوائی پر ہوگا۔

(۲۲۶۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَنْعَمَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ جَشِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ دُعِينَا إِلَى وَلِيمَةٍ وَهُوَ مَعَنَا فَلَمَّا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ قَامَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَقُومُ مَقَامِي هَذَا خَطِيبًا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ [راجع: ۲۵۵۲۱].

(۲۲۶۵۷) خالد بن معدان کہتے ہیں کہا ایک مرتبہ ہم لوگ عبدالاعلیٰ بن بلال کی دعوت میں شریک تھے، کھانے سے فراغت کے بعد حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس جگہ کھڑا تو ہو گیا ہوں لیکن میں خطیب ہوں اور نہ ہی تقریر کے ارادے سے کھڑا ہوا ہوں، البتہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعاء پڑھتے ہوتے سنا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ خالد کہتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات اتنی مرتبہ دہرائے کہ ہمیں حفظ ہو گئے۔

(۲۲۶۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدِ الرَّحْبِيِّ أَنَّ أَبَا أَمَامَةَ دَخَلَ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ فَأَلْقَى لَهُ وَسَادَةً فَظَنَّ أَبُو أَمَامَةَ أَنَّهَا حَرِيرٌ فَتَنَحَّى يَمْشِي الْقَهْقَرَى حَتَّى بَلَغَ آخِرَ السَّمَاطِ وَخَالِدٌ يُكَلِّمُ رَجُلًا ثُمَّ التَفَّتْ إِلَى أَبِي أَمَامَةَ فَقَالَ لَهُ يَا أَخِي مَا ظَنَنْتَ أَظَنَنْتَ أَنَّهَا حَرِيرٌ قَالَ أَبُو أَمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَمْتَعُ بِالْحَرِيرِ مَنْ يَرْجُو أَيَّامَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ يَا أَبَا أَمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ غُفْرًا أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ كُنَّا فِي قَوْمٍ مَا كَذَّبُونَا وَلَا كُذِّبْنَا

(۲۲۶۵۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خالد بن یزید کے پاس گئے، اس نے ان کے لئے تکیہ پیش کیا، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سمجھے کہ یہ ریشمی تکیہ ہے اس لئے وہ الٹے پاؤں واپس چلتے ہوئے صف کے آخر میں پہنچ گئے، خالد ایک دوسرے آدمی سے محو گفتگو تھا، کچھ دیر بعد اس نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو کہنے لگا بھائی جان! آپ کیا سمجھے؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ ریشمی تکیہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ریشم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہو، خالد نے پوچھا اے ابو امامہ! کیا واقعی آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ معافی، یہ سوال کہ کیا آپ نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، ہم ایک ایسی قوم میں رہتے تھے جو ہمارے ساتھ جھوٹ بولتے تھے اور نہ ہم ان کے ساتھ

جھوٹ بولتے تھے۔

(۲۲۶۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بَغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَدَابٍ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَيَاتٍ مِنْ حَيَاتِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح ابن ماجه ۴۲۸۶، الترمذی: ۲۴۳۷]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن.

(۲۲۶۵۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کو بلا حساب کتاب جنت میں داخل فرمائے گا، ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے اور اس پر تین گنا کا مزید اضافہ ہوگا۔

(۲۲۶۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ وَهُوَ مُتَطَهَّرٌ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ مَشَى إِلَى سُبْحَةِ الضُّحَى كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى إِثْرِ صَلَاةٍ لَا لَعْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلِّيِّينَ وَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ الْغُدُوُّ وَالرَّوَّاحُ إِلَى هَذِهِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [قال الألبانی: حسن (أبو داود: ۵۵۸ و ۱۲۸۸)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن. [راجع: ۲۲۶۲۹].

(۲۲۶۶۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص وضو کر کے فرض نماز کے لئے روانہ ہوتا ہے، اسے احرام باندھنے والے حاجی کے برابر ثواب ملتا ہے، جو شخص چاشت کی نماز کے لئے روانہ ہوتا ہے، اسے عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ ہو، علیین میں لکھا جاتا ہے اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صبح و شام ان مساجد کی طرف جانا، جہاد فی سبیل اللہ کا حصہ ہے۔

(۲۲۶۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَمَّنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحَ إِلَى مِثْرَةِ التَّوْبَةِ وَإِلَى جَانِبِهِ بِلَالٌ بِيَدِهِ عُوْدٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ يَظُلُّ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۶۶۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ ان صحابی سے نقل کرتے ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آٹھ ذی الحجہ کے دن مٹی کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جانب حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، ان کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس پر ایک کپڑا تھا اور وہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیے ہوئے تھے۔

(۲۲۶۶۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْنَى لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكَعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيَدْرُ

فَوْقَ رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ يُعْنَى الْقُرْآنَ (۲۲۶۶۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی انسان کو کسی چیز کے متعلق اس سے افضل اجازت نہیں دی گئی جو دو رکعتوں کے متعلق دی گئی ہے جنہیں وہ ادا کرتا ہے، اور انسان جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے اس وقت تک نیکی اس کے سر پر بکھرتی رہتی ہے، اور انسان کو اللہ کا اس جیسا قرب حاصل نہیں ہوتا جو اس سے نکلنے والے کلام یعنی قرآن کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

(۲۲۶۶۳) حَدَّثَنَا الْهَاشِمِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمْرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَحَقِّ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ وَالْأَوْثَانِ وَالصُّلْبِ وَأَمْرٍ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِهِ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا ضَعِيفًا مُسْلِمًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدْسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَحِلُّ بَيْعُهُنَّ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تَعْلِيمُهُنَّ وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِنَّ وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ يُعْنَى الصَّارِبَاتِ [راجع: ۲۲۵۷۱].

(۲۲۶۶۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان والوں کے لئے باعثِ رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ موسیقی کے آلات، طبلے، آلاتِ لہو و لعب اور ان تمام بتوں کو مٹا ڈالوں جن کی زمانہ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی، اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک گھونٹ پئے گا، میں اس کے بدلے میں اسے قیامت کے دن جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے، اور اگر کسی نابالغ بچے یا کمزور مسلمان کو بھی اس کا ایک گھونٹ پلایا تو اسے بھی اس کے بدلے میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے، اور میرا جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے اپنی پاکیزہ شراب پلاؤں گا اور مغنیہ عورتوں کی بیع و شراء، انہیں گانا بجانا سکھانا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے، اور ان کی قیمت حرام ہے۔

(۲۲۶۶۴) حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يُعْنَى ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطِيَّةِ بْنِ دِلَافِ الْمُزَنِيِّ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبُعِيرَ فَيَقُولُ مِمَّنْ اشْتَرَيْتَهُ فَيَقُولُ اشْتَرَيْتَهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخَطَمِينَ وَ قَالَ يُونُسُ يُعْنَى ابْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ فَرَفَعَهُ (۲۲۶۶۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ الارض کا خروج ہوگا تو وہ لوگوں کے منہ پر نشان لگا

دے گا اور وہ اس نشان کے ساتھ ہی زندہ رہیں گے، حتیٰ کہ اگر ایک آدمی کوئی اونٹ خریدے گا اور کوئی شخص اس سے پوچھے گا کہ یہ اونٹ تم نے کس سے خریدا ہے؟ تو وہ جواب دے گا کہ یہ میں نے اس شخص سے خریدا ہے جس کے منہ پر نشانی لگی ہوئی ہے۔

(۲۲۶۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ وَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَرِكِهِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا وَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ

(۲۲۶۶۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کی عیادت کرنے والا رحمت الہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا وہ اس طرح آگے پیچھے ہوتا ہے اور جب اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت الہی اسے ڈھانپ لیتی ہے۔

(۲۲۶۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِينَ مِنَ الْعَيْنِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسَحُّ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَانَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ [راجع: ۲۲۵۷۶].

(۲۲۶۶۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(۲۲۶۶۷) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا ابْنَانِ لَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَمَا سَأَلَتْهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا أَعْطَاهَا ثُمَّ قَالَ حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ رَحِيمَاتٌ لَوْلَا مَا يَأْتِينِ إِلَى أَرْوَاجِهِنَّ دَخَلْنَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۲۵۲۶].

(۲۲۶۶۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے ایک بچے کے ہمراہ اسے اٹھاتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بھی مانگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دے دیا پھر فرمایا بچوں کو اٹھانے والی یہ مائیں اپنی اولاد پر کتنی مہربان ہوتی ہیں، اگر وہ چیز نہ ہوتی جو یہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں، تو ان کی نمازی عورتیں جنت میں داخل ہو جائیں۔

(۲۲۶۶۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعَمَى شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النَّفَاقِ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۰۲۷) قال شعيب: صحیح دون ((والعمى والبيان))]

(۲۲۶۶۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور بے ضرر گفتگو کرنا ایمان کے دو شعبے ہیں، جبکہ فحش گوئی اور بے جا گفتگو کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں۔

(۲۲۶۶۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُمَارَةُ يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوترُ بِتِسْعٍ حَتَّى إِذَا بَدَنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أوترَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَرَأَ بِإِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ [راجع: ۱/۲۲۶۰۱].

(۲۲۶۶۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء میں نور کعت وتر پڑھتے تھے، بعد میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعتوں پر وتر بنانے لگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سورہ زلزال اور سورہ کافرون کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۲۶۷۰) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سَلِيمٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو أَمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ دِمَشْقَ فَرَأَى رُئُوسَ حُرُورَاءَ قَدْ نُصِبَتْ فَقَالَ كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ خَيْرٌ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوا ثُمَّ بَكَى فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أبا أَمَامَةَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ مِنْ رَأْيِكَ أَمْ سَمِعْتَهُ قَالَ إِنِّي إِذَا لَجَرِيءٌ كَيْفَ أَقُولُ هَذَا عَنْ رَأْيٍ قَالَ قَدْ سَمِعْتَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ قَالَ فَمَا يَبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِخُرُوجِهِمْ مِنَ الْإِسْلَامِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاتَّخَذُوا دِينَهُمْ شِيعًا

(۲۲۶۷۰) صفوان بن سلیم کہتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ دمشق میں داخل ہوئے تو خوارج کے سر لٹکے ہوئے نظر آئے انہوں نے تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں، آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا، پھر رونے لگے۔

تھوڑی دیر کسی نے پوچھا اے ابو امامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اگر میں نے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جری ہوں گا، اس نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج ہو گئے، اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے تفرقہ بازی کی اور اپنے دین کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر لیا۔

(۲۲۶۷۱) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَيَّ هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَانِ جَمَاعَةٌ

(۲۲۶۷۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کوئی ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے؟ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے

لگا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں جماعت ہو گئے۔

(۲۲۶۷۲) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ هَذَا جَمَاعَةٌ [راجع: ۲۲۵۴۲].

(۲۲۶۷۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۶۷۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ

بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ عَزَّ

وَجَلَّ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۵۴۵].

(۲۲۶۷۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول

کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۶۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ

أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أَجُورُهُمْ بَعْدَ

الْمَوْتِ رَجُلٌ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا فَأَجْرُهُ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا عَمِلَ بِهِ وَرَجُلٌ أَجْرَى

صَدَقَةً فَأَجْرُهَا يَجْرِي عَلَيْهِ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُو لَهُ [انظر: ۲۲۶۰۲].

(۲۲۶۷۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے چار قسم کے لوگوں کا اجر و

ثواب ان کے مرنے کے بعد بھی انہیں ملتا رہتا ہے، ① راہِ خدا میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہونے والا

② لوگوں کو علم سکھانے والا کہ جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا، ③ صدقہ جاریہ کرنے والا آدمی کہ جب تک

وہ صدقہ جاری رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا، ④ وہ آدمی جو نیک اولاد چھوڑ جائے اور وہ اولاد اس کے لئے دعاء کرتی رہے۔

(۲۲۶۷۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ عَلَّمَ عِلْمًا أَجْرِي لَهُ مِثْلُ مَا عَلَّمَ [راجع: ۲۲۶۰۲].

(۲۲۶۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۶۷۶) وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخَطٍ يَدِهِ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَاسْمُهُ

يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَعَدُوِّهِمْ فَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ إِلَّا مَا أَصَابَهُمْ

مِنْ لُؤَاءٍ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآيِنَ هُمْ قَالَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَكْنَفِ بَيْتِ

الْمَقْدِسِ [اخرجه الطبرانی (۷۶۴۳)۔ قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره].

(۲۲۶۷۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ غالب اور دین پر رہے گا، اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں یا بے یار و مددگار چھوڑ دینے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، الا یہ کہ انہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اسی حال پر ہوں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس میں اور اس کے آس پاس۔

(۲۲۶۷۷) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخَطٍ يَدِهِ وَأُظُنُّ أَنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّحِ بْنِ يَزِيدَ الْكِنَانِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ ظِلُّ فَسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خِدْمَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ طُرُوقَةٌ فَحَلِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ آخِرُ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

(۲۲۶۷۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں کسی کو خیمے کا سایہ مہیا کرنا، یا اللہ کے لئے کسی مجاہد کی خدمت کرنا، یا اللہ کے لئے کسی نر جانور پر کسی کو سوار کرنا۔

حَدِيثُ أَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہند داری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۶۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيءُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هِنْدٍ الدَّارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَامَ مَقَامَ رِيَاءٍ وَسُمِعَهُ رَأَى اللَّهُ تَعَالَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَمِعَ

(۲۲۶۷۸) حضرت ابو ہند داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص دکھاوے اور شہرت کے لئے کوئی کام کرتا ہے، اللہ اسے قیامت کے دن دکھاوے اور شہرت کے حوالے کر دے گا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۶۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَفْتَحُ عَلَيْكُمْ الشَّامُ وَإِنَّ بِهَا مَكَانًا يُقَالُ لَهُ الْغُوطَةُ يَعْنِي دِمَشْقَ مِنْ خَيْرِ مَنَازِلِ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي فِي الْمَلَا حِمِ [راجع: ۱۷۶۰۹]

(۲۲۶۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب تمہارے ہاتھوں شام فتح ہو جائے گا، جب تمہیں وہاں کسی مقام پر ٹھہرنے کا اختیار دیا جائے تو ”دمشق“ نامی شہر کا انتخاب کرنا، کیونکہ وہ جنگوں کے زمانے میں مسلمانوں کی بہترین پناہ گاہ ہوگا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۶۸۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا لَهُ احْفَظْ رِحَالَنَا ثُمَّ تَدْخُلْ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَضَى لَهُمْ حَاجَتَهُمْ ثُمَّ قَالُوا لَهُ ادْخُلْ فَدَخَلَ فَقَالَ حَاجَتُكَ قَالَ حَاجَتِي تُحَدِّثُنِي أَنْقَضْتَ الْهِجْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتُكَ خَيْرٌ مِنْ حَوَانِجِهِمْ لَا تَنْقِطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْعَدُوُّ

(۲۲۶۸۰) حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کہ ہماری سواریوں کا خیال رکھو، تم بعد میں چلے جانا، کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے، نبی ﷺ نے ان سب کی ضروریات پوری کر دیں، پھر ان کے ساتھیوں نے انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا، جب وہ حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان سے بھی ان کی ضرورت پوچھی، انہوں نے کہا کہ میری ضرورت یہ ہے کہ آپ مجھے یہ بتادیں کہ کیا ہجرت ختم ہو گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری ضرورت ان سب کی ضرورت سے بہتر ہے، جب تک دشمن سے قتال جاری رہے گا اس وقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔

حَدِيثُ عَجُوزٍ مِنْ بَنِي نَمِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

بنو نمیر کی ایک معمر خاتون کی روایت

(۲۲۶۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَجُوزٍ مِنْ بَنِي نَمِيرٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَوَجْهُهُ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ رَبَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَجَهْلِي [راجع: ۱۶۶۷۰]

(۲۲۶۸۱) بنو نمیر کی ایک بوڑھی عورت کا کہنا ہے کہ میں نے ہجرت سے قبل مقام ابطح میں نبی ﷺ کو خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ ﷺ سے یہ دعاء یاد کی ہے کہ اے اللہ! میرے گناہوں اور ناواقفگی کو معاف فرما۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک انصاری خاتون کی روایت

(۲۳۶۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فِي بَنِي سَلِمْةَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَرَّبْنَا إِلَيْهِ وَضُونًا فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ أَصْحَابِي فَقَالَ آلا أَخْبِرُكُمْ بِمُكْفَرَاتِ الْخَطَايَا قَالُوا بَلَى قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(۲۳۶۸۲) ایک انصاری عورت ”جو نبی ﷺ سے بیعت کرنے والیوں میں شامل تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ بنو سلمہ میں نبی ﷺ اپنے کچھ صحابہ جن ﷺ کے ہمراہ تشریف لائے، ہم نے نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا، نبی ﷺ اور آپ کے ہمراہی صحابہ جن ﷺ نے اسے تناول فرمایا، پھر ہم نے وضو کا پانی پیش کیا اور نبی ﷺ نے وضو فرمایا، اور صحابہ کرام جن ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کے متعلق نہ بتاؤں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں؟ صحابہ جن ﷺ نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا طبعی ناپسندیدگی کے باوجود مکمل (احتیاط کے ساتھ) وضو کرنا، مسجدوں کی طرف کثرت سے جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

سليمان بن عمرو بن احوص کی اپنی والدہ سے روایت

(۲۳۶۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا شَهِدَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعُقَبَةِ وَالنَّاسُ يَرْمُونَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَقْتُلُوا أَوْ لَا تَهْلِكُوا أَنْفُسَكُمْ وَارْمُوا الْجَمْرَةَ أَوْ الْجَمْرَاتِ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَأَشَارَ شُعْبَةُ بِطَرْفِ إِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ

[راجع: ۱۶۱۸۵]

(۲۳۶۸۳) حضرت ام سلیمان بنی حنیئہ سے مروی ہے کہ میں نے دس ذی الحجہ کے دن نبی ﷺ کو طین وادی سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا لوگ بھی اس وقت رمی کر رہے تھے، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا، ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچانا، اور جب جمرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی کنکریاں استعمال کرو۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ جَارَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ کی ایک پڑوسی خاتون کی روایت

(۲۲۶۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي الْمُقْرِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عَيْسَى الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي جَارَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عَيْسَى فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَمَعَهُمَا إِنْسَانٌ قَالَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ (۲۲۶۸۳) نبی ﷺ کی ایک پڑوسی خاتون سے مروی ہے کہ وہ طلوع صبح صادق کے وقت نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنتی تھیں اے اللہ! میں قبر کے عذاب اور قبر کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

حَدِيثُ السَّعْدِيِّ عَنِ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ

سعدی رضی اللہ عنہ کی اپنے والد یا چچا سے روایت

(۲۲۶۸۵) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ السَّعْدِيِّ عَنِ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَكَانَ يَمُكُّ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا

(۲۲۶۸۵) سعدی رضی اللہ عنہ اپنے والد یا چچا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی نماز کا اندازہ لگایا ہے، نبی ﷺ رکوع اور سجدے میں اتنی دیر رکھتے تھے جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ کہا جاسکے۔

حَدِيثُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی حدیث

(۲۲۶۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى الْبُكَّاءِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أَصُوغُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُنَّ لَسَمِعْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَزِنًا بِوزنِ فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرَبَى

(۲۲۶۸۶) ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کا سنار تھا، انہوں نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیچی جائے، جو شخص اس میں اضافہ کرے یا اضافے کی درخواست کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

ایک خاتون صحابیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی روایت

(۲۲۶۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ خَالَتِهِ قَالَتْ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ إِصْبَعُهُ مِنْ لَدَغَةِ عَقْرَبٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ لَا عَدُوَّ وَإِنَّكُمْ لَا تَزَالُونَ تَقَاتِلُونَ عَدُوًّا حَتَّى يَأْتِيَ بِأَجُوجٍ وَمَأْجُوجٍ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْعُيُونِ شُهْبُ الشَّعَافِ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ

(۲۲۶۸۷) ابن حرملة اپنی خالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو کسی بچھونے ڈنک مارا، نبی ﷺ نے زخم پر پٹی باندھی ہوئی تھی اور خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے تم لوگ کہتے ہو کہ اب تمہارا کوئی دشمن نہیں رہا، حالانکہ تم خروج یا جوج ماجوج تک اپنے دشمنوں سے لڑتے رہو گے، جن کے چہرے چوڑے، آنکھیں چھوٹی اور سرخی مائل سفید بال ہوں گے اور وہ ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے محسوس ہوں گے، اور ان کے چہرے چھٹی ہوئی کمائوں کی طرح لگیں گے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

ایک خاتون صحابیہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کی روایت

(۲۲۶۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي حَشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهَا قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةِ خَيْبَرَ وَأَنَا سَادِسُ سِتِّ نِسْوَةٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَعَهُ نِسَاءً فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُنَّ وَبِأَمْرِ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَقُلْنَا خَرَجْنَا نُنَاولُ السُّهَامَ وَنَسْقِي النَّاسَ السَّوِيْقَ وَمَعَنَا مَا نُدَاوِي بِهِ الْجُرْحَى وَنَغْرِزُ الشَّعْرَ وَنُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ قُمْنَ فَاَنْصِرِيْنَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ أَخْرَجَ لَنَا سِيهَامًا كَسِيهَامِ الرَّجُلِ قُلْتُ يَا جَدَّةُ مَا أَخْرَجَ لَكُنَّ تَمْرًا [ضعف الخطابي إسناده. قال الألباني: ضعيف (أبوداود: ۲۷۲۹)].

[انظر: ۲۷۶۳۲].

(۲۲۶۸۸) حشر بن زیاد اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ نکلی، میں اس وقت چھ میں سے چھٹی عورت تھی، نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ ان کے ہمراہ خواتین بھی ہیں تو نبی ﷺ نے ہمارے پاس پیغام بھیجا کہ تم کیوں نہ ہو اور کس کی اجازت سے نکلی ہو؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم لوگ اس لئے نکلے ہیں تاکہ ہمیں بھی حصہ ملے، ہم لوگوں کو ستو گھول کر پلا سکیں، ہمارے پاس مریضوں کے علاج کا سامان بھی ہے، ہم بالوں کو کات لیں گی اور راہ خدا میں اس کے ذریعے ان کی مدد

کریں گی، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ واپس چلی جاؤ، جب اللہ نے خیر کو فتح کر دیا تو نبی ﷺ نے ہمیں بھی مردوں کی طرح حصہ مرحمت فرمایا، میں نے اپنی دادی سے پوچھا کہ دادی جان! نبی ﷺ نے آپ کو کیا حصہ دیا؟ انہوں نے جواب دیا کھجوریں۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۶۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ عَامِلًا عَلَى تَوْجِ وَأَنْتَى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَامَ عَلَى إِجَارٍ لَيْسَ عَلَيْهِ مَا يَدْفَعُ قَدَمَيْهِ فَخَرَّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ وَمَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ إِذَا ارْتَجَّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ [راجع: ۲۹، ۲۱۰].

(۲۲۶۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے گھر کی چھت پر سوئے جس کی کوئی منڈیر نہ ہو اور وہ اس سے نیچے گر کر مر جائے تو کسی پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے، اور جو شخص ایسے وقت میں سمندری سفر پر روانہ ہو جب سمندر میں طغیانی آئی ہوئی ہو اور مر جائے تو اس کی ذمہ داری بھی کسی پر نہیں ہے۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۲۶۹۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ الصِّيَاحِ قَالَ سُرَيْجٌ عَنِ الْحُرِّ عَنْ هُنَيْدَةَ بِنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ عَفَّانٌ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۳۷، النسائی: ۴/۲۰۵ و ۲۲۰ و ۲۲۱)]. قال شعيب: ضعيف لا اضطرابه. [انظر: ۲۷۰۰۱، ۲۷۹۲۰].

(۲۲۶۹۰) نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نو ذی الحجہ، دس محرم اور ہر مہینے کے تین دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ خَشْعَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قبیلہ خشعم کے ایک آدمی کی روایت

(۲۲۶۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هَمَّامِ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ خَشْعَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَوَقَفَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ

أَصْحَابُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي اللَّيْلَةَ الْكُنْزَيْنِ كَنْزَ فَارِسَ وَالرُّومِ وَأَمَدَّنِي بِالْمُلُوكِ مَلُوكِ حِمِيرٍ إِلَّا الْأَحْمَرَيْنِ وَلَا مَلَكَ إِلَّا لِلَّهِ يَأْتُونَ يَأْخُذُونَ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَيَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَهَا ثَلَاثًا

(۲۲۶۹۱) قبیلہ حَمِیر کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ہم لوگ غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک رات نبی ﷺ کہیں ٹھہرے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی ﷺ کے پاس جمع ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے دو خزانے عطا فرمائے ہیں، ایران اور روم کے خزانے، اور قبیلہ حَمِیر کے بادشاہوں سے اس میں اضافہ فرمایا ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی بادشاہ نہیں، وہ آ کر اللہ کے مال میں سے لیں گے اور راہِ خدا میں جہاد کریں گے، یہ جملہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۶۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى خَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَ جَرِيدَةً فَضَرَبَ بِهَا كَفِّي وَقَالَ اطْرَحْهُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَطَرَحْتُهُ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ قُلْتُ طَرَحْتُهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرْتُكَ أَنْ تَسْتَمَعَ بِهِ وَلَا تَطْرَحْهُ [راجع: ۱۸۴۷۹].

(۲۲۶۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے ایک ٹہنی لے کر میرے ہاتھ پر ماری اور مجھے حکم دیا کہ اسے اتار دوں، چنانچہ میں نے اسے باہر جا کر پھینک دیا، اور دوبارہ حاضر خدمت ہو گیا، نبی ﷺ نے پوچھا وہ انگوٹھی کیا ہوئی؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے پھینک دی میں نے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ اس سے کسی اور طرح فائدہ اٹھا لو، اسے پھینکو مت۔

حَدِيثُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث

(۲۲۶۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ الْمُرْنِيِّ فَدَخَلَ شَابَانٌ مِنْ وُلْدِ عُمَرَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَدَعَاهُمَا فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتُمَا وَقَدْ كَانَ أَبُو كَمَا يَنْهَى عَنْهَا قَالَا حَدَّثَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا عِنْدَهَا فَسَكَّتْ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمَا شَيْئًا

(۲۲۶۹۳) عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن مغفل مرزی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے دونو جوان آئے اور نماز عصر کے بعد دو سنتیں پڑھیں، حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو بھیج کر انہیں بلوایا اور فرمایا کہ یہ کون سی نماز ہے جو تم نے پڑھی ہے جبکہ تمہارے والد تو اس سے منع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو رکعتیں پڑھی ہیں، اس پر وہ خاموش ہو گئے اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رضی اللہ عنہ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۶۹۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَ لَجَدِّهِ صُحْبَةً أَنَّهُ خَرَجَ زَائِرًا لِرَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِهِ فَبَلَغَهُ شِكَاةُ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَيْتَكَ زَائِرًا عَائِدًا وَمُبَشِّرًا قَالَ كَيْفَ جَمَعْتَ هَذَا كُلَّهُ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ زِيَارَتَكَ فَبَلَغْتَنِي شِكَاةُكَ فَكَانَتْ عِيَادَةً وَأَبَشْرًا بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَبَقَتْ لِلْعَبْدِ مِنَ اللَّهِ مَنْرِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ ابْتِلَاءُ اللَّهِ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبْرَهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنْهُ [قال الألبانی: صحيح]

(أبو داود: ۳۰۹۰). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناده ضعيف.]

(۲۲۶۹۳) محمد بن خالد اپنے دادا سے ”جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل تھا“ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کے ارادے سے نکلے، راستے میں ان کی بیماری کا پتہ چلا تو ان کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں آپ کے پاس ملاقات کے لئے، عیادت کے لئے اور خوشخبری دینے کے لئے آیا ہوں، اس نے پوچھا کہ یہ ساری چیزیں ایک جگہ کیسے جمع ہو گئیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں جس وقت نکلا تھا تو اس وقت آپ سے ملاقات کا ارادہ تھا، راستے میں آپ کی بیماری کی خبر سنی تو یہاں پہنچ کر عیادت ہو گئی اور رہی خوشخبری تو وہ یہ ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ کے یہاں کسی بندے کا مقام و مرتبہ اس درجے سے آگے بڑھ جاتا ہے جہاں تک اس کا عمل نہیں پہنچتا، تو اللہ تعالیٰ اسے جسمانی، مالی یا اولاد کی طرف سے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، پھر اسے اس پر صبر بھی عطا کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس درجے تک جا پہنچتا ہے جو اس کے لئے طے ہو چکا ہوتا ہے۔

سابع مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۲۲۶۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَبْدَعُ بِبِي فَأَحْمِلْنِي قَالَ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ [راجع: ۱۷۲۱۲].

(۲۲۶۹۵) حضرت ابو مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرا سامان سفر اور سواری ختم ہو گئی ہے، لہذا مجھے کوئی سواری دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جس پر میں تمہیں سوار کر دوں، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسے آدمی کا پتہ نہ بتا دوں جو اسے سواری کے لئے جانور مہیا کر دے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۲۲۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرُوهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسَّنَةِ فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةَ فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرُهُمْ سِنًا وَلَا تَوْمَنًا رَجُلًا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَجْلِسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَكَ [راجع: ۱۷۱۸۹].

(۲۲۶۹۶) حضرت ابو مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں قرآن کا سب سے بڑا قاری ہو، اگر سب لوگ قراءت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ سنتوں کو جاننے والا امامت کرے، اگر اس میں بھی برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرے، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ آدمی امامت کرے، کسی شخص کے گھریا حکومت میں کوئی دوسرا امامت نہ کرائے، اسی طرح کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کے باعزت مقام پر نہ بیٹھے الا یہ کہ وہ خود اس کی اجازت دے دے۔

(۲۲۶۹۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ وَيَزِيدُ أَخْبَرَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ [راجع: ۱۷۱۹۹].

(۲۲۶۹۷) حضرت ابو مسعود رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ارات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۲۶۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَكِيمِ بْنِ أْفَلَحَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَرْبَعٌ خِلَالٍ أَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَمِّتَهُ إِذَا عَطَسَ وَإِذَا مَرِضَ أَنْ يَعُودَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَهُ [قال البوصيري: هذا اسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه): (۱۴۳۴). قال شعيب: صحيح لغيره].

(۲۲۶۹۸) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں، جب وہ دعوت کرے تو اسے قبول کرے، جب اسے چھینک آئے تو جواب دے، بیمار ہو تو عیادت کرے، اور جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔

(۲۲۶۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْإِيمَانُ هَاهُنَا الْإِيمَانُ هَاهُنَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي الْفِدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ [راجع: ۱۷۱۹۳].

(۲۲۶۹۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ کر کے دو مرتبہ فرمایا ایمان یہاں ہے، یاد رکھو! دلوں کی سختی اور درشتی ان متکبروں میں ہوتی ہے جو اونٹوں کے مالک ہوں، جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے یعنی ربیعہ اور مضر نامی قبائل میں۔

(۲۲۷۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَتَاخَرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ لَمُنْفَرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ [راجع: ۱۷۱۹۲].

(۲۲۷۰۰) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ فلاں آدمی (اپنے امام) کے خوف سے میں فجر کی نماز سے رہ جاؤں گا کیونکہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ دورانِ وعظ نبی ﷺ کو کبھی غضب ناک نہیں دیکھا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! تم میں سے بعض افراد دوسرے لوگوں کو متفر کر دیتے ہیں، تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے، اسے چاہئے کہ ہلکی نماز پڑھائے، کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

(۲۲۷۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [راجع: ۱۷۲۱۸].

(۲۲۷۰۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں نے پہلی نبوت کا جو کلام پایا ہے، اس میں یہ

بات بھی شامل ہے کہ جب تم میں شرم و حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو۔

(۲۲۷.۲) قَالَ ابْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [من زوائد القطيعي].

(۲۲۷.۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں نے پہلی نبوت کا جو کلام پایا ہے، اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم میں شرم و حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو۔

(۲۲۷.۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عُقَبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا فَيَحَامِلُ فَيَجِيءُ بِالْمُدِّ وَإِنْ لَبِغْصِهِمْ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ شَقِيقٌ فَرَأَيْتُ أَنَّهُ يُعْرَضُ بِنَفْسِهِ [صححه البخاری (۱۴۱۶)].

(۲۲۷.۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب صدقہ و خیرات کی ترغیب دیتے تو ہم میں سے ایک آدمی جا کر مزدوری کرتا اور ایک مد کما کر لے آتا (اور وہ صدقہ کر دیتا) جبکہ آج ان میں سے بعض کے پاس لاکھوں روپے ہیں، راوی حدیث شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غالباً اس سے ان کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا۔

(۲۲۷.۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ نَابِثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةً [راجع: ۱۷۲۱۰].

(۲۲۷.۴) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے اہل خانہ پر کچھ خرچ کرتا ہے اور ثواب کی نیت رکھتا ہے تو وہ خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

(۲۲۷.۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فِيكُمْ مُنَافِقِينَ فَمَنْ سَمَّيْتُ فَلْيَقُمْ ثُمَّ قَالَ قُمْ يَا فَلَانُ قُمْ يَا فَلَانُ قُمْ يَا فَلَانُ حَتَّى سَمَى سِتَّةً وَثَلَاثِينَ رَجُلًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ قَالَ فَمَرَّ عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ مِمَّنْ سَمَى مُقَنَّعٍ قَدْ كَانَ يَعْرِفُهُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ فَحَدَّثَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْدًا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ [راجع: ۱۷۲۳۴].

(۲۲۷.۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا تم میں سے بعض لوگ منافقین بھی ہیں، اس لئے میں جس کا نام لوں وہ اپنی جگہ کھڑا ہو جائے، پھر نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا اے فلاں! کھڑے ہو جاؤ، اس طرح نبی ﷺ نے ۳۶ آدمیوں کے نام لیے، پھر فرمایا یہ لوگ تم ہی میں تھے اس لئے اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ ہی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی پر گزر رہا جس نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا اور وہ ان

ہی آدمیوں میں سے تھا جن کے نام نبی ﷺ نے لیے تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے پچھاتے تھے، انہوں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ اس نے بتایا کہ نبی ﷺ نے آج یہ فرمایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا دور ہو جا۔

(۲۲۷.۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَفْيَانُ أَرَاهُ عِيَاضَ بْنَ عِيَاضٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [الخرجه عبد بن حميد (۲۳۷)۔
[سناده ضعيف]۔

(۲۲۷.۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷.۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامًا لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَللَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ فَإِنِّي أَعْتَقُهُ لِيُوجِبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۷۲۱۵]۔

(۲۲۷.۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن وہ اپنے کسی غلام کو مار پیٹ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بخدا! تم اس غلام پر جتنی قدرت رکھتے ہو، اللہ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں اسے اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔

(۲۲۷.۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ وَلَكِنْ أَنْتِ فُلَانًا فَأَتَى الرَّجُلَ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ عَامِلِهِ [راجع: ۱۷۲۱۲]۔

(۲۲۷.۸) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرا سامان سفر اور سواری ختم ہو گئی ہے، لہذا مجھے کوئی سواری دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جس پر میں تمہیں سوار کر دوں، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسے آدمی کا پتہ نہ بتا دوں جو اسے سواری کے لئے جانور مہیا کر دے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۲۲۷.۹) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أَرَى النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرْنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ [راجع: ۱۷۱۹۴].

(۲۲۷۰۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اتنی دیر سکوت فرمایا کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ کاش! ہم نے یہ سوال پوچھا ہی نہ ہوتا، پھر فرمایا کہا کرو "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ" اور سلام کے الفاظ تو تم جانتے ہی ہو۔

(۲۲۷۱۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ ابْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ آخَرَ الصَّلَاةِ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ آخَرَ الصَّلَاةِ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهِذَا أَمْرٌ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَعْلَمَ مَا تُحَدِّثُ بِهِ يَا عُرْوَةُ أَوْ أَنَّ جَبْرِيلَ هُوَ الَّذِي أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَ الصَّلَاةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ كَانَ بِشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ [راجع: ۱۷۲۱۷].

(۲۲۷۱۰) امام زہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے عصر کی نماز مؤخر کر دی، تو عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس آ کر کہا کہ ایک مرتبہ کوفہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بھی نماز عصر میں تاخیر کر دی تھی، تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تھا یہ کیا مغیرہ! کیا آپ یہ بات جانتے نہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس وقت نماز پڑھی، اسی طرح پانچوں نماز کے وقت وہ آئے اور وقت مقرر کیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ حدیث سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا عروہ! اچھی طرح سوچ سمجھ کر کہو، کیا جبریل نے نماز کا وقت متعین کیا تھا؟ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! بشیر بن ابی مسعود نے مجھ سے اسی طرح یہ حدیث بیان کی ہے۔

(۲۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا آنا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي إِذَا رَجُلٌ يَنَادِي مِنْ خَلْفِي أَعْلَمَ يَا أَبَا مَسْعُودٍ أَعْلَمَ يَا أَبَا مَسْعُودٍ فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا قَالَ فَحَلَفْتُ لَا أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي أَبَدًا

(۲۲۷۱۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں اپنے کسی غلام کو مار پیٹ رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز رہنے دیں سنائی دی اے ابو مسعود! یاد رکھو! میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخدا! تم اس غلام پر جتنی قدرت رکھتے ہو، اللہ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، اسی وقت میں نے قسم کھالی کہ آئندہ کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

(۲۲۷۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَزَالُ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وَلَاتُهُ حَتَّى تُحْدِثُوا أَعْمَالًا فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقٍ فَالْتَحَوْكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [راجع: ۱۷۲۱۵].

(۲۲۷۱۲) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے فرمایا یہ حکومت اس وقت تک تمہارے درمیان رہے گی اور تم اس وقت تک اس پر حکمران رہو گے جب تک نئی بدعات ایجاد نہ کر لو، جب تم ایسا کرنے لگو گے تو اللہ تم پر اپنے بدترین مخلوق کو مسلط کر دے گا، اور وہ تمہیں اس طرح چھیل دیں گے جیسے لکڑی کو چھیل دیا جاتا ہے۔

(۲۲۷۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ فَالْتَحَوْكُمْ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ وَقَالَ فَالْتَحَوْكُمْ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [انظر: ۲۲۷۱۹].

(۲۲۷۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۱۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْتِيَنَّ أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِسَبْعِ مَائًا نَاقَةٌ مَخْطُومَةٌ [راجع: ۱۷۲۲۲].

(۲۲۷۱۴) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے راہِ خدا میں ایک اونٹنی صدقہ کر دی جس کی ناک میں نکیل بھی پڑی ہوئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن یہ سات سواونٹیاں لے کر آئے گی جن کی ناک میں نکیل پڑی ہوگی۔

(۲۲۷۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ فَذَكَرَهُ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ لَتَأْتِيَنَّ

(۲۲۷۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْبَرَادِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِلَّا أَصَلَى بِكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَافَى بَيْنَ إِبْطَيْهِ قَالَ ثُمَّ قَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ وَجَافَى بَيْنَ إِبْطَيْهِ قَالَ ثُمَّ قَامَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هَكَذَا

(۲۲۷۱۶) سالم البراد رضی اللہ عنہ "جو ایک قابل اعتماد راوی ہیں" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نماز کا طریقہ پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ یہ کہہ

راہوں نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی، رفع یدین کیا رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا، اور ہاتھوں کو بغلوں سے جدا لھا، پھر سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھا پھر سر ٹھا کر سیدھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھ کر دکھائیں۔

(۲۲۷۱۷) حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَفَعَهُ وَقَالَ شَاذَانَ مَرَّةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

(۲۲۷۱۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

(۲۲۷۱۸) وَذَكَرَ شَاذَانَ اَيْضًا حَدِيثَ الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ [راجع: ۱۷۲۱۲].

(۲۲۷۱۸) اور شاذان نے یہ حدیث بھی ذکر کی کہ جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و اب ملتا ہے۔

(۲۲۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَزَالُ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وُلَاتُهُ مَا لَمْ تُحَدِّثُوا فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ وَالتَّحَوُّكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [راجع: ۲۲۷۱۳].

(۲۲۷۱۹) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے قریش سے فرمایا یہ حکومت اس وقت تک تمہارے درمیان ہے گی اور تم اس وقت تک اس پر حکمران رہو گے جب تک نئی بدعات ایجاد نہ کر لو، جب تم ایسا کرنے لگو گے تو اللہ تم پر اپنی ترین مخلوق کو مسلط کر دے گا، اور وہ تمہیں اس طرح چھیل دیں گے جیسے لکڑی کو چھیل دیا جاتا ہے۔

وَمِنْ حَدِيثِ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۷۲۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءَ يَقُوْلُ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ اَبِي قَبِيْلٍ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ اَنْ لِي الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا بِهَذِهِ اَلْاَيَةِ يَا عِبَادِيَ اَلَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ اِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ فَمَنْ اَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِلَّا وَمَنْ اَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۲۷۲۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس آیت کے بدلے میں مجھے دنیا و ما فیہا بھی مل جائے تو مجھے پسند نہیں یا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ..... ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! شرک کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر تھوڑی دیر بعد تین مرتبہ فرمایا سوائے مشرک کے۔

(۲۲۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ حَدَّثَنِیْ حَمِیْدُ الشَّامِیُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِهَیِّ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِاِنْسَانٍ فَاِطْمَءُ وَاوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ اِذَا قَدِمَ فَاِطْمَءُ قَالَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ فَاَتَاهَا فَاِذَا هُوَ يَمْسَحُ عَلٰی بَابِهَا وَرَاى عَلٰی الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ قَلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَرَجَعَ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا فَلَمَّا رَاَتْ ذَلِكَ فَاِطْمَءُ ظَنَّتْ اَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا مِنْ اَجْلِ مَا رَاى فَهَتَكَتُ السُّتْرَ وَنَزَعْتُ الْقَلْبَيْنِ مِنَ الصَّبِيَّيْنِ فَقَطَعْتُهُمَا فَبَكَى الصَّبِيَّانِ فَقَسَمْتُهُ بَيْنَهُمَا فَاَنْطَلَقَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثُوْبَانَ اذْهَبْ بِهَذَا اِلَى بَنِي فُلَانٍ اَهْلُ بَيْتٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَاشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسُوَارِيْنَ مِنْ عَاجٍ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَا اُحِبُّ اَنْ يَأْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِيْ حَيَاتِهِمْ الدُّنْيَا

(۲۲۷۲۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہوتے تو اپنے اہل خانہ میں سے سب سے آخر میں جس سے ملاقات کرتے وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں، اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے جس کے یہاں تشریف لے جاتے وہ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں، ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو حسب معمول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے، وہاں پہنچے تو گھر کے دروازے پر پردہ دکھائی دیا، اور حضرات حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں چاندی کے کنگن نظر آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے گئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر سمجھ گئیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہی چیزوں کو دیکھ کر واپس چلے گئے ہیں، چنانچہ انہوں نے پردہ پھاڑ دیا اور دونوں بچوں کے ہاتھوں سے کنگن اتار کر توڑ ڈالے، اس پر دونوں بچے رونے لگے، اور روتے روتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنگن ”جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں تقسیم کر دیئے تھے“ ان سے لے لیے اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ثوبان! اسے بنو فلاں (اہل مدینہ کے ایک گھر کے متعلق فرمایا) کے پاس لے جاؤ، اور فاطمہ کے لئے ایک یمنی ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ، کیونکہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ یہ اپنی حلال چیزیں بھی دنیا میں کھالیں۔

(۲۲۷۲۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى وَابُو الْيَمَانِ وَهَذَا حَدِيثُ اِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ الْاُمْلُوْكِيِّ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ لَّهُ اِنَّا مُدْلِجُونَ فَلَا يَدْخُلُجَنَّا مُصْعَبٌ وَلَا مُضْعِفٌ فَاذْلَجَ رَجُلٌ عَلٰی نَاقَةٍ لَّهُ صَعْبَةٌ فَسَقَطَتْ فَاَنْدَقْتُ فَاِخَذَهُ فَمَاتَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ ثُمَّ

أَمْرٌ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ لِعَاصٍ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ لِعَاصٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [أخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ (۱۲۳۶)]. قَالَ شُعَيْبٌ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَ مَتْنُهُ مُنْكَرٌ.

(۲۲۷۲۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی سفر میں فرمایا ہم رات کو سفر پر روانہ ہوں گے اس لئے کوئی شخص کسی بھرے ہوئے یا کمزور جانور پر سواری نہ کرے، اس ہدایت کے باوجود ایک آدمی ایک سرکش اونٹنی پر سوار ہو گیا، راستے میں وہ کہیں گرا اور اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لیں، پھر ایک منادی کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ کسی نافرمان کے لئے جنت حلال نہیں ہے، تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۷۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [صَحِيحُهُ مُسْلِمٌ (۵۹۱)، وَابْنُ حَزِيمَةَ (۷۳۷ وَ ۷۳۸) وَابْنُ حِبَّانٍ (۲۰۰۳)]. [انظر: ۲۲۷۷۲].

(۲۲۷۲۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر یہ دعاء کرتے کہ اے اللہ! تو ہی حقیقی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔

(۲۲۷۲۴) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ثُوبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَكْفَلُ لِي بِوَاحِدَةٍ وَاتَّكَفَلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُوبَانُ أَنَا قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ يَعْينِي شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ لَا يَسْأَلُ [قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (أَبُو دَاوُدَ: ۱۶۴۳)] قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ وَهَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ [انظر: ۲۲۷۳۲].

(۲۲۷۲۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا۔

(۲۲۷۲۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمِ اللَّخْمِيِّ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيِّ فَحَمَلَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَرِيدِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوْضِ فَقَدِمَ بِهِ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ ثُوبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَانَ الْبُلْقَاءِ مَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ النُّجُومِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُمُ الشُّعْتُ رُؤُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِمَاتِ وَلَا تَفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ

السَّدَدِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَقَدْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِمَاتِ وَفَتَحْتُ لِي السَّدَدُ إِلَّا أَنْ يَرْحَمَنِي اللَّهُ وَاللَّهُ لَا جَرَمَ أَنْ لَا أَذْهَنَ رَأْسِي حَتَّى يَشَعَّتْ وَلَا أُغْسِلَ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَسَبَّحَ [صححه الحاكم (۱۷۴/۴). قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: صحیح المرفوع منه (ابن ماجه: ۲۴۱۲، الترمذی: ۲۴۴۴). قال

شعیب: صحیح دون ((أول الناس)).

(۲۲۷۲۵) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ڈاکے کے ذریعے ایک مرتبہ ابوسلام حبشی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، وہ ابوسلام سے حوض کوثر کے متعلق پوچھنا چاہتے تھے، چنانچہ وہ آگئے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میرے حوض کی لمبائی چوڑائی اتنی ہے جتنی عدن اور عمان بلقاء کے درمیان ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، اس کے کٹورے آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گے، جو اس کا ایک گھونٹ پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، سب سے پہلے اس حوض پر فقراء مہاجرین آئیں گے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے سروں کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے میلے ہوں گے، جو ناز و نعم میں پٹی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکے ہوں گے اور نہ ہی ان کے لئے بند دروازے کھولے جاتے ہوں گے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ میں نے تو ناز و نعم میں پٹی ہوئی عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لیے تو بند دروازے بھی کھولے جاتے ہیں، اب اللہ ہی مجھ پر رحم فرمائے، بخدا! اب میں اس وقت تک اپنے سر پر تیل نہیں لگاؤں گا جب تک وہ پراگندہ نہ ہو جائے اور اپنے جسم پر پہنے ہوئے کپڑے اس وقت تک نہیں دھوؤں گا جب تک وہ میلے نہ ہو جائیں۔
(۲۲۷۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا أَوْ أَحْرَقَ نَخْلًا أَوْ قَطَعَ شَجَرَةً مُثْمِرَةً أَوْ ذَبَحَ شَاةً لِأَهَابِهَا لَمْ يَرْجِعْ كَفَافًا

(۲۲۷۲۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (میدان جہاد میں) کسی نابالغ بچے یا انتہائی عمر رسیدہ آدمی کو قتل کرے، یا کسی باغ کو آگ لگا دے، یا کسی پھل دار درخت کو کاٹ ڈالے، یا کھال حاصل کرنے کے لئے کسی بکری کو ذبح کر ڈالے تو وہ برابر سراپس نہیں آیا۔

(۲۲۷۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكَبِيرَ وَالذَّيْنِ وَالغُلُولِ [صححه الحاكم (۲۶/۲) قال الألبانی: شاذ بهذا اللفظ (ابن ماجه: ۲۴۱۲، الترمذی: ۱۵۷۳). قال شعیب: إسناده صحیح |

(۲۲۷۲۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قِيلَ لِثُوبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَكْذِبُونَ عَلَيَّ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [انظر: ۲۲۸۰۶].

(۲۲۷۲۸) سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ میری طرف جھوٹی نسبت کرتے ہو، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

(۲۲۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [انظر: ۲۲۷۹۳].

(۲۲۷۲۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجُودِيِّ عَنْ بَلَجٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ وَكَانَ قَاصَّ النَّاسِ بِقُسْطَنْطِينِيَّةَ قَالَ قِيلَ لِثُوبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ [اخرجه الطبرانی (۱۴۴۰)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف [انظر: ۲۲۸۰۷].

(۲۲۷۳۰) ابوشیبہ مہری رضی اللہ عنہ "جو قسطنطنیہ میں وعظ گوئی کیا کرتے تھے" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا روزہ ختم کر دیا۔

(۲۲۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَادَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَهُوَ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ [صححه مسلم (۲۵۶۸) قال الترمذی: حسن صحيح] [انظر: ۲۲۷۳۳، ۲۲۷۴۸].

[۲۲۸۱۵، ۲۲۸۱۰، ۲۲۸۰۸، ۲۲۸۰۳، ۲۲۷۸۶، ۲۲۷۷۱، ۲۲۷۶۷].

(۲۲۷۳۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ مَا ثُوبَانَ قَالَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكْفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ شَيْئًا وَأَتَكْفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثُوْبَانٌ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا [راجع: ۲۲۷۲۴].

(۲۲۷۳۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا۔

(۲۲۷۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَإِنَّهُ فِي أَخْرَافِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۷۳۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثُوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ [انظر: ۲۲۷۴۳، ۲۲۷۹۹، ۲۲۸۰۵، ۲۲۸۲۱، ۲۲۸۲۲].

(۲۲۷۳۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۲۲۷۳۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعِطِيُّ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يَدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ [صححه مسلم (۴۸۸)، وابن خزيمة (۳۱۶)، وابن حبان (۱۷۳۵)].

(۲۲۷۳۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعِطِيُّ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يَدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ [انظر: ۲۲۷۷۵].

(۲۲۷۳۵) معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، تو میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ کے نزدیک پسندیدہ کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کی برکت سے اللہ مجھے جنت میں داخل فرمادے، اس پر وہ خاموش رہے، تین مرتبہ سوال اور خاموشی کے بعد انہوں نے فرمایا کہ یہی سوال میں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کثرت سجدہ کو اپنے اوپر لازم کر لو، کیونکہ تم اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر

(۲۲۷۳۵) معدان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، تو میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ کے نزدیک پسندیدہ کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کی برکت سے اللہ مجھے جنت میں داخل فرمادے، اس پر وہ خاموش رہے، تین مرتبہ سوال اور خاموشی کے بعد انہوں نے فرمایا کہ یہی سوال میں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کثرت سجدہ کو اپنے اوپر لازم کر لو، کیونکہ تم اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر

دے گا اور ایک گناہ معاف فرمادے گا۔

(۲۲۷۳۶) قَالَ مَعْدَانٌ ثُمَّ لَقِيتُ ابا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثُوْبَانَ

(۲۲۷۳۶) معدان کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے وہی جواب دیا جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

(۲۲۷۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [قال البوصيري:

هذا الحديث رجاله ثقات الثبات إلا أنه منقطع قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۲۷۷). [انظر: ۲۲۸۰۰].

(۲۲۷۳۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثابت قدم رہو، تمام اعمال کا تو تم کسی صورت احاطہ نہیں کر سکتے، البتہ یاد رکھو کہ تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۲۷۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلْتُ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ [انظر: ۲۲۸۰۴].

(۲۲۷۳۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بغیر کسی خاص وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اس پر جنت کی مہک بھی حرام ہوگی۔

(۲۲۷۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ دِينَارٍ دِينَارٍ أَنْفَقَهُ رَجُلٌ عَلَى عِيَالِهِ أَوْ عَلَى دَائِيَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۲۲۷۳۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل عیال پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنی سواری پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

(۲۲۷۴۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلَيْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثُوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَسَأَلْتُهُ

عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَا صَبَبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ [راجع: ۲۲۰۴۴].

(۲۲۷۴۰) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قے آگئی جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا روزہ ختم کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوگئی تو میں نے ان سے بھی اس کے متعلق پوچھا،

تو انہوں نے فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی ڈال رہا تھا۔

(۲۲۷۴۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبَانًا هِشَامَ الدَّسْتَوَائِيَّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ

وَالْمَحْجُومُ [صححه ابن خزيمة (۱۹۶۲ و ۱۹۸۳) والحاكم (۴۲۷/۱) قال الألبانی صحیح (أبو داود ۲۳۶۷ و ۲۳۷۱، ابن ماجه: ۱۶۸۰)]. [انظر: ۲۲۷۷۴، ۲۲۷۹۶، ۲۲۸۱۴].

(۲۲۷۳۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزرا ایک آدمی پر ہوا جو رمضان کے مہینے میں سینگی لگوار ہاتھ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبُرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَّوْا إِلَيْهِ مَا أَصَابَهُمْ مِنَ الْبُرْدِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ [قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۱۴۶)].

(۲۲۷۴۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہیں روانہ فرمایا، راستے میں سردی کا موسم آ گیا، جب وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس پہنچے تو سردی کی شدت سے پہنچنے والی تکلیف کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عماموں اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دے دیا۔

(۲۲۷۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جِنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴].

(۲۲۷۴۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، اور ایک قیراط کا پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۲۲۷۴۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَقَبَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ وَأَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ ثَوْبَانُ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا يَقُولُ لِأَحَدٍ نَاوِلْنِيهِ حَتَّى يَنْزِلَ فَيَتَنَاوَلَهُ [قال الألبانی: صحیح]

(ابن ماجه: ۱۸۳۷، النسائی: ۹۶/۵) قال شعيب: صحیح وهذا إسناد حسن. [انظر: ۲۲۷۶۸، ۲۲۷۸۷، ۲۲۷۸۸].

(۲۲۷۴۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۲۲۷۴۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لِيُحْرَمَ الرِّزْقَ بِالدَّنْبِ يُصِيبُهُ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ [صححه الحاكم (۴۹۳/۱) قال الألبانی حسن دون ((إن الرجل... تصبه)) (ابن ماجه: ۹۰]

[و ۴۰۲۲]. [انظر: ۲۲۷۷۷، ۲۰، ۲۲۸۰].

(۲۲۷۳۵) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے، اور تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(۲۲۷۴۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّيَّاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ خُرَّاسَانَ فَاتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمُهَدِيَّ

(۲۲۷۳۶) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے آتے ہوئے دیکھو تو ان میں شامل ہو جاؤ کیونکہ اس میں خلیفۃ اللہ امام مہدی رضي الله عنه ہوں گے۔

(۲۲۷۴۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا لِقُرَيْشٍ مَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ

(۲۲۷۳۷) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قریش جب تک تمہارے لیے سیدھے رہیں، تم بھی ان کے لئے سیدھے رہو۔

(۲۲۷۴۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيلَ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۷۳۸) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۴۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثِ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالذَّنِّ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۷۲۷].

(۲۲۷۳۹) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَعْنَى ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحِيَّةٌ ثُمَّ قَالَ يَا ثُوبَانَ أَصْلِحْ لِحِمِّ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ [صححه مسلم (۱۹۷۵)، وابن حبان (۵۹۳۲)]. [انظر: ۲۲۷۸۵].

(۲۲۷۵۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور ذبح کیا اور فرمایا ثوبان! اس بکری کا گوشت خوب اچھی طرح سنبھال لو، چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ تشریف آوری تک اس کا گوشت کھلاتا رہا۔

(۲۲۷۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَتْ الْاَلِدِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَدْ نَزَلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا نَزَلَ فَلَوْ أَنَا عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ اتَّخَذْنَاهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ [صححه الحاكم (۴۰۸/۱). قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۸۵۶، الترمذی: ۳۰۹۴)]. [انظر: ۲۲۸۰۱].

(۲۲۷۵۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ”وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے.....“ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں شریک تھے تو کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ سونا اور چاندی کے متعلق تو جو حکم نازل ہونا تھا وہ ہو گیا، اب اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم وہی اپنے پاس رکھ لیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور مسلمان بیوی ہے جو اس کے ایمان پر اس کی مدد کرنے والی ہو۔

(۲۲۷۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْاَلِئْمَةَ الْمُضِلِّينَ [قال الترمذی: حسن صحيح، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۵۲، ابن ماجه: ۳۹۵۲، الترمذی: ۲۲۲۹)]. [انظر: ۲۲۵۳، ۲۲۸۱۷].

(۲۲۷۵۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۷۵۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْاَلِئْمَةَ الْمُضِلِّينَ [راجع: ۲۲۷۵۶].

(۲۲۷۵۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۷۵۴) وَبِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ زَوَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مَلِكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَإِنِّي أُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يَهْلِكُوا بِسَنَةِ بَعَامَةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بِيضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يَرُدُّ وَقَالَ يُونُسُ لَا يَرُدُّ وَإِنِّي أُعْطِيتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكُهُمْ بِسَنَةِ بَعَامَةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بِيضَتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا

أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْإِنَّمَةَ الْمُضِلِّينَ [صححه مسلم (۲۸۸۹)، وابن حبان (۷۲۳۸)، والحاكم (۴/۴۴۸)].

[راجع: ۲۲۷۵۲].

(۲۲۷۵۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ساری زمین کو سمیٹ دیا چنانچہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک کا علاقہ مجھے سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے ہیں، اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے یہ درخواست کی کہ وہ اسے عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اور ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں خوب قتل کرے تو میرے رب نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، میں نے جو فیصلہ کر لیا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، میں نے آپ کی امت کے حق میں آپ کی یہ دعاء قبول کر لی کہ میں انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان میں خوب قتل و غارت گری کرے، گو کہ ان پر ان کے دشمن اکناف عالم سے جمع ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو فناء کرنے لگیں گے، اور مجھے اپنی امت پر گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۷۵۵) وَإِذَا وُضِعَ فِي أُمَّتِي السَّيْفُ لَمْ يَرْفَعْ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [قال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی:

صحیح (أبو داود: ۴۲۵۲، ابن ماجة: ۳۹۵۲، الترمذی: ۲۲۰۲)]. [انظر: ۲۲۸۱۸].

(۲۲۷۵۵) اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔

(۲۲۷۵۶) وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ حَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ [قال

الترمذی: حسن صحیح قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۴۲۵۲، ابن ماجة: ۳۹۵۲، الترمذی: ۲۲۱۹)]. [انظر: ۲۲۸۱۹]

(۲۲۷۵۶) اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے نہ جا ملیں اور جب تک میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔

(۲۲۷۵۷) وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(۲۲۷۵۷) اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب آئیں گے جن میں سے ہر ایک بزعم خویش اپنے آپ کو نبی قرار دیتا ہوگا، حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲۲۷۵۸) وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

[صححه مسلم (۱۹۲۰)]. [انظر: ۲۲۷۶۶].

(۲۲۷۵۸) اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا جو ہمیشہ غالب رہے گا اور ان کی مخالفت کرنے والا کوئی شخص انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔

(۲۲۷۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوَصَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۲۷۵۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ نے جہنم سے محفوظ رکھا ہے، ایک گروہ ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

(۲۷۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا مَرْزُوقُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحِمَاصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أَفْقٍ كَمَا تَدَاعَى الْأَكْلَةُ عَلَى قِصْعَتِهَا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنْ تَكُونُونَ غُثَاءً كَغُثَاءِ السَّيْلِ يَنْتَزِعُ الْمَهَابَةَ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ وَيَجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قُلْنَا وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

(۲۷۶۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں دنیا کے ہر کونے سے مختلف قومیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں گی جیسے ایک کھلانے والی عورت اپنے پیالے کی طرف بلائی ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس زمانے میں ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس زمانے میں تمہاری تعداد تو بہت زیادہ ہوگی لیکن تم لوگ سمندر کے خس و خاشاک کی طرح ہو گے، تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال لیا جائے گا اور تمہارے دلوں میں ”وہن“ ڈال دیا جائے گا، ہم نے پوچھا کہ ”وہن“ سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندگی کی محبت اور موت سے نفرت۔

(۲۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ أَنَّ جَدَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهَا خَوَاتِيمٌ مِنْ ذَهَبٍ يُقَالُ لَهَا الْفَتْخُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَعُ يَدَهَا بِعُصْبَةٍ مَعَهُ يَقُولُ لَهَا يَسْرُكُ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ فِي يَدِكَ خَوَاتِيمَ مِنْ نَارٍ فَأَتَتْ فَاطِمَةَ فَشَكَّتْ إِلَيْهَا مَا صَنَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنْطَلَقْتُ أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَلْفَ الْبَابِ وَكَانَ إِذَا اسْتَأْذَنَ قَامَ خَلْفَ الْبَابِ قَالَ فَقَالَتْ لَهَا فَاطِمَةُ انْظُرِي إِلَى هَذِهِ السُّلْسِلَةِ الَّتِي أَهْدَاهَا إِلَيَّ أَبُو حَسَنِ قَالَ وَفِي يَدَيْهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ بِالْعَدْلِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَفِي يَدِكَ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ عَدَمَهَا عَدْمًا شَدِيدًا ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَأَمَرَتْ بِالسُّلْسِلَةِ فَبِيعَتْ فَاشْتَرَتْ بِشَمَنِهَا عَبْدًا فَأَعْتَقَتْهُ فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ

وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ [صححه الحاكم (۱۵۳/۳)]. قال الألبانی: صحیح (النسائی: ۱۵۸/۸). قال شعيب: رجاله ثقات.]

(۲۲۷۶۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنت ہبیرہ نامی ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھیاں تھیں، جنہیں ”فتح“ کہا جاتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لائٹھی سے اس کے ہاتھ کی انگوٹھیوں کو ہلاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ تمہارے ہاتھ میں آگ کی انگوٹھیاں ڈال دے؟ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رویے کی شکایت کی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ادھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر پہنچ کر دروازے کے پیچھے کھڑے ہو گئے ”جو کہ اجازت لیتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا“ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس خاتون سے فرما رہی تھیں یہ چین دیکھو جو مجھے ”ابوحسن“ نے ہدیے میں دی ہے، ان کے ہاتھ میں سونے کی ایک چین تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں داخل ہو کر فرمایا اے فاطمہ! بات انصاف کی ہونی چاہئے تاکہ کل کو لوگ فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر انگلی نہ اٹھائیں اس لئے تمہارے ہاتھ میں آگ کی یہ چین کیسی؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شدت کے ساتھ ندامت کا احسان دلایا اور وہاں بیٹھے بغیر ہی واپس چلے گئے، اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ چین فروخت کرنے کا حکم دے دیا چنانچہ اسے بیچ دیا گیا جس کی قیمت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات سنی تو خوشی سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا اللہ کا شکر کہ اس نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آگ سے بچا لیا۔

(۲۲۷۶۲) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّائِشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِي يَمْسِي بَيْنَهُمَا (۲۲۷۶۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے، دینے والے اور ان دونوں کے درمیان معاملہ طے کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۲۷۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا مَيْمُونُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُرِنِيُّ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ ثُوبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ النَّسَاءُ فِي الْأَجَلِ وَالزِّيَادَةُ فِي الرِّزْقِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (۲۲۷۶۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لمبی عمر اور وسعت رزق چاہتا ہو، اسے صلہ رحمی کرنی چاہئے۔

(۲۲۷۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا مَيْمُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ ثُوبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللَّهِ وَلَا يَزَالُ بِدَلِّكَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِحَبْرَيْلَ إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرَضِّيَنِي إِلَّا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرَيْلُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتَّى يَقُولُهَا أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ

(۲۲۷۶۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے اور اس میں مسلسل لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رضا کی تلاش میں ہے، آگاہ رہو کہ میری رحمت اس پر متوجہ ہے، حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ فلاں آدمی پر اللہ کی رحمت ہو، حاملین عرش بھی یہی کہتے ہیں، ان کے آس پاس کے فرشتے بھی یہی کہنے لگتے ہیں، حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں کے لوگ بھی کہنے لگتے ہیں، پھر یہ بات زمین پر اتار دی جاتی ہے۔

(۲۲۷۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ ثُوبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذُوا عِبَادَ اللَّهِ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَطْلُبُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ طَلَبَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ طَلَبَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ فِي بَيْتِهِ

(۲۲۷۶۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بندوں کو مت ستایا کرو، انہیں عار مت دلایا کرو اور ان کے عیوب تلاش نہ کیا کرو کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیوب تلاش کرنا ہے، اللہ اس کے عیوب کو تلاش کرنے لگتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس کے گھر کے اندر ہی رسوا کر دیتا ہے۔

(۲۲۷۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَدَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۲۷۵۸].

(۲۲۷۶۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا جو ہمیشہ غالب رہے گا اور ان کی مخالفت کرنے والا کوئی شخص انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔

(۲۲۷۶۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ عَفَّانُ عَنْ ثُوبَانَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ ابْنُ مَهْدِيٍّ [راجع: ۲۲۷۳۱]. [انظر: ۲۲۸۰۳].

(۲۲۷۶۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسْمَانَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ حَدَّثَنِي ثُوبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي وَاحِدَةً وَأَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَكَانَ سَوَاطِثُ ثُوبَانَ سَقَطَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ فَيُنْبِخُ حَتَّى يَأْخُذَهُ وَمَا يَقُولُ لِأَحَدٍ نَاوِلْنِيهِ [راجع: ۲۲۷۴۴].

(۲۲۷۶۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا اگر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۲۲۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ ثُمَّ عَلَى نَفْسِهِ ثُمَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ فَبَدَأَ بِالْعِيَالِ [صححه مسلم (۹۹۴)، وابن حبان (۴۲۴۲)]. [انظر: ۲۲۸۲۰].

(۲۲۷۶۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے یا اپنے آپ پر، یا راہِ خدا میں خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

(۲۲۷۷۰) وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَلَمْ يَرْفَعَهُ دِينَارٌ أَنْفَقَهُ رَجُلٌ عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (۲۲۷۷۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۷۷۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالِقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [راجع: ۲۲۷۳۲].

(۲۲۷۷۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر یہ دعاء کرتے کہ اے اللہ! تو ہی حقیقی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔

(۲۲۷۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَعْقَرٌ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَدُودٌ عَنْهُ النَّاسُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ وَأَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَنْهُمْ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَعَتُهُ قَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عُمَانَ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِي [صححه مسلم

(۲۳۰۱)، وابن حبان (۶۴۵۶). [انظر: ۲۲۷۹۰، ۲۲۷۹۴، ۲۲۸۱۱، ۲۲۸۱۲].

(۲۲۷۷۳) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے۔

(۲۲۷۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُقْعِ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۴۱].

(۲۲۷۷۳) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں سیٹھی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیٹھی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي مَعْدَانٌ قَالَ قُلْتُ لِثُوبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا حَدِيثًا يَنْفَعُنَا اللَّهُ بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [راجع: ۲۲۷۳۵].

(۲۲۷۷۵) معدان رضي الله عنه کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضي الله عنه سے میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنا دیجئے جس کی برکت سے اللہ مجھے نفع عطا فرمادے، انہوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف فرمادے گا۔

(۲۲۷۷۶) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الدَّمَارِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ فَشَهْرُ بَعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَصِيَامُ سِنَةِ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ فَذَلِكَ تَمَامُ صِيَامِ السَّنَةِ [صححه ابن حبان (۳۶۳۵)، ابن حزيمة (۲۱۱۵)]. قال الألبانی: صحيح (ابن

ماجة: ۱۷۱۵). قال شعيب صحيح وهذا إسناد حسن.

(۲۲۷۷۶) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے تو وہ ایک مہینہ دس مہینوں کے برابر ہوگا اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لینے سے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۲۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالدَّنْبِ يُصِيبُهُ [راجع: ۲۲۷۴۵].

(۲۲۷۷۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی اور انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے۔

(۲۲۷۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ وَعِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا تَفْلِحُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَقَالَ عِصَامٌ وَلَا يُحَافِظُ

(۲۲۷۷۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثابت قدم رہو، کامیاب ہو جاؤ گے، تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۲۷۷۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَتَّى الْمُؤَدِّيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرِيٍّ مِنْ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَوْمَ قَوْمًا فَيَخْتَصُّ نَفْسَهُ بِدُعَاءٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ [حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح آخره (أبو داود: ۹۰، ابن ماجه: ۶۱۹ و ۹۲۳. الترمذی: ۳۵۷). قال شعيب: صحيح لغيره [بتكرار بعده].

(۲۲۷۷۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان آدمی کے لئے حلال نہیں ہے کہ اجازت لیے بغیر کسی شخص کے گھر میں نظر بھی ڈالے، اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا داخل ہو گیا، اور کوئی ایسا شخص جو کچھ لوگوں کی امامت کرتا ہو، مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء نہ کیا کرے، کیونکہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو ان کے ساتھ خیانت کرتا ہے اور کوئی آدمی پیشاب وغیرہ کا تقاضا دبا کر نماز نہ پڑھے بلکہ پہلے ہلکا پھلکا ہو جائے۔

(۲۲۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْخَطَّابِيَّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيحٍ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ بِإِسْنَادِهِ [راجع: ۲۲۷۷۹].

(۲۲۷۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۸۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ الْكَلَاعِيِّ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلَّمُ [إسناده ضعيف. نفى أبو بكر الأثرم ثبوته. قال الألبانی حسن (أبو داود: ۱۰۳۸، ابن ماجه: ۱۲۱۹)].

(۲۲۷۸۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر سہو کے لئے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔

(۲۲۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَمُصِمِ بْنِ زُرْعَةَ قَالَ شَرِيحُ بْنُ عُبَيْدِ مَرَضٍ ثَوْبَانَ

بِحُمْصٍ وَعَلَيْهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرَيْطٍ الْأَزْدِيُّ فَلَمْ يَعُدَّهُ فَدَخَلَ عَلَى ثُوبَانَ رَجُلٌ مِنَ الْكَلْبِيِّينَ عَائِدًا فَقَالَ لَهُ ثُوبَانُ أَتَكْتُبُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ اكْتُبْ لِي لِأَمِينِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْطٍ مِنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لِمُوسَى وَعِيسَى مَوْلَى بِحَضْرَتِكَ لَعُدَّتَهُ ثُمَّ طَوَى الْكِتَابَ وَقَالَ لَهُ أَتَبْلُغُهُ إِيَّاهُ فَقَالَ نَعَمْ فَاَنْطَلَقَ الرَّجُلُ بِكِتَابِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِ قُرَيْطٍ فَلَمَّا قَرَأَهُ قَامَ فَرِعًا فَقَالَ النَّاسُ مَا شَأْنُهُ أَحَدَتْ أَمْرٌ فَأَتَى ثُوبَانَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَعَادَهُ وَجَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ ثُوبَانَ بِرِدَائِهِ وَقَالَ اجْلِسْ حَتَّى أُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا [اخرجه الطبرانی (۱۴۱۳)]. قال شعيب: المرفوع

منه صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات.]

(۲۷۸۲) شرح بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہر ”حمص“ میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، اس زمانے میں حمص کے گورنر حضرت عبد اللہ بن قرط ازدی رضی اللہ عنہ تھے، وہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے نہیں آئے، اسی دوران کلاعمین کا ایک آدمی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کیا تم لکھنا جانتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا لکھو، چنانچہ اس نے گورنر حمص حضرت عبد اللہ بن قرط ازدی رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا ”نبی علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام ثوبان کی طرف سے، اما بعد! اگر تمہارے علاقے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کا کوئی غلام ہوتا تو تم اس کی عیادت کو ضرور جاتے، پھر خط لپیٹ کر فرمایا کیا تم یہ خط انہیں پہنچا دو گے؟ اس نے حامی بھری اور وہ خط لے جا کر حضرت عبد اللہ بن قرط رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

وہ خط پڑھتے ہی گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے، لوگ جسے دیکھ کر حیرانگی سے کہنے لگے کہ انہیں کیا ہوا؟ کوئی عجیب واقعہ پیش آیا ہے؟ وہ وہاں سے سیدھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے، گھر میں داخل ہوئے، ان کی عیادت کی اور تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے ان کی چادر پکڑ کر فرمایا بیٹھ جائیے، تاکہ میں آپ کو ایک حدیث سنا دوں جو میں نے نبی علیہ السلام سے سنی ہے، میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار ایسے آدمی جنت میں ضرور داخل ہوں گے جن کا کوئی حساب ہوگا اور نہ عذاب، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار افراد مزید ہوں گے۔

(۲۷۸۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عْتَبَةَ أَبِي أُمَيَّةَ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَسْوَدِيِّ عَنْ ثُوبَانَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى الْخِمَارِ ثُمَّ الْعِمَامَةَ [اخرجه الطبرانی (۱۴۰۹)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.]

(۲۷۸۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو وضو کے دوران موزوں پر، اور ہنسی پر اور عمامے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۷۸۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثُوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۲۲۷۸۳) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی سے سوال کرتا ہو جبکہ وہ اس کا ضرورت مند نہ ہو تو یہ قیامت کے دن اس کے چہرے پر داغ ہوگا۔

(۲۲۷۸۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَّةً لَهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا ثُوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ [راجع: ۲۲۷۵۰].

(۲۲۷۸۵) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور ذبح کیا اور فرمایا ثوبان! اس بکری کا گوشت خوب اچھی طرح سنبھال لو، چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ تشریف آوری تک اس کا گوشت کھلاتا رہا۔

(۲۲۷۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ يَعْنِي الْأَحْوَلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ يَعْنِي أَبَا قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنُعَائِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۷۸۶) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَقَبَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ أَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَرُبَّمَا سَقَطَ سَوْطُ ثُوْبَانَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا أَنْ يَنَالَهُ حَتَّى يَنْزِلَ إِلَيْهِ فَيَأْخُذَهُ [راجع: ۲۲۷۴۴].

(۲۲۷۸۷) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضي الله عنه نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۲۲۷۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي خُلَّةً وَأَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ فَذَكَرَ

مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۷۴۴].

(۲۲۷۸۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۸۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَرْزُوقٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ حَدَّثَنَا ثُوْبَانٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ الْحُمَّى وَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ وَلْيَسْتَقْبِلْ نَهْرًا جَارِيًا يَسْتَقْبِلُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ فَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَيَغْتَمِسُ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَتِسْعٍ فَإِنَّهُ لَا يَكَادُ يُجَاوِزُ التَّسْعَ يَأْذِنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [قال

الترمذی: غریب، قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۰۸۴)].

(۲۲۷۸۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے جو کہ آگ کا ایک حصہ ہے تو اسے چاہئے کہ اسے ٹھنڈے پانی سے بجھائے، اور کسی بہتی ہوئی نہر کے سامنے پانی کے بہاؤ کی سمت رخ کر کے کھڑا ہو جائے، اور یوں کہے ”بسم اللہ، اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا فرما اور اپنے رسول کو سچا کر دکھا“ اور یہ عمل طلوع آفتاب سے پہلے اور نماز فجر کے بعد ہونا چاہئے، اس کے بعد اس بہتی نہر میں تین مرتبہ غوطہ زنی کرے، اور یہ عمل تین دن تک کرے، اگر تین دن میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ دن تک، ورنہ سات، ورنہ نو دن تک یہ عمل کرے، وہ نو دن سے آگے نہ بڑھنے پائے گا ان شاء اللہ (تندرست ہو جائے گا)

(۲۲۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثُوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَبِعْقُرٍ حَوْضِي أَذُودُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ فَسُنِّلَ عَنْ عَرَضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عُمَانَ وَسُنِّلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَنْشَعِبُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِيهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ [راجع: ۲۲۷۷۳].

(۲۲۷۹۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، پھر کسی نے اس کے پانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے ان میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔

(۲۲۷۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فَارَقَ

الرُّوحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكَبِيرَ وَالْغُلُولَ وَالذَّنِينَ [راجع: ۲۲۷۲۷].

(۲۲۷۹۱) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَبَهْزٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ بَهْزٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْغُلُولِ وَالذَّنِينَ قَالَ بَهْزٌ وَالْكَبِيرِ [راجع: ۲۲۷۲۷].

(۲۲۷۹۲) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۲۹].

(۲۲۷۹۳) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۹۳) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا بَكَيْرُ بْنُ أَبِي السَّمِيطِ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن]. [سقط من الميمية].

(۲۲۷۹۳) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عِنْدَ عَقْرِ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ، إِنِّي لَأَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ، وَإِنَّهُ لَيَعْتُ فِيهِ مِيزَابَانِ [مِنَ الْجَنَّةِ]، أَحَدُهُمَا مِنْ وَرَقٍ وَالْآخَرُ مِنْ ذَهَبٍ، مَا بَيْنَ بَصْرَى وَصَنْعَاءَ أَوْ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَمَكَّةَ - أَوْ قَالَ - مِنْ مَقَامِي هَذَا إِلَى عُمَانَ [راجع: ۲۲۷۷۳. سقط من الميمية].

(۲۲۷۹۳) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے، ان میں سے ایک چاندی کا ہوگا اور دوسرا سونے کا، اور

اس حوض کی لمبائی بصری اور صنعاء، یا ایلہ اور مکہ، یا اس جگہ سے عمان تک ہوگی۔

(۲۲۷۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا مِنَ الْحَيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۳۷۰)].

(۲۲۷۹۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَرَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الْبُقْعِ فِي رَمَضَانَ رَأَى رَجُلًا يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۴۱].

(۲۲۷۹۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں سینگی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۹۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ أَبَا كَبْشَةَ السَّلُولِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّوْا وَقَارِبُوا وَاعْمَلُوا وَخَيْرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [صححه ابن حبان (۱۰۳۷)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناده حسن.

(۲۲۷۹۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثابت قدم رہو، قریب رہو اور نیک اعمال کرتے رہو، تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۲۷۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكَبِيرَ وَالَّذِينَ وَالْغُلُولِ [راجع: ۲۲۷۲۷].

(۲۲۷۹۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴].

(۲۲۷۹۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، اور ایک قیراط کا پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۲۲۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَيَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [راجع: ۲۲۷۳۷].

(۲۲۸۰۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثابت قدم رہو، تمام اعمال کا تو تم کسی صورت احاطہ نہیں کر سکتے، البتہ یاد رکھو کہ تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۲۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ مَا نَزَلَ قَالُوا فَأَيُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ قَالَ عُمَرُ أَنَا أَعْلَمُ ذَلِكَ لَكُمْ قَالَ فَأَوْضَعَ عَلَيَّ بَعِيرٍ فَأَدْرَكَهُ وَأَنَا فِي آثِرِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَالِ نَتَّخِذُ قَالَ لِيَتَّخِذُ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَزَوْجَةً تُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ [راجع: ۲۲۷۵۱].

(۲۲۸۰۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سونے چاندی کے متعلق وہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جو نازل ہوئی تو لوگ کہنے لگے کہ ہم کون سا مال اپنے پاس رکھا کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں پتہ کر کے بتاتا ہوں، چنانچہ انہوں نے اپنا اونٹ تیزی سے دوڑایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جالیا، میں بھی ان کے پیچھے تھا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کون سا مال اپنے پاس رکھیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور وہ مسلمان بیوی جو امورِ آخرت پر اس کی مدد کرنے والی ہو۔

(۲۲۸۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لِيُحْرَمَ الرِّزْقَ بِالدَّنْبِ يُصِيبُهُ وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ [راجع: ۲۲۷۴۵].

(۲۲۸۰۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے، اور تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(۲۲۸۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۸۰۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَادٌ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ وَذَكَرَ أَبَا أَسْمَاءَ وَذَكَرَ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا

رَائِحَةُ الْجَنَّةِ [صححه ابن حبان (۴۱۸۴)، والحاكم (۲۰۰/۲)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۲۲۶، ابن ماجه: ۲۰۵۵). [راجع: ۲۲۷۳۸].

(۲۲۸۰۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی خاص وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اس پر جنت کی مہک بھی حرام ہوگی۔

(۲۲۸۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبَعَ جِنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴].

(۲۲۸۰۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۲۲۸۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قِيلَ لِثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَتَكْذِبُونَ عَلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [راجع: ۲۲۷۲۸].

(۲۲۸۰۶) سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ میری طرف جھوٹی نسبت کرتے ہو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

(۲۲۸۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجَوْدِيِّ عَنْ بَلْجٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمُهْرِيِّ قَالَ وَكَانَ قَاصًّا النَّاسِ بِقُسْطَنْطِينِيَّةَ قَالَ قِيلَ لِثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءً فَأَفْطَرَ قَالَ حَجَّاجٌ قُسْطَنْطِينِيَّةَ [راجع: ۲۲۷۳۰].

(۲۲۸۰۷) ابوشیبہ مہری رضی اللہ عنہ ”جو قسطنطنیہ میں وعظ گوئی کیا کرتے تھے“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو قوی آئی تو نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا۔

(۲۲۸۰۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۸۰۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [مكرر ما قبله]. [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۸۰۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۸۱۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَبَعْقِرِ الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذُودٌ عَنْهُ النَّاسُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي هَذَا إِلَى عُمَانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَصُبُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِيهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا ذَهَبٌ وَالْآخَرُ وَرَقٌ [راجع: ۲۲۷۷۳].

(۲۲۸۱۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو ہٹا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس کی چوڑائی کتنی ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، پھر کسی نے اس کے پانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے، ان میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔

(۲۲۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ثُوبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۷۷۳].

(۲۲۸۱۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۸۱۳) حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْعِ
مَرًّا عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بَعْدَ مَا مَضَى مِنْ رَمَضَانَ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [قال الألبانى: صحيح (أبوداود: ۲۳۶۸، ابن ماجه: ۱۶۸۱)]. هذا الحديث مرسل.

قال شعيب: صحيح وهذا إسناد رجاله ثقات لكنه منقطع.

(۲۲۸۱۳) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہِ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں سیٹھی لگواتے
ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیٹھی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۸۱۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا
أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۴۱].

(۲۲۸۱۴) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سیٹھی لگانے والے اور لگوانے
والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۸۱۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ
الصَّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ
أَخَاهُ فَإِنَّهُ يَمْشِي فِي خَرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۸۱۵) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت
کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَلِكُهَا مَا
زَوَى لِي مِنْهَا وَأُعْطِيَتْ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةً بَعَامَةٍ وَلَا
يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بِيضَتَهُمْ حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا رُبْعُهُمْ يُهْلِكُ
بَعْضًا وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَفْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بِأَفْطَارِهَا [راجع: ۲۲۷۵۴].

(۲۲۸۱۶) حضرت ثوبان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ساری زمین کو سمیٹ دیا چنانچہ میں
نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک کا علاقہ مجھے سمیٹ کر دکھایا گیا
ہے اور مجھے دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے ہیں، اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے یہ درخواست کی کہ وہ اسے
عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اور ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں خوب قتل کرے (تو میرے رب نے فرمایا اے

محمد ﷺ، میں نے جو فیصلہ کر لیا ہے اسے کوئی ٹال نہیں سکتا، میں نے آپ کی امت کے حق میں آپ کی یہ دعاء قبول کر لی کہ میں انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان میں خوب قتل و غارت گری کرے، گو کہ ان پر ان کے دشمن اکنافِ عالم سے جمع ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو فناء کرنے لگیں گے۔

(۲۲۸۱۷) أَلَا وَإِنِّي أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَيْمَةَ الْمُضِلِّينَ [راجع: ۲۲۷۵۲].

(۲۲۸۱۷) اور مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۸۱۸) وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يَرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۲۷۵۵].

(۲۲۸۱۸) اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔

(۲۲۸۱۹) وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ [راجع: ۲۲۷۵۶].

(۲۲۸۱۹) اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے نہ جا ملیں اور جب تک میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔

(۲۲۸۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ دِينَارٍ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى دَائِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ مِنْ قَبِيلِهِ بَرًّا بِالْعِيَالِ قَالَ وَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالِهِ صِغَارًا يُعَقِّهُمُ اللَّهُ بِهِ [راجع: ۲۲۷۶۹].

(۲۲۸۲۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنی سواری پر خرچ کرے۔

(۲۲۸۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴].

(۲۲۸۲۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبلِ احد کے برابر ہے۔

(۲۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ قَالَ سُئِلَ سَعِيدٌ عَنِ الرَّجُلِ يَتَّبِعُ جَنَازَةً مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ الْقِيرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ أَحَدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴].

(۲۲۸۲۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضي الله عنه

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا أَتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُطْلِقُهُ إِلَّا الْعَدْلُ وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجْذَمًا [راجع: ۲۲۸۳۰].

(۲۲۸۲۳) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

(۲۲۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُرْحَبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيهِ خَمْسٌ خِلَالِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ هَبَطَ آدَمُ وَفِيهِ تُوَفِّيَ آدَمُ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُسْأَلُ اللَّهُ عَبْدٌ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ مَا لَمْ يُسْأَلْ مَائِمًا أَوْ قَطِيعَةً رَحِمَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا حَجَرٍ إِلَّا وَهُوَ يُشْفِقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

[اخرجه عبد بن حميد (۳۰۹) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۲۸۲۴) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جمعہ کے دن کے حوالے سے ہمیں یہ بتائیے کہ اس میں کیا خیر رکھی گئی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے متعلق پانچ اہم باتیں ہیں، اسی دن حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق ہوئی، اسی دن حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم جنت سے اتارے گئے، اسی دن اللہ نے حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کی، اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے جس میں بندہ اللہ سے جو بھی مانگتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے بشرطیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، کوئی مقرب فرشتہ، زمین و آسمان، پہاڑ اور پتھر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

(۲۲۸۲۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلَّنِي عَلَى صَدَقَةٍ قَالَ اسْقِ الْمَاءَ

(۲۲۸۲۵) حضرت سعد بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صدقے کا کوئی کام بتائیے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلایا کرو۔

(۲۲۸۲۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ فَاتَّصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءِ قَالَ فَبِتِلْكَ سِقَايَةَ آلِ سَعْدِ بِالْمَدِينَةِ [قال الألبانی حسن (النسائی: ۲۵۵/۶). قال شعيب: رجاله ثقات وهو منقطع]. [انظر: ۲۴۳۴۶].

(۲۲۸۲۶) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئیں تو انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ پھر کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلانا، راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں آل سعد کے پانی پلانے کی اصل وجہ یہی ہے۔

(۲۲۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ قَيْسٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَجَدُوا فِي كُتُبٍ أَوْ فِي كِتَابِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۳۴۳)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۲۸۲۷) قیس بن سعد کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی تحریرات میں یہ بات بھی پائی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۲۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُمْ عَلَى صَدَقَةٍ بَنِي فُلَانٍ وَانظُرْ لَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبُكْرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِكَ أَوْ عَلَى كَاهِلِكَ لَهُ رُغَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْرُفَهَا عَنِّي فَصَرَفَهَا عَنْهُ

(۲۲۸۲۸) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا فلاں قبیلے کے صدقات کی نگرانی اور دیکھ بھال کرو، لیکن قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تم اپنے کندھے پر کسی جوان اونٹ کو لادے ہوئے ہو اور وہ چیخ رہا ہو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر یہ ذمہ داری کسی اور کو دے دیجئے، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ ذمہ داری ان سے واپس لے لی۔

(۲۲۸۲۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ رَجُلٍ رَدَّهُ إِلَى سَعِيدِ الصَّرَافِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِخْنَةٌ حُبُّهُمْ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ [انظر: ۲۴۳۴۸].

(۲۲۸۲۹) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انصار کا یہ قبیلہ ایک آزمائش ہے یعنی ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے نفرت نفاق کی علامت ہے۔

(۲۲۸۳۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ فَائِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُوتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا لَا يَفْكُهُ مِنْ ذَلِكَ الْغُلُّ إِلَّا الْعَدْلُ وَمَا مِنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْذَمٌ [راجع: ۲۲۸۲۳].

(۲۲۸۳۰) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکتے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ نَعِيمٍ رضي الله عنه

حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَعِيمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [راجع: ۱۸۴۷۳].

(۲۲۸۳۱) حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں اللہ سے ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو کر رہے گا خواہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرتا ہو۔

حَدِيثُ رَعِيَةَ رضي الله عنه

حضرت رعیہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ جَاءَ رَعِيَةَ السُّحَيْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُغِيرَ عَلَيَّ وَلَدِي وَمَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا الْمَالُ فَقَدْ اِفْتِسِمَ وَأَمَا الْوَلَدُ فَادْهَبَ مَعَهُ يَا بِلَالُ فَإِنْ عَرَفْتَ وَلَدَهُ فَادْفَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَهَبَ مَعَهُ فَأَرَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ تَعْرِفُهُ قَالَ نَعَمْ فَادْفَعَهُ فَذَهَبَ إِلَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ أَنَّهُ أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُغَارَ عَلَيْهِ (۲۲۸۳۲) حضرت رعیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے اور مال کو حملہ کر کے چھین لیا گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مال تو تقسیم ہو چکا، البتہ بلال! انہیں اپنے ساتھ ان کے بچے کے پاس لے جاؤ، اگر ان کا بچہ انہیں شناخت کرے تو اسے ان کے حوالے کر دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور ان کا بیٹا دکھا دیا، اور اس سے پوچھا کہ تم انہیں پہچانتے ہو؟ اس نے اعتراف کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسے ان کے حوالے کر دیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ علماء کا خیال ہے کہ رعیہ قبل از حملہ اسلام قبول کر چکے تھے۔

فائدہ: مکمل وضاحت کے لئے اگلی حدیث پڑھیے۔

(۲۲۸۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رِغِيَةَ السُّحَيْمِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدِيمٍ أَحْمَرَ فَأَخَذَ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ بِهِ دَلْوَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَلَمْ يَدْعُوا لَهُ رَائِحَةً وَلَا سَارِحَةً وَلَا أَهْلًا وَلَا مَالًا إِلَّا أَخَذُوهُ وَانْفَلَتَ عُرْيَانًا عَلَى فَرَسٍ لَهُ لَيْسَ عَلَيْهِ قِشْرَةٌ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى ابْنَتِهِ وَهِيَ مُتَزَوِّجَةٌ فِي بَنِي هِلَالٍ وَقَدْ أَسْلَمَتْ وَأَسْلَمَ أَهْلُهَا وَكَانَ مَجْلِسُ الْقَوْمِ بَيْنَهَا فَدَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا مِنْ وَرَاءِ الْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتْهُ أَلْقَتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا قَالَتْ مَا لَكَ قَالَ كُلُّ الشَّرِّ نَزَلَ بِأَبِيكَ مَا تَرِكَ لَهُ رَائِحَةً وَلَا سَارِحَةً وَلَا أَهْلًا وَلَا مَالًا إِلَّا وَقَدْ أُخِذَ قَالَتْ دُعِيَتْ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ آيِنَ بَعْلِكَ قَالَتْ فِي الْإِبِلِ قَالَ فَآتَاهُ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ كُلُّ الشَّرِّ قَدْ نَزَلَ بِهِ مَا تَرِكَتُ لَهُ رَائِحَةً وَلَا سَارِحَةً وَلَا أَهْلًا وَلَا مَالًا إِلَّا وَقَدْ أُخِذَ وَأَنَا أُرِيدُ مُحَمَّدًا أَبَادِرُهُ قَبْلَ أَنْ يُقَسِّمَ أَهْلِي وَمَالِي قَالَ فَخُذْ رَاِحَتِي بِرَحِيلِهَا قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا قَالَ فَأَخَذَ قَعُودَ الرَّاعِي وَزَوَدَهُ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ قَالَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ إِذَا غَطَى بِهِ وَجْهَهُ خَرَجَتْ اسْتُهُ وَإِذَا غَطَى اسْتُهُ خَرَجَ وَجْهُهُ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يُعْرَفَ حَتَّى أَنْتَهِيَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَعَقَلَ رَاِحَتَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ بِحِذَانِهِ حَيْثُ يُصَلِّي فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْسُطْ يَدَيْكَ فَلَأُبَايِعَكَ فَبَسَطَهَا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ عَلَيْهَا قَبَضَهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثًا قَبَضَهَا إِلَيْهِ وَبَفَعَلَهُ فَلَمَّا كَانَتْ الثَّلَاثَةَ قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ رِغِيَةُ السُّحَيْمِيُّ قَالَ فَتَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَضُدَهُ ثُمَّ رَفَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا رِغِيَةُ السُّحَيْمِيُّ الَّتِي كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ كِتَابِي فَرَفَعَ بِهِ دَلْوَهُ فَأَخَذَ يَتَضَرَّعُ إِلَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلِي وَمَالِي قَالَ أَمَا مَالُكَ فَقَدْ قُسِمَ وَأَمَا أَهْلُكَ فَمَنْ قَدَّرْتَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ فَخَرَجَ فَإِذَا ابْنُهُ قَدْ عَرَفَ الرَّاحِلَةَ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَهَا

فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا ابْنِي فَقَالَ يَا بِلَالُ أَخْرُجْ مَعَهُ فَسَلُهُ أَبُوكَ هَذَا فَإِنْ قَالَ نَعَمْ فَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ فَخَرَجَ بِلَالٌ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبُوكَ هَذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا اسْتَعْبَرَ إِلَيَّ صَاحِبِهِ فَقَالَ ذَلِكَ جَفَاءُ الْأَعْرَابِ [اخرجه الطبرانی (۴۶۳۵)].

قال شعيب: رجاله ثقات. لكنه منقطع.

(۲۲۸۳۳) حضرت رعیہؓ سے مروی ہے کہ ان کے پاس نبی ﷺ کا سرخ چمڑے پر لکھا ہوا ایک خط آیا، انہوں نے اسے اپنے ڈول کا پیوند بنا لیا، کچھ عرصے بعد نبی ﷺ نے ان کے علاقے میں ایک لشکر روانہ فرما دیا جس نے ان کے پاس کچھ بھی نہ چھوڑا، نہ اہل خانہ اور نہ مال و دولت بلکہ سب کچھ لے گئے، وہ برہنہ ایک گھوڑے پر ”جو پالان سے محروم تھا“ جان بچا کر بھاگے، اور اپنی بیٹی کے پاس پہنچے جس کی شادی بنو ہلال میں ہوئی تھی اور اس نے اپنے گھر والوں کے ساتھ اسلام قبول کر لیا تھا، اور اس کے گھر کا محن لوگوں کی بینھک ہوتا تھا، اس لئے وہ گھوم کر پچھلے حصے سے گھر میں داخل ہوئے، ان کی بیٹی نے انہیں اس حال میں دیکھ کر پہننے کے لئے کپڑے دیئے اور پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیرے باپ پر بڑی سخت مصیبت آئی، اس کے پاس کچھ بھی نہیں رہا، اہل خانہ اور نہ ہی مال و دولت، سب کچھ چھین لیا گیا، اس نے پوچھا کہ آپ کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی؟ لیکن انہوں نے اس کا جواب دیئے بغیر پوچھا کہ تمہارا شوہر کہاں ہے؟ اس نے بتایا اونٹوں کے پاس ہیں۔

پھر وہ اپنے داماد کے پاس گئے، اس نے بھی پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے وہی جواب دیا، اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے اہل خانہ اور مال کے تقسیم ہونے سے پہلے محمد ﷺ کے پاس پہنچ جاؤں، اس نے کہا کہ پھر آپ میری سواری لے جائیں، انہوں نے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں، پھر اس نے چرواہے کا ایک جوان اونٹ لیا اور ایک برتن میں پانی کا توشہ دے کر روانہ کر دیا، ان کے جسم پر ایک کپڑا تھا لیکن وہ اتنا چھوٹا تھا کہ اگر اس سے چہرہ ڈھانپتے تو جسم کا نچلا حصہ برہنہ ہو جاتا اور اگر نچلے حصے کو ڈھانپتے تو چہرہ نظر آتا تھا اور وہ اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے تھے کہ انہیں کوئی شناخت کر لے۔

بہر حال! وہ مدینہ منورہ پہنچے، اپنی سواری کو باندھا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، نبی ﷺ جب نماز فجر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہاتھ بڑھائیے کہ میں آپ کی بیعت کروں، نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا، جب انہوں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھنا چاہا تو نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے کھینچ لیا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ عرض کیا کہ میں رعیہؓ ہوں، نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بلند کیا اور فرمایا اے گروہِ مسلمین! یہ رعیہؓ ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تھا اور اس نے میرا خط پکڑ کر اپنے ڈول کا پیوند بنا لیا تھا۔

پھر انہوں نے نہایت عاجزی سے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اہل خانہ اور میرا مال واپس کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا مال تو تقسیم ہو چکا، البتہ تمہارے جو اہل خانہ تمہیں مل جائیں وہ تمہارے ہی ہیں، چنانچہ وہ باہر نکلے تو ان کا بیٹا ان کی سواری کو پہچان کر کے اس کے پاس کھڑا تھا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا

بلال! اس کے ساتھ جاؤ، اس لڑکے سے پوچھو کہ کیا یہ تیرا باپ ہے؟ اگر وہ اقرار کر لے تو اسے ان کے حوالے کر دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا کہ کیا یہ تمہارے والد ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس واپس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان دونوں میں سے کسی کو بھی ایک دوسرے سے مل کر آنسو بہاتے ہوئے نہیں دیکھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہی تو دیہاتیوں کی سخت دلی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۳۴) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَمِيزْنَا فِي يَوْمٍ قَانِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأَمِيَّتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَانَ الرِّوَا حُ فَقَالَ أَجَلُ فَقَالَ يَا بِلَالُ فَتَارَ مِنْ تَحْتِ سَمْرَةٍ كَانَ ظِلُّهَا ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ لَبِيكَ وَسَعْدِيكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ أَسْرِجْ لِي فَرَسِي فَأَخْرَجَ سَرَجًا دَفَقَاهُ مِنْ لَيْفٍ لَيْسَ فِيهِمَا أَشْرٌ وَلَا بَطَرٌ قَالَ فَأَسْرِجْ قَالَ فَرَكِبْتُ وَرَكِبْنَا فَصَافِنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَيْلَتَنَا فَتَشَامَتِ الْخَيْلَانِ فَوَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبَادَ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ ثُمَّ افْتَحَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسِهِ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَأَخْبَرَنِي الَّذِي كَانَ أَدْنَى إِلَيْهِ مَنِيَّ ضَرْبَ بِهِ وَجُوهُهُمْ وَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ فَحَدَّثَنِي أَبْنَاؤُهُمْ عَنْ آبَائِهِمْ أَنَّهُمْ قَالُوا لَمْ يَبْقَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا اِمْتَلَأَتْ عَيْنَاهُ وَقَمَهُ تُرَابًا وَسَمِعْنَا صَلَافَةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا مَرَّارِ الْحَدِيدِ عَلَى الطَّسْتِ الْحَدِيدِ [قال أبو داود غ هو حديث نبيل جاء به حماد. قال الألباني حسن (أبو داود: ۵۲۳۳). قال شعيب: حسن لغيره].

(۲۲۸۳۳) حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ حنین میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، ہم شدید گرمی کے ایک گرم ترین دن میں روانہ ہوئے، راستے میں ایک جگہ سایہ دار درختوں کے نیچے پڑاؤ کیا، جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنا اسلحہ زیب تن کیا، اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، اس وقت نبی ﷺ اپنے خیمے میں تھے، میں نے ”السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله“ کہہ کر پوچھا کہ کوچ کا وقت ہو گیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزادی، وہ بول کے نیچے سے اس طرح کودے جیسے کسی پرندے کا سایہ ہو اور عرض کیا لبیک وسعدیک، میں

آپ پر قربان، نبی ﷺ نے فرمایا میرے گھوڑے پر زین کس دو، چنانچہ انہوں نے ایک زین نکالی جس کے دونوں کنارے کھجور کی چھال سے بھرے ہوئے تھے اور جس میں کوئی غرور و تکبر نہ تھا اور اسے کس دیا۔

پھر نبی ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہو گئے، میدان جنگ میں عشاء کے وقت سے ساری رات ہم لوگ صف بندی کرتے رہے، جب دونوں جماعتوں کے گھوڑے ایک دوسرے میں گھسے تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ اٹھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! میں خدا کا بندہ اور رسول (تو یہاں موجود) ہوں، پھر فرمایا اے گروہِ مہاجرین! میں خدا کا بندہ اور رسول (تو یہاں موجود) ہوں، اس کے بعد نبی ﷺ اپنے گھوڑے سے کودے اور مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور نبی ﷺ کے سب سے قریبی آدمی کی اطلاع کے مطابق نبی ﷺ نے وہ مٹی دشمن کے چہروں پر پھینک دی اور فرمایا یہ چہرے بگڑ جائیں، چنانچہ اللہ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کر دیا۔

مشرکین خود اپنے بیٹوں سے کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک بھی آدمی ایسا نہ بچا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے نہ بھر گیا ہو، اور ہم نے زمین و آسمان کے درمیان ایسی آواز سنی جیسے لوہے کو لوہے کی پلیٹ پر گزرنے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۲۲۸۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَّارٍ أَبِي هَمَّامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفِهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ فَمِسرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

(۲۲۸۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَعْجِزْ عَنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۸۹)]. قد تكلم في

إسناده غير واحد]. [انظر: ۲۲۸۳۹، ۲۲۸۴۱، ۲۲۸۴۲].

(۲۲۸۳۶) حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے حصے میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری حصے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَعْجِزْ عَنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ

النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهُ

(۲۲۸۳۷) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے حصے میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری حصے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ يَعْنِي ثَابِتَ بْنَ يَزِيدَ عَنْ بَرْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ قَيْسِ الْجُدَامِيِّ عَنْ نَعِيمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ

(۲۲۸۳۸) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے حصے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری حصے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ صَلِّ لِي يَا ابْنَ آدَمَ أَرْبَعًا فِي أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [راجع: ۲۲۸۳۶]

(۲۲۸۳۹) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے حصے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری حصے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْعُطْفَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [انظر: ۲۲۸۳۹، ۲۲۸۴۲]

(۲۲۸۴۰) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے حصے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری حصے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْنَ آدَمَ لَا تَعْجِزْ عَنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [راجع: ۲۲۸۳۶]

(۲۲۸۴۱) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے حصے میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری حصے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بِنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي لَيْسَ بِالشَّامِ رَجُلٌ أَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ

سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ [راجع: ۲۲۸۳۶].

(۲۲۸۳۲) حضرت نَعِيمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے حصے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری حصے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۳) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ قَالَ الدِّينَ إِنْ يُلْقُوا فِي الصَّفِّ يُلْفَتُونَ وَجُوهَهُمْ حَتَّى يُقْتَلُوا أَوْلَيْكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ

(۲۲۸۳۳) حضرت نَعِيمِ بن ہمار رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا شہید سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اگر میدان جنگ میں دشمن کے سامنے پہنچ جائیں تو اس وقت تک اپنا رخ نہیں پھیرتے جب تک شہید نہیں ہو جاتے، یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں قیام پذیر ہوں گے اور ان کا رب انہیں دیکھ کر مسکراتا ہے، اور جب تمہارا رب دنیا میں کسی بندے کو دیکھ کر مسکرانے لگے تو سمجھ لو کہ اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۲۸۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ بِالْكُوفَةِ وَقَالَ لَنَا فِيهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَمَّا أَبِي فَحَدَّثَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيَّ وَحَدَّثَنَا بِالْكُوفَةِ جَعَلَهُ لَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ حَدِيثُ أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَحْدَهُ عَيْنًا إِلَى قُرَيْشٍ قَالَ فَجِئْتُ إِلَى خَشْبَةَ خَبِيبٍ وَأَنَا أَنْخَوْفُ الْعُيُونَ فَرَقَيْتُ فِيهَا فَحَلَلْتُ خَبِيبًا فَوَقَعَ إِلَى الْأَرْضِ فَانْتَبَذْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ التَفْتُ فَلَمْ أَرَ خَبِيبًا وَلَا كَأَنَّمَا ابْتَلَعَتْهُ الْأَرْضُ فَلَمْ يَرِ لِحَبِيبٍ أَثَرٌ حَتَّى السَّاعَةِ [راجع: ۱۷۳۸۴].

(۲۲۸۳۳) حضرت عمرو بن امیہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے تنہا انہیں قریش کی طرف جاسوس بنا کر بھیجا (دشمنوں نے حضرت خبیب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو شہید کر کے ان کی نعش کو لکڑی سے ٹانگ رکھا تھا) میں حضرت خبیب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی اس لکڑی کے پاس پہنچا، مجھے قریش کے جاسوسوں کا خطرہ تھا اس لئے میں نے جلدی سے اوپر چڑھ کر حضرت خبیب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کو کھولا، وہ زمین پر گر پڑے، اور میں کچھ دور جاگرا، جب میں پلٹ کر حضرت خبیب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے پاس آیا تو وہ نظر نہ آئے، ایسا لگتا تھا کہ زمین انہیں نگل گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ اب تک حضرت خبیب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔

(۲۲۸۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۴۵) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَضْوًا فِي الْمُصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ۱۷۳۸۰].

(۲۲۸۴۶) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عضو کا گوشت تناول فرمایا، پھر نیا وضو کیے بغیر ہی نماز پڑھ لی۔

(۲۲۸۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَخْبَرَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ كَلْبَ بْنَ صُبْحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الزُّبَيْرَانَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَامَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَسْتَيْقِظُوا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِالرُّكْعَتَيْنِ فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى [راجع: ۱۷۳۸۳].

(۲۲۸۴۷) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت سوتے رہے اور طلوع آفتاب تک کوئی بھی بیدار نہ ہو سکا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسے قضاء کرتے ہوئے) پہلے دو سنتیں پڑھیں، پھر نماز کھڑی کر کے نماز فجر پڑھائی۔

(۲۲۸۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْيَمَانِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۴۸) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [مكرر ما قبله]. [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۴۹) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۸۵۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۲۸۵۰) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٢٢٨٥١) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَرُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ قُدِّعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَطَرَحَ السَّكِينِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ١٧٣٨٠].

(٢٢٨٥١) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو چھری پھینک دی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

(٢٢٨٥٢) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ يَحْتَرُّ مِنْ كَتِفِ ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [مكرر ما قبله] [راجع: ١٧٣٨٠].

(٢٢٨٥٢) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو چھری پھینک دی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

(٢٢٨٥٣) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ [راجع: ١٧٣٧٦].

(٢٢٨٥٣) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حَدِيثُ ابْنِ حَوَالَةَ رضي الله عنه

حضرت عبداللہ بن حوالہ ازدی رضي الله عنه کی حدیثیں

(٢٢٨٥٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ أَنَّ ابْنَ زُغَبِ الْإِيَادِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَوَالَةَ الْأَزْدِيُّ فَقَالَ لِي وَإِنَّهُ لَنَازِلٌ عَلَيَّ فِي بَيْتِي بَعَثْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَقْدَامِنَا لِنَغْنَمَ فَرَجَعْنَا وَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي وُجُوهِنَا فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَاضْعُفْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ أَنْفُسِهِمْ فَيُعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ النَّاسِ فَيَسْتَأْتِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ لِيُفْتَحَنَّ لَكُمْ الشَّامُ وَالرُّومُ وَقَارِسُ أَوْ الرُّومُ وَقَارِسُ حَتَّى يَكُونَ لِأَحَدِكُمْ مِنَ الْإِبِلِ كَذَا وَكَذَا وَمِنَ الْبَقَرِ كَذَا وَكَذَا وَمِنَ الْغَنَمِ حَتَّى يُعْطَى أَحَدُهُمْ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي أَوْ هَامَتِي فَقَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَّتْ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَايَا وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ إِلَى النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ مِنْ رَأْسِكَ [قال الألباني: صحيح (أبو داود):

(۲۲۸۵۳) ابن زغب ایادی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ میرے یہاں مہمان بن کر تشریف لائے، اسی دوران انہوں نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ منورہ کے آس پاس پیدل دستے کے ساتھ روانہ فرمایا تاکہ ہمیں مالِ غنیمت حاصل ہو، لیکن ہم واپس آئے تو کچھ بھی مالِ غنیمت ہمیں نہ مل سکا تھا، اور ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس فرمائیے تھے اس لئے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اے اللہ! انہیں میرے حوالے نہ کر کہ میں کمزور ہو جاؤں، انہیں خود ان کے حوالے نہ فرمایا کہ یہ اس سے عاجز آ جائیں، اور انہیں دوسرے لوگوں کے حوالے نہ فرما کہ وہ ان پر غالب آ جائیں، پھر فرمایا عنقریب تمہارے ہاتھوں شام، روم اور فارس فتح ہو جائیں گے، حتیٰ کہ تم میں سے ایک ایک آدمی کے پاس اتنے اتنے اونٹ، گائیں اور بکریاں ہوں گی، یہاں تک کہ اگر کسی کو سودینا بھی دیئے جائیں گے تو وہ ناراض ہو جائے گا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں پہنچ گئی ہے تو سمجھ لو کہ زلزلے، مصیبتیں اور بڑے بڑے امور قریب آ گئے ہیں، اور اس وقت قیامت لوگوں کے اتنے قریب آ جائے گی جیسے میرا یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے، اس سے بھی زیادہ قریب ہوگی۔

(۲۲۸۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطِ التَّجِيبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا قَالَ ثَلَاثٌ مَرَّاتٍ قَالُوا مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَوْتِي وَمَنْ قَتَلَ خَلِيفَةَ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ يُعْطِيهِ وَالذَّجَالِ [راجع: ۱۷۰۹۸].

(۲۲۸۵۵) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین چیزوں سے نجات پا گیا، وہ نجات پا گیا (تین مرتبہ فرمایا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیا یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری موت، حق پر ثابت قدم خلیفہ کے قتل سے اور دجال۔

(۲۲۸۵۶) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَعَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمِيرٍ عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ أَجْنَادٌ مُجَنَّدَةٌ شَامٌ وَيَمَنٌ وَعِرَاقٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيِّهَا بَدَأَ وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ آلا وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ آلا وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ فَمَنْ كَرِهَ فَعَلَيْهِ بِيَمِينِهِ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلْ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

(۲۲۸۵۶) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب شام، یمن اور عراق میں بہت سے لشکر ہوں گے، یہ بات اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کس شہر کا نام لیا تھا؟ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا شام کو اپنے اوپر لازم پکڑو، جو شخص ایسا نہ کر سکے وہ یمن چلا جائے۔ اور اس کے کنوؤں کا پانی پیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کا میرے لیے ذمہ لیا ہے۔

حَدِيثُ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۵۷) حَدَّثَنَا بِهِزٌ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ أَتَانِي الْوَلِيدُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي قَالَ فَقَالَ لَنَا هَلُمَّ فَأَنْتُمَا أَشْبُ مِنِّي سِنًا وَأَوْعَى لِلْحَدِيثِ مِنِّي قَالَ فَاذْهَبَا بِنَا إِلَى بَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْعَالِيَةِ تَحَدَّثْتُ هَذَيْنِ حَدِيثَكَ قَالَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَبُو النَّضْرِ اللَّيْثِيُّ قَالَ بِهِزٌ وَكَانَ مِنْ رَهْطِهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَالَ فَأَعَارَتْ عَلَيَّ قَوْمٌ قَالَ فَشَدَّ مِنْ الْقَوْمِ رَجُلٌ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ شَاهِرًا سَيْفَهُ قَالَ فَقَالَ الشَّاذُّ مِنْ الْقَوْمِ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ فَضْرَبَهُ فَفَتَلَّهُ قَالَ فَتَمَى الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا فَبَلَغَ الْقَاتِلَ قَالَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَعَمَّنْ قَبْلَهُ مِنَ النَّاسِ وَأَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ أَيْضًا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قَالَ الَّذِي قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَعَمَّنْ قَبْلَهُ مِنَ النَّاسِ وَأَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ ثُمَّ لَمْ يَصْبِرْ فَقَالَ الثَّلَاثَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا قَالَ إِلَّا تَعَوُّذًا مِنَ الْقَتْلِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّفَ الْمَسَاءَةَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبِي عَلَيَّ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [راجع: ۱۱۷۱۳۳].

(۲۲۸۵۷) حمید بن حذافہ کہتے ہیں کہ میرے پاس میرے ایک ساتھی کے ساتھ ابو العالیہ رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ تم دونوں میرے ساتھ بشر بن عاصم کے پاس چلو کہ تم دونوں عمر میں بھی مجھ سے جوان ہو اور حدیث کو یاد رکھنے کی صلاحیت بھی تم لیں مجھ سے زیادہ ہے، وہاں پہنچ کر ابو العالیہ نے بشر سے کہا کہ آپ ان دونوں کے سامنے اپنی حدیث بیان کیجئے، چنانچہ بشر نے کہا کہ ہمیں حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لشکر کا ایک دستہ روانہ فرمایا، اس نے ایک قوم پر حملہ کیا، اس قوم کا ایک آدمی اپنی قوم سے نکلا تو اس دستے کا ایک آدمی اپنی تلوار لہراتا ہوا اس کی طرف لپکا، اس شخص نے کہا کہ میں مسلمان ہوں، لیکن اس نے اس کی بات پر غور نہیں کیا اور تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔

اس واقعے کی خبر نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے سخت الفاظ میں اس کی مذمت بیان کی، جس کی اطلاع قاتل تک بھی پہنچی، حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس وقت نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو قاتل نے کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم! اس نے یہ کلمہ صرف اپنی جان بچانے کے لئے پڑھا تھا، نبی ﷺ نے اس سے اور اس کی جانب بیٹھے ہوئے تمام لوگوں سے منہ موڑ لیا، اور برابر اپنی تقریر جاری رکھی، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، بالآخر نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، آپ ﷺ کے روئے انور پر اس وقت غم و غصے کے آثار تھے، اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کو قتل کرنے والے کے حق میں میری بات ماننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔

حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَرَأَيْتُ نَاسًا مُجْتَمِعِينَ وَشَيْخٌ يُحَدِّثُهُمْ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا سَهْلُ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلَيْتَوَضَّأَ (۲۲۸۵۸) قاسم "جو کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد دمشق میں داخل ہوا، وہاں میں نے کچھ لوگوں کا مجمع دیکھا جنہیں ایک بزرگ حدیث سنا رہے تھے، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص گوشت کھائے، اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْفُغَوَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن فغواء رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۵۹) حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عِيْسَى بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْفُغَوَاءِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَالَ التَّمِسُ صَاحِبًا قَالَ فَجَانَبَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلُ قَالَ فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ صَاحِبًا فَادْنُ قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ فَقَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرُهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخُوكَ الْبَكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنَّهُ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا جِئْتُ الْأَبْوَاءَ فَقَالَ لِي إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي بَوْدَانَ فَتَلَبَّثْ لِي قَالَ قُلْتُ رَاشِدًا فَلَمَّا وَلِي ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَدَّدْتُ عَلَى بَعِيرِي ثُمَّ خَرَجْتُ أَوْضِعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِي فِي رَهْطِهِ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَدْ فَتُّهُ انْصَرَفُوا وَجَاءَنِي قَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلُ فَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۴۸۶۱)].

(۲۲۸۵۹) حضرت عمرو بن فغواء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے بعد ایک دن نبی ﷺ نے مجھے بلایا، نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں

قریش کو تقسیم کرنے کے لئے کچھ مال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا چاہتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے ساتھ ایک اور رفیق سفر کو تلاش کر لو، تھوڑی دیر بعد میرے پاس عمرو بن امیہ ضمیری آئے اور کہنے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سفر پر جارہے ہیں اور کسی ساتھی کی تلاش میں ہیں؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا کہ میں سفر میں آپ کی رفاقت اختیار کرتا ہوں۔

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک ساتھی مل گیا ہے ”کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا جب تمہیں کوئی ساتھی مل جائے تو مجھے بتانا“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ عمرو بن امیہ ضمیری ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان کی قوم کے علاقے میں پڑاؤ کرو تو ان سے بچ کر رہنا کیونکہ کہنے والے کہتے ہیں کہ ”تم اپنے حقیقی بھائی سے بھی اپنے آپ کو مامون نہ سمجھو۔“

بہر حال! ہم لوگ روانہ ہو گئے، جب ہم مقام ابواء میں پہنچے تو عمرو نے مجھ سے کہا کہ مجھے وڈان میں اپنی قوم میں ایک کام یاد آ گیا ہے، آپ میرا انتظار کیجئے گا، میں نے کہا بلا تکلف، ضرور، جب وہ چلے گئے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد آ گیا چنانچہ میں نے اپنا سامان اپنے اونٹ پر باندھا اور اپنا اونٹ تیزی سے دوڑاتے ہوئے اس علاقے سے نکل گیا، جب میں ”اصافر“ نامی جگہ پر پہنچا تو وہ اپنے ایک گروہ کے ساتھ میرا راستہ روک کر کھڑا ہوا نظر آیا، میں نے اپنی رفتار مزید تیز کر دی اور بچ کر نکل گیا، جب اس نے دیکھا کہ میں اس کے ہاتھ سے بچ نکلا ہوں تو وہ لوگ واپس چلے گئے اور عمرو میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ مجھے اپنی قوم میں ایک ضروری کام تھا، میں نے کہا بہت بہتر، پھر ہم وہاں سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ پہنچے اور میں نے وہ مال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ رضي الله عنه

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تَوَضَّعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصْرَهُ فَبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأَطَأَ بَصْرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ فَسَكَّنَّا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدُّنْيَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضِيَ دَيْنَهُ [قال الألباني حسن (النسائي: ۳۱۴/۷)].

قال شعيب: ضعيف بهذه السياقة.

(۲۲۸۶۰) محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ صحن مسجد میں اس جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے، ہمارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کر دیکھا، پھر اپنی نظریں جھکا لیں اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر دو مرتبہ سبحان اللہ کہا اور فرمایا کتنی سخت بات اتری ہے؟ ہم ایک دن رات خاموش رہے لیکن ہمیں خیر کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دیا، اگلے دن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ سخت بات کیا ہے جو اتری ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا تعلق قرض سے ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر کوئی آدمی اللہ کے راستے میں شہید ہو جائے، پھر اسے زندگی ملے اور وہ دوبارہ شہید ہو جائے، پھر زندگی ملے اور وہ شہید ہو جائے، اور پھر زندگی مل جائے اور اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی تک وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۲۸۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ خَتَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَعْمَرٍ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًّا كَأَشْفَاءَ عَنْ طَرْفٍ فَاخَذَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَّرُ فَاخَذَكَ يَا مَعْمَرُ فَإِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ (۲۲۸۶۱) محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے جو صحن مسجد میں دونوں ٹانگیں کھڑی کر کے اس طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی ران کی ایک جانب سے کپڑا ہٹ گیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپو کیونکہ ران شرمگاہ ہے۔

(۲۲۸۶۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ عَلَى مَعْمَرٍ وَفَاخَذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ فَقَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَاخَذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ (۲۲۸۶۲) محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے، میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، ان کی رانوں سے کپڑا ہٹ گیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانپو کیونکہ ران شرمگاہ ہے۔

حَدِيثُ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ سَهْمٍ قَالَ نَزَلَتْ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْةَ وَهُوَ طَعِينٌ فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ يُعَوِّدُهُ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا يَبْكِيكَ أَوْ جَعَّ يُشْنِزُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا فَقَالَ عَلَى كُلِّ لَأَ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَى عَهْدًا فَوَدِدْتُ أَنِّي اتَّبَعْتُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تُدْرِكَ أَمْوَالًا تُقَسِّمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ (۲۲۸۶۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ سَهْمٍ قَالَ نَزَلَتْ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْةَ وَهُوَ طَعِينٌ فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ يُعَوِّدُهُ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا يَبْكِيكَ أَوْ جَعَّ يُشْنِزُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا فَقَالَ عَلَى كُلِّ لَأَ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَى عَهْدًا فَوَدِدْتُ أَنِّي اتَّبَعْتُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تُدْرِكَ أَمْوَالًا تُقَسِّمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ

مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَوَجَدَتْ فَجَمَعَتْ [إسناده ضعيف. صححه ابن حبان

(۶۶۸). قال الألبانی حسن (ابن ماجه: ۴۱۰۳، النسائی: ۲۱۸/۸). [انظر: ۱۵۷۴۹].

(۲۲۸۶۳) سمرہ بن سہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جنہیں نیزے کے زخم لگے ہوئے تھے، کہ ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے، حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کیوں رورہے ہیں؟ کسی جگہ درد ہو رہا ہے یا دنیا کی زندگی مزید چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دونوں میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک وعدہ لیا تھا کاش! میں نے اسے پورا کیا ہوتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہو سکتا ہے کہ تمہیں اتنا مال و دولت عطاء ہو جو بہت سی اقوام میں تقسیم کیا جاسکے، لیکن مال جمع کرنے میں تمہارے لیے ایک خادم اور راہ خدا میں جہاد کے لئے ایک سواری ہی کافی ہونی چاہئے، لیکن اب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے بہت سا مال جمع کر لیا ہے۔

حَدِيثُ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رضي الله عنه

حضرت غطف بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ غُطَيْفٍ أَوْ غُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا نَسِيتُ مِنْ الْأَشْيَاءِ لَمْ أَنْسَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ [راجع: ۱۷۰۹۲].

(۲۲۸۶۳) حضرت غطف بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں، ہر چیز ہی بھول جاؤں (ممکن ہے) لیکن میں یہ بات نہیں بھول سکتا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ جَاوَرْنَا بِهَا خَيْرَ جَارٍ النَّجَاشِيِّ أَمَّا عَلَى دِينِنَا وَعَبَدْنَا اللَّهَ تَعَالَى لَا نُؤْذِي وَلَا نَسْمَعُ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا انْتَمَرُوا أَنْ يَبْعَثُوا إِلَيْنَا النَّجَاشِيَّ فِينَا رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ وَأَنْ يَهْدُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَا مِمَّا يُسْتَطَرَفُ مِنْ مَتَاعِ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَعْجَبِ مَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَيْهِ الْأَدَمُ فَجَمَعُوا لَهُ أَدَمًا كَثِيرًا وَلَمْ يَتْرُكُوا مِنْ بَطَارِقَتِهِ بَطْرِيقًا إِلَّا أَهْدَوْا لَهُ هَدِيَّةً ثُمَّ بَعَثُوا بِذَلِكَ عَبْدًا

اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ الْمُخْزُومِيَّ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ بْنِ وَإِلِ السَّهْمِيَّ وَأَمْرُوهُمَا أَمْرَهُمْ وَقَالُوا لَهُمَا ادْفَعَا إِلَى كُلِّ بَطْرِيقِ هَدَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمُوا النَّجَاشِيَّ فِيهِمْ ثُمَّ قَدَّمُوا لِلنَّجَاشِيَّ هَدَايَاهُ ثُمَّ سَلُوهُ أَنْ يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْكُمْ قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَهُمْ قَالَتْ فَحَرَجًا فَقَدِمَا عَلَى النَّجَاشِيَّ وَنَحْنُ عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ وَخَيْرِ جَارٍ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ بَطَارِقِيهِ بِطْرِيقٍ إِلَّا دَفَعَا إِلَيْهِ هَدَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَنَا النَّجَاشِيَّ ثُمَّ قَالَ لِكُلِّ بَطْرِيقٍ مِنْهُمْ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِ الْمَلِكِ مِنَّا غِلْمَانٌ سَفَهَاءُ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكُمْ وَجَاوَرُوا بِيَدَيْنِ مُبْتَدِعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتُمْ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَى الْمَلِكِ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ لِنَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَإِذَا كَلَّمْنَا الْمَلِكَ فِيهِمْ فَأَشِيرُوا عَلَيْهِ بِأَنْ يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْنَا وَلَا يُكَلِّمَهُمْ فَإِنَّ قَوْمَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمَ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُمَا نَعَمْ ثُمَّ إِنَّهُمَا قَرَّبَا هَدَايَاهُمْ إِلَى النَّجَاشِيَّ فَقَبِلَهَا مِنْهُمَا ثُمَّ كَلَّمَاهُ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِكَ مِنَّا غِلْمَانٌ سَفَهَاءُ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكَ وَجَاوَرُوا بِيَدَيْنِ مُبْتَدِعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَيْكَ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَعْمَامِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ لِنَرُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمَ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ وَعَاتَبُوهُمْ فِيهِ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ أَنْ يَسْمَعَ النَّجَاشِيَّ كَلَامَهُمْ فَقَالَتْ بَطَارِقَتُهُ حَوْلَهُ صَدَقُوا أَيُّهَا الْمَلِكُ قَوْمَهُمْ أَعْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمَ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ فَاسْلِمَهُمْ إِلَيْهِمَا فَلْيَرُدَّانِهِمْ إِلَى بِلَادِهِمْ وَقَوْمِهِمْ قَالَ فَغَضِبَ النَّجَاشِيُّ ثُمَّ قَالَ لَا هَائِمُ اللَّهُ إِذَا لَا أُسْلِمَهُمْ إِلَيْهِمَا وَلَا أَكَادُ قَوْمًا جَاوَرُونِي وَنَزَلُوا بِبِلَادِي وَاخْتَارُونِي عَلَى مَنْ سِوَايَ حَتَّى أَدْعُوهُمْ فَاسْأَلَهُمْ مَا يَقُولُ هَذَانِ فِي أَمْرِهِمْ فَإِنْ كَانُوا كَمَا يَقُولَانِ أُسْلِمْتُهُمْ إِلَيْهِمَا وَرَدَدْتُهُمْ إِلَى قَوْمِهِمْ وَإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ مَنَعْتُهُمْ مِنْهُمَا وَأَحْسَنْتُ جَوَارَهُمْ مَا جَاوَرُونِي قَالَتْ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولُهُ اجْتَمَعُوا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا تَقُولُونَ لِلرَّجُلِ إِذَا جِئْتُمُوهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَا وَمَا أَمَرْنَا بِهِ نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي ذَلِكَ مَا هُوَ كَانُوا فَلَمَّا جَاءُوهُ وَقَدْ دَعَا النَّجَاشِيُّ أَسَافِقَتَهُ فَنَشَرُوا مَصَاحِفَهُمْ حَوْلَهُ لِيَسْأَلَهُمْ فَقَالَ مَا هَذَا الَّذِي أَلْدَى فَارْقْتُمْ فِيهِ قَوْمَكُمْ وَلَمْ تَدْخُلُوا فِي دِينِي وَلَا فِي دِينِ أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمِ قَالَتْ فَكَانَ الَّذِي كَلَّمَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْمًا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الْأَصْنَامَ وَنَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَنَأْتِي الْفَوَاحِشَ وَنَقْطَعُ الْأَرْحَامَ وَنُسِيءُ الْجَوَارِ يَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَ الضَّعِيفِ فَكُنَّا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَصِدْقَهُ وَأَمَانَتَهُ وَعَفَافَهُ فَدَعَانَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لِنُوحِدَهُ وَنَعْبُدَهُ وَنَخْلَعَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ دُونِهِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَالْأَوْثَانِ وَأَمَرَ بِصِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِلَةِ الرَّجِيمِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ وَالْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَالذَّمَاءِ وَنَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَقَوْلِ الزُّورِ وَأَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ وَقَذْفِ الْمُحْصَنَةِ وَأَمَرْنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ

وَحَدُّهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَمَرْنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ قَالَ فَعَدَّدَ عَلَيْهِ أُمُورَ الْإِسْلَامِ فَصَدَّقْنَاهُ وَآمَنَّا بِهِ
وَاتَّبَعْنَاهُ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ فَعَبَدْنَا اللَّهَ وَحَدُّهُ فَلَمْ نُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَحَرَّمْنَا مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا وَأَحَلَّلْنَا مَا أَحَلَّ لَنَا
فَعَدَا عَلَيْنَا قَوْمًا فَعَدَّبُونَا فَفَتَنُونَا عَنْ دِينِنَا لِيَرُدُّونَا إِلَى عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ وَأَنْ نَسْتَحِلَّ مَا كُنَّا
نَسْتَحِلُّ مِنَ الْخَبَائِثِ وَلَمَّا قَهَرُونَا وَظَلَمُونَا وَشَقُّوا عَلَيْنَا وَحَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ دِينِنَا خَرَجْنَا إِلَى بَلَدِكَ
وَاخْتَرْنَاكَ عَلَى مَنْ سِوَاكَ وَرَغِبْنَا فِي جِوَارِكَ وَرَجَّوْنَا أَنْ لَا نُظَلَّمَ عِنْدَكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ
النَّجَاشِيُّ هَلْ مَعَكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ عَنْ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّجَاشِيُّ فَأَقْرَأْهُ عَلَى
فَقَرَأَ عَلَيْهِ صَدْرًا مِنْ كَهَيْعِصٍ قَالَتْ فَبَكَى وَاللَّهِ النَّجَاشِيُّ حَتَّى أَخْضَلَ لِحْيَتَهُ وَبَكَتْ أَسَافِقَتُهُ حَتَّى
أَخْضَلُوا مَصَاحِفَهُمْ حِينَ سَمِعُوا مَا تَلَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّجَاشِيُّ إِنَّ هَذَا وَالَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَى لِيَخْرُجَ مِنْ
مِشْكَاةٍ وَاحِدَةٍ انْطَلِقَا فَوَاللَّهِ لَا أُسَلِّمُهُمْ إِلَيْكُمْ أَبَدًا وَلَا أَكَادُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا خَرَجَا
مِنْ عِنْدِهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاللَّهِ لَأَتِيَنَّ غَدًا أَعْيَبُهُمْ عِنْدَهُ ثُمَّ اسْتَأْصِلُ بِهِ خَضْرَائِهِمْ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَكَانَ اتَّقَى الرَّجُلَيْنِ فِينَا لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لَهُمْ أَرْحَامًا وَإِنْ كَانُوا قَدْ خَالَفُونَا قَالَ وَاللَّهِ
لَأُخْبِرَنَّ أَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَبْدٌ قَالَتْ ثُمَّ غَدَا عَلَيْهِ الْغَدَ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ
إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَوْلًا عَظِيمًا فَأَرْسِلْ إِلَيْهِمْ فَسَلِّمْهُمْ عَمَّا يَقُولُونَ فِيهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ
إِلَيْهِمْ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ قَالَتْ وَلَمْ يَنْزِلْ بِنَا مِثْلُهَا فَاجْتَمَعَ الْقَوْمُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَاذَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى إِذَا
سَأَلْتُمْ عَنْهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ فِيهِ مَا قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَمَا جَاءَ بِهِ نَبِينَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانِنًا فِي
ذَلِكَ مَا هُوَ كَانِنٌ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالَ لَهُمْ مَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَقُولُ فِيهِ الَّذِي جَاءَ بِهِ نَبِينَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَرُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ
أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ الْعَذْرَاءِ الْبُتُولِ قَالَتْ فَضَرَبَ النَّجَاشِيُّ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَأَخَذَ مِنْهَا عُوْدًا ثُمَّ قَالَ مَا عَدَا
عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَا قُلْتَ هَذَا الْعُوْدَ فَنَاحَرَتْ بِطَارِقَتِهِ حَوْلَهُ حِينَ قَالَ مَا قَالَ فَقَالَ وَإِنْ نَخَرْتُمْ وَاللَّهِ أَذْهَبُوا
فَأَنْتُمْ سُيُومٌ بِأَرْضِي وَالسُّيُومُ الْأَمِينُونَ مَنْ سَبَّكُمْ غَرِمَ ثُمَّ مَنْ سَبَّكُمْ غَرِمَ ثُمَّ مَنْ سَبَّكُمْ غَرِمَ فَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي
دَبْرَ ذَهَبٍ وَأَنْ لِي آذِيْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ وَالذَّبْرُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْجَبَلُ رُدُّوا عَلَيْهِمَا هَدَايَاهُمَا فَلَا حَاجَةَ لَنَا بِهَا
فَوَاللَّهِ مَا أَخَذَ اللَّهُ مِنِّي الرُّشُوءَ حِينَ رَدَّ عَلَيَّ مُلْكِي فَأَخَذَ الرُّشُوءَ فِيهِ وَمَا أَطَاعَ فِي النَّاسِ فَأُطِيعَهُمْ فِيهِ
قَالَتْ فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ مَقْبُوحَيْنِ مَرْدُودَا عَلَيْهِمَا مَا جَانَا بِهِ وَأَقَمْنَا عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ مَعَ خَيْرِ جَارٍ قَالَتْ
فَوَاللَّهِ إِنَّا عَلَى ذَلِكَ إِذْ نَزَلَ بِهِ يَعْنِي مَنْ يَنَازِعُهُ فِي مُلْكِهِ قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْنَا حُزْنًا قَطُّ كَانَ أَشَدَّ مِنْ حُزْنِ
حَزْنَانَهُ عِنْدَ ذَلِكَ تَخَوُّفًا أَنْ يَظْهَرَ ذَلِكَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فَيَأْتِي رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ مِنْ حَقِّنَا مَا كَانَ النَّجَاشِيُّ

يَعْرِفُ مِنْهُ قَالَتْ وَسَارَ النَّجَاشِيُّ وَبَيْنَهُمَا عُرْضُ النَّيْلِ قَالَ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَتَّى يَحْضُرَ وَقَعَةَ الْقَوْمِ ثُمَّ يَأْتِينَا بِالْخَبَرِ قَالَتْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَتْ وَكَانَ مِنْ أَحَدِثِ الْقَوْمِ سِنًا قَالَتْ فَتَفَخُّوا لَهُ قِرْبَةً فَجَعَلَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ سَبَحَ عَلَيْهَا حَتَّى خَرَجَ إِلَى نَاحِيَةِ النَّيْلِ الَّتِي بِهَا مُلْتَقَى الْقَوْمِ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى حَضَرَهُمْ قَالَتْ وَدَعَوْنَا اللَّهَ تَعَالَى لِلنَّجَاشِيِّ بِالظُّهُورِ عَلَى عَدُوِّهِ وَالتَّمْكِينِ لَهُ فِي بِلَادِهِ وَاسْتَوْتَقَ عَلَيْهِ أَمْرُ الْحَبَشَةِ فَكُنَّا عِنْدَهُ فِي خَيْرِ مَنْزِلٍ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمَكَّةَ [راجع: ۱۷۰۹۲]. [انظر: ۱۷۴۰].

(۲۲۸۶۵) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ہم سرزمین حبش میں اترے تو ہمیں ”نجاشی“ کی صورت میں بہترین پڑوسی ملا، ہمیں دین کے حوالے سے اطمینان نصیب ہوا، ہم نے اللہ کی عبادت اس طرح کی کہ ہمیں کوئی نہ ستاتا تھا اور ہم کوئی ناپسندیدہ بات نہ سنتے تھے، قریش کو جب اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے مشورہ کیا کہ قریش کے دو مضبوط آدمیوں کو نادر و نایاب تحائف کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجا جائے، ان لوگوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ عمدہ اور قیمتی چیز ”چمڑا“ شمار ہوتی تھی، چنانچہ انہوں نے بہت سا چمڑا اکٹھا کیا اور نجاشی کے ہر سردار کے لئے بھی ہدیہ اکٹھا کیا اور یہ سب چیزیں عبداللہ بن ابی ربیعہ، اور عمرو بن العاص کے حوالے کر کے انہیں ساری بات سمجھائی اور کہا کہ نجاشی سے ان لوگوں کے حوالے سے کوئی بات کرنے سے قبل ہر سردار کو اس کا ہدیہ پہنچا دینا، پھر نجاشی کی خدمت میں ہدایا و تحائف پیش کرنا اور قبل اس کے کہ وہ ان لوگوں سے کوئی بات کرے، تم اس سے یہ درخواست کرنا کہ انہیں تمہارے حوالہ کر دے۔

یہ دونوں مکہ مکرمہ سے نکل کر نجاشی کے پاس پہنچے، اس وقت تک ہم بڑی بہترین رہائش اور بہترین پڑوسیوں کے درمیان رہ رہے تھے، ان دونوں نے نجاشی سے کوئی بات کرنے سے پہلے اس کے ہر سردار کو تحائف دیئے اور ہر ایک سے یہی کہا کہ شاہ حبشہ کے اس ملک میں ہمارے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیتے ہیں اور تمہارے دین میں داخل نہیں ہوتے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ لوگ، اب ہمیں اپنی قوم کے کچھ معزز لوگوں نے بھیجا ہے تاکہ ہم انہیں یہاں سے واپس لے جائیں، جب ہم بادشاہ سلامت سے ان کے متعلق گفتگو کریں تو آپ بھی انہیں یہی مشورہ دیں کہ بادشاہ سلامت ان سے کوئی بات چیت کیے بغیر ہی انہیں ہمارے حوالے کر دیں، کیونکہ ان کی قوم کی نگاہیں ان سے زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی زیادہ واقف ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس پر سارے سرداروں نے انہیں اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد ان دونوں نے نجاشی کی خدمت میں اپنی طرف سے تحائف پیش کیے جنہیں اس نے قبول کر لیا، پھر ان دونوں نے اس سے کہا بادشاہ سلامت! آپ کے شہر میں ہمارے ملک کے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کا دین چھوڑ آئے ہیں اور آپ کے دین میں داخل نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ آپ جانتے ہیں اور

نہ ہم جانتے ہیں، اب ان کے سلسلے میں ان کی قوم کے کچھ معززین نے ”جن میں ان کے باپ، چچا اور خاندان والے شامل ہیں“ ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کر دیں کیونکہ ان کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں۔

اس وقت ان دونوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز یہ تھی کہ کہیں نجاشی ہماری بات سننے کے لئے تیار نہ ہو جائے، ادھر اس کے پاس موجود اس کے سرداروں نے بھی کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں، ان کی قوم کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس لئے آپ ان لوگوں کو ان دونوں کے حوالے کر دیجئے تاکہ یہ انہیں واپس ان کے شہر اور قوم میں لے جائیں، اس پر نجاشی کو غصہ آ گیا اور وہ کہنے لگا نہیں، بخدا! میں ایک ایسی قوم کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتا جنہوں نے میرا پڑوسی بننا قبول کیا، میرے ملک میں آئے اور دوسروں پر مجھے ترجیح دی، میں پہلے انہیں بلاؤں گا اور ان سے اس چیز کے متعلق پوچھوں گا جو یہ دونوں ان کے حوالے سے کہہ رہے ہیں، اگر وہ لوگ ویسے ہی ہوئے جیسے یہ کہہ رہے ہیں تو میں انہیں ان کے حوالے کر دوں گا اور انہیں ان کے شہر اور قوم میں واپس بھیج دوں گا اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر میں انہیں ان کے حوالے نہیں کروں گا بلکہ اچھا پڑوسی ہونے کا ثبوت پیش کروں گا۔

اس کے بعد نجاشی نے پیغام بھیج کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا، جب قاصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو انہوں نے اکٹھے ہو کر مشورہ کیا کہ بادشاہ کے پاس پہنچ کر کیا کہا جائے؟ پھر انہوں نے آپس میں طے کر لیا کہ ہم وہی کہیں گے جو ہم جانتے ہیں یا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے، جو ہو گا سودیکھا جائے گا، چنانچہ یہ حضرات نجاشی کے پاس چلے گئے، نجاشی نے اپنے پادریوں کو بھی بلالیا تھا اور وہ اس کے سامنے آسمانی کتابیں اور صحیفے کھول کر بیٹھے ہوئے تھے۔

نجاشی نے ان سے پوچھا کہ وہ کون سا دین ہے جس کی خاطر تم نے اپنی قوم کے دین کو چھوڑا، نہ میرے دین میں داخل ہوئے اور نہ اقوام عالم میں سے کسی کا دین اختیار کیا؟ اس موقع پر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور فرمایا بادشاہ سلامت! ہم جاہل لوگ تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بے حیائی کے کام کرتے تھے، رشتہ داریاں توڑ دیا کرتے تھے، پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اور ہمارا طاقتور ہمارے کمزور کو کھا جاتا تھا، ہم اسی طرز زندگی پر چلتے رہے، حتیٰ کہ اللہ نے ہماری طرف ہم ہی میں سے ایک پیغمبر کو بھیجا جس کے حسب نسب، صدق و امانت اور عفت و عصمت کو ہم جانتے ہیں، انہوں نے ہمیں اللہ کو ایک ماننے، اس کی عبادت کرنے، اور اس کے علاوہ پتھروں اور بتوں کو ”جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجا کرتے تھے“ کی عبادت چھوڑ دینے کی دعوت پیش کی انہوں نے ہمیں بات میں سچائی، امانت کی ادائیگی، صلہ رحمی، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، حرام کاموں اور قتل و غارت گری سے بچنے کا حکم دیا، انہوں نے ہمیں بے حیائی کے کاموں سے بچنے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال ناحق کھانے اور پاکدامن عورت پر بدکاری کی تہمت لگانے سے روکا، انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور انہوں نے ہمیں نماز، زکوٰۃ اور روزے کا حکم دیا،

ہم نے ان کی تصدیق کی، ان پر ایمان لائے، ان کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیمات کی پیروی کی، ہم نے ایک اللہ کی عبادت شروع کر دی، ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے، ہم نے ان کی حرام کردہ چیزوں کو حرام اور حلال قرار دی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھنا شروع کر دیا، جس پر ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم شروع کر دیا، ہمیں طرح طرح کی سزائیں دینے لگے، ہمیں ہمارے دین سے برگشتہ کرنے لگے تاکہ ہم دوبارہ اللہ کی عبادت چھوڑ کر بتوں کی پوجا شروع کر دیں، اور پہلے جن گندی چیزوں کو زمانہ جاہلیت میں حلال سمجھتے تھے، انہیں دوبارہ حلال سمجھنا شروع کر دیں۔

جب انہوں نے ہم پر حد سے زیادہ ظلم شروع کر دیا اور ہمارے لیے مشکلات کھڑی کرنا شروع کر دیں، اور ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان رکاوٹ بن کر حائل ہونے لگے تو ہم وہاں سے نکل کر آپ کے ملک میں آ گئے، ہم نے دوسروں پر آپ کو ترجیح دی، ہم نے آپ کے پڑوس میں اپنے لیے رغبت محسوس کی اور بادشاہ سلامت! ہمیں امید ہے کہ آپ کی موجودگی میں ہم پر ظلم نہیں ہوگا۔

نجاشی نے ان سے کہا کہ کیا اس پیغمبر پر اللہ کی طرف سے جو جی آتی ہے، اس کا کچھ حصہ آپ کو یاد ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! اس نے کہا کہ پھر مجھے وہ پڑھ کر سنائیے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے سورہ مریم کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا، بخدا! اسے سن کر نجاشی اتنا رویا کہ اس کی داڑھی اس کے آنسوؤں سے تر ہو گئی، اس کے پادری بھی اتنا روئے کہ ان کے سامنے رکھے ہوئے آسمانی کتابوں کے نسخے بھی ان کے آنسوؤں سے تر ہونے لگے، پھر نجاشی نے کہا بخدا! یہ وہی کلام ہے جو موسیٰ پر بھی نازل ہوا تھا، اور ان دونوں کا منبع ایک ہی ہے، یہ کہہ کر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم دونوں چلے جاؤ، اللہ کی قسم! میں انہیں کسی صورت تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب وہ دونوں نجاشی کے دربار سے نکلے تو عمرو بن عاص نے کہا بخدا! کل میں نجاشی کے سامنے ان کا عیب بیان کر کے رہوں گا اور اس کے ذریعے ان کی جڑ کاٹ کر پھینک دوں گا، عبد اللہ بن ابی ربیعہ "جو ہمارے معاملے میں کچھ نرم تھا" کہنے لگا کہ ایسا نہ کرنا، کیونکہ اگرچہ یہ ہماری مخالفت کر رہے ہیں لیکن ہیں تو ہمارے ہی رشتہ دار، عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں، میں نجاشی کو یہ بتا کر رہوں گا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی خدا کا بندہ کہتے ہیں۔

چنانچہ اگلے دن آ کر عمرو بن عاص نے نجاشی سے کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے بڑی سخت بات کہتے ہیں، اس لئے انہیں بلا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے ان کا عقیدہ دریافت کیجئے، بادشاہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پھر اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے بلا بھیجا، اس وقت ہمارے اوپر اس جیسی کوئی چیز نازل نہ ہوئی تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہم مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ جب بادشاہ تم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پوچھے گا تو تم کیا کہو گے؟ پھر انہوں نے یہ طے کر لیا کہ ہم ان کے متعلق وہی کہیں گے جو اللہ نے فرمایا اور جو ہمارے نبی نے بتایا ہے، جو ہو گا سو دیکھا جائے گا، چنانچہ یہ طے کر کے وہ نجاشی کے پاس پہنچ گئے، نجاشی نے ان سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق

آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سلسلے میں ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے، اس کے پیغمبر، اس کی روح اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اللہ نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا تھا جو کہ کنواری اور اپنی شرم و حیا کی حفاظت کرنے والی تھیں، اس پر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف بڑھا کر ایک تنکا اٹھایا اور کہنے لگا کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تنکے کی نسبت بھی زیادہ نہیں ہیں۔

جب نجاشی نے یہ بات کہی تو یہ اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے سرداروں کو بہت بری لگی اور غصہ سے ان کے نرخروں سے آواز نکلنے لگی، نجاشی نے کہا تمہیں جتنا مرضی برا لگے، بات صحیح ہے، تم لوگ جاؤ، آج سے تم اس ملک میں امن کے ساتھ رہو گے اور تین مرتبہ کہا کہ جو شخص تمہیں برا بھلا کہے گا اسے اس کا تاوان ادا کرنا ہوگا، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تم میں سے کسی کو تکلیف پہنچاؤں، اگرچہ اس کے عوض مجھے ایک پہاڑ کے برابر بھی سونا مل جائے، اور ان دونوں کو ان کے تحائف اور ہدایا واپس کر دو، بخدا! اللہ نے جب مجھے میری حکومت واپس لوٹائی تھی تو اس نے مجھ سے رشوت نہیں لی تھی کہ میں بھی اس کے معاملے میں رشوت لیتا پھروں اور اس نے لوگوں کو میرا مطیع نہیں بنایا کہ اس کے معاملے میں لوگوں کی اطاعت کرتا پھروں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ان دونوں کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیا گیا اور وہ جو بھی ہدایا لے کر آئے تھے، وہ سب انہیں واپس لوٹا دیئے گئے، اور ہم نجاشی کے ملک میں بہترین گھر اور بہترین پڑوس کے ساتھ زندگی گزارتے رہے، اس دوران کسی نے نجاشی کے ملک پر حملہ کر دیا، اس وقت ہمیں انتہائی غم و افسوس ہوا اور ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ حملہ آور نجاشی پر غالب ہی نہ آجائے، اور نجاشی کی جگہ ایک ایسا آدمی برسر اقتدار آجائے جو ہمارے حقوق کا اس طرح خیال نہ رکھے جیسے نجاشی رکھتا تھا۔

بہر حال! نجاشی جنگ کے لئے روانہ ہوا، دونوں لشکروں کے درمیان دریائے نیل کی چوڑائی حائل تھی، اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ ان لوگوں کی جنگ میں حاضر ہو کر ان کی خبر ہمارے پاس کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ”جو اس وقت ہم میں سب سے کمسن تھے“ نے اپنے آپ کو پیش کیا، لوگوں نے انہیں ایک مشکیزہ پھلا کر دے دیا، وہ انہوں نے اپنے سینے پر لٹکا لیا اور اس کے اوپر تیرنے لگے، یہاں تک کہ نیل کے اس کنارے کی طرف نکل گئے جہاں دونوں لشکر صرف آراء تھے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ کر سارے حالات کا جائزہ لیتے رہے، اور ہم نجاشی کے حق میں اللہ سے یہ دعاء کرتے رہے کہ اسے اس کے دشمن پر غلبہ نصیب ہو، اور وہ اپنے ملک میں حکمرانی پر فائز رہے، اور اہل حبشہ کا نظم و نسق اسی کے ہاتھ میں رہے، کیونکہ ہمیں اس کے پاس بہترین ٹھکانہ نصیب تھا، یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ گئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ہی تھے۔

حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَحْدَاثٌ وَفِتْنٌ وَاخْتِلَافٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ عَبْدَ اللَّهِ الْمَقْتُولَ لَا الْقَاتِلَ فَافْعَلْ

(۲۲۸۶۶) حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے خالد! میرے بعد حادثات، فتنے اور اختلافات رونما ہوں گے، اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ تم اللہ کے وہ بندے بن جاؤ جو مقتول ہو، قاتل نہ ہو تو ایسا ہی کرنا۔

(۲۲۸۶۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَسَّارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَخَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ قَالَ فَذَكَرُوا رَجُلًا مَاتَ مِنْ بَطْنِهِ قَالَ فَكَأَنَّمَا اشْتَهَيَا أَنْ يُصَلِّيَا عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ فَإِنَّهُ لَنْ يُعَدَّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ الْآخَرُ بَلَى [راجع: ۱۸۵۰۰].

(۲۲۸۶۷) عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والے ایک آدمی کے جنازے میں شرکت کا ارادہ رکھتے تھے، اسی دوران ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرے، اسے قبر میں عذاب نہیں ہوگا؟ دوسرے نے کہا کیوں نہیں۔

(۲۲۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَرْفُطَةَ قَالَ وَسَمِعْتُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ يَعْنِي حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَرْفُطَةَ قَالَ لِلْمُخْتَارِ هَذَا رَجُلٌ كَذَّابٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ

(۲۲۸۶۸) حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ نے مختار ثقفی کے متعلق فرمایا یہ کذاب آدمی ہے اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ جہنم کی آگ میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

حَدِيثُ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُحضرت طارق بن سوید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیث

(۲۲۸۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَايِلٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَارِضَنَا أَعْنَابًا نَعَصِرُهَا أَفَنَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَاغَتْهُ فَقَالَ لَا ثُمَّ رَاجَعْتُهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ إِنَّا نَسْتَشْفِي بِهَا لِلْمَرِيضِ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِشِفَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ [راجع: ۱۸۹۹۴].

(۲۲۸۶۹) حضرت طارق بن سوید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ انگوروں کے علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہم انہیں نچوڑ کر (ان کی شراب) پی سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے اپنی بات کی تکرار کی، نبی ﷺ نے پھر فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کہ ہم مریض کو علاج کے طور پر پلا سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس میں شفاء نہیں بلکہ یہ تو نری بیماری ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُحضرت عبد اللہ بن ہشام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ يَعْنِي ابْنَ مَعْبِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامِ أَبُو عَقِيلٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ الْآنَ وَاللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ [انظر: ۱۸۲۱۱].

(۲۲۸۷۰) حضرت عبد اللہ بن ہشام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے، نبی ﷺ نے حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، حضرت عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، حضرت عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے عرض کیا کہ بخدا! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا عمر! اب بات بنی۔

(۲۲۸۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ أَبُو عَقِيلٍ الْقُرَشِيُّ أَنَّ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ احْتَلَمَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَحَ النِّسَاءَ

(۲۲۸۷۱) زہرہ ابو عقیل رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں بالغ ہو چکے تھے اور نکاح بھی کر لیا تھا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَآكِلُهَا [انظر: ۱۹۲۱۱] (۲۲۸۷۲) حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایام والی عورت کے ساتھ اکٹھے کھانا کھانے کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت کے ساتھ کھانا پینا تم کھا پی سکتے ہو۔

(۲۲۸۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعْذِرُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ [انظر: ۱۸۴۱۸] (۲۲۸۷۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ اس وقت تک ہلاکت میں نہیں پڑیں گے جب تک اپنے لئے گناہ کرتے کرتے کوئی عذر نہ چھوڑیں۔

(۲۲۸۷۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ آلاَ إِنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاهُ وَالْمِنْحَةَ مَرْدُودَةٌ وَالَّذِينَ مَقْضَىٰ وَالزَّرْعِيمَ غَارِمٌ (۲۲۸۷۴) حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، عاریت ادا کی جائے، اور ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

حَدِيثُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت ابو امیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۷۵) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْدِرِ مَوْلَىٰ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِبِلَصٍّ فَأَعْتَرَفَ وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخَالَكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَىٰ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَعُوهُ ثُمَّ جِئُوا بِهِ قَالَ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَسْتَغْفِرُ (۲۲۸۷۵) حضرت ابو امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، عاریت ادا کی جائے، اور ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

اللَّهُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ
(۲۲۸۷۵) حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا، اس نے اعتراف جرم کر لیا لیکن
اس کے پاس سے سامان نہیں مل سکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میرا خیال نہیں ہے کہ تم نے چوری کی ہوگی؟ اس نے دو تین مرتبہ
کہا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ کر میرے پاس اسے واپس لاؤ، چنانچہ لوگ اس کا ہاتھ کاٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
لے آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا یوں کہو ”استغفر اللہ و اتوب الیہ“ اس نے اسی طرح کہہ دیا ”استغفر اللہ و اتوب
الیہ“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی کہ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۸۷۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ
الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا لَقِينَا دَاعِيًا امْرَأَةً
مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانَةَ تَدْعُوكَ وَمَنْ مَعَكَ إِلَى طَعَامٍ فَاَنْصَرَفْنَا مَعَهُ فَجَلَسْنَا
مَجَالِسَ الْعُلَمَاءِ مِنْ آبَائِهِمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جِئَءَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ
وَوَضَعَ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ فَفِطِنَ لَهُ الْقَوْمُ وَهُوَ يَلُوكُ لُقْمَتَهُ لَا يُجِيزُهَا فَرَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَغَفَلُوا عَنَّا ثُمَّ ذَكَرُوا
فَأَخَذُوا بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ اللَّقْمَةَ بِيَدِهِ حَتَّى تَسْقُطَ ثُمَّ أَمْسَكُوا بِأَيْدِينَا يَنْظُرُونَ مَا يَصْنَعُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَفَظَهَا فَأَلْفَاهَا فَقَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أَخَذْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ فِي نَفْسِي أَنْ أَجْمَعَكَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى طَعَامٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَى الْبَيْعِ فَلَمْ أَجِدْ
شَاةً تَبَاعُ وَكَانَ عَامِرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْتَاعَ شَاةً أَمْسِ مِنَ الْبَيْعِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ ابْتِغِي لِي شَاةً فِي الْبَيْعِ
فَلَمْ تَوْجِدْ فَذَكَرَ لِي أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ شَاةً فَأَرْسِلْ بِهَا إِلَيَّ فَلَمْ يَجِدْهُ الرَّسُولُ وَوَجَدَ أَهْلَهُ فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ
رَسُولِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمُوهَا الْأَسَارَى [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۳۳۲)].

قال شعيب: إسناده قوي.]

(۲۲۸۷۶) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ایک جنازے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، جب
واپس ہوئے تو ہمیں قریش کی ایک عورت کا قاصد ملا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! فلاں عورت نے آپ کی اور آپ کے ہمراہ تمام
لوگوں کی کھانے کی دعوت کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوہاں تشریف لے گئے اور ہم بھی چلے گئے، وہاں پہنچ کر ہم لوگ بیٹھ گئے اور کچھ لوگوں
کے بچے ان کے آگے بیٹھ گئے۔

تھوڑی دیر بعد کھانا لایا گیا اور نبی ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا، لوگوں نے بھی اپنے ہاتھ بڑھائے، نبی ﷺ ایک لقمہ لے کر اسے چبانے لگے لیکن وہ حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا، لوگ سمجھ گئے اور اپنے ہاتھ کھینچ لیے، ہماری طرف سے وہ غافل ہو چکے تھے، پھر جب دھیان ہوا تو ہمارے ہاتھ بھی پکڑ لیے، ایک آدمی لقمہ توڑنے لگا تو وہ اس کے ہاتھ سے گر گیا، پھر وہ ہمارے ہاتھ روک کر نبی ﷺ کی طرف دیکھنے لگے کہ اب وہ کیا کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اسے چبانے کی کوشش کی لیکن پھر اسے اگل دیا، اور فرمایا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بکری اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے؟ یہ سن کر وہ عورت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میرے دل میں خیال آیا کہ آپ کو اور آپ کے ہمراہ تمام لوگوں کو کھانے پر جمع کروں چنانچہ میں نے بقیع کی طرف ایک آدمی کو بھیجا لیکن وہاں سے بکری نہیں ملی، جبکہ عامر بن ابی وقاص نے کل شام ہی بقیع سے ایک بکری خریدی تھی، میں نے انہیں پیغام بھیجا کہ بقیع میں میرے لیے بکری تلاش کی گئی ہے لیکن وہ نہیں مل سکی، مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے بھی ایک بکری خریدی ہے، آپ وہ میرے پاس بھیج دیں، قاصد کو وہ اپنے گھر میں نہیں ملے البتہ ان کے گھر والے موجود تھے، انہوں نے وہ بکری میرے قاصد کو دے دی، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔

حَدِيثُ أَبِي السَّوَّارِ عَنْ خَالِهِ

ابو السوار کی اپنے ماموں سے روایت

(۲۲۸۷۷) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا السَّمِيطُ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ حَدَّثَهُ أَبُو السَّوَّارِ عَنْ خَالِهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَسُ يَتَّبِعُونَهُ فَاتَّبَعْتُهُ مَعَهُمْ قَالَ فَفَجِئَنِي الْقَوْمُ يَسْعُونَ قَالَ وَأَبْقَى الْقَوْمُ قَالَ فَآتَى عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْرَبَنِي ضَرْبَةً إِمَّا بِعَسِيبٍ أَوْ قَضِيبٍ أَوْ سِوَاكَ وَشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَوْجَعَنِي قَالَ فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ قَالَ أَوْ قُلْتُ مَا ضْرَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لِشَيْءٍ عَلِمَهُ اللَّهُ فِيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِي نَفْسِي أَنَّ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحْتُ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ رَاعٍ لَا تَكْسِرَنَّ قُرُونَ رَعِيَّتِكَ قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْنَا الْغَدَاةَ أَوْ قَالَ صَبَحْنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنَّ أَنَسًا يَتَّبِعُونِي وَإِنِّي لَا يُعْجِبُنِي أَنْ يَتَّبِعُونِي اللَّهُمَّ فَمَنْ ضْرَبْتُ أَوْ سَبَبْتُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَأَجْرًا أَوْ قَالَ مَغْفِرَةً وَرَحْمَةً أَوْ كَمَا قَالَ

(۲۲۸۷۷) ابو السوار اپنے ماموں سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ کچھ لوگ آپ کے پیچھے چل رہے ہیں، میں بھی ان میں شامل ہو گیا، اچانک لوگ دوڑنے لگے اور کچھ لوگ پیچھے رہ گئے، نبی ﷺ نے میرے قریب پہنچ کر کسی ٹہنی، سرکنڈے، مسواک یا کسی اور چیز کے ساتھ ہلکی سی ضرب لگائی جو ان کے پاس تھی، لیکن بخدا! مجھے اس سے کوئی تکلیف نہیں

ہوئی، رات ہوئی تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ نے مجھے جو مارا ہے وہ یقیناً کسی ایسی بات پر ہوگا جو اللہ نے انہیں میرے متعلق بتادی ہوگی، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ صبح کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری دوں، ادھر حضرت جبریل علیہ السلام یہ وحی لے کر نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے کہ آپ راعی ہیں، لہذا اپنی رعیت کے سینگ نہ توڑیں۔

جب ہم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! کچھ لوگ میرے پیچھے چلتے ہیں، اور مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ کوئی میرے پیچھے چلے، اے اللہ! میں نے جسے مارا ہو یا سخت ست کہا ہو، اسے اس کے لئے کفارہ اور باعث اجر بنا دے یا یہ فرمایا باعث مغفرت و رحمت بنا دے، یا جیسے بھی فرمایا۔

حَدِيثُ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَخَذَتْ بِكُشْحِهَا قَالَ وَأَصْبَحَ الرَّسُولُ يُبَايِعُ النَّاسَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَآتَيْتُهُ فَلَمْ يُبَايِعْنِي فَقَالَ صَاحِبُ الْجُبَيْدَةِ الْآنَ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَعُودُ قَالَ فَبَايَعْنِي

(۲۲۸۷۸) حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک باندی میرے پاس سے گذری تو میں نے اسے اس کے پہلو سے پکڑ لیا، اگلے دن نبی ﷺ نے لوگوں سے بیعت لینا شروع کی اور میں بھی حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے بیعت نہیں لی اور فرمایا تم باندی کو کھینچنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم! آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا چنانچہ نبی ﷺ نے مجھ سے بھی بیعت لے لی۔

(۲۲۸۷۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ بَيَانَ بْنِ بَشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا بَطَالًا قَالَ فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ هَوَيْتُ إِلَى كُشْحِهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَ فَآتَى النَّاسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُونَهُ فَآتَيْتُهُ فَبَسَطْتُ يَدِي لِأُبَايِعَهُ فَقَبَضَ يَدَهُ وَقَالَ أَحْسِبُكَ صَاحِبُ الْجُبَيْدَةِ يَعْنِي أَمَا إِنَّكَ صَاحِبُ الْجُبَيْدَةِ أَمْسِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعْنِي فَوَاللَّهِ لَا أَعُودُ أَبَدًا قَالَ فَفَنَعَمُ إِذَا

(۲۲۸۷۹) حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک باندی میرے پاس سے گذری تو میں نے اسے اس کے پہلو سے پکڑ لیا، اگلے دن نبی ﷺ نے لوگوں سے بیعت لینا شروع کی اور میں بھی حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے بیعت نہیں لی اور فرمایا تم باندی کو کھینچنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بیعت کر لیجئے، اللہ کی قسم! آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر ٹھیک ہے۔

حَدِيثُ مُخَارِقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت مخارق رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَسْرِقَنِي أَوْ يَأْخُذَ مِنِّي مَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ تَعْظِمُ عَلَيْهِ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتُ فَلَمْ يَنْتَهَ قَالَ تَسْتَعِدِي السُّلْطَانَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِقُرْبِي مِنْهُمْ أَحَدٌ قَالَ تَجَاهِدُهُ أَوْ تُقَاتِلُهُ حَتَّى تُكْتَبَ فِي شُهَدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ [قال الألبانى حسن صحيح (النسائى: ۱۱۳/۷)]. قال

شعيب: حسن لغيره. وهذا إسناد حسن.

(۲۲۸۸۰) حضرت مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی میرے یہاں چوری کرنے یا میرا مال چھیننے کی نیت سے میرے پاس آئے تو آپ مجھے اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکام کی اہمیت واضح کرو، اس نے کہا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں لیکن وہ اپنے ارادے سے پھر بھی باز نہیں آتا تو کیا کروں؟ فرمایا بادشاہ سے اس کے خلاف مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر میرے پاس کوئی اور مسلمان نہ ہو (اور وہ مجھ پر فوراً حملہ کر دے) تو کیا کروں؟ فرمایا پھر تم بھی اس سے لڑو یہاں تک کہ تم شہداءِ آخرت میں لکھے جاؤ یا اپنے مال کو بچالو۔

(۲۲۸۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أَتَانِي رَجُلٌ يَأْخُذُ مَالِي قَالَ تَذَكَّرُهُ بِاللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ذَكَرْتَهُ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتُ فَلَمْ يَنْتَهَ قَالَ تَسْتَعِينُ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ السُّلْطَانُ مِنِّي نَائِبًا قَالَ تَسْتَعِينُ بِالْمُسْلِمِينَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَحْضُرْنِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَعَجَلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ حَتَّى تَحْرُزَ مَالَكَ أَوْ تُقْتَلَ فَتَكُونَ فِي شُهَدَاءِ الْآخِرَةِ

(۲۲۸۸۱) حضرت مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی میرے یہاں چوری کرنے یا میرا مال چھیننے کی نیت سے میرے پاس آئے تو آپ مجھے اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکام کی اہمیت واضح کرو، اس نے کہا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں لیکن وہ اپنے ارادے سے پھر بھی باز نہیں آتا تو کیا کروں؟ فرمایا بادشاہ سے اس کے خلاف مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر بادشاہ مجھ سے دور ہو تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان سے مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر میرے پاس کوئی اور مسلمان نہ ہو اور وہ مجھ پر فوراً حملہ کر دے تو کیا کروں؟ فرمایا پھر تم بھی اس سے لڑو یہاں تک کہ تم شہداءِ آخرت میں لکھے جاؤ یا اپنے مال کو بچالو۔

حَدِيثُ أَبِي عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَارِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلَى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَضْرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَبَلَغَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْغُلَامُ الْأَنْصَارِيُّ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود):

[۵۱۲۳، ابن ماجه: ۲۷۸۴].

(۲۲۸۸۲) حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ ”جو اہل فارس کے آزاد کردہ غلام تھے“ کہتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھا، میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی پر حملہ کرتے ہوئے کہا اسے سنبھال کہ میں فارسی نوجوان ہوں، نبی ﷺ تک بھی یہ آواز پہنچ گئی، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اسے سنبھال کہ میں انصاری نوجوان ہوں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ لَمْ يُسَمَّ

ایک نامعلوم الاسم صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۸۸۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرَكٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعُ بَصْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يُلْتَمَعَ بَصْرُهُ [راجع: ۱۵۷۳۷].

(۲۲۸۸۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر نہ دیکھے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بصارت سلب کر لی جائے۔

ثامن مسند الأنصار

حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۸۸۴) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ كَفَّارَةٌ سَنَّتَيْنِ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ

يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ كَفَّارَةٌ سَنَةٍ [انظر: ۲۲۹۰۴].

(۲۲۸۸۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے یومِ عرفہ (نوزی الحجہ) کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، پھر کسی نے یومِ عاشوراء کے روزے کے متعلق پوچھا تو فرمایا یہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۸۸۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جَلِيسٍ كَانَ لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقَامَ الْبَيْنَةَ عَلَى قَتِيلٍ فَلَهُ سَلْبُهُ [انظر: ۲۲۹۸۱، ۲۲۸۹۴].

(۲۲۸۸۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مقتول پر کوئی گواہ پیش کر دے (کہ اس کا قاتل وہ ہے) تو مقتول کا سارا سامان اسی کو ملے گا۔

(۲۲۸۸۶) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِحِمْلٍ أَمَامَةً أَوْ أُمِيمَةً بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبَ يَحْمِلُهَا إِذَا قَامَ وَيَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ حَتَّى فَرَغَ [صححه البخاری (۵۱۶)، ومسلم (۵۴۳)، وابن خزيمة (۸۶۸ و ۸۷۳ و ۸۷۴) وابن حبان (۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۲۳۴۰)]. [انظر: ۲۲۸۹۱، ۲۲۸۹۹، ۲۲۹۴۹، ۲۲۹۵۴، ۲۲۹۵۹، ۲۳۰۲۲، ۲۳۰۲۸، ۲۳۰۲۸].

(۲۲۸۸۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ یا امیمہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۸۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَقْرَأُ بِنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَطْوُلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَطْوُلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ [صححه البخاری (۷۶۲)، ومسلم (۵۴۱)، وابن خزيمة (۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۸)، وابن حبان (۱۸۷۵)]. [انظر: ۲۲۹۰۶، ۲۲۹۳۱، ۲۲۹۳۸، ۲۲۹۶۶، ۲۲۹۶۷، ۲۲۹۹۱، ۲۳۰۰۳، ۲۳۰۰۴، ۲۳۰۲۵، ۲۳۰۳۱، ۲۳۰۳۵].

(۲۲۸۸۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر

کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۲۸۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ شَيْءٌ مِنْهُ بِشَيْءٍ وَلَكِنْ لِيُتَبَدَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ | انظر عبد الله بن أبي قتادة أو أبو سلمة: ۲۲۹۹۲، ۲۳۰۰۵.

(۲۲۸۸۸) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھجور کی مختلف اقسام کو) ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر نبیذ بنانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ علیحدہ علیحدہ ان کی نبیذ بنائی جاسکتی ہے۔

(۲۲۸۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ أَوْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ | راجع: ۱۹۶۳۹ | (۲۲۸۸۹) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے، دائیں ہاتھ سے شرمگاہ چھونے سے یا دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۸۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكُ يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ | صححه البخاری (۴۴۴)، ومسلم (۷۱۴)، وابن خزيمة (۱۸۲۵ و ۱۸۲۶) و ابن حبان (۲۴۹۷). | انظر: ۲۲۸۹۶، ۲۲۹۴۸، ۲۳۰۲۹.

(۲۲۸۹۰) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۸۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتُ زَيْنَبَ فَإِذَا رَكَعَ وَسَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا | راجع: ۲۲۸۸۶.

(۲۲۸۹۱) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے ہوئے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ کو اٹھا رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۸۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرَّؤْيَا أُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أُرْمَلُ حَتَّى لَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُخْبِرُ بِهَا وَلِيَتْفُلَّ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلِيَسْتَعِذَّ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا

فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى فَإِنَّهُ لَنْ يَرَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ [صححه البخاری (۷۰۰۵)، ومسلم (۲۲۶۱)]. [انظر: ۲۲۹۵۳، ۲۲۹۶۴، ۲۲۹۷۰، ۲۳۰۱۲، ۲۳۰۲۱].

(۲۲۸۹۲) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ڈراؤنے خواب نظر آیا کرتے تھے، لیکن میں انہیں اپنے اوپر بوجھ نہیں بناتا تھا، یہاں تک کہ ایک دن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھے، خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا ر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۸۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ أَصَابَ حِمَارًا وَحَشٍ يَعْنِي وَهُوَ مُحِلٌّ وَهُمْ مُحْرِمُونَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ [انظر: ۲۲۹۷۷، ۲۳۰۰۰]. (۲۲۸۹۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک گورخر کا شکار کیا جبکہ وہ احرام میں نہیں تھے اور دیگر تمام حضرات محرم تھے، لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۲۸۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جَلِيسُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ بَارَزْتُ رَجُلًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَتَقَلَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْبَهُ [راجع: ۲۲۸۸۵]. (۲۲۸۹۴) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر میں نے ایک آدمی کو لڑنے کی دعوت دی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ساز و سامان انعام میں مجھے دے دیا۔

(۲۲۸۹۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي امْرَأَةٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ يُصْغِي الْإِنَاءَ لِلْهَرِّ فَيَشْرَبُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ وَالطَّوَّافَاتِ عَلَيْكُمْ [أخرجه الحميدي (۵۳۰)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد اختلف فيه. (۲۲۸۹۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بلی کے لئے برتن کو جھکا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۲۸۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رُكْعَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَجْلِسَ [راجع: ۲۲۸۹۰]. (۲۲۸۹۶) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۸۹۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ عَنْ أَبِي قَرْعَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ صِيَامُ عَرَفَةَ يُكْفِّرُ السَّنَةَ وَالَّتِي تَلِيهَا وَصِيَامُ عَاشُورَاءَ يُكْفِّرُ سَنَةً قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي لَمْ يَرْفَعُهُ لَنَا سُفْيَانٌ وَهُوَ مَرْفُوعٌ [انظر: ۲۲۹۰۲، ۲۲۹۰۸، ۲۲۹۰۹].

(۲۲۸۹۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے غالباً مرفوعاً مروی ہے کہ یومِ عرفہ (نوذی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یومِ عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۲۸۹۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۸۹۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأُمَامَةَ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ يَعْنِي حَامِلَهَا فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَرَعَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۸۹۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۰۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [صححه البخاری (۶۳۷)، ومسلم (۶۰۴)، وابن خزيمة (۱۶۴۴)، وابن حبان (۲۲۲۲ و ۲۲۲۳)] - [انظر: ۲۲۹۰۱، ۲۲۹۶۸، ۲۲۹۸۷، ۲۲۹۹۸، ۲۳۰۱۰، ۲۳۰۱۸، ۲۳۰۲۶].

(۲۲۹۰۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹].

(۲۲۹۰۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۲۹۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكْفِّرُ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبَلَةً وَصَوْمُ عَاشُورَاءَ يُكْفِّرُ سَنَةً مَاضِيَةً [أخرجه عبد بن حميد (١٩٤). قال شعيب: صحيح و هذا إسناد ضعيف]. [راجع: ٢٢٨٩٧].

(٢٢٩٠٢) حضرت ابوقحافة رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عرفہ (تو ذی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(٢٢٩٠٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ لَكْغَبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةٍ قَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ قَالَ الْمُؤْمِنُ اسْتَرَاخَ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْفَاجِرُ اسْتَرَاخَ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُّ [صححه البخاری (٦٥١٣) ومسلم (٩٥٠) وابن حبان (٣٠٠٧، ٣٠١٢)] [انظر: ٢٢٩٤٤، ٢٢٩٤٥، ٢٢٩٤٦، ٢٢٩٦٣].

(٢٢٩٠٣) حضرت ابوقحافة رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر آدمی سے لوگ، شہر، درخت اور درندے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(٢٢٩٠٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِغَيْلَانَ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ بِرَأْسِهِ أَيْ نَعَمْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَعَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَتْ أَوْ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ قَالَ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَقَامَ عُمَرُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ صَامَ الْأَبَدَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ صَوْمٌ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارٌ يَوْمٌ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ إِفْطَارُ يَوْمَيْنِ وَصَوْمٌ يَوْمٌ قَالَ لَيْتَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَوَّانًا لِذَلِكَ قَالَ صَوْمٌ يَوْمٌ وَإِفْطَارٌ يَوْمٌ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ قَالَ صَوْمٌ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَأُنزِلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ صَوْمٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمٌ الدَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ قَالَ صَوْمٌ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يُكْفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ صَوْمٌ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ يُكْفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ [صححه مسلم (١٦٢)، وابن حبان (٣٦٣١) و ٣٦٣٢ و ٣٦٣٩ و ٣٦٤٢ (ابن حزيمة (٢٠٨٧ و ٢١١١ و ٢١٢٦)] [انظر: ٢٢٩٠٨، ٢٢٩١٧، ٢٢٩٥٢، ٢٢٩٩٧، ٢٣٠٢٧].

(٢٢٩٠٣) حضرت ابوقحافة انصاری رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے، یہ دیکھ کر حضرت عمر رضي الله عنه کہنے لگے کہ ہم اللہ کو اپنا رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول مان کر

راضی ہیں اور اسی پر ہم نے بیعت کی ہے، پھر ایک دوسرے آدمی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی ہمیشہ روزے رکھے تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہیں، سائل نے پوچھا دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے، سائل نے پوچھا کہ دو دن ناغہ کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا کیسا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نظروں میں یہ قابل تعریف ہو، سائل نے پوچھا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے، سائل نے پیر اور جمعرات کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا اور پورے ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، سائل نے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سائل نے یوم عاشوراء کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا اس سے گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲۹.۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَكْغَبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا كُمْ وَكَثْرَةُ الْحَدِيثِ عَنِّي مَنْ قَالَ عَلَيَّ فَلَا يَقُولَنَّ إِلَّا حَقًّا أَوْ صِدْقًا فَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ [انظر: ۱۶: ۲۳۰] (۲۲۹.۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح بات کہے اس لئے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔

(۲۲۹.۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَحْيَانًا [راجع: ۲۲۸۸۷]. (۲۲۹.۶) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے۔

(۲۲۹.۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ (۲۲۹.۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں دورانِ تشہد بیٹھتے تو اپنا ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارے کرتے۔

(۲۲۹.۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدِ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ الْإِثْنَيْنِ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَأَنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ [راجع: ۲۲۹.۴]. (۲۲۹.۸) حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ نے سَعِيدُ بن قَتَادَةَ سے غِيلَانَ بن جَرِيرٍ سے عَبْدِ اللَّهِ بن مَعْبُدِ الزَّمَانِيِّ سے أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ سے سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ الْإِثْنَيْنِ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَأَنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ [راجع: ۲۲۹.۴].

(۲۲۹۰۸) حدیث نمبر (۲۲۹۰۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَرَ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَرَ اللَّهُ عَنْكَ خَطَايَاكَ إِلَّا الَّذِينَ كَذَلِكَ قَالَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [صححه مسلم (۱۸۸۵)]، وابن

حبان (۴۶۵۴)۔ [انظر: ۲۲۹۰۵، ۲۳۰۰۲]۔

(۲۲۹۰۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں اس حال میں شہید ہو جاؤں کہ میں ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہا ہوں، آگے بڑھا ہوں، پیچھے نہ ہٹا ہوں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم اسی طرح شہید ہوئے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ اور فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۲۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ أَعْلِيهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ قَالَ أَتَرَكَ لَهُمَا وَقَاءً قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۲۹۴۰، ۲۲۹۴۱، ۲۲۹۵۶، ۲۳۰۳۴]۔

(۲۲۹۱۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی ﷺ نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

(۲۲۹۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِيفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفِقُ ثُمَّ يَمْحَقُ

[صححه مسلم (۱۶۰۷)]۔ [انظر: ۲۲۹۱۲، ۲۲۹۳۹]۔

(۲۲۹۱۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیع و شراء میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۱۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ السَّلَمِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفِقُ ثُمَّ يَمْحَقُ [انظر: ۲۲۹۳۹].

(۲۲۹۱۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیع و شراء میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۱۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ إِنْ لَا تُدْرِكُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا وَانْطَلَقَ سَرْعَانَ النَّاسِ يُرِيدُونَ الْمَاءَ وَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأِحَتُهُ فَنَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَمْتُهُ فَادْعَمَ ثُمَّ مَالَ فَدَعَمْتُهُ فَادْعَمَ ثُمَّ مَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَنْجِفَلَ عَنْ رَأِحَتِهِ فَدَعَمْتُهُ فَانْتَبَهَ فَقَالَ مَنْ الرَّجُلُ قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مُذْكُمْ كَانَ مَسِيرُكَ قُلْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَ رَسُولَهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ عَرَسْنَا فَمَا لِيَ إِلَى شَجَرَةٍ فَنَزَلَ فَقَالَ انْظُرْ هَلْ تَرَى أَحَدًا قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ هَذَا رَاكِبَانِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ فَقَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتِنَا فِيمَا أَيْقَطْنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَانْتَبَهْنَا فَرَكَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ وَسِرْنَا هُنَيْهَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ أَمَعَكُمْ مَاءٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ مَعِيَ مِضْأَةٌ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ أَنْتِ بِهَا فَاتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ مَسُوا مِنْهَا مَسُوا مِنْهَا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ وَبَقِيَتْ جَرْعَةٌ فَقَالَ ازْدَهْرِ بِهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ وَصَلُّوا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلُّوا الْفَجْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ إِنْ كَانَ أَمْرٌ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ وَإِنْ كَانَ أَمْرٌ دِينِكُمْ فَإِلَى قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ لَا تَفْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقِظَةِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنْ الْغَدِ وَقْتَهَا ثُمَّ قَالَ ظَنُّوا بِالْقَوْمِ قَالُوا إِنَّكَ قُلْتَ بِالْأَمْسِ إِنْ لَا تُدْرِكُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا فَالنَّاسُ بِالْمَاءِ فَقَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ وَقَدْ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَاءِ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِيَسْبِقْكُمْ إِلَى الْمَاءِ وَيَخْلَفْكُمْ وَإِنْ يُطِعَ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَرْشُدُوا قَالَهَا ثَلَاثًا فَلَمَّا اشْتَدَّتْ الظَّهِيرَةُ رَفَعَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كُنَّا عَطَشًا تَقَطَّعْتَ الْأَعْنَاقُ فَقَالَ لَا هَلْكَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْتِ

بِالْمِيضَاءِ فَاتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَحِلُّ لِي غَمْرِي يَعْنِي قَدَحَهُ فَحَلَلْتُهُ فَاتَيْتُهُ بِهِ فَجَعَلَ يَصُبُّ فِيهِ وَيَسْقِي النَّاسَ فَازْدَحَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحْسِنُوا الْمَلَأَ فَكُلُّكُمْ سَيَصْدُرُ عَنْ رِيٍّ فَشَرِبَ الْقَوْمُ حَتَّى لَمْ يَبْقَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ لِي فَقَالَ اشْرَبْ يَا أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ اشْرَبْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ سَأَلِي الْقَوْمَ آخِرُهُمْ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ بَعْدِي وَبَقِيَ فِي الْمِيضَاءِ نَحْوُ مِمَّا كَانَ فِيهَا وَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثُ مِائَةٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَسَمِعَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَأَنَا أُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ فَقَالَ مَنْ الرَّجُلُ قُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ الْقَوْمُ أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِمْ أَنْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَحَدُ السَّبْعَةِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا فَرَعْتُ قَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ أَحَدًا يَحْفَظُ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرِي قَالَ حَمَادٌ وَحَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَرَسَ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ تَوَسَّدَ يَمِينَهُ وَإِذَا عَرَسَ الصُّبْحَ وَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ الْيُمْنَى وَأَقَامَ سَاعِدَهُ [صححه مسلم (۶۸۱)، وابن خزيمة (۴۱۰)، وابن حبان (۶۹۰۱). قال الترمذی حسن صحیح]. [انظر: ۲۲۹۱۴، ۲۲۹۱۵، ۲۲۹۴۳، ۲۲۹۷۲، ۲۳۰۰۹].

(۲۲۹۱۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم پانی تک نہ پہنچے تو پیا سے رہ جاؤ گے، چنانچہ جلد باز لوگ پانی کی تلاش میں نکل گئے، اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی رہا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ اونگھنے لگے، آپ ﷺ اپنی سواری سے جھکے تو میں نے آپ ﷺ کو جگائے بغیر سہارا دے دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، پھر اپنی سواری پر جھکے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سیدھا کیا یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے پھر پہلے سے بھی زیادہ جھکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر پڑیں، میں پھر آیا اور آپ ﷺ کو سہارا دیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابو قتادہ، آپ ﷺ نے فرمایا تم کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں ساری رات سے اسی طرح آپ کے ساتھ چل رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہاری حفاظت فرمائے جس طرح تم نے اللہ کے نبی (ﷺ) کی حفاظت کی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ہمیں پڑاؤ کر لینا چاہئے، چنانچہ نبی ﷺ نے ایک درخت کے قریب پہنچ کر منزل کی، پھر فرمایا تم کسی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یہ ایک سوار ہے یہاں تک کہ سات سواری جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہماری نماز کا خیال رکھنا چنانچہ ہم لوگ سو گئے اور سورج کی تمازت نے ہی ہمیں جگایا، ہم بیدار ہوئے، نبی ﷺ سوار ہو کر وہاں سے چل دیئے، ہم بھی آہستہ آہستہ چل پڑے، ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے پڑاؤ کیا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! میرے وضو کے برتن میں تھوڑا سا پانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ لے آؤ، میں وہ پانی لایا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرو،

چنانچہ سب لوگوں نے وضو کیا، اور اس میں سے کچھ پانی باقی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس وضو کے پانی کے برتن کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے عنقریب ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دو رکعتیں پڑھیں (سنت) پھر صبح کی نماز پڑھی، (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے ہم میں سے ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ ہماری اس غلطی کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے نماز میں کی کہ ہم بیدار نہیں ہوئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا کہہ رہے ہو؟ اگر کوئی دنیوی بات ہے تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی دینی مسئلہ ہے تو مجھے بھی بتاؤ، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم سے نماز میں تفریط ہو گئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ سونے میں کوئی تفریط نہیں بلکہ تفریط تو جاگنے میں ہوتی ہے، اگر کسی سے اس طرح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جس وقت بھی وہ بیدار ہو جائے نماز پڑھ لے اور جب اگلا دن آجائے تو وہ نماز اس کے وقت پر پڑھے پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ دوسرے لوگوں نے کیا کیا ہوگا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کل آپ نے خود ہی فرمایا تھا کہ اگر تم کل پانی تک نہ پہنچے تو پیا سے رہ جاؤ گے، چنانچہ لوگ پانی کی تلاش میں ہوں گے، آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نہ پایا، لوگوں میں موجود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہوں گے، آپ ﷺ کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ آپ ﷺ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور خود پانی کی طرف سبقت لے جائیں، اگر وہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات مان لیں گے تو وہ ہدایت پا جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا پھر ہم ان لوگوں کی طرف اس وقت پہنچے جس وقت دن چڑھ چکا تھا اور گرمی کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا، لوگ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں تو پیاس نے ہلاک کر دیا اور گردنیں ٹوٹنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم ہلاک نہیں ہوئے، پھر فرمایا اے ابو قتادہ میرا چھوٹا پیالہ لاؤ، میں وہ لے کر حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کا منہ کھولا، میں اسے کھول کر لایا، تو رسول اللہ ﷺ پانی (اس برتن سے) انڈیلنے لگے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! سکون سے رہو، سب کے سب سیراب ہو جاؤ گے، پھر لوگ سکون و اطمینان سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی ڈالا اور مجھ سے فرمایا ابو قتادہ! پیو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے آپ پییں، آپ ﷺ نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے، تو پھر میں نے پیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے بعد پیا اور وضو کے اس برتن میں جتنا پانی پہلے تھا، اب بھی اتنا ہی موجود تھا جبکہ اس سے سیراب ہونے والے لوگ تین سو تھے، لوگ پانی پر مطمئن اور آسودہ آگئے، عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد میں اس حدیث کو بیان کرتا تھا، ایک دن حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سن لیا، انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے اپنا نام بتایا عبد اللہ بن رباح انصاری، انہوں نے فرمایا اے جوان! ذرا غور کرو کیا بیان کر رہے ہو کیونکہ اس رات میں بھی ان سات میں سے ایک تھا، پھر میں نے قوم سے پوری حدیث بیان کی، جب فارغ ہوا تو عمران کہنے لگے کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ میرے علاوہ بھی کسی کو یہ حدیث یاد ہوگی۔

(۲۲۹۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي قَتَادَةَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَى كَوْكَبًا انْقَضَ فَنظَرُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَيْ قَتَادَةَ إِنَّا قَدْ نُهِنَا أَنْ نَتَّبِعَهُ أَبْصَارَنَا

(۲۲۹۱۶) محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ اپنے گھر کی چھت پر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے، اسی دوران ایک ستارہ ٹوٹا، لوگ اسے دیکھنے لگے تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں اس کے پیچھے اپنی نگاہوں کو دوڑانے سے منع کیا گیا ہے۔

(۲۲۹۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ [راجع: ۲۲۹۰۴].

(۲۲۹۱۷) حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پیر کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اس دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

(۲۲۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ فَوَجَدْتُهُ قَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْأَمْرَاءِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرُ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَوُتِبَ جَعْفَرُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَأُمِّي مَا كُنْتُ أَرْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا قَالَ امْضُوا فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَى ذَلِكَ خَيْرٌ قَالَ فَانْطَلَقَ الْجَيْشُ فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَأَمَرَ أَنْ يُنَادَى الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَابَ خَيْرٌ أَوْ نَابَ خَيْرٌ شَكََّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَّا أَخْبَرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَازِي إِنْهُمْ انْطَلَقُوا حَتَّى لَقُوا الْعَدُوَّ فَأُصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا أَشْهَدُ لَهُ بِالشَّهَادَةِ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَالْتَبَّتْ قَدَمَيْهِ حَتَّى أُصِيبَ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَمْرَاءِ

هُوَ أَمَرَ نَفْسَهُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبُعِيهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِكَ فَأَنْصُرُهُ
 وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَرَّةً فَاَنْتَصِرُ بِهِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ خَالِدٌ سَيْفَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْفِرُوا
 فَأَمِدُّوا إِخْوَانَكُمْ وَلَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ فَفَقَرَ النَّاسُ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ مُشَاةً وَرُكْبَانًا | صححه ابن حبان (۷۰۴۸).
 قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد جيد. [انظر: ۲۲۹۳۴].

(۲۲۹۱۸) خالد بن سمیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے یہاں عبد اللہ بن رباح آئے، میں نے دیکھا کہ ان کے پاس بہت سے
 لوگ جمع ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ”فارس رسول“ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ”جیش امراء“
 نامی لشکر کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا تمہارے امیر زید بن حارثہ ہیں، اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے، اگر جعفر بھی
 شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ انصاری امیر ہوں گے، اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے ماں
 باپ آپ پر قربان ہوں، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر امیر مقرر کریں گے، نبی ﷺ نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ کیونکہ تمہیں
 معلوم نہیں کہ کس بات میں خیر ہے؟

چنانچہ وہ لشکر روانہ ہو گیا، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن نبی ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ”نماز تیار ہے“ کی
 منادی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا ایک افسوس ناک خبر ہے، کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں
 سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آنا سا منا ہوا تو زید شہید ہو گئے، ان کے لئے بخشش کی دعاء کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر
 بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہذا ان کی
 بخشش کے لئے بھی دعاء کرو، پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور نہایت پامردی سے ڈٹے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے،
 ان کے لئے بھی استغفار کرو، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑ لیا گو کہ کسی نے انہیں امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگلی
 بلند کر کے فرمایا اے اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، تو اس کی مدد فرما، اسی دن سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا
 نام ”سیف اللہ“ پڑ گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوچ کرو اور کوئی آدمی بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ اس سخت
 گرمی کے موسم میں لوگ پیدل اور سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

(۲۲۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ رَفِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ | أخرجه عبد بن حميد (۱۹۷). قال
 شعيب: إسناده صحيح. [راجع: ۲۳۰۳۰].

(۲۲۹۱۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا زمانے کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ اللہ ہی زمانے کا
 خالق ہے۔

(۲۲۹۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي حَدَّثَنَا حَيَوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّخْرِ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّضْرِ

حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ حَضَرَ ذَلِكَ قَالَ أَتَى عَمْرُو بْنُ الْجُمُوحِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى أُقْتَلَ أَمْشِي بِرِجْلِي هَذِهِ صَاحِبَةً فِي الْجَنَّةِ وَكَانَتْ رِجْلُهُ عَرُجَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَاقْتُلُوا يَوْمَ أَحُدٍ هُوَ وَابْنُ أَخِيهِ وَمَوْلَى لَهُمْ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ تَمْشِي بِرِجْلِكَ هَذِهِ صَاحِبَةً فِي الْجَنَّةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَبِمَوْلَاهُمَا فَجُعِلُوا فِي قَبْرِ وَاحِدٍ

(۲۲۹۲۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ ”جن کے پاؤں میں لنگراہٹ تھی“ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں راہ خدا میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں تو کیا میں صحیح ٹانگ کے ساتھ جنت میں چل پھر سکوں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر غزوہ احد کے دن مشرکین نے انہیں، ان کے بھتیجے اور ایک آزاد کردہ غلام کو شہید کر دیا، نبی ﷺ جب ان کے پاس سے گذرے تو فرمایا میں تمہیں اپنی اس ٹانگ کے ساتھ صحیح سالم جنت میں چلتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، پھر نبی ﷺ نے ان دونوں اور ان کے غلام کے متعلق حکم دیا اور لوگوں نے انہیں ایک ہی قبر میں دفن کر دیا۔

(۲۲۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا قَالَ يَحْيَى وَزَادَ فِيهِ أَبُو سَلَمَةَ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ [راجع: ۱۷۶۸۸]۔

(۲۲۹۲۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ پڑھائی، میں بھی موجود تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ، موجود اور غیر موجود، چھوٹوں اور بڑوں اور مرد و عورت کو معاف فرما۔

ابو سلمہ نے اس میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت عطا فرما۔

(۲۲۹۲۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ لِجِنَازَةٍ سَأَلَ عَنْهَا فَإِنْ أَتَيْتُ عَلَيْهَا خَيْرٌ قَامَ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَإِنْ أَتَيْتُ عَلَيْهَا غَيْرُ ذَلِكَ قَالَ لِأَهْلِهَا شَأْنُكُمْ بِهَا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا [صححه ابن حبان (۳۰۵۷)، والحاكم (۳۶۴/۱)]. قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر ما بعده].

(۲۲۹۲۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو جب کبھی نماز جنازہ کے لئے بلایا جاتا تو پہلے اس کے متعلق لوگوں کی

رائے معلوم کرتے تھے، اگر لوگ اس کا تذکرہ اچھائی کے ساتھ کرتے تو نبی ﷺ کھڑے ہو جاتے اور اس کی نماز پڑھا دیتے، اور اگر برائی کے ساتھ تذکرہ ہوتا تو اس کے اہل خانہ سے فرمادیتے اسے لے جاؤ اور خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لو، اور نبی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].

(۲۲۹۲۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۲۴) حَدَّثَنَا سَعِيدٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ عَلَيَّ فِرَاشٍ مُغِيْبَةٍ فَيَضَّ اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُعْبَانًا [انظر: ۲۲۹۳۰].

(۲۲۹۲۴) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھے جس کا شوہر غائب ہو، اللہ اس پر قیامت کے دن ایک اژدہ کو مسلط فرمادے گا۔

(۲۲۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مِرَاطٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طُبِعَ عَلَى قَلْبِهِ

(۲۲۹۲۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بغیر کسی مجبوری کے تین مرتبہ جمعہ کی نماز چھوڑ دے، اس کے دل پر مہر لگادی جاتی ہے۔

(۲۲۹۲۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَقَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَقَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَفَسَ عَنْ

غَرِيْمِهِ أَوْ مَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه مسلم (۱۵۶۳)]. [انظر: ۲۲۹۹۹].

(۲۲۹۲۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے مقروض کو مہلت دے دے یا اسے معاف کر دے تو وہ قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوگا۔

(۲۲۹۲۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ [قال الألبانی: ضعيف الإسناد (الترمذی: ۱۰۰۰)].

(۲۲۹۲۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۹۲۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ مِثْلَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَتَادَةَ

(۲۲۹۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۲۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَسَنُ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَذْهَمُ الْأَفْرَحُ الْأَرْتَمُ مُحَجَّلُ الثَّلَاثِ مُطْلَقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشِّيْءِ [صححه ابن حبان (۴۶۷۶)، والحاكم (۹۲/۲)]. قال الترمذی: حسن غریب صحیح. قال الألبانی: صحیح

(ابن ماجه: ۲۷۸۹، الترمذی: ۱۶۹۶ و ۱۶۹۷). قال شعيب: حسن.]

(۲۲۹۲۹) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین گھوڑا وہ ہوتا ہے جو مکمل سیاہ ہو اور اس کی پیشانی پر درہم برابر سفید نشان ہو، ناک بھی سفید ہو اور تین پاؤں بھی سفید ہوں، اور صرف دایاں ہاتھ باقی بدن کی مانند ہو، اگر سیاہ رنگ میں ایسا گھوڑا نہ مل سکے تو پھر اسی تفصیل کے ساتھ وہ گھوڑا سب سے بہتر ہے جو کیت ہو۔

(۲۲۹۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ عَلَى فِرَاشٍ مُغِيْبَةٍ بُعِثَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُعْبَانٌ [راجع: ۲۲۹۲۴] (۲۲۹۳۰) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھے جس کا شوہر غائب ہو، اللہ اس پر قیامت کے دن ایک اژدہ کو مسلط فرمادے گا۔

(۲۲۹۳۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ وَالظُّهْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِسُورَتَيْنِ وَأَمَّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْأَحْيَانَ الْآيَةَ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَأَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۳۱) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کوئی نماز میں پہلی رکعت لمسی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيْرَةِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ [صححه البخاری (۳۲۹۲)].

(۲۲۹۳۲) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے

خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ [راجع: ۱۹۶۳۹].

(۲۲۹۳۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

(۲۲۹۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ تَفْقَهُهُ فَاتَّبَعَتْهُ وَهُوَ فِي حِوَاءِ شَرِيكِ بْنِ الْأَعْوَرِ الشَّارِعِ عَلَى الْمِرْبَدِ وَقَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْأُمَرَاءِ فَقَالَ عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرُ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَوَثَبَ جَعْفَرٌ فَقَالَ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أُرْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمَلَ عَلَيَّ زَيْدًا قَالَ أَمْضِ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَى ذَلِكَ خَيْرٌ فَأَنْطَلَقُوا فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَأَمَرَ أَنْ يُنَادَى الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَابَ خَبْرٌ أَوْ بَاتَ خَبْرٌ أَوْ ثَابَ خَبْرٌ شَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَّا أَخْبَرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَازِي إِنْهُمْ أَنْطَلَقُوا فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَأُصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ فَاسْتَغْفِرُ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا أَشْهَدُ لَهُ بِالشَّهَادَةِ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاتَّبَعَتْ قَدَمِيهِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأُمَرَاءِ هُوَ أَمَرَ نَفْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِكَ فَأَنْصُرْهُ فَمِنْ يَوْمِئِذٍ سُمِّيَ خَالِدٌ سَيْفَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ انْفِرُوا فَأَمِدُوا إِخْوَانَكُمْ وَلَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ قَالَ فَنَفَرَ النَّاسُ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ مُشَاةً وَرُكْبَانًا [راجع: ۲۲۹۱۸].

(۲۲۹۳۴) خالد بن سمیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے یہاں عبد اللہ بن رباح آئے، میں نے دیکھا کہ ان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ”فارس رسول“ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ”جیش امراء“ نامی لشکر کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا تمہارے امیر زید بن حارثہ ہیں، اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے، اگر جعفر بھی

شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ انصاری امیر ہوں گے، اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر امیر مقرر کریں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس بات میں خیر ہے؟

چنانچہ وہ لشکر روانہ ہو گیا، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر رونق افروز ہوئے اور ”نماز تیار ہے“ کی منادی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا ایک افسوس ناک خبر ہے، کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آمناسا منا ہوا تو زید شہید ہو گئے، ان کے لئے بخشش کی دعاء کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہذا ان کی بخشش کے لئے بھی دعاء کرو، پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور نہایت پامردی سے ڈٹے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، ان کے لئے بھی استغفار کرو، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑ لیا گو کہ کسی نے انہیں امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی بلند کر کے فرمایا اے اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، تو اس کی مدد فرما، اسی دن سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا نام ”سیف اللہ“ پڑ گیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوچ کرو اور کوئی آدمی بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ اس سخت گرمی کے موسم میں لوگ پیدل اور سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

(۲۲۹۲۵) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحَشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ وَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَنَالُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمَحَهُ فَأَبَوْا وَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطَعَمَكُمُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۲۹۱۴)، ومسلم (۱۱۹۶)]،

وابن حبان (۳۹۷۵)، [راجع: ۲۲۸۹۳].

(۲۲۹۳۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، مکہ مکرمہ کے کسی راستے میں وہ اپنے کچھ محرم ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے لیکن وہ خود احرام کی حالت میں نہ تھے، انہوں نے ایک گورخر دیکھا تو جلدی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے، اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا لیکن انہوں نے انکار کر دیا، پھر نیزہ مانگا، انہوں نے وہ دینے سے بھی انکار کر دیا بالآخر انہوں نے خود ہی نیچے اتر کر اسے پکڑا اور گورخر کی طرف تیزی سے دوڑ پڑے اور اسے شکار کر لیا جسے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھالیا اور کچھ نے کھانے سے انکار کر دیا، جب وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق سوال کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کھانا تو اللہ ہی نے تمہیں کھلایا ہے۔

(۲۲۹۳۶) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ [صححه البخاری (۲۵۷۰)، ومسلم (۱۱۹۶)].

(۲۲۹۳۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہے؟

(۲۲۹۳۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَحْرَمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَلَمْ يُحْرِمِ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بِفَيْقَةَ فَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي فَضَحِكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَانْظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحْشٍ فَاسْتَعْتَهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَأَبْتُهُ فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نَقْتَطَعَ فَأَنْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا وَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ آيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ يَتَعَهَّنَ وَهُوَ مِمَّا يَلِي السُّقْيَا فَأَذْرَكْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَأُونَكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَقَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطِعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قَالَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ وَقَدْ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاصِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُّوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ [صححه البخاری (۱۸۲۱)، ومسلم (۱۱۹۶)].

[انظر: ۲۲۹۴۲، ۲۲۹۶۱، ۲۲۹۷۵، ۲۲۹۸۶].

(۲۲۹۳۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، اس سفر میں ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، اور نبی ﷺ کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ ”غیقہ“ نامی جگہ میں دشمن سے آنا سامنا ہو سکتا ہے، پھر نبی ﷺ روانہ ہو گئے، میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے جب غور کیا تو مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا، میں نے ان سے مدد کی درخواست کی لیکن انہوں نے محرم ہونے کی وجہ سے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔

پھر میں نے خود ہی اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، اور اس کا گوشت ہم سب نے کھایا، اسی دوران ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم راستے سے بھٹک نہ جائیں چنانچہ میں نبی ﷺ کی تلاش میں روانہ ہوا، میں کبھی اپنے گھوڑے کی باگیں اٹھا لیتا اور کبھی پیدل چلنے لگتا حتیٰ کہ آدھی رات کو بنو غفار کے ایک آدمی سے میری ملاقات ہو گئی، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے نبی ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے نبی ﷺ کو ”تعبین“ نامی چشمے پر پانی کے قریب چھوڑا ہے، چنانچہ میں نے نبی ﷺ کو جالیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کو سلام کہہ رہے ہیں، انہیں راستے سے بھٹک جانے کا اندیشہ ہے اس لئے

آپ تھوڑی دیر ان کا انتظار کر لیجئے، نبی ﷺ ان کا انتظار کرنے لگے، میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گورخر شکار کیا تھا، میرے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے، نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ، جبکہ وہ حالت احرام میں تھے۔

(۲۲۹۳۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أحيانًا وَيَطْوِلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ [راجع: ۲۲۸۹۷].

(۲۲۹۳۸) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۲۹۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُمْ وَكَثْرَةَ الْحِلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمْحَقُ [راجع: ۲۲۹۱۱].

(۲۲۹۳۹) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیع و شرا میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ ذِينًا قَالَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ فَصَلِّيَ عَلَيْهِ وَإِنَّمَا كَانَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا [راجع: ۲۲۹۱۰].

(۲۲۹۴۰) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک انصاری کا جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، کیونکہ اس پر کسی کا قرض ہے، اس پر حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، نبی ﷺ نے پوچھا مکمل؟ انہوں نے عرض کیا جی مکمل، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی اور اس پر اٹھارہ انیس درہم کا قرض تھا۔

(۲۲۹۴۱) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ أَنَا أَكْفَلُ بِهِ قَالَ قَالَ بِالْوَفَاءِ وَ قَالَ حَجَّاجٌ أَيْضًا أَنَا أَكْفَلُ بِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ [راجع: ۲۲۹۱۰].

(۲۲۹۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے پوچھا پورے قرض کے ضامن بنتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں!

(۲۲۹۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَسِيرٍ لَهُمْ فَرَأَيْتُ حِمَارًا وَحُشًّا فَرَكِبْتُ فَرَسًا وَأَخَذْتُ الرُّمَحَ فَفَقَتَلْتُهُ قَالَ وَفِينَا الْمُحْرِمُ قَالَ فَأَكَلُوا مِنْهُ قَالَ فَأَشْفَقُوا قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْرْتُمْ أَوْ أَعْنَتُمْ أَوْ أَصِدْتُمْ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَدْرِي قَالَ أَعْنَتُمْ أَوْ أَصِدْتُمْ ثُمَّ قَالُوا لَا فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ [راجع: ۲۲۹۳۷].

(۲۲۹۳۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، میں نے ایک گورخر دیکھا تو جلدی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا، اور اپنا نیزہ پکڑا اور اسے شکار کر لیا جسے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے ”جو حالت احرام میں تھے“ کھا لیا بعد میں وہ خوف کا شکار ہو گئے، میں نے یا کسی اور نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا تھا؟ یا تعاون کیا تھا؟ یا گھات لگائی تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں، تو نبی ﷺ نے وہ کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۲۹۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ حَدَّ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَدَعَمْتُهُ بِيَدِي قَالَ فَاسْتَيْقَظَ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَمْتُهُ بِيَدِي فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ حَفِظَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَنَا مِنْهُ اللَّيْلَةَ ثُمَّ قَالَ لَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ شَقَقْنَا عَلَيْكَ نَحَّ بِنَا عَنْ الطَّرِيقِ أَوْ مِلُّ بِنَا عَنْ الطَّرِيقِ قَالَ فَعَدَلْنَا عَنْ الطَّرِيقِ فَأَنَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فَتَوَسَّدَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْنا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتَّى أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَذَكَرَ صَوْتُ الصُّرْدِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا فَاتِنَا الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَهْلِكُوا وَلَمْ تَفْتِكُمْ الصَّلَاةُ إِنَّمَا تَفَوْتُ الْيَقْطَانَ وَلَا تَفَوْتُ النَّائِمَ هَلْ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَاتَيْنَهُ بِسَعِيحَةٍ أَوْ قَالَ مِيضَاةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيَّ وَفِيهَا بَقِيَّةٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ احْفَظْ بِهَا فَإِنَّهُ كَانَ لَهَا نَبَأٌ وَأَمْرٌ بِلَا فَاذَنْ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَحَوَّلَ فِي مَكَانِهِ فَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ النَّاسُ أَطَاعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ رَفَقُوا بِأَنْفُسِهِمْ وَأَصَابُوا وَإِنْ كَانُوا خَالَفُوهُمَا فَقَدْ خَرَقُوا بِأَنْفُسِهِمْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَيْثُ فَقَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا لِلنَّاسِ أَقِيمُوا بِالْمَاءِ حَتَّى تُصْبِحُوا فَأَبَوْا عَلَيْهِمَا وَانْتَهَى إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ وَقَدْ كَادُوا أَنْ يَهْلِكُوا عَطَشًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا فَدَعَا بِالْمِيضَاةِ ثُمَّ

دَعَا يَبَانًا فَاتَى يَبَانًا فَوْقَ الْقَدْحِ وَدُونَ الْقَعْبِ فَتَابَطَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّ فِي الْيَبَانِ ثُمَّ يَشْرَبُ الْقَوْمُ حَتَّى شَرِبُوا كُلَّهُمْ ثُمَّ نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ عَالٍ قَالَ ثُمَّ رَدَّ الْمِيضَاءَ وَفِيهَا نَحْوُ مِثْمَا كَانَ فِيهَا قَالَ فَسَأَلْنَاهُ كَمْ كُنْتُمْ فَقَالَ كَانَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ ثَمَانُونَ رَجُلًا وَكُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۱۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم پانی تک نہ پہنچے تو پیا سے رہ جاؤ گے، چنانچہ جلد باز لوگ پانی کی تلاش میں نکل گئے، اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی رہا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ اونگھنے لگے، آپ ﷺ اپنی سواری سے جھکے تو میں نے آپ ﷺ کو جگائے بغیر سہارا دے دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، پھر اپنی سواری پر جھکے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سیدھا کیا یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے پھر پہلے سے بھی زیادہ جھکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر پڑیں، میں پھر آیا اور آپ ﷺ کو سہارا دیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابو قتادہ، آپ ﷺ نے فرمایا تم کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں ساری رات سے اسی طرح آپ کے ساتھ چل رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہاری حفاظت فرمائے جس طرح تم نے اللہ کے نبی (ﷺ) کی حفاظت کی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ہمیں پڑاؤ کر لینا چاہئے، چنانچہ نبی ﷺ نے ایک درخت کے قریب پہنچ کر منزل کی، پھر فرمایا تم کسی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یہ ایک سوار ہے یہاں تک کہ سات سو جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہماری نماز کا خیال رکھنا چنانچہ ہم لوگ سو گئے اور سورج کی تمازت نے ہی ہمیں جگایا، ہم بیدار ہوئے، نبی ﷺ سوار ہو کر وہاں سے چل دیئے، ہم بھی آہستہ آہستہ چل پڑے، ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے پڑاؤ کیا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! میرے وضو کے برتن میں تھوڑا سا پانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ لے آؤ، میں وہ پانی لایا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرو، چنانچہ سب لوگوں نے وضو کیا، اور اس میں سے کچھ پانی باقی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس وضو کے پانی کے برتن کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے عنقریب ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دو رکعتیں پڑھیں (سنت) پھر صبح کی نماز پڑھی، (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے ہم میں سے ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ ہماری اس غلطی کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے نماز میں کی کہ ہم بیدار نہیں ہوئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا کہہ رہے ہو؟ اگر کوئی دنیوی بات ہے تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی دینی مسئلہ ہے تو مجھے بھی بتاؤ، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم سے نماز میں تفریط ہو گئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ سونے میں کوئی تفریط نہیں بلکہ تفریط تو جاگنے میں ہوتی ہے، اگر کسی سے اس طرح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جس وقت بھی وہ بیدار ہو جائے نماز پڑھے اور جب اگلا دن آجائے تو وہ نماز اس کے وقت پر پڑھے پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ دوسرے لوگوں نے کیا کیا

ہوگا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کل آپ نے خود ہی فرمایا تھا کہ اگر تم کل پانی تک نہ پہنچے تو پیا سے رہ جاؤ گے، چنانچہ لوگ پانی کی تلاش میں ہوں گے، آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نہ پایا، لوگوں میں موجود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہوں گے، آپ ﷺ کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ آپ ﷺ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور خود پانی کی طرف سبقت لے جائیں، اگر وہ لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات مان لیں گے تو وہ ہدایت پا جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا پھر ہم ان لوگوں کی طرف اس وقت پہنچے جس وقت دن چڑھ چکا تھا اور گرمی کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا، لوگ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں تو پیاس نے ہلاک کر دیا اور گردنیں ٹوٹنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم ہلاک نہیں ہوئے، پھر فرمایا اے ابو قتادہ میرا چھوٹا پیالہ لاؤ، میں وہ لے کر حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کا منہ کھولو، میں اسے کھول کر لایا، تو رسول اللہ ﷺ پانی (اس برتن سے) اٹھیلنے لگے اور لوگ اسے پینے لگے یہاں تک کہ سب نے پانی پی لیا، پھر نبی ﷺ نے پکار کر پوچھا کیا کوئی ضرورت مند باقی ہے؟ پھر نبی ﷺ نے وہ برتن واپس کر دیا اور اس میں پہلے جتنا پانی اب بھی موجود تھا، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے ان کی تعداد پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی آدمی تھے اور نبی ﷺ کے ساتھ ہم بارہ آدمی تھے۔

(۲۲۹۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ اَبِي اَخْبَرَهُ [راجع: ۲۲۹۰۳].

(۲۲۹۴۵) وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْمَعْنَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فِي مَجْلِسٍ اِذْ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاذَاهَا اِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ قُلْنَا فَمَا الْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُّ [راجع: ۲۲۹۰۳].

(۲۲۹۴۳-۲۲۹۴۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک جنازہ گذرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آرام پانے والے کا کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے، ہم نے پوچھا کہ ”دوسروں کو اس سے آرام مل گیا“ کا کیا مطلب ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا فاجر آدمی سے لوگ، شہر، درخت اور درندے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۴۶) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَرَأْتُهُ عَلَى مَالِكٍ يَعْنِي هَذَا الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۹۰۳].

(۲۲۹۴۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَى الْقَوْمَ آخِرُهُمْ [صححه ابن حبان (۵۳۳۸)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۴۳۴، الترمذی: ۱۸۹۴).

(۲۲۹۴۷) حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیتا ہے۔

(۲۲۹۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالََا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ [راجع: ۲۲۸۹۰].

(۲۲۹۴۸) حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۹۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالََا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ ابْنَةَ زَيْنَبَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَسَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۹۴۹) حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ کو اپنے کندھے پر اٹھا رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۵۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كُبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْنَهُ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كُبْشَةُ فَرَأَيْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجِبِينَ يَا بِنْتُ أَحِي قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيَسْتُ بِنَجْسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينِ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ وَقَالَ إِسْحَاقُ أَوْ الطَّوَافَاتِ [صححه ابن خزيمة (۱۰۴)، وابن حبان (۱۲۹۹)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبوداود: ۷۵، ابن ماجه: ۳۶۷، الترمذی: ۹۲، النسائی: ۵۵/۱ و ۱۷۸)، وابن خزيمة (۱۰۴)]. [انظر: ۲۳۰۱۳].

(۲۲۹۵۰) کبشہ بنت کعب ”جو حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کبشہ نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پینے لگی، حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہو گئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف

دیکھ رہی ہوں تو فرمایا بھتیجی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۲۹۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰] (۲۲۹۵۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُدٍ الرَّمَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۹۰۴]۔

(۲۲۹۵۲) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ان کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ ناراض ہوئے، یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے کہ ہم اللہ کو اپنا رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہیں پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۲۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرَّؤْيَا تُمْرِضُنِي قَالَ فَلَقِيْتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا فَكُنْتُ لَأَرَى الرَّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَّعِزَّ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشَرَّهَا وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲]۔

(۲۲۹۵۳) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ڈراؤنے خواب نظر آیا کرتے تھے، جو مجھے بیمار کر دیتے تھے ایک دن میری حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات میں بھی ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے، حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو صرف اسی سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہو اور جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بانیں جانب تین مرتبہ تھکا ر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۵۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِيمِ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِحَمِيلُ أُمَامَةَ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ فَحَمَلَهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا عَلَى عَاتِقِهِ إِذَا قَامَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۹۵۴) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے، آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ نے اس بچی کو کندھے پر بٹھاتے بٹھاتے نماز پڑھنا شروع کر دی، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۹۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزًّا وَجَلًّا وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُدْبِرٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكْفَرُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُدْبِرٌ إِلَّا الَّذِينَ قَاتُوا جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذَلِكَ [راجع: ۲۲۹۰۹].

(۲۲۹۵۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہو کر جہاد فی سبیل اللہ، اور اللہ پر ایمان لانے کا تمام اعمال میں افضل ہونا ذکر فرمایا تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم راہ خدا میں اس طرح شہید ہوئے ہو کہ تم ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہے ہو، آگے بڑھے ہو اور پیچھے نہ ہٹے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے دوبارہ یہی سوال دہرایا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ حضرت جبریل رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۲۹۵۶) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُصَلِّي عَلَيْهَا فَقَالَ أَعْلِيهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ فَقَالَ تَرَكَ لَهُمَا وَفَاءً قَالُوا لَا قَالَ فَصَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ

فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۹۱۰].

(۲۲۹۵۶) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔

(۲۲۹۵۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۲۹۵۷) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔

(۲۲۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارَةٌ لِسَنَتَيْنِ سَنَةٍ مَاضِيَةٍ وَسَنَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَفَّارَةٌ لِسَنَةٍ [راجع: ۲۲۹۸۷].

(۲۲۹۵۸) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عرفہ (نوزی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَأَمَامَهُ بِنْتُ زَيْنَبَ ابْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى عَلَى رَقَبَتِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ مِنْ سُجُودِهِ أَخَذَهَا فَأَعَادَهَا عَلَى رَقَبَتِهِ فَقَالَ عَامِرٌ وَلَمْ أَسْأَلْهُ أَيُّ صَلَاةٍ هِيَ [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۹۵۹) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۶۰) قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثْتُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهَا صَلَاةُ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَوَدَهُ

(۲۲۹۶۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس میں یہ تعین بھی ہے کہ یہ فجر کی نماز کا واقعہ ہے۔

(۲۲۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرِمُ فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أُحْرِمْتُ وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ [راجع: ۲۲۹۳۷]

(۲۲۹۶۱) حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، میں بھی ہمراہ تھا لیکن اس سفر میں میں نے احرام نہیں باندھا تھا البتہ میرے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا، راستے میں مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا۔ میں نے خود ہی اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گورخ شکار کیا ہے اور یہ بھی کہ میں نے احرام نہیں باندھا تھا، اور یہ کہ میں نے شکار آپ کے لئے کیا ہے، نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ، جبکہ نبی ﷺ نے اسے خود تناول نہیں فرمایا کیونکہ میں نے انہیں بتایا تھا کہ یہ شکار میں نے ان کے لئے کیا ہے۔

(۲۲۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةَ الْمَدِينَةَ فَتَلَقَّاهُ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي آثَرَةً قَالَ فَبِمَ أَمْرِكُمْ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نَصْبِرَ قَالَ فَاصْبِرُوا إِذَا

(۲۲۹۶۲) عبد اللہ بن محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی؟ وہ کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم میرے بعد ترجحات کا سامنا کرو گے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ پھر نبی ﷺ نے آپ کو اس موقع کے لئے کیا حکم دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں صبر کرنے کا حکم دیا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آپ لوگ صبر کریں۔

(۲۲۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيَلِيُّ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَمَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالَ قُلْنَا أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ مَا مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَهَمَّهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُّ [راجع: ۲۲۹۰۳]

(۲۲۹۶۳) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گذرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر آدمی سے لوگ، شہر، درخت اور درندے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الرُّؤْيَا شِدَّةً غَيْرَ أَنِّي لَا أَرْمَلُ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ بَصَقَاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲]۔

(۲۲۹۶۳) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ڈراؤنے خواب نظر آیا کرتے تھے، لیکن میں انہیں اپنے اوپر بوجھ نہیں بناتا تھا، یہاں تک کہ ایک دن حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھے، خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکار دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۶۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ وَحَدَّثَنَا مُرَّةٌ فَقَالَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۸۹۰]۔

(۲۲۹۶۵) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۹۶۶) حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ فَارِسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۲۲۸۸۷]۔

(۲۲۹۶۶) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۶۷) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِسُورَتَيْنِ وَأَمَّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْأَحْيَانَ الْآيَةَ وَفِي الْأَخْرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطِيلُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۶۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۶۸) وَكَانَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۲۹۶۸) اور نبی ﷺ فرماتے تھے کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۶۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۷۰) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَسَانِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ الْحُلْمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَبْضُرَهُ [راجع: ۲۲۸۹۲].

(۲۲۹۷۰) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”جو نبی ﷺ کے صحابی اور شہسوار تھے“ نے فرمایا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا ر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۷۱) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلِي الْقَوْمَ آخِرُهُمْ [راجع: ۲۲۹۴۷].

(۲۲۹۴۱) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیتا ہے۔

(۲۲۹۷۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ التَّفْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ [صححه ابن حبان (۱۴۶۰)]. قال

الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (أبوداود: ۴۴۱، الترمذی: ۷۷۱، النسائی: ۲۹۴/۱). قال شعيب:

صحیح إسناده حسن. [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۴۲) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نیند میں تفریط نہیں ہوتی، اس کا تعلق تو بیداری کے ساتھ ہوتا ہے۔

(۲۲۹۷۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمِ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَنَادَةَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ وَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكَعَتَيْنِ [راجع: ۲۲۸۹۰].

(۲۲۹۴۳) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، میں بھی جا کر مجلس میں بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے نظر آئے اس لئے میں بھی بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے۔

(۲۲۹۷۴) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَنَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوَّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ [صححه البخاری (۷۰۷)].

(۲۲۹۴۴) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض اوقات میں نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور میرا ارادہ ہوتا ہے کہ لمبی نماز پڑھاؤں گا لیکن پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں تاکہ اس کی ماں پر یہ چیز دشواری کا سبب نہ بن جائے۔

(۲۲۹۷۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي قَنَادَةَ قَالَ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا مُحْرِمِينَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا فَبَصُرَ بِبَصِيدٍ

فَأَخَذَ سَوْطًا فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَأَصَادَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ وَأَكَلْنَا ثُمَّ تَزَوَّدْنَا مِنْهُ فَلَمَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَلَانًا كَانَ مُحِلًّا أَوْ حَلَالًا فَأَصَابَ صَيْدًا وَإِنَّهُ أَكَلَ مِنْهُ وَأَكَلْنَا مَعَهُ وَمَعَنَا مِنْهُ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا [راجع: ۲۲۹۳۷].

(۲۲۹۷۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تھا، ان میں ایک آدمی کے علاوہ باقی سب محرم تھے، اس آدمی کو ایک شکار نظر آیا، اس نے اپنا کوڑا پکڑ کر اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، پھر اس نے بھی اسے کھایا اور ہم نے بھی کھایا، اور ہم نے اس میں سے کچھ زادِ راہ کے طور پر بچا بھی لیا، جب ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں آدمی احرام کی حالت میں نہیں تھا، اس نے شکار کیا جسے اس نے بھی کھایا اور ہم نے بھی، اور اب بھی ہمارے پاس اس میں سے تھوڑا سا گوشت موجود ہے، نبی ﷺ نے فرمایا تم اسے کھا سکتے ہو۔

(۲۲۹۷۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَيْفِ الْبَحْرِ فِي بَعْضِ عَمْرِهِ إِلَى مَكَّةَ وَوَعَدَنَا أَنْ نَلْقَاهُ بِقُدَيْدٍ فَخَرَجْنَا وَمِنَّا الْحَلَالُ وَمِنَّا الْحَرَامُ قَالَ فَكُنْتُ حَلَالًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ وَفِيهِ هَذِهِ الْعُضْدُ قَدْ شَوَيْتُهَا وَأَنْضَجْتُهَا وَأَطْبَيْتُهَا قَالَ فَهَاتِيهَا قَالَ فَجِئْتُهَا بِهَا فَهَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا

(۲۲۹۷۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں اپنے کسی عمرے کے موقع پر ”سیف البحر“ کی طرف لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا اور ہم سے یہ طے کر لیا کہ مقام ”قدید“ میں ملاقات ہوگی، چنانچہ ہم روانہ ہو گئے، ہم میں سے کچھ لوگ محرم اور کچھ غیر محرم تھے، غیر محرموں میں میں بھی شامل تھا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی اور فرمایا کہ اس میں سے یہ دستی بچی ہے جسے میں نے خوب اچھی طرح بھون کر پکایا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے لے کر آؤ، میں وہ لے کر حاضر خدمت ہوا تو نبی ﷺ اسے دانتوں سے نوج کر کھانے لگے (کہ یہ زود ہضم ہوتا ہے) جبکہ نبی ﷺ حالت احرام میں تھے، یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۹۷۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ مَوْلَى بَنِي تَمِيمٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ نَافِعِ الْأَقْرَعِ مَوْلَى بَنِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَ حَدِيثِ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ لَمْ يَزِدْ وَلَمْ يَنْقُصْ [راجع: ۲۲۸۹۳].

(۲۲۹۷۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۷۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ رَأْيِي فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْبِقَظَةِ أَوْ فَكَأَنَّهَا رَأْيِي فِي الْبِقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي [تقدم في مسند أبي هريرة: ۷۵۴۴].

(۲۲۹۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا، یا یہ کہ اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے کیونکہ شیطان میری شکل و صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(۲۲۹۷۹) فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ اصْحَاحُ
البخاری (۶۹۹۶)، ومسلم (۲۲۶۷)، وابن حبان: (۶۰۵۱)۔

(۲۲۹۷۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے۔

(۲۲۹۸۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
(۲۲۹۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۸۱) قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعِ الْأَقْرَعِ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى بَنِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ يَفْتَتِلَانِ مُسْلِمًا وَمُشْرِكًا وَإِذَا رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُرِيدُ أَنْ يُعِينَ صَاحِبَهُ
الْمُشْرِكَ عَلَى الْمُسْلِمِ فَآتَيْتُهُ فَضْرَبْتُ يَدَهُ فَقَطَعْتُهَا وَاعْتَنَقَنِي بِيَدِهِ الْأُخْرَى فَوَاللَّهِ مَا أُرْسَلَنِي حَتَّى وَجَدْتُ
رِيحَ الْمَوْتِ فَلَوْلَا أَنَّ الدَّمَ نَزَفَهُ لَقَتَلَنِي فَسَقَطَ فَضْرَبْتُهُ فَقَتَلْتُهُ وَأَجْهَضَنِي عَنْهُ الْقِتَالُ وَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
مَكَّةَ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا فَرَعْنَا وَوَضَعْتُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَبِيلًا
فَسَلَبَهُ لَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قَتَلْتُ قَبِيلًا وَأُسَلِبَ فَأَجْهَضَنِي عَنْهُ الْقِتَالُ فَلَا أُدْرِي مَنْ اسْتَلَبَهُ فَقَالَ
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا سَلَبْتُهُ فَأَرْضِهِ عَنِّي مِنْ سَلَبِهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ
مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تُقَاسِمُهُ سَلَبَهُ أَرُدُّدُ عَلَيْهِ سَلَبَ قَبِيلِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَرُدُّدُ عَلَيْهِ سَلَبَ قَبِيلِهِ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَخَذْتُهُ مِنْهُ فَبِعْتُهُ فَأَشْتَرَيْتُ بِشَمْنِهِ مَخْرَفًا بِالْمَدِينَةِ وَإِنَّهُ
لَأَوَّلُ مَا لِعَتَّقْتُهُ [اصْحَاحُ الْبَخَارِيِّ (۲۱۰۰) وَمُسْلِمٍ (۱۷۵۱) وَابْنِ حَبَانَ (۴۸۰۵ وَ ۴۸۳۷)] [رَاجِع: ۲۲۸۸۵]

(۲۲۹۸۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے میدان جنگ میں ایک مسلمان اور ایک مشرک دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا، پھر اچانک ایک مشرک پر نظر پڑی جو اپنے مشرک ساتھی کی مسلمان کے خلاف مدد کے لئے آگے بڑھ رہا تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے ہاتھ پر وار کیا جس سے اس کا ہاتھ کٹ گیا، اس نے دوسرے ہاتھ سے میری گردن دبوچ لی اور بخدا! اس نے مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک مجھے موت کی دستک محسوس نہ ہوئی اور اگر اس کا خون اتنا زیادہ نہ بہتا تو وہ مجھے قتل کر کے ہی دم لیتا، بہر حال! وہ گر گیا اور میں نے اسے مار کر قتل کر دیا اور خود بد حال ہو گیا، ادھر اہل مکہ میں سے ایک آدمی اس کے پاس سے گذرا اور اس کا سارا ساز و سامان لے کر چلتا بنا۔

جب ہم لوگ فارغ ہوئے اور جنگ کے شعلے بجھ گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کافر کو قتل کیا ہو، اس کا ساز و سامان اسی کو ملے گا، اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کو قتل کیا ہے جس کے پاس بہت زیادہ ساز و سامان تھا، لیکن میں اسے قتل کرنے کے بعد بہت بد حال ہو گیا تھا اس لئے مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا سامان کون اتار کر لے گیا، ایک آدمی ”جو اہل مکہ میں سے تھا“ کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ سچ کہتا ہے، اس کا سامان میں لے گیا تھا اس لئے آپ اس کے سامان کے حوالے سے انہیں میری طرف سے کچھ اور دے کر خوش کر دیجئے (اور یہ سامان میرے پاس ہی رہنے دیں)

یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر ”جو راہ خدا میں قتال کرتا ہے“ کا سامان تقسیم کرنا چاہتے ہو؟ اسے اس کا سامان واپس کرو، نبی ﷺ نے فرمایا ابو بکر نے سچ کہا، تم اس کے مقتول کا سامان واپس کر دو، چنانچہ میں نے اسے حاصل کر کے آگے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت سے میں نے مدینہ منورہ میں ایک باغ خرید لیا جو کہ سب سے پہلا مال تھا جسے میں نے خریدا تھا۔

(۲۲۹۸۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلْبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلَّى دَعَاهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا آتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتِمُّوا

(۲۲۹۸۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ کچھ لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنائی دی، نبی ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر انہیں بلایا اور پوچھا کہ کیا ماجرا تھا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جلدی جلدی نماز میں شریک ہونا چاہتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو، جب نماز کے لئے آیا کرو تو اطمینان اور سکون کو اپنے اوپر لازم رکھا کرو، جتنی نماز مل جائے، اتنی پڑھ لیا کرو اور جو رہ جائے اسے مکمل کر لیا کرو۔

(۲۲۹۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ [صححه مسلم (۲۹۱۵)]. [انظر بعده].

(۲۲۹۸۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے بہتر آدمی نے مجھ سے بیان کیا، نبی ﷺ جب خندق کھودنے لگے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سر کو جھاڑتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ابن سُمَيَّة! افسوس، کہ تمہیں ایک باغی گروہ شہید کر دے گا۔

(۲۲۹۸۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ يَحْيَى مِنْ أَهْلِ مَرَوْ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ [راجع ما قبله].

(۲۲۹۸۳) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ابن سبیہ! تمہیں ایک باغی گروہ شہید کر دے گا۔

(۲۲۹۸۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي سَفَرٍ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَمَنْ يُرَقِّظُنَا لِلصَّلَاةِ فَقَالَ بِلَالُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَعَرَّسَ بِالْقَوْمِ فَاضْطَجَعْنَا وَاسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ وَاسْتَقْفَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ آيْنَ مَا قُلْتَ لَنَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَلْقَيْتُ عَلَى نَوْمَةٍ مِثْلِهَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَانْتَشَرُوا لِحَاجَتِهِمْ وَتَوَضَّأَ فَارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ [صححه البخاری (۵۹۵)، وابن خزيمة (۴۰۹)، وابن حبان (۱۵۷۹)].

(۲۲۹۸۵) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے، رات کے وقت ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر تھوڑی دیر کے لئے پڑاؤ کر لیں تو بہتر ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ تم نماز کے وقت سوتے رہے تو ہمیں نماز کے لئے کون جگائے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جگاؤں گا، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کر لیا اور ہم سب لیٹ گئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور ان کی آنکھ بھی لگ گئی۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ اس وقت کھلی جب سورج طلوع ہو چکا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جگا کر فرمایا بلال! وہ بات کہاں گئی جو تم نے ہم سے کہی تھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، مجھ پر ایسی نیند کبھی طاری نہیں ہوئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری روحوں کو جب تک چاہا اپنے قبضے میں رکھا، اور جب چاہا واپس لوٹا دیا، پھر لوگوں کو حکم دیا تو وہ قضاء حاجت کے لئے منتشر ہو گئے، وضو کیا اور جب سورج بلند ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز فجر پڑھادی۔

(۲۲۹۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ صَالِحِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي طَلِيعَةِ قَبْلِ غَيْقَةَ وَوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَأَبُو قَتَادَةَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَإِذَا حِمَارٌ وَحُشٍ فَطَلَبَ مِنْهُمْ سَوْطًا فَلَمْ يَنَالُوهُ فَاخْتَلَسَ سَوْطٌ بَعْضِهِمْ فَصَادَ حِمَارًا وَحُشِيًّا فَأَكَلُوهُ ثُمَّ لِحِقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُؤَاءِ قَالُوا إِنَّا صَعْنَا شَيْنًا لَأَنْدَرِي مَا هُوَ فَقَالَ أَطْعَمُونَا [راجع: ۱۲۲۹۳۷]

(۲۲۹۸۶) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دستے کے ساتھ غیقہ اور ودان کی طرف بھیجا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم محرم تھے لیکن ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا، اچانک مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا، میں نے ان سے کوڑا پکڑانے کی

درخواست کی لیکن انہوں نے محرم ہونے کی وجہ سے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اچک کر ان میں سے کسی کا کوڑا پکڑا اور اس گورخر کو شکار کر لیا، لوگوں نے اسے کھایا، اور جب مقام ابواء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا کہ ہم نے ایسا کام کیا ہے جس کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ۔

(۲۲۹۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا اَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۲۹۸۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۸۸) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا اِبْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ قَتَلَ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَنَقَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْبَهُ وَدِرْعَهُ فَبَاعَهُ بِخَمْسِ اَوْاقٍ

(۲۲۹۸۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک کافر کو قتل کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ساز و سامان اور زرہ انہیں دے دی جسے انہوں نے پانچ اوقیہ کے عوض بیچ دیا۔

(۲۲۹۸۹) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو صَخْرٍ اَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّضْرِ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى الْمِنْبَرِ لِلْاَنْصَارِ اِلَّا اِنَّ النَّاسَ دِنَارِيْ وَالْاَنْصَارَ شِعَارِيْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَاْدِيًّا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبَةً لَا تَبْعَتْ شِعْبَةَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَمَنْ وَّلِيَ مِنْ الْاَنْصَارِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى مُحْسِنِيْهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْنِيْهِمْ وَمَنْ اَفْزَعَهُمْ فَقَدْ اَفْزَعَ هَذَا الْاِدْيَ بَيْنَ هَاتَيْنِ وَاَشَارَ اِلٰى نَفْسِيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۹۸۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر انصار کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یاد رکھو! لوگ میرے لیے اوپر کا کپڑا ہیں اور انصار میرے لیے نیچے کا کپڑا ہیں (جو جسم سے ملا ہوتا ہے) اگر لوگ ایک راستے پر چل رہے ہوں اور انصار دوسرے راستے پر، تو میں انصار کے راستے پر چلوں گا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اس لئے جو شخص انصار کے معاملات کا ذمہ دار بنے اسے چاہئے کہ ان کے نیکو کاروں سے اچھا سلوک کرے اور ان کے گنہگاروں سے تجاوز کرے اور جو شخص انہیں خوفزدہ کرتا ہے وہ اس شخص کو خوفزدہ کرتا ہے جو ان دوستوں کے درمیان ہے یعنی خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو۔

(۲۲۹۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سُوَيْلَ عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ وَاَنَا شَاهِدٌ عَنْ الْفَضْلِ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ جَاءَ هَذَا مِنْ قَبْلِكُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الْخَلِيْلِ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ اِيَّاسٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَةٌ تُشْبِهُ عَدْلَ ذَلِكَ قَالَ صَوْمٌ عَرَفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ وَصَوْمٌ عَاشُورَاءَ بِصَوْمِ سَنَةٍ [راجع: ۲۲۸۹۷].

(۲۲۹۹۰) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مشابہہ کوئی کلمہ فرمایا کہ عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۹۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْأَحْيَانَ الْآيَةَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْقُرْآنِ قَالَ وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ عَفَّانُ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ مِثْلَهُ سِوَاءً [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۹۱) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطْبِ [راجع: ۲۲۸۸۸].

(۲۲۹۹۲) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور پکی کھجور، کشمش اور کھجور، سرخ کچی کھجور اور تر کھجور کو ملا کر نبید بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۹۹۳) قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [صححه مسلم (۱۹۸۸)]. [انظر: ۲۳۰۰۶].

(۲۲۹۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۹۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا وَأُنْثَانَا [راجع: ۱۷۶۸۸].

(۲۲۹۹۴) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کی نماز جنازہ پڑھائی، میں بھی موجود تھا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ، موجود اور غیر موجود، چھوٹوں اور بڑوں اور مرد و

عورت کو معاف فرما۔

(۲۲۹۹۵) قَالَ وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَوْلَاءِ الثَّمَانِ كَلِمَاتٍ وَزَادَ كَلِمَتَيْنِ مِنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيَاهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَقَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَقَّهْ عَلَى الْإِيمَانِ

(۲۲۹۹۵) ابو سلمہ نے اس میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت عطاء فرما۔

(۲۲۹۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ [راجع: ۱۷۶۸۴].

(۲۲۹۹۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ صِيَامَ عَرَفَةَ قَالَ أَحْتَسِبُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يُكْفِّرَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ صَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ أَحْتَسِبُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يُكْفِّرَ السَّنَةَ [راجع: ۲۲۹۰۴].

(۲۲۹۹۷) حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے بارگاہِ خداوندی سے امید ہے کہ اس سے گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سائل نے یوم عاشوراء کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا مجھے بارگاہِ خداوندی سے امید ہے کہ اس سے گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲۹۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۲۹۹۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ وَكَانَ يَأْتِيهِ يَتَقَاضَاهُ فَيُخْتَبِيءُ مِنْهُ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَخَرَجَ صَبِيٌّ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ نَعَمْ هُوَ فِي الْبَيْتِ يَا كُلُّ خَزِيرَةٍ فَنَادَاهُ يَا فَلَانُ اخْرُجْ فَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ هَاهُنَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا يُغِيْبُكَ عَنِّي قَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ وَكَانَ عِنْدِي قَالَ اللَّهُ إِنَّكَ مُعْسِرٌ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى أَبُو قَتَادَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَفَسَ عَنْ غَرِيمِهِ أَوْ مَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۲۹۲۶].

(۲۲۹۹۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی پر قرض تھا، وہ اس سے تقاضا کرنے کے لئے جاتے تو وہ چھپ جاتا، ایک دن وہ اس کے گھر پہنچے تو ایک بچہ وہاں سے نکلا، انہوں نے اس بچے سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہاں! وہ گھر میں ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام لے کر اسے آواز دی کہ باہر آؤ، مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تم اندر ہی ہو، وہ باہر آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم مجھ سے کیوں چھپتے پھر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں تنگ دست ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے، انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم کھا کر کہو کہ تمہارے پاس کچھ نہیں ہے؟ اس نے کہا کہ واقعی ایسا ہی ہے، اس پر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے مقروض کو مہلت دے دے یا اس کا قرض معاف کر دے تو وہ قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوگا۔

(۲۳۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ سَعْدُ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ وَلَمْ يَكُنْ مَوْلَى يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّهُ اَصَابَ حِمَارًا وَحَشِيَ فَسَالُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِي مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدُ فَقَالَ اَبِي مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَآكَلَهُ اَوْ قَالَ فَكُلُوهُ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ مَعْنَى قَوْلِهِ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۲۸۹۲]

(۲۳۰۰۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک گور خر جب وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ حالت احرام میں تھے، انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہے؟ پھر نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا یا لوگوں کو کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۳۰۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي التَّمِيمِيَّ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْرَؤُونَ خَلْفِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ

(۲۳۰۰۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا تم میرے پیچھے نماز میں قراءت کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو الا یہ کہ سورہ فاتحہ پڑھ لو۔

(۲۳۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَفَرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ إِلَّا الدَّيْنَ كَذَلِكَ قَالَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [راجع: ۲۲۹۰۹]

(۲۳۰۰۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ

میں اس حال میں شہید ہو جاؤں کہ میں ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہا ہوں، آگے بڑھا ہوں، پیچھے نہ ہٹا ہوں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم اسی طرح شہید ہوئے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ اور فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۳۰۰۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى وَابْنُ بَنِي يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۳۰۰۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۳۰۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَدْ كَرَّ مِثْلُهُ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۳۰۰۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۰۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا الرُّطْبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَدِيثِهِ [صححه البخاری (۵۶۲۰)، ومسلم (۱۶۸۸)] [راجع: ۲۲۸۸۸].

(۲۳۰۰۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کچی اور پکی کھجور یا کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ مت بناؤ، البتہ علیحدہ علیحدہ ان کی نبیذ بنائی جاسکتی ہے۔

(۲۳۰۰۶) قَالَ يَحْيَى فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ بِذَلِكَ [راجع: ۲۲۹۹۳].

(۲۳۰۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۰۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى بِأَرْضِ سَعْدٍ بِأَصْلِ الْحَرَّةِ عِنْدَ بِيوتِ السُّقْيَا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَكَ وَعَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ مَا دَعَاكَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ نَدْعُوكَ أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ وَثَمَارِهِمْ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ وَاجْعَلْ مَا بَهَا مِنْ وَبَاءٍ بِحُجْمِ اللَّهِمَّ إِنِّي قَدْ حَرَمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا

كَمَا حَرَّمَتْ عَلَى لِسَانِ اِبْرَاهِيمَ الْحَرَمِ [صححه ابن خزيمة (۲۱۰)]. قال شعيب: إسناده صحيح.

(۲۳۰۰۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے وضو کیا اور حرہ میں پانی کے گھاٹ کے قریب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین میں نماز پڑھی، پھر فرمایا اے اللہ! تیرے خلیل، بندے اور نبی ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے دعاء مانگی تھی اور میں تیرا بندہ، نبی اور رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھ سے اہل مدینہ کے لئے اس طرح دعاء مانگ رہا ہوں، کہ تو ان کے صاع، مد اور پھلوں میں برکت عطاء فرما، اے اللہ! ہماری نظروں میں مدینہ کو بھی اس طرح محبوب بنا جیسے مکہ مکرمہ کی محبت ہمیں عطاء فرمائی ہے، اور یہاں کی وباؤں کو ”خُم“ کی طرف منتقل فرما، اے اللہ! میں مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام کی زبانی مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا ہے۔

(۲۳۰۰۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَبَاحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَمَّا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلُّوا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْهَا الْغَدَ لَوْ قَتَيْهَا [صححه ابن خزيمة (۹۹۰)، وابن حبان (۲۶۴۹)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱/۲۹۵).

(۲۳۰۰۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نماز کے لئے کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور نبی ﷺ نے فرمایا کل بھی اس نماز کو اس وقت پڑھنا۔

(۲۳۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قَبْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعِيهِ وَوَضَعَ رَأْسَهُ بَيْنَ كَفَيْهِ [صححه مسلم (۶۸۱)، وابن خزيمة (۲۵۵۸)، وابن حبان (۶۴۳۸)] [راجع: ۱۳/۲۲۹]

(۲۳۰۰۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کبھی رات کے وقت کہیں پڑاؤ ڈالتے تو دائیں پہلو پر لیٹا کرتے تھے اور اگر صبح صادق سے تھوڑی ہی دیر پہلے پڑاؤ کیا ہوتا تو اپنی کہنیوں کو زمین پر ٹکا کر اپنا سر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھ لیتے تھے (تا کہ نیند نہ آئے)

(۲۳۰۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَعَبْدُ الْوَهَّابُ الْخَفَّافُ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۳۰۱۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۳۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي إِيَّانِهِ [راجع: ۱۹۵۳۹].

(۲۳۰۱۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى رُؤْيَا تُعْجِبُهُ فَلْيَحَدِّثْ بِهَا فَإِنَّهَا بُشْرَى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا وَلْيَتَفَلَّحْ عَنْ يَسَارِهِ وَيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا [راجع: ۲۲۸۹۲].

(۲۳۰۱۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھے، خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا ر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۳۰۱۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ أَبَا قَتَادَةَ أَصْعَى الْإِنَاءَ لِلْهَرَّةِ فَشَرِبَتْ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ [راجع: ۲۲۹۵۰].

(۲۳۰۱۵) کبشہ بنت کعب "جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں" کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کبشہ نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پینے لگی، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہو گئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو فرمایا بھتیجی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۳۰۱۶) حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الرَّقْمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَضِعَ لَهُ وَضُوءٌ فَوَلَّغَ فِيهِ السَّنُورَ فَأَخَذَ يَتَوَضَّأُ فَقَالُوا يَا أَبَا قَتَادَةَ قَدْ وَلَّغَ فِيهِ السَّنُورَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ السَّنُورُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَإِنَّهُ مِنَ الطَّوَّافِينَ أَوْ الطَّوَّافَاتِ عَلَيْكُمْ

(۲۳۰۱۷) کبشہ بنت کعب "جو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں" کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کبشہ نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پینے لگی، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہو گئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف

دیکھ رہی ہوں تو فرمایا بھتیجی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۳۰۱۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلَاءِ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹].

(۲۳۰۱۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳۰۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ مَعْبُدِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَبُو قَتَادَةَ وَنَحْنُ نَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ أَتَدْرُونَ مَا تَقُولُونَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ قَالَ عَفَّانٌ وَقَدْ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ

(۲۳۰۱۶) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح بات کہے اس لئے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہئے۔

(۲۳۰۱۷) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ مَعْبُدِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۰۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي يَعْزِي لِلصَّلَاةِ [راجع: ۲۲۹۰۰].

(۲۳۰۱۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۳۰۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّوْشَجَانِ وَهُوَ أَبُو جَعْفَرٍ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةُ الْيَدَى يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَا يُتَمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا أَوْ قَالَ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [صححه ابن خزيمة (۶۶۳)، وابن حبان (۱۸۸۸)]

والحاكم (۲۹۲/۱). قال شعيب: صحيح. [انظر ما بعده].

(۲۳۰۱۹) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! انسان نماز میں کس طرح چور کر سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح کہ رکوع وجود اچھی طرح مکمل نہ کرے۔

(۲۳۰۲۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].
(۲۳۰۲۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲].

(۲۳۰۲۱) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا ر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۳۰۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَعَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ وَهُوَ حَامِلٌ ابْنَةَ زَيْنَبَ عَلَى عُنُقِهِ فَيَوْمَ النَّاسِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۳۰۲۲) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی کو اٹھا رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۳۰۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَاهُ أَبَا قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الرُّطْبُ وَالزَّهْوُ جَمِيعًا أَوْ التَّمْرُ وَالزَّرْبِيبُ جَمِيعًا وَقَالَ ابْنُذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ [راجع: ۲۲۸۸۸].

(۲۳۰۲۳) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھجور کی مختلف اقسام کو) ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر نبیذ بنانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ علیحدہ علیحدہ ان کی نبیذ بنائی جاسکتی ہے۔

(٢٣٠٢٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَسْتَنْجِينُ بِيَمِينِهِ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ وَلَا يَمَسُّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ [راجع: ١٩٦٣٩].

(٢٣٠٢٣) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(٢٣٠٢٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا فَيُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ وَيُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْفَجْرِ وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ [راجع: ٢٢٢٨٨٧].

(٢٣٠٢٥) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(٢٣٠٢٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ [راجع: ٢٢٩٠٠].

(٢٣٠٢٦) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو اور اپنے اوپر سکون و اطمینان کو لازم کر لو۔

(٢٣٠٢٧) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ كَفَّارَةَ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةٍ وَمُسْتَقْبَلَةٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّقْتُ ذَلِكَ قَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ وَسِئَلٌ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ كَفَّارَةَ سَنَةٍ

(۲۳۰۲۷) حضرت ابوقنادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی ہمیشہ روزے رکھے تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہیں، سائل نے پوچھا دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے، سائل نے پوچھا کہ دو دن ناغہ کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا کیسا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نظروں میں یہ قابل تعریف ہو، سائل نے پوچھا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا کیسا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے، سائل نے پیر اور جمعرات کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا اور پورے ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، سائل نے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سائل نے یوم عاشوراء کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا اس سے گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۳۰۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّرْقِيِّ، يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَابْنَتُهُ عَلَى عَاتِقِهِ (وَقَالَ مَرَّةً: حَمَلٌ أَمَامَةً وَهُوَ يُصَلِّي) وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَوْ يَسْجُدَ وَضَعَهَا، فَإِذَا قَامَ أَخَذَهَا. [راجع: ۲۲۹۰۴].

(۲۳۰۲۸) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ یا امیمہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۳۰۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ [راجع: ۲۲۸۹۰].

(۲۳۰۲۹) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۳۰۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ [راجع: ۲۲۹۱۹].

(۲۳۰۳۰) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمانے کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ اللہ ہی زمانے کا خالق ہے۔

(۲۳۰۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُثْمَانَ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا آيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ الصُّبْحُ [راجع: ٢٢٨٨٧].

(٢٣٠٣١) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(٢٣٠٣٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا بَالَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ [راجع: ١٩٦٣٩].

(٢٣٠٣٢) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(٢٣٠٣٣) قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَإِذَا أَخَذَ فَلَا يَأْخُذُ بِشِمَالِهِ وَإِذَا أُعْطِيَ فَلَا يُعْطَى بِشِمَالِهِ [راجع: ١٩٦٤٠].

(٢٣٠٣٣) عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے مرسل مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ بائیں ہاتھ سے نہ کھائے، جب پیئے تو بائیں ہاتھ سے نہ پیئے، جب کوئی چیز پکڑے تو بائیں ہاتھ سے نہ پکڑے، اور جب کوئی چیز دے تو بائیں ہاتھ سے نہ دے۔

(٢٣٠٣٤) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوْفِّي رَجُلٌ مِنَّا فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ مِنْ دِينٍ قَالُوا نَعَمْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ لَهَا قِضَاءً قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ لَهَا مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَصَلُّوا أَنْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُضِيَتْ عَنْهُ أُتُصِّلَى عَلَيْهِ قَالَ إِنْ قُضِيَتْ عَنْهُ بِالْوَفَاءِ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَذَهَبَ أَبُو قَتَادَةَ فَقَضَى عَنْهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَ مَا عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ [صححه ابن حبان (٣٠٥٨ و ٣٠٥٩ و ٣٠٦٠). وقال الترمذی

حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ٢٤٠٧، الترمذی: ١٠٦٩، النسائی: ٦٥/٤ و ٣١٧/٧). قال شعيب

(۲۳۰۳۴) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ وہ اس کا جنازہ پڑھا دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا بخدا اس نے کچھ نہیں چھوڑا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس نے اپنے اوپر کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں اٹھارہ درہم، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس نے اس کی ادائیگی کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا بخدا اس نے کچھ نہیں چھوڑا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لو، حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اس کا قرض ادا کر دوں تو کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کا پورا قرض ادا کر دو تو میں اس کا جنازہ پڑھا دوں گا، چنانچہ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے جا کر اس کا قرض ادا کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا سارا قرض ادا کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

(۲۳۰۳۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ أَوْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِالرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُطِيلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۳۰۳۵) حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

حَدِيثُ عَطِيَّةِ الْقُرْظِيِّ رضي الله عنه

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۰۳۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْقُرْظِيِّ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَشَكُّوا فِيَّ فَأَمَرَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَيَّ هَلْ أَنْبَتُ بَعْدُ فَنظَرُوا فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبَتٌ فَخَلَّى عَنِّي وَالْحَقْنِي بِالسَّبِي [راجع: ۱۸۹۸۳].

(۲۳۰۳۶) حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو یہ فیصلہ ہوا کہ جس کے زیر ناف بال آگ آئے ہیں اسے قتل کر دیا جائے اور جس کے زیر ناف بال نہیں آگے اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے، میں ان لوگوں میں سے تھا جن کے بال نہیں آگے تھے لہذا مجھے چھوڑ دیا گیا۔

(۲۳۰۳۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعَ عَطِيَّةَ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ حَكَمٍ سَعْدٌ فِيهَا غُلَامًا فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبَتٌ فِيهَا فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ [راجع: ۱۸۹۸۳].

(۲۳۰۳۷) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا ہے، میں ایک چھوٹا لڑکا تھا، انہوں نے میرے زیر ناف بال اگے ہوئے نہیں پائے، اسی وجہ سے آج میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔

حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۰۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُمَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَمَّا أَنْتَ بِهِ عَالِمٌ وَأَنَا بِهِ جَاهِلٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةً تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تَعْتَدِلَ عَلَى رَأْسِكَ مِثْلَ الرُّمْحِ فَإِذَا اعْتَدَلَتْ عَلَى رَأْسِكَ فَإِنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ تُسْجَرُ فِيهَا جَهَنَّمُ وَتُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُهَا حَتَّى تَزُولَ عَنْ حَاجِبِكَ الْأَيْمَنِ فَإِذَا زَالَتْ عَنْ حَاجِبِكَ الْأَيْمَنِ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تَصَلِّيَ الْعَصْرَ

(۲۳۰۳۸) حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں جس سے آپ باخبر ہیں اور میں ناواقف ہوں اور وہ یہ کہ دن رات کے وہ کون سے اوقات ہیں جن میں آپ نماز کو مکروہ سمجھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھ لیا کرو تو طلوع آفتاب تک نماز سے رکے رہا کرو جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھا کرو کیونکہ اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی مانند برابر ہو جائے، جب ایسا ہو جائے تو یہی وہ گھڑی ہوتی ہے جس میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہاری دائیں جانب سے ڈھل جائے، جب ایسا ہو جائے تو نماز پڑھا کرو کیونکہ اس نماز میں بھی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ تم نماز عصر پڑھ لو۔

(۲۳۰۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ بْنُ بَحْرِ بْنِ كَثِيرٍ السَّقَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَبْهَانَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ أَبُو عَيْسَى حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَلَمَّا كُنَّا بِالْعُرْجِ إِذَا نَحْنُ بِحَيَّةٍ تَضْطَرِبُ فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ مَاتَتْ فَأَخْرَجَ لَهَا رَجُلٌ خِرْقَةً مِنْ عَيْبَتِهِ فَلَفَّهَا فِيهَا وَدَفَنَهَا وَخَدَّ لَهَا فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا آتَيْنَا مَكَّةَ فَإِنَّا لِبِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِذْ وَقَفَ عَلَيْنَا شَخْصٌ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَاحِبُ عَمْرٍو بْنِ جَابِرٍ قُلْنَا مَا نَعْرِفُهُ قَالَ أَيُّكُمْ صَاحِبُ الْجَانِّ قَالُوا هَذَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ آخِرِ التَّسْعَةِ مَوْتًا الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ

(۲۳۰۳۹) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے جب مقام عرج میں پہنچے تو وہاں ایک سانپ تڑپتا ہوا نظر آیا اور تھوڑی ہی دیر میں مر گیا ایک آدمی نے اپنے سامان میں سے ایک کپڑا نکالا اور اسے اس میں لپیٹ کر زمین کھود کر اس میں دفن کر دیا جب ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو مسجد حرام میں ہی تھے کہ ایک آدمی ہمارے پاس آ کر رکا اور کہنے لگا کہ تم میں سے عمرو بن جابر کا ساتھی کون ہے؟ ہم نے کہا کہ ہم نہیں جانتے پھر اس نے پوچھا کہ اس سانپ کا کفن دفن کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے اس آدمی کی طرف اشارہ کر دیا وہ کہنے لگا کہ اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ ان نو آدمیوں میں سب سے آخر میں مرنے والا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن کریم سننے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

(۲۳۰۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمَعْطَلِ السُّلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَمَقْتُ صَلَاتَهُ لَيْلَةَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ نَامَ فَلَمَّا كَانَ نِصْفَ اللَّيْلِ اسْتَيْقَظَ فَتَلَا آيَاتِ الْعَشْرِ آخِرَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَلَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ أَطْوَلُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَتَلَا آيَاتِ ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ أَطْوَلُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ حَتَّى صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً

(۲۳۰۴۰) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھا تو رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کا موقع ملا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ کر سو گئے نصف رات کو بیدار ہوئے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی مسواک کی وضو فرمایا اور کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اب مجھے معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام زیادہ لمبا تھا یا رکوع سجدہ پھر دوبارہ سو گئے تھوڑی دیر بعد اٹھے اور یہی سارا عمل دہرایا اور پھر اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ گیارہ رکعتیں پڑھ لیں۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ رضي الله عنه

حضرت عبد اللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۰۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَخَرَجَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ قُلْ فَسَكَّتْ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعْرُودَتَيْنِ حِينَ تُمَسِّي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا يَكْفِيكَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ [قال الترمذی: حسن

(۲۳۰۴۰ م) حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارش بھی ہو رہی تھی اور اندھیرا بھی تھا، ہم لوگ نماز کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہو میں خاموش رہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا تو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرو روزانہ دو مرتبہ تمہاری کفایت ہوگی۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ أَقِيْشٍ رضي اللہ عنہ

حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَقِيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا أَرْبَعَةٌ أَوْلَادٍ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَائْتَانِ قَالَ وَائْتَانِ وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدَ زَوَايَاهَا وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَدْخُلُ بِشَفَاعَتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرَ مِنْ مُضَرَ [راجع: ۱۴، ۱۸۰].

(۲۳۰۴۱) حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رات کے وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے نبی کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا جن دو مسلمانوں (میاں بیوی) کے چار نابالغ بچے فوت ہو جائیں، اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرمادے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر تین بچے ہوں تو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب بھی یہی حکم ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا تب بھی یہی حکم ہے اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جسے آگ کے لیے اتنا پھیلا یا جائے گا کہ وہ اس کا ایک کونہ بن جائے گا اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کی شفاعت سے مضر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

تاسع مسند الأنصار

حَدِيثُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي اللہ عنہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۰۴۲) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ [صححه مسلم (۱۶۹۰)، وابن حبان (۴۴۲۵)]. قَالَ

[الترمذی: صحیح] . [انظر: ۲۳۰۷۹، ۲۳۰۹۲، ۲۳۱۰۹، ۲۳۱۱۴] .

(۲۳۰۳۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو! اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوار لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰۴۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمَسُّوْهَا فِي تَاسِعَةٍ وَسَابِعَةٍ وَخَامِسَةٍ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ [انظر: ۲۳۰۴۸، ۲۳۰۵۰، ۲۳۰۹۹] .

(۲۳۰۳۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ خَالِدٌ أَحْسِبُهُ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ سِتًّا أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا يَعْضُدْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا تَعْصُرْنِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ أَصَابَ مِنْكُمْ مِنْهُنَّ حَدًّا فَعَجَّلْ لَهُ عُقُوبَتَهُ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَإِنْ أُخِّرَ عَنْهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ رَحِمَهُ [انظر: أبو أسماء أو أبو الأشعث: ۲۳۰۴۵، ۲۳۰۴۶، ۲۳۱۱۱] .

(۲۳۰۳۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہو گئی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۰۴۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ قِلَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۴۴] .

(۲۳۰۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ

عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ عَلَى النَّاسِ
فَدَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۳۰۴۴].

(۲۳۰۳۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَثَقُلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ تَقْرَؤُونَ قُلْنَا نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا [صححه ابن خزيمة
(۱۵۸۱)، حسنه الترمذی، قال الألبانی: صحيح، قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن]. [انظر: ۲۳۰۵۳،
۲۳۰۷، ۲۳۱۲۳، ۲۳۱۲۵، ۲۳۱۲۶، ۲۳۱۲۹].

(۲۳۰۳۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول
اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورہ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۰۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِبَلِيَّةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِبَلِيَّةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ فَرَفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ
فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ أَوْ السَّابِعَةِ أَوْ الْخَامِسَةِ [راجع: ۲۳۰۴۳].

(۲۳۰۳۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شبِ قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے
نکلے تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شبِ قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں
تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شبِ قدر کو (آخری عشرے
کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۴۹) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانَءِ الْعَنْسِيُّ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمِيَّةَ
قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُ اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلَّى
تَقَبَّلَتْ صَلَاتَهُ [صححه البخاری (۱۱۵۴)، وابن حبان (۲۵۹۶)].

(۲۳۰۳۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو اور یوں کہے "اللہ کے علاوہ کوئی معبود

نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پھر یہ دعا کرے کہ پروردگار! مجھے معاف فرما دے یا جو بھی دعا کرے وہ ضرور قبول ہوگی، پھر اگر وہ عزم کر کے اٹھتا ہے، وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

(۲۳۰۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَخْبَرَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ وَحَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَهُمْ بَلِيَّةِ الْقَدْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَاطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي تَاسِعَةٍ أَوْ سَابِعَةٍ أَوْ خَامِسَةٍ [راجع: ۲۳۰۴۳].

(۲۳۰۵۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی، ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو، تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۵۱) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ أَنَّ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ أَذْخَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ [أخرجه البخاری (۳۴۳۵) ومسلم (۲۸)].

(۲۳۰۵۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا تھا اور روح اللہ ہیں اور یہ کہ جنت اور جہنم برحق ہے تو اللہ سے جنت میں ضرور داخل فرمائے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

(۲۳۰۵۲) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرَ بْنَ هَانِيٍّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَذْخَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ مِنْ أَبْوَابِهَا السَّمَاوِيَّةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ [صححه البخاری (۳۴۳۵)، ومسلم (۲۸)].

(۲۳۰۵۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس کے آخر میں جنت کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہونے کا ذکر ہے۔

(۲۳۰۵۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رِوَايَةً يُبَلِّغُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [صححه البخاری (۷۵۶)، ومسلم (۳۹۴)، وابن

(۲۳۰۵۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۰۵۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ بَنِي الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ قَرَأَ آيَةَ الَّتِي أُحْدِثَ عَلَى النِّسَاءِ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ فَمَنْ وَقَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسْتَرَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي الْهُدَلِيُّ أَحْفَظُ لِي هَذَا الْحَدِيثَ وَهُوَ عِنْدَ الزُّهْرِيِّ قَالَ لِي الْهُدَلِيُّ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَرَوْهُ مِثْلَ هَذَا قَطُّ يَعْنِي الزُّهْرِيُّ [صححه البخاری (۱۸) و مسلم (۱۷۰۹) والحاکم (۲/۳۱۸)]. [انظر: ۲۳۱۱۲، ۱۲۱۱۳].

(۲۳۰۵۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۰۵۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ بَنِي الصَّامِتِ سَمِعَهُ مِنْ جَدِّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ بَنِي الصَّامِتِ وَهُوَ مِنَ السَّبْعَةِ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَلَا نُنَازِعُ الْأَمْرَ أَهْلَهُ نَقُولُ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِهِمْ قَالَ سُفْيَانُ زَادَ بَعْضُ النَّاسِ مَا لَمْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا [انظر: ۲۳۰۱۴].

(۲۳۰۵۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر نیکی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی، نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے، جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۵۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ عَبْدِ بَنِي الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ [قال شعيب: صحيح]. [انظر: ۲۳۰۷۵، ۲۳۱۵۷، ۲۳۱۵۸].

لئے گئے، ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ ماردے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے)

(۲۳۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعْدُونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي يُقَاتِلُ فَيُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيَ الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ يَعْنِي النَّفْسَاءَ

(۲۳۰۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تم لوگ اپنے درمیان شہید کے سمجھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جو راہِ خدا میں لڑے اور مارا جائے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جانے والا بھی شہید ہے، طاعون کی بیماری میں، پیٹ کی بیماری میں اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے۔

(۲۳۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحِمَاصِيِّ عَنْ أَبِي أَبِي ابْنِ امْرَأَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَّرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يُؤَخَّرُوهَا عَنْ وَقْتِهَا فَصَلُّوْهَا لَوْ قَتِلَتْهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ أَصَلَّى قَالَ إِنْ شِئْتَ [قال الألبانى: صحيح (أبو داود: ۴۳۳، ابن ماجه: ۱۲۵۷)].

قال شعيب: صحيح دون ((إن شئت)). [انظر: ۲۳۱۷۰].

(۲۳۰۶۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے، اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ [قال الألبانى: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۹۸)]. قال شعيب:

صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات. [انظر: ۲۳۰۶۴].

(۲۳۰۶۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس ارشاد باری تعالیٰ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

وَفِي الْآخِرَةِ مِثْلُ "بُشْرَى" كِي تَفْسِيرِ پُوچھی تُو نَبِي ﷺ نِي فَرَمَا یَا اس سِي مَرَادِ اِجْتِهْ خَوَابِ هِيں جُو خُو دُ كُو نِي مُسْلِمَانِ دِي كِهِي یَا كُو نِي دُوسَرِ مُسْلِمَانِ اس كِي مُتَعَلِقِ دِي كِهِي۔

(۲۳۰۶۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي أَوْ أَحَدٌ قَبْلَكَ قَالَ تِلْكَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تَرَى لَهُ [راجع: ۲۳۰۶۳].

(۲۳۰۶۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس ارشاد باری تعالیٰ لَهِمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ مِثْلُ "بُشْرَى" كِي تَفْسِيرِ پُوچھی تُو نَبِي ﷺ نِي فَرَمَا یَا اس سِي مَرَادِ اِجْتِهْ خَوَابِ هِيں جُو خُو دُ كُو نِي مُسْلِمَانِ دِي كِهِي یَا كُو نِي دُوسَرِ مُسْلِمَانِ اس كِي مُتَعَلِقِ دِي كِهِي۔

(۲۳۰۶۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا مِغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَةَ وَالْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا لَيْسَتْ لِي بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَطُوقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَأَقْبَلْهَا [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۴۱۶، ابن ماجه: ۲۱۵۷). قال شعيب: حسن وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۰۶۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اہل صفہ میں سے کچھ لوگوں کو لکھنا اور قرآن کریم پڑھنا سکھایا تو ان میں سے ایک آدمی نے مجھے ایک کمان ہدیے میں پیش کی میں نے سوچا کہ میرے پاس مال و دولت تو ہے نہیں میں اسی سے راہ خدا میں تیر اندازی کیا کروں گا پھر میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ تمہاری گردن میں آگ کا طوق ڈالا جائے تو اسے ضرور قبول کر لو۔

(۲۳۰۶۶) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ يَعْنِي ابْنَ بَشْرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحَمِصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيِّ بْنِ أُمِّرَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ سَيَجِيءُ أُمْرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءٌ حَتَّى لَا يُصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ نَصَلِي مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ وَهَذَا الصَّوَابُ [راجع: ۲۳۰۵۷].

(۲۳۰۶۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۰۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَهُ قَالَ عَنِ ابْنِ أُمِّرَةَ عُبَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۵۷].

(۲۳۰۶۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ لَا يَنْوِي فِي غَزَايِهِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى [صححه الحاكم (۲/۱۰۹)]. قال الألبانی حسن (السنائی: ۲۴/۶). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۳۱۰۷، ۲۳۱۷۱].

(۲۳۰۶۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳۰۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ الْقُرَشِيَّ ثُمَّ الْجُمَحِيَّ أَخْبَرَهُ وَكَانَ بِالشَّامِ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُخَدَجِيَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بِالشَّامِ يُكْنَى أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوَتْرَ وَاجِبٌ فَذَكَرَ الْمُخَدَجِيَّ أَنَّهُ رَاحَ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبُو مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوَتْرُ وَاجِبٌ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ [صححه ابن حبان (۱۷۳۲)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۰، ابن ماجه: ۱۴۰۱). [انظر: ۲۳۱۳۲].

(۲۳۰۶۹) مخدجی ”جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا“ کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ مخدجی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۰۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَدَاةِ فَثَقُلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي

لَارَاكُمْ تَقْرُؤُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ قَالُوا نَعَمْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَفْعَلُ هَذَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا [راجع: ۲۳۰۴۷].

(۲۳۰۷۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، الا یہ کہ سورہ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۰۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّةُ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مَسِيرَةٌ مِائَةِ عَامٍ وَقَالَ عَفَّانُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ وَمِنْهَا تَخْرُجُ الْأَنْهَارُ الْأَرْبَعَةُ وَالْعَرْشُ مِنْ فَوْقِهَا وَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ | صححه الحاكم (۸۰/۱). قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۵۳۱). [انظر: ۲۳۱۱۸].

(۲۳۰۷۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور سب سے عالی رتبہ درجہ جنت الفردوس کا ہے اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں اور اسی کے اوپر عرش الہی ہے لہذا جب تم اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔

(۲۳۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ [صححه البخاری (۶۵۰۷)، ومسلم (۲۶۸۳)، وابن حبان (۳۰۰۹)]. [انظر: ۲۳۱۲۴].

(۲۳۰۷۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲۳۰۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ [صححه البخاری (۶۹۸۷)، ومسلم (۲۲۶۴)]. [راجع مسند أنس: ۱۲۹۶۱].

(۲۳۰۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھالیسواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۰۷۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ [راجع: ۲۳۰۷۳].

(۲۳۰۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھیا لیسواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۰۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرِيَمَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ إِسْحَاقُ الْأَعْرَجُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيُّ أَنَّهُ جَلَسَ مَعَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيُّ فَتَذَاكَرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِعُبَادَةَ يَا عُبَادَةُ كَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا فِي شَأْنِ الْأَحْمَاسِ فَقَالَ عُبَادَةُ قَالَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي غَزْوِهِمْ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمُقْسِمِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَاولَ وَبَرَةً بَيْنَ أُنْمَلْتَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ غَنَائِمِكُمْ وَإِنَّهُ لَيْسَ لِي فِيهَا إِلَّا نَصِيبِي مَعَكُمْ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَذُوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيطَ وَأَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ وَأَصْفَرَ وَلَا تَغْلُوا فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ وَعَارٌ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَلَا تَبَالُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُمْ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِيمٌ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْغَمِّ وَالْهَمِّ [راجع: ۲۳۰۵۶]۔

(۲۳۰۷۵) حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبادہ ابو درداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہم بیٹھے احادیث کا مذاکرہ کر رہے تھے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے عبادہ! فلاں فلاں غزوے میں خمس کے حوالے سے نبی ﷺ نے کیا باتیں کہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو اس غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھرے کر کے نماز پڑھائی، جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھرے ہو کر اس کی اون اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور خمس کے علاوہ اس میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور خمس بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھاگہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کہ خواہ وہ قریب ہوں یا دور اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کیا کرو اور سفر و حضر میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو غم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۰۷۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ الْوَلِيدِ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ أَحَدَ النُّقَبَاءِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ

الْحَرْبِ وَكَانَ عِبَادَةٌ مِنْ الْإِنْسِيِّ عَشْرَ الَّذِينَ بَايَعُوا فِي الْعَقَبَةِ الْأُولَى عَلَى بَيْعَةِ النَّسَاءِ فِي السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَلَا نُنَازِعُ فِي الْأَمْرِ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِيمَ [راجع: ۱۵۸۳۷].

(۲۳۰۷۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہرنگی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سنے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۷۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُجْرَحُ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةً فَيَتَصَدَّقُ بِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ [أخرجه الطيالسي (۵۸۷). قال شعيب: صحيح بشواهد. وهذا إسناد رجاله ثقات]. [انظر: ۲۳۱۷۸، ۲۳۱۸۰].

(۲۳۰۷۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرمادیتا ہے۔

(۲۳۰۷۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعُودُونِي فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الشَّهِيدُ فَسَكُّتُوا فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الشَّهِيدُ فَسَكُّتُوا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الشَّهِيدُ فَقُلْتُ لِأَمْرَاتِي أَسْنِدِيْنِي فَأَسْنَدْتَنِي فَقُلْتُ مَنْ أَسْلَمَ ثُمَّ هَاجَرَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيْلُ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالنَّفْسَاءُ شَهَادَةٌ

(۲۳۰۷۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا نبی ﷺ کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ شہید کون ہوتا ہے؟ لوگ خاموش رہے نبی ﷺ نے دوبارہ سوال کیا لوگ پھر بھی خاموش رہے نبی ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے سہارا دے کر بٹھا دو اس نے ایسا ہی کیا اور میں نے عرض کیا جو شخص اسلام لائے ہجرت کرے پھر راہ خدا میں شہید ہو جائے تو وہ شہید ہوتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے اللہ کے راستے میں مارا جانا بھی شہادت ہے پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے غرق ہو کر مرنا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مرنا بھی شہادت ہے۔

(۲۳۰۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ وَحَمِيدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّاشِيِّ عَنْ عِبَادَةَ

بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كَرَبَ لَهُ وَتَرَبَّدَ وَجْهَهُ وَإِذَا سُرِّي عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي ثَلَاثَ مِرَارٍ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيْبُ بِالثَّيْبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيْبُ جِلْدٌ مِائَةٌ وَالرَّجْمُ وَالْبِكْرُ جِلْدٌ مِائَةٌ وَنَفَى سَنَةَ [راجع: ۲۳۰۴۲].

(۲۳۰۷۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف ہوتی تھی اور روئے انور پر اس کے آثار نظر آتے تھے، ایک مرتبہ یہ کیفیت دہر ہونے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ قَالَ رَزَعَمَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنَّ الْوَتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنْ أَحْسَنَ وَضُوئَهُنَّ وَصَلَاتُهُنَّ لَوْ قَتِهِنَّ فَاتَمَّ رُكُوعُهُنَّ وَسُجُودُهُنَّ وَخُشُوعُهُنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

(۲۳۰۸۰) مخدجی "جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا" کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ مخدجی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۰۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنِي عِبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عِبَادَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عِبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ أَتَخَايَلُ فِيهِ الْمَوْتَ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ أَوْصِنِي وَاجْتَهِدْ لِي فَقَالَ اجْلِسُونِي قَالَ يَا بَنِيَّ إِنَّكَ لَنْ تَطْعَمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَلَنْ تَبْلُغَ حَقَّ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى تُوْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ مَا خَيْرُ الْقَدْرِ وَشَرُّهُ قَالَ تَعَلَّمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ يَا بَنِيَّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ أَكْتُبُ فَجَرَى فِي تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا هُوَ

كَانَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا بُنَيَّ إِنَّ مِثَّ وَكَلْتَّ عَلَى ذَلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ [قال الترمذی فی الأول: غریب، وفی الثانی: حسن صحیح غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۱۵۵ و ۳۳۱۹). قال شعیب: صحیح وهذا إسناد حسن]. [انظر: ۲۳۰۸۳].

(۲۳۰۸۱) ولید بن عبادہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ (اپنے والد) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اس وقت بیمار تھے اور میں سمجھتا تھا کہ یہ ان کا مرض الوفا ہے، میں نے ان سے عرض کیا ابا جان! مجھے چھان پھنگ کر کوئی وصیت کر دیجئے، انہوں نے فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھا دو، جب انہیں اٹھا کر بٹھا دیا گیا تو فرمایا بیٹا! تم اس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتے اور علم باللہ کی حقیقت نہیں جان سکتے جب تک تم اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان نہ لاؤ، میں نے عرض کیا ابا جان! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ تقدیر کا کون سا فیصلہ میرے حق میں اچھا ہے اور کون سا برا؟ فرمایا تم اس بات کا یقین رکھو کہ جو چیز تم سے چوک گئی وہ تمہیں پیش نہیں آ سکتی تھی اور جو پیش آ گئی وہ چوک نہیں سکتی تھی، بیٹا! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ چنانچہ اس نے قیامت تک ہونے والے واقعات کو لکھ دیا، بیٹا! اگر تم مرتے وقت اس عقیدے پر نہ ہوئے تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

(۲۳۰۸۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَوْمُوا نَسْتَعِثُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقَامُ لِي إِنَّمَا يَقَامُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۳۰۸۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منافق کے متعلق فریاد کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے کھڑا ہونے سے بچا جائے، کھڑا ہونا تو اللہ کے لئے ہے۔

(۲۳۰۸۳) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ أَوْصَانِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ يَا بُنَيَّ أَوْصِيكَ أَنْ تُوْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُؤْمِنِ أَدْخَلَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّارَ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَلَمُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَكْتُبْ قَالَ وَمَا أَكْتُبُ قَالَ فَأَكْتُبْ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ [راجع: ۱۲۳۰۸۱]

(۲۳۰۸۳) ولید بن عبادہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا بیٹا! میں تمہیں ہر اچھی بری تقدیر پر ایمان لانے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ اگر تم تقدیر پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم میں داخل کر دے گا، اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ چنانچہ اس نے قیامت تک

ہونے والے واقعات کو لکھ دیا۔

(۲۳۰۸۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ أَبُو صَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ الزُّرْقِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَصِيدُ الْعَصَافِيرَ فِي بَنِي إِهَابٍ وَكَانَتْ لَهُمْ قَالَ فَرَأَيْتُ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَقَدْ أَخَذْتُ الْعُصْفُورَ فَيَنْزِعُهُ مِنِّي فَيُرْسِلُهُ وَيَقُولُ أَيُّ بَنِي إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ [انظر: ۲۳۱۷۲].

(۲۳۰۸۴) عبد اللہ بن عبد زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بنی اہاب نامی اپنے کنویں پر چڑیوں کا شکار کر رہے تھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ لیا اس وقت میں نے کچھ چڑیاں پکڑ رکھی تھیں انہوں نے وہ میرے ہاتھ سے چھین کر چھوڑ دیں اور فرمایا بیٹا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو قرار دیا تھا۔

(۲۳۰۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْكَاتِبُ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَنْسِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السَّمْطِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حَلَنٌ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمِ يَسْمُونَهَا إِيَّاهُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۳۸۵)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف.]

(۲۳۰۸۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ شراب کو دوسرا نام دے کر اسے حلال سمجھے گا۔

(۲۳۰۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَرَوْحٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَيْضًا حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مُرَّةٍ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَيَّ الْأَرْضُ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَيْرٌ تَحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ إِلَّا الْمَقْتُولُ وَقَالَ رَوْحٌ إِلَّا الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى [قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۳۵/۶)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد قوي. [انظر: ۲۳۱۲۸].

(۲۳۰۸۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روئے زمین پر مرنے والا کوئی انسان ”پروردگار کے یہاں جس کے متعلق اچھا فیصلہ ہو“ ایسا نہیں ہے جو تمہارے پاس واپس آنے کو اچھا سمجھے سوائے راہ خدا میں شہید ہونے والے کے کہ وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا رکھتا ہے تاکہ دوبارہ شہادت حاصل کر لے۔

(۲۳۰۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصَّنَابِحِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللَّهِ

لَئِنْ اسْتَشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شَفَعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا سَوْفَ أَحَدْتُكُمْ بِهِ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ [صححه مسلم (۲۹)]. [انظر: ۲۰۳۸۸].

(۲۳۰۸۷) ضابحی کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے آخری لمحات زندگی تھے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رونے لگا انہوں نے مجھے منع کرتے ہوئے فرمایا کیوں روتے ہو؟ بخدا! اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا اگر سفارش قبول کی گئی تو میں تمہارے حق میں سفارش کروں گا اور جہاں تک میرے بس میں ہوا تمہیں نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث بھی سنی ہے اور تمہارے لئے اس میں کوئی خیر ہے بخدا! وہ میں نے تم سے بیان کر دی ہے البتہ ایک حدیث ہے جو آج میں تم سے بیان کر رہا ہوں جبکہ میرا حاطہ کر لیا گیا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیتا ہے۔

(۲۳۰۸۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ مِثْلَهُ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ النَّارَ

(۲۳۰۸۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۸۹-۲۳۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحُسَّامِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهَا فِي وَتُرْفِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا ابْتِغَاءَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا ثُمَّ وَقَفَتْ لَهُ غُفْرَةٌ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ [انظر: ۲۳۱۲۱، ۲۳۱۴۳].

(۲۳۰۸۹-۲۳۰۹۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۲۳۰۹۱) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَدْوَا الْخَيْطَ وَالْمَخِيطَ وَإِيَّاكُمْ وَالْعُلُولَ فَإِنَّهُ عَارٌ عَلَى أَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۰۹۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دھاگہ بھی ہو تو واپس کر دو، اور مال غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ یہ قیامت کے دن خائن کے لئے باعث شرمندگی ہوگی۔

(۲۳۰۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَثَرٌ عَلَيْهِ كَرَبٍ لِدَلِكٍ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهَنَ سَبِيلًا الشَّيْبُ بِالشَّيْبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الشَّيْبُ جِلْدٌ مِائَةٌ وَرَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جِلْدٌ مِائَةٌ ثُمَّ نَفَى سَنَةً [راجع: ۲۳۰۹۲].

(۲۳۰۹۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کے وقت شدت کی کیفیت ہوتی تھی اور روئے انور کارنگ بدل جاتا تھا، ایک دن وحی نازل ہوئی اور وہ کیفیت دور ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوار لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰۹۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَعَقَّانُ قَالََا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَكْرَهِ وَالْمَنْشَطِ وَالْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْأَثَرَةَ عَلَيْنَا وَأَنْ نَقِيمَ أَلْسِنًا بِالْعَدْلِ أَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّمْ قَالَ عَقَّانُ أَلْسِنًا [راجع: ۱۵۷۳۸].

(۲۳۰۹۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر تنگی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے، جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَتَصْدِيقُ بِهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قَالَ أُرِيدُ أَهْوَنَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السَّمَاخَةُ وَالصَّبْرُ قَالَ أُرِيدُ أَهْوَنَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَتَّهِمُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَيْءٍ قَضَى لَكَ

بِهِ [اخرجه البخاری فی خلق افعال العباد (۲۲)]. قال شعيب: محتمل للتحسين وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۰۹۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اس کی تصدیق کرنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا سائل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے نچلے درجے کے متعلق پوچھ رہا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طبیعت کی نرمی اور صبر کرنا سائل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے بھی نچلے درجے کے متعلق پوچھ رہا ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو فیصلہ فرمایا ہو اس میں اللہ تعالیٰ کے متعلق براگمان نہ رکھو۔

(۲۳۰۹۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَدَرٌ هَذِهِ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ

(۲۳۰۹۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کے پہلو سے ایک بال توڑا اور فرمایا لوگو! خمس کو نکال کر میرے لیے مالِ غنیمت میں سے اتنی مقدار بھی حلال نہیں ہے اور خمس بھی تم پر ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

(۲۳۰۹۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْهَبُ اللَّهُ بِهِ إِلَيْهِمُ وَالْعَمَمُ [قال الألبانی حسن صحیح (النسائی): ۱۳۱/۷]. قال شعيب: إسناده حسن فى المتابعات والشواهد]. [راجع: ۲۳۰۵۶].

(۲۳۰۹۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ راہِ خدا میں جہاد کیا کرو، کیونکہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۰۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَبُو الْوَلِيدِ بَدْرِيُّ عَقَبِيُّ شَجَرِيٌّ وَهُوَ نَقِيبٌ

(۲۳۰۹۷) یحییٰ بن سعید انصاری کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الولید ہے وہ بدری صحابی ہیں بیعت عقبہ اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے اور نقباء مدینہ میں شامل تھے۔

(۲۳۰۹۸) حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُخَيْرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قَالَ يُقَالُ لَهُ الْمُخَدَجِيُّ قَالَ كَانَ بِالشَّامِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ الْوَتْرُ وَاجِبٌ قَالَ فَرُحْتُ إِلَى عَبَادَةَ فَقُلْتُ إِنَّ أبا مُحَمَّدٍ يَزْعُمُ أَنَّ الْوَتْرَ وَاجِبٌ قَالَ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ

الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِمْ لَمْ يُصَيِّعْ مِنْهُمْ شَيْئًا جَاءَ وَلَهُ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ اسْتَحْقَافًا جَاءَ وَلَا عَهْدَ لَهُ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۰۹۶]۔

(۲۳۰۹۸) مخدجی "جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا" کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ مخدجی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۰۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَّاحَى رَجُلَانِ فَرَفَعْتُ فَقَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَّاحَى رَجُلَانِ فَرَفَعْتُ فَالْتِمَسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ [راجع: ۲۳۰۴۳]۔

(۲۳۰۹۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۱۰۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ وَقَالَ التَّمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ الَّتِي تَبْقَى

(۲۳۱۰۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَحَجَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّاجٍ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ [راجع: ۲۳۰۷۳]۔

(۲۳۱۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھ یا یسواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۷۳]۔

(۲۳۱۰۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے

(۲۳۱۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلِ حَتَّى خَصَّ الْمِلْحَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هَذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا لِعِبَادَةِ فَقَالَ عِبَادَةُ لَا أَبَالِي أَنْ لَا أَكُونَ بِأَرْضٍ يَكُونُ فِيهَا مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

(۲۳۱۰۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر برابر بیچا جائے حتیٰ کہ نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ نمک کا بھی تذکرہ فرمایا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے فرمایا وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہہ سکتے، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اس علاقے میں نہ ہوں جہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہوں میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔

(۲۳۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا وَلَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنِّمُ [راجع: ۲۳۰۵۵] (۲۳۱۰۴) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہر تنگی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی، نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے، جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۱۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ فِي الْبَدَاءَةِ الرَّبْعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثَّلَاثَ [انظر: ۲۳۱۰۴۲] (۲۳۱۰۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دیہات میں ایک چوتھائی مال غنیمت انعام میں تقسیم کر دیا اور واپسی پر ایک تہائی تقسیم کر دیا۔

فائدہ: مکمل وضاحت کے لئے حدیث نمبر ۲۳۱۰۴۲ دیکھیے۔

(۲۳۱۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ فِيهِ الْأَوْصَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ [راجع: ۲۳۰۵۹] (۲۳۱۰۶)

(۲۳۱۰۶) ابو الاشعث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مال غنیمت سے حاصل ہونے والی چاندی کو لوگ وظیفہ کی رقم حاصل ہونے پر موقوف کر

کے بیچا کرتے تھے یہ دیکھ کر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی سونے کے بدلے چاندی کی چاندی کے بدلے کھجور کی کھجور کے بدلے گندم کی گندم کے بدلے جو کی جو کے بدلے اور نمک کے بدلے نمک کی بیج سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ وہ برابر برابر ہو جو شخص اضافہ کرے یا اضافہ کی درخواست کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا۔

(۲۳۱۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عَبَّادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا يَتَوَى فِي غَزَاتِهِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا تَوَى قَالَ بِهِزٌ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَّادَةَ [راجع: ۲۳۰، ۶۸]۔

(۲۳۱۰۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳۱۰۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبِيدٍ وَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنُ هُرْمُزٍ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ إِمَّا فِي كَنْيسَةٍ وَإِمَّا فِي بَيْعَةِ فَقَامَ عَبَّادَةُ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالبُرِّ بِالبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا وَالبُرُّ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالبُرُّ بِالشَّعِيرِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوْ أَزَادَ بِيَدِهِ كَيْفَ شِئْنَا [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۲۵۴، النسائی: ۲۷۴/۷ و ۲۷۵)]۔

(۲۳۱۰۸) ایک مرتبہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کسی گرجے یا عبادت خانے میں جمع ہوئے، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے اور ایک راوی کے بقول نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، اور ایک راوی کے بقول یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اضافہ کرے یا اضافے کا مطالبہ کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز کی اجازت دی ہے کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے، گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچ سکتے ہیں جیسے چاہیں۔

(۲۳۱۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الشَّيْبُ بِالشَّيْبِ وَالبِكْرُ بِالبِكْرِ الشَّيْبُ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ وَالبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى [راجع: ۲۳۰، ۴۲]۔

(۲۳۱۰۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں

کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوار لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۱۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ يَعْنِي مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ [راجع: ۲۳۰۴۲]۔
(۲۳۱۱۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنِ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ النَّاسِ أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَغْتَبَ وَلَا يَعْضَهُ بَعْضُنَا بَعْضًا وَلَا نَعْصِيَهُ فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا مِمَّا نُهِيَ عَنْهُ فَأَقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أُخِّرَ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذْبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ [صححه مسلم (۱۷۰۹)، وابن حبان (۴۴۰۵)] [راجع: ۲۳۰۴۴]۔

(۲۳۱۱۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگئی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رجم فرما دے گا۔

(۲۳۱۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونَهُ فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَقَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ لَهُ طُهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَكَ إِلَيَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذْبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ [راجع: ۲۳۰۵۴]۔

(۲۳۱۱۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگئی اور اگر اسے مہلت مل گئی

تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔
(۲۳۱۱۳) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ طُهُورٌ أَوْ قَالَ كَفَّارَةٌ [راجع: ۲۳۰۵۴]۔
(۲۳۱۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَحْيَى بَنِي رِقَاشٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيْهِ كَرَبَ لِدَلِكِ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الشَّيْبُ بِالشَّيْبِ وَالبِكْرُ بِالبِكْرِ الثَّيْبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجُمًا بِالبِحَارَةِ وَالبِكْرُ بِالبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفَى سَنَةَ [راجع: ۲۳۰۴۲]۔

(۲۳۱۱۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف ہوتی تھی اور روئے انور پر اس کے آثار نظر آتے تھے، ایک مرتبہ یہ کیفیت دور ہونے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۱۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانَءٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشِطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَثَرَةَ عَلَيْكَ وَلَا تَنَازِعِ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ لَكَ [صححه البخاری (۷۰۵۵)]،
ومسلم (۱۷۰۹)] [انظر: ۲۳۱۱۶، ۲۳۱۱۷]۔

(۲۳۱۱۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر تنگی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۱۱۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ حَيَّانِ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ جُنَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بِمِثْلِهِ

(۲۳۱۱۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ ثَوْبَانَ لَعَلَّهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانَءٍ حَدَّثَهُ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ مَا لَمْ

يَأْمُرُوكَ بِإِثْمِ بَوَاحًا

(۲۳۱۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّةُ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِنْهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ الْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ مِنْهَا تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ وَإِذَا سَأَلْتُمْ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [راجع: ۲۳۰۷۱].

(۲۳۱۱۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے اور سب سے عالی رتبہ درجہ جنت الفردوس کا ہے اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں اور اسی کے اوپر عرش الہی ہے لہذا جب تم اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔

(۲۳۱۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ حَيَوَةَ وَعَتَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حَيَوَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكِ الْمَعَاوِيَّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ حَضَرَ ذَلِكَ عَامَ الْمَضِيقِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَ مُعَاوِيَةَ حِينَ سَأَلَهُ عَنْ الرَّجُلِ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِقَالًا قَبْلَ أَنْ يُقْسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكْهُ حَتَّى يُقْسِمَ وَقَالَ عَتَابٌ حَتَّى نَقْسِمَ ثُمَّ إِنْ شِئْتَ أُعْطَيْنَاكَ عِقَالًا وَإِنْ شِئْتَ أُعْطَيْنَاكَ مِرَارًا

(۲۳۱۱۹) ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک رسی مانگی تھی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی اس سوال کو چھوڑ دو یہاں تک کہ مال غنیمت تقسیم ہو جائے پھر اگر تمہاری مرضی ہوئی تو تمہیں رسی دے دیں گے اور اگر تمہاری مرضی ہوگی تو اس سے کئی گناہ زیادہ دے دیں گے۔

(۲۳۱۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بِنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تَرَى لَهُ [راجع: ۲۳۰۶۳].

(۲۳۱۲۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد باری تعالیٰ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ میں ”بُشْرَى“ کی تفسیر پوچھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي رَمَضَانَ التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنَّهَا وَتَرَفِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ [راجع: ۲۳۰۸۹].

(۲۳۱۲۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ میں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۲۳۱۲۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النَّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَبَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَزْنِي وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا نَنْهَبَ وَإِنْ عَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [صححه البخاری (۳۸۹۳)، ومسلم (۱۷۰۹)]. [انظر: ۲۳۱۳۴].

(۲۳۱۲۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان (بارہ) نقباء میں سے تھا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، بدکاری نہیں کریں گے، چوری نہیں کریں گے، کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جسے قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہو، اور لوٹ مار نہیں کریں گے، اگر ہم نے ایسا کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد۔

(۲۳۱۲۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَ ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الرَّبِيعِ الَّذِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَنِيهِمْ مَرَّتَيْنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ [راجع: ۲۳۰۴۷].

(۲۳۱۲۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۱۲۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ بِهِزٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ ابْنَانَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ [راجع: ۲۳۰۷۲].

(۲۳۱۲۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲۳۱۲۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلْتُ عَلَيْهِ فِيهَا الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرُؤُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا جَهَرَ قَالَ قُلْنَا أَجَلٌ وَاللَّهِ إِذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَهَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا [راجع: ۲۳۰، ۴۷].

(۲۳۱۲۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا، نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، الا یہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۱۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ يَعْنِي مُحَمَّدًا عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَثَقَلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ تَقْرُؤُونَ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا [راجع: ۲۳۰، ۴۷].

(۲۳۱۲۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا، نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، الا یہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۱۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ الْأَنْفَالِ فَقَالَ فِينَا مَعْشَرَ أَصْحَابِ بَدْرٍ نَزَلَتْ حِينَ اخْتَلَفْنَا فِي النَّفْلِ وَسَأَلْتُ فِيهِ أَخْلَاقَنَا فَانْتَزَعَهُ اللَّهُ مِنْ أَيْدِينَا وَجَعَلَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ بَوَائِبِ يَقُولُ عَلَى السَّوَاءِ [النظر: ۲۳۱، ۴۲، ۲۳۱، ۳۳].

(۲۳۱۲۷) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ انفال کے متعلق حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت ہم اصحابِ بدر کے متعلق نازل ہوئی تھی جبکہ مالِ غنیمت کی تقسیم میں ہمارے درمیان اختلاف رائے ہو گیا تھا اور اس حوالے سے ہمارا رویہ مناسب نہ تھا چنانچہ اللہ نے اسے ہمارے درمیان سے کھینچ لیا اور اسے تقسیم کرنے کا اختیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

(۲۳۱۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ مَرَّةٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا إِلَّا الْقَتِيلُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى [راجع: ۲۳۰، ۸۶].

(۲۳۱۲۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روئے زمین پر مرنے والا کوئی انسان، پروردگار کے یہاں جس کے متعلق اچھا فیصلہ ہو، ایسا نہیں ہے جو تمہارے پاس واپس آنے کو اچھا سمجھے، سوائے راہِ خدا میں شہید ہونے والے کے

کہ وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا رکھتا ہے تاکہ دوبارہ شہادت حاصل کر لے۔

(۲۳۱۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا | راجع: ۲۳۰۴۷ |

(۲۳۱۲۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ یا مزید کسی اور سورت کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۱۳۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ

بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقَلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرُؤُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا

جَهَرَ قَالَ قُلْنَا أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا

| انصر: ۲۳۰۴۷ |

(۲۳۱۳۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور ان قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا الا یہ کہ سورہ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ

الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْأَبْدَالُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ ثَلَاثُونَ مِثْلُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ

عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ كَلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبَدَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَكَانَهُ رَجُلًا قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِيهِ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ

الْوَهَّابِ كَلَامٌ غَيْرُ هَذَا وَهُوَ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ

(۲۳۱۳۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح تیس ابدال ہوں

گے جب بھی ان میں سے کوئی ایک فوت ہوگا تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کی کسی دوسرے کو مقرر فرما دیں گے۔

فائدہ: امام احمد رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

(۲۳۱۳۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ

عَنِ الْمُخَدَّجِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَيَّ لَا أَقُولُ

حَدَّثَنِي فَلَانٌ وَلَا فَلَانٌ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ لَقِيَهِنَّ لَمْ يَصِغْ مِنْهُنَّ شَيْئًا لَقِيَهِ

وَلَهُ عِنْدَهُ عَهْدٌ يُدْخِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهِ وَقَدْ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ لَقِيَهِ وَلَا عَهْدَ لَهُ إِنْ شَاءَ

عَدْبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ | راجع: ۲۳۰۶۹ |

(۲۳۱۳۲) مخدجی "جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا" کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ مخدجی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۱۳۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الْأَشْدَقِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ فِينَا مَعْشَرَ أَصْحَابِ بَدْرٍ نَزَلَتْ حِينَ اخْتَلَفْنَا فِي النَّفْلِ وَسَاءَتْ فِيهِ أَخْلَاقُنَا فَنَزَعَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ أَيْدِينَا فَجَعَلَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا عَنْ بَوَائِقِ يَقُولُ عَلَى السَّوَاءِ | ارجع: ۲۳۱۲۷ |

(۲۳۱۳۳) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سورہ انفال کے متعلق حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت ہم اصحاب بدر کے متعلق نازل ہوئی تھی جبکہ مال غنیمت کی تقسیم میں ہمارے درمیان اختلاف رائے ہو گیا تھا اور اس حوالے سے ہمارا وہ یہ مناسب نہ تھا چنانچہ اللہ نے اسے ہمارے درمیان سے کھینچ لیا اور اسے تقسیم کرنے کا اختیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

(۲۳۱۳۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُسَيْلَةَ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ حَضَرَ الْعَقَبَةَ الْأُولَى وَكُنَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَبَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْعَةِ النَّسَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ الْحَرْبُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَأْتِيَ بِيَهْتَانِ نَفْسِهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَهُ فِي مَعْرُوفٍ فَإِنْ وَقَّيْتُمْ فَلَكُمْ الْجَنَّةُ وَإِنْ غَشَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَمْرُكُمْ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَكُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَكُمْ | ارجع: ۲۳۱۲۲ |

(۲۳۱۳۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے بدکاری نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگئی اور اگر اسے مہلت مل گئی

تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے، اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۱۳۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ الْخَيْرِ الزِّيَادِيُّ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ الْمَعَاظِرِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجَلِّ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفَ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ

(۲۳۱۳۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت اور عالم کا مقام نہ پہچانے۔

(۲۳۱۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُصْبِحٍ أَوْ ابْنَ مُصْبِحٍ شَكَأَ أَبُو بَكْرٍ عَنِ ابْنِ السَّمُطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ قَالَ فَمَا تَحَوَّزَ لَهُ عَنْ فِرَاشِهِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَنْ شُهَدَاءُ أُمَّتِي قَالُوا قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذَا لَقِيلَ قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ وَالْمَرَأَةُ يَقْتُلُهَا وَلَدُهَا جَمْعَاءُ شَهَادَةٌ [راجع: ۱۷۹۵۰]

(۲۳۱۳۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے، ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے)

(۲۳۱۳۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمْ الْجَنَّةَ أَصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا أَوْثَمْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغَضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ

(۲۳۱۳۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے اپنے متعلق چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں جب بات کرو تو سچ بولو وعدہ کرو تو پورا کرو امانت رکھو اپنی رکھو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اپنی نگاہیں جھکا کر رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔

(۲۳۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى بْنِ قَانِدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُوتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا لَا يَفْكُهُ مِنْهَا إِلَّا عَدْلُهُ وَمَا مِنْ رَجُلٍ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْدَمًا

(۲۳۱۳۸) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

(۲۳۱۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَلْمَانَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُهُ وَبِهِ مِنَ الْوَجَعِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِشِدَّةِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعِشِيِّ وَقَدْ بَرِيءَ أَحْسَنَ بَرِيءٍ فَقُلْتُ لَهُ دَخَلْتُ عَلَيْكَ غُدْوَةً وَبِكَ مِنَ الْوَجَعِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ بِشِدَّةِ وَدَخَلْتُ عَلَيْكَ الْعِشِيَّةَ وَقَدْ بَرِئْتَ فَقَالَ يَا ابْنَ الصَّامِتِ إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَقَانِي بِرُقِيَّةِ بَرِئْتُ إِلَّا أَعْلَمُكَهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ يَشْفِيكَ [اخرجه المسائي في عمل اليوم والليلة (۱۰۰۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۱۳۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تکلیف تھی جس کی شدت اللہ ہی بہتر جانتا ہے جب شام کو دوبارہ حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکل ٹھیک ہو چکے تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا کہ صبح جب میں حاضر ہوا تھا تو آپ پر تکلیف کا اتنا غلبہ تھا جس کی شدت اللہ ہی جانتا ہے اور اب اس وقت حاضر ہوا ہوں تو آپ بالکل ٹھیک ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن صامت! حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک منتر سے دم کیا ہے جس سے میں ٹھیک ہو گیا، کیا میں وہ تمہیں بھی سکھانے دوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ فرمایا وہ کلمات یہ ہیں "اللہ کے نام سے" میں تم پر ہر اس چیز کے شر سے بچاؤ کا دم کرتا ہوں جو تمہیں ایذا پہنچا سکے مثلاً ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔"

(۲۳۱۴۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْكِنْدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ آتَاهُ وَهُوَ يُرْعِدُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَكُلِّ عَيْنٍ وَأَسْمُ اللَّهِ يَشْفِيكَ [صححه الحاكم (۴/۴۱۲)، وابن حبان (۹۵۳)]. قال البوصيري: هذا رسناد حسن. قال الألباني حسن (ابن ماجه: ۳۵۲۷). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن. [يتكرر بعده].

(۲۳۱۴۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کانپ رہے تھے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے دم کیا "اللہ کے نام سے" میں تم پر ہر اس چیز کے شر سے بچاؤ کا دم کرتا ہوں جو آپ کو ایذا پہنچا سکے مثلاً ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام سے اللہ آپ کو شفاء عطا فرمائے۔"

(۲۳۱۴۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ اسْمُ اللَّهِ

يَشْفِيكَ إِرَاجِعْ مَا قَبْلَهُ |

(۲۳۱۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۴۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدْتُ مَعَهُ بَدْرًا فَالْتَقَى النَّاسُ فَهَزَمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَتْ طَائِفَةٌ فِي آثَارِهِمْ يَهْزِمُونَ وَيَقْتُلُونَ فَانْطَلَقَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَسْكَرِ يَحْوُونَ وَيَجْمَعُونَهُ وَأَحَدَقْتُ طَائِفَةٌ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْعَدُوَّ مِنْهُ غِرَّةٌ حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ وَفَاءَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ الَّذِينَ جَمَعُوا الْغَنَائِمَ نَحْنُ حَوَيْنَاهَا وَجَمَعْنَاهَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهَا نَصِيبٌ وَقَالَ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ نَفِينَا عَنْهَا الْعَدُوَّ وَهَزَمْنَاهُمْ وَقَالَ الَّذِينَ أَحَدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ أَحَدَقْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَفْنَا أَنْ يُصِيبَ الْعَدُوَّ مِنْهُ غِرَّةٌ وَاشْتَغَلْنَا بِهِ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَكَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَوَاقٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعَارَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ نَقَلَ الرَّبْعَ وَإِذَا أَقْبَلَ رَاجِعًا وَكَلَّ النَّاسِ نَقَلَ الثُّلُثَ وَكَانَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ وَيَقُولُ لِيُرْدَ قَوِيَّ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى ضَعِيفِهِمْ | إِرَاجِعْ: ۲۳۱۰۵، ۲۳۱۲۷ |

(۲۳۱۳۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے میں غزوہ بدر میں شریک تھا فریقین کا آمنہ سامنا ہوا تو اللہ نے دشمن کو شکست سے دوچار کر دیا مسلمانوں کا ایک دستہ انہیں شکست دیتا اور قتل کرتا ہوا ان کے تعاقب میں چلا گیا اور ایک گروہ ان کے کیمپوں کی طرف متوجہ ہوا اور مال غنیمت جمع کرنے لگا اور ایک گروہ نبی ﷺ کی حفاظت کرتا رہتا کہ دشمن اچانک حملہ کر کے انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔

جب رات ہوئی اور لوگ واپس آنے لگے تو مال غنیمت جمع کرنے والے کہنے لگے کہ یہ تو ہم نے جمع کیا ہے لہذا اس میں کسی کا حصہ نہیں ہے دشمن کی تلاش میں جانے والے کہنے لگے کہ تمہارا اس پر ہم سے زیادہ حق نہیں ہے ہم نے دشمن کو بھگا کر شکست سے دوچار کیا ہے اور نبی ﷺ کی حفاظت کرنے والے کہنے لگے کہ تمہارا اس پر ہم سے زیادہ حق نہیں ہے ہم نے نبی ﷺ کی حفاظت کی ہے کیونکہ ہمیں اندیشہ تھا کہ کہیں دشمن اچانک دھوکے سے ان پر حملہ نہ کر دے اور ہم غفلت میں پڑے رہ جائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ | چنانچہ نبی ﷺ نے اسے تمام مسلمانوں کے درمیان برابر برابر تقسیم کر دیا۔

اور نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب دشمن کے علاقے پر حملہ فرماتے تھے تو چوتھائی حصہ انعام میں دے دیتے تھے اور جب وہاں سے واپس ہوتے تو تمام لوگوں میں ایک تہائی حصہ انعام میں تقسیم کر دیتے تھے اس کے علاوہ انفال کو آپ نامناسب سمجھتے

تھے اور فرماتے تھے طاقتور مسلمان کو کمزور کی مدد کرنی چاہیے۔

(۲۳۱۴۳) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فَإِنَّهَا وَتُرُّ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهَا احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [راجع: ۲۳۰۸۹]۔

(۲۳۱۴۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۲۳۱۴۴) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالََا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ الدَّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْدٌ أَعْوَرٌ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَاتِنَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أَلْبَسَ عَلَيْكُمْ قَالَ يَزِيدُ رَبِّكُمْ فَاغْلَمُوا أَنْ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَنْتُمْ لَنْ تَرَوْنَ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى تَمُوتُوا قَالَ يَزِيدُ تَرَوْا رَبِّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا

(۲۳۱۴۴) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں دجال کے متعلق اتنی باتیں بتادی ہیں کہ مجھے خطرہ ہیں کہیں تم بات سمجھ نہ ہو مسیح دجال ایک ٹھنکنے قد کا آدمی ہوگا اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیانی غیر معمولی فاصلہ ہوگا اس کے بال گھٹکھریالے ہوں گے وہ کانا ہوگا اس کی ایک آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی جو ابھری ہوگی اور نہ دھنسی ہوئی اگر تم پر اس کا معاملہ مشتبہ ہو جائے تو بس اتنی بات یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے اور یہ کہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو دیکھ نہیں سکتے۔

(۲۳۱۴۵) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِي مَنْ قَامَهُنَّ ابْتِغَاءَ حِسْبَتِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَهِيَ لَيْلَةٌ وَتُرُّ سَبْعٍ أَوْ سَبْعٍ أَوْ خَامِسَةٍ أَوْ ثَالِثَةٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَارَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا صَافِيَةٌ بَلَّحَةٌ كَأَنَّ فِيهَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاحِنَةٌ سَاجِيَةٌ لَا بَرْدَ فِيهَا وَلَا حَرًّا وَلَا يَحِلُّ لِكَوْكَبٍ أَنْ يُرْمَى بِهَا فِيهَا حَتَّى تُصْبِحَ وَإِنَّ أَمَارَتَهَا أَنَّ الشَّمْسَ صَبِيحَتَهَا تَخْرُجُ مُسْتَوِيَةً لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ وَلَا يَحِلُّ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ

(۲۳۱۳۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے جو شخص اس کا ثواب حاصل کرنے کے لئے ان میں قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرمادے گا اور یہ طاق راتوں میں ہوتی ہے یعنی عشرہ اخیرہ کی نویں ساتویں پانچویں تیسری یا آخری رات نیز فرمایا کہ شب قدر کی علامت یہ ہے کہ وہ رات روشن اور چمکدار ہوتی ہے اس میں چاند کی روشنی بھی خوب اجلی ہوتی ہے وہ رات پرسکون اور گہری ہوتی ہے اس رات میں صبح تک ستارے توڑ کر نہیں مارے جاتے نیز اس کی علامت یہ بھی ہے کہ اس کی صبح کو جب سورج روشن ہوتا ہے تو وہ سیدھا برابر نکلتا ہے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے اور اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی اور اس دن شیطان کے لئے سورج کے ساتھ نکلنا ممنوع ہوتا ہے۔

(۲۳۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ يَسَارٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَادَةُ بْنُ نُسَيْبٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشغَلُ فَإِذَا قَدِمَ رَجُلٌ مَهَاجِرٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِّنَّا يُعَلِّمُهُ الْقُرْآنَ فَدَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَكَانَ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ أَعْشِيهِ عَشَاءَ أَهْلِ الْبَيْتِ فَكُنْتُ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَانصَرَفَ انصِرَافَهُ إِلَى أَهْلِهِ فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ حَقًّا فَأَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا لَمْ أَرِ أَجُودَ مِنْهَا عُودًا وَلَا أَحْسَنَ مِنْهَا عِطْفًا فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا تَرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيهَا قَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقْلُدُهَا أَوْ تَعْلُقُهَا.

(۲۳۱۴۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیات زیادہ تھیں اس لئے مہاجرین میں سے کوئی آدمی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے قرآن سکھانے کے لئے ہم میں سے کسی کے حوالے کر دیتے تھے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے حوالے کر دیا وہ میرے ساتھ میرے گھر میں رہتا تھا اور میں اسے اپنے گھر والوں کے کھانے میں شریک کرتا تھا اور قرآن بھی پڑھاتا تھا جب وہ اپنے گھر واپس جانے لگا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ اس پر میرا کچھ حق بنتا ہے چنانچہ اس نے مجھے ایک کمان ہدیے میں پیش کی جس سے عمدہ لکڑی اور نرمی میں اس سے بہترین کمان میں نے پہلے نہیں دیکھی تھی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق پوچھا یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے کندھوں کے درمیان ایک انگارہ ہے جو تم نے لٹکا لیا ہے۔

(۲۳۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَزِينِيُّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقَالَ عَبَادَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي تِلْكَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تَرَى لَهُ

(۲۳۱۴۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد باری تعالیٰ "لهم البشرى في الحياة الدنيا وفي الآخرة" میں "بشرى" کی تفسیر پوچھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان

دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ السَّلْمِيِّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْخُبْرَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَبَدَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُهُ مِنْ أَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَلَهَا ثَمَانِيَةٌ أَبْوَابٍ وَمَنْ عَبَدَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَعَصَى فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ أَمْرِهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَحِمَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

(۲۳۱۳۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے بات سنے اور مانے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے داخل ہونے کا اختیار دیدے گا اور جو شخص اللہ کی عبادت تو اس طرح کرے کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائے نماز بھی قائم کرے اور زکوٰۃ بھی ادا کرے اور بات بھی سنے لیکن نافرمانی کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے متعلق اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اس پر رحم کر دے اور چاہے تو اسے سزا دے۔

(۲۳۱۴۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْأَنْصَارِيِّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ عُبَادَةُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنَّكَ لَمْ تَكُنْ مَعَنَا إِذْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بَايَعْنَاهُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَعَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا نَخَافُ لَوْمَةً لَائِمَةً فِيهِ وَعَلَى أَنْ نَنْصُرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ عَلَيْنَا يَثْرِبَ فَنَمْنَعُهُ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أَنْفُسَنَا وَأَزْوَاجَنَا وَأَبْنَانَنَا وَلَنَا الْجَنَّةُ فَهَذِهِ بَيْعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بَايَعْنَا عَلَيْهَا فَمَنْ نَكَّتْ فَإِنَّمَا يَنْكُتْ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ وَفَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَدْ أَفْسَدَ عَلَى الشَّامِ وَأَهْلَهُ فَإِنَّمَا تَكُنْ إِلَيْكَ عُبَادَةٌ وَإِنَّمَا أُخْلِى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ رَحَّلَ عُبَادَةَ حَتَّى تَرْجِعَهُ إِلَى دَارِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَبَعَثَ بِعُبَادَةَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ فِي الدَّارِ وَوَلَّيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُ رَجُلٍ مِنَ السَّابِقِينَ أَوْ مِنَ التَّابِعِينَ قَدْ أَدْرَكَ الْقَوْمَ فَلَمْ يَتَجَبَّأْ عُثْمَانُ إِلَّا وَهُوَ قَاعِدٌ فِي جَنْبِ الدَّارِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مَا لَنَا وَلَكَ فَقَامَ عُبَادَةُ بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ فَقَالَ

(۲۳۱۳۹) اسماعیل بن عبید انصاری رضی اللہ عنہما ایک حدیث ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! آپ اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھے جب ہم لوگ نبی ﷺ سے بیعت کر رہے تھے ہم نے نبی ﷺ سے

چستی اور سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے، کشادگی اور تنگی میں خرچ کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے، اللہ کے متعلق صحیح بات کہنے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے اور نبی ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر ان کی مدد کرنے اور اپنی جان اور بیوی بچوں کی طرح ان کی حفاظت کرنے کی شرط پر بیعت کی تھی، جس کے عوض ہم سے جنت کا وعدہ ہوا، یہ ہے وہ بیعت جو ہم نے نبی ﷺ سے کی ہے، اب جو اسے توڑتا ہے وہ اپنا نقصان کرتا ہے اور جو اس بیعت کی پاسداری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے نبی ﷺ کے ذریعے کیا ہوا وعدہ پورا کرے گا۔

ادھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی وجہ سے شام اور اہل شام میرے خلاف شورش برپا کر رہے ہیں اب یا تو آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلا لیجئے یا پھر میں ان کے اور شام کے درمیان سے ہٹ جاتا ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس خط کے جواب میں انہیں لکھا کہ آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو مکمل احترام کے ساتھ سوار کروا کر مدینہ منورہ میں ان کے گھر کی طرف روانہ کر دو، چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روانہ کر دیا اور وہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر چلے گئے جہاں سوائے ایک آدمی کے اگلے پچھلے لوگوں میں سے کوئی نہ تھا، اس نے جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ مکان کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے، وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا عبادہ! تمہارا اور ہمارا کیا معاملہ ہے؟ وہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگے۔

(۲۳۱۵۰) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا الْقَاسِمِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَلِي أُمُورَكُمْ بَعْدِي رَجُلٌ يُعْرِفُونَكُمْ مَا تُنْكِرُونَ وَيُنْكِرُونَ عَلَيْكُمْ مَا تَعْرِفُونَ فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلَا تَعْتَلُوا بِرَبِّكُمْ

(۲۳۱۵۰) میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ تمہارے حکمران ہوں گے جو تمہیں ایسے کاموں کی پہچان کرائیں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو گے اور ایسے کاموں کو ناپسند کریں گے جنہیں تم اچھا سمجھتے ہو گے، سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت ضروری نہیں اور تم اپنے رب سے نہ ہٹنا۔

(۲۳۱۵۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ يَزِيدَ بْنِ عَطَاءٍ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ السَّكْسَكِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مُدَّةُ أُمَّتِكَ مِنَ الرَّخَاءِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُهُ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَرَدَّوهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي مُدَّةَ أُمَّتِي مِنَ الرَّخَاءِ مِنْهُ سَنَةٌ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لِدَلِّكَ مِنْ أَمَارَةٍ أَوْ عَلَامَةٍ أَوْ آيَةٍ فَقَالَ نَعَمْ الْخَسْفُ

وَالرَّجْفُ وَإِرْسَالُ الشَّيَاطِينِ الْمُجَلَّبَةِ عَلَى النَّاسِ

(۲۳۱۵۱) حضرت عبادہ بنیٰ مہزیب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ کی امت پر آسانی کی مدت کیا ہے؟ نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا اور نبی ﷺ نے اسے ایک مرتبہ بھی جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ واپس چلا گیا تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے؟ لوگ اسے بلا لائے نبی ﷺ نے اس سے فرمایا تم نے مجھ سے ایسا سوال پوچھا ہے جو میری امت میں سے کسی نے نہیں پوچھا میری امت پر آسانی کی مدت سو سال ہے دو تین مرتبہ یہ بات دہرائی اس نے پوچھا کہ اس کے ختم ہونے کی کوئی علامت یا نشانی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! زمین میں دھنسا زلزلے آنا اور شیاطین کو لوگوں پر مسلط کر دینا۔

(۲۳۱۵۲) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ زُبَيْعٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ فَقَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أَصْحَابِهِ وَكَانُوا إِذَا نَزَلُوا أَنْزَلُوهُ أَوْسَطَهُمْ فَفَزِعُوا وَظَنُوا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ لَهُ أَصْحَابًا غَيْرَهُمْ فَإِذَا هُمْ بِخِيَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَرُوا حِينَ رَأَوْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْفَقْنَا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ لَكَ أَصْحَابًا غَيْرَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَيَقْظِنِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا رَسُولًا إِلَّا وَقَدْ سَأَلَنِي مَسْأَلَةً أَعْطَيْتُهَا إِيَّاهُ فَاسْأَلْ يَا مُحَمَّدُ تُعْطَى فَقُلْتُ مَسْأَلَتِي شَفَاعَةٌ لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشَّفَاعَةُ قَالَ أَقُولُ يَا رَبِّ شَفَاعَتِي الَّتِي اخْتَبَأْتُ عِنْدَكَ فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَعَمْ فَيُخْرِجُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَقِيَّةَ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ فَيُنْبِذُهُمْ فِي الْجَنَّةِ

(۲۳۱۵۲) حضرت عبادہ بنیٰ مہزیب سے مروی ہے کہ ایک رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی ﷺ نے ملے حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو نبی ﷺ کو اپنے درمیان رکھتے تھے لوگ گھبرا گئے! اور یہ گمان کرنے لگے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہمارے علاوہ کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب فرمایا ہے ابھی وہ انہی تفکرات میں غلطاں و پچپاں تھے کہ نبی ﷺ آتے ہوئے دکھائی دیئے لوگوں نے خوشی سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو ڈر رہے تھے کہ کہیں اللہ نے ہمارے علاوہ آپ کے لئے کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب نہ فرمایا ہو نبی ﷺ نے فرمایا ایسی بات نہیں ہے بلکہ تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہو بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جگا کر فرمایا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے جو بھی نبی یا رسول بھیجا اس نے ایک سوال کیا جو میں نے پورا کر دیا اس لئے اے محمد! سننا ﷺ، آپ بھی مجھ سے مانگئے آپ کو بھی دیا جائے گا میں نے عرض کیا کہ میری درخواست یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے حق میں مجھے سفارش کی اجازت دی جائے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس شفاعت کا ثمرہ کیا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں بارگاہ خداوندی میں

عرض کروں گا کہ پروردگار! میری وہ سفارش جو میں نے آپ کے پاس محفوظ کروائی تھی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں! پھر میرا پروردگار میری بقیہ امت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۳۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْقَصَابُ الْبَصْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّارُ حَرَمٌ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْكَ حَرَمَكَ فَأَقْتُلْهُ

(۲۳۱۵۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کا گھر اس کا حرم ہوتا ہے جو آدمی تمہارے حرم میں (بلا اجازت) گھسنے کی کوشش کرے اسے مار ڈالو۔

أَخْبَارُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حالات

(۲۳۱۵۴) سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يُسَمِّي النُّقَبَاءَ فَسَمَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنْهُمْ قَالَ سُفْيَانُ عُبَادَةَ عَقَبِيٌّ أَحَدِيٌّ بَدْرِيٌّ شَجَرِيٌّ وَهُوَ نَقِيبٌ

(۲۳۱۵۴) ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے نقباء کے نام شمار کروائے، تو ان میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا نام بھی لیا، اور کہا کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ، غزوہ بدر، احد اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے اور وہ نقباء میں سے تھے۔

(۲۳۱۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ بَلَّغْنِي أَنَّ النُّقَبَاءَ اثْنَا عَشَرَ فَسَمَى عُبَادَةَ فِيهِمْ

(۲۳۱۵۵) یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے نقباء کی تعداد بارہ ہے اور انہوں نے ان میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی بیان کیا۔

(۲۳۱۵۶) قَرَأْتُ عَلَى يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ أَصْرَمَ بْنِ فِهْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ فِي الْإِنْتَى عَشَرَ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقَبَةِ الْأُولَى

(۲۳۱۵۶) ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج ان بارہ افراد میں سے تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ کی بیعت اولیٰ میں شرکت کی تھی۔

(۲۳۱۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ أَبُو زَكْرِيَا النَّصْرِيُّ الْحَرَبِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنِ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيُّ أَنَّهُ جَلَسَ مَعَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ فَتَذَاكَرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِعُبَادَةَ يَا عُبَادَةُ كَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ كَذَا فِي شَأْنِ الْأَخْمَاسِ فَقَالَ عُبَادَةُ قَالَ

إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْسَى فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي غَزْوَتِهِمْ إِلَى بَعِيرٍ

مِنَ الْمُقْسَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَاولَ وَبَرَةً بَيْنَ أُمَّمَتَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ غَنَائِمِكُمْ وَإِنَّهُ لَيْسَ لِي فِيهَا إِلَّا نَصِيبِي مَعَكُمْ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيطَ وَأَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ وَأَصْغَرَ لَا تَغْلُوا فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ وَعَارٌ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَلَا تَبَالُغُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنِّمَ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِيمٌ يُنَجِّي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ [راجع: ۲۳۰۵۶].

(۲۳۱۵۷) حضرت مقدم بن معد کیرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ ابورداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیٹھے احادیث کا مذاکرہ کر رہے تھے حضرت ابورداء رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے عبادہ! فلاں فلاں غزوے میں خمس کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باتیں کہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھرے کر کے نماز پڑھائی جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھرے ہو کر اس کی اون اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور خمس کے علاوہ اس میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور خمس بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھاگہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کرو خواہ وہ قریب ہوں یا دور اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کیا کرو اور سفر و حضر میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۱۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَوْسَفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ نَحْوَ ذَلِكَ [راجع: ۲۳۰۵۶].

(۲۳۱۵۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عَبَّادَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَعْدِنَ جَبَّارًا وَالْبِئْرَ جَبَّارًا وَالْعَجْمَاءَ جَرْحَهَا جَبَّارًا وَالْعَجْمَاءَ الْبَهِيمَةَ مِنَ الْأَنْعَامِ وَغَيْرَهَا وَالْجَبَّارُ هُوَ الْهَدْرُ الَّذِي لَا يُغْرَمُ وَقَضَى فِي الرَّكَازِ الْخُمُسَ وَقَضَى أَنْ تَمَرَ النَّخْلِ لِمَنْ أَبْرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَقَضَى أَنْ مَالَ الْمَمْلُوكِ لِمَنْ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَقَضَى أَنْ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرَ وَقَضَى بِالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْأَرْضَيْنِ وَالذُّورِ وَقَضَى لِحَمَلِ بْنِ مَالِكِ الْهَدَلِيِّ بِمِيرَاتِهِ عَنْ

امْرَأَتِهِ الَّتِي قَتَلَتْهَا الْأُخْرَى وَقَضَى فِي الْجَنِينِ الْمَقْتُولِ بِعُرَّةِ عَبْدِ أَوْ أَمَةٍ قَالَ فَوَرِثَهَا بَعْلُهَا وَبَنُوهَا قَالَ
وَكَانَ لَهُ مِنْ امْرَأَتَيْهِ كِلْتَيْهِمَا وَلَدٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ الْمَقْضَى عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُغْرِمَ مَنْ لَا صَاحَ
وَلَا اسْتَهْلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مِنَ الْكُفَّانِ
قَالَ وَقَضَى فِي الرَّحْبَةِ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يَرِيدُ أَهْلَهَا الْبُنْيَانَ فِيهَا فَقَضَى أَنْ يُتْرَكَ لِلطَّرِيقِ فِيهَا سَبْعُ
أَذْرَعٍ قَالَ وَكَانَ تِلْكَ الطَّرِيقُ سُمِّيَ الْمَيْتَاءُ وَقَضَى فِي النَّخْلَةِ أَوْ النَّخْلَتَيْنِ أَوْ الثَّلَاثِ فَيَخْتَلِفُونَ فِي
حُقُوقِ ذَلِكَ فَقَضَى أَنْ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ أَوْلِيكَ مَبْلَغَ جَرِيدَتَيْهَا حَيْزٌ لَهَا وَقَضَى فِي شُرْبِ النَّخْلِ مِنَ السَّبِيلِ
أَنْ الْأَعْلَى يَشْرَبُ قَبْلَ الْأَسْفَلِ وَيُتْرَكَ الْمَاءُ إِلَى الْكَعْبِيِّنِ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَاءُ إِلَى الْأَسْفَلِ الَّذِي يَلِيهِ فَكَذَلِكَ
يُنْقَضِي حَوَائِطُ أَوْ يَفْنَى الْمَاءُ وَقَضَى أَنْ الْمَرْأَةُ لَا تُعْطَى مِنْ مَالِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَقَضَى لِلْحَدَثَيْنِ
مِنْ الْمِيرَاثِ بِالسُّدُسِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوَاءِ وَقَضَى أَنْ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًَا فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ جَوَازُ عِتْقِهِ إِنْ كَانَ لَهُ
مَالٌ وَقَضَى أَنْ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ وَقَضَى أَنَّهُ لَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ وَقَضَى بَيْنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي النَّخْلِ لَا
يُمْنَعُ نَفْعُ بِنْرِ وَقَضَى بَيْنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَنَّهُ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ فَضْلُ الْكَلْبِ وَقَضَى فِي دِيَةِ الْكُبْرَى
الْمُغْلَطَةِ ثَلَاثِينَ ابْنَةَ لَبُونٍ وَثَلَاثِينَ حِقَّةً وَأَرْبَعِينَ خَلْفَةً وَقَضَى فِي دِيَةِ الصَّغْرَى ثَلَاثِينَ ابْنَةَ لَبُونٍ وَثَلَاثِينَ
حِقَّةً وَعِشْرِينَ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورًا ثُمَّ غَلَّتِ الْبَابِلُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَانَتْ الدَّرَاهِمُ فَقَوْمٌ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِبِلَ الْمَدِينَةِ سِتَّةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ حِسَابَ أُوقِيَّةٍ لِكُلِّ
بَعِيرٍ ثُمَّ غَلَّتِ الْبَابِلُ وَهَانَتْ الْوَرِقُ فَرَادَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَلْفِينَ حِسَابَ أُوقِيَّتَيْنِ لِكُلِّ بَعِيرٍ ثُمَّ غَلَّتِ الْبَابِلُ
وَهَانَتْ الدَّرَاهِمُ فَاتَمَّتْهَا عُمَرُ اثْنِي عَشَرَ أَلْفًا حِسَابَ ثَلَاثِ أَوَاقٍ لِكُلِّ بَعِيرٍ قَالَ فَرَادَ ثَلَاثُ الدِّيَةِ فِي الشَّهْرِ
الْحَرَامِ وَثَلَاثُ آخَرُ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ قَالَ فَتَمَّتْ دِيَةُ الْحَرَمَيْنِ أَلْفًا قَالَ فَكَانَ يُقَالُ يُؤْخَذُ مِنْ أَهْلِ
الْبَادِيَةِ مِنْ مَا شِئْتَهُمْ لَا يُكَلَّفُونَ الْوَرِقَ وَلَا الذَّهَبَ وَيُؤْخَذُ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ مَا لَهُمْ قِيَمَةُ الْعَدْلِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ

شعيب: إسناده ضعيف وله ما يشهد له |

(۲۳۱۵۹) حضرت عبادہ بنی مونس سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے فیصلوں میں یہ فیصلہ بھی شامل ہے کہ کان کنی کرتے ہوئے مارے جانے والے کا خون ضائع گیا، کنوئیں میں گر کر مر جانے والے کا خون رائیگاں گیا اور جانور کے زخم سے مر جانے والے کا خون رائیگاں گیا، نیز نبی ﷺ نے دینے کے متعلق بیت المال کے لئے خمس کا فیصلہ فرمایا ہے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ درخت کی کھجوریں پیوند کاری کرنے والے کی ملکیت میں ہوں گی الا یہ کہ مشتری شرط

لگا دے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ غلام کا مال اسے بیچنے والے آقا کی ملکیت تصور ہوگا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ بستر والے کا ہوگا اور بدکار کیلئے پتھر ہوں گے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ زمینوں اور مکانات میں شریک افراد کو حق شفعہ حاصل ہے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حمل بن مالک رضی اللہ عنہما کو ان کی اس بیوی کی وراثت ملے گی جسے دوسری عورت نے مار دیا تھا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ پیٹ کے بچے کو مار ڈالنے کی صورت میں قاتل پر ایک غلام یا باندی واجب ہوگی جس کا

وارث مقتولہ عورت کا شوہر اور بیٹے ہوں گے، حمل بن مالک رضی اللہ عنہما کے یہاں دونوں بیویوں سے اولاد تھی، تو قاتلہ کے باپ نے

”جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا“ نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بچے کا تاوان کیونکر ادا کروں جو چیخانہ چلایا، جس نے

کچھ کھایا اور نہ پیا، ایسی چیزوں کو تو چھوڑ دیا جاتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کاہنوں میں سے ہے (جو سبج اور مٹھی عبارتیں بولتا ہے)

نیز راستے کے درمیان وہ کشادہ حصہ جہاں مالکان اپنی تعمیر بڑھانا چاہتے ہیں اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ اس میں

سے راستے کے لئے سات گز (چوڑائی) کی جگہ چھوڑ دی جائے اور اس راستے کو ”میتاء“ کا نام دیا جائے۔ (مردہ بے آباد)

نیز ایک دو یا تین باغات میں ”جن کے حقوق میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا“ یہ فیصلہ فرمایا کہ ان میں سے ہر باغ یا

درخت کی شاخیں جہاں تک پہنچتی ہیں، وہ جگہ اس باغ میں شامل ہوگی۔

نیز باغات میں پانی کی نالیوں کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ پہلے والا اپنی زمین کو دوسرے والے سے پہلے سیراب کرے گا

اور پانی کو ٹخنوں تک آنے دے گا، اس کے بعد اپنے ساتھ والے کے لئے پانی چھوڑ دے گا، یہاں تک کہ اسی طرح باغات ختم ہو

جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دوداد یوں کو میراث میں ایک چھٹا حصہ برابر برابر تقسیم ہوگا۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو ختم کر کے اسے آزاد کرتا ہے اور اس کے پاس مال بھی ہو تو اس پر

ضروری ہے کہ اسے مکمل آزادی دلائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ کوئی شخص ضرر اٹھائے اور نہ کسی کو ضرر پہنچائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ ظالم کی رگ کا کوئی حق نہیں ہے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ شہر والے کھجور کے باغات میں کنوئیں کا جمع شدہ پانی لگانے سے نہیں روکے جائیں گے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیہات والوں کو زائد پانی لینے سے نہیں روکا جائے گا کہ اس کے ذریعے زائد گھاس سے روکا جاسکے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیت کبریٰ مغلظہ میں بنت لبون، تیس حقوں اور چالیس حاملہ اونٹنیوں پر مشتمل ہوگی۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیت صغریٰ مغلظہ میں بنت لبون، تیس حقوں اور بیس بنت مخاض اور بیس مذکر ابن مخاض پر مشتمل ہوگی۔

نبی ﷺ کے وصال کے بعد جب اونٹ مہنگے ہو گئے اور درہم ایک معمولی چیز بن کر رہ گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

دیت کے اونٹوں کی قیمت چھ ہزار درہم مقرر فرمادی جس میں ہراونٹ کے بدلے میں ایک اوقیہ چاندی کا حساب رکھا گیا تھا، کچھ عرصے بعد اونٹ مزید مہنگے ہو گئے اور درہم مزید کم حیثیت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہراونٹ کے دو اوقیے کے حساب سے دو ہزار درہم کا اضافہ کرایا۔ کچھ عرصے بعد اونٹ مزید مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہراونٹ کے تین اوقیے کے حساب سے دیت کی رقم مکمل بارہ ہزار درہم مقرر کر دی جس میں ایک تہائی دیت کا اضافہ اشہر حرم میں ہوا اور دوسری تہائی کا اضافہ بلد حرام (مکہ مکرمہ) میں ہوا اور یوں حرمین کی دیت مکمل بیس ہزار درہم ہو گئی اور کہا جاتا تھا کہ دیہاتیوں سے دیت میں جانور بھی لئے جاسکتے ہیں انہیں سونے اور چاندی کا مکلف نہ بنایا جائے اسی طرح ہر قوم سے اس کی قیمت کے برابر مالیت کی چیزیں لی جاسکتی ہیں۔

(۲۳۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَّادَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ بِطَوْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي الْإِسْنَادِ فَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَّادَةَ أَنَّ عُبَّادَةَ قَالَ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الصَّلْتُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَّادَةَ عَنْ عُبَّادَةَ أَنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۳۱۶۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی سند کے اختلافات کے ساتھ مروی ہے۔

(۲۳۱۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ قَالَ عُبَّادَةُ بْنُ الصَّامِتِ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَقَعَلَ ذَلِكَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَعْرَضَ عَنَّا وَأَعْرَضْنَا عَنْهُ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَكَرَبَ لِذَلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ عَنْهُ الْوَحْيُ قَالَ خُذُوا عَنِّي قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِهِنَّ سَبِيلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْسُ سَنَةٍ وَالشَّيْبُ بِالشَّيْبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ قَالَ الْحَسَنُ فَلَا أَدْرِي أَمِنَ الْحَدِيثِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ فَإِنْ شَهِدُوا أَنَّهُمَا وَجِدَا فِي لِحَافٍ لَا يَشْهَدُونَ عَلَى جَمَاعٍ خَالَطَهَا بِهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَجُزَّتْ رُؤُوسُهُمَا

(۲۳۱۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی ”وہ عورتیں جو بے حیائی کا کام کریں۔۔۔“ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں کے ساتھ یہی سلوک کیا، ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ہم بھی ان کے گرد بیٹھے ہوئے تھے (کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب بھی وحی نازل ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ ہماری طرف سے ہٹ جاتی اور ہم بھی ہٹ جاتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور رنگ بدل جاتا اور سخت تکلیف ہوتی تھی، بہر حال! جب وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا

ہے کہ اگر کوئی کنوار لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى قَالَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الرَّقَّةِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا جِيءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةً يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ حَتَّى يُطْلَقَهُ الْحَقُّ أَوْ يُؤْبَقَهُ وَمَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْذَمٌ [راجع: ۲۳۱۳۸].

(۲۳۱۶۲) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

(۲۳۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مَخْلَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي زُمَيْلٍ إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ وَيُكْنَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَلَقَبُهُ أَبُو الْمَلِيحِ يَعْنِي الرَّقِّيَّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَصَ فَإِذَا فِيهِ حَلْقَةٌ فِيهَا اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِيهِمْ شَابٌّ أَكْحَلُ بَرَّاقُ الشَّيَا مُحْتَبٍ فَإِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ سَأَلُوهُ فَأَخْبَرَهُمْ فَأَنْتَهُوا إِلَى خَبْرِهِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَى بَعْضَهُمْ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنْصَرَفُوا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَخَلْتُ فَإِذَا مُعَاذٌ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةِ قَالَ فَصَلَّيْتُ عِنْدَهُ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ جَلَسْتُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ السَّارِيَةَ ثُمَّ احْتَبَيْتُ فَلَبِثْتُ سَاعَةً لَا أَكَلِمَةَ وَلَا يُكَلِّمُنِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِغَيْرِ دُنْيَا أَرْجُوهَا أَصِيبُهَا مِنْكَ وَلَا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ فَلَمَّا شِئْتُ قَالَ قُلْتُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فَشَرَّ حَبِوتِي ثُمَّ قَالَ فَأَبَشِرْ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ يَغِطُّهُمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَأَلْقَى عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ فَحَدَّثَنِي بِالَّذِي حَدَّثَنِي مُعَاذٌ [راجع: ۲۳۱۴۱].

(۲۳۱۶۳) ابو مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ۳۲ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام ﷺ اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں وہاں سے نکل کر یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی۔

(۲۳۱۶۴) فَقَالَ عُبَادَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ عَلَى مَنْابِرٍ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالصَّادِقُونَ [راجع: ۲۲۴۱۴].

(۲۳۱۶۳) تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ اللہ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور ان کی نشستوں پر انبیاء و صدیقین بھی رشک کریں گے۔

(۲۳۱۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِجْلُ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ فِي مَجْلِسِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَصَ فَجَلَسْتُ إِلَى حَلْقَةٍ فِيهَا اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيحَدِّثُ ثُمَّ يَقُولُ الْآخَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيحَدِّثُ قَالَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ أَدْعَجُ بَرَّاقُ الشَّيَا إِذَا شَكُّوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَيْهِ وَرَضُوا بِمَا يَقُولُ فِيهِ قَالَ فَلَمْ أَجْلِسْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مَجْلِسًا مِثْلَهُ فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ وَمَا أَعْرِفُ اسْمَ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَلَا مَنْزِلَهُ قَالَ فَبِتُّ بَلِيلَةَ مَا بِتُّ بِمِثْلِهَا قَالَ وَقُلْتُ أَنَا رَجُلٌ أَطْلُبُ الْعِلْمَ وَجَلَسْتُ إِلَى أَصْحَابِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَعْرِفُ اسْمَ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَلَا مَنْزِلَهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا أَنَا بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانُوا إِذَا شَكُّوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَيْهِ يَرْكَعُ إِلَى بَعْضِ أَسْطُوَانَاتِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَخَذَ بِحُبُوتِي حَتَّى أَدْنَانِي مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ لَتُحِبُّنِي لِلَّهِ قَالَ

قُلْتُ اِي وَاللَّهِ اِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلَّهِ قَالَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ الْمُتَحَابِّينَ بِجَلَالِ اللَّهِ فِي ظِلِّ اللَّهِ وَظِلُّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ قَالَ فَكُفْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ قَالَ قُلْتُ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ الرَّجُلُ قَالَ اَمَّا اِنَّهُ لَا يَقُوْلُ لَكَ اِلَّا حَقًّا [راجع: ۲۲۳۵۲].

(۲۳۱۶۵) ابو ادريس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلتا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرشِ الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پروردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام رضی اللہ عنہم اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے تم سے وہی بات

بیان کی جو برحق ہے۔

(۲۳۱۶۶) قَالَ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ وَاَفْضَلَ مِنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْتِرُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَبَادَلُوْنَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيَّ قَالَ قُلْتُ مَنْ اَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ اَنَا عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ مَنْ الرَّجُلُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ [راجع: ۲۲۳۵۲].

(۲۳۱۶۶) ابو ادريس کہتے ہیں کہ بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو اس سے بھی عمدہ ہے اور میں نے خود لسانِ نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ اللہ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔“

(۲۳۱۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَحْرٍ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَنْ الشَّهَدَاءُ مِنْ أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَسَكَتُوا فَقَالَ عُبَادَةُ أَخْبَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الْقَبِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالنَّفْسَاءُ شَهِيدٌ يَجْرُهَا وَلَدَهَا بِسُرْرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ (۲۳۱۶۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا، نبی ﷺ کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، وہاں موجود لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ شہید کون ہوتا ہے؟ لوگ خاموش رہے، نبی ﷺ نے دوبارہ سوال کیا، لوگ پھر بھی خاموش رہے، نبی ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں مارا جانا بھی شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، غرق ہو کر مرنا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مرنا بھی شہادت ہے۔

(۲۳۱۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوسَجِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ الشُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی حسن صحيح (۲۵۷۳)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.]

(۲۳۱۶۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا روئے زمین پر جو مسلمان آدمی بھی اللہ سے کوئی دعاء مانگتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا فرمادیتا ہے یا اتنی ہی پریشانی اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے تا وقتیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے۔

(۲۳۱۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤدْبُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَلِيَ أُمُورَكُمْ مِنْ بَعْدِي رِجَالٌ يُعَرِّفُونَكُمْ مَا تُنْكِرُونَ وَيُنْكِرُونَكُمْ مَا تَعْرِفُونَ فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ تَعَالَى فَلَا تَعْتَلُوا بِرَبِّكُمْ [راجع: ۲۳۰۶۲].

(۲۳۱۶۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ تمہارے حکمران ہوں گے جو تمہیں ایسے کاموں کی پہچان کرائیں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو گے اور ایسے کاموں کو ناپسند کریں گے جنہیں تم اچھا سمجھتے ہو گے، سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے، اس کی اطاعت ضروری نہیں اور تم اپنے رب سے نہ ہٹنا۔

(۲۳۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ أُخْتِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا

سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يُؤَخَّرُوهَا عَنْ وَقْتِهَا فَصَلُّوهَا لَوْ قَبِلْتَهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَدْرَكْتُ مَعَهُمْ أَصَلِّي قَالَ إِنْ شِئْتَ [راجع: ۲۳۰۶۲].

(۲۳۱۷۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۱۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ النَّاجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ فِي حَدِيثِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْوِي فِي غَزَاتِهِ إِلَّا عَقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى [راجع: ۲۳۰۶۸].

(۲۳۱۷۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳۱۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ مَكِّيٌّ وَأَبُو مَرْوَانَ الْعُمَيْيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ عَنْ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادِ الرَّزَقِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَصِيدُ الْعَصَافِيرَ فِي بَنِي إِهَابٍ وَكَانَتْ لَهُمْ فَرَانِي عَبَادَةَ وَقَدْ أَخَذَتْ الْعُصْفُورَ فَانْتَزَعَهُ مِنِّي وَأَرْسَلَهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَكَانَ عَبَادَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۰۸۴].

(۲۳۱۷۲) عبد اللہ بن عباد زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بنی اہاب نامی اپنے کنوئیں پر چڑیوں کا شکار کر رہے تھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ لیا اس وقت میں نے کچھ چڑیاں پکڑ رکھی تھیں انہوں نے وہ میرے ہاتھ سے چھین کر چھوڑ دیں اور فرمایا بیٹا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو قرار دیا تھا۔

(۲۳۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوسَجِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقِدِ السَّبَخِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُنِيبٍ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۱۷۴) وَحَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۳۱۷۵) قَالَ وَحَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ [راجع: ۲۳۰۵۸]

(۲۳۱۷۶) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَوْ حَدَّثْتُ عَنْهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَبِيْتَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أَشْرٍ وَبَطْرٍ وَلَعِبٍ وَلَهْوٍ فَيُضْبِحُوا قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ
بِاسْتِحْلَالِهِمُ الْمَحَارِمَ وَالْقَيْنَاتِ وَشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَآكِلِهِمُ الرِّبَا وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيرَ

(۲۳۱۷۳-۲۳۱۷۴-۳۱۷۵-۲۳۱۷۶) مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے
دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، میری امت کا ایک گروہ رات بھر کھانے پینے اور لہو و لعب میں مصروف رہے گا، جب صبح
ہوگی تو ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں بدل چکی ہوں گی، کیونکہ وہ شراب کو حلال سمجھتے ہوں گے، دف (آلات
موسیقی) بجاتے ہوں گے اور گانے والی عورتیں (گلوکارائیں) بنا رکھی ہوں گی۔

(۲۳۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي
مَنْ لَا أْتِهِمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى
الْهِلَالَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ الْقَدَرِ وَمِنْ سُوءِ الْمَحْشَرِ

(۲۳۱۷۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو اللہ اکبر الحمد للہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ
کہہ کر یہ دعاء فرماتے تھے، اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور تقدیر کے برے فیصلوں اور برے انجام
سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(۲۳۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُعِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ
الصَّامِتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جُرِحَ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةٌ فَتَصَدَّقَ بِهَا كَفَّرَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ بِمِثْلِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ [راجع: ۲۳۰۷۷]۔

(۲۳۱۷۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ
جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔

(۲۳۱۷۹) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانَءٍ الْخَوْلَانِيُّ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ أَنَّ فَضَالََةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَفَرَعَّ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَضَاءِ الْخَلْقِ فَيَبْقَى رَجُلَانِ فَيُؤْمَرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ
فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمَا فَيَقُولُ الْجَبَّارُ تَعَالَى رُدُّوهُ فَيَرُدُّوهُ قَالَ لَهُ لِمَ التَّفَتُّ قَالَ إِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ
قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ لَقَدْ أُعْطَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى لَوْ أَنِّي أَطْعَمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مَا
عِنْدِي شَيْئًا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَهُ يُرَى السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ [النظر: ۲۴۴۶۴]

(۲۳۱۷۹) حضرت فضالہ بن عبید اللہؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی رہ جائیں گے ان کے متعلق حکم ہوگا کہ انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے ان میں سے ایک جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے واپس لے کر آؤ، چنانچہ فرشتے اسے واپس لائیں گے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ جواب دے گا کہ مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے، چنانچہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا اور وہ کہتا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو کھانے کی دعوت دوں تو میرے پاس سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور نبی ﷺ جب بھی یہ بات ذکر فرماتے تھے تو چہرہ مبارک پر بشارت کے اثرات دکھائی دیتے تھے۔

(۲۳۱۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَدَلِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ عَنْ جَسَدِهِ بِشَيْءٍ كَفَّرَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِ [راجع: ۲۳۰۷۷].

(۲۳۱۸۰) حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔

(۲۳۱۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ الْكُوفِيُّ الْمَفْلُوجُ وَكَانَ ثِقَةً حَدَّثَنَا عُبيدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي صَادِقٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ الْوَبْرَةَ مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ مِنَ الْمَغْنَمِ فَيَقُولُ مَا لِي فِيهِ إِلَّا مِثْلُ مَا لِأَحَدِكُمْ مِنْهُ إِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ فَإِنَّ الْغُلُولَ حِزْمِي عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَدُّوا الْحَيْطَ وَالْمَخِيْطَ وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِنَّهُ لَيَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ وَلَا يَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَأَنِمَ [قال البوصيري: هذا إسناده صحيح. قال الألباني حسن (ابن ماجه: ۲۵۴۰). قال شعيب: حسن وهذا إسناده ضعيف].

(۲۳۱۸۱) حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لوگوں کو ایک غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھرے کر کے نماز پڑھائی، جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھرے ہو کر اس کی اون اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور خمس کے علاوہ اس میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور خمس بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھاگہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کرو خواہ وہ قریب ہوں یا دور اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کیا کرو اور سفر

و حضرت میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَالِكٍ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مالک سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۱۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ [صححه البخاری (۴۹۳۶)، ومسلم (۲۹۵۰)، وابن حبان (۶۶۴۳)]. [انظر: ۲۳۱۹۵، ۲۳۲۲۲، ۲۳۲۵۰].

(۲۳۱۸۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۱۸۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸].

(۲۳۱۸۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۱۸۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ دَخَلْتُ امْرَأَةً فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَفِيهَا رَأَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ زَوْجِنِيهَا فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى قَامَتِ الثَّلَاثَةُ فَقَالَ لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبُ فَاطْلُبْ قَالَ لَمْ أَجِدْ قَالَ فَادْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا وَجَدْتُ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا قَالَ قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ [انظر: ۲۳۲۲۰، ۲۳۲۳۸].

(۲۳۱۸۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا ہے، اب جو آپ کی رائے ہو (وہ کافی دیر تک کھڑی رہی) پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! (اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو) مجھ سے ہی اس کا نکاح کر دیجئے، نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ تین مرتبہ وہ عورت کھڑی ہوئی، نبی ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس سے مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کچھ تلاش کر کے لاؤ، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اگر چہ لوہے کی انگلی ہی ملے تو وہی لے آؤ، وہ کہنے لگا کہ مجھے تو لوہے کی انگلی بھی نہیں

ملی، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت، نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔

(۲۳۱۸۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ دُوْرِي جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تَرْبِيسِهِ وَقَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَخَذَ حَصِيرًا فَأَحْرَقَهُ فَحَشَا بِهِ جُرْحَهُ

[صححه البخاری (۲۴۳)، ومسلم (۱۷۹۰)، وابن حبان (۶۵۷۸ و ۶۵۷۹)]. [انظر: ۲۳۲۱۷].

(۲۳۱۸۵) حضرت سہل بن سعدؓ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کے زخم کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہؓ چہرہ مبارک سے خون دھوتی جاتی تھیں، پھر انہوں نے ایک چٹائی لے کر اسے جلایا اور اس کی راکھ زخم میں بھردی (جس سے خون رک گیا)

(۲۳۱۸۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ يَعْنِي مِنْبَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۳۲۵۹].

(۲۳۱۸۶) حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا منبر غابہ نامی جگہ کے جھاؤ کے درخت سے بنایا گیا تھا۔

(۲۳۱۸۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ [انظر: ۲۳۱۹۳، ۲۳۲۰۴، ۲۳۲۰۵،

۲۳۲۳۳، ۲۳۲۳۶، ۲۳۲۴۰، ۲۳۲۵۱].

(۲۳۱۸۷) حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کسی غلطی کا احساس ہو تو اسے ”سبحان اللہ“ کہنا چاہیے، کیونکہ تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے۔

(۲۳۱۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُرْحٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مِدْرَى يَحْكُ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُكَ تَنْتَظِرُ لَطَعْنَتْ بِهٍ عَيْنَكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ

الْبَصْرِ [صححه البخاری (۵۹۲۴)، ومسلم (۲۱۵۶)، وابن حبان (۵۸۰۹ و ۶۰۰۱)]. [انظر: ۲۳۲۲۱].

(۲۳۱۸۸) حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے حجرہ مبارک میں کسی سوراخ سے جھانکنے لگا، نبی ﷺ کے دست مبارک میں اس وقت ایک کنگھی تھی جس سے نبی ﷺ اپنے سر میں کنگھی فرما رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھوں پر دے مارتا، اجازت کا حکم نظر ہی کی وجہ سے تو دیا گیا ہے۔

(۲۳۱۸۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَلَاعِنِينَ فَتَلَاعَنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمَسَتْهَا

فَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَجَاءَتْ بِهٍ لِلْدِي كَانَ يَكْرَهُ [انظر: ۲۳۲۱۵، ۲۳۲۱۸، ۲۳۲۱۹، ۲۳۲۳۱].

[۲۳۲۳۹، ۲۳۲۴۱]

(۲۳۱۸۹) حضرت سہل بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ وہ اس وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب دو میاں بیوی نے ایک دوسرے سے لعان کیا، اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی، اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں نے اسے اپنے پاس ہی رکھا تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا، پھر اس عورت کے یہاں پیدا ہونے والا بچہ اس شکل و صورت کا تھا جس پر نبی ﷺ نے ناپسندیدگی ظاہر کی تھی۔

(۲۳۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ وَسُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ [صححه البخاری (۶۹۳۴)، ومسلم (۱۰۹۸)]، وابن خزيمة (۲۰۵۹)، وابن حبان (۳۵۰۲ و ۳۵۰۶)]، [انظر: ۲۳۲۱۶، ۲۳۲۴۷، ۲۳۲۵۸].

(۲۳۱۹۰) حضرت سہل بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اخْتَلَفَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ أَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ الرَّسُولِ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا [صححه ابن حبان (۱۶۰۴ و ۱۶۰۵)]، قال شعيب: صحيح وهذا إسناد جيد [انظر: ۲۳۲۲۶].

(۲۳۱۹۱) حضرت سہل بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنو خدرہ اور بنو عمرو بن عوف کے دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کی تعمیر میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی، عمری کی رائے مسجد قباء کے متعلق تھی اور خدری کی مسجد نبوی کے متعلق تھی، وہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(۲۳۱۹۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ الْأَفْزَرِيُّ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ مِنْ بَنِي عَمْرِو فِي مُنَازَعَةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۲۳۱۹۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ شَيْءٌ فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَدْ حَضَرَتْ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَأُزِدُنْ وَأَقِيمْ فَتَقَدَّمَ وَتُصَلِّيَ قَالَ مَا سُنْتُ فافْعَلْ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَصَفَحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَنَحَّى فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ مَكَانِكَ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ قَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَنْتُمْ لِمَ صَفَّحْتُمْ قَالُوا لِنُعَلِّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنَّ التَّصْفِيحَ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ [صححه البخارى (۱۲۰۱)، ومسلم (۴۲۱)].
وابن حزيمة (۸۵۳ و ۸۵۴ و ۱۵۱۷ و ۱۵۷۴ و ۱۶۲۳)، وابن حبان (۲۲۶۰ و ۲۲۶۱)، والحاكم (۷۷/۳).

[راجع: ۲۳۱۸۷].

(۲۳۱۹۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے، نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں، کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے، لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے، اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے، پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں، نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے، اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۱۹۴) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ كَقَوْمٍ نَزَلُوا فِي بَطْنٍ وَإِذْ فَجَاءَ ذَا بَعُودٍ وَجَاءَ ذَا بَعُودٍ حَتَّى أَنْضَجُوا خُبْرَتَهُمْ وَإِنَّ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ مَتَى يُؤْخَذُ بِهَا صَاحِبُهَا تَهْلِكُهُ

(۲۳۱۹۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا معمولی اور حقیر گناہوں سے بھی بچا کرو اس لئے کہ ان کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو کسی وادی میں اتریں، ایک آدمی لکڑی لائے اور دوسرا دوسری لکڑی لائے اور اس طرح وہ اپنی روٹیاں پکالیں، اور حقیر گناہوں پر جب انسان کا مواخذہ ہوگا تو وہ اسے ہلاک کر ڈالیں گے۔

(۲۳۱۹۵) وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو ضَمْرَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَهَاتَيْنِ وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصْبُعِيهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ [راجع: ۲۳۱۸۲].

(۲۳۱۹۵) اور نبی ﷺ نے فرمایا میری اور قیامت کی مثال ان دو انگلیوں کی طرح ہے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

(۲۳۱۹۶) ثُمَّ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ فَرَسِي رِهَانٍ

(۲۳۱۹۶) پھر فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال دو ایک جیسے گھوڑوں کی سی ہے۔

(۲۳۱۹۷) ثُمَّ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَعَثَهُ قَوْمُهُ طَلِيعَةً فَلَمَّا خَشِيَ أَنْ يُسْبَقَ الْأَحَابِيثُ بِثَوْبِهِ أُتِيَتْهُمُ
ثُمَّ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ذَلِكَ

(۲۳۱۹۷) پھر فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے اس کی قوم نے ہراول کے طور پر بھیجا ہو جب اسے اندیشہ ہو کہ دشمن اس سے آگے بڑھ جائے گا تو وہ اپنے کپڑے ہلا کر لوگوں کو خبردار کرے کہ تم پر دشمن آ پہنچا پھر نبی ﷺ نے فرمایا وہ آدمی میں ہوں۔

(۲۳۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُرْهِمَ عَلَى رِقَابِهِمْ كَهَيْئَةِ الصَّبِيَّانِ فَيَقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرَفَعْنَ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرَّجَالُ جُلُوسًا [راجع: ۱۵۶۴۷].

(۲۳۱۹۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنے تہبند کی تنگی کی وجہ سے بچوں کی طرح اپنے تہبند کی گرہیں اپنی گردن میں لگایا کرتے تھے اور نبی ﷺ کے پیچھے اسی حال میں نماز پڑھا کرتے تھے، ایک دن کسی شخص نے کہہ دیا کہ اے گروہ خواتین! سجدے سے اس وقت تک سر نہ اٹھایا کرو جب تک مرد اپنا سر نہ اٹھالیں۔

(۲۳۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ارْتَجَّ أَحَدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ أَحَدًا مَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ [صححه ابن حبان (۶۴۹۲)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۳۱۹۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ احد پہاڑ لرز نے لگا جس پر اس وقت نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا اے احد! تم جاؤ تمہارا ایک نبی ایک صدیق اور دو شہیدوں کے علاوہ کوئی نہیں۔

(۲۳۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ يَعْنِي ابْنَ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ وَأَبُو الْحُسَيْنِ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ يَعْنِي ابْنَ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ الْمَعْنَى وَقَفَّ عَلَيْنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَقَالَ سَهْلٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي

صَلَاةٍ [صححه ابن حبان (۱۷۵۱)] قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۵۵/۲) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد قوي [۲۳۲۰۰] حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص نماز کا انتظار کرتے ہوئے مسجد

میں بیٹھا رہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۳۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَأَبْلَى بَلَاءً حَسَنًا فَعَجِبَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ بَلَايِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قُلْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَلَمَّا اشْتَدَّتْ بِهِ الْجِرَاحُ وَضَعَ ذُبَابٌ سَيْفِهِ بَيْنَ تَدْيِيهِ ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَيْهِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَدْ رَأَيْتُهُ يَنْضَرِبُ وَالسَّيْفُ بَيْنَ أَضْعَافِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْدُوَ لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ [صححه البخاری (۲۸۵۰)]
ومسلم (۱۱۲) . [انظر: ۲۳۲۲۳].

(۲۳۳۰۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک آدمی تھا جس نے خوب جو انہر دق کے ساتھ میدان جنگ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے، مسلمان اس سے بہت خوش تھے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی جہنمی ہے، ہم نے عرض کیا کہ اللہ کے راستے میں اور اللہ کے پیغمبر کے ساتھ ہونے کے باوجود؟ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، دوران جنگ اس آدمی کو ایک زخم لگا، جب زخم کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تو اس نے اپنی تلوار اپنی چھاتی پر رکھی اور اسے آر پار کر دیا، یہ دیکھ کر ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ جس آدمی کے متعلق آپ نے وہ بات فرمائی تھی، اسے میں نے اپنے جسم میں تلوار پیوست کرتے ہوئے دیکھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جنت والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ اہل جہنم میں ہوتا ہے اسی طرح انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ جنتی ہوتا ہے۔

(۲۳۳۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ هَلْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَيْنِهِ يَعْنِي الْحُوَارَى قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ بِعَيْنِهِ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَ لَكُمْ مَنَاجِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاجِلُ قِيلَ لَهُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ [صححه البخاری (۵۴۱۰)، وابن حبان (۶۳۴۷، ۶۳۶۰)].

(۲۳۳۰۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ نے وصال سے قبل اپنی آنکھوں سے میدے کو دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنی آنکھوں سے کبھی میدے کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے، سائل نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں کے پاس عہد نبوت میں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں، سائل نے پوچھا پھر آپ

لوگ جو کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اسے پھونکیں مارتے تھے جتنا اڑنا ہوتا تھا وہ اڑ جاتا تھا۔

(۲۳۲۰۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَانِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ | صححه البخاری (۳۷۹۷) .
ومسلم (۱۸۰۴) .

(۲۳۲۰۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ غزوة خندق میں نبی ﷺ کے ہمراہ خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر اٹھا اٹھا کر مٹی نکال کر لیجا رہے تھے نبی ﷺ یہ دیکھ کر فرمانے لگے اے اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اے اللہ! مہاجرین و انصار کی بخشش فرما۔

(۲۳۲۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَبْلَ بَلْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُمْ بَعْدَ الظَّهْرِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَقَالَ يَا بِلَالُ إِنْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَلَمَّا حَضَرْتُ الْعَصْرَ أَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ بِهِمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَوْهُ صَفَّحُوا وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ فَالْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ أَنْ امْضِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيْئَةً فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضِيئًا قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ لِأَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلنَّاسِ إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيَسْبَحِ الرَّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ [راجع: ۲۳۱۸۷] .

(۲۳۲۰۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے

نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں، نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۲.۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا حَازِمٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ فَلَمْ أَنْكِرْ مِمَّا حَدَّثَنِي شَيْئًا قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الظُّهْرِ فَأَتَاهُمْ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ وَقَالَ لِبَلَالٍ إِنْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَلَمَّا حَضَرْتُ الصَّلَاةَ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فَلَمَّا تَقَدَّمَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ صَفَّحَ النَّاسُ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ قَالَ فَلَمَّا رَأَاهُمْ لَا يُمَسِّكُونَ التَّفَتَّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ امْضِ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ الْقَهْقَرَى قَالَ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تَمْضِيَ فِي صَلَاتِكَ قَالَ فَقَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرَّجَالَ وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءَ [راجع: ۲۳۱۸۷].

(۲۳۲.۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے، نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں، کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے، لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں، نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم

مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۲.۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ قَالَ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الصَّائِمُونَ هَلُمُّوا إِلَى الرَّيَّانِ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ ذَلِكَ الْبَابُ [صححه البخاری (۱۸۹۶)، ومسلم (۱۱۵۲)، وابن خزيمة (۱۹۰۲)]، وابن حبان (۳۴۲۰ و ۳۴۲۱)۔ [انظر: ۲۳۲۰۷، ۲۳۲۳۰]۔

(۲۳۲.۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے، قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(۲۳۲.۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا يُدْعَى الرَّيَّانُ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الصَّائِمُونَ فَإِذَا دَخَلُوهُ أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ غَيْرُهُمْ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا حَازِمٍ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ غَيْرَ أَنِّي لِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْفَظُ [راجع: ۲۳۲۰۶]۔

(۲۳۲.۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے، قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(۲۳۲.۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَلِيلًا [صححه البخاری (۵۳۰۴)، وابن حبان (۴۶۰)]۔

(۲۳۲.۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی میں کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے اشارہ فرمایا۔

(۲۳۲.۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِينَ هَذِهِ الرَّأْيَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ آيِنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِشْتِكِي عَيْنِيهِ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنِيهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى

كَأَنَّ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّأْيَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَيَّ رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ [صححه البخارى (۳۰۰۹) ومسلم (۲۴۰۶)]

(۲۳۲۰۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل میں یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ خیبر پر فتح عطا فرمادے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے، لوگوں کی رات اسی اشتیاق میں گذر گئی کہ دیکھیں، جھنڈا کس کو ملتا ہے؟ صبح ہوئی تو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہر ایک کی خواہش یہی تھی کہ جھنڈا اسے ملے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو بیمار ہیں، چنانچہ انہیں قاصد بھیج کر بلایا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعاء کی تو وہ ٹھیک ہو گئے، اور یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ کبھی بیمار ہی نہیں ہوئے تھے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جھنڈا انہیں دے دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ ہم جیسے نہ ہو جائیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرو، جب تم ان کے علاقے میں پہنچو تو انہیں اسلام کی طرف دعوت دو، اور انہیں اللہ کے حقوق سے آگاہ کرو، بخدا تمہارے ذریعے کسی ایک آدمی کو ہدایت مل جانا تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۱۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا وَكَبِرَدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَيَّ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لَسَمِعْتُ يَزِيدَ يَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بِعَدَاكَ فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي [صححه البخارى (۶۵۸۳)، ومسلم (۲۲۹۰)]، [انظر: (۲۳۲۶۱)].

(۲۳۲۱۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس کا پانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، لیکن پھر ان کے اور میرے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔

ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت نعمان بن ابی عیاش نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو کہنے لگے کیا تم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے انہیں یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے بھی سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے یہ میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال سرانجام دیئے تھے؟ میں کہوں گا کہ دور ہو جائیں وہ لوگ جنہوں

نے میرے بعد میرے دین کو بدل دیا۔

(۲۳۲۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ [صححه البخاری (۶۴۷۴)، وابن حبان (۵۷۰۱) والحاكم (۳۵۸/۴)].

(۲۳۲۱۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے دونوں جبروں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۲۳۲۱۲) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ بَسَارِهِ الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أُوَثِّرُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ [صححه البخاری (۲۴۵۱)، ومسلم (۲۰۳۰)، وابن حبان (۵۳۳۵)]. [انظر: ۲۳۲۵۵].

(۲۳۲۱۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ کوئی مشروب لایا گیا، نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا، آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ افراد نبی ﷺ نے اس لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ اپنا پس خوردہ انہیں دے دوں؟ اس لڑکے نے ”نہیں“ کہا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میں آپ کے حصے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا، چنانچہ نبی ﷺ نے وہ برتن اس کے ہاتھ پر ٹپک دیا۔

(۲۳۲۱۳) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتَاهَا قَالَ سَهْلٌ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي فَجِئْتُ بِهَا لِأَكْسُو كَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِنَّهَا لِإِزَارُهُ فَجَسَّهَا فَلَانَ بَنُ فُلَانَ رَجُلٌ سَمَاهُ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرْدَةَ أَكْسِينِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا أَحْسَنَتْ كُسِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا وَلَكِنْ سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِتَكُونَ كَفِيِّي يَوْمَ أُمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفْفَهُ يَوْمَ مَاتَ [صححه البخاری (۱۲۷۷)].

(۲۳۲۱۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بنی ہوئی چادر ”جس پر دونوں طرف کنارے لگی ہوئی تھی“ لے کر آئی (حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چادر کی وضاحت بھی بتائی) اور کہنے لگی یا رسول اللہ! یہ میں اپنے ہاتھ سے بن کر آپ کے پاس لائی ہوں تاکہ آپ اسے پہن لیں، نبی ﷺ کو چونکہ ضرورت تھی اس لئے وہ چادر اس سے

لے لی، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ جب باہر آئے تو وہ چادر آپ ﷺ کے جسم مبارک پر تھی، ایک آدمی نے ”جس کا نام حضرت اہل بیتؑ نے بتایا تھا“ اسے چھو کر دیکھا اور کہنے لگا کہ کیسی عمدہ چادر ہے یا رسول اللہ! یہ مجھے پہننے کے لئے دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اچھا، گھر جا کر اسے لپیٹا اور اس آدمی کے پاس اسے بھجوا دیا۔

لوگوں نے اس سے کہا بخدا! تم نے اچھا نہیں کیا، یہ چادر نبی ﷺ کو کسی نے دی تھی اور نبی ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی، پھر تم نے ان سے مانگ لی جبکہ تم جانتے بھی ہو کہ وہ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے، اس نے جواب دیا، بخدا! میں نے یہ چادر پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ اس لئے مانگی ہے کہ دم واپس یہ میرا کفن بن جائے، چنانچہ جس دن وہ فوت ہوا اس کا کفن وہی چادر تھی۔

(۲۳۲۱۴) حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ بْنِ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ خَطَرَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [صححه مسلم (۲۸۲۵)].

والحاكم (۴۱۳/۲).

(۲۳۲۱۳) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی ایک مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ جنت کے احوال بیان فرما رہے تھے جب گفتگو کا اختتام ہونے لگا تو آخر میں فرمایا وہاں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا ہوگا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

(۲۳۲۱۵) حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا [راجع: ۲۳۱۸۹].

(۲۳۲۱۵) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سوال کرنے کو ناپسند اور معیوب قرار دیا ہے (مکمل تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۲۳۲۱۸ دیکھئے)

(۲۳۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰].

(۲۳۲۱۶) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۱۷) حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحْرِقتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ تَجْعَلُهُ عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَوَّجِهِهِ قَالَ وَأَبِي بَتْرُسٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَتْ عَنْهُ الدَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۵] (۲۳۲۱۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کے زخم کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھوتی جاتی تھیں پھر انہوں نے ایک چٹائی لے کر اسے جلایا اور اس کی راکھ زخم میں بھر دی (جس سے خون رک گیا)

(۲۳۲۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرٌ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ فَقَالَ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِهِ فَقَتَلَهُ أَيُّقْتَلُ بِهِ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ قَالَ فَلَقِيَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا صَنَعْتُ إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَأَتَيْنَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَسْأَلَنَّهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِيهِمَا قَالَ فَدَعَا بِهِمَا فَلَا عَنَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ لَئِنْ أَنْطَلَقْتُ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَارَتْ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَسْحَمَ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلْتَيْنِ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهٍ أَحْمَرَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهٍ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ [صححه البخاری (۴۲۳)، ومسلم (۱۴۹۲)، وابن حبان (۴۲۸۳) و ۴۲۸۴ و ۴۲۸۵]، [راجع: ۲۳۱۸۹].

(۲۳۲۱۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھئے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا۔

پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کی عاصم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو عویمیر نے پوچھا کیا بنا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا بننا کیا تھا؟ تم نے مجھے اچھا کام نہیں بتایا میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو ہی اچھا نہیں سمجھا عویمیر کہنے لگے کہ بخدا! میں خود نبی ﷺ کے پاس جاؤں گا اور ان سے یہ سوال پوچھ کر رہوں گا، چنانچہ وہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تو اس وقت تک نبی ﷺ پر اس سلسلے میں وحی نازل ہو چکی تھی اس لئے نبی ﷺ نے ان دونوں میاں بیوی کو بلا کر ان کے درمیان لعان کر دیا پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے

کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے ساتھ لے گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت کا خیال رکھنا، اگر اس کے یہاں سیاہ رنگ سیاہ آنکھوں اور بڑی سرینوں والا بچہ پیدا ہوا تو میں عویمر کو سچا ہی سمجھوں گا اور اگر اس کے یہاں سرخ رنگت والا اور چھپکلی کی مانند بچہ پیدا ہوا تو میں اسے جھوٹا سمجھوں گا چنانچہ اس کے یہاں جو بچہ پیدا ہوا وہ ناپسندیدہ صفات کے ساتھ تھا۔ (جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر ان صفات پر بچہ پیدا ہوا تو میں عویمر کو سچا سمجھوں گا)

(۲۳۲۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا لَاعَنَ عُوَيْمِرُ أَوْ بَنِي الْعَجْلَانِ امْرَأَتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ظَلَمْتُمَهَا إِنْ أَمْسَكْتُمَهَا هِيَ الطَّلَاقُ وَهِيَ الطَّلَاقُ وَهِيَ الطَّلَاقُ [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۱۹) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اس وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب عویمر نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں نے اسے اپنے پاس ہی رکھا تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا لہذا میں اسے طلاق دیتا ہوں، طلاق، طلاق۔

(۲۳۲۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَهَلْ تَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ مَاذَا قَالَ سُورَةَ كَذَّابًا وَسُورَةَ كَذَّابًا وَسُورَةَ كَذَّابًا قَالَ فَقَدْ أَمْلَكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ فَرَأَيْتَهُ يَمْضِي وَهِيَ تَتَّبَعُهُ [راجع: ۲۳۱۸۴]

(۲۳۲۲۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔ (۲۳۲۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطَّلَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِهِ حُجْرَتِهِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِذْرَى فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ هَذَا يَنْظُرُنِي حَتَّى آتِيَهُ لَطَعَنْتُ بِالْمِذْرَى فِي عَيْنِهِ وَهَلْ جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ إِلَّا مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ [راجع: ۲۳۱۸۸]

(۲۳۲۲۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے حجرہ مبارک میں کسی سوراخ سے جھانکنے لگا، نبی ﷺ کے دست مبارک میں اس وقت ایک کنگھی تھی جس سے نبی ﷺ اپنے سر میں کنگھی فرما رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھوں پر دے مارتا، اجازت کا حکم نظر ہی کی وجہ سے تو دیا گیا ہے۔

(۲۳۲۲۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ [راجع: ۲۳۱۸۲].

(۲۳۲۲۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۲۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُّ أَهْلَ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ [راجع: ۲۳۲۰۱].

(۲۳۲۲۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جنت والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ اہل جہنم میں ہوتا ہے اسی طرح انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ جنتی ہوتا ہے اور اعمال کا اعتبار انجام سے ہوتا ہے۔

(۲۳۲۲۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَفِي الْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّومَ [صححه البخاری (۲۸۵۹)، ومسلم (۲۲۲۶)]. [انظر: ۲۳۲۵۴].

(۲۳۲۲۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

(۲۳۲۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَقْبِضْهَا إِلَيْكَ حَتَّى تَلِدَ عِنْدَكَ فَإِنْ تَلَدَتْ أَحْمَرَ فَهُوَ لِأَبِيهِ الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ لِعُوَيْرٍ وَإِنْ وَلَدَتْهُ فَطَطَّ الشَّعْرُ أَسْوَدَ اللِّسَانِ فَهُوَ لِابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ عَاصِمٌ فَلَمَّا وَقَعَ أَخَذْتُهُ إِلَيَّ فَإِذَا رَأْسُهُ مِثْلُ قَرْوَةِ الْحَمَلِ الصَّغِيرِ ثُمَّ أَخَذْتُ قَالَ يَعْقُوبُ بِفَقْمِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرٌ مِثْلُ النَّبْقَةِ وَاسْتَقْبَلَنِي لِسَانُهُ أَسْوَدٌ مِثْلُ التَّمْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی حسن (أبو داود: ۲۲۴۶)].

(۲۳۲۲۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس عورت کو اپنے ساتھ لے جاؤ تا کہ تمہارے یہاں یہ اپنے بچے کو جنم دے اگر اس کا بچہ سرخ رنگت کا ہو تو اس کا باپ وہی ہوگا جس نے اپنے نسب کی اس سے نفی کر دی ہے یعنی عویر کا اور اگر اس کے یہاں گھنگھریا لے بالوں اور کالی زبان والا بچہ پیدا ہو تو وہ ابن سحماء کا ہوگا۔

عاصم کہتے ہیں کہ جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے اٹھایا اس کا سر بکری کے چھوٹے بچے کی پوستین جیسا تھا پھر میں نے اس کا منہ پکڑا تو وہ پیر کی طرح سرخ تھا اور اس کی زبان کھجور کی طرح کالی تھی میں نے یہ دیکھ کر بے ساختہ کہا کہ

اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔

(۲۳۲۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي الْأَسْلَمِيُّ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ هُوَ مَسْجِدِي [راجع: ۲۳۱۹۱].

(۲۳۲۲۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ سے اس مسجد کے متعلق ”جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی“ پوچھا گیا تو فرمایا وہ میری مسجد ہے۔

(۲۳۲۲۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ وَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ قَالَ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ بِغَيْرِ حِسَابٍ [صححه البخاری (۳۲۴۷)].
ومسلم (۲۱۹)].

(۲۳۲۲۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی جنت میں بلا حساب کتاب داخل ہوں گے۔

(۲۳۲۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مَأْلَفَةٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۵۷۴۴)]. قال شعيب: متن الحديث حسن.

(۲۳۲۲۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن محبت کا مرکز ہوتا ہے اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو لوگوں سے محبت کرے اور نہ لوگ اس سے محبت کریں۔

(۲۳۲۲۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْبَرِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنْ تُرْعِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ مَا التُّرْعَةُ يَا أبا عَبَّاسٍ قَالَ الْبَابُ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۵۸۰۹)]. قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر: ۲۳۲۶۲].

(۲۳۲۲۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہوگا۔

(۲۳۲۳۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّائِمِينَ بَابًا فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ غَيْرُهُمْ إِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا [راجع: ۲۳۲۰۶].

(۲۳۲۳۰) حضرت سہل بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے، قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ، جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا جو وہاں داخل ہو جائے گا وہ پیے گا اور جو وہاں کا پانی پی لے گا وہ پھر کبھی پیسا نہ ہوگا۔

(۲۳۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا [راجع: ۲۳۱۸۹].

(۲۳۲۳۱) حضرت سہل بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سوال کرنے کو ناپسند اور معیوب قرار دیا ہے، (مکمل تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۲۳۲۱۸ دیکھئے)

(۲۳۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸].

(۲۳۲۳۲) حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ [راجع: ۲۳۱۸۷].

(۲۳۲۳۳) حضرت سہل بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کسی غلطی کا احساس ہو تو اسے ”سبحان اللہ“ کہنا چاہیے، کیونکہ تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے۔

(۲۳۲۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَإِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ قَالََا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰].

(۲۳۲۳۴) حضرت سہل بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۳۵) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۶۴۶].

(۲۳۲۳۵) حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جمعہ کے دن نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے بعد قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے تھے۔

(۲۳۲۳۶) حَدَّثَنَا بَهْرٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي لِحَاءِ أَى خِصَامٍ كَانَ بَيْنَهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَقَالَ بِلَالٌ لِأَبِي بَكْرٍ أَفِيمُ وَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَعَمْ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ لِيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِقُ الصُّفُوفَ فَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا التَّفَتَّ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِقُ الصُّفُوفَ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا بَالُكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ لَمْ تَقُمْ قَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ إِذَا نَابَكُمْ أَمْرٌ صَفَّحْتُمْ سَبَّحُوا فَإِنَّ التَّصْفِيحَ لِلنِّسَاءِ [راجع: ۲۳۱۸۷].

(۲۳۲۳۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرات کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے۔

(۲۳۲۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعُوا الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا يُنْمَى ذَلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُنْمَى بِرَفْعِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۷۴۰)].

(۲۳۲۳۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دوران نماز لوگوں کو دواہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

(۲۳۲۳۸) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوَّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا إِزَارَكَ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمَسَ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ التَّمَسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا لِسُورٍ يُسَمِّيَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ اصْحَحْهُ

البخاری (۲۳۲۰)، ومسلم و صححه ابن حبان (۴۰۹۳). [راجع: ۲۳۱۸۴].

(۲۳۲۳۸) حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا ہے، اب جو آپ کی رائے ہو (وہ کافی دیر تک کھڑی رہی) پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! (اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو) مجھ سے ہی اس کا نکاح کر دیجئے، نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ تین مرتبہ وہ عورت کھڑی ہوئی، نبی ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس سے مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کچھ تلاش کر کے لاؤ، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اگر چہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے تو وہی لے آؤ، وہ کہنے لگا کہ مجھے تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت، نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔

(۲۳۲۳۹) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلُّ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مِمَّا يَسْمَعُ قَالَ إِسْحَاقُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهَى حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَّ النَّاسُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبِكَ فَادْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ

بُنْ سَعْدٍ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَعَا قَالَ عُؤَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۳۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھئے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا۔

پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کی عاصم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو عویمیر نے پوچھا کیا بنا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا بنا کیا تھا؟ تم نے مجھے اچھا کام نہیں بتایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کو ہی اچھا نہیں سمجھا، عویمیر کہنے لگے کہ بخدا! میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور ان سے یہ سوال پوچھ کر رہوں گا، چنانچہ وہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تو اس وقت تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس سلسلے میں وحی نازل ہو چکی تھی اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میاں بیوی کو بلا کر ان کے درمیان لعان کر دیا، پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے ساتھ لے گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے، چنانچہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

(۲۳۲۴۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَمُكْتُ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ [راجع: ۲۳۱۸۷]

(۲۳۲۳۰) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے آگئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۲۴۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ أَنَّهُ قَالَ إِنْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَنَهُ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزًّا وَجَلًّا فِي شَأْنِهِ مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاعِنِ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا شَاهِدٌ ثُمَّ فَارَقَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۳۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری صحابی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر

ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ اس پر اللہ نے لعان کا حکم نازل کر دیا اور نبی ﷺ نے فرمایا اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق اپنا حکم نازل کر دیا ہے، چنانچہ میرے سامنے ان دونوں نے لعان کیا اور نبی ﷺ نے انہیں جدا کر دیا۔

(۲۳۲۴۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَبِدُّ إِلَى جَذَعٍ فَقَالَ قَدْ كَثُرَ النَّاسُ وَلَوْ كَانَ لِي شَيْءٌ يَعْنِي أَقْعُدُ عَلَيْهِ قَالَ عَبَّاسٌ فَذَهَبَ أَبِي فَقَطَعَ عِيدَانَ الْمِنْبَرِ مِنَ الْعَابَةِ قَالَ فَمَا أَدْرِي عَمَلَهَا أَبِي أَوْ اسْتَعْمَلَهَا | اخرجہ الطبرانی (۵۷۳۲)۔ قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف |

(۲۳۲۴۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کی تعداد اب زیادہ ہو گئی ہے اگر کوئی چیز ہوتی تو میں اس پر بیٹھ جایا کرتا، حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے بیٹے عباس کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب گئے اور ”عابہ“ نامی جگہ سے منبر کے لئے لکڑیاں کاٹیں، اب مجھے یاد نہیں کہ اسے والد صاحب نے خود بنایا تھا یا کسی سے مزدوری پر بنوایا تھا۔

(۲۳۲۴۳) حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدِيهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَيَّ مِنْبَرٍ وَلَا غَيْرِهِ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَّا يَضَعُ يَدِيهِ حَذْوَ مَنْكِبِيهِ وَيُشِيرُ بِأَصْبُعِهِ إِشَارَةً | صححه ابن حزيمة (۱۴۵۰) ، وابن حبان (۸۸۳) ، والحاكم (۵۳۵/۱) |

(۲۳۲۴۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر یا کسی اور جگہ ہاتھ پھیلا کر دعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، نبی ﷺ جب بھی دعا فرماتے تو اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے سامنے برابر رکھتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔

(۲۳۲۴۴) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ جَاءَهُ عُوَيْمِرُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلُّهُ فَيَقْتُلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلُّ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِرَاقَهُ إِيَّاهَا سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنِينَ | قال الألبانی صحيح (النسائي: ۱۷۰/۶) |

(۲۳۲۴۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ

نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھئے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

(۲۳۲۴۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعٌ سَوِطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸].

(۲۳۲۴۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۴۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۱۵۶۴۸].

(۲۳۲۴۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۲۴۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰].

(۲۳۲۴۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۴۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي يَحْيَى عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي مِنْ بُضَاعَةٍ

(۲۳۲۴۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کو پیر بضاعہ کا پانی پلایا ہے۔

(۲۳۲۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَنِ الْفُضَيْلِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ فَأَخَذَ الْكِرْزِينَ فَحَفَرَ بِهِ

فَصَادَفَ حَجْرًا فَضَحِكَ قِيلَ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَحِكْتُ مِنْ نَاسٍ يُؤْتَى بِهِمْ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فِي النَّكُولِ يُسَاقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ [الخرجه الطبرانی (۵۷۳۳)، إسناده ضعيف].

(۲۳۲۴۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خندق کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، نبی ﷺ نے ایک بڑی کدال پکڑی اور خندق کھودنے لگے، اچانک ایک پتھر سامنے آیا تو نبی ﷺ ہنسنے لگے، کسی نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا میں ان لوگوں پر

بس رہا ہوں جنہیں مشرق کی جانب سے بیڑیوں میں جکڑ کر لایا گیا اور جنت کی طرف ہانک دیا گیا۔

(۲۳۲۵۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِيهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى [راجع: ۲۳۱۸۲]۔

(۲۳۲۵۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۲۵۱) حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْقَاصِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ

سَعْدِ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتٍ

فَقَالَ إِنَّ بَنِي عَمْرٍو بَنِي عَوْفٍ قَدْ اقْتَتَلُوا وَتَرَامُوا بِالْحِجَارَةِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أَتُصَلِّي فَأَقِيمَ

الصَّلَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَاهُ جَاءَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ ذَهَبَ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ حَتَّى بَلَغَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ وَقَفَ

وَجَعَلَ النَّاسُ يُصَفِّقُونَ لِيُؤْذِنُوا أَبَا بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي

الصَّارَةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ التَّفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ مَعَ النَّاسِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اثْبُتْ فَرَفَعَ يَدَيْهِ كَأَنَّهُ يَدْعُو ثُمَّ اسْتَأْخَرَ الْقَهْقَرَى حَتَّى جَاءَ الصَّفَّ

فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُكُمْ وَنَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَجَعَلْتُمْ تُصَفِّقُونَ إِذَا نَابَ أَحَدَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ

فَلْيَسْبِحِ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ لِمَ رَفَعْتَ يَدَيْكَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ حِينَ

أَسْرَتُ إِلَيْكَ قَالَ رَفَعْتُ يَدَيَّ لِأَنِّي حَمِدْتُ اللَّهَ عَلَى مَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۷]۔

(۲۳۲۵۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے

لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز

کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں

گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق

اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے

نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے، پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجائیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں، نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۲۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي صَلَاتِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدَّيْهِ

(۲۳۲۵۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے اپنا چہرہ اس قدر پھیرتے کہ رخسار مبارک کی سفید نظر آتی تھی۔

(۲۳۲۵۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحِ الصَّدْفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيكُمْ كِتَابُ اللَّهِ يَتَعَلَّمُهُ الْأَسْوَدُ وَالْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ تَعَلَّمُوهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُهُ نَاسٌ وَلَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ وَيَقُومُونَ كَمَا يَقُومُ السَّهْمُ فَيَتَعَجَّلُونَ أَجْرَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَ

(۲۳۲۵۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں اللہ کی کتاب موجود ہے جو سیاہ، سرخ اور سفید سب ہی سیکھیں گے، تم وہ زمانہ آنے سے پہلے اسے سیکھ لو جبکہ کچھ لوگ اسے سیکھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور اسے تیر کی طرح سیدھا کریں گے اور اس کا ثواب آخرت پر رکھنے کی بجائے دنیا میں ہی طلب کریں گے۔

(۲۳۲۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّومُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ [راجع: ۲۳۲۲۴]

(۲۳۲۵۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

(۲۳۲۵۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ قَرِئَ عَلَى مَالِكِ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ شِمَالِهِ الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ فِي أَنْ أُعْطِيَهُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ لِأُوْتِرَ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا [راجع: ۲۳۲۱۲]

(۲۳۲۵۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ کوئی مشروب لایا گیا، نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا، آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ افراد نبی ﷺ نے اس لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ اپنا پس خوردہ انہیں دے دوں؟ اس لڑکے نے ”نہیں“ کہا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میں آپ کے حصے پر کسی کو

ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ نبی ﷺ نے وہ برتن اس کے ہاتھ پر ٹپک دیا۔

(۲۳۲۵۶) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعٌ سَوِطٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸]۔

(۲۳۲۵۶) حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ عَنْ أَبِيهِ قَالَا مَرَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابٌ لَهُ فَخَرَجْنَا حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى إِذَا انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ جَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوا وَدَخَلَ هُوَ وَأَبِي بِالْجَوْنِيَّةِ فَعَزَلْتُ فِي بَيْتٍ فِي النَّخْلِ أُمَيْمَةُ بِنْتُ التُّعْمَانِ بْنِ شَرَّاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي لِي نَفْسِكَ قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلَائِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوْفَةِ قَالَ أَبِي وَقَالَ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي الْجَوْنِ يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ لَقَدْ عُدْتِ بِمَعَاذِ اللَّهِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا فَارِسِيَّتَيْنِ وَالْحِقْهَا بِأَهْلِهَا [راجع: ۱۶۱۵۸]۔

(۲۳۲۵۷) حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ اور اہل بن الزبیر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہمارے پاس سے گزرے، میں بھی ہمراہ ہو گیا، حتیٰ کہ چلتے چلتے ہم ”سوط“ نامی ایک باغ میں پہنچے، وہاں ہم بیٹھ گئے، نبی ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک طرف بٹھا کر ایک گھر میں داخل ہو گئے، جہاں نبی ﷺ کے پاس قبیلہ جوں کی ایک خاتون کو لایا گیا تھا، نبی ﷺ نے اس کے ساتھ امیمہ بنت نعمان رضی اللہ عنہا کے گھر میں خلوت کی، اس خاتون کے ساتھ سواری کا جانور بھی تھا، نبی ﷺ جب اس خاتون کے پاس پہنچے تو اس سے فرمایا کہ اپنی ذات کو میرے لیے ہبہ کر دو، اس پر (العیاذ باللہ) وہ کہنے لگی کہ کیا ایک ملکہ اپنے آپ کو کسی بازاری آدمی کے حوالے کر سکتی ہے؟ میں تم سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں نبی ﷺ نے فرمایا تم نے ایسی ذات سے پناہ چاہی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے، یہ کہہ کر آپ ﷺ ہا ہر آ گئے اور فرمایا اے ابو اسید! اسے دو جوڑے دے کر اس کے اہل خانہ کے پاس چھوڑ آؤ، بعض راویوں نے اس عورت کا نام ”امینہ“ بتایا ہے۔

(۲۳۲۵۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]۔

(۲۳۲۵۸) حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ

افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۵۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمِنْبَرِ مِنْ أَيِّ عُوْدٍ هُوَ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُوْدٍ هُوَ وَأَعْرِفُ مَنْ عَمِلَهُ وَأَيُّ يَوْمٍ صُنِعَ وَأَيُّ يَوْمٍ وُضِعَ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ أُرْسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ لَهَا غُلَامٌ نَجَارٌ فَقَالَ لَهَا مَرِي غُلَامِكَ النَّجَارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهَا إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرْتُهُ فَذَهَبَ إِلَى الْغَابَةِ فَقَطَعَ طَرْفَاءَ فَعَمِلَ الْمِنْبَرَ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَأُرْسِلَتْ بِهِ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ فَجَلَسَ عَلَيْهِ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ فَكَبَّرَ هُوَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَعٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا فَعَلْتُ هَذَا لِتَأْتُمُوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي فَقِيلَ لِسَهْلِ هَلْ كَانَ مِنْ شَأْنِ الْجِدْعِ مَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ قَدْ كَانَ مِنْهُ الَّذِي كَانَ [صححه البخاری (۴۴۸)، ومسلم (۵۴۴)، وابن خزيمة (۱۵۲۱ و ۱۵۲۲ و ۱۷۷۹)، و ابن حبان (۲۱۴۲)]. [راجع: ۲۳۱۸۶].

(۲۳۲۵۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کا منبر کس لکڑی سے بنا ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا بخدا! یہ بات سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے کہ وہ کس لکڑی سے بنا ہوا تھا؟ کس نے اسے بنایا تھا؟ کس دن بنایا گیا تھا؟ کس دن مسجد نبوی میں لاکر رکھا گیا اور جس دن نبی ﷺ پہلی مرتبہ اس پر رونق افروز ہوئے وہ بھی میں نے دیکھا ہے۔

ان تمام باتوں کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک خاتون کے پاس ”جس کا ایک غلام بڑھئی تھا“ پیغام بھیجا کہ اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ میرے لئے کچھ لکڑیاں ٹھونک دے تاکہ میں دوران تقریر ان پر بیٹھ سکوں اس عورت نے اپنے غلام کو اس کا حکم دیا تو وہ ”غابہ“ چلا گیا اور ایک درخت کی لکڑیاں کاٹیں اور تین سیڑھیوں پر مشتمل منبر بنا دیا اس عورت نے وہ منبر نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا نبی ﷺ نے اسے اسی جگہ رکھوا دیا جہاں آج تم اسے دیکھ رہے ہو اور اسی دن پہلی مرتبہ اس پر تشریف فرما ہوئے اور اس پر تکبیر کہی پھر جھک کر الٹے پاؤں نیچے اترے اور سجدہ ریز ہو گئے لوگوں نے بھی نبی ﷺ کے ہمراہ سجدہ کیا حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو گئے اور فرمایا لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تم میری اقتداء کر سکو اور میرا طریقہ نماز سیکھ لو کسی نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس ”تے“ کے متعلق لوگوں میں جو بات مشہور ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا جو واقعہ رونما ہوا تھا وہ تو پیش آیا تھا۔

(۲۳۲۶۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبَّاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرُّوحَةُ بِرُوحِهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْعُدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوِّطٍ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ

خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا [راجع: ۱۵۶۴۸].

(۲۳۲۶۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک دن کی پہرہ داری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۶۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا أَبْصَرْتُ أَنْ لَا يَرِدَ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ أَحَدْتُ بِهِ فَقَالَ وَأَشْهَدُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَزِيدُ فِيهِ فَيَقُولُ وَأَقُولُ إِنَّهُمْ أُمَّتِي أَوْ مَنِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ أَوْ مَا بَدَلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي [راجع: ۱۰۲۳۲۱۰]

(۲۳۲۶۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس کا پانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، لیکن پھر ان کے اور میرے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔

ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت نعمان بن ابی عیاش نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو کہنے لگے کیا تم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے انہیں یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے بھی سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے یہ میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال سرانجام دیئے تھے؟ میں کہوں گا کہ دور ہو جائیں وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد میرے دین کو بدل دیا۔

(۲۳۲۶۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بَصْرِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعِ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۳۲۲۹].

(۲۳۲۶۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہوگا۔

(۲۳۲۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ عَبَادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاها فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَرْأَةِ فَدَعَاها فَسَأَلَهَا عَمَّا قَالَ فَأَنْكَرَتْ فَحَدَّهْهُ وَتَرَكَهَا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود):

(۴۴۳۷، ۴۴۶۶). قال شعيب حسن و هذا إسناد ضعيف].

(۲۳۲۶۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اس نے

ایک عورت سے بدکاری کی ہے جس کا نام بھی اس نے بتایا، نبی ﷺ نے اس عورت کو بلا بھیجا اور اس سے اس شخص کی بات کے متعلق پوچھا تو اس نے انکار کر دیا، نبی ﷺ نے اس آدمی پر حد جاری فرمادی اور عورت کو چھوڑ دیا۔

(٢٣٢٦٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاوُنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاوُونَ الْكُوكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاوُونَ الْكُوكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغَرْبِيِّ [صححه البخاری (٦٥٥٥) ومسلم (٢٨٣٠) وابن حبان (٧٣٩٢ و٢٠٩)]

(٢٣٢٦٣) حضرت اہل جنات سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اہل جنت بالا خانوں کو جنت میں اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان پر ستارے دیکھتے ہو، راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، جیسے تم مشرقی یا مغربی افق میں ایک چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو۔

(٢٣٢٦٥) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ يَأْكُمُ الْمُؤْمِنُ لِأَهْلِ الْإِيمَانِ كَمَا يَأْكُمُ الْجَسَدُ لِمَا فِي الرَّأْسِ [اخرجه الطبرانی (٥٧٤٣)].
قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(٢٣٢٦٥) حضرت اہل جنات سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مومن کا اہل ایمان میں وہی درجہ ہوتا ہے جو سر کا جسم میں ہوتا ہے اور ایک مومن تمام اہل ایمان کے لئے اسی طرح تڑپتا ہے جیسے جسم سر کی تکلیف کے لئے تڑپتا ہے۔

(٢٣٢٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرَكِبَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِثْلًا بِمِثْلِ [اخرجه الطبرانی (٦٠١٧)].
قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(٢٣٢٦٦) حضرت اہل جنات سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم لوگ پہلے لوگوں کے طریقوں پر پورا پورا چل کر رہو گے۔

(٢٣٢٦٧) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا جَمِيلُ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا يُدْرِكُنِي زَمَانٌ أَوْ لَا تُدْرِكُوا زَمَانًا لَا يُتَّبَعُ فِيهِ الْعَلِيمُ وَلَا يُسْتَحَى فِيهِ مِنَ الْحَلِيمِ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الْأَعَاجِمِ وَالسِّنْتُهُمُ السِّنَةُ الْعَرَبِ

(٢٣٢٦٧) حضرت اہل جنات سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میں ایسا دور کبھی نہ پاؤں اور تم بھی نہ پاؤ، جس میں اہل علم کی پیروی نہ کی جائے، بردبار لوگوں سے شرم نہ کی جائے، جن کے دل عجمیوں کی طرح اور زبانیں

اہل عرب کی طرح ہوں۔

(۲۳۲۶۸) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَسْبُوا تَبَعًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ أَسْلَمَ [اخرجه الطبرانی (۶۰۱۳)]. قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۲۶۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تبع کو برا بھلا مت کہا کرو کیونکہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔

حَدِيثُ أَبِي زَيْدٍ عَمْرٍو بْنِ أَخْطَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو زيد عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۲۶۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي أَبُو نَهَيْكٍ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ عَمْرٍو بْنُ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَأَتَيْتُهُ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَكَانَتْ فِيهِ شَعْرَةٌ فَأَخَذْتُهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ قَالَ فَرَأَيْتَهُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَتَسْعِينَ لَيْسَ فِي لِحْيَتِهِ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ [انظر: ۲۳۲۷۱].

(۲۳۲۶۹) حضرت ابو زيد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پانی طلب کیا، میں ایک پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوا، اس میں ایک بال تھا جسے میں نے نکال لیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اسے جمال عطاء فرما، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو زيد رضی اللہ عنہ کو ۹۴ سال کی عمر میں دیکھا تو ان کی داڑھی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔

(۲۳۲۷۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَقِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَهَيْكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ عَمْرٍو بْنَ أَخْطَبَ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَجُلٍ قَالَ بِإِصْبَعِهِ الثَّلَاثَةَ هَكَذَا فَمَسَحَتْهُ بِيَدِي

(۲۳۲۷۰) حضرت ابو زيد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی ہے اور اسے اپنے ہاتھ سے چھو کر بھی دیکھا ہے۔

(۲۳۲۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ يَعْنِي ابْنَ شَقِيقٍ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَقِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَهَيْكٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَخْطَبَ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فِيهِ مَاءٌ وَفِيهِ شَعْرَةٌ فَرَفَعْتُهَا ثُمَّ نَاوَلْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ جَمِّلْهُ قَالَ فَرَأَيْتَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَتَسْعِينَ سَنَةً وَمَا فِي رَأْسِهِ وَرَلِحْيَتِهِ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ [راجع: ۲۳۲۶۹].

(۲۳۲۷۱) حضرت ابو زيد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پانی طلب کیا، میں ایک پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوا، اس میں ایک بال تھا جسے میں نے نکال لیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اسے جمال عطاء فرما، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت

ابوزید رضی اللہ عنہ کو ۹۴ سال کی عمر میں دیکھا تو ان کی داڑھی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔

(۲۳۲۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ حُوَيْصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ يَقُولُ قَاتَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ جَدُّ عَزْرَةَ هَذَا

(۲۳۲۷۲) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ تیرہ مرتبہ غزوات میں شرکت کی ہے۔

(۲۳۲۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ الْفَسَّاطِيُّ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ غَيْرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدِ بْنِ أَحْطَبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلَتُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا حَسَنَ السَّمْتِ

(۲۳۲۷۳) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تمہیں جمال عطاء کرے، راوی کہتے ہیں کہ

حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ حسین وجمیل اور عمدہ بالوں والے آدمی تھے۔

(۲۳۲۷۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ خَالِدٌ أَحْسِبُهُ عَمْرُو بْنُ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَوَجَدَ قُتَارًا فَقَالَ مَنْ صَنَعَ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ شَكَ إِسْمَاعِيلُ فَخَرَجَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمَ اللَّحْمِ فِيهِ كَرِيهٌ وَإِنِّي عَجَلْتُ نَسِيغَتِي قَالَ فَأَعِدْ قَالَ وَاللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا جَدْعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّأْنِ قَالَ فَادْبَحْهُ وَلَا يُجْزِيءُ جَدْعٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ [راجع: ۲۱۰۱۴] .

(۲۳۲۷۴) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (عید الاضحیٰ کے دن) نبی ﷺ ہمارے گھروں کے درمیان سے گذر رہے تھے

کہ آپ ﷺ کو گوشت بھونے جانے کی خوشبو محسوس ہوئی، نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ کس نے جانور کو ذبح کیا ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نکلا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس دن کھانا ایک مجبوری ہوتا ہے سو میں نے اپنا جانور ذبح کر لیا تاکہ خود بھی کھاؤں اور اپنے ہمسایوں کو بھی کھلاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا قربانی دوبارہ کرو، اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میرے پاس تو بکری کا ایک چھ ماہ کا بچہ ہے یا حمل ہے، اس نے یہ جملہ تین مرتبہ کہا، تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اسی کو ذبح کر لو، لیکن تمہارے بعد یہ کسی کی طرف سے کفایت نہیں کر سکے گا۔

(۲۳۲۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهَرِ دِيَارِنَا فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۲۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۲۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتْ الظُّهْرُ ثُمَّ

نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَحَدَّثَنَا بِمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا | صححه مسلم (۲۸۹۲)، وابن حبان (۶۶۳۸)، والحاكم (۴۸۷/۴)۔

(۲۳۲۷۶) حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہو کر خطبہ شروع فرمایا، حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا، تو نیچے اتر کر ظہر کی نماز پڑھائی اور دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور عصر تک خطبہ ارشاد فرمایا پھر نیچے اتر کر نماز عصر پڑھی اور پھر منبر پر بیٹھ گئے اور غروب شمس تک خطبہ دیا اور اس دوران ماضی کے واقعات اور مستقبل کی تمام پیشین گوئیاں بیان فرمادیں، ہم میں سب سے بڑا عالم وہ تھا جسے وہ خطبہ سب سے زیادہ ہوتا تھا۔

(۲۳۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةَ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَيْدٍ اذْنُ مِنِّي وَامْسَحْ ظَهْرِي وَكَشَفْ ظَهْرَهُ فَمَسَحَتْ ظَهْرَهُ وَجَعَلَتْ الْخَاتَمَ بَيْنَ أَصَابِعِي قَالَ فَغَمَزْتُهَا قَالَ فَقِيلَ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعْرٌ مُجْتَمِعٌ عَلَى كَتِفِهِ [راجع: ۲۱۰۱۲]۔

(۲۳۲۷۷) حضرت ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے قریب آؤ، میں قریب ہوا تو فرمایا اپنے ہاتھ کو ڈال کر میری کمر کو چھو کر دیکھو، چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص میں ہاتھ ڈال کر پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو مہر نبوت میری دو انگلیوں کے درمیان آگئی، جو بالوں کا ایک گچھا تھی۔

(۲۳۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةَ بِنْتُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ وَجْهَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْجَمَالِ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي غَيْرٌ وَاحِدٌ أَنَّهُ بَلَغَ بَضْعًا وَمِائَةَ سَنَةٍ أَسْوَدَ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةَ إِلَّا نَبْدُ شَعْرٍ بَيْضٌ فِي رَأْسِهِ [راجع: ۲۱۰۱۳]۔

(۲۳۲۷۸) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! اسے حسن و جمال عطا فرما اور اس کے حسن کو دوام عطا فرما، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ کی عمر سو سال سے بھی اوپر ہوئی، لیکن ان کے سر اور ڈاڑھی میں چند بال ہی سفید تھے۔

(۲۳۲۷۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرْقَ أَرْبَعَةً

(۲۳۲۷۹) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے چھ کے چھ غلام آزاد کر دیئے، جن کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال بھی نہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر کے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی، پھر جن دو کا نام نکل آیا انہیں آزاد کر دیا اور باقی چار کو غلام ہی رہنے دیا۔

(۲۳۲۸۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ يَعْنِي مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ وَقَالَ فِيهِ فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ

(۲۳۲۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو مالک اشعری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی مرویات

(۲۳۲۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ جَمَعَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلُمُّ أُمَّصِلِي صَلَاةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ قَالَ فَدَعَا بِجَفْنَةٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَأَعِيَهُ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ قَالَ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً [انظر: ۲۳۲۸۴، ۲۳۲۹۴، ۲۳۳۰۵].

(۲۳۲۸۱) حضرت ابو مالک اشعری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ، میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں، حضرت ابو مالک اشعری میں سے تھے انہوں نے پانی کا ایک بڑا پیالہ منگوایا اور پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے، پھر کھلی کی ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ اور تین مرتبہ بازو دھوئے، پھر سر اور کانوں کا مسح کیا اور پاؤں کو دھویا اور نماز ظہر پڑھائی جس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور کل ۲۲ مرتبہ تکبیر کہی۔

(۲۳۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ قَالَ فَنَحْنُ نَسْأَلُهُ أَوْ قَالَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادٌ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغِطُّهُمْ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ لِمَقْعَدِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [انظر: ۲۳۲۸۴، ۲۳۲۹۴، ۲۳۳۰۱، ۲۳۳۰۵].

(۲۳۲۸۲) حضرت ابو مالک اشعری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ اس وقت ہم لوگ نبی ﷺ سے سوال کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء لیکن ان پر قیامت کے دن اللہ سے قریب ترین نشست کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(۲۳۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْظَمُ الْغُلُولِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذِرَاعٌ مِنَ الْأَرْضِ تَجِدُونَ الرَّجُلَيْنِ جَارَيْنِ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي الدَّارِ فَيَقْتَطِعُ أَحَدُهُمَا مِنْ حِطِّ صَاحِبِهِ ذِرَاعًا إِذَا اقْتَطَعَهُ طَوْفَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۷۹۵۲].

(۲۳۲۸۳) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم خیانت زمین کے گز میں خیانت ہے، تم دیکھتے ہو کہ دو آدمی ایک زمین یا ایک گھر میں پڑوسی ہیں لیکن پھر بھی ان میں سے ایک اپنے ساتھ یکے حصے میں سے ایک گز ظلماً لے لیتا ہے، ایسا کرنے والے کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اس حصے کا طوق بنا کر گلے میں پہنایا جائے گا۔

(۲۳۲۸۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ لِقَوْمِهِ أَلَا أُصَلِّي لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ الرَّجَالُ ثُمَّ صَفَّ الْوِلْدَانُ خَلْفَ الرَّجَالِ ثُمَّ صَفَّ النِّسَاءُ خَلْفَ الْوِلْدَانِ [راجع: ۲۳۲۸۲].

(۲۳۲۸۴) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی قوم سے فرمایا کیا میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ چنانچہ انہوں نے پہلے مردوں کی صف بنائی، مردوں کے پیچھے بچوں کی صف بنائی اور بچوں کے پیچھے عورتوں کی صف بنائی۔

(۲۳۲۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ كَانَ مِنَّا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ رَجُلٌ قَدْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ مَعَهُ الْمَشَاهِدَ الْحَسَنَةَ الْجَمِيلَةَ قَالَ عَوْفٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ يُقَالُ لَهُ مَالِكٌ أَوْ أَبُو مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَقْوَامًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۳۲۸۵) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءَ اس وقت ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء لیکن ان پر قیامت کے دن اللہ سے قریب ترین نشست کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(۲۳۲۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ اجْتَمِعُوا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَدَعَا بِجَفْنَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأَ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَظَهَرَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ صَلَّى

بِهِمْ فَكَبَّرَ بِهِمْ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً يَكْبُرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَسْمَعَ مَنْ يَلِيهِ [راجع: ۲۳۲۸۱].

(۲۳۲۸۶) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں، حضرت ابو مالک اشعری میں سے تھے انہوں نے پانی کا ایک بڑا پیالہ منگوایا اور پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے، پھر کھلی کی ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ اور تین مرتبہ بازو دھوئے، پھر سر اور کانوں کا مسح کیا اور پاؤں کو دھویا اور نماز ظہر پڑھائی جس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور کل ۲۲ مرتبہ تکبیر کہی۔

(۲۳۲۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ يَا سَامِعَ الْأَشْعَرِيِّينَ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُلُوَةُ الدُّنْيَا مُرَّةٌ الْآخِرَةُ وَرَمَّةٌ الدُّنْيَا حُلُوَةُ الْآخِرَةِ

(۲۳۲۸۷) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کی دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا اے سننے والے اشعریو! تم میں سے جو لوگ حاضر ہیں وہ غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا کی تلخی آخرت کی تلخی ہے اور دنیا کی تلخی آخرت کی مٹھاس ہے۔

(۲۳۲۸۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي حَاتِمُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ فَتَذَاكَرْنَا الطَّلَاءَ فِي خِلَافَةِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اذْكُرُوا الطَّلَاءَ فَتَذَاكَرْنَا الطَّلَاءَ كَذَا قَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ غَنَمٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا وَالَّذِي حَدَّثَنِي أَصْدَقُ مِنِّي وَمِنْكَ وَالَّذِي حَدَّثَنِي بِهِ أَصْدَقُ مِنْهُ وَمِنِّي فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّدَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَقَالَ الضَّحَّاكُ أَفْ لَهٌ مِنْ شَرَابِ آخِرِ الدَّهْرِ

(۲۳۲۸۸) مالک بن ابی مریم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ربیعہ جرشی کے ساتھ بیٹھے ضحاک بن قیس کی نیابت میں انگور کی شراب کا تذکرہ کر رہے تھے اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لے آئے، ہم نے ان سے اپنی گفتگو میں شامل ہونے کو کہا چنانچہ ہم اس پر گفتگو کرتے رہے تو حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر ضرور پیئیں گے۔

جس شخص نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے وہ مجھ سے اور تم سے زیادہ سچے تھے اور جس نے ان سے یہ بات بیان کی تھی وہ ان سے مجھ سے اور تم سے زیادہ سچے تھے اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں نے یہ حدیث حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہما سے سنی ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے سنی ہے اور تین مرتبہ یہ بات دہرائی، حتیٰ کہ ضحاک کہنے لگے آخردور میں میں شراب پرتف ہے۔

(۲۳۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ لِقَوْمِهِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُ مَنْ يَلِيهِ [راجع: ۲۳۲۸۶، ۲۳۲۸۱].

(۲۳۲۸۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ، میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھی اور پیچھے والوں کو اس کی آواز سنائی۔
(۲۳۲۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ قَالَ عَفَّانُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ عَفَّانُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَالَ عَفَّانُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ عَلَيْكَ أَوْ لَكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَايَعُ نَفْسَهُ فَمُوبِقُهَا أَوْ مُعْتَقُهَا [صححه مسلم (۲۲۳) و صححه ابن حبان (۸۴۴)]. قال النووي: هذا الإسناد مما تكلم فيه الدارقطني وغيره.

(۲۳۲۹۰) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صفائی ایمان کا حصہ ہے الحمد للہ کہنا میزان عمل کو بھر دیتا ہے۔ (سُبْحَانَ اللَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ آسمان وزمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے، اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے اور ہر انسان صبح کرتا ہے تو اپنے آپ کو بیچ رہا ہوتا ہے پھر کوئی اسے ہلاک کر دیتا ہے اور کوئی اسے آزاد کر دیتا ہے۔

(۲۳۲۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُوسَى أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَالنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتَّبَقْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطْرَانَ أَوْ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ [صححه مسلم (۹۳۴)، وابن حبان (۳۱۴۳)].

(۲۳۲۹۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی شلواریا خارش والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکتے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي أَرْبَعًا مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَيْسُوا بِتَارِكِيهِنَّ الْفُخْرُ بِالْأَحْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ فَإِنَّ النَّايِحَةَ إِنْ لَمْ تَتُبْ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَإِنَّهَا تَقُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيلٌ مِنْ قِطْرَانٍ ثُمَّ يُعَلَى عَلَيْهَا دِرْعٌ مِنْ لَهَبِ النَّارِ [راجع: ۱۲۳۲۹۱]

(۲۳۲۹۲) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی شلواریا خارش والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکتے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ مُعَانِقٍ أَوْ أَبِي مُعَانِقٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عُرْفَةَ يَرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللَّهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَالْآنَ الْكَلَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلَّى وَالنَّاسُ نِيَامٌ

(۲۳۲۹۳) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک بالاخانہ ایسا بھی ہے جس کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے یہ اللہ نے اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلائے نرمی سے بات کرے تسلسل کے ساتھ روزے رکھے اور اس وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

(۲۳۲۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ جَمَعَ قَوْمَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ اجْتَمِعُوا وَاجْتَمِعُوا نِسَانِكُمْ وَأَبْنَاكُمْ أَعَلَّمَكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَمِعُوا وَاجْتَمِعُوا نِسَانَهُمْ وَأَبْنَاَهُمْ فَتَوَضَّأُوا وَارَاهُمْ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ فَأَحْصَى الْوُضُوءَ إِلَيَّ أَمَا كَيْفِهِ حَتَّى لَمَّا أَنْ فَاءَ الْفَيْءِ وَأَنْكَسَرَ الظِّلُّ قَامَ فَأَذَّنَ فَصَفَّ الرَّجَالَ فِي أَدْنَى الصَّفِّ وَصَفَّ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمْ وَصَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ يُسْرُهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَاسْتَوَى قَائِمًا ثُمَّ كَبَّرَ وَخَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ

فَانْتَهَضَ قَائِمًا فَكَانَ تَكْبِيرُهُ فِي أَوَّلِ رُكْعَةٍ سِتِّ تَكْبِيرَاتٍ وَكَبَّرَ حِينَ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى قَوْمِهِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَحْفَظُوا تَكْبِيرِي وَتَعَلَّمُوا رُكُوعِي وَسُجُودِي فَإِنَّهَا صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي لَنَا كَذَا السَّاعَةَ مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَالْوَيْ بِيَدِهِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ انْعَتَهُمْ لَنَا يَعْنِي صِفَهُمْ لَنَا فَسُرَّ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ تَحَابُّوا فِي اللَّهِ وَتَصَافَوْا يَضَعُ اللَّهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ فَيَجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُ وُجُوهَهُمْ نُورًا وَثِيَابَهُمْ نُورًا يَفْرَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْرَعُونَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود):

[۶۷۷]، [راجع: ۲۳۲۸۲].

(۲۳۲۹۳) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا اے گروہ اشعریین! خود بھی ایک جگہ جمع ہو جاؤ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لو تا کہ میں تمہیں نبی ﷺ جیسی نماز سکھا دوں جو نبی ﷺ نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی تھی چنانچہ وہ سب جمع ہو گئے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لیا پھر انہوں نے لوگوں کو وضو کر کے دکھایا اور ہر عضو پر خوب احتیاط سے وضو کر کے تمام اعضاء کا احاطہ کیا اور جب سایہ لوٹنا شروع ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر اذان دی پھر سب سے پہلے مردوں کی صفیں بنائیں ان کے پیچھے بچوں کی اور ان کے پیچھے عورتوں کی پھر اقامت کہلوائی اور آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

سب سے پہلے دونوں ہاتھ بلند کئے اور تکبیر کہی پھر سری طور پر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھی اور تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہا پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے پھر تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے اس طرح پہلی رکعت میں چھ تکبیریں ہوئیں اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے بھی تکبیر کہی تھی۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میری تکبیرات کو یاد رکھو اور میرا رکوع وجود سیکھ لو کیونکہ یہ نبی ﷺ کی وہی نماز ہے جو اس وقت میں نبی ﷺ ہمیں پڑھاتے تھے ایک دن اسی طرح نبی ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر اپنا رخ زیب لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا لوگو! سنو! سمجھو اور یقین رکھو کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نبی یا شہید تو نہ ہوں گے لیکن ان کے قرب الہی اور نشست کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے اس پر سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے ایک

دیہاتی نے گھٹنوں کے بل جھک کر عرض کیا یا رسول اللہ! ان لوگوں کے اوصاف ہم سے بیان فرما دیجیے نبی ﷺ اس دیہاتی کا یہ سوال سن کر خوش ہوئے اور فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا نسب نامہ لوگوں میں معروف ہوگا اور نہ ہی قبیلہ بلکہ اجنبی قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے اور ان کے درمیان کوئی قریبی رشتہ داری نہ ہوگی وہ اللہ کی وجہ سے کسی سے محبت کرتے اور صف بندی کرتے ہوں گے قیامت کے دن اللہ ان کے لئے نور کے منبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا ان کے چہرے نورانی کر دے گا اور ان کے کپڑے نور کے ہوں گے قیامت کے دن تمام لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن وہ خوفزدہ نہ ہوں گے یہ وہی اولیاء اللہ ہوں گے جن پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۲۳۲۹۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَهُ دَعَا لَهُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى عُبَيْدِ أَبِي مَالِكٍ وَاجْعَلْهُ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِنَ النَّاسِ (۲۳۲۹۵) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی ہے اے اللہ! عبید ابو مالک پر اپنی رحمت نازل فرما اور اسے بہت سے لوگوں کے اوپر فوقیت عطا فرما۔

(۲۳۲۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الطُّهُرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَاعَ نَفْسَهُ فَمَعْتَقُهَا أَوْ مَوْبِقُهَا [راجع: ۲۳۲۹۰]۔

(۲۳۲۹۶) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صفائی ایمان کا حصہ ہے الحمد للہ کہنا میزان عمل کو بھر دیتا ہے۔ (سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ) آسمان وزمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے اور ہر انسان صبح کرتا ہے تو اپنے آپ کو بیچ رہا ہوتا ہے پھر کوئی اسے ہلاک کر دیتا ہے اور کوئی اسے آزاد کر دیتا ہے۔

(۲۳۲۹۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ يَعْنِي الْعَطَّارَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّدَقَةُ نُورٌ [راجع: ۲۳۲۹۱]۔ (۲۳۲۹۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۲۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَمْطُورٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَاهُ أبا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْهِجْرَةِ

وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ وَمَنْ دَعَا دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ جُنَاءُ جَهَنَّمَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَلَكِنْ تَسَمَّوْا بِاسْمِ اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمْ عِبَادَ اللَّهِ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ

(۲۳۲۹۸) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں بات سننے اور اطاعت کرنے، جماعت مسلمین سے وابستہ رہنے، ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا پھر جو شخص جماعت مسلمین سے ایک بالشت کے برابر بھی ٹکلتا ہے تو وہ اپنے سر میں سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی پکار لگائے وہ جہنم کا خس و خاشاک ہے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھتا اور نماز پڑھتا ہو البتہ اے بندگان خدا! تم لوگوں کو ان ناموں سے پکارا کرو جو اللہ نے رکھا ہے یعنی مسلمان اور مومن۔

(۲۳۲۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ وَكَانَ يَسْأَلُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَيَجْعَلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى هِيَ أَطْوَلُهُنَّ لِكَيْ يَتُوبَ النَّاسُ وَيَجْعَلَ الرَّجَالَ قُدَّامَ الْعِلْمَانِ وَالْعِلْمَانَ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَاءَ خَلْفَ الْعِلْمَانِ وَيَكْبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَكُلَّمَا رَفَعَ وَيَكْبِّرُ كُلَّمَا نَهَضَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا كَانَ جَالِسًا

(۲۳۲۹۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاروں رکعتوں میں قراءت اور قیام برابر کرتے تھے، اور پہلی رکعت کو نسبتاً لمبا کر دیتے تھے تاکہ لوگ اس میں شریک ہو جائیں، اور صف بندی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو لڑکوں سے آگے رکھتے، بچوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے رکھتے تھے، اور جب بھی سجدے میں جاتے یا اس سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، اور جب دو رکعتوں کے درمیان کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے تھے۔

(۲۳۳۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّايِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيلٌ مِنْ قِطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ [راجع: ۲۳۲۹۱]

(۲۳۳۰۰) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی شلواریا خارش والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکتے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۳۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنْ أَبِي

مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ قُومُوا صَلُّوا حَتَّىٰ أُصَلِّيَ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَفَعَلَ ذَلِكَ فِي صَلَاتِهِ كُلِّهَا [راجع: ۲۳۲۸۲]

(۲۳۳۰۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھاؤں، چنانچہ لوگوں نے ان کے پیچھے صف بندی کی، انہوں نے تکبیر کہہ کر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر (سجدے میں گئے) اور ساری نماز میں اس طرح کیا۔

(۲۳۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ الْعُلُولِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذِرَاعٌ مِنْ أَرْضٍ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ أَوْ بَيْنَ الشَّرِيكَيْنِ لِلدَّارِ فَيَقْتَسِمَانِ فَيَسْرِقُ أَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ذِرَاعًا مِنْ أَرْضٍ فَيُطَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ [راجع: ۱۷۳۸۷]

(۲۳۳۰۲) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم خیانت زمین کے گز میں خیانت ہے، تم دیکھتے ہو کہ دو آدمی ایک زمین یا ایک گھر میں پڑوسی ہیں لیکن پھر بھی ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے حصے میں سے ایک گز ظلماً لے لیتا ہے، ایسا کرنے والے کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اس حصے کا طوق بنا کر گلے میں پہنایا جائے گا۔

(۲۳۳۰۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدٌ عَنْ شَرِيكِ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ وَقَالَ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ (۲۳۳۰۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۰۴) حَدَّثَنَا أَسْوَدٌ عَنْ شَرِيكِ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا الْأَشْجَعِيُّ أَوْ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ (۲۳۳۰۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۰۵) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخَطِّ يَدِهِ حَدَّثْتُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ الْوَاقِفِيِّ يَعْْنِي الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي وَاقِفٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكِ الْأَشْعَرِيُّ إِلَّا أَحَدْتُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۳۲۸۲]

(۲۳۳۰۵) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھاؤں، اور انہوں نے دائیں بائیں سلام پھیرا اور فرمایا کہ یہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۳۰۶) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ الْأَشْجَعِيُّ (۳۴۵/۵)

(٢٣٣٠٦) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُهَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن مالک ابن بھینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(٢٣٣٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ بُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الشُّنْتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ نَسِيَ الْجُلُوسَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَى أَنْ يُسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ خَتَمَ بِالتَّسْلِيمِ [صححه البخاری (٨٢٩)، ومسلم (٥٧٠)، وابن خزيمة (١٠٢٩) او (١٠٣١)، والحاكم (٣٢٢/١)]. [انظر: ٢٣٣٠٨، ٢٣٣١٧، ٢٣٣١٨، ٢٣٣٢٠، ٢٣٣٢١، ٢٣٣٢٢].

(٢٣٣٠٤) حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(٢٣٣٠٨) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُهَيْنَةَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً نَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ لَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ [راجع: ٢٣٣٠٧] (٢٣٣٠٨) حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(٢٣٣٠٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُهَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكَعَتِي الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ لَاتَ النَّاسُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ أَرْبَعًا [صححه البخاری (٦٦٣)، ومسلم (٧١١)]. [انظر: ٢٣٣١٤، ٢٣٣١٦].

(٢٣٣٠٩) حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

(٢٣٣١٠) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَحْيَى ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُهَيْنَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِيَ إِنْفًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَهُ حِينَ قَالَ ذَلِكَ

(٢٣٣١٠) حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا ابھی نماز میں تم میں سے کسی

نے میرے ساتھ قراءت کی تھی؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا جب ہی تو میں کہوں کہ مجھ سے جھگڑا کیوں ہو رہا ہے؟ جب نبی ﷺ نے یہ فرمایا تو لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز میں قراءت کرنے سے باز آ گئے۔

(۲۳۳۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ هُرْمَزٍ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَجْنَحُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يُرَى وَضَحُ إِبْطِيهِ [صححه البخاری (۳۹۰)، ومسلم (۴۹۵)، وابن خزيمة (۶۴۸)]. [انظر: ۲۳۳۱۳].

(۲۳۳۱۱) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آ یا کرتی تھی۔

(۲۳۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِي جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ [صححه البخاری (۱۸۳۶)، ومسلم (۱۲۰۳)، وابن حبان (۳۹۵۳)].

(۲۳۳۱۲) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ حالت احرام میں مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں ایک اونٹ کی ہڈی سے اپنے سر کے درمیان میں سینگی لگوائی تھی۔

(۲۳۳۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بِيَاضِ إِبْطِيهِ [راجع: ۲۳۳۱۱] (۲۳۳۱۳) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آ یا کرتی تھی۔

(۲۳۳۱۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَقَدْ أُقِيمَ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ شَيْئًا لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحْطَنَّا بِهِ نَقُولُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي يُوْشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا [راجع: ۲۳۳۰۹].

(۲۳۳۱۴) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

(۲۳۳۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّيُ يُطَوِّلُ صَلَاتَهُ أَوْ نَحْوَ هَذَا بَيْنَ يَدَيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا هَذِهِ مِثْلَ صَلَاةِ الظُّهْرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

اجْعَلُوا بَيْنَهُمَا فَصْلًا

(۲۳۳۱۵) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اس نماز کو ظہر کی نماز جیسا نہ بناؤ کہ پہلے اور بعد کی رکعتوں کو ملا دو بلکہ ان دونوں کے درمیان فصل کیا کرو۔

(۲۳۳۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ وَغَيْرِهِ قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِ النَّاسُ فَقَالَ الصُّبْحُ أَرْبَعًا [راجع: ۲۳۳۰۹].

(۲۳۳۱۷) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

(۲۳۳۱۷) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷].

(۲۳۳۱۷) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَهُمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَقْعُدْ فِيهِمَا فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا صَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ الْأَخْرَيَيْنِ انْتَبَهَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷].

(۲۳۳۱۸) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَيْضًا عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ الْأَزْدِيُّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا آتَمَ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ يَكْبُرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ

(۲۳۳۱۹) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجَ مَوْلَى رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ بَحِينَةَ الْأَزْدِيَّ أَرَدَ شَنُونَةَ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ بَعْدَ الرَّكَعَتَيْنِ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷].

(۲۳۳۲۰) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ بَحِينَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوْ العَصْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا فرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷].

(۲۳۳۲۱) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۲) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدُهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بَحِينَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَابْنُ الْقَشْبِ يُصَلِّي فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَهُ وَقَالَ يَا ابْنَ الْقَشْبِ تَصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا أَوْ مَرَّتَيْنِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَشْكُ [راجع: ۲۳۳۰۷].

(۲۳۳۲۲) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

آخر عشر و اول حادی عشر الانصار

حَدِيثُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۳۲۳) حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُؤَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْنَةُ بْنُ بَدْرِ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَلَاةٍ فَذَكَرُوا الْجُدُودَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْنَةُ بْنُ بَدْرِ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَلَاةٍ فَذَكَرُوا الْجُدُودَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ إِنَّ سَكْتُمْ أَخْبَرْتُكُمْ جَدُّ بَنِي عَامِرٍ جَمَلٌ أَحْمَرٌ أَوْ آدَمٌ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِ الشَّجَرِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي رَوْضَةٍ وَعُظْفَانٌ أَكْمَةٌ خَشَاءٌ تَنْفِي النَّاسَ عَنْهَا قَالَ فَقَالَ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَأَيْنَ جَدُّ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ لَوْ سَكَّتْ (۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں عیینہ بن بدر اقرع بن حابس اور علقمہ بن علاش جمع تھے یہ لوگ دادوں کا تذکرہ کرنے لگے نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم لوگ خاموشی اختیار کرو تو میں تمہیں ان کی حقیقت بتاتا ہوں بنو عامر کا جدا مجد تو اس سرخ یا گندمی اونٹ کی طرح ہے جو کسی باغ میں مختلف درختوں کے پتے کھا رہا ہو بنو عطفان کا جدا مجد اس کھر درے ٹیلے کی طرح ہے جو لوگوں کو اپنے سے دور رکھتا ہے اس پر اقرع بن حابس نے کہا کہ بنو تميم کا جدا مجد کہاں گیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا کاش! تم خاموش رہ سکتے۔

(۲۳۳۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا عَلَى حِرَاءٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَتَحَرَكَ الْجَبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ (۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حراء پہاڑ لرز نے لگا جس پر اس وقت نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا اے حراء! تھم جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہیدوں کے علاوہ کوئی نہیں۔

(۲۳۳۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ يَعْنِي ابْنَ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ [صححه ابن حبان (۱۴۵۴)، والحاكم (۶/۱)، قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۱۰۷۹، الترمذی: ۲۶۲۱، النسائی: ۲۳/۱)، قال شعيب: إسناده قوي]. [انظر: ۲۳۳۹۵].

(۲۳۳۲۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے لہذا جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

(۲۳۳۲۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَبَانَ الْبَجَلِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ الْكُمَاءُ دَوَاءُ الْعَيْنِ وَإِنَّ الْعَجْوَةَ مِنْ فَاكِهَةِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السُّودَاءَ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ يَعْنِي الشُّونِيزَ الَّذِي يَكُونُ فِي الْمِلْحِ دَوَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا الْمَوْتَ [انظر: ۲۳۳۶۰، ۲۳۳۸۷] (۲۳۳۲۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کھنسی آنکھوں کے لئے علاج ہے عجمہ جنت کا میوہ ہے اور یہ کلونجی جو نمک میں ہو موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

(۲۳۳۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِقِ سَيِّدًا فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدَكُمْ فَقَدْ أَسَخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ [صححه

الحاکم (۳۱۱/۴). قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۴۹۷۷). قال شعیب: رجاله ثقات.

(۲۳۳۲۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منافق کو اپنا آقا اور سردار مت کہا کرو کیونکہ اگر وہی تمہارا آقا ہو تو تم اپنے رب کو ناراض کرتے ہو۔

(۲۳۳۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٌّ مِنْهُمْ ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً أَنْتُمْ مِنْهُمْ ثَمَانُونَ صَفًّا [صححه ابن حبان (۷۴۵۹)، والحاکم (۸۱/۱)]. قد حسنه الترمذی.

قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه غ ۴۲۸۹، الترمذی: ۲۵۴۶). [انظر: ۲۳۳۹۰، ۲۳۴۴۹].

(۲۳۳۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں صرف اس امت کی ہوں گی۔

(۲۳۳۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجَلَسَنَا عَلَى الْفُرْشِ ثُمَّ أُتِينَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ أُتِينَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ ثُمَّ نَاولَ أَبِي ثُمَّ قَالَ مَا شَرِبْتُهُ مُنْذُ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَاوِيَةُ كُنْتُ أَجْمَلُ شَبَابِ قُرَيْشٍ وَأَجْوَدُهُ نَفْرًا وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجْدُّ لَهُ لَدَّةً كَمَا كُنْتُ أَجْدُّهُ وَأَنَا شَابٌّ غَيْرُ اللَّبَنِ أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنِ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي

(۲۳۳۲۹) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا پھر پینے کے لئے (نبیذ) لائی گئی جسے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا پھر میرے والد کو اس کا برتن پکڑا دیا تو وہ کہنے لگے کہ جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی ہے میں نے اسے نہیں پیا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قریش کا خوبصورت ترین نوجوان تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسانوں کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔

(۲۳۳۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ اتَاهُ أَيْضًا فَأَعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزَّنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ لَهُمْ مَا تَعْلَمُونَ مِنْ مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيُّ هَلْ تَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا أَوْ تُنْكِرُونَ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهُ مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّلَاثَةَ فَأَعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزَّنَا أَيْضًا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ طَهِّرْنِي فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ أَيْضًا فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا

لَهُ كَمَا قَالُوا لَهُ الْمَرْءَ الْأُولَى مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ أَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزَّنَا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَفَرْنَا لَهُ حُفْرَةً فَجُعِلَ فِيهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهُ وَقَالَ بُرَيْدَةُ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنْ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِي رَحْلِهِ بَعْدَ اعْتِرَافِهِ ثَلَاثَ مِرَاطٍ لَمْ يَطْلُبُهُ وَإِنَّمَا رَجَمَهُ عِنْدَ الرَّابِعَةِ [صححه مسلم (١٦٩٥)، والحاكم (٣٦٢/٤)].

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ماعز بن مالک نامی ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں نبی ﷺ نے فرمایا واپس چلے جاؤ اگلے دن وہ دوبارہ حاضر ہوا اور دوبارہ بدکاری کا اعتراف کیا نبی ﷺ نے اسے دوبارہ واپس بھیج دیا پھر ایک آدمی کو اس کی قوم میں بھیج کر ان سے پوچھا کہ تم لوگ ماعز بن مالک اسلمی کے متعلق کیا جانتے ہو؟ کیا تم اس میں کوئی نامناسب چیز دیکھتے ہو یا اس کی عقل میں کچھ نقص محسوس ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اس میں کوئی نامناسب بات نہیں دیکھتے اور اس کی عقل میں کوئی نقص بھی محسوس نہیں کرتے۔

پھر وہ تیسری مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر بدکاری کا اعتراف کیا اور کہا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے پاک کر دیجئے نبی ﷺ نے دوبارہ اس کی قوم کی طرف ایک آدمی کو وہی سوال دے کر بھیجا تو انہوں نے حسب سابق جواب دہرایا پھر جب اس نے چوتھی مرتبہ اعتراف کیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا اور اس کے لئے ایک گڑھا کھود دیا گیا اور اسے سینے تک اس گڑھے میں اتار دیا گیا پھر لوگوں کو اس پر پتھر مارنے کا حکم دیا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اگر ماعز تین مرتبہ اعتراف کرنے کے بعد بھی اپنے گھر میں بیٹھ جاتے تو نبی ﷺ انہیں تلاش نہ کرواتے نبی ﷺ نے چوتھی مرتبہ اعتراف کے بعد ہی انہیں رجم فرمایا۔

(۲۳۳۳۱) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ حَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَإِذَا رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ بُرَيْدَةُ يَا مُعَاوِيَةَ فَاذْنُ لِي فِي الْكَلَامِ فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ سَيَكَلِّمُ بِمِثْلِ مَا قَالَ الْآخِرُ فَقَالَ بُرَيْدَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَشْفَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ وَمَدْرَةٍ قَالَ أَفْتَرَجُوهَا أَنْتَ يَا مُعَاوِيَةُ وَلَا يَرْجُوهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۲۳۳۳۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہاں ایک آدمی بات کر رہا تھا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاویہ! کیا آپ مجھے بھی بولنے کی اجازت دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ان کا خیال یہ تھا کہ وہ بھی پہلے آدمی کی

طرح کوئی بات کریں گے، لیکن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں اتنے لوگوں کی سفارش کروں گا جتنے زمین پر درخت اور مٹی ہے، اے معاویہ! تم اس شفاعت کی امید رکھ سکتے ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی امید نہیں رکھ سکتے؟

(۲۳۳۳۲) حَدَّثَنَا الْخَزَاعِيُّ وَهُوَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَحْمَرَ اسْمُهُ جَبْرِيلُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تُوْفِي رَجُلٌ مِنْ الْأَزْدِ فَلَمْ يَدْعُ وَارِثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمِسُوا لَهُ وَارِثًا التَّمِسُوا لَهُ ذَا رَحِمٍ قَالَ فَلَمْ يُوْجَدْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْفَعُوهُ إِلَى أَكْبَرِ خَزَاعَةَ

(۲۳۳۳۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ ازد کا ایک آدمی فوت ہو گیا اور پیچھے کوئی وارث چھوڑ کر نہیں گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کوئی وارث تلاش کرو، اس کا کوئی قریبی رشتہ دار تلاش کرو، لیکن تلاش کے باوجود کوئی نہ مل سکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا مال خزاعہ کے سب سے بڑے آدمی کو دے دو۔

(۲۳۳۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ [صححه الحاكم (۳/۱۱۰)]. قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں جہاد کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا، مجھے ان کی طرف سے سختی کا سامنا ہوا، لہذا جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں کوتاہی کی، میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ! کیا مجھے مسلمانوں پر ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا فَإِنْ كَانَ حَسَنًا رُنِيَ الْبَشْرُ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَانَ قَبِيحًا رُنِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ رَجُلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ فَإِنْ كَانَ حَسَنًا لَاسِمَ رُنِيَ الْبَشْرُ فِي وَجْهِهِ وَإِنْ كَانَ قَبِيحًا رُنِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۹۲۰)].

(۲۳۳۳۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون بد نہیں لیتے تھے البتہ جب کسی علاقے میں جانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے اس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک پر بشارت کے اثرات دیکھے جاسکتے

تھے اور اگر اس کا نام اچھا نہ ہوتا تو اس کے اثرات بھی چہرہ مبارک پر نظر آجاتے تھے اسی طرح جب کسی آدمی کو کہیں بھیجتے تھے تو پہلے اس کا نام پوچھتے تھے اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو بشارت کے اثرات روئے مبارک پر دیکھے جاسکتے تھے اور اگر نام برا ہوتا تو اس کے اثرات بھی نظر آجاتے تھے۔

(۲۳۳۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعَثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ جَمِيعًا إِنْ كَادَتْ لَتَسْبِقَنِي

(۲۳۳۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے اور قیامت کو ایک ساتھ بھیجا گیا ہے قریب تھا کہ وہ مجھ سے پہلے آجاتی۔

(۲۳۳۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَنَادَى ثَلَاثَ مِرَارٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَدْرُونَ مَا مَثَلِي وَمَثَلِكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلِكُمْ مَثَلُ قَوْمٍ خَافُوا عَدُوًّا يَا بَنِيهِمْ فَبَعَثُوا رَجُلًا يَتَرَايَا لَهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ أَبْصَرَ الْعَدُوَّ فَأَقْبَلَ لِيُنْذِرَهُمْ وَخَشِيَ أَنْ يُدْرِكَهُ الْعَدُوُّ قَبْلَ أَنْ يُنْذِرَ قَوْمَهُ فَأَهْوَى بِثَوْبِهِ أَيُّهَا النَّاسُ أُتَيْتُمْ أَيُّهَا النَّاسُ أُتَيْتُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ

(۲۳۳۳۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور تین مرتبہ پکار کر فرمایا لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری کیا مثال ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جسے اس کی قوم نے ہراول کے طور پر بھیجا ہو جب اسے اندیشہ ہو کہ دشمن اس سے آگے بڑھ جائے گا تو وہ اپنے کپڑے ہلا کر لوگوں کو خبردار کرے کہ تم پر دشمن آپہنچا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آدمی میں ہوں۔

(۲۳۳۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْعِدِ اتُّهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزَّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَنَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْعِدِ اتُّهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزَّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَلَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِي كَمَا رَدَدْتَ مَا عِزَّ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَحُبْلَى فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ تَحْمِلُهُ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا قَدْ وَلَدْتُ قَالَ فَادْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمْتُهُ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خُبْزٍ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا قَدْ فَطَمْتُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَدَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا حُفْرَةٌ فَجُعِلَتْ فِيهَا إِلَى صَدْرِهَا ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهَا فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَنَضَحَ الدَّمَ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ

إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ لَا تَسُبَّهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ فَأَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَذَفِنَتْ [صححه مسلم (١٦٩٥)، والحاكم (٣٦٣/٤)].

(٢٣٣٣٤) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ”غامد“ سے ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی! مجھ سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں، نبی ﷺ نے اسے واپس بھیج دیا، اگلے دن وہ پھر آگئی اور دوبارہ اعتراف کرتے ہوئے کہنے لگی کہ شاید آپ مجھے بھی ماعز کی طرح واپس بھیجنا چاہتے ہیں، بخدا میں تو ”امید“ سے ہوں، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا واپس چلی جاؤ، یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے، چنانچہ جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہو چکا تو وہ بچے کو اٹھائے ہوئے پھر آگئی، اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی! یہ بچہ پیدا ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اسے دودھ پلاؤ، چنانچہ جب اس نے اس کا دودھ چھڑا دیا تو وہ بچے کو لے کر آئی، اس وقت بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اور کہنے لگی اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ بھی چھڑا دیا ہے، نبی ﷺ نے وہ بچہ ایک مسلمان کے حوالے کر دیا، اور اس عورت کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دے دیا، پھر اسے سینے تک اس میں اتارا گیا، اور نبی ﷺ نے لوگوں کو اس پر پتھر مارنے کا حکم دیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا، اس سے خون نکل کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے رخسار پر گرا، انہوں نے اسے سخت ست کہا، نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا رکو خالد! اسے برا بھلا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ٹیکس و صلی میں ظلم کرنے والا کر لے تو اس کی بھی بخشش ہو جائے، پھر نبی ﷺ کے حکم پر اسے نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا گیا۔

(٢٣٣٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ قَالَ ثُمَّ مَكَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يُظَلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَّائَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي يَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ يَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي يَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ يَقُولُ أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتِكَ فِي الْهَوَاجِرِ وَأَسْهَرْتَ لَيْلَكَ وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهِ وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ تِجَارَةٍ فَيُعْطَى الْمَلِكُ بِمِيزَانِهِ وَالْخُلْدُ بِشِمَالِهِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يَقُومُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ بِمِ كَسِينَا هَذِهِ فَيَقَالُ بِأَخِيهِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنُ ثُمَّ يَقَالُ لَهُ أَقْرَأْ وَأَصْعَدْ فِي دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَعَرَفَهَا فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذَا كَانَ أَوْ تَرْتِيلًا

[صححه الحاكم (٥٦٠/١) قال البوصيري: هذا إسناد رجاله ثقات. قال الألباني: ضعيف يحتمل التحسين (ابن

ماجة: ٣٧٨١) قال شعيب: إسناده حسن في المتابعات والشواهد] [انظر: ٢٣٣٦٣، ٢٣٣٦٤، ٢٣٣٦٥، ٢٣٣٦٦، ٢٣٣٦٧، ٢٣٣٦٨، ٢٣٣٦٩]

(۲۳۳۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سورہ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دونوں کی صورت میں سایہ کریں گی اور قیامت کے دن جب انسان کی قبر شق ہوگی تو قرآن اپنے پڑھنے والے سے ”جو لاغرا آدمی کی طرح ہوگا“ ملے گا اور اس سے پوچھے گا کہ کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا، قرآن کہے گا کہ میں تمہارا وہی ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرم دوپہروں میں پیاسا رکھا اور راتوں کو جگایا، ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے، آج تم بھی اپنی تجارت کے پیچھے ہو گے، چنانچہ اس کے دائیں ہاتھ میں حکومت اور بائیں ہاتھ میں دوام دے دیا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، اور اس کے والدین کو ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی ادا نہ کر سکیں گے، اس کے والدین پوچھیں گے کہ ہمیں یہ لباس کس بنا پر پہنایا جا رہا ہے؟ تو جواب دیا جائے گا کہ تمہارے بچے کے قرآن حاصل کرنے کی برکت سے پھر اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھنا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر چڑھنا شروع کر دو چنانچہ جب تک وہ پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا خواہ تیزی کے ساتھ پڑھے یا ٹھہر ٹھہر کر۔

(۲۳۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يَسُوقُهَا قَوْمٌ عِرَاضُ الْأَوْجِهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْحَجَفُ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى يُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ أَمَّا السَّابِقَةُ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَيَنْجُو بَعْضٌ وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ فَيُضْطَلُونَ كُلُّهُمْ مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ التُّرُكُ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُرْبِطَنَّ خِيُولَهُمْ إِلَى سَوَارِي مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَانَ بُرَيْدَةُ لَا يَفَارِقُهُ بَعِيرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ وَمَتَاعُ السَّفَرِ وَالْأَسْقِيَّةُ بَعْدَ ذَلِكَ لِلْهَرَبِ مِمَّا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَلَاءِ مِنْ أُمَّرَاءِ التُّرُكِ [صححه الحاكم (۴/ ۴۷۴)]. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۵/ ۴۳).

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کو چوڑے چہروں اور چھوٹی آنکھوں والی ایک قوم ہانک دے گی جس کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے (تین مرتبہ فرمایا) حتیٰ کہ وہ انہیں جزیرہ عرب میں پہنچادیں گے۔

سابقہ اولیٰ کے وقت تو جو لوگ بھاگ جائیں گے وہ بچ جائیں گے، سابقہ ثانیہ کے وقت کچھ لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ بچ جائیں گے اور سابقہ ثالثہ کے وقت بچ جانے والے تمام افراد کھیت ہو رہیں گے، لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! وہ

کون لوگ ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ترکی کے لوگ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ اپنے گھوڑوں کو مسلمانوں کی مسجدوں کے ستونوں سے ضرور باندھیں گے ترکوں کے اس آزمائشی فتنے کے متعلق نبی ﷺ سے یہ حدیث سننے کے بعد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنے ساتھ دو تین اونٹ، سامانِ سفر اور مشکیزے تیار رکھتے تھے تاکہ فوری طور پر وہاں سے روانہ ہو سکیں۔

(۲۳۳۴۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ بَرِيْدَةُ عِشَاءً فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَوْتُ رَجُلٍ يَقْرَأُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَاهُ مُرَانِيًا فَأَسْكَتَ بَرِيْدَةُ فَإِذَا رَجُلٌ يَدْعُو فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَابِلَةِ خَرَجَ بَرِيْدَةُ عِشَاءً فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَوْتُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقُولُهُ مُرَاءٍ فَقَالَ بَرِيْدَةُ أَتَقُولُهُ مُرَاءٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ لَا بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ فَإِذَا الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ بِصَوْتٍ لَهُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيَّ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أُعْطِيَ مِرْمَارًا مِنْ مَرَامِيرِ دَاوُدَ فَقُلْتُ آلا أُخْبِرُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبِرُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ لِي صَدِيقٌ أَخْبَرْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ [صححه ابن حبان (۸۹۲)، والحاكم (۵۰۴/۱)]. قال الترمذی:

حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (أبوداود: ۱۴۹۳ و ۱۴۹۴، ابن ماجه: ۳۸۵۷، الترمذی: ۳۴۷۵). [انظر:

۲۳۳۵۳، ۲۳۳۵۷، ۲۳۴۲۱، ۲۳۴۲۹].

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رات کو نکلے تو نبی ﷺ سے ملاقات ہو گئی، نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں داخل ہو گئے اچانک ایک آدمی کی تلاوت قرآن کی آواز آئی، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے ریا کار سمجھتے ہو؟ بریدہ رضی اللہ عنہ خاموش رہے وہ آدمی یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اکیلا ہے بے نیاز ہے اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے اللہ کے اس اسمِ اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

اگلی رات حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ پھر عشاء کے بعد نکلے اور پھر نبی ﷺ سے ملاقات ہو گئی اور نبی ﷺ پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر مسجد

میں داخل ہو گئے اور اسی طرح ایک آدمی کے قرآن پڑھنے کی آواز آئی، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم اسے ریاکار سمجھتے ہو؟ بریدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اسے ریاکار سمجھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا نہیں، بلکہ یہ رجوع کرنے والا اور مومن ہے، یہ آواز حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تھی جو مسجد کے ایک کونے میں قرآن پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا اشعری کو حضرت داؤد علیہ السلام کے خوبصورت لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں انہیں یہ بات بتانہ دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، بتا دو چنانچہ میں نے انہیں یہ بات بتادی، وہ کہنے لگے کہ آپ میرے دوست ہیں کہ آپ نے مجھے نبی ﷺ کی ایک حدیث بتائی۔

(٢٣٣٤١) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتًّا عَشْرَةَ غَزْوَةً

(٢٣٣٣١) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے نبی ﷺ کے ہمراہ سولہ غزوات میں شرکت کی ہے۔

(٢٣٣٤٢) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ كَثْمَسِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتًّا عَشْرَةَ غَزْوَةً [صححه البخاری (٤٤٧٣)، ومسلم (١٨١٤)].

(٢٣٣٣٢) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے نبی ﷺ کے ہمراہ سولہ غزوات میں شرکت کی ہے۔

(٢٣٣٤٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّى مَعَنَا هَذَيْنِ فَأَمَرَ بِإِلَّا حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَذَّنَ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيضَاءُ آخَرَهَا فَوْقَ ذَلِكَ الَّذِي كَانَ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ آيِنِ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ قَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ [صححه مسلم (٦١٣) و صححه ابن خزيمة (٣٢٣ و ٣٢٤) و صححه ابن حبان (١٤٩٢)]

(٢٣٣٣٣) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے حوالے سے پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، بلکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جب طلوع فجر ہوگئی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے ظہر کی اقامت اس وقت کہی جب زوال شمس ہو گیا اور کوئی کہتا تھا کہ آدھا دن ہو گیا، کوئی کہتا تھا نہیں ہوا، لیکن وہ زیادہ جانتے تھے، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے عصر کی اقامت اس وقت کہی جب سورج روشن تھا، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے مغرب کی اقامت اس وقت کہی جب سورج غروب ہو

گیا، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے عشاء کی اقامت اس وقت کہی جب شفق غروب ہوگئی، پھر اگلے دن فجر کو اتنا مؤخر کیا کہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ کہنے لگے کہ سورج طلوع ہونے ہی والا ہے، ظہر کو اتنا مؤخر کیا کہ وہ گذشتہ دن کی عصر کے قریب ہو گئی، عصر کو اتنا مؤخر کیا کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگ کہنے لگے کہ سورج سرخ ہو گیا ہے، مغرب کو سقوطِ شفق تک مؤخر کر دیا اور عشاء کو رات کی پہلی تہائی تک مؤخر کر دیا، پھر سائل کو بلا کر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

(٢٣٣٤٤) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمَكِّيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ فَمَاتَتْ وَإِنِّهَا رَجَعَتْ إِلَيَّ فِي الْمِيرَاثِ قَالَ آجْرَكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكَ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحْجَّ فَيُجْزئُهَا أَنْ أَحْجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي كَانَتْ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ فَيُجْزئُهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [صححه مسلم (١١٤٩)، والحاكم (٣٤٧/٤)]. [انظر: ٢٣٤٢٠].

(٢٣٣٣٣) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی اس نے کہا کہ میری والدہ حج کئے بغیر ہی فوت ہو گئی ہیں کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اس نے کہا کہ میری والدہ کے ذمے ایک ماہ کے روزے بھی فرض تھے کیا میرا ان کی طرف سے روزے رکھنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

(٢٣٣٤٥) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مَالِيحٍ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزَاةٍ فِي يَوْمِ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ [صححه البخاری (٥٥٣)، وابن خزيمة (٣٣٦)]. [انظر: ٢٣٤١٤، ٢٣٤٣٣، ٢٣٤٣٦].

(٢٣٣٣٥) ابولیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(٢٣٣٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا ضَرَّارٌ يَعْنِي ابْنَ مَرَّةَ أَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوا بِهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تُمَسَّكُوهَا فَوْقَ ثَلَاثِ ثَلَاثِ فَأَمْسِكُوهَا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا

فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا [صححه مسلم (۹۷۷)]. [انظر: ۲۳۳۹۱، ۲۳۳۹۲، ۲۳۳۹۳، ۲۳۳۹۴، ۲۳۳۹۵].

(۲۳۳۳۶) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۳۴۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵].

(۲۳۳۴۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۴۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرٌ بِالْأَهْوَازِ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ عَلَى بَعْلِ أَوْ بَعْلَةٍ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ ذَهَبَ قَرْنِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَأَلْحِقْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ وَأَنَا قَدْ دَخَلْتُ فِي دَعْوَتِكَ قَالَ وَصَاحِبِي هَذَا إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ نَمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي مِنْهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ وَلَا أَدْرِي أَذْكَرُ الثَّالِثِ أَمْ لَا ثُمَّ تَخَلَّفُ أَقْوَامٌ يَظْهَرُ فِيهِمْ السَّمْنُ يَهْرِيقُونَ الشَّهَادَةَ وَلَا يَسْأَلُونَهَا قَالَ وَإِذَا هُوَ بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ [انظر: ۲۳۳۴۱۲].

(۲۳۳۴۸) عبد اللہ بن مولہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں "اہواز" میں چلا جا رہا تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جو مجھ سے آگے ایک نچر پر سوار چلا جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! اس امت میں سے میرا دور گزر گیا ہے تو مجھے ان ہی میں شامل فرما میں نے کہا کہ مجھے بھی اپنی دعاء میں شامل کر لیجئے انہوں نے کہا میرے اس ساتھی کو بھی اگر یہ چاہتا ہے پھر کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے میرے سب سے بہترین امتی میرے دور کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہوں گے (تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں مجھے یاد نہیں) ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں موٹا پا غالب آ جائے گا وہ مطالبہ کے بغیر گواہی دینے کے لئے تیار ہوں گے وہ صحابی حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۳۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا قَالَ كَيْفَ رَأَيْتُمْ صَحَابَةَ صَاحِبِكُمْ قَالَ فِيمَا شَكَّرْتَهُ أَوْ شَكَّاهُ غَيْرِي قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَكُنْتُ رَجُلًا مَكْبَابًا قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْمَرَّ وَجْهَهُ قَالَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ وَلِيَهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَهُ [صححه ابن حبان (۱۹۳۰)]. قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر: ۲۳۳۴۴۵، ۲۳۳۴۱۶].

(۲۳۳۴۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں جہاد کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا مجھے ان کی

طرف سے سختی کا سامنا ہوا، لہذا جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں کوتاہی کی میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے بریدہ! کیا مجھے مسلمانوں پر ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۳۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا أَرَاهُ سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنْ الصَّدَقَةِ حَتَّى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيِي سَبْعِينَ شَيْطَانًا [صححه ابن خزيمة (۲۴۵۷)، والحاكم (۴۱۷/۱)، قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۳۳۵۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان جو بھی صدقہ نکالتا ہے وہ اسے ستر شیطانوں کے جبروں سے چھڑا دیتا ہے۔

(۲۳۳۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عِيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَرِيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيَّ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا نَمْشِي جَمِيعًا فَإِذَا نَحْنُ بَيْنَ أَيْدِينَا بِرَجُلٍ يُصَلِّي يُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَاهُ يُرَانِي فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَتَرَكَ يَدِي مِنْ يَدِهِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يُصَوِّبُهُمَا وَيَرْفَعُهُمَا وَيَقُولُ عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا فَإِنَّهُ مَنْ يُشَادَّ هَذَا الَّذِي يَغْلِبُهُ [راجع: ۲۰۰۲۴].

(۲۳۳۵۱) حضرت ابو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں ٹھلٹا ہوا نکلا تو دیکھا کہ نبی ﷺ نے ایک جانب چہرے کا رخ کیا ہوا ہے، میں سمجھا کہ شاید آپ قضاء حاجت کے لئے جا رہے ہیں، اس لئے میں ایک طرف کو ہو کر نکلنے لگا، نبی ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور میری طرف اشارہ کیا، میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، اور ہم دونوں ایک طرف چلنے لگے، اچانک ہم ایک آدمی کے قریب پہنچے جو نماز پڑھ رہا تھا اور کثرت سے رکوع و سجود کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے ریاکار سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے میرا ہاتھ چھوڑ کر دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کیا اور کندھوں کے برابر اٹھانے اور نیچے کرنے لگے، اور تین مرتبہ فرمایا اپنے اوپر درمیانہ راستہ لازم کر لو، کیونکہ جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرتا ہے، وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

(۲۳۳۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ [صححه ابن حبان (۳۰۱۱) والحاكم (۳۰۱۱) وقد حسنه

الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۱۴۵۲، الترمذی: ۹۸۲، النسائی: ۶۵/۴) [انظر: ۲۳۴۱۰، ۲۳۴۳۵].

(۲۳۳۵۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی

آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۲۳۳۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِعْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ قَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ [راجع: ۲۳۳۴۰].

(۲۳۳۵۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رات کو نکلے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں داخل ہو گئے اچانک ایک آدمی کی آواز آئی وہ آدمی یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اکیلا ہے بے نیاز ہے اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

(۲۳۳۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتَهُ [صححه مسلم (۲۷۷)، وابن خزيمة (۱۲ و ۱۳ و ۱۴)]. [انظر: ۲۳۳۶۱، ۲۳۴۱۷].

(۲۳۳۵۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۲۳۳۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى حَلْقَةٍ فِيهَا أَبُو مَجَلَزٍ وَابْنُ بُرَيْدَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ أَبْغَضْتُ عَلِيًّا بَغْضًا لَمْ يَبْغِضْهُ أَحَدٌ قَطُّ قَالَ وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَمْ أُحِبَّهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا قَالَ فَبِعَتْ ذَلِكَ الرَّجُلُ عَلَى خَيْلٍ فَصَحِبْتُهُ مَا أَصَحَبَهُ إِلَّا عَلَى بُغْضِهِ عَلِيًّا قَالَ فَأَصَبْنَا سَبِيًّا قَالَ فَكَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْعَثْ إِلَيْنَا مِنْ يُحْمِسُهُ قَالَ فَبِعَتْ إِلَيْنَا عَلِيًّا وَفِي السَّبْيِ وَصِيفَةٌ هِيَ أَفْضَلُ مِنَ السَّبْيِ فَحَمَسَ وَقَسَمَ فَخَرَجَ رَأْسُهُ مُعْطَى فَقُلْنَا يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا هَذَا قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي السَّبْيِ فَإِنِّي قَسَمْتُ وَحَمَسْتُ فَصَارَتْ فِي الْخُمُسِ ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ وَوَقَعَتْ بِهَا قَالَ فَكَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْعَثْنِي فَبَعَثَنِي مُصَدِّقًا قَالَ فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ الْكِتَابَ وَأَقُولُ صَدَقَ قَالَ فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ وَقَالَ أَبْغِضْ عَلِيًّا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَبْغِضْهُ وَإِنْ كُنْتَ تُحِبُّهُ فَارْزُدْ لَهُ حُبًّا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَنَصِيبُ آلِ عَلِيٍّ فِي الْخُمُسِ أَفْضَلُ مِنْ وَصِيفَةٍ قَالَ فَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ

بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ أَبِي بُرَيْدَةَ [صححه البخارى (۴۳۵۰)]. [انظر:

۲۳۴۰۰، ۲۳۴۴۲]

(۲۳۳۵۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتداءً مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی نفرت تھی کہ کسی سے اتنی نفرت کبھی نہیں رہی تھی اور صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کی وجہ سے میں قریش کے ایک آدمی سے محبت رکھتا تھا، ایک مرتبہ اس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کرتا تھا، ہم لوگوں نے کچھ قیدی پکڑے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال غنیمت کا خمس وصول کر لے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیج دیا۔

ان قیدیوں میں ”وصیفہ“ بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس وصول کیا اور اسے تقسیم کر دیا، پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا، ہم نے ان سے پوچھا اے ابوالحسن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تم نے وہ ”وصیفہ“ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی، میں نے خمس وصول کیا تو وہ خمس میں شامل تھی، پھر وہ اہل بیت نبوت میں آگئی اور وہاں سے آل علی میں آگئی اور میں نے اس سے مجامعت کی ہے، اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھ کر اس صورت حال سے آگاہ کیا، میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھیجو، چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لئے بھیج دیا، میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر خط پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ انہوں نے سچ کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط پر سے میرے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، خمس میں آل علی کا حصہ ”وصیفہ“ سے بھی افضل ہے، چنانچہ اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ رہا۔

(۲۳۳۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ شَرِيكَ حَدَّثَنَا أَبُو رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةً أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أُحِبَّهُمْ قَالُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ وَأَبُو ذَرٍّ الْعِفْغَارِيُّ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ [صححه الحاكم (۱۳۰/۳)]. قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۱۴۹، الترمذی: ۳۷۱۸).

[انظر: ۲۳۴۰۲]

(۲۳۳۵۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے ایک تو علی ہیں، دوسرے ابو ذر غفاری، تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے

مقداد بن اسود کندی ہیں۔ رضی اللہ عنہ

(۲۳۳۵۷) حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

قَيْسِ الْأَشْعَرِيِّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ [صححه مسلم (۷۹۳)]. [راجع: ۲۳۳۴۰].

(۲۳۳۵۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عبد اللہ بن قیس اشعری کو آل داؤد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔

(۲۳۳۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ بَرِيْدَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْظَرَ

مُعِيرًا كَانَ لَهُ كُلُّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ حِلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ [قال البوصيري: هذا

إسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۲۴۱۸). قال شعيب صحیح و هذا إسناد ضعيف].

(۲۳۳۵۸) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی تنگدست (مقروض) کو مہلت دیدے تو اسے روزانہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص وقت مقررہ گزرنے کے بعد اسے مہلت دیدے تو اسے روزانہ اتنی ہی مقدار (جو اس نے قرض میں دے رکھی ہے) صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۲۳۳۵۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنِّهَا مَاتَتْ قَالَ آجْرِكِ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكِ

الْمِيرَاثَ [صححه مسلم (۱۱۴۹)، والحاكم (۳۴۷/۴)]. [انظر: ۲۳۴۴۲].

(۲۳۳۵۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی۔

(۲۳۳۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّيْنِ وَأَرْبَعِينَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْمَقَامِ وَهُمْ

خَلْفَهُ جُلُوسٌ يَنْتَظِرُونَ فَلَمَّا صَلَّى أَهْوَى فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُعْبَةِ كَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى

أَصْحَابِهِ فَتَأَرَّوْا وَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَقَالَ رَأَيْتُمُونِي حِينَ فَرَعْتُ مِنْ صَلَاتِي أَهْوَيْتُ فِيمَا

بَيْنِي وَبَيْنَ الْكُعْبَةِ كَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْذَ شَيْئًا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ عُرِضَتْ عَلَيَّ فَلَمْ أَرِ مِثْلَ

مَا فِيهَا وَإِنَّهَا مَرَّتْ بِي خِصْلَةً مِنْ عِنَبٍ فَأَعْجَبْتَنِي فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا لِأَخْذِهَا فَسَبَقْتَنِي وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَعَرَسْتُهَا

بَيْنَ ظَهْرَيْنِكُمْ حَتَّى تَأْكُلُوا مِنْ فَاكِهَةِ الْجَنَّةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْكُمَامَةَ دَوَاءُ الْعَيْنِ وَأَنَّ الْعُجْوَةَ مِنْ فَاكِهَةِ الْجَنَّةِ

وَأَنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السُّودَاءَ الَّتِي تَكُونُ فِي الْمِلْحِ اعْلَمُوا أَنَّهَا دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا الْمَوْتَ [راجع: ۲۳۳۲۶].

(۲۳۳۶۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ۳۲ صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل نبی ﷺ کے ہمراہ تھے نبی ﷺ مقام ابراہیم کے قریب نماز پڑھ رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے بیٹھے انتظار کر رہے تھے نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ خانہ کعبہ کی جانب اس طرح بڑھے جیسے کوئی چیز پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں پھر واپس آئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے نبی ﷺ نے انہیں دست مبارک سے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ لوگ بیٹھ گئے اور نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم نے مجھے نماز سے فارغ ہو کر خانہ کعبہ کی طرف اس طرح بڑھتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں کوئی چیز پکڑنے کی کوشش کر رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا جس کی نعمتوں جیسی کوئی چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی میرے سامنے سے انگوروں کا ایک خوشہ گذرا جو مجھے اچھا لگا میں اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تو وہ مجھ سے آگے نکل گیا اگر میں اسے پکڑ لیتا تو اسے تمہارے سامنے گاڑ دیتا تاکہ تم جنت کے میوے کھاتے اور جان رکھو کہ کھنسی آنکھوں کا علاج ہے اور عجوہ جنت کا میوہ ہے اور یہ کلونجی جو نمک میں ہوتی ہے موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

(۲۳۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ تَوْضًا وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَأَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمَدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ [راجع: ۲۳۳۵۴].

(۲۳۳۶۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۲۳۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [انظر: ۲۳۳۷۹، ۲۳۴۰۹].

(۲۳۳۶۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈالا کرو کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(۲۳۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْبَقْرَةَ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلَةُ تَعَلَّمُوا الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا هُمَا الزُّهْرَاوَانِ يَجِيئَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ غَيَابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا [راجع: ۲۳۳۲۸].

(۲۳۳۶۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سورہ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر

قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی صورت میں سایہ کریں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گے۔

(۲۳۳۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ لِصَاحِبِهِ أَنَا الَّذِي أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَظْمَأْتُ هَوَاجِرَكَ [راجع: ۲۳۳۳۸].

(۲۳۳۶۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب انسان کی قبر شق ہوگی تو قرآن اپنے پڑھنے والے سے ”جو لاغرا آدمی کی طرح ہوگا“ ملے گا اور اس سے کہے گا کہ میں تمہارا وہی ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرم دوپہروں میں پیاسا رکھا اور راتوں کو جگایا۔

(۲۳۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيُخُونُهُ فِيهَا إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ [صححه مسلم (۱۸۹۷)، وابن حبان (۴۶۶۴)]. [انظر: ۲۳۳۹۲].

(۲۳۳۶۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت انتظارِ جہاد میں بیٹھنے والوں پر ان کی ماؤں جیسی ہے اگر ان بیٹھنے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا ذمہ دار بنے اور اس میں خیانت کرے تو اسے قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گالے لے گا اب تمہارا کیا خیال ہے؟

(۲۳۳۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْ صَاهُ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيُّهُنَّ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اذْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ثُمَّ اذْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَعْلِمُهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَالْغَنِيمَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنُ اللَّهُ ثُمَّ قَاتِلُهُمْ [انظر: ۲۳۴۱۸].

(۲۳۳۶۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی دستہ یا لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اس کے اپنے متعلق تقویٰ کی وصیت فرماتے اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تاکید فرماتے پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر راہ خدا میں جہاد کرو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو اور جب دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو سب سے پہلے اسلام کی دعوت ان کے سامنے پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دارالمہاجرین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں تو انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے ان پر اللہ کے احکام تو ویسے ہی جاری ہوں گے جیسے تمام مسلمانوں پر ہوتے ہیں لیکن مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کے بغیر ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھ روک لینا لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہتے ہوئے ان سے قتال کرو۔

(۲۳۳۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعَبَ بِالنَّرْدِ شِيرٍ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمٍ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ وَلَمْ يُسِنْدُهُ وَكِيعٌ مَرَّةً [صححه مسلم (۲۲۶۰)، وابن حبان (۵۸۷۳)]. [انظر: ۲۳۴۱۳، ۲۳۴۴۴].

(۲۳۳۶۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ ثانی کے ساتھ کھیلتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو دیتا ہے۔

(۲۳۳۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ وَمَنْ خَبَبَ عَلَى امْرِيٍّ زَوْجَتَهُ أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا [صححه ابن حبان (۴۳۶۳)، والحاكم (۲۹۸/۴)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۵۳).

(۲۳۳۶۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو امانت پر قسم اٹھالے، اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے یا غلام کو اس کا کیا قہر کے خلاف تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۲۳۳۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ حُجَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقِيْنِ أَسْوَدِيْنِ سَادَجِيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا [قد حسنه الترمذی]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۵۵، ابن ماجه: ۵۴۹ و ۳۶۲۰).

والترمذی: ۲۸۲۰). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۳۶۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی شاہ حبشہ نے سیاہ رنگ کے دو سادہ موزے ہدیہ پیش کئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہن لیا اور وضو کرتے ہوئے ان پر مسح فرمایا۔

(۲۳۳۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْبَبُ الْخَيْلَ فِيهِ الْجَنَّةُ خَيْلٌ قَالَ إِنْ يَدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تَرَكَبَ فَرَسًا مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيرُ بِكَ فِي أَيِّ الْجَنَّةِ شِئْتَ إِلَّا رَكِبْتَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفِي الْجَنَّةِ إِبِلٌ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ يَدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ كَانَ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَدَّتْ عَيْنُكَ [قال الألباني: ضعيف (الترمذی: ۲۵۴۳)].

(۲۳۳۷۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گھوڑوں سے بہت محبت ہے تو کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا اور تمہاری یہ خواہش ہوئی کہ تم سرخ یا قوت کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر جنت میں جہاں چاہو گھومو تو وہ بھی تمہیں سواری کے لئے ملے گا پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ خدا! اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا تو وہاں تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کی خواہش تمہارے دل میں پیدا ہوگی اور تمہاری آنکھوں کو اس سے لذت حاصل ہوگی۔

(۲۳۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَا يَخْرُجُ حَتَّى يَطْعَمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ لَا يَطْعَمُ حَتَّى يَرْجِعَ [صححه ابن خزيمة (۱۴۲۶)].
وابن حبان (۲۸۱۲)، والحاكم (۲۹۴/۱). قال الترمذی: غريب. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۱۷۵۶، الترمذی: ۵۴۲). قال شعيب: إسناد حسن]. [انظر: ۲۳۳۷۲، ۲۳۴۳۰].

(۲۳۳۷۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے پئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۲۳۳۷۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ وَلَا يَأْكُلُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ أَضْحِيَّتِهِ [راجع: ۲۳۳۷۱].

(۲۳۳۷۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے پئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۲۳۳۷۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ قَالَ مُعَاوِيَةُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ فَرَطْنَا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَنَسَأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ [صححه مسلم (۹۷۵) وابن حبان (۳۱۷۳)] [انظر: ۲۳۴۲۷]

(۲۳۳۷۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہا کریں کہ مؤمنین و مسلمین کی جماعت والو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آ کر ملنے والے ہیں، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۲۳۳۷۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(۲۳۳۷۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے؟ (خوش نصیب یا بد نصیب) کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا؟ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس علاقے میں مرے گا؟ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف اور باخبر ہے۔

(۲۳۳۷۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ هُوَ ابْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَحْتَبَسَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا حَبَسَكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ

(۲۳۳۷۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے میں تاخیر کر دی، حاضر ہونے پر نبی ﷺ نے ان سے تاخیر کی وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو۔

(۲۳۳۷۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْأَعْمَى عَنْ بُرَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(۲۳۳۷۶) حضرت بریدہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کیسے کریں، یہ بتائیے کہ آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو، اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر اپنی عنایات، رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما، جیسا کہ آلِ ابراہیم رضی اللہ عنہم پر نازل فرمائیں، بیشک تو قابل

تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

(۲۳۳۷۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّةً سَوْدَاءَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللَّهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ عِنْدَكَ بِالْذُّفِّ قَالَ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتِ فَأَفْعَلِي وَإِنْ كُنْتُ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي فَضَرَبَتْ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ وَدَخَلَ غَيْرُهُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ قَالَ فَجَعَلْتَ دُفَّهَا خَلْفَهَا وَهِيَ مُقْنَعَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرَقُ مِنْكَ يَا عُمَرُ أَنَا جَالِسٌ هَاهُنَا وَدَخَلَ هُوَ لَاءِ فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتَ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ [صححه ابن حبان (۶۸۹۲)]. قال الترمذی: حسن صحیح غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۳۶۹۰). قال شعيب: إسناده قوی. [انظر: ۲۳۳۹۹].

(۲۳۳۷۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام عورت بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں خوشی کے اظہار میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم نے یہ منت مانی تھی تو اپنی منت پوری کر لو اور اگر نہیں مانی تھی تو نہ کرو چنانچہ وہ دف بجانے لگی، اسی دوران حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما آگئے اور وہ دف بجاتی رہی، پھر کچھ اور لوگ آئے لیکن وہ بجاتی رہی، تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے تو اس نے اپنا دف اپنے پیچھے چھپا لیا اور اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے، میں بھی یہاں بیٹھا تھا اور یہ لوگ بھی آئے تھے لیکن جب تم آئے تو اس نے وہ کیا جو اس نے کیا۔

(۲۳۳۷۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّتِي يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ هَذَا الْمَالُ [صححه ابن حبان (۶۹۹)]. والحاكم (۱۶۳/۲). قال الألبانی: صحیح (النسائی: ۶/۶۴). قال شعيب: إسناده قوی. [انظر: ۲۳۴۴۷].

(۲۳۳۷۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل دنیا کا حسبِ نسب ”جس کی طرف وہ مائل ہوتے ہیں“ یہ مال و دولت ہے۔

(۲۳۳۷۹) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [راجع: ۲۳۳۶۲].

(۲۳۳۷۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی! نا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈالا کرو کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(۲۳۳۸۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ

بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِي دَابَّتِكَ مِنِّي إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ [صححه ابن حبان (٤٧٣٥)، والحاكم (٦٤/٢)]. قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ٢٥٧٢، الترمذی: ٢٧٧٣). قال شعيب: صحیح لغيره وهذا إسناد قوی.]

(۲۳۳۸۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ پیدل چلے جا رہے تھے کہ ایک آدمی گدھے پر سوار آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اس پر سوار ہو جائیے اور خود پیچھے ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی سواری کے اگلے حصے پر بیٹھنے کے زیادہ حقدار ہو الا یہ کہ تم مجھے اس کی اجازت دے دو اس نے کہا کہ میں نے آپ کو اجازت دے دی چنانچہ نبی ﷺ سوار ہو گئے۔

(۲۳۳۸۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ حَاصِرْنَا خَيْبَرَ فَأَخَذَ اللّٰوَاءُ أَبُو بَكْرٍ فَأَنْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ فَخَرَجَ فَرَجَعَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي دَافِعُ اللّٰوَاءَ عَدُوًّا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ فَبِتْنَا طَيِّبَةً أَنْفُسَنَا أَنَّ الْفَتْحَ عَدُوًّا فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَدَاةَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَدَعَا بِاللّٰوَاءِ وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِهِمْ فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدٌ فَتَفَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللّٰوَاءَ وَفُتِحَ لَهُ قَالَ بُرَيْدَةُ وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا [أخرجه النسائي في الكبرى (٨٤٠٢)]. قال شعيب: صحیح وهذا إسناد قوی.] [انظر: ٢٣٣٩٧، ٢٣٤١٩].

(۲۳۳۸۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا لیکن وہ مخصوص اور ہم قلعہ فتح کئے بغیر واپس آگئے، اگلے دن پھر جھنڈا پکڑا اور روانہ ہو گئے، لیکن آج بھی وہ قلعہ فتح نہ ہو سکا اور اس دن لوگوں کو خوب مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، نبی ﷺ نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور فتح حاصل کئے بغیر واپس نہ آئے گا۔

چنانچہ ساری رات ہم اس بات پر خوش ہوتے رہے کہ کل یہ قلعہ بھی فتح ہو جائے گا، جب صبح ہوئی تو نماز فجر کے بعد نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوا دیا، لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جنہیں آشوب چشم تھا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور ان کے ہاتھوں وہ قلعہ فتح ہو گیا، حالانکہ اس کی خواہش کرنے والوں میں میں بھی تھا۔

(۲۳۳۸۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِالسُّمُسِ وَضَحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّورِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ٣٠٩، النسائي: ١٧٣/٢)]. قال شعيب: إسناد قوی.]

(٢٣٣٨٢) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورۃ الشمس اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔

(٢٣٣٨٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا

(٢٣٣٨٣) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ہمارے سامنے خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سرخ رنگ کی قمیصیں پہنے ہوئے لڑکھڑاتے چلتے نظر آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور انہیں اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا، پھر فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد آدھا زمانش کا سبب ہیں، میں نے ان دونوں بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اپنی بات درمیان میں چھوڑ کر انہیں اٹھالیا۔

(٢٣٣٨٤) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ فَاتَيْتُ عَلَى قَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ مُرْتَفِعٍ مُشْرِفٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ قُلْتُ فَأَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا غَيْرَتُكَ يَا عُمَرُ لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ لِأَعَارَ عَلَيْكَ قَالَ وَقَالَ لِبِلَالٍ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ مَا أَحْدَثْتُ إِلَّا تَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا [صححه ابن خزيمة (١٢٠٩)، وابن حبان (٧٠٨٦)]. قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ٣٦٨٩). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد قوي | [انظر: ٢٣٤٢٨].

(٢٣٣٨٣) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا بلال! تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے سے تمہاری آہٹ سنی ابھی آج رات ہی میں جنت میں داخل ہوا تو تمہاری آہٹ پھر سنائی دی، پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک بلند وبالاحل کے سامنے پہنچا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عربی آدمی کا ہے، میں نے کہا کہ عربی تو میں بھی ہوں، یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ امت محمدیہ کے ایک مسلمان آدمی کا ہے، میں نے کہا کہ پھر میں تو خود محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم)، یہ محل کس کا ہے؟ انہوں

نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! اگر مجھے تمہاری غیرت کا خیال نہ آتا تو میں اس محل میں ضرور داخل ہوتا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے سامنے غیرت دکھاؤں گا؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب بھی بے وضو ہوا تو وضو کر کے دو رکعتیں ضرور پڑھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی اس کا سبب ہے۔

(۲۳۳۸۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَانِدَةٍ عَلَيْهَا رُطْبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ قَالَ أَرَفَعَهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ مِنَ الْعَدِ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَحْمِلُهُ فَقَالَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ابْسُطُوا فَنظَرَ إِلَى الْخَاتِمِ الَّذِي عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّنَ بِهِ وَكَانَ لِلْيَهُودِ فَأَشْتَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا وَعَلَى أَنْ يَغْرِسَ نَخْلًا فَيَعْمَلُ سَلْمَانُ فِيهَا حَتَّى يَطْعَمَ قَالَ فَغَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ فَحَمَلَتْ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ النَّخْلَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالَ عُمَرُ أَنَا غَرَسْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَتَزَعَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ غَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا

(۲۳۳۸۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تر کھجوروں کی ایک طشتری لے کر حاضر ہوئے اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے صدقہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ، ہم صدقہ نہیں کھاتے، وہ اسے اٹھا کر لے گئے اور اگلے دن اسی طرح کھجوریں لا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھیں (وہی سوال جواب ہوئے اور وہ تیسرے دن پھر حاضر ہوئے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لئے ہدیہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس میں شامل کر لیا۔

پھر انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربوت ”جو پشت مبارک پر تھی“ دیکھی اور ایمان لے آئے، چونکہ وہ ایک یہودی کے غلام تھے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنے دراہم اور اس شرط پر انہیں خرید لیا کہ مسلمان ایک باغ لگا کر اس میں محنت کریں گے یہاں تک کہ اس میں پھل آجائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باغ میں پودے اپنے دست مبارک سے لگائے، سوائے ایک پودے کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا اور اسی سال درخت پر پھل آ گیا سوائے اسی ایک درخت کے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اس کا کیا ماجرا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے میں نے لگایا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اکھیر کر خود لگایا تو وہ بھی ایک ہی سال میں پھل دینے لگا۔

فائدہ: اس کی مکمل تفصیل حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایات میں دیکھئے۔

(۲۳۳۸۶) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ سِتُونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةً قَالُوا فَمَنْ الَّذِي يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا أَوْ الشَّيْءُ تُنَحِّيهِ عَنْ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِيءُ عَنْكَ [صححه ابن خزيمة (۱۲۲۶)، وابن حبان (۲۵۴۰)].

قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۲۴۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد قوي. [انظر: ۲۳۴۲۵].

(۲۳۳۸۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑے ہیں اور اس پر ہر جوڑے کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں اگر تھوک نظر آئے تو اس پر مٹی ڈال دو راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو اگر یہ سب نہ کر سکو تو چاشت کے وقت دو رکعتیں تمہاری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔

(۲۳۳۸۷) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ وَهِيَ الشُّونِيزُ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً [راجع: ۲۳۳۲۶].

(۲۳۳۸۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کلونجی کو اپنے اوپر لازم کر لو، کیونکہ اس میں شفاء ہے۔

(۲۳۳۸۸) حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ (۲۳۳۸۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر حج میں کچھ خرچ کرنا ایسے ہے جیسے میدان میں جہاد میں سات سو گنا خرچ کرنا۔

(۲۳۳۸۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَقِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَى عَنْ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۱۶۴/۷)].

كسابقه. [انظر: ۲۳۴۴۶].

(۲۳۳۸۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات حسین رضی اللہ عنہ کی جانب سے عقیقہ فرمایا تھا۔

(۲۳۳۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّامِتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صِرَارٌ يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ أَبُو سِنَانَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٌّ هَذِهِ الْأُمَّةُ مِنْ ذَلِكَ لَمَانُونَ صَفًّا قَالَ أَبُو عَدُوٍّ الرَّحْمَنُ مَاتَ بِشَرِّ بْنِ الْحَارِثِ وَأَبُو الْأَخْوَصِ وَالْهَيْثَمُ

بُنْ خَارِجَةَ فِي سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ [راجع: ۲۳۳۲۸].

(۲۳۳۹۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں صرف اس امت کی ہوں گی۔

(۲۳۳۹۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ الْيَامِيُّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِنَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَهُ قَرِيبٌ مِنْ أَلْفِ رَاكِبٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَدَاهُ بِالْأَبِ وَالْأُمِّ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْإِسْتِغْفَارِ لِأُمَّيْ فَلَمْ يُأْذَنْ لِي فَدَمَعَتْ عَيْنَايَ رَحْمَةً لَهَا مِنَ النَّارِ وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فزُورُوهَا لِتَذَكَّرُكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَأَمْسِكُوا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي أَيِّ وَعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا [۲۳۳۶].

(۲۳۳۹۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعاء کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے، لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو، البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۳۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَفَضْلِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ قَاعِدٍ يَخْلِفُ مُجَاهِدًا فِي أَهْلِهِ فَيُحِبُّ فِي أَهْلِهِ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا خَانَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ عَمَلِهِ مَا شِئْتَ قَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ [راجع: ۲۳۳۶۵].

(۲۳۳۹۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت انتظارِ جہاد میں بیٹھنے والوں پر ان کی ماؤں جیسی ہے، اگر ان بیٹھنے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا ذمہ دار بنے اور اس میں خیانت کرے تو اسے قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گالے لے گا،

اب تمہارا کیا خیال ہے؟

(۲۳۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فزُورُوهَا فَإِنَّهَا تَذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيدِ الْجَرِّ فَانْتَبِذُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادْخِرُوا [راجع: ۲۳۳۹۶].

(۲۳۳۹۳) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نمید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۳۹۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ أَنَّهُ بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا [صححه الحاكم (۴/۲۹۸)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۵۸، ابن ماجه: ۲۱۰۰، النسائی: ۶/۷) قال شعيب: إسناده قوي]. [انظر: ۲۳۳۹۸].

(۲۳۳۹۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ اسلام سے بری ہے اگر وہ جھوٹی قسم کھا رہا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہو تو پھر وہ اسلام کی طرف کبھی بھی صحیح سالم واپس نہیں آئے گا۔

(۲۳۳۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ تَرْكُ الصَّلَاةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ [راجع: ۲۳۳۲۵].

(۲۳۳۹۵) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے لہذا جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

(۲۳۳۹۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ إِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ فِيهَا اقْتَرَبْتُ السَّاعَةَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَفْرُغَ فَصَلَّى وَذَهَبَ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ قَوْلًا شَدِيدًا فَآتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَعْمَلُ فِي نَخْلِ فَنَحَلْتُ عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَنَحْوَهَا مِنَ السُّورِ

(۲۳۳۹۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز عشاء پڑھائی تو اس میں سورہ قمر پوری تلاوت کی ایک آدمی ان کی نماز ختم ہونے سے پہلے اٹھا اور اپنی نماز تمہا پڑھ کر واپس چلا گیا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے

اس کے متعلق سخت باتیں کہیں وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں باغات میں کام کرتا ہوں اور مجھے پانی ختم ہو جانے کا اندیشہ تھا، نبی ﷺ نے فرمایا (اے معاذ!) سورۃ الشمس اور اس جیسی سورتیں نماز میں پڑھا کرو۔

(۲۳۳۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّأْيَةَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ خَيْبَرَ [راجع: ۲۳۳۸۱].

(۲۳۳۹۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ نے جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔

(۲۳۳۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ أَبُو تَمِيمَةَ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ [راجع: ۲۳۳۹۴].

(۲۳۳۹۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ اسلام سے بری ہے اگر وہ جھوٹی قسم کھا رہا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہو تو پھر وہ اسلام کی طرف کبھی بھی صحیح سالم واپس نہیں آئے گا۔

(۲۳۴۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ تَعَالَى سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ عَلِيَّ رَأْسِكَ بِالذُّفِّ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَأَفْعَلِي وَإِلَّا فَلَا - قَالَتْ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْرَبَتْ بِالذُّفِّ [راجع: ۲۳۳۷۷].

(۲۳۳۹۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں خوشی کے اظہار میں آپ کے پاس دف بجاؤں گی، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم نے یہ منت مانی تھی تو اپنی منت پوری کر لو اور اگر نہیں مانی تھی تو نہ کرو چنانچہ وہ دف بجانے لگی۔

(۲۳۴۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَجْلَحُ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَيْنِ إِلَى الْيَمَنِ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ إِذَا تَقَيْتُمْ فَعَلِيَّ عَلَى النَّاسِ وَإِنْ افْتَرَقْتُمَا فِكُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى جُنْدِهِ قَالَ فَلَقِينَا بَنِي زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَأَقْتَلْنَا فَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَفَقَتْنَا الْمُقَاتِلَةَ وَسَبِينَا الدَّرِيَّةَ فَاصْطَفَى عَلِيُّ امْرَأَةً مِنَ السَّبِيِّ لِنَفْسِهِ قَالَ بُرَيْدَةَ فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعْتُ الْكِتَابَ فَقَرِئَ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مَكَانُ الْعَائِدِ بَعْثِي مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أُطِيعَهُ فَفَعَلْتُ مَا

أُرْسِلْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْعُ فِي عَلِيٍّ فَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي وَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي [راجع: ۲۳۳۵۵].

(۲۳۳۰۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف دو دستے روانہ فرمائے جن میں سے ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کرتے ہوئے فرمایا جب تم لوگ اکٹھے ہو تو علی سب کے امیر ہوں گے اور جب جدا ہو تو ہر ایک اپنے دستے کا امیر ہوگا، چنانچہ ہماری ملاقات اہل یمن میں سے بنو زید سے ہوئی، ہم نے ان سے قتال کیا تو مسلمان مشرکین پر غالب آ گئے، ہم نے لڑنے والوں کو قتل اور بچوں کو قید کر لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیدی عورت اپنے لیے منتخب کر لی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں انہیں اس سے مطلع کیا گیا تھا اور وہ خط مجھے دے کر بھیج دیا، میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور خط پیش کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ خط پڑھ کر سنایا گیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور پر غصے کے آثار دیکھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، آپ نے مجھے ایک آدمی کے ساتھ بھیجا تھا اور مجھے اس کی اطاعت کا حکم دیا تھا، میں نے اس پیغام پر عمل کیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم علی کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہ پڑنا، وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے بعد تمہارا محبوب ہے (یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا)

(۲۳۴۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ نَعْلَبَةَ الطَّائِنِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ حِينَ يُمَسِّي اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتَ أَبُوؤُا بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوؤُا بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ [صححه ابن حبان (۱۰۳۵)، والحاكم (۵۱۴/۱)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۰۷۰، ابن ماجه: ۳۸۷۲)].

(۲۳۳۰۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح شام کے وقت یوں کہہ لیا کرے کہ "اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک ممکن ہو تجھ سے کئے گئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے گناہوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اپنے اوپر تیرے احسانات کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا، اور اس دن یا رات کو مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۳۴۰۲) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ مِنْ أَصْحَابِي أَرَى شَرِيكًا قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ عَلَيٌّ مِنْهُمْ وَأَبُو ذَرٍّ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ الْكِنْدِيُّ [راجع: ۲۳۳۵۶].

(۲۳۳۰۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار لوگوں سے محبت کرنے کا مجھے حکم دیا ہے ان میں سے ایک تو علی ہیں دوسرے ابوذر غفاری تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے مقداد بن اسود کندی ہیں۔ رضی اللہ عنہم

(۲۳۴.۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فزُورُوهَا فَاِنَّ فِي زِيَارَتِهَا عِظَةٌ وَعِبْرَةٌ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا وَاذْخِرُوْا وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْدِ فِي هَذِهِ الْاَسْقِيَةِ فَاشْرَبُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا حَرَامًا [راجع: ۲۳۳۴۶] (۲۳۳۰۳) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۴.۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ اَنْ تُحْبَسَ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ الْاَوْعِيَةِ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ لِیُوْسِعَ ذُو السَّعَةِ عَلٰی مَنْ لَا سَعَةَ لَهُ فَكُلُوْا وَاذْخِرُوْا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ اُذِنَ لَهُ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهِ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَاِنَّ الظُّرُوْفَ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا وَلَا تُحِلُّهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ [صححه مسلم (۹۷۷) وابن حبان (۳۱۶۸)] [انظر: ۲۳۴۰۵، ۲۳۴۲۶، ۲۳۴۴۰، ۲۳۴۴۴] (۲۳۳۰۴) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو کیونکہ مجھے بھی اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت مل گئی ہے، نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال حرام نہیں کرتے، البتہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

(۲۳۴.۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اِذَا كُنَّا بِوَدَّانَ قَالَ مَكَانَكُمْ حَتَّى اَتِيَكُمْ فَاَنْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَنَا وَهُوَ سَقِيمٌ فَقَالَ اِنِّي اَتَيْتُ قَبْرَ اُمِّ مُحَمَّدٍ فَسَأَلْتُ رَبِّي الشَّفَاعَةَ فَمَنْعَنِهَا وَاِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَكُلُوْا وَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الْاَشْرِبِيَةِ فِي هَذِهِ الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فَاِمَّا لَكُمْ [راجع: ۲۳۴۰۴]۔

(۲۳۳۰۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم

لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعاء کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے، لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو، البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۴۰۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَىٰ مِنْ أَهْلِ مَرَوْ حَدَّثَنَا أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ بَعْدِي بُعُوثٌ كَثِيرَةٌ فَكُونُوا فِي بَعْثِ خُرَاسَانَ ثُمَّ انزِلُوا مَدِينَةَ مَرَوْ فَإِنَّهُ بَنَاهَا ذُو الْقَرْنَيْنِ وَدَعَا لَهَا بِالْبَرَكَةِ وَلَا يَبْضُرُ أَهْلَهَا سُوءًا

(۲۳۴۰۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میرے بعد بہت سے لشکر روانہ ہوں گے، تم خراسان کی طرف جانے والے لشکر میں شامل ہو جانا اور ”مرو“ نامی شہر میں پڑاؤ ڈالنا کیونکہ اسے ذوالقرنین نے بنایا تھا اور اس میں برکت کی دعا کی تھی اس لئے وہاں رہنے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

(۲۳۴۰۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَهَا ثَلَاثًا

(۲۳۴۰۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وتر کی نماز برحق ہے اور جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۳۴۰۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ أَعْيَنَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ مِنْ أَرْضِيهِمْ وَرَقِيهِمْ وَمَاشِيَتِهِمْ وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيهِ إِلَّا الصَّدَقَةُ

(۲۳۴۰۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جن زمینوں، جانوروں اور غلاموں کی ملکیت پر وہ اسلام قبول کریں ان پر ان کی ملکیت برقرار رہے گی اور اس میں ان پر زکوٰۃ کے علاوہ کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔

(۲۳۴۰۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبِي رَبِيعَةَ الْبَائِدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُبِغِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَىٰ

وَلَيْسَتْ لَكَ الْأَخِرَةُ [راجع: ٢٣٣٦٢].

(٢٣٣٠٩) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی! نامحرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈالا کرو کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(٢٣٤١٠) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا مِثْنَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ بِخُرَاسَانَ فَعَادَ أَخَاهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَوَجَدَهُ بِالْمَوْتِ وَإِذَا هُوَ يَغْرَقُ جَبِينُهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِغَرَقِ الْجَبِينِ [راجع: ٢٣٣٥٢].

(٢٣٣١٠) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے سینے کی طرح (بڑی آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(٢٣٤١١) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ بِالْمِثْنَةِ بِأَلْحَمَةَ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ الْأَزْدِيُّ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ عُبَيْدِ أَبِي عَصَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيبًا مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَإِذَا فِترٌ فِي شِبْرِ

(٢٣٣١١) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مکہ مکرمہ کے قریب دیہات کے ایک مقام پر لے گئے جو ایک خشک زمین تھی اور اس کے گرد ریت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ الارض کا خروج یہاں سے ہوگا وہ ایک بالشت چوڑی اور ایک انچ لمبی جگہ تھی۔

(٢٣٤١٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ يُعْتُ أَتَا فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتُهُمْ وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً الْقَرْنُ الَّذِينَ يُعْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ [راجع: ٢٣٣٤٨].

(٢٣٣١٢) عبد اللہ بن مولہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے سب سے بہترین امتی میرے دور کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہوں گے (تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں مجھے یاد نہیں) ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں موٹا یا غالب آ جائے گا وہ مطالبہ کے بغیر گواہی دینے کے لئے تیار ہوں گے۔

(٢٣٤١٣) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرٍ فَكَأَنَّمَا يَغِمِسُ يَدَيْهِ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَدَمِهِ [راجع: ٢٣٣٦٧].
 (٢٣٣١٣) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ ثانی کے ساتھ کھیلتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو دیتا ہے۔

(٢٣٤١٤) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا مَلِيحٍ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمِ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ٢٣٣٤٥].

(٢٣٣١٣) ابولیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(٢٣٤١٥) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو فَلَانَةَ كَذَا قَالَ أَبِي لَمْ يُسَمِّهِ عَلَى عَمْدٍ وَحَدَّثَنَا غَيْرُهُ فَسَمَّاهُ يَعْنِي أَبَا حَنِيْفَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْتَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَتَاهُ أَذْهَبُ فَإِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

(٢٣٣١٥) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جاؤ کہ نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

(٢٣٤١٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ وَهُمْ يَتَنَاولُونَ مِنْ عَلِيٍّ فَوَقَّفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي عَلَى عَلِيٍّ شَيْءٌ وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ كَذَلِكَ فَبَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَصَبْنَا سَبِيًّا قَالَ فَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنْ الْخُمْسِ لِنَفْسِهِ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ دُونَكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ بِمَا كَانَ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ عَلِيًّا أَخَذَ جَارِيَةً مِنَ الْخُمْسِ قَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا مَكْبَابًا قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَغَيَّرَ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَّهُ [راجع: ٢٣٣٤٩].

(٢٣٣١٦) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ کسی ایسی مجلس سے گزرے جہاں پر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ باتیں کر رہے ہیں، وہ ان کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ابتداء میں میرے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بوجھ تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بھی یہی صورت حال تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھے ایک دستے کے ساتھ روانہ کر دیا جس کے امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں وہاں قیدی ہاتھ لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں سے ایک باندی اپنے لیے رکھ لی، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہرو، پھر جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں پیش آمدہ واقعہ بیان کرنے لگا، اور کہا کہ علی نے

خمس میں سے باندی لی ہے، میں نے اس وقت سر جھکا رکھا تھا، اچانک سر اٹھا کر دیکھا تو نبی ﷺ کا رخ انور متغیر ہو رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا جس کام میں محبوب ہوں، علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(٢٣٤١٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ إِنِّي عَمَدًا فَعَلْتُ يَا عُمَرُ [راجع: ٢٣٣٥٤].

(٢٣٣١٤) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(٢٣٤١٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتْلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتَهُنَّ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحْوِيلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلِّهِمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنُ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَخْفِرُوا ذِمَّتْكُمْ وَذِمَّتْ أَبَائِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تَخْفِرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ٢٣٣٦٦]. [صححه مسلم (١٧٣١)].

(٢٣٣١٨) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کو کسی دستہ یا لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اس کے اپنے متعلق تقویٰ کی وصیت فرماتے اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تاکید فرماتے پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر راہ خدا میں جہاد کرو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو اور جب دشمن سے

تمہارا آنا سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو سب سے پہلے اسلام کی دعوت ان کے سامنے پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دارالمہاجرین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں تو انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے ان پر اللہ کے احکام تو ویسے ہی جاری ہوں گے جیسے تمام مسلمانوں پر ہوتے ہیں لیکن مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کئے بغیر ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھ روک لینا لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہتے ہوئے ان سے قتال کرو۔

(۲۳۴۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ أَهْلِ خَيْبَرَ أُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللِّوَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَهَضَ مَعَهُ مَنْ نَهَضَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَقُوا أَهْلَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِينَ اللِّوَاءَ عَدَا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوُّ دَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدٌ فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ اللِّوَاءَ وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ وَإِذَا مَرَحَبٌ يَرْتَجِزُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ عَلِمْتُ خَيْرٌ أَنِّي مَرَحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجَرَّبٌ أَطْعَمُنَا أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ قَالَ فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ فَضْرَبَتْهُ عَلَى هَامَتِهِ حَتَّى عَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِأَضْرَاسِهِ وَسَمِعَ أَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ قَالَ وَمَا تَنَامُ آخِرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ حَتَّى فُتِحَ لَهُ وَلَهُمْ [أخرجه النسائي في الكبرى (۸۴۰۳) صحيح، إسناده ضعيف.] [راجع: ۲۳۳۸۱.]

(۲۳۳۱۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا لیکن وہ مخصوص اور اہم قلعہ فتح کئے بغیر واپس آگئے اگلے دن پھر جھنڈا پکڑا اور روانہ ہو گئے لیکن آج بھی وہ قلعہ فتح نہ ہو سکا اور اس دن لوگوں کو خوب مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا نبی ﷺ نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور فتح حاصل کئے بغیر واپس نہ آئے گا۔

چنانچہ ساری رات ہم اس بات پر خوش ہوتے رہے کہ کل یہ قلعہ بھی فتح ہو جائے گا جب صبح ہوئی تو نماز فجر کے بعد نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوا لیا لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوئے تھے نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جنہیں آشوب

چشم تھا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور ان کے ہاتھوں وہ قلعہ فتح ہو گیا، حالانکہ اس کی خواہش کرنے والوں میں میں بھی تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جب اہل خیبر سے آنا سامنا ہوا تو مرحب ان کے سامنے رجزیہ اشعار پڑھتا ہوا آیا کہ سارا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، اسلحہ پہنے ہوئے بہادر اور تجربہ کار ہوں، کبھی نیزے سے لڑتا ہوں اور کبھی تلوار سے، جب شیر دھاڑتے ہوئے سامنے آ جائیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس کا مقابلہ ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پر ایسی ضرب لگائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار اس کی ڈاڑھ کاٹی ہوئی نکل گئی، اور لشکر والوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ضرب کی آواز سنی، بالآخر انہیں فتح نصیب ہوئی۔

(۲۳۴۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ فَمَاتَتْ أُمِّي وَبَقِيَتْ الْجَارِيَةُ فَقَالَ قَدْ وَجِبَ أَجْرُكَ وَرَجَعْتُ إِلَيْكَ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ فَإِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّي صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي لَمْ تَحُجَّ أَفَأُحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْ أُمَّكِ [راجع: ۲۳۳۴۴].

(۲۳۳۲۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی، والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی، اس نے کہا کہ میری والدہ حج کئے بغیر ہی فوت ہو گئی ہیں، کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تم اپنی والدہ کی طرف سے حج کر لو۔

(۲۳۴۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ مِعْوَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَدَخَلْتُ مَعَهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيُصَلِّي قَالَ لَقَدْ أُوتِيَ هَذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسِ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْبِرُهُ قَالَ فَأَخْبَرْتَهُ فَقَالَ لَمْ تَزَلْ لِي صَدِيقًا [راجع: ۲۳۳۴۰].

(۲۳۳۲۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں بھی ان کے ساتھ مسجد میں داخل ہو گیا، وہاں ایک آدمی قرآن پڑھ رہا تھا اور نماز پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کو آل داؤد رضی اللہ عنہم کے خوبصورت لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے، دیکھا تو وہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں انہیں یہ بات بتا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا بتا دو، چنانچہ میں نے انہیں بتا دیا اور وہ کہنے لگے کہ آپ ہمیشہ میرے دوست ہی رہے ہیں۔

(۲۳۴۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ وَهُوَ أَبُو تَمِيْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِحْلِيِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَجَاءَ

وَقَدْ لَبَسَ خَاتَمًا مِنْ صُفْرِ فَقَالَ أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ أَهْلِ الْأَنْصَامِ قَالَ فِيمَ اتَّخَذَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ فِضَّةٍ

[صححه ابن حبان (٥٤٨٨). قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعيف (أبوداود: ٤٢٢٣، الترمذی: ١٧٨٥،

النسائی: ١٧٢/٨) قال شعيب: صحيح لغيره دون ((فحاء...الأصنام)) وهذا رستاد حسن فی المتابعات والشواهد]

(٢٣٣٢٢) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی تو اس سے فرمایا کہ تم اہل جنت کا زیور دنیا میں کیوں پہنے ہو؟ اگلی مرتبہ وہ آیا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تم سے بتوں کے پجاریوں جیسی بو آتی ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا چاندی کی۔

(٢٣٤٢٣) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ سُلَيْطٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ لَمَّا خَطَبَ عَلِيُّ بْنُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا بُدَّ

لِلْعُرْسِ مِنْ وَلِيمَةٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ كَبْشٍ وَقَالَ فُلَانٌ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا مِنْ ذُرْقَةٍ [أخرجه النسائی فی عمل

اليوم والليلة (٢٥٨). قال شعيب: إسناده محتمل للتحسين].

(٢٣٣٢٣) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنا پیغام نکاح بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا شادی کا ولیمہ ہونا ضروری ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ذمے ایک مینڈھا ہے دوسرے نے کہا کہ میرے

ذمے اتنا جو ہے۔

(٢٣٤٢٤) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مَنجُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ لِيَقْسِمَ الْخُمْسَ وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً لِيَقْبِضَ الْخُمْسَ قَالَ

فَأَصْبَحَ عَلِيُّ بْنُ وَرَأْسِهِ يَقْطُرُ قَالَ فَقَالَ خَالِدٌ لِبُرَيْدَةَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا يَصْنَعُ هَذَا لِمَا صَنَعَ عَلِيُّ قَالَ وَكُنْتُ

أُبْغِضُ عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَنْبِغِضْ عَلِيًّا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَبْغِضْهُ قَالَ رَوْحٌ مَرَّةً فَأَجِبَهُ فَإِنَّ لَهُ فِي

الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ٢٣٣٥٥].

(٢٣٣٢٣) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس خمس

تقسیم کرنے کے لئے بھیج دیا..... صبح ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بریدہ سے کہا کہ

آپ دیکھ رہے ہو کہ علی نے کیا کیا ہے؟ مجھے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو کیونکہ اس

ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، خمس میں آل علی کا حصہ ”وصیفہ“ سے بھی افضل ہے۔

(٢٣٤٢٥) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ

فِي كُلِّ يَوْمٍ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطَبِّقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّخَاعَةُ تَرَاهَا فِي الْمَسْجِدِ فَتَدْفِنُهَا أَوْ الشَّيْءُ
تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِيكَ [راجع: ٢٣٣٨٦].

(٢٣٣٢٥) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر انسان کے تین سوساٹھ جوڑ
ہیں اور اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں اگر تھوک نظر آئے تو اس پر مٹی ڈال دو راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو اگر یہ سب نہ کر سکو تو
چاشت کے وقت دو رکعتیں تمہاری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔

(٢٣٤٣٦) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَلْفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفُتُوحِ فَخَرَجَ بِمِثْيِ إِلَى الْقُبُورِ حَتَّى إِذَا آتَى إِلَى أَدْنَاهَا
جَلَسَ إِلَيْهِ كَأَنَّهُ يُكَلِّمُ إِنْسَانًا جَالِسًا يَبْكِي قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ جَعَلَنِي اللَّهُ
فِدَاكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّ مُحَمَّدٍ فَأَذِنَ لِي فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَأْذَنَ لِي فَاسْتَغْفِرُ
لَهَا فَأَبَى إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاحِيِّ أَنْ تُمْسِكُوا بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا مَا بَدَا
لَكُمْ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُزِرْ فَقَدْ أُذِنَ لِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّ مُحَمَّدٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَدْعُ وَعَنْ الظُّرُوفِ
تَشْرَبُونَ فِيهَا الدُّبَاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالْمُرْقَاتَ وَأَمَرْتُكُمْ بِظُرُوفٍ وَإِنَّ الْوِعَاءَ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ فَاجْتَنِبُوا
كُلَّ مُسْكِرٍ [راجع: ٢٣٤٠٤].

(٢٣٣٢٦) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم
لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں
آنسوؤں سے بھگی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات
ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعاء کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت
نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے،
لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب
اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے
ہو، کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال حرام نہیں کرتے الہتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(٢٣٤٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ أَبُو سُفْيَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ فَسَأَلَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ

العَافِيَةُ [راجع: ۲۳۳۷۳].

(۲۳۳۷۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہا کریں کہ مؤمنین و مسلمین کی جماعت والو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آ کر ملنے والے ہیں، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۲۳۴۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ إِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ مُرَبَّعٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ قُلْتُ فَأَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قُلْتُ فَأَنَا قُرَيْشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعَمْرٍو بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَدْنَتْ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدٌّ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا [۲۳۳۸۴]

(۲۳۳۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا بلال! تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے سے تمہاری آہٹ سنی ابھی آج رات ہی میں جنت میں داخل ہوا تو تمہاری آہٹ پھر سنائی دی پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک بلند وبالاحل کے سامنے پہنچا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عربی آدمی کا ہے میں نے کہا کہ عربی تو میں بھی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ امت محمدیہ کے ایک مسلمان آدمی کا ہے میں نے کہا کہ پھر میں تو خود محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! اگر مجھے تمہاری غیرت کا خیال نہ آتا تو میں اس محل میں ضرور داخل ہوتا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے سامنے غیرت دکھاؤں گا؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب بھی بے وضو ہوا تو وضو کر کے دو رکعتیں ضرور پڑھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی اس کا سبب ہے۔

(۲۳۴۲۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أُجَابَ [راجع: ۲۳۳۴۰].

(۲۳۳۲۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ آدمی یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اکیلا ہے بے

نیاز ہے اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

(۲۳۴۲۰) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنِي ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ الْمَهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَمْ يَخْرُجْ حَتَّى يَأْكُلَ وَإِذَا كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ لَمْ يَأْكُلْ حَتَّى يَذْبَحَ [راجع: ۲۳۲۷۱].

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے پئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۲۳۴۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَقْفَانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَكْفِ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمًا وَمَرْكَبًا (۲۳۳۳۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے دنیا کی چیزوں میں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہونی چاہیے۔

(۲۳۴۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ وَمُؤَمَّلٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ فِي الْمَسْجِدِ مَنْ دَعَا لِلْجَمَلِ الْأَحْمَرِ بَعْدَ الْفَجْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُهُ لَا وَجَدْتُهُ إِنَّمَا بُنِيَتْ هَذِهِ الْبُيُوتُ قَالَ مُؤَمَّلٌ هَذِهِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ [صححه مسلم (۵۶۹)، وابن خزيمة (۱۳۰۱)، وابن حبان (۱۶۵۲)]. [انظر: ۲۳۴۳۹].

(۲۳۳۳۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں آیا اور اعلان کرنے لگا کہ نماز فجر کے بعد میرا سرخ اونٹ گم ہو گیا ہے مجھے اس کے بارے کون بتائے گا؟ نبی ﷺ نے تین بار فرمایا تجھے تیرا اونٹ نہ ملے یہ گھر (مساجد) اس مقصد کے لئے ہی بنائے گئے ہیں جس کے لئے بنائے گئے ہیں۔

(۲۳۴۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مُتَعَمِّدًا أَحْبَطَ اللَّهُ عَمَلَهُ [راجع: ۲۳۳۴۵].

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۴۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جِحَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِهِ صَدَقَةٌ قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ

أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ قُلْتُ سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ قَالَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَجِلَّ الدَّيْنُ فَإِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَأَنْظَرَهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلِيهِ صَدَقَةٌ

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے دے، اسے ہر دن کے عوض اتنا ہی صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، پھر ایک اور مرتبہ سنا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے دے، اسے ہر دن کے عوض دو گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے میں نے آپ کو ایک گنا اور پھر دو گنا ثواب کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کی ادائیگی سے قبل اسے روزانہ ایک گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور قرض کی ادائیگی کے بعد مہلت دینے پر دو گنا ثواب ملے گا۔

(۲۳۴۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ وَأَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي الضُّبَعِيَّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ عَادَ أَخَاهُ لَهُ فَرَأَى جَبِينَهُ يَغْرَقُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِغَرَقٍ الْجَبِينِ [راجع: ۲۳۳۵۲].

(۲۳۳۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۲۳۴۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ وَإِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ قَالَ بَكَرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵].

(۲۳۳۳۶) ابولیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۴۳۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَهٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ [راجع: ۲۳۳۳۸].

(۲۳۳۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۳۴۳۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يَجِينَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَانَهُمَا غَيَابَتَانِ أَوْ كَانَهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ وَقَالَ وَكَيْعٌ مَرَّةً يُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا [راجع: ۲۳۳۳۸] (۲۳۳۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی صورت میں سایہ کریں گی، اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔

(۲۳۴۳۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانَ وَهُوَ أَبُو سِنَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا لِلْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُ إِنَّمَا بُنِيَتْ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ [راجع: ۲۳۴۳۲]۔

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں آیا اور اعلان کرنے لگا کہ نماز فجر کے بعد میرا سرخ اونٹ گم ہو گیا ہے مجھے اس کے بارے کون بتائے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا تجھے تیرا اونٹ نہ ملے یہ گھر (مسجد) اس مقصد کے لئے ہی بنائے گئے ہیں جس کے لئے بنائے گئے ہیں۔

(۲۳۴۴۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فزُورُوهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا [راجع: ۲۳۴۰۴]۔

(۲۳۳۴۰) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو! البتہ کوئی بیہودہ بات نہ کہنا۔

(۲۳۴۴۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عِيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا فَإِنَّهُ مَنْ يُشَادَّ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبُهُ [نقدم فی مسند ابی ہرزہ الأسلمی: ۲۰۰۲۵]۔

(۲۳۳۴۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اوپر درمیانہ راستہ لازم کرلو، کیونکہ جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرتا ہے، وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

(۲۳۴۴۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ آجْرَكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكَ الْمِيرَاثَ [راجع: ۲۳۳۵۹]۔

(۲۳۳۴۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے

نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی۔

(۲۳۴۴۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِي غَزَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَكُرُوا بِالصَّلَاةِ فِي الْيَوْمِ الْغَيْمِ فَإِنَّهُ مَنْ فَاتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [صححه ابن حبان (۱۴۷۰)، قال الألبانی: صحيح آخره (ابن ماجه):

(۶۹۴). قال شعيب: صحيح على وهم في إسناده، ومنته]

(۲۳۳۳۳) ابویح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۴۴۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيرٍ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ [راجع: ۲۳۳۶۷].

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ ثانی کے ساتھ کھیلتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو دیتا ہے۔

(۲۳۴۴۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلِيٌّ وَلِيَّهُ [راجع: ۲۳۳۴۹].

(۲۳۳۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۴۴۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۳۳۸۹].

(۲۳۳۳۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرات حسین رضی اللہ عنہما کی جانب سے عقیقہ فرمایا تھا۔

(۲۳۴۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا هَذَا الْمَالُ [راجع: ۲۳۳۷۸].

(۲۳۳۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل دنیا کا حسب نسب ”جس کی طرف وہ مائل ہوتے ہیں“ یہ مال و دولت ہے۔

(۲۳۴۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي رَجُلٌ رَفِيقٌ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَإِنَّكَ صَوَابَاتٌ يُوسِفَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ

وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

(۲۳۳۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو فرمایا ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد رقیق القلب آدمی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم لوگ حضرت یوسف کے پاس آنے والی خواتین مصر کی طرح ہو چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(۲۳۴۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ضَرَّارُ أَبُو سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٌّ وَهَذِهِ الْأُمَّةُ مِنْ ذَلِكَ ثَمَانُونَ صَفًّا (۳۶۲/۵). [راجع: ۲۳۳۲۸].

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں صرف اس امت کی ہوں گی۔

حادی عشر الانصار

أَحَادِيثُ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات

(۲۳۴۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَىٰ مُوسَىٰ لَيْلَةَ أُسْرَىٰ بِهِ فَأَنَامًا يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ قَالَ يَحْيَىٰ قَائِمٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ [تقدم في مسند رجل من اهل البادية: ۲۰۸۷۳].

(۲۳۳۵۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرا گزر حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ پر ہوا جو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۲۳۴۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا آتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْأَلَانِهِ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَ فِيهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَأَهُمَا رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أُعْطِيْتُكُمَا مِنْهَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيِّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ [تقدم في مسند رجلين أتيا النبي: ۱۸۱۳۵].

(۲۳۳۵۱) دو آدمی ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقات و عطیات کی درخواست لے کر آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھا کر انہیں اوپر سے نیچے تک دیکھا اور انہیں تندرست و توانا پایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں، لیکن اس

میں کسی مالدار شخص کا کوئی حصہ ہے اور نہ ہی کسی ایسے طاقتور کا جو کمائی کر سکے۔

(۲۳۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَنْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى نَبْلِ مَعَهُ فَأَخَذَهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَرِعَ فَضَحِكَ الْقَوْمُ فَقَالَ مَا يُضْحِكُكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنَا أَخَذْنَا نَبْلَ هَذَا فَفَرِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۰۰۴)].

(۲۳۳۵۲) ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر پر جا رہے تھے ان میں سے ایک آدمی سو گیا، ایک آدمی چپکے سے اس کی طرف بڑھا اور اس کا تیرا ٹھالیا، جب وہ آدمی اپنی نیند سے بیدار ہوا تو وہ خوفزدہ ہو گیا، لوگ اس کی اس کیفیت پر ہنسنے لگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ان کے ہنسنے کی وجہ پوچھی، لوگوں نے کہا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے، بس ہم نے اس کا تیر لے لیا تھا جس پر یہ خوفزدہ ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔

(۲۳۴۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي تَمِيمُ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى بَنِي زَمْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ ثِنْتَانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُخْبِرُنَا مَا هُمَا ثُمَّ قَالَ اثْنَانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الثَّلَاثَةُ اجْلَسَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا تَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ يُشْرِنَا فَتَمْنَعُهُ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَكَلَّ النَّاسُ فَقَالَ ثِنْتَانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

(۲۳۳۵۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! دو چیزیں ہیں جن کے شر سے اللہ کسی کو بچالے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اس پر ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ دونوں چیزیں ہمیں نہ بتائیے، (کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ان پر عمل نہ کر سکیں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اپنی بات دہرائی اور اس انصاری نے پھر وہی بات کہی، تیسری مرتبہ اس کے ساتھیوں نے اسے روک دیا اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک خوشخبری دینا چاہتے ہو، تم دیکھ بھی رہے ہو اور پھر بھی انہیں روک رہے ہو؟ اس نے کہا مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ صرف اس پر ہی بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو چیزیں ہیں جن کے شر سے اللہ کسی کو بچالے، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، ایک تو وہ چیز جو دو جہڑوں کے درمیان ہے اور ایک وہ چیز جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے۔

(۲۳۴۵۴) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَاتِلِ وَالْأَمِيرِ قَالَ
 قُسِّمَتِ النَّارُ سَبْعِينَ جُزْأً فَلِلْأَمِيرِ تِسْعٌ وَبِسْتُونَ وَلِلْقَاتِلِ جُزْءٌ وَحَسْبُهُ
 (۲۳۳۵۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قاتل اور قتل کا حکم دینے والے کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جہنم کی آگ کو ستر حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے ان میں سے ۶۹ حصے قتل کا حکم دینے والے کے لئے ہیں اور ایک حصہ قتل
 کرنے والے کے لئے ہے اور اس کے لئے اتنا بھی کافی ہے۔

(۲۳۴۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَنبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي جَارٌ لِحَدِيدَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لِحَدِيدَةَ أَيْ خَدِيدَةَ وَاللَّهُ لَا أَعْبُدُ اللَّاتَ أَبَدًا وَاللَّهُ لَا أَعْبُدُ الْعُزَّى أَبَدًا قَالَ
 فَتَقُولُ خَدِيدَةَ حِلُّ الْعُزَّى قَالَ كَانَتْ صَنَمَهُمُ الَّتِي يَعْبُدُونَ ثُمَّ يَضْطَجِعُونَ

(۲۳۳۵۵) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ایک پڑوسی کا کہنا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا
 ہے اے خدیجہ! بخدا، میں لات کی عبادت کبھی نہیں کروں گا، خدا کی قسم! میں عزی کی عبادت کبھی نہیں کروں گا، حضرت
 خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ عزی وغیرہ کے حوالے سے اپنی قسم پوری کیجئے، راوی کہتے ہیں کہ یہ ان کے بتوں کے نام تھے جن کی
 مشرکین عبادت کرتے تھے، پھر اپنے بستروں پر لیٹتے تھے۔

(۲۳۴۵۶) حَدَّثَنَا أُسْبَاطُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِيَوْمٍ قَبِلَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي
 رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ قُلْتُ
 نَعَمْ قَالَ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ
 بِنِصْفِ يَوْمٍ قَبِلَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَنِيهَا رَجُلٌ آخَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ
 سَمِعْتَ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ
 أَنْ يَمُوتَ بِضُحْوَةِ قَبْلِ اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي رَجُلًا آخَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
 تَابَ قَبْلَ أَنْ يُغْرِعَ نَفْسَهُ قَبْلَ اللَّهِ مِنْهُ [راجع: ۱۵۵۸۱، ۱۵۵۸۲، ۱۵۵۸۳، ۱۵۵۸۴]۔

(۲۳۳۵۶) عبدالرحمن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کہیں اکٹھے ہوئے تو ان میں سے ایک
 کہنے لگے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر بندہ مرنے سے ایک دن پہلے بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی
 توبہ قبول فرماتا ہے۔

دوسرے نے کہا کیا واقعی آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ پہلے نے جواب دیا جی ہاں! دوسرے نے کہا

کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی بندہ مرنے سے صرف آدھا دن پہلے بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالتا ہے۔

تیسرے نے پوچھا کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ دوسرے نے اثبات میں جواب دیا، اس پر تیسرے نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی بندہ مرنے سے چوتھائی دن پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرمالتا ہے۔

چوتھے نے پوچھا کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تیسرے نے اثبات میں جواب دیا، اس پر چوتھے نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک بندے پر نزع کی کیفیت طاری نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی توبہ قبول فرمالتا ہے۔

(۲۳۴۵۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ صِيَامًا لِمَتَامِ ثَلَاثِينَ قَالَ فَجَاءَ أَعْرَابِيَانِ فَشَهِدَا أَنَّهُمَا أَهْلَا الْهَلَالِ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَأَفْطَرُوا [راجع: ۱۹۰۲۹].

(۲۳۳۵۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں نے ماہ رمضان کے ۳۰ ویں دن کا بھی روزہ رکھا ہوا تھا کہ دو دیہاتی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شہادت دی کہ کل رات انہوں نے عید کا چاند دیکھا تھا، تو نبی ﷺ نے لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دے دیا۔

(۲۳۴۵۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الشُّخَيْرِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ [راجع: ۱۷۰۱۷].

(۲۳۳۵۸) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ماہ رمضان کے اور ہر مہینے تین روزے رکھنا سینے کے کینے کو دور کر دیتا ہے۔

(۲۳۴۵۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ وَالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا [راجع: ۱۹۰۲۷].

(۲۳۳۵۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سینگلی لگوانے اور صوم وصال سے منع فرمایا ہے لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا، تاکہ صحابہ کے لئے اس کی اجازت باقی رہے۔

(۲۳۴۶۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شَبِيبِ أَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِالرُّومِ فَالتَّبَسَ عَلَيْهِ

فِي الْقِرَاءَةِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَحْضُرُونَ مَعَنَا الصَّلَاةَ بِغَيْرِ طُهُورٍ أَوْلَيْكَ الَّذِينَ يَلْبَسُونَ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا مَنْ شَهِدَ مَعَنَا الصَّلَاةَ فَلْيُحْسِنِ الطُّهُورَ [راجع: ۱۵۹۶۸].

(۲۳۳۶۰) حضرت ابو روح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی نماز پڑھائی جس میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی، دوران تلاوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ اشتباہ ہو گیا، نماز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قراءت کے دوران اشتباہ میں ڈال دیا جس کی وجہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں بغیر وضو کے آجاتے ہیں، اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(۲۳۴۶۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ جُرَيْبَ بْنَ كَلَيْبِ النَّهْدِيَّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلُؤُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۱۸۴۷۶].

(۲۳۳۶۱) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں "سُبْحَانَ اللَّهِ" نصف میزانِ عمل کے برابر ہے "الْحَمْدُ لِلَّهِ" میزانِ عمل کو بھر دے گا "اللَّهُ أَكْبَرُ" کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضا کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۴۶۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّكَ لَنْ تَدَعَ شَيْئًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَدَّلَكَ اللَّهُ بِهِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ [راجع: ۲۱۰۱۹].

(۲۳۳۶۲) ابوقادہ اور ابودھماء کہتے ہیں کہ ہم ایک دیہاتی آدمی کے پاس پہنچے، اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے وہ باتیں سکھانا شروع کر دیں جو اللہ نے انہیں سکھائی تھیں، اور فرمایا تم جس چیز کو بھی اللہ کے خوف سے چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔

(۲۳۴۶۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا أَيُّمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ

(۲۳۳۶۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جیسے قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

(۲۳۴۶۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ الْغُسْلُ وَالطِّيبُ وَالسَّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ [راجع: ۱۶۵۱۲].

(۲۳۳۶۳) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر تین چیزیں حق ہیں، جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا بشرطیکہ اس کے پاس موجود بھی ہو۔

(۲۳۴۶۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ كُنَّا بِهَذَا الْمِرْبَدِ بِالْبَصْرَةِ قَالَ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مَعَهُ قِطْعَةٌ أَدِيمٌ أَوْ قِطْعَةٌ جِرَابٍ فَقَالَ هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو الْعَلَاءِ فَأَخَذْتُهُ فَقَرَأْتُهُ عَلَى الْقَوْمِ فَإِذَا فِيهِ بِسْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أَقِيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَأَدَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَعْطَيْتُمُ مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمْسَ وَسَهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيَّ فَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَأَمَانِ رَسُولِهِ [راجع: ۲۳۴۵۸]

(۲۳۳۶۵) یزید بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں اونٹوں کی منڈی میں مطرف کے ساتھ تھا کہ ایک دیہاتی آیا، اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا، وہ کہنے لگا کہ تم میں سے کوئی شخص پڑھنا جانتا ہے؟ میں نے کہا ہاں! اور اس سے وہ چمڑے کا ٹکڑا لے لیا، اس پر لکھا تھا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بنو زہیر بن اقیش کے نام جو عکل کا ایک قبیلہ ہے، وہ اگر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، مشرکین سے جدا ہو جاتے ہیں، اور مال غنیمت میں خمس کا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے اور انتخاب کا اقرار کرتے ہیں تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہیں۔"

(۲۳۴۶۶) قَالَ قُلْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ [راجع: ۲۳۴۵۸].

(۲۳۳۶۶) ہم نے ان سے کہا کہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے سینے کا کینہ ختم ہو جائے تو اسے چاہئے کہ ماہ صبر (رمضان) اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کرے۔

(۲۳۴۶۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الرَّسُولِ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ لَا تَنْقِطُ مَا جُوِهَدَ الْعَدُوُّ

(۲۳۳۶۷) ایک قاصد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک دشمن سے قتال جاری رہے گا اس وقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔

(۲۳۴۶۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمِ اللَّيْثِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَمَ عَلَى أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاتَيْنِ فَقِيلَ مِنْهُ [راجع: ۲۰۵۵۳].

(۲۳۳۶۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبول اسلام کے لئے حاضر ہوئے تو یہ شرط لگائی کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھیں گے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ شرط قبول کر لی۔

(۲۳۴۶۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنِ ابْنِ الشَّخِيرِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ أَنَّ نَعْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَحْصُوقَةً

(۲۳۴۶۹) مطرف بن شخیر کہتے ہیں کہ ہمیں ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے چمڑے کے پیوند زدہ تھے۔

(۲۳۴۷۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي [راجع: ۱۵۸۲۶].

(۲۳۴۷۰) عبد الرحمن بن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ کے چچا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کیا کرو (کہ ایک ہی آدمی میرا نام بھی رکھ لے اور کنیت بھی)

(۲۳۴۷۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا ثَوْرُ الشَّامِيِّ عَنْ حَرِيْزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثِ الْمَاءِ وَالْكَلْبِ وَالنَّارِ (۲۳۴۷۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان تین چیزوں میں مشترک ہیں پانی میں گھاس میں اور آگ میں۔

(۲۳۴۷۱م) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مَنْ أُسْلِمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ لَوْ قُلْتَ حِينَ أُمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ كُلِّهِنَّ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرْكَ عَقْرَبٌ حَتَّى تَصْبِحَ [راجع: ۱۵۸۰۰]. [سقط من اليمين، عن الأطراف]

(۲۳۴۷۱م) ایک اسمی صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہیں کسی جانور نے ڈس لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات کہہ لئے ہوتے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ كُلِّهِنَّ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو صبح تک تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

(۲۳۴۷۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَالْوَصَالِ فِي الصَّيَامِ إِبْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ لَمْ يُحَرِّمَهُمَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي [راجع: ۱۹۰۲۷].

(۲۳۴۷۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوانے اور صوم وصال سے منع فرمایا ہے لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا، تاکہ صحابہ کے لئے اس کی اجازت باقی رہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ خود تو صوم وصال فرماتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(۲۳۴۷۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذُكْوَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً فِي حَائِطِي فَمُرُّهُ فَلْيُعِينِيهَا أَوْ لِيَهَبْهَا لِي قَالَ فَأَبَى الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُ وَلَكَ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَأَبَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَبْخَلُ النَّاسِ

(۲۳۴۷۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں آدمی کا ایک درخت میرے باغ میں ہے، اسے کہہ دیجئے کہ یا تو وہ درخت مجھے بیچ دے یا ہبہ کر دے، لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہاں تک فرمایا کہ تم ایسا کر لو اس کے بدلے تمہیں جنت میں ایک درخت ملے گا لیکن وہ پھر بھی نہ مانا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سب سے زیادہ بخیل انسان ہے۔

(۲۳۴۷۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ عَمَّتِهَا قَالَ إِنِّي لَبِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ عَلَيَّ بُرْدَةً لِي مَلْحَاءُ أُسْحَبُهَا قَالَ فَطَعَنَنِي رَجُلٌ بِمُخَصَّرَةٍ فَقَالَ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى وَأَنْقَى فَظَنَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَرْتُ فَإِذَا إِزَارُهُ إِلَيَّ أَنْصَافٍ سَاقِيهِ [انظر: ۲۳۴۷۵]

(۲۳۴۷۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ”ذوالحجاز“ کے بازار میں تھا، میں نے سرخ و سفید رنگ کی ایک خوبصورت چادر اپنے جسم پر پہن رکھی تھی، اچانک ایک آدمی نے اپنی چھتری مجھے چھو کر کہا کہ اپنا تہبند اوپر کرو، کیونکہ اس سے کپڑا دیر تک ساتھ دیتا ہے اور صاف رہتا ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور میں نے غور کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا۔

(۲۳۴۷۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قُرْمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ عَمَّتِهِ رُحْمٌ عَنْ عَمَّتِهَا عُبَيْدَةَ بْنِ خَلْفٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا شَابٌّ مُتَأَرِّرٌ بِبُرْدَةٍ لِي مَلْحَاءُ أَجْرُهَا فَأَذْرَكَنِي رَجُلٌ فَغَمَزَنِي بِمُخَصَّرَةٍ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَوْ رَفَعْتَ ثَوْبَكَ كَانَ أَبْقَى وَأَنْقَى فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ بُرْدَةً مَلْحَاءَ أَمَا لَكَ فِي أُسُوتِي فَظَنَرْتُ إِلَيَّ إِزَارِهِ فَإِذَا فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ وَتَحْتَ الْعُضَلَةِ [راجع: ۲۳۴۷۴]

(۲۳۴۷۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ”ذوالحجاز“ کے بازار میں تھا، میں نے سرخ و سفید رنگ کی ایک خوبصورت چادر اپنے جسم پر پہن رکھی تھی، اچانک ایک آدمی نے اپنی چھتری مجھے چھو کر کہا کہ اپنا تہبند اوپر کرو، کیونکہ اس سے کپڑا دیر تک ساتھ دیتا ہے اور صاف رہتا ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خوبصورت چادر ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ خوبصورت ہو، کیا تمہارے لیے میری ذات میں نمونہ نہیں ہے؟ اور میں نے غور کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا۔

(۲۳۴۷۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بِلَالُ اِرْحُنَا بِالصَّلَاةِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۸۵). قال شعيب: رجاله ثقات].

(۲۳۳۷۶) ایک اسلامی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بلال! نماز کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ۔

(۲۳۴۷۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حَفِظْتُ لَكَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۳۳۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں وضو کیا ہے۔

(۲۳۴۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا سِتَّ سِنِينَ عَلَيْنَا جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَامَ فَخَطَبَنَا

فَقَالَ آتَيْنَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا حَدَّثْنَا مَا

سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُحَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ فَشَدَّدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ قَامَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ أَنْذَرْتُكُمْ الْمَسِيحَ وَهُوَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ

الْيُسْرَى يَسِيرُ مَعَهُ جِبَالُ الْخُبْزِ وَأَنْهَارُ الْمَاءِ عَلَامَتُهُ يَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَبْلُغُ سُلْطَانَهُ كُلَّ

مَنْهَلٍ لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ الْكُعْبَةِ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ وَمَهْمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَحْسِبُهُ قَدْ قَالَ يُسَلِّطُ عَلَيَّ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ

وَلَا يُسَلِّطُ عَلَيَّ غَيْرِهِ [انظر: ۲۴۰۸۳، ۲۴۰۸۴، ۲۴۰۸۵].

(۲۳۳۷۸) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے

کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی

حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں

مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں

نے تمہیں مسیح و جال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں

چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے

گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور طور بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں

ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا

جائے گا۔

(۲۳۴۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ النَّخْلَةُ

وَالنَّخْلَتَانِ يَشْتَرِيهِمَا الرَّجُلُ بِخَرَصِهِمَا مِنَ التَّمْرِ فَيُضْمَنُهُمَا فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ [صححه مسلم (۱۵۴۰)].

(۲۳۳۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے درخت پر لگے ہوئے پھل کو کٹے ہوئے پھل کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے البتہ ”عرایا“ میں رخصت دی ہے اور ”عرایا“ کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کسی باغ میں ایک دو درخت خرید لے اور اس کے بدلے میں اندازے سے کئی ہوئی کھجور دے دے اور وہ درخت اپنے درختوں میں شامل کر لے، صرف اتنی مقدار میں نبی ﷺ نے اس کی اجازت دی ہے۔

(۲۳۴۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ رِذْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَنْ حَدَّثَهُ عَنْ رِذْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ رِذْفُهُ فَعَثَرَتْ بِهِ ذَابْتُهُ فَقَالَ تَعَسَّ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّهُ يَتَعَاطَمُ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَيَقُولُ بِقُوَّتِي صَرَغْتُهُ وَإِذَا قُلْتَ بِسْمِ اللَّهِ تَصَاغَرَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الذَّبَابِ

(۲۳۳۸۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، اچانک گدھا بدک گیا، میرے منہ سے نکل گیا کہ شیطان برباد ہو، نبی ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو کیونکہ جب تم یہ جملہ کہتے ہو تو شیطان اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتا ہے، اور کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی طاقت سے پچھاڑا ہے اور جب تم ”بسم اللہ“ کہو گے تو وہ اپنی نظروں میں اتنا حقیر ہو جائے گا کہ مکھی سے بھی چھوٹا ہو جائے گا۔

(۲۳۴۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَهْلِي أُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا أَنَا بِهِ قَائِمٌ وَإِذَا رَجُلٌ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُمَا حَاجَةً فَجَلَسْتُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلْتُ أُرْتِي لَهُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ قَامَ بِكَ هَذَا الرَّجُلُ حَتَّى جَعَلْتُ أُرْتِي لَكَ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ قَالَ أَتَدْرِي مَنْ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ يُوصِيئِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِّثُهُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ سَلَّمْتَ عَلَيْهِ لَرَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ [راجع: ۲۰۶۱۸].

(۲۳۳۸۱) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلا، وہاں پہنچا تو دیکھا کہ نبی ﷺ کھڑے ہیں اور نبی ﷺ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے جس کا چہرہ نبی ﷺ کی طرف ہے، میں سمجھا کہ شاید یہ دونوں کوئی ضروری بات کر رہے ہیں، بخدا! نبی ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے کہ مجھے نبی ﷺ پر ترس آنے لگا، جب وہ آدمی چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی آپ کو اتنی دیر لے کر کھڑا رہا کہ مجھے آپ پر ترس آنے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ جبریل رضی اللہ عنہ تھے، جو مجھے مسلسل پڑوسی کے متعلق وصیت کر رہے تھے، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی حصہ دار قرار دے دیں گے، پھر فرمایا اگر تم انہیں سلام کرتے تو وہ تمہیں جواب ضرور دیتے۔

(٢٣٤٨٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ [راجع: ٨٧٣: ٢٠].
(٢٣٣٨٢) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرا گدڑ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوا جو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(٢٣٤٨٣) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى أَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ قَالَ إِذَا مَلَأَ اللَّيْلُ بَطْنَ كُلِّ وَاوٍ
(٢٣٣٨٣) ایک جہنی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز عشاء کب پڑھا کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات ہر وادی پر چھا جائے۔

(٢٣٤٨٤) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ الْكِنَانِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَعْضَ بَنِي مُدَلِجٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْكَبُونَ الْكَرْمَاتِ فِي الْبَحْرِ لِلصَّيْدِ فَيَحْمِلُونَ مَعَهُمْ مَاءً لِلسَّفَرِ فَتَدْرِكُهُمُ الصَّلَاةُ وَهُمْ فِي الْبَحْرِ وَأَنَّهُمْ ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنْ نَتَوَضَّأُ بِمَائِنَا عَطِشْنَا وَإِنْ نَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَقَالَ لَهُمْ هُوَ الطَّهُّورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

(٢٣٣٨٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سمندر میں شکار کرنے والے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ سمندری سفر کرتے ہیں، اور اپنے ساتھ پینے کے لئے تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں، اگر اس سے وضو کرنے لگیں تو ہم پیا سے رہ جائیں، اور اگر اسے پی لیں تو وضو کے لئے پانی نہیں ملتا، کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کر سکتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! سمندر کا پانی پاکیزگی بخش ہے اور اس کا مردار (مچھلی) حلال ہے۔

(٢٣٤٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَا مَا يَجْهَرُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ وَمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ فَلَا نَقِيسُ بِمَا يَجْهَرُ بِهِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ اثنانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ قَدْرَ النُّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَيَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِقَدْرِ النُّصْفِ مِنْ قِرَائَتِهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِقَدْرِ النُّصْفِ مِنْ ذَلِكَ

(٢٣٣٨٥) ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن نمازوں میں جہری قراءت فرماتے تھے وہ تو ہمیں معلوم ہیں اور جن میں جہری قراءت نہیں فرماتے تھے انہیں جہری نمازوں پر قیاس نہیں کر سکتے

لہذا کسی ایک رائے پر متفق ہو جاؤ تو ان میں سے دو آدمی بھی ایسے نہیں تھے جنہوں نے اس بات میں اختلاف کیا ہو کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کے بقدر تلاوت فرمایا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار کے برابر جبکہ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی قراءت سے نصف مقدار کے برابر تلاوت فرماتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے بھی نصف مقدار کے برابر تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۳۴۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَظَنُّهُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ أَكْبَرُ مِنْ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ

(۲۳۳۸۶) غالباً حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی طرف سے آنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے، وہ اس مسلمان سے اجر و ثواب میں کہیں زیادہ ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا کہ ان کی تکالیف پر صبر کرنے کی نوبت آئے۔

(۲۳۴۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ التَّقِيُّ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلُؤُهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالْوُضُوءُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۲۳۴۶۱].

(۲۳۳۸۷) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ نصف میزان عمل کے برابر ہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ میزان عمل کو بھر دے گا ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۴۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَخٍ بَخٍ لِحَمْسٍ مَا أَنْقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ قَالَ رَجُلٌ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْوَالِدُ الصَّالِحُ يَتَوَقَّى فَيَحْتَسِبُهُ وَالِدُهُ حَمْسٌ مَنْ اتَّقَى اللَّهَ بِهِنَّ مُسْتَقِيمًا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَيَّقَنَّ بِالْمَوْتِ وَالْبُعْثِ وَالْحِسَابِ [راجع: ۱۵۷۴۸].

(۲۳۳۸۸) نبی ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں کیا خوب ہیں؟ اور میزان عمل میں کتنی بھاری ہیں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اور وہ نیک اولاد جو فوت ہو جائے اور اس کا باپ اس پر صبر کرے، اور فرمایا پانچ چیزیں کیا خوب ہیں؟ جو شخص ان پانچ چیزوں پر یقین رکھتے ہوئے اللہ سے ملے

گا، وہ جنت میں داخل ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہو، آخرت کے دن پر، جنت اور جہنم پر، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور حساب کتاب پر ایمان رکھتا ہو۔

(۲۳۴۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَلْمٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبٌ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبًّا لِلذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ فَحَدَّثَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ تَبًّا لِلذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَاذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا وَزَوْجَةً تَعِينُ عَلَى الْآخِرَةِ

(۲۳۴۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے چاندی کے لئے ہلاکت ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ سونے چاندی کے لئے ہلاکت ہے تو پھر انسان کے پاس کیا ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور آخرت کے کاموں میں تعاون کرنے والی بیوی۔

(۲۳۴۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ [راجع: ۱۵۸۹۴]

(۲۳۴۹۰) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صرف ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھی کہ اس کے دونوں کنارے مخالف سمت سے نکال کر کندھے پر ڈال رکھے تھے۔

(۲۳۴۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ أَبِي الْحَوَارِيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ عَامٍ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَسَنَ يَذْكُرُ أَرْبَعِينَ عَامًا فَقَالَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ عَامٍ قَالَ حَتَّى يَقُولَ الْغَنِيُّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ عَيْلًا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمَّهِمْ لَنَا بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ إِذَا كَانَ مَكْرُوهُ بَعَثُوا لَهُ وَإِذَا كَانَ مَغْنَمٌ بَعَثُوا إِلَيْهِ سِوَاهُمْ وَهُمْ الَّذِينَ يُحْجَبُونَ عَنِ الْبُيُوتِ

(۲۳۴۹۱) متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء مؤمنین جنت میں مالداروں سے چار سو سال پہلے داخل ہوں گے، حتیٰ کہ مالدار مسلمان کہیں گے کاش! میں دنیا میں تنگ دست رہتا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کا نام بتا دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جب پریشان کن حالات آئیں تو انہیں بھیج دیا جائے، اگر مال غنیمت آئے تو دوسروں کو بھیجا جائے اور انہیں چھوڑ دیا جائے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے دروازوں سے دور رکھا جاتا ہے۔

(۲۳۴۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ غَالِبًا الْقَطَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نَمِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي يقرأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ

(۲۳۴۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرے والد آپ کو سلام کہتے ہیں نبی ﷺ نے جواباً فرمایا عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ

(۲۳۴۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ [راجع: ۱۵۹۵۱].

(۲۳۴۹۳) حضرت ابن ابی الجعداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ایک آدمی کی سفارش کی وجہ سے بنو تميم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

(۲۳۴۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ قَالَ بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ بَعْدَ مَا قُتِلَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ آدَمُ طَوَالَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصِعَهُ فِي حَبْوَتِهِ يَقُولُ مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيُحِبَّهُ فَلْيَلِغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْلَا عَزْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتُكُمْ

(۲۳۴۹۴) زہیر بن اقمیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہم تقریر فرما رہے تھے کہ قبیلہ ازد کا ایک گندم گوں طویل قد کا آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اور فرما رہے تھے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ اس سے بھی محبت کرے اور حاضرین غائبین تک یہ پیغام پہنچادیں اور اگر نبی ﷺ نے پختگی کے ساتھ یہ بات نہ فرمائی ہوتی تو میں تم سے کبھی بیان نہ کرتا۔

(۲۳۴۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهَبٍ قَالَ نَشَدَ عَلِيُّ النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

(۲۳۴۹۵) سعید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا تو پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر یہ گواہی دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں۔

(۲۳۴۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ كُرْدُوسٍ قَالَ كَانَ يَقْضُ فَقَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَأَنْ أَجْلِسَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ أَحَبُّ

إِلَى مِنْ أَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعِ رِقَابٍ يَعْنِي الْقَصَصَ [راجع: ۱۵۹۹۴].

(۲۳۳۹۶) ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس طرح کی مجلس وعظ میں بیٹھنا چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(۲۳۴۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ حَيَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ قَبِيصَةَ أَوْ قَبِيصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ صَلَّى هَذَا الْحَيُّ مِنْ مُحَارِبِ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّوْا قَالَ شَابَّ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَفْتَحُ لَكُمْ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ عُمَّالَهَا فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَأَدَّى الْأَمَانَةَ

(۲۳۳۹۷) قبیصہ بن مسعود سے مروی ہے کہ مجاہدین کے ایک گروہ نے فجر کی نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان میں سے ایک نوجوان کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تمہارے لئے زمین کے مشرق و مغرب فتح ہو جائیں گے لیکن اس کے عمال و گورنر جہنم میں ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈریں اور امانت ادا کریں۔

(۲۳۴۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ قُلْتُ لِحَنْدُبِ بْنِ أَبِي قُدْبَةَ هَوْلَاءُ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ أَخْرَجَ مَعَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَقَالَ أُمِسْكَ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْبُونَ قَالَ افْتَدِ بِمَالِكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْبُونَ إِلَّا أَنْ أَقَاتِلَ مَعَهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ جُنْدُبٌ حَدَّثَنِي فَلَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلْتَنِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فَيَقُولُ عَلَامَ قَتَلْتَهُ فَيَقُولُ قَتَلْتُهُ عَلَى مُلْكِ فَلَانَ قَالَ فَقَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا [راجع: ۱۶۷۱۷].

(۲۳۵۹۸) ابو عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، جندب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر بیچ جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر تلوار کے جوہر دکھاؤں، اس پر جندب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(۲۳۴۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَقِيلٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي مَسْجِدِ حِمَاصٍ إِذْ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالُوا هَذَا خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَهَضَّتْ لِسَانَهُ فَقُلْتُ حَدَّثَنَا بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ الرَّجَالُ فِيمَا

بَيْنَكُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حِينَ يُمْسِي أَوْ يُصْبِحُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ١٩١٧٦].

(۲۳۵۹۹) ابوسلام کہتے ہیں کہ حمص کی مسجد میں سے ایک آدمی گذر رہا تھا، لوگوں نے کہا کہ اس شخص نے نبی ﷺ کی خدمت کی ہے، میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث ایسی سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو اور درمیان میں کوئی واسطہ نہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ مسلم صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا (کہ میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

(۲۳۵۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو عَقِيلٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ سَابِقَ بْنَ نَاجِيَةَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْبَرَاءِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي مَسْجِدِ حِمَصَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَى إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۵۰۰) ابوسلام کہتے ہیں کہ ہم حمص کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا جو بندہ مسلم صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے ”رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا“ (کہ میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

(۲۳۵۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْحَمِيدِ صَاحِبَ الزِّيَادِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّهُ بَرَكَتُهُ أَعْطَاكُمْوَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَدْعُوهُ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۵۴/۴)]. [انظر: ۲۳۵۳۰].

(۲۳۵۰۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ سحری کھا رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لئے اسے مت چھوڑا کرو۔

(۲۳۵۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ يَرُصِدُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَوَسِّعْ لِي فِي ذَاتِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي ثُمَّ رَصَدَهُ الثَّانِيَةَ فَكَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۵۰۲) حمید بن قعقاع ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کو دیکھا کرتے تھے کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں یوں فرماتے

تھے اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما، ذاتی طور پر مجھے کشادگی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما، دوبارہ تاک لگا کر تحقیق کی تو نبی ﷺ پھر بھی یہی دعا کرتے ہوئے سنائی دیے۔

(۲۳۵.۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْجُعْفِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ حَصْبَةَ أَوْ أَبِي حَصْبَةَ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ تَذُرُونَ مَا الرَّقُوبُ قَالُوا الَّذِي لَا وَلَدَ لَهُ فَقَالَ الرَّقُوبُ كُلُّ الرَّقُوبِ الرَّقُوبُ كُلُّ الرَّقُوبِ الَّذِي لَهُ وَلَدٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَقْدَمْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ تَذُرُونَ مَا الصُّعْلُوكُ قَالُوا الَّذِي لَيْسَ لَهُ مَالٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّعْلُوكُ كُلُّ الصُّعْلُوكِ الَّذِي لَهُ مَالٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَقْدَمْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الصَّرَعَةُ قَالُوا الصَّرِيعُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرَعَةُ كُلُّ الصَّرَعَةِ الصَّرَعَةُ الرَّجُلُ يَغْضَبُ فَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ وَيَقْشَعِرُ شَعْرَهُ فَيَصْرَعُ غَضَبُهُ

(۲۳۵.۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے وہ بھی حاضر تھے نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ ”رقوب“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جس کی کوئی اولاد نہ ہو، نبی ﷺ نے تین مرتبہ ”کامل رقوب“ کا لفظ دہرا کر فرمایا کہ یہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد ہو لیکن وہ اس حال میں فوت ہو جائے کہ ان میں سے کسی کو آگے نہ بھیجے پھر پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ”صعلوک“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جس کے پاس کچھ بھی مال و دولت نہ ہو، نبی ﷺ نے فرمایا ”کامل صعلوک“ وہ ہوتا ہے جس کے پاس مال ہو لیکن وہ اس حال میں مر جائے کہ اس نے اس میں سے آگے کچھ نہ بھیجا ہو پھر پوچھا کہ ”صرعہ“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا وہ پہلوان جو کسی کو پچھاڑ دے، نبی ﷺ نے فرمایا ”کامل صرعہ“ یہ ہے کہ انسان کو غصہ آئے اور اس کا غصہ شدید ہو کر چہرہ کا رنگ سرخ ہو جائے اور رو نگٹے کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنے غصے کو پچھاڑ دے۔

(۲۳۵.۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ قَالَ أَسْرَنِي نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ مَعَهُمْ فَأَصَابُوا غَنَمًا فَانْتَهَبُوهُمْ فَطَبَّخُوهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّهْبِيَّ أَوْ النَّهْبَةَ لَا تَصْلُحُ فَأَكْفِنُوا الْقُدُورَ

(۲۳۵.۴) بنو لیت کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ مجھے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے قید کر لیا، میں ان کے ساتھ ہی تھا کہ انہیں بکریوں کا ایک ریوڑ ملا، انہوں نے اس میں لوٹ مار کی اور اس کو پکانے لگے تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوٹ مار تو صحیح نہیں ہے اس لئے اپنی ہانڈیاں الٹ دو۔

(۲۳۵.۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمُنْهَالِ أَوْ ابْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي الْمُنْهَالِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْخَزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَسْلَمَ صُومُوا الْيَوْمَ قَالُوا إِنَّا قَدْ أَكَلْنَا قَالَ صُومُوا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمْ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ [راجع: ۲۰۵۹۵]

(۲۳۵۰۵) ابوالمنہال خزاعی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کے دن قبیلہ اسلم کے لوگوں سے فرمایا آج کے دن کاروزہ رکھو، وہ کہنے لگے کہ ہم تو کھاپی چکے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بقیہ دن کچھ نہ کھانا پینا۔

(۲۳۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَنِي الْقَيْسِيُّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَالَ فَاتَى بِمَاءٍ فَهَالَ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْإِلَاءِ فَغَسَلَهَا مَرَّةً وَعَلَى وَجْهِهِ مَرَّةً وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّةً بِيَدَيْهِ كِلْتَابَهُمَا وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ التَّفَّ إِصْبَعُهُ الْإِبْهَامُ

(۲۳۵۰۶) قیسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کسی سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پھر پانی پیش کیا گیا جسے برتن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک پر بہایا اور اسے ایک مرتبہ دھویا ایک مرتبہ چہرہ دھویا ایک مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے اور ایک مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں دھوئے۔

(۲۳۵۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجَ بْنَ حَجَّاجِ الْأَسْلَمِيِّ وَكَانَ إِمَامَهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ يَحُجُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّاجٌ أَرَاهُ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ

(۲۳۵۰۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۳۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمُكْتَبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ أَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ لَوْ قَتَلَهَا وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ

(۲۳۵۰۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے افضل عمل اپنے وقت مقررہ پر نماز پڑھنا ہے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور جہاد کرنا ہے۔

(۲۳۵۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَرَأَاهُ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّمَا هَلَكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِصَلَاتِهِمْ فَضْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ ابْنِ الْخَطَّابِ

(۲۳۵۰۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی تو اس کے بعد ایک آدمی کھڑے ہو کر نماز

پڑھنے لگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا بیٹھ جاؤ کیونکہ اس سے پہلے اہل کتاب اسی لئے ہلاک ہو گئے کہ ان کی نمازوں میں فصل نہیں ہوتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا ابن خطاب نے عمدہ بات کہی۔

(۲۳۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضَّبْعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ الضَّبْعِ عِنْدِي أَخَوْفٌ عَلَيْكُمْ مِنَ الضَّبْعِ إِنَّ الدُّنْيَا سَتُصَبُّ عَلَيْكُمْ صَبًّا فَيَا لَيْتَ أُمَّتِي لَا تَلْبَسُ الذَّهَبَ

(۲۳۵۱۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں قحط سالی نے کھا لیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک تمہارے متعلق قحط سالی سے زیادہ ایک اور چیز خطرناک ہے، عنقریب تم پر دنیا اٹیل دی جائے گی، کاش! میرے امتی سونا نہ پہنیں۔

(۲۳۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمٍ أَوْ بِيَوْمَيْنِ أُعْطُوا جَدْعَيْنِ وَأَخَذُوا ثِيَابًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَدْعَةَ تُجْزِيءُ مِمَّا تُجْزِيءُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ [صححه الحاكم

(۲۲۶/۴). قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۱۹/۷). قال شعيب: إسناده قوي].

(۲۳۵۱۱) مزینہ یا جہینہ کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ بقر عید سے ایک دو دن قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چھ ماہ کے دو بھیر دے کر پورے سال کا ایک جانور لے لیتے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا جس کی طرف سے ایک سال کا جانور کفایت کرتا ہے، چھ ماہ کا بھی اس کی طرف سے کفایت کر جاتا ہے۔

(۲۳۵۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ مَرْثَدٍ أَوْ مَرْثَدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ هَلْ مِنْهُ مِنْ وَالدَيْكَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى قَالَ لَهُ مَرَاتٍ قَالَ لَا قَالَ فَاسْقِ الْمَاءَ قَالَ كَيْفَ أَسْقِيهِ قَالَ أَكْفِهِمْ آتَهُ إِذَا حَضَرُوهُ وَأَحْمَلَهُ إِلَيْهِمْ إِذَا غَابُوا عَنْهُ [انظر: ۲۳۵۱۴].

(۲۳۵۱۲) ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کروا دے، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی حیات ہے؟ اس نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم لوگوں کو پانی پلایا کرو اس نے پوچھا وہ کس طرح؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ جب موجود ہوں تو ان کے پانی نکالنے کے برتن کی حفاظت کرو اور غیر موجود ہوں (بھولے سے چھوڑ کر چلے جائیں) تو ان کے پاس وہ اٹھا کر پہنچا دو۔

(۲۳۵۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْبًا أَبَا رَوْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالرُّومِ

فَأَوْهَمَ فِيهَا فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرَ الرَّقَعَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ بِمُتَنَظِّفِينَ [راجع: ۱۵۹۶۸]۔
 (۲۳۵۱۳) حضرت ابو روح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جس میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی، دوران تلاوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ اشتباہ ہو گیا، نماز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قراءت کے دوران اشتباہ میں ڈال دیا جس کی وجہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں بغیر وضو کے آجاتے ہیں، اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(۲۳۵۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَاصِمُ بْنُ كَلْبٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عِيَّاضَ بْنَ مَرْثَدٍ أَوْ مَرْثَدَ بْنَ عِيَّاضٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلٍ يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ فَذَكَرَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ تَكْفِيهِمْ آلَتَهُمْ إِذَا حَضَرُوهُ وَتَحْمِيلُهُ إِلَيْهِمْ إِذَا غَابُوا عَنْهُ [راجع: ۲۳۵۱۲]۔

(۲۳۵۱۳) ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کروا دے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا لوگ جب موجود ہوں تو ان کے پانی نکالنے کے برتن کی حفاظت کرو اور غیر موجود ہوں (بھولے سے چھوڑ کر چلے جائیں) تو ان کے پاس وہ اٹھا کر پہنچا دو۔

(۲۳۵۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَجُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخَادِمِهِ الْخُرْجِيُّ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا يُحْسِنُ إِلَّا اسْتِئْذَانَ فَقَوْلِي لَهُ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ قَالَ فَأَذِنَ أَوْ قَالَ فَدَخَلْتُ فَقُلْتُ بِمِ آتَيْنَا بِهِ قَالَ لَمْ آتِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ آتَيْتُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنْ تَدْعُوا اللَّاتَ وَالْعُزَّى وَأَنْ تُصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَأَنْ تَصُومُوا مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا وَأَنْ تَحُجُّوا الْبَيْتَ وَأَنْ تَأْخُذُوا مِنْ مَالٍ أَغْنِيَانِكُمْ فَتَرُدُّوَهَا عَلَى فَقَرَانِكُمْ قَالَ فَقَالَ هَلْ بَقِيَ مِنَ الْعِلْمِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ قَدْ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا يَلْمُهُ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيَنْزِلُ الْغَيْثُ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(۲۳۵۱۵) بنو عامر کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیتے ہوئے عرض کیا کہ کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خادمہ سے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ کہ یہ اچھے انداز میں اجازت نہیں مانگ رہا اور اس سے کہو کہ تمہیں یوں کہنا چاہیے ”السلام علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں“ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سن لیا چنانچہ میں نے عرض کیا السلام علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی اور میں اندر چلا گیا، میں نے پوچھا کہ آپ ہمارے پاس کیا پیغام لے کر آئے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو تمہارے پاس صرف خیر کا پیغام لے کر آیا ہوں اور وہ یہ کہ تم اللہ کی

عبادت کرو جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور تم لات وعزلی کو چھوڑ دو رات دن میں پانچ نمازیں پڑھو سال میں ایک مہینے کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو اپنے مالداروں کا مال لے کر اپنے ہی فقراء پر واپس تقسیم کر دو میں نے پوچھا کیا کوئی چیز ایسی بھی ہے جسے آپ نہیں جانتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہی خیر کا علم عطاء فرمایا ہے اور بعض چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا وہ پانچ چیزیں ہیں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے وہی بارش برساتا ہے وہی جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے؟ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائے گا؟ اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس علاقے میں مرے گا؟ بیشک اللہ بڑا جاننے والا باخبر ہے۔

(۲۳۵۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخَيَّمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ أَوْ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ مَنْصُورُ الشَّاكُّ إِنَّ رِيحَهَا تُوَجَّدُ مِنْ قَدْرِ سَبْعِينَ عَامًا [راجع: ۱۸۲۴۰].

(۲۳۵۱۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے، وہ جنت کی مہک بھی نہیں پاسکے گا، حالانکہ جنت کی مہک تو ستر سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جاسکتی ہے۔

(۲۳۵۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حُدَيْفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى الْقَمَرِ صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَرَأَيْتُهُ كَأَنَّهُ فَلَاقُ جَفْنَةٍ وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِنَّمَا يَكُونُ الْقَمَرُ كَذَلِكَ صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَرَأَيْتُهُ كَأَنَّهُ فَلَاقُ جَفْنَةٍ وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِنَّمَا يَكُونُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

(۲۳۵۱۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے شب قدر کی صبح کو چاند کی طرف دیکھا تو وہ آدھے پیالے کی طرح تھا۔ ابوالحق کہتے ہیں کہ چاند کی یہ صورت ۲۳ ویں شب کو ہوتی ہے۔

(۲۳۵۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي كَبْشَةَ يَخْطُبُ بِالشَّامِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْخَمْرِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْخَمْرِ إِنَّ شَرِبَهَا فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ

(۲۳۵۱۸) حضرت شرجیل بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے، اسے کوڑے مارو، دوسری مرتبہ پینے پر بھی کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پینے پر بھی کوڑے مارو، اور چوتھی مرتبہ پینے پر اسے قتل کر دو۔

(۲۳۵۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آلا أَدْلُكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ
الضُّعْفَاءُ الْمُتَطَلِّمُونَ ثُمَّ قَالَ آلا أَدْلُكُمْ عَلَى أَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ شَدِيدٍ جَعُظِرِي

(۲۳۵۱۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ آدمی جو کمزور ہو اور اسے دبایا جاتا ہو، کیا میں تمہیں اہل جہنم کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ بد خلق آدمی جو کینہ پرور اور متکبر ہو۔

(۲۳۵۲۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ
رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَمَشَّطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسِلِهِ أَوْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ
الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَلِيُغْتَرِفَا جَمِيعًا [راجع: ۱۷۱۳۶]

(۲۳۵۲۰) حمید حمیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات نبی ﷺ کے ایک صحابی سے ہوئی جنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال نبی ﷺ کی رفاقت پائی تھی، انہوں نے تین باتوں سے زیادہ کوئی بات مجھ سے نہیں کہی، نبی ﷺ نے فرمایا مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر سکتا ہے لیکن عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے، غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، اور روزانہ کنگھی (بناؤ سنگھار) نہ کرے۔

(۲۳۵۲۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ
عَطَاءٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ إِلَيْهِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أُحِبُّهُمَا فَأُحِبَّهُمَا

(۲۳۵۲۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اپنے جسم کے ساتھ حضراتِ حسین رضی اللہ عنہما کو چمٹاتے ہوئے دیکھا، اس وقت نبی ﷺ یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(۲۳۵۲۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أَحِبُّ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهُ فَأَحَبَّ
أَنْ يَنْسُكَ عَنْ وُلْدِهِ فَلْيَفْعَلْ

(۲۳۵۲۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے عقیقہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں عقوق (جس سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

(۲۳۵۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْكَافِرَ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

(۲۳۵۲۳) ایک جہنی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے اور مومن ایک آنت میں پیتا ہے۔

(۲۳۵۲۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتِبِ بْنِ جُبَيْرِ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمِ الرَّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَاءَ الْعَدُوُّ فَصَلَّى بِأَتْبَاقِهِ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَاءَ الْعَدُوُّ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ مَالِكٌ وَهَذَا أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَيَّ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ [صححه البخاری (۴۱۲۹) و صححه مسلم (۸۴۲)].

(۲۳۵۲۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ”جنہوں نے غزوة ذات الرقاع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز خوف پڑھی تھی“ مروی ہے کہ ایک گروہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف بندی کی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی، پھر کھڑے رہے حتیٰ کہ پیچھے والوں نے اپنی نماز مکمل کی اور واپس جا کر دشمن کے سامنے صف بستہ ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز میں سے باقی رہ جانے والی رکعت پڑھائی، پھر بیٹھے رہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ساتھ لے کر سلام پھیر دیا۔

(۲۳۵۲۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَمِّ لِي قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي قَوْلًا وَأَقِلُّ لَعَلِّي أَعْقِلُهُ قَالَ لَا تَغْضَبُ قَالَ فَعُدْتُ لَهُ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يَعُودُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبُ [انظر: ۲۳۵۵۰].

(۲۳۵۲۵) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میرے چچا زاد بھائی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آ جائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۲۶) حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَطْمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَا سَمِعْتُ أَبَاكَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْإِدْيِ يَلْعَبُ بِالنَّارِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي مَثَلُ الْإِدْيِ يَتَوَضَّأُ بِالْقَيْحِ وَدَمِ الْخِنْزِيرِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي

(۲۳۵۲۶) محمد بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عبد الرحمن سے کہا کہ آپ نے اپنے والد صاحب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنی ہو تو مجھے بھی سنائیے انہوں نے اپنے والد صاحب کے حوالے سے نقل کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص بارہ

ثانی کے ساتھ کھیلتا ہے پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو قئی اور خنزیر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے۔

(٢٣٥٢٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيْمِ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ فِي يَدِهِ أَوْ فِي يَدِ السُّلَمِيِّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ [راجع: ٢٣٤٦١].

(٢٣٥٢٧) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں "سبحان اللہ" نصف میزانِ عمل کے برابر ہے "الحمد لله" میزانِ عمل کو بھر دے گا "اللہ اکبر" کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(٢٣٥٢٨) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُوسٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ مُؤَدِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ صَلُّوا فِي الرَّحَالِ [راجع: ١٧٦٦٨].

(٢٣٥٢٨) ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے بتایا کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے نداء لگائی کہ لوگو! اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔

(٢٣٥٢٩) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنِ حَدَّثَنِي مَرْيَمُ ابْنَةُ إِيَّاسِ بْنِ الْبَكْرِ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ أَعْنَدِكَ ذَرِيرَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَدَعَا بِهَا فَوَضَعَهَا عَلَى بَثْرَةٍ بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُطْفِئِ الْكَبِيرِ وَمُكَبِّرِ الصَّغِيرِ أَطْفِئْ عَنِّي فَطُفِنْتُ [صححه الحاكم (٢٠٧/٤)]. قال شعيب: [سناده الى مريم صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين].

(٢٣٥٢٩) حضرت ایاس بن بکیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا کیا تمہارے پاس "ذریرہ" نامی خوشبو ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منگوا یا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پھنسیوں پر لگانے لگے پھر یہ دعا کی کہ اے بڑے کو بچانے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے اللہ! اس پھنسی کو دور فرما، چنانچہ وہ پھنسیاں دور ہو گئیں۔

(٢٣٥٣٠) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الرَّيَادِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ

إِنَّ السَّحُورَ بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمْوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَدْعُوهَا [راجع: ٢٣٥٠١].

(٢٣٥٣٠) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سحری کھا رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لئے اسے مت بھوڑا کرو۔

(٢٣٥٣١) حَدَّثَنَا أَسُودُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ اسْتَشْهَدَ عَلِيَّ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ قَالَ فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا

(٢٣٥٣١) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا تو سولہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر یہ گواہی دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کا میں محبوب ہوں، علی بھی اس کے محبوب ہیں۔

(٢٣٥٣٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَكْرِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِمِنَى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَنَحْنُ عِنْدَ يَدَيْهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ عِنْدَ الْجُمُرَةِ

(٢٣٥٣٢) بنو بکر کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان منی میں اپنی سواری پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو جمرات کے قریب تھا اور ہم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس تھے۔

(٢٣٥٣٣) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ سَلَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَهَا إِسْحَاقُ

(٢٣٥٣٣) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اے لوگو! تم اپنے اوپر ”جماعت“ کو لازم پکڑو، تفرقہ اور اختلاف سے بچو، تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

(٢٣٥٣٤) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ عُرْوَةَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصْنَعَ الْمَسَاجِدَ فِي دُورِنَا وَأَنْ نَصْلِحَ صُنْعَتَهَا وَنُطَهِّرَهَا

(٢٣٥٣٤) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(٢٣٥٣٥) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَلَامِ بْنِ عَمْرٍو الْيَشْكُرِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ فَأَصْلِحُوا إِلَيْهِمْ

وَاسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبَكُمْ وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبَهُمْ [راجع: ٢٠٨٥٧].

(٢٣٥٣٥) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں، تم ان کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، جن کاموں سے تم مغلوب ہو جاؤ، ان میں ان سے مدد لیا کرو اور جن کاموں سے وہ مغلوب ہو جائیں، تو تم ان کی مدد کیا کرو۔

(٢٣٥٣٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَلَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِخْوَانُكُمْ أَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ أَوْ فَأْضَلِحُوا إِلَيْهِمْ، وَاسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبَكُمْ وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا غَلَبَهُمْ [راجع: ٢٠٨٥٧]. [سقط من اليمينية].

(٢٣٥٣٥) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں، تم ان کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، جن کاموں سے تم مغلوب ہو جاؤ، ان میں ان سے مدد لیا کرو اور جن کاموں سے وہ مغلوب ہو جائیں، تو تم ان کی مدد کیا کرو۔

(٢٣٥٣٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَانَ بْنَ بِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْتَمُونَ يَبْصِرُونَ وَقَعَ سِهَامِيهِمْ [قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ٢٥٩/١). قال شعيب: صحيح لغيره].

(٢٣٥٣٦) قبیلہ اسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھ کر جب مدینہ منورہ کے کونے میں اپنے گھر کی طرف واپس ہوتے تو راستے میں اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

(٢٣٥٣٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ زَادَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ (قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ)؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَهُوَ يَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِي (قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ: اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) وَتَبَّ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَابُ الْغَفُورُ مِثْلَةَ مَرَّةٍ [أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (١٠٣) قال شعيب: إسناده صحيح].

(٢٣٥٣٧) ایک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سو مرتبہ یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے میرے پروردگار! مجھے معاف فرما اور میری توبہ کو قبول فرما، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا ہے انتہاء مغفرت کرنے والا ہے۔

(٢٣٥٣٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ. قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا فِي إِمْرَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا فِي سُوْقِ عُكَاظٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا، وَرَجُلٌ يَتَّبِعُهُ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا يُرِيدُ أَنْ يَصْدُقَكُمْ عَنْ إِلَهِيكُمْ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو جَهْلٍ. [انظر: ١٦٧٢٠].

(۲۳۵۳۸) اشعث بن سلیم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عکاظ کے میلے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا لوگو! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لو، کامیاب ہو جاؤ گے، اور اس کے پیچھے پیچھے ایک آدمی یہ کہتا جا رہا ہے کہ یہ شخص تمہیں تمہارے معبودوں سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے، بعد میں پتہ چلا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جہل تھے۔

(۲۳۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَعْوَرَ يُقَالُ لَهُ مَعْرُوفٌ وَأَنْتَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلِيمَةُ حَقٌّ وَالْيَوْمُ الثَّانِي مَعْرُوفٌ وَالْيَوْمُ الثَّلَاثُ سُمْعَةٌ وَرِيَاءٌ [راجع: ۲۰۵۹۰].

(۲۳۵۳۹) قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف میں ”معروف“ نام کے ایک صاحب تھے جن کی ایک آنکھ کام نہیں کرتی تھی، ان کا اصل نام زبیر بن عثمان تھا، وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ولیمہ برحق ہے، دوسرے دن کھلانا نیکی ہے اور تیسرے دن بھی کھلانا شہرت اور دکھاوے کے لئے ہے۔

(۲۳۵۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّعْرَاءِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ تُعْرَفُ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ بِتَحْرِيكِ لِحْيَتِهِ

(۲۳۵۴۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز ظہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا پتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک ہلنے سے ہوتا تھا۔

(۲۳۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ صَهْرًا لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ فَقَالَ يَا جَارِيَةَ انْتَبِزِي بَوْضُوءٍ لَعَلِّي أُصَلِّي فَأَسْتَرِيحَ فَرَأْنَا أَنْكُرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُمْ يَا بِلَالُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۸۶)]. قال شعيب رجاله ثقات.]

(۲۳۵۴۱) عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ہمراہ اپنے سرالی رشتہ داروں میں ”جو انصاری تھے“ گیا نماز کا وقت ہوا تو میزبان نے کہا اے باندی! وضو کا پانی میرے پاس لاؤ تا کہ میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کروں جب انہوں نے دیکھا کہ ہمیں اس بات پر تعجب ہو رہا ہے تو وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے بلال! کھڑے ہو اور ہمیں نماز کے ذریعے راحت مہیا کرو۔

(۲۳۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّكُوعُ الْحَبَشَةُ مَا تَرَكَوْكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْعَبَشَةِ

(۲۳۵۴۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تک حبشی تمہیں چھوڑے رہیں تم

انہیں چھوڑے رہو، کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ حبشیوں میں سے ایک چھوٹی پنڈلیوں والا آدمی نکالے گا۔

(۲۳۵۴۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِهِ جُرْحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُوا لَهُ طَبِيبَ بَنِي فَلَانٍ قَالَ فَدَعَوُهُ فَجَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَيَغْنِي الدَّوَاءُ شَيْنًا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَهَلْ أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا جَعَلَ لَهُ شِفَاءً

(۲۳۵۴۳) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو زخمی ہو گیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ بنو فلاں کے طبیب کو بلا کر اسے دکھاؤ، لوگوں نے اسے بلایا تو وہ آیا اور لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا علاج اسے کچھ فائدہ دے سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ! اللہ نے زمین میں کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی شفاء نہ رکھی ہو۔

(۲۳۵۴۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ذِي مِحْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُصَالِحُكُمْ الرُّومُ صَلَاحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُونَ وَهُمْ عَدُوًّا فَتَنْصَرُونَ وَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجِ ذِي تَلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيبًا فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدْفُقُهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَيَجْمَعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ [راجع: ۱۶۹۵۰].

(۲۳۵۴۴) حضرت ذوقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب رومی تم سے امن و امان کی صلح کر لیں گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے جنگ کرو گے، تم اس میں کامیاب ہو کر صحیح سالم، مال غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے، جب تم ”ذی تلول“ نامی جگہ پر پہنچو گے تو ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا اور وہ کھڑا ہو کر اسے جواب دے گا، وہیں سے رومی عہد شکنی کر کے جنگ کی تیاری کرنے لگیں گے۔

(۲۳۵۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مَدِينِيٌّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ آثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلٌ قَالَ ثُمَّ خَاصَّ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغِنَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّحَّةُ لِمَنْ اتَّقَى اللَّهَ خَيْرٌ مِنَ الْغِنَى وَطَيِّبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعَمِ

(۲۳۵۴۵) عبد اللہ بن حبیب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مجلس میں تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے، سر مبارک پر پانی کے اثرات تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو بہت خوش دیکھ رہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر لوگ

مالداری کا تذکرہ کرنے لگے، تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مالداری میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مالداری سے زیادہ بہتر چیز صحت ہے، اور دل کا خوش ہونا بھی نعمت ہے۔

(۲۳۵۴۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ طَافَ النَّاسُ بِهِ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكُذَّابَ الْمُضِلَّ وَإِنَّ رَأْسَهُ مِنْ بَعْدِهِ حُبُّكَ حُبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ لَسْتُ رَبَّنَا لَكِنَّ رَبَّنَا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ آتَيْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ [النظر: ۲۳۸۸۳].

(۲۳۵۴۶) ابو قلابہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جسے لوگوں نے اپنے حلقے میں گھیر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا (احادیث بیان کر رہا تھا) تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا جس کے سر میں پیچھے سے راستے بنے ہوں گے اور وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں سو جو شخص یہ کہہ دے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے ہمارا رب تو اللہ ہے ہم اسی پر توکل کرتے اور رجوع کرتے ہیں اور ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تو دجال کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوگا۔

(۲۳۵۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ جُرَيْجِ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَقِيتُ شَيْخًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ بِالْكُنَاسَةِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَّ خَمْسًا فِي يَدِهِ أَوْ فِي يَدِي فَقَالَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلأُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۲۳۴۶۱].

(۲۳۵۴۷) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں "سُبْحَانَ اللَّهِ" نصف میزانِ عمل کے برابر ہے "الْحَمْدُ لِلَّهِ" میزانِ عمل کو بھر دے گا "اللَّهُ أَكْبَرُ" کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۵۴۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ قَالَ بَيْنَمَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ آلا أَبَشْرُكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ أَتَذْكُرُ إِذْ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِكَ بَنِي سَعْدٍ أَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ أَنْتَ وَاللَّهِ مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا وَلَا أَسْمَعُ إِلَّا حُسْنًا فَإِنِّي رَجَعْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِكَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَحْنَفِ قَالَ فَمَا أَنَا لِشَيْءٍ أَرْجَى مِنِّي لَهَا

(۲۳۵۴۸) احنف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ بنو سلیم کا ایک آدمی مجھے ملا اور کہنے لگا کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اس نے کہا کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب نبی ﷺ نے مجھے آپ کی قوم بنو سعد کے

پاس اسلام کی دعوت دینے کے لئے بھیجا تھا اور آپ نے کہا تھا کہ بخدا! انہوں نے اچھی بات کہی اور اچھی بات ہی سنائی جب میں واپس بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے نبی ﷺ کو آپ کے اس قول کے متعلق بتایا تھا اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا اے اللہ! احنف کی مغفرت فرما یہ سن کر انہوں نے کہا کہ میرے پاس اس سے زیادہ پر امید کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲۳۵۴۹) حَدَّثَنَا بِهِزُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عَرَضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ نَبَتْ عَائِثَةَ قُتِلَ وَمَنْ لَا تُرِكَ [راجع: ۱۹۲۱۱].

(۲۳۵۴۹) قریظہ کے دو بیٹوں سے مروی ہے کہ غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر ہمیں نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو یہ فیصلہ ہوا کہ جس کے زیر ناف بال آگے آئے ہیں اسے قتل کر دیا جائے اور جس کے زیر ناف بال نہیں آگے اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔

(۲۳۵۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمِّ لَهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لِي قَوْلًا يَنْفَعُنِي وَأَقِيلُ لَعَلِّي آعِيهِ قَالَ لَا تَغْضَبُ فَعَادَ لَهُ مِرَارًا كُلَّ ذَلِكَ يُرْجِعُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَغْضَبُ [راجع: ۲۳۵۲۵].

(۲۳۵۵۰) احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کے چچا زاد بھائی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَالِدِي قَالَ غَدَوْتُ لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِجَمَاعَةٍ فِي السُّوقِ فَمِلْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهُمْ وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَصَفَ صِفَتِهِ قَالَ فَعَرَضْتُ لَهُ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَمِنَى فَرَفَعَ لِي فِي رَكْبٍ فَعَرَفْتُهُ بِالصِّفَةِ قَالَ فَهَتَفَ بِي رَجُلٌ يَا أَيُّهَا الرَّايِبُ خَلِّ عَنْ وُجُوهِ الرَّاكِبِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوا الرَّاكِبَ قَارِبٌ مَا لَهُ قَالَ فَجِنْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِرِمَامِ النَّاقَةِ أَوْ خِطَامِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي أَوْ خَبِّرْنِي بِعَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ أَوْ ذَلِكَ أَعْمَلَكَ أَوْ أَنْصَبَكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاغْضَبْ إِذَا أَوْ أَفْهَمْ تَعَبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَأْتِي إِلَى النَّاسِ مَا تُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْكَ وَتُكْرَهُ لِلنَّاسِ مَا تُكْرَهُ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْكَ خَلِّ زِمَامَ النَّاقَةِ أَوْ خِطَامِهَا قَالَ أَبُو قَطَنِ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْهُ أَوْ سَمِعْتُ مِنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۱۵۹۷۸].

(۲۳۵۵۱) عبد اللہ شکر بنی ہاشمیہ کہتے ہیں کہ جب کوفہ کی جامع مسجد پہلی مرتبہ تعمیر ہوئی تو میں وہاں گیا، اس وقت وہاں کھجوروں کے درخت بھی تھے اور اس کی دیواریں ریت جیسی مٹی کی تھیں، وہاں ایک صاحب یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ مجھے نبی ﷺ کے

حجۃ الوداع کی خبر ملی تو میں نے اپنے اونٹوں میں سے ایک قابل سواری اونٹ چھانٹ کر نکالا، اور روانہ ہو گیا، یہاں تک کہ عرفہ کے راستے میں ایک جگہ پہنچ کر بیٹھ گیا، جب نبی ﷺ سوار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کو آپ کے حلیہ کی وجہ سے پہچان لیا۔

اسی دوران ایک آدمی جو ان سے آگے تھا، کہنے لگا کہ سواریوں کے راستے سے ہٹ جاؤ، نبی ﷺ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اسے کوئی کام ہو، چنانچہ میں نبی ﷺ کے اتنا قریب ہوا کہ دونوں سواریوں کے سر ایک دوسرے کے قریب آ گئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے نجات کا سبب بن جائے؟ نبی ﷺ نے فرمایا واہ واہ! میں نے خطبہ میں اختصار سے کام لیا تھا اور تم نے بہت عمدہ سوال کیا، اگر تم سمجھ دار ہوئے تو تم صرف اللہ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، اب سواریوں کے لئے راستہ چھوڑ دو۔

(۲۳۵۵۲) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِحَنْدُبِ بْنِ بَايَعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى أَنْ أَقَاتِلَ أَهْلَ الشَّامِ قَالَ فَلَعَلَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَقُولَ أَفْتَانِي حَنْدُبٌ أَوْ أَفْتَانِي حَنْدُبٌ قَالَ قُلْتُ مَا أُرِيدُ ذَلِكَ إِلَّا لِنَفْسِي قَالَ أَفْتِدِ بِمَالِكَ قُلْتُ إِنَّهُ لَا يَقْبَلُ مِنِّي قَالَ إِنْ قَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَزَوْرًا وَإِنْ فَلَانًا أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقًا بِالْقَائِلِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّهُ فِيمَ قَتَلْتَنِي فَيَقُولُ فِي مُلْكِ فَلَانٍ فَاتَّقِ اللَّهَ لَا تَكُونَ ذَلِكَ الرَّجُلَ [راجع: ۱۶۷۱۷]

(۲۳۵۵۲) ابو عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حندب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، حندب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر بیچ جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر تموار کے جوہر دکھاؤں، اس پر حندب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(۲۳۵۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْجُمُوا عَلَيْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِهَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا [راجع: ۱۵۵۱۴]

(۲۳۵۵۳) عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا جب کسی علاقے میں طاعون کی وبا پھیل پڑے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو اب وہاں سے نہ نکلو اور اگر تمہاری غیر موجودگی میں یہ وبا پھیلے تو تم

اس علاقے میں مت جاؤ۔

(۲۳۵۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عُمَرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ مُؤَدَّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ يَقُولُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ [راجع: ۱۷۶۶۸].

(۲۳۵۵۳) ایک شخص کو نبی ﷺ کے مؤذن نے بتایا کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی، نبی ﷺ کے منادی نے نداء لگائی کہ لوگو! اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔

(۲۳۵۵۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَضْجَعَ أَضْحِيَّتَهُ لِيَذْبَحَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَعْنَى عَلَى ضَحِيَّتِي فَأَعَانَهُ

(۲۳۵۵۵) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کرنے کے لئے پہلو کے بل لٹایا تو ایک آدمی سے فرمایا کہ قربانی میں میرا ہاتھ بٹاؤ چنانچہ اس نے نبی ﷺ کا ہاتھ بٹایا۔

(۲۳۵۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرُو بْنُ حَنَّةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَالنَّبِيُّ فِي مَجْلِسٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَقَامِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي نَدَرْتُ لَنْ فَتَحَ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ وَالْمُؤْمِنِينَ مَكَّةَ لِأُصَلِّنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَإِنِّي وَجَدْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ هَاهُنَا فِي قُرَيْشٍ مُقْبِلًا مَعِيَ وَمُدْبِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ قَوْلَهُ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَصَلِّ ثُمَّ قَالَ الرَّابِعَةَ مَقَالَتَهُ هَذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَلِّ فِيهِ فَوَالِدِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَقَضَى عَنْكَ ذَلِكَ كُلَّ صَلَاةٍ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ [قال الألبانى: ضعيف الإسناد (أبوداود: ۳۳۰۶). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۵۵۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت نبی ﷺ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا، اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے نبی! میں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر اللہ نے آپ کو اور مسلمانوں کو مکہ مکرمہ پر فتح عطا فرمادی تو میں بیت المقدس جا کر نماز پڑھوں گا، مجھے شام کا ایک آدمی بھی مل گیا ہے جو یہاں قریش میں ہے وہ میرے ساتھ وہاں جائے گا اور واپس آئے گا، نبی ﷺ نے فرمایا تم وہ نماز یہیں پڑھ لو، اس

نے تین مرتبہ اپنی بات دہرائی، ہر مرتبہ نبی ﷺ نے یہی فرمایا کہ تم وہ نماز یہیں پڑھ لو، جب چوتھی مرتبہ ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور وہاں جا کر نماز پڑھ آؤ، اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اگر تم یہیں نماز پڑھ لیتے تو بیت المقدس کی تمام نمازیں یہاں ادا ہو جاتیں۔

(۲۳۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرُو بْنُ حَنَّةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ وَقَالَ هَاهُنَا فِي قُرَيْشٍ خَفِيرٌ لِي مُقْبِلًا وَمُذْبِرًا فَقَالَ هَاهُنَا فَصَلَّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۵۵۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ تم وہ نماز یہیں پڑھ لو۔

(۲۳۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ لَا تَغْضَبُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ فَفَكَّرْتُ حِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ [انظر: ۲۳۸۶۲].

(۲۳۵۵۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا آنا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيَ وَفِيهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَبْجُرُهُ قَالُوا فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينُ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۸۵)].

(۲۳۵۵۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور انہوں نے قمیصیں پہن رکھی ہیں، لیکن کسی کی قمیص چھاتی تک اور کسی کی اس سے نیچے تک ہے، جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے جو قمیص پہن رکھی تھی وہ زمین پر گھس رہی تھی، نبی ﷺ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! پھر آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ نبی ﷺ نے فرمایا دین۔

(۲۳۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ

مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ ابْنُ
طَاوُسٍ وَكَانَ أَبِي يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۵۶۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے اہل بیت یعنی ازواج
مطہرات اور اولاد پر اپنی رحمتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں بیشک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے اہل بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی برکتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں
بیشک تو قابل تعریف و بزرگی والا ہے۔

(۲۳۵۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَمَاطٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ حَدَّثَنِي
مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِرَجْمِ رَجُلٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَصَابَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَبَلَغَ
ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَهَلَّا تَرَكَتُمُوهُ

(۲۳۵۶۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے مکہ اور مدینہ کے درمیان رجم کر دیا
جائے، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگنے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟

(۲۳۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسِ الصَّنَعَانِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي فَتْحُ
قَالَ كُنْتُ أَعْمَلُ فِي الدَّيْنَبَادِ وَأَعَالِجُ فِيهِ فَقَدِمَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَمِيرًا عَلَى الْيَمَنِ وَجَاءَ مَعَهُ رِجَالٌ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَانِبِي رَجُلٌ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَهُ وَأَنَا فِي الزَّرْعِ أَصْرِفُ الْمَاءَ فِي الزَّرْعِ
وَمَعَهُ فِي كُمِهِ جَوْزٌ فَجَلَسَ عَلَيَّ سَاقِيَةً مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ يَكْسِرُ مِنْ ذَلِكَ الْجَوْزِ وَيَأْكُلُهُ ثُمَّ أَشَارَ إِلَيَّ فَفَجَّ
فَقَالَ يَا فَارِسِيُّ هَلُمَّ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لِفَتْحٍ أَتَضَمَّنُ لِي وَأَعْرِسُ مِنْ هَذَا الْجَوْزِ عَلَى هَذَا الْمَاءِ فَقَالَ
لَهُ فَتْحُ مَا يَنْفَعُنِي ذَلِكَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأُذُنِي هَاتَيْنِ مَنْ
نَصَبَ شَجَرَةً فَصَبَرَ عَلَى حِفْظِهَا وَالْقِيَامِ عَلَيْهَا حَتَّى تُشْمَرَ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُصَابُ مِنْ ثَمَرِهَا صَدَقَةٌ
عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ فَتْحُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَتْحُ
فَأَنَا أَضَمَّنُهَا فَمِنْهَا جَوْزُ الدَّيْنَبَادِ [راجع: ۱۶۷۰۲].

(۲۳۵۶۲) فتح کہتے ہیں کہ میں "دینباز" (علاقے کا نام) میں کام کاج کرتا تھا، اس دوران یعلی بن امیہ یمن کے گورنر بن کر آ
گئے، ان کے ساتھ کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آئے تھے، ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا، میں اس وقت اپنے کھیت میں پانی لگا
رہا تھا، اس آدمی کی جیب میں اخروٹ تھے، وہ پانی کی نالی پر بیٹھ گیا اور اخروٹ توڑ توڑ کر کھانے لگا، پھر اس شخص نے اشارے
سے مجھے اپنے پاس بلایا کہ اے فارسی! ادھر آؤ میں قریب چلا گیا تو وہ کہنے لگا کہ کیا تم مجھے اس بات کی ضمانت دے سکتے ہو کہ

اس پانی کے قریب اخروٹ کے درخت لگائے جاسکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ مجھے اس ضمانت سے کیا فائدہ ہوگا؟ اس شخص نے کہا کہ میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کوئی درخت لگائے اور اس کی نگہداشت اور ضروریات کا خیال رکھتا رہے تا آنکہ اس پر پھل آجائے تو جس چیز کو بھی اس کا پھل ملے گا، وہ اللہ کے نزدیک اس کے لئے صدقہ بن جائے گا۔

فنج نے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس شخص نے جواب دیا جی ہاں! اس پر فنج نے انہیں ضمانت دے دی اور اب تک وہاں کے اخروٹ مشہور ہیں۔

(۲۳۵۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَ مَكَانًا مِنْ دَارِ يَعْلَى نَسِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا قَالَ رَوْحٌ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ عَنْ أُمِّهِ [انظر: ۲۸۰۰۲]. [راجع: ۱۶۷۰۳].

(۲۳۵۶۳) عبد الرحمن بن طارق رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بھی دار یعلیٰ سے کسی جگہ تشریف لے جاتے تو قبلہ رخ ہو کر دعاء ضرور فرماتے۔

(۲۳۵۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِمِنَى وَنَزَلَهُمْ مَنَازِلَهُمْ وَقَالَ لِيُنْزِلِ الْمُهَاجِرُونَ هَاهُنَا وَأَشَارَ إِلَى مَيْسَرَةَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ لِيُنْزِلِ النَّاسُ حَوْلَهُمْ قَالَ وَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَفُتِحَتْ أَسْمَاعُ أَهْلِ مِنَى حَتَّى سَمِعُوهُ وَهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمُوا الْجُمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ [راجع: ۱۶۷۰۴].

(۲۳۵۶۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان منیٰ میں لوگوں کو ان کی جگہوں پر بٹھا کر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا مہاجرین یہاں اتریں، اور قبلہ کی دائیں جانب اشارہ فرمایا، اور انصار یہاں اتریں، اور قبلہ کی بائیں جانب اشارہ فرمایا، پھر لوگ ان کے آس پاس اتریں، پھر نبی ﷺ نے انہیں مناسک حج کی تعلیم دی، جس نے اہل منیٰ کے کان کھول دیئے اور سب کو اپنے اپنے پڑاؤ پر نبی ﷺ کی آواز سنائی دیتی رہی، میں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ٹھیکری کی کنکری جیسی کنکریوں سے جمرات کی رمی کرو۔

(۲۳۵۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذِ التَّيْمِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۱۶۷۰۶].

(۲۳۵۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٣٥٦٦) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ قَوْمٌ لَهُمْ عَهْدٌ فَمَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْهُمْ لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا [راجع: ١٦٧٠٧].

(٢٣٥٦٦) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب ذمیوں کی ایک قوم ہوگی، جو شخص ان میں سے کسی کو قتل کرے گا وہ جنت کی مہک بھی نہ سونگھ سکے گا، حالانکہ جنت کی مہک تو ستر سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جاسکتی ہے۔

(٢٣٥٦٧) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ صُهَيْبًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرٌ وَخُبْزٌ قَالَ اذْنُ فَكُلْ فَأَخَذَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْنِكَ رَمَدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَكَلُ مِنَ النَّاحِيَةِ الْأُخْرَى قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ١٦٧٠٨].

(٢٣٥٦٧) عبد الحمید بن صیفی رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھجوریں اور روٹی رکھی ہوئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب سے فرمایا کہ قریب آ جاؤ اور کھاؤ، چنانچہ وہ کھجوریں کھانے لگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں تو آشوب چشم ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دوسری جانب سے کھا رہا ہوں، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے۔

(٢٣٥٦٨) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطُونَ مِثْلَ أُجُورِ أَوْلِيهِمْ يُنْكِرُونَ الْمُنْكَرَ [راجع: ١٦٧٠٩].

(٢٣٥٦٨) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت (کے آخر) میں ایک قوم ایسی بھی آئے گی جنہیں پہلے لوگوں کی طرح اجر دیا جائے گا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو گناہ کی برائی کو بیان کریں گے۔

(٢٣٥٦٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا لَا أُعْطِيهِمْ شَيْئًا أَكَلَهُمْ إِلَى إِيْمَانِهِمْ مِنْهُمْ فَرَاتُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ مِنْ بَنِي عَجَلٍ [راجع: ١٦٧١٠].

(٢٣٥٦٩) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں میں کچھ بھی نہیں دیتا، بلکہ انہیں ان کے ایمان کے حوالے کر دیتا ہوں، انہی میں فرات بن حیان ہے، ان کا تعلق بنو عجل سے تھا۔

(٢٣٥٧٠) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ سَمَاكَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي

هَلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِإِدَى مِرَّةٍ سِوَى

[راجع: ۱۶۷۱۱].

(۲۳۵۷۰) بنو ہلال کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مالدار یا تندرست و توانا آدمی کے لئے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔

(۲۳۵۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُرِبَ لَهُ طَعَامٌ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ أَطْعَمْتُ وَأَسْقَيْتُ وَأَغْنَيْتُ وَأَقْنَيْتُ وَهَدَيْتُ وَاجْتَبَيْتُ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ مَا أُعْطَيْتُ [راجع: ۱۶۷۱۲].

(۲۳۵۷۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم ”جنہوں نے آٹھ سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی“ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانے کو پیش کیا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ کہہ کر شروع فرماتے تھے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے کہ اے اللہ! تو نے کھلایا پلایا، غناء اور روزی عطاء فرمائی، تو نے ہدایت اور زندگی عطاء فرمائی، تیری بخششوں پر تیری تعریف ہے۔

(۲۳۵۷۲) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَادُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ مُنِيبٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرَحَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِمِصْرَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۷۱۳].

(۲۳۵۷۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے، اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث معلوم ہوئی تو انہوں نے پہلے صحابی رضی اللہ عنہ کی طرف رخت سفر باندھا جو کہ مصر میں رہتے تھے، وہاں پہنچ کر ان سے پوچھا کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو سفر کرنے والے صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۵۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَاخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَا يَقُولُونَ إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْهَجْرَةَ لَا تَنْقَطِعُ مَا كَانَ الْجِهَادُ [راجع: ۱۶۷۱۴].

(۲۳۵۷۳) حضرت جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ ہجرت کا حکم ختم ہو گیا ہے، دوسرے حضرات کی رائے اس سے مختلف تھی، چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہجرت ختم ہو گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب تک جہاد باقی ہے، ہجرت ختم نہیں ہو سکتی۔

(۲۳۵۷۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ إِنْسَانٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَسَامَةَ الدَّمِّ فَأَقْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَنَسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ فِي دَمِ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ [راجع: ۱۶۷۱۵]

(۲۳۵۷۳) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قتل کے حوالے سے "قسامت" کا رواج تھا، نبی ﷺ نے اسے زمانہ جاہلیت کے طریقے پر ہی برقرار رکھا، اور چند انصاری حضرات کے معاملے میں "جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا اور انہوں نے یہودیوں کے خلاف دعویٰ کیا تھا" نبی ﷺ نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۳۵۷۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ الْقَعْقَاعِ يُحَدِّثُ رَجُلًا مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ رَمَقَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي ذَاتِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي [راجع: ۱۶۷۱۶]

(۲۳۵۷۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، نبی ﷺ یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما، مجھے ذاتی کشادگی عطا فرما، اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۲۳۵۷۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِجُنْدُبٍ إِنِّي قَدْ بَايَعْتُ هَؤُلَاءِ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ أَخْرُجَ مَعَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْتُونَ فَقَالَ افْتَدِ بِمَالِكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْتُونَ إِلَّا أَنْ أَضْرِبَ مَعَهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ جُنْدُبٌ حَدَّثَنِي فَلَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلْتَنِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ يَقُولُ عَلَامَ قَتَلْتَهُ قَالَ يَقُولُ قَتَلْتَهُ عَلَى مُلْكٍ فَلَانَ قَالَ فَقَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا [راجع: ۱۶۷۱۷]

(۲۳۵۷۶) ابو عمران رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، جندب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر بیچ جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر تلوار کے جوہر دکھاؤں، اس پر جندب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس

سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(۲۳۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُبُ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ بِالسُّقْيَا إِمَّا مِنَ الْحَرِّ وَإِمَّا مِنَ الْعَطَشِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ صَائِمًا حَتَّى آتَى كَدِيدًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَفْطَرَ وَأَفْطَرَ النَّاسُ وَهُوَ عَامُ الْفَتْحِ [راجع: ۱۵۹۹۸].

(۲۳۵۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا، اور مسلسل روزہ رکھتے رہے، پھر نبی ﷺ نے مقام کدید پہنچ کر پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے نوش فرمایا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا یہ فتح مکہ کا سال تھا۔

(۲۳۵۷۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْإِفْطَارِ وَقَالَ إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ عَدُوَّكُمْ فَتَقَوُّوا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَامُوا لِيَصِيَامَكَ فَلَمَّا آتَى الْكَدِيدَ أَفْطَرَ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ صَائِمٌ [راجع: ۱۵۹۹۸].

(۲۳۵۷۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ نے لوگوں کو ترکِ صیام کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے دشمن کے لئے قوت حاصل کرو، لیکن خود نبی ﷺ نے روزہ رکھ لیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا، اسی دوران کسی شخص نے بتایا کہ یا رسول اللہ! جب لوگوں نے آپ کو روزہ رکھے ہوئے دیکھا تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھ لیا، چنانچہ نبی ﷺ نے مقام کدید پہنچ کر پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے نوش فرمایا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا۔

(۲۳۵۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ وَحَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ يَتَخَلَّلُهَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا قَالَ وَأَبُو جَهْلٍ يَحْتَسِي عَلَيْهِ التُّرَابَ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَغُرَّتْكُمْ هَذَا عَنْ دِينِكُمْ فَإِنَّمَا يُرِيدُ لِيَتْرُكُوا آلِهَتَكُمْ وَلِيَتْرُكُوا اللَّاتَ وَالْعُزَّى قَالَ وَمَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا أِنَعَتْ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ بُرْدَيْنِ أَحْمَرَيْنِ مَرْبُوعٌ كَثِيرُ اللَّحْمِ حَسَنُ الْوَجْهِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ أبيضُ شَدِيدُ الْبَيَاضِ سَابِغُ الشَّعْرِ [راجع: ۱۶۷۲۰].

(۲۳۵۷۹) بنو مالک بن کنانہ کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو ذوالحجاز نامی بازار میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا، نبی ﷺ فرما رہے تھے لوگو! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کر لو تم کامیاب ہو جاؤ گے، اور ابو جہل مٹی اچھالتے ہوئے کہتا جاتا تھا لوگو! یہ تمہیں تمہارے دین سے بہکانہ دے، یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو اور لات و عزیٰ کو چھوڑ دو، لیکن نبی ﷺ اس کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے، ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے سامنے نبی ﷺ کا حلیہ بیان کیجئے، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے دوسرخ چادریں زیب تن فرما رکھی تھیں، درمیانہ قد تھا، جسم گوشت سے بھر پور تھا، چہرہ نہایت حسین و جمیل تھا، بال انتہائی کالے سیاہ تھے، انتہائی اجلی سفید رنگت تھی، اور گھنے بال تھے۔

(۲۳۵۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَا يَمُوتُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى يُسْتَخْلَفَ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ تَعْلَمُ ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ ثَلَاثَةَ مِنْ أَصْحَابِي وَزِنُوا فَوَزَنَ أَبُو بَكْرٍ فَوَزَنَ ثُمَّ وَزَنَ عُمَرُ فَوَزَنَ ثُمَّ وَزَنَ عُثْمَانُ فَانْقَصَ وَهُوَ صَالِحٌ [راجع: ۱۶۷۲۱].

(۲۳۵۸۰) اسود بن ہلال اپنی قوم کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کہا کرتا تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک خلیفہ نہیں بن جاتے، ہم اس سے پوچھتے کہ تمہیں یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی؟ تو وہ جواب دیتا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایک مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے تین صحابہ رضی اللہ عنہم کا وزن کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا جھک گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا بھی جھک گیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ہمارے ساتھی کا وزن کم رہا اور وہ نیک آدمی ہے۔

(۲۳۵۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ مُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَيْخٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَقَالَ أَمَا هَذَا فَقَدْ بَرِيءٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ وَإِذَا آخِرُ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۱۶۷۲۲].

(۲۳۵۸۱) ایک شیخ سے "جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے" مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلا تو نبی ﷺ کا گذر ایک آدمی پر ہوا جو سورہ کافرون کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو شرک سے بری ہو گیا، پھر دوسرے آدمی کو دیکھا وہ سورہ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کی برکت سے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

(۲۳۵۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْبَنَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ فُلَانِ ابْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَاكُمْ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ

(۲۳۵۸۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ آج تمہارے بھائی (شاہ حبشہ نجاشی) کا انتقال ہو گیا ہے، آؤ، صفیں باندھو، اور ان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۲۳۵۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَعِيبٍ عَنِ ابْنَةِ كُرْدَمَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرَ ثَلَاثَةَ مِنْ إِبِلِي قَالَ إِنْ كَانَ عَلَيَّ جَمْعٌ مِنْ جَمْعِ الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ عَلَيَّ عِيدٌ مِنْ عِيدِ الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ عَلَيَّ وَثْنٌ فَلَا وَإِنْ كَانَ عَلَيَّ غَيْرِ ذَلِكَ فَاقْضِ نَذْرَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَلَى أُمَّ هَذِهِ الْجَارِيَةِ مَشِيًّا أَفْتَمَشِي عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [راجع: ۱۵۵۳۵].

(۲۳۵۸۳) حضرت کروم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس منت کا حکم پوچھا جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مانی تھی؟ نبی ﷺ نے پوچھا کہ تم نے وہ منت کسی بت یا پتھر کے لئے مانی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں، بلکہ اللہ کے لئے مانی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم نے اللہ کے لئے جو منت مانی تھی اسے پورا کرو، بوانہ نامی جگہ پر جانور ذبح کرو اور اپنی منت پوری کر لو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بچی کی والدہ نے پیدل چلنے کی منت مانی تھی، کیا یہ بچی اس کی طرف سے چل سکتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

(۲۳۵۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ حَدَّثَنَا مَوْلَى لَيْزِيدَ بْنِ نِمْرَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نِمْرَانَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا مُقْعَدًا بِتَبُوكَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَنَانٍ أَوْ حِمَارٍ فَقَالَ قَطَعَ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا قَطَعَ اللَّهُ أَثَرَهُ فَأَقْعِدَ [راجع: ۱۶۷۲۵].

(۲۳۵۸۳) یزید بن نمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ایک اپاج آدمی سے ہوئی، میں نے اس کی وجہ اس سے پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ میں اپنے گدھے پر سوار ہو کر نبی ﷺ کے سامنے سے گزر گیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس نے ہماری نماز توڑ دی، اللہ اس کے پاؤں توڑ دے، اس وقت سے میں اپاج ہو گیا۔

(۲۳۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ بَدَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ قَالَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي بِمَا عَطَبَ مِنْهَا قَالَ أَنْحَرَهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ ضَعُهَا عَلَى صَفْحَتِهَا أَوْ عَلَى جَنْبِهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ [راجع: ۱۶۷۲۹].

(۲۳۵۸۵) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ”جو نبی ﷺ کی اونٹنی کی دیکھ بھال پر مامور تھے“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے انہیں کہیں بھیجا، میں کچھ دو جا کر واپس آ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی اونٹ مرنے والا ہو جائے تو آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کر لینا، پھر اس کے نعلوں کو خون میں تر کر کے اس کی پیشانی یا پہلو پر رکھ دینا، اور اس میں سے تم کھانا اور نہ ہی تمہارا کوئی رفیق کھائے۔

حَدِيثُ ابْنَةِ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنت ابوالحکم غفاری رضی اللہ عنہا کی حدیث

(۲۳۵۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيمٍ عَنْ أُمِّ ابْنَةِ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْخُلُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا أَبَعَدَ مِنْ صَنْعَاءَ [راجع: ۱۶۷۲۷].

(۲۳۵۸۶) بنت ابوالحکم غفاری رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بعض اوقات انسان جنت کے اتنا قریب پہنچ جاتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن پھر وہ کوئی ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ جنت سے اتنا دور چلا جاتا ہے کہ مثلاً مکہ مکرمہ کا صنعاء سے بھی زیادہ دور کا فاصلہ ہو۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۵۸۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كُرَاعُ شَاةٍ مُحْرَقٌ [راجع: ۱۶۷۲۸].

(۲۳۵۸۷) ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اے مومن عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پڑوسن کی بھیجی ہوئی کسی چیز کو ”خواہ وہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی ہو“ حقیر نہ سمجھے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۵۸۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الطَّوَافُ صَلَاةٌ فَإِذَا طُفْتُمْ فَأَقْلُوا الْكَلَامَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ ابْنُ بَكْرٍ [راجع: ۱۵۵۰۱].

(۲۳۵۸۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا طواف بھی نماز ہی کی طرح ہوتا ہے، اس لئے جب تم طواف کیا کرو تو گفتگو کم کیا کرو۔

(۲۳۵۸۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطَى الْعُلْيَا أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتِكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَذْنَاكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ الَّذِينَ أَصَابُوا فَلَانًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَجْنِي نَفْسُ عَلَيَّ أُخْرَى [راجع: ۱۶۷۳۰].

(۲۳۵۸۹) بنو یربوع کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو لوگوں سے گفتگو کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے، اپنی ماں، باپ، بہن، بھائی اور درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں پر خرچ کیا کرو، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بنو ثعلبہ بن یربوع ہیں، انہوں نے فلاں آدمی کو قتل کر دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

(۲۳۵۹۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنِ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا كُتِبَتْ لَهُ تَامَةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَتَمَّهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَتَكْمَلُوا بِهَا فَرِيضَتَهُ ثُمَّ الزَّكَاةُ كَذَلِكَ ثُمَّ تَوَخَّذُوا الْأَعْمَالَ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ [راجع: ۱۶۷۳۱].

(۲۳۵۹۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہوگی، اگر اس نے اسے مکمل اداء کیا ہوگا تو وہ مکمل لکھ دی جائیں گی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نوافل ملتے ہیں؟ کہ ان کے ذریعے فرائض کی تکمیل کر سکو، اسی طرح زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ہوگا اور دیگر اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

(۲۳۵۹۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَرَاهُمْ اللَّيْلَةَ إِلَّا سَيِّئُونَكُمْ فَإِنْ فَعَلُوا فَشِعَارُكُمْ حَمٍ لَا يُنْصَرُونَ [راجع: ۱۶۷۳۳].

(۲۳۵۹۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے لگتا ہے کہ آج رات دشمن شب خون مارے گا، اگر ایسا ہو تو تمہارا شعار حَمٍ لَا يُنْصَرُونَ کے الفاظ ہوں گے۔

(۲۳۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِلَامٌ تَدْعُو قَالَ ادْعُوا إِلَيَّ وَاللَّهِ وَحْدَهُ مَنْ إِذَا كَانَ بِكَ ضُرٌّ فَدَعْوَتُهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَمَنْ إِذَا أَصَابَكَ عَامٌ سَنَةٍ فَدَعْوَتُهُ أَنْبَتَ لَكَ وَمَنْ إِذَا كُنْتَ فِي أَرْضٍ فَفَرَّ فَأَصْلَلْتَ

فَدَعَوْتَهُ رَدَّ عَلَيْكَ قَالَ فَأَسْلَمَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَالَ أَوْصِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ لَا تَسُبَّنَّ شَيْئًا أَوْ قَالَ أَحَدًا شَكَ
الْحَكْمُ قَالَ فَمَا سَبَبْتُ شَيْئًا بَعِيرًا وَلَا شَاةً مُنْذُ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَزْهَدْ فِي
الْمَعْرُوفِ وَلَوْ بَسِطَ وَجْهَكَ إِلَيَّ أَحْيِكَ وَأَنْتَ تَكَلِّمُهُ وَأَفْرِغْ مِنْ دَلُوكَ فِي إِيَّائِي الْمُسْتَسْقَى وَاتَّزِرْ إِلَيَّ
نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلِي الْكُعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْبِزَارِ قَالَ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ
[راجع: ۱۶۷۳۳].

(۲۳۵۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور نبی ﷺ کو
مخاطب کر کے کہنے لگا کیا آپ ہی اللہ کے پیغمبر ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اس نے پوچھا کہ آپ کن چیزوں کی دعوت دیتے
ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اس اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں جو یکتا ہے، یہ بتاؤ کہ وہ کون سی ہستی ہے کہ جب تم پر کوئی
مصیبت آتی ہے اور تم اسے پکارتے ہو تو وہ تمہاری مصیبت دور کر دیتی ہے؟ وہ کون ہے کہ جب تم قحط سالی میں مبتلا ہوتے ہو
اور اس سے دعاء کرتے ہو تو وہ پیداوار ظاہر کر دیتا ہے؟ وہ کون ہے کہ جب تم کسی بیابان اور جنگل میں راستہ بھول جاؤ اور اس
سے دعاء کرو تو وہ تمہیں واپس پہنچا دیتا ہے؟

یہ سن کر وہ شخص مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا کسی چیز کو گالی نہ دینا، وہ
کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کسی اونٹ یا بکری تک کو گالی نہیں دی جب سے نبی ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی، اور نیکی
سے بے رغبتی ظاہر نہ کرنا، اگرچہ وہ بات کرتے ہوئے اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا ہی ہو، پانی مانگنے والے کے
برتن میں اپنے ڈول سے پانی ڈال دینا، اور تہبند نصف پنڈلی تک باندھنا، اگر یہ نہیں کر سکتے تو ٹخنوں تک باندھ لینا، لیکن تہبند کو
لٹکنے سے بچانا کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ کو تکبر پسند نہیں ہے۔

(۲۳۵۹۳) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُهَاجِرِ الصَّانِعِ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَعْينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَقَالَ أَمَا هَذَا
فَقَدْ بَرِيَءٌ مِنَ الشَّرِكِ وَسَمِعَ آخَرَ وَهُوَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَمَا هَذَا فَقَدْ غَفَرَ لَهُ [راجع: ۱۶۷۲۲].

(۲۳۵۹۳) ایک شیخ سے ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے“ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلا تو نبی ﷺ کا
گذر ایک آدمی پر ہوا جو سورہ کافرون کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو شرک سے بری ہو گیا، پھر دوسرے آدمی کو دیکھا
وہ سورہ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کی برکت سے اس کی بخشش ہوگی۔

(۲۳۵۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَوْ سَعْدَةَ بْنَ زُرَّارَةَ فِي حَلْقِهِ مِنَ الدُّبْحَةِ
وَقَالَ لَا أَدْعُ فِي نَفْسِي حَرَجًا مِنْ سَعْدٍ أَوْ سَعْدَةَ بْنِ زُرَّارَةَ [راجع: ۱۶۷۳۵].

(۲۳۵۹۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد یا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو کسی زخم کی وجہ سے داغا اور فرمایا میں ان کے لئے جس چیز میں صحت اور تندرستی محسوس کروں گا، اس تدبیر کو ضرور اختیار کروں گا۔

(۲۳۵۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رِجَالًا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُتِقَتِ الْأَمَةُ فَهِيَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَطَّأَهَا إِنْ شَاءَتْ فَارْقَتُهُ وَإِنْ وَطِنَهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا وَلَا تَسْتَطِيعُ فِرَاقَهُ [راجع: ۱۶۷۳۶].

(۲۳۵۹۵) چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی باندی کو آزادی کا پروانہ مل جائے تو اسے اختیار مل جاتا ہے ”بشرطیکہ اس نے اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو“ کہ اگر چاہے تو اپنے شوہر سے جدائی اختیار کر لے، اور اگر وہ اس سے ہمبستری کر چکا ہو تو پھر اسے یہ اختیار نہیں رہتا اور وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔

(۲۳۵۹۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُعْتِقَتِ الْأَمَةُ وَهِيَ تَحْتَ الْعَبْدِ فَأَمْرُهَا بِيَدِهَا فَإِنْ هِيَ أَقْرَتْ حَتَّى يَطَّأَهَا فَهِيَ أَمْرَانُهُ لَا تَسْتَطِيعُ فِرَاقَهُ [راجع: ۱۶۷۳۷].

(۲۳۵۹۶) چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کسی باندی کو آزادی کا پروانہ مل جائے تو اسے اختیار مل جاتا ہے ”بشرطیکہ اس نے اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو“ کہ اگر چاہے تو اپنے شوہر سے جدائی اختیار کر لے، اور اگر وہ اس سے ہمبستری کر چکا ہو تو پھر اسے یہ اختیار نہیں رہتا اور وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں

(۲۳۵۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ جَابِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ غَدَاةٍ وَهُوَ طَيِّبُ النَّفْسِ مُسْفِرُ الْوَجْهِ أَوْ مُشْرِقُ الْوَجْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ مُسْفِرَ الْوَجْهِ أَوْ مُشْرِقَ الْوَجْهِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي وَأَتَانِي رَبِّي اللَّيْلَةَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي أَيُّ رَبِّ قَالَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَوَجَدَتْ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى تَجَلَّى لِي مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَكَذَلِكَ نُرَى إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْآيَةَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ

يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قَالَ قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكُفَّارَاتُ قُلْتُ الْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ خِلَافَ الصَّلَوَاتِ وَإِبْلَغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ قَالَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيْوَمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَمِنْ الدَّرَجَاتِ طَيِّبُ الْكَلَامِ وَبَدَلُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرَكْتُ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً فِي النَّاسِ فَتَوَقَّفِي غَيْرَ مَفْتُونٍ [راجع: ۱۶۷۳۸]

(۲۳۵۹۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت تشریف لائے تو بڑا خوشگوار موڈ تھا اور چہرے پر بشارت کھیل رہی تھی، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کیفیت کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ آج رات میرے پاس میرا رب انتہائی حسین صورت میں آیا، اور فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عرض کیا لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعَدَيْكَ فرمایا ملا اعلیٰ کے فرشتے کس وجہ سے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نہیں جانتا (دو تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوا) پھر پروردگار نے اپنی ہتھیلیاں میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیں جن کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے اور چھاتی میں محسوس کی، حتیٰ کہ میرے سامنے آسمان وزمین کی ساری چیزیں نمایاں ہو گئیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ والی آیت تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد اللہ نے پھر پوچھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات کے بارے میں، فرمایا کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا جمعہ کے لئے اپنے پاؤں سے چل کر جانا، نماز کے بعد بھی مسجد میں بیٹھے رہنا، مشقت کے باوجود وضو مکمل کرنا، ارشاد ہوا کہ جو شخص یہ کام کر لے وہ خیر کی زندگی گزارے گا اور خیر کی موت مرگا اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

اور جو چیزیں بلند درجات کا سبب بنتی ہیں، وہ بہترین کلام، سلام کی اشاعت، کھانا کھلانا اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں، نماز پڑھنا ہے، پھر فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب نماز پڑھا کرو تو یہ دعاء کر لیا کرو کہ اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں، منکرات سے بچنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو میری طرف خصوصی توجہ فرما اور جب لوگوں میں کسی آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت عطا فرمادے۔

(۲۳۵۹۸) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِرَجْمِ رَجُلٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةَ خَرَجَ فَهَرَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا تَرَكَتُمُوهُ [راجع: ۱۶۷۰۱]

(۲۳۶۹۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے مکہ اور مدینہ کے درمیان رجم کر دیا جائے، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگنے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟

(۲۳۵۹۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ قُلْتُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ مَتَى جُعِلَتْ نَبِيًّا قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ [راجع: ۱۶۷۴۰].

(۲۳۶۹۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم ہی کے درمیان تھے۔

حَدِيثُ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنی سلیط کے ایک شیخ کی حدیثیں

(۲۳۶۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ شَيْخًا مِنْ بَنِي سَلِيطٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلِمَةً فِي شَيْءٍ أُصِيبَ لَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ وَعَلَيْهِ حَلَقَةٌ قَدْ أَطَافَتْ بِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ عَلَيْهِ إِزَارٌ قُطْنٌ لَهُ غَلِيظٌ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسْلِمُ أَحْوُ الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَحْذُلُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا يَقُولُ أَيُّ فِي الْقَلْبِ [راجع: ۱۶۷۴۱].

(۲۳۶۰۰) بنو سلیط کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے ان قیدیوں کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوا جو زمانہ جاہلیت میں پکڑ لیے گئے تھے، اس وقت نبی ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگوں نے حلقہ بنا کر آپ ﷺ کو گھیر رکھا تھا، نبی ﷺ نے ایک موٹی تہ بند باندھ رکھی تھی، نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اشارہ فرما رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے، وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے یعنی دل میں۔

(۲۳۶۰۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَعْرَابِيٌّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَخَافُ عَلَى قُرَيْشٍ إِلَّا أَنْفُسَهَا قُلْتُ مَا لَهُمْ قَالَ أَشْحَةٌ نَحْرَةٌ وَإِنْ طَالَ بِكَ عُمُرٌ لَتَنْظُرَنَّ إِلَيْهِمْ يَفْتِنُونَ النَّاسَ حَتَّى تَرَى النَّاسَ بَيْنَهُمْ كَالْغَنَمِ بَيْنَ الْحَوْضَيْنِ إِلَى هَذَا مَرَّةً وَإِلَى هَذَا مَرَّةً [راجع: ۱۶۷۴۲].

(۲۳۶۰۱) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے قریش کے متعلق خود انہی سے خطرہ ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم انہیں یہاں دیکھو گے اور عام لوگوں کو ان کے درمیان ایسے پاؤں گے جیسے دو حوضوں کے درمیان بکریاں ہوں جو کبھی ادھر جاتی ہیں اور کبھی ادھر۔

(۲۳۶۰۲) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ أَوْ عُمَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَوْجُ ابْنَةِ أَبِي لَهَبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ أَبِي لَهَبٍ

فَقَالَ هَلْ مِنْ لَهَبٍ [راجع: ۱۶۷۴۳].

(۲۳۶۰۲) بنت ابولہب کے شوہر کہتے ہیں کہ جب میں نے ابولہب کی بیٹی سے نکاح کیا تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تفریح کا کوئی سامان ہے؟

(۲۳۶.۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا حَيْثُ التَّمِيمِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنِ حَقٌّ وَأَصْدَقُ الطَّيْرِ الْفَالُ [راجع: ۱۶۷۴۴].

(۲۳۶۰۳) حیہ تمیمی رضی اللہ عنہ کے والد کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مردے کی کھوپڑی میں کسی چیز کے ہونے کی کوئی حقیقت نہیں، نظر لگ جانا برحق ہے اور سب سے سچا شگون فال ہے۔

(۲۳۶.۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابَانُ وَعَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ قَالَ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ قَالَ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمْرَتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ عَبْدٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ [راجع: ۱۶۷۴۵].

(۲۳۶۰۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ جا کر دوبارہ وضو کرو، دو مرتبہ یہ حکم دیا اور وہ ہر مرتبہ وضو کر کے آ گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ پہلے آپ نے اسے وضو کا حکم دیا پھر خاموش ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

سليمان بن عمرو کی اپنی والدہ سے روایتیں

(۲۳۶.۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَاَرْمُوهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقِرْيَاءَ عَلَيْهِ إِسْنَادُهُ يَزِيدُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ يَعْنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۱۸۵].

(۲۳۶۰۵) حضرت ام سلیمان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (میں نے دس ذی الحجہ کے دن نبی ﷺ کو لطن وادی سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا)، اس وقت آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا، ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچانا، اور جب جمرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی کنکریاں استعمال کرو۔

(۲۳۶.۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ الْأَزْدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حَيْثُ اَفَاضَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَعَلَيْكُمْ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ [راجع: ۲۷۶۵۲] (۲۳۶۰۶) حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عرفات سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم کر لو، اور جب جمرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی کنکریاں استعمال کرو۔

(۲۳۶۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ عُمَانَ ابْنَةِ سُفْيَانَ وَهِيَ أُمُّ بِنِي شَيْبَةَ الْأَكَابِرِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا شَيْبَةَ فَفَتَحَ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ وَرَجَعَ وَفَرَعَ وَرَجَعَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَجِبَ فَاتَاهُ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ قُرْنَا فَعَبَّيْهُ

(۲۳۶۱۰۷) حضرت ام عثمان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شیبہ کو بلایا اور خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا، بیت اللہ میں داخل ہوئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو کر چلے گئے تو شیبہ بھی واپس چلے گئے، اس اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قاصد شیبہ کو بلانے کے لئے دوبارہ آ گیا، وہ دوبارہ حاضر ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بیت اللہ میں ایک سینگ دیکھا ہے، تم اسے وہاں سے غائب کر دو، اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازیوں کو غافل کر دے۔

(۲۳۶۰۸) قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ أُمِّ عُمَانَ ابْنَةِ سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يُلْهِي الْمُصَلِّينَ [راجع: ۱۶۷۵۳].

(۲۳۶۰۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازیوں کو غافل کر دے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رضی اللہ عنہا

بنو سلیم کی ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۰۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ خَالِهِ مُسَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أُمِّ مَنْصُورٍ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَلَدَتْ عَامَّةَ أَهْلِ دَارِنَا أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَقَالَ مَرَّةً إِنَّهَا سَأَلَتْ عُثْمَانَ لِمَ دَعَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ قُرْنَى الْكَبْشِ حَيْثُ دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَنَسِيتُ أَنْ أَمْرَكَ أَنْ تُخَمَّرَهُمَا فَخَمَّرَهُمَا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيَ قَالَ سُفْيَانٌ لَمْ يَزَلْ قُرْنَا الْكَبْشِ فِي الْبَيْتِ حَتَّى احْتَرَقَ الْبَيْتُ فَاحْتَرَقَا [راجع: ۱۶۷۵۴].

(۲۳۶۰۹) بنو سلیم کی ایک خاتون ”جس نے بنو شیبہ کے اکثر بچوں کی پیدائش کے وقت دائی کا کام کیا تھا“ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ کو قاصد کے ذریعے بلایا، یا یہ کہ خود انہوں نے عثمان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیوں بلایا تھا؟

انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جب بیت اللہ میں داخل ہوا تھا تو میں نے مینڈھے کے دو سینگ وہاں دیکھے تھے، میں تمہیں یہ کہنا بھول گیا تھا کہ انہیں ڈھانپ دو، لہذا اب جا کر انہیں ڈھانپ دینا کیونکہ بیت اللہ میں کسی ایسی چیز کا ہونا مناسب نہیں ہے جو نمازی کو غافل کر دے، راوی کہتے ہیں کہ وہ دونوں سینگ خانہ کعبہ ہی میں رہے، اور جب بیت اللہ کو آگ لگی تو وہ بھی جل گئے۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا [راجع: ۱۶۷۵۵].

(۲۳۶۱۰) نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کاہن (نجومی) کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ ہوگی۔

(۲۳۶۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُنِيَ بِالْعَرَجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَانِمٌ مِنَ الْحَرِّ أَوْ الْعَطَشِ [راجع: ۱۵۹۹۸].

(۲۳۶۱۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو ”عرج“ نامی جگہ پر روزے کی حالت میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آكُلُ بِشِمَالِي وَكُنْتُ امْرَأَةً عَسْرَاءَ فَضْرَبَ يَدِي فَسَقَطَتِ اللَّقْمَةُ فَقَالَ لَا تَأْكُلِي بِشِمَالِكَ وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكَ يَمِينًا أَوْ قَالَ وَقَدْ أَطْلَقَ اللَّهُ يَمِينِكَ قَالَتْ فَتَحَوَّلْتُ شِمَالِي يَمِينِي فَمَا أَكَلْتُ بِهَا بَعْدُ [راجع: ۱۶۷۵۶].

(۲۳۶۱۲) ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی میرے یہاں تشریف لائے تو میں بائیں ہاتھ سے کھانا کھا

رہی تھی، میں ایک تنگ دست عورت تھی، نبی ﷺ نے میرے ہاتھ پر مارا جس سے لقمہ گر گیا اور فرمایا جب اللہ نے تمہارا داہنا ہاتھ بنایا ہے تو بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، چنانچہ میں نے دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کر دیا، اور اس کے بعد کبھی بھی بائیں ہاتھ سے نہیں کھایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ خُرَاعَةَ

ایک خزاعی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۶۱۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مَوْلَى لَهُمْ عَنْ مُزَاهِمِ بْنِ أَبِي مُزَاهِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خُرَاعَةَ يُقَالُ لَهُ مُحْرَشٌ أَوْ مُحْرَشٌ لَمْ يَكُنْ سُفْيَانُ يَقِفُ عَلَى اسْمِهِ وَرُبَّمَا قَالَ مُحْرَشٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا فَأَعْتَمَرْتُمْ رَجَعَ فَأَصْبَحَ بِهَا كَبَائِبٌ فَنظَرْتُ إِلَى ظَهْرِهِ كَأَنَّهَا سَبِيكَةٌ فِضَّةٍ [راجع: ۱۵۵۹۷].

(۲۳۶۱۳) حضرت محرش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جعرانہ سے رات کے وقت (عمرہ کی نیت سے) نکلے (رات ہی کو مکہ مکرمہ پہنچے) عمرہ کیا (اور رات ہی کو وہاں سے نکلے) اور جعرانہ لوٹ آئے، صبح ہوئی تو ایسا لگتا تھا کہ نبی ﷺ نے رات یہیں گزاری ہے، میں نے اس وقت نبی ﷺ کی پشت مبارک کو دیکھا، وہ چاندی میں ڈھلی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ

ایک ثقفی آدمی کی اپنے والد سے روایت

(۲۳۶۱۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ [راجع: ۱۶۷۵۸].

(۲۳۶۱۴) بنو ثقیف کے ایک آدمی کی اپنے والد سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پیشاب کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لیے۔

حَدِيثُ أَبِي جَبْرِةَ ابْنِ الضَّحَّاكِ عَنْ عُمُومَةَ لَهُ

ابو جبیرہ بن ضحاک کی اپنے چچاؤں سے روایت

(۲۳۶۱۵) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جَبْرِةَ ابْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمُومَةَ لَهَا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا لَهُ لَقَبٌ أَوْ لَقَبَانِ قَالَ فَكَانَ إِذَا دَعَا رَجُلًا بِلِقَابِهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَكْرَهُ هَذَا قَالَ فَزَلْتُمْ وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ [راجع: ۱۶۷۵۹].

جنہیں انسان راہِ خدا میں جہاد کے لئے تیار کرے، اس کی قیمت بھی باعثِ اجر، اس کی سواری بھی باعثِ اجر، اسے عاریت پر دینا بھی باعثِ اجر اور اس کا چارہ بھی باعثِ اجر ہے، ② وہ گھوڑے جو انسان کو تکبر کے خول میں جکڑ دیں اور وہ شرط پر انہیں دوڑ میں شریک کرے، اس کی قیمت بھی باعثِ وبال اور اس کا چارہ بھی باعثِ وبال ہے ③ وہ گھوڑے جو انسان کے پیٹ کے کام آئیں، عنقریب یہ گھوڑے اس کے فقر و فاقہ کو دور کرنے کا سبب بن جائیں گے۔ انشاء اللہ

حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ جَدَّتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

یحییٰ بن حصین کی اپنی دادی سے روایتیں

(۲۳۶۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُصَيْنِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا [راجع: ۱۶۷۶۳].

(۲۳۶۱۹) یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم پر کسی غلام کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق لے کر چلتا رہے تو تم اس کی بات بھی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

(۲۳۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا فِي الثَّلَاثَةِ وَالْمُقَصِّرِينَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ [راجع: ۱۶۷۶۴].

(۲۳۶۲۰) یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حلق کرانے والوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، تیسری مرتبہ لوگوں نے قصر کرنے والوں کو بھی دعا میں شامل کرنے کی درخواست کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی شامل فرمایا۔

(۲۳۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ الْأَسَدِيِّ عَنِ ابْنِ بَجَادٍ عَنْ جَدَّتِهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْفٍ شَاةٍ مُحْتَرِقٍ أَوْ مُحَرَّقٍ [راجع: ۱۶۷۶۵].

(۲۳۶۲۱) ابن بجاج اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سائل کو کچھ دے کر ہی واپس بھیجا کرو، خواہ وہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی ہو۔

حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنِ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

یحییٰ بن حصین کی اپنی والدہ سے روایت

(۲۳۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنِ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ مَا أَقَامَ فِيكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۶۷۶۶].

(۲۳۶۲۲) یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگو! اللہ سے ڈرو، اگر تم پر کسی غلام کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق لے کر چلتا رہے تو تم اس کی بات بھی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ مِنْ النَّبِيِّ

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَمُرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَتْ وَكَانَتْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اخْتَضِبِي تَتْرُكُ إِحْدَاكُنَّ الْخِضَابَ حَتَّى تَكُونَ يَدُهَا كَيْدِ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَا تَرَكَتِ الْخِضَابَ حَتَّى لَقِيتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَتْ لَتَخْتَضِبُ وَإِنَّهَا لَأَبْنَةُ ثَمَانِينَ [راجع: ۱۶۷۶۷].

(۲۳۶۲۳) ایک خاتون (جنہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے) کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا مہندی لگایا کرو، تم لوگ مہندی لگانا چھوڑ دیتی ہو اور تمہارے ہاتھ مردوں کے ہاتھ کی طرح ہو جاتے ہیں، میں نے اس کے بعد سے مہندی لگانا کبھی نہیں چھوڑی، اور میں ایسا ہی کروں گی تا آنکہ اللہ سے جا ملوں، راوی کہتے ہیں کہ وہ اسی سال کی عمر میں بھی مہندی لگایا کرتی تھیں۔

(۲۳۶۲۴) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ يَعْنِي ابْنَ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي نِفَالٍ الْمُرْنَبِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَّاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُوَيْطٍ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِي وَلَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ [راجع: ۱۶۷۶۸].

(۲۳۶۲۴) رباح بن عبدالرحمن اپنی دادی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضو نہ ہو، اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو اس میں اللہ کا نام نہ لے، اور وہ شخص اللہ پر ایمان رکھنے والا نہیں ہو سکتا جو مجھ پر ایمان رکھنے والا نہیں ہو سکتا جو انصار سے محبت نہ کرے۔

(۲۳۶۲۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُنَيْمٍ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَلَالِيُّ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي رَبِيعَةُ ابْنَةُ عِيَاضِ الْكِلَابِيَّةُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَلِيًّا

يَقُولُ كُلُّوا الرُّمَانَ بِشَحْمِهِ فَإِنَّهُ دِبَاغُ الْمَعِدَةِ

(۲۳۶۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انار کو چھلکے سمیت کھایا کرو کیونکہ یہ معدے کے لئے دباغت کا کام دیتا ہے۔

(۲۳۶۲۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَبَّاحٍ عَنْ أُشْرَسَ قَالَ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَدِّ وَالْجَزْرِ فَقَالَ إِنَّ مَلَكًا

مَوْكَلًا بِقَامُوسِ الْبَحْرِ فَإِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فَاصَتْ وَإِذَا رَفَعَهَا غَاصَتْ

(۲۳۶۲۶) اشرس کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سمندر کے مد و جزر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ

ایک فرشتہ سطح سمندر پر مامور ہے جب وہ سمندر میں اپنا پاؤں رکھتا ہے تو سمندر بہہ پڑتا ہے اور جب وہ اپنا پاؤں باہر نکالتا ہے

ہے تو سمندر نیچے چلا جاتا ہے۔

(۲۳۶۲۷) وَقَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَبَّاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُشْرَسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

(۲۳۶۲۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ أَنَّ مَرْيَمَ فَقَدَتْ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَدَارَتْ

بِطَلْبِهِ فَلَقِيَتْ حَائِكًا فَلَمْ يُرْشِدْهَا فَدَعَتْ عَلَيْهِ فَلَا تَزَالُ تَرَاهُ تَائِبًا فَلَقِيَتْ خَيْطًا فَأَرْشَدَهَا فَدَعَتْ لَهُ فَهُمْ

يُؤْنَسُ إِلَيْهِمْ أَى يُجْلَسُ إِلَيْهِمْ

(۲۳۶۲۸) موسیٰ بن ابی عیسیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گم ہو گئے، حضرت مریم علیہا السلام ان کی تلاش میں نکلیں تو راستے

میں ایک جولا ہا ملا لیکن وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کچھ نہ بتا سکا، حضرت مریم علیہا السلام نے اس کے لئے سخت الفاظ کہہ دیئے،

یہی وجہ ہے کہ تم جولا ہے کو ہمیشہ حیران پریشان دیکھو گے، پھر ایک درزی ملا جس نے ان کی رہنمائی کر دی، تو حضرت مریم علیہا السلام

نے اس کے حق میں دعا فرمائی اسی وجہ سے لوگ ان کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں۔

ثَانِي عَشْرَ الْأَنْصَارِ

حَدِيثُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي الْأَعْمَشَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ

صَلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ

الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ وَمَا مَرَّ بِأَيِّ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَسَأَلَ وَلَا آيَةَ عَذَابٍ إِلَّا

تَعَوَّذَ مِنْهَا [انظر: ۲۳۶۵۰، ۲۳۷۰۰، ۲۳۷۳۴، ۲۳۷۵۹].

(۲۳۶۲۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھی، نبی علیہ السلام اپنے رکوع میں ”سبحان

ربی العظیم اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گذرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گذرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۶۲۰) حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَتَيْتُهُ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ [صححه البخاری

(۶۲۴)، ومسلم (۲۷۳)، وابن خزيمة (۶۱)، وابن حبان (۱۴۲۴ و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۷)]. [انظر: ۲۳۶۳۵،

۲۳۶۳۷، ۲۳۸۰۸، ۲۳۸۱۶].

(۲۳۶۳۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر پانی منگوا یا جو میں لے کر حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

(۲۳۶۳۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا

قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُورُ فَأَهُ بِالسَّوَاكِ [صححه البخاری (۲۴۵)، ومسلم (۲۵۵)، وابن خزيمة (۱۳۶ و ۱۴۹)،

وابن حبان (۱۰۷۲ و ۱۰۷۵ و ۲۵۹۱)]. [انظر: ۲۳۷۰۲، ۲۳۷۵۸، ۲۳۸۰۹، ۲۳۸۵۱، ۲۳۸۵۴].

(۲۳۶۳۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔

(۲۳۶۳۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُدَيْرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِيهِ قَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبِيتَ فَأَسْفَلُ فَإِنْ أَبِيتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِيمَا دُونَ الْكُعْبَيْنِ

[قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۵۷۲، الترمذی: ۱۷۸۳، النسائی: ۲۰۶/۸)]. قال

شعیب: صحيح لغيره وهذا إسناد قوي]. [انظر: ۲۳۷۴۸، ۲۳۷۷۰، ۲۳۷۹۴].

(۲۳۶۳۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تہبند

باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۳۶۳۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ رُبَيْعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ وَقَالَ رَبِّ يَعْنِي قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

[قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۳۹۸)].

(۲۳۶۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے

اور یہ دعا پڑھتے کہ اے میرے پروردگار! مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھا کر جمع کرے گا۔

(۲۳۶۳۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ [انظر: ۲۳۶۶۵، ۲۳۸۱۳].

(٢٣٦٣٣) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے بعد آنے والے دو آدمیوں یعنی ابو بکر و عمر کی اقتداء کرنا۔
 (٢٣٦٣٥) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَذَهَبَتْ أَتْبَاعُهُ عَنْهُ فَقَدَّمَنِي حَتَّى قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَقَطَتْ عَلَيَّ أَبِي كَلِمَةً [راجع: ٢٣٦٣٠]
 (٢٣٦٣٥) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا، میں پیچھے ہٹنے لگا تو نبی ﷺ نے مجھے آگے رہنے کی تلقین کی، یہاں تک کہ..... امام احمد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ میرے والد سے ایک کلمہ ساقط ہو گیا ہے۔

(٢٣٦٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [صححه البخاری (٦٠٥٦)، ومسلم (١٠٥)]. [انظر: ٢٣٦٩٤، ٢٣٦٩٩، ٢٣٧٢٠، ٢٣٧٦٠، ٢٣٨١٤، ٢٣٨٢٧].

(٢٣٦٣٦) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔
 (٢٣٦٣٧) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ بَلَّغَهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَبُولُ فِي قَارُورَةٍ وَيَقُولُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضَ مَكَانَهُ قَالَ حُذَيْفَةُ وَدِدْتُ أَنْ صَاحِبَكُمْ لَا يَشُدُّ هَذَا التَّشْدِيدَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي تَتَمَاشَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتَنَا إِلَى سُبَاطَةٍ فَقَامَ يَبُولُ كَمَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فَذَهَبَتْ أَنْتَحَى عَنْهُ فَقَالَ أذُنُهُ فَذَنُوتُ مِنْهُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقْبِهِ [راجع: ٢٣٦٣٠].

(٢٣٦٣٧) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک شیشی میں پیشاب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیا کرتے تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری آرزو ہے کہ تمہارے یہ ساتھی اتنی سختی نہ کریں، مجھے یاد ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ چل رہے تھے، چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر اسی طرح پیشاب کیا جیسے تم میں سے کوئی کرتا ہے، میں پیچھے جانے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا قریب ہی رہو، چنانچہ میں آپ ﷺ کی پشت کی جانب قریب ہو گیا۔

(٢٣٦٣٨) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خُثَيْمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ صُهَيْبٍ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَعَامٍ لَمْ نَضَعْ أَيْدِينَ حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تَدْفَعُ فَذَهَبَتْ تَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا وَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّهَا يَدْفَعُ فَذَهَبَ يَضَعُ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ إِذَا لَمْ يُذَكَّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ

بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذَتْ بِيَدِهَا وَجَاءَ بِهَذَا الْأَعْرَابِيُّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدَيْهِمَا يَعْنِي الشَّيْطَانَ [صححه مسلم (۲۰۱۷)]. [انظر: ۲۳۷۶۵].

(۲۳۷۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانے میں شریک ہوتے تو اس وقت تک اپنے ہاتھ کھانے میں نہ ڈالتے جب تک ابتداء نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ فرماتے ایک مرتبہ اسی طرح ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں شریک تھے اسی اثناء میں ایک باندی آئی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دکھیل رہا ہے وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی آیا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دکھیل رہا ہے، وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ جب کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھتا ہے چنانچہ پہلے وہ اس باندی کے ساتھ آیا تا کہ اپنے لئے کھانے کو حلال بنا لے لیکن میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس دیہاتی کے ساتھ آیا تا کہ اس کے ذریعے اپنے لئے کھانے کو حلال بنا لے لیکن میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

(۲۳۶۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ [صححه مسلم (۲۹۳۴)].
[انظر: ۲۳۷۵۷].

(۲۳۶۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی بائیں آنکھ کافی ہوگی اس کے بال اون کی مانند ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی لیکن اس کی جہنم، درحقیقت جنت ہوگی اور جنت درحقیقت جہنم ہوگی۔

(۲۳۶۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ فَضَلَّتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ
عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ لَهَا الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا وَجُعِلَتْ صُفُوفُهَا عَلَى صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَا وَأُعْطِيَتْ هَذِهِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزِ تَحْتِ الْعَرْشِ لَمْ
يُعْطَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۵۲۲)]، وابن خزيمة
(۲۶۳ و ۲۶۴)، وابن حبان (۱۶۹۷)].

(۲۳۶۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے (مرفوعاً) مروی ہے کہ اس امت کو دیگر امتوں پر تین چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے اس امت کے لئے روئے زمین کو سجدہ گا اور باعث طہارت بنایا گیا ہے اس کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنائی گئی ہیں یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اور اس امت کو سورہ بقرہ کی آخری آیتیں عرش الہی کے نیچے ایک خزانے سے دی گئی ہیں اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۳۶۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ صَدَقَةٌ [صححه مسلم (١٠٠٥) وابن حبان (٣٣٧٨)]. [انظر: ٢٣٧٦٢،

٢٣٧٧١، ٢٣٨٣٤].

(٢٣٦٣١) حضرت حذيفة بن يمان رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(٢٣٦٤٢) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا آتَا مَتًّا فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ رِيحٌ عَاصِفٌ قَالَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا قَالَ فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي يَدِهِ قَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَوْفَكَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكَ [صححه البخاری (٦٤٨٠)، وابن حبان (٦٥١)]. [راجع: ٢٣٦٣٨].

(٢٣٦٣٢) حضرت حذيفة رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو گناہوں کے کام کرتا تھا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(٢٣٦٤٣) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ أَمْرِ النَّبُوءَةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [انظر: ٢٣٨٣٤].

(٢٣٦٣٣) حضرت حذيفة رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو پہلے امر نبوت میں سے جو کچھ حاصل ہوا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔

(٢٣٦٤٤) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرَهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجَلِّ كَجَمْرِ دَحْرَجَتِهِ عَلَى رِجْلِكَ تَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ لَمْ أَخَذْ حَصِيًّا فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتْبَاعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدُهُ وَأَظْرَفُهُ وَأَعْقَلُهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ حَبَّةٌ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ آتَى عَلِيٌّ زَمَانَ وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ لَنْ كَانَ مُسْلِمًا لِيرُدَّنَّ عَلَيَّ دِينَهُ وَلَنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لِيرُدَّنَّ عَلَيَّ سَاعِيهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ

لِأَبَايَعٍ مِنْكُمْ إِلَّا قَلِيلًا وَقَلِيلًا [صححه البحاری (۶۴۹۷) ومسلم (۱۴۳) وابن حبان (۶۷۶۲)] [النظر: ۲۳۶۴۵،

[۲۳۸۲۳، ۲۳۶۴۶]

(۲۳۶۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان کی ہیں جن میں سے ایک میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا کہ امانت انسان کے دلوں کے وسط میں اتری، پھر قرآن اترا، تو لوگوں نے قرآن و سنت کا علم حاصل کیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کے اٹھ جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کو نکال لیا جائے گا اور وہ صرف ایک نقطے کے برابر اس کے دل میں باقی رہ جائے گی، پھر جب دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے باقی ماندہ امانت بھی نکال لی جائے گی اور وہ ایسے رے جیسے کسی شخص کے پاؤں پر کوئی چھالا پڑ گیا ہو اور تم اس پر کوئی انگارہ ڈال دو تو وہ تمہیں پھولا ہوا نظر آئے گا لیکن اس میں کچھ نہیں ہوتا، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کچھ کنکریاں لے کر اسے اپنے پاؤں پر لڑھکا کر دکھایا۔

اس کے بعد لوگ ایک دوسرے سے خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا، حتیٰ کہ یوں کہا جایا کرے گا کہ بنو فلاں میں ایک امانت دار آدمی رہتا ہے، اسی طرح یوں کہا جائے گا کہ وہ کتنا مضبوط، ظرف والا اور غنظند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہ ہوگا، اور مجھ پر ایک زمانہ ایسا گذرا ہے کہ جب میں کسی سے بھی خرید و فروخت کرنے میں کوئی پرواہ نہ کرتا تھا، کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو وہ اپنے دین کی بنیاد پر اسے واپس لوٹا دیتا تھا اور اگر وہ عیسائی یا یہودی ہوتا تو وہ اپنے گورنر کی بنیاد پر واپس کر دیتا تھا، لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں آدمی سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں۔

(۲۳۶۴۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۳۶۴۴].

(۲۳۶۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۳۶۴۴].

(۲۳۶۳۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ دَخَلَ حُدَيْفَةُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي مِمَّا بِلَى أَبْوَابِ كِنْدَةَ فَجَعَلَ لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَلَا السُّجُودَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حُدَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ هَدَيْهِ صَلَاتِكَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ فَقَالَ لَهُ حُدَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مَتَّ وَهَدَيْهِ صَلَاتِكَ لَمَتَّ عَلَيَّ غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فِطَّرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ يُعَلِّمُهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لِيُخَفِّفُ فِي

صَلَاتِهِ وَإِنَّ لَيْتُمْ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ [صححه البخاری (۷۹۱)، وابن حبان (۱۸۹۴)].

(۲۳۶۳۷) زید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابواب کندہ کے قریب ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے وہ رکوع و سجود کامل نہیں کر رہا تھا جب نماز سے فارغ ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ چالیس سال سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے چالیس سال سے ایک نماز نہیں پڑھی اور اگر تم اسی نماز پر دنیا سے رخصت ہو جاتے تو تم اس فطرت پر نہ مرتے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی گئی تھی پھر وہ اسے نماز سکھانے لگے اور فرمایا انسان نماز ہلکی پڑھے لیکن رکوع و سجود مکمل کرے۔

(۲۳۶۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّ مِائَةٍ إِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ قَالَ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تَبْتَلُوا قَالَ فَأَبْتَلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا [صححه البخاری (۳۰۶۰)، ومسلم (۱۴۹)، وابن حبان (۶۲۷۳)].

(۲۳۶۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کے نام لیوا افراد کو شمار کر کے ان کی تعداد مجھے بتاؤ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے متعلق کوئی خطرہ ہے جبکہ ہم تو چھ سے سات سو کے درمیان ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے کہ تمہاری آزمائش کی جائے چنانچہ ہمارا امتحان ہوا تو ہم میں سے ہر آدمی چھپ کر ہی نماز پڑھ سکتا تھا۔

(۲۳۶۴۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَّرَاءُ يَكْذِبُونَ وَيُظْلِمُونَ فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكُذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضُ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكُذِبِهِمْ وَلَمْ يُعَنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضُ

(۲۳۶۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کچھ ایسے امراء بھی آئیں گے جو دروغ بیانی سے کام لیں گے اور ظلم کریں گے، سو جو آدمی ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کو سچ قرار دے گا اور ظلم پر ان کی مدد کرے گا، اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر بھی نہیں آسکے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ اور ظلم پر ان کی مدد نہ کرے تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر بھی آئے گا۔

(۲۳۶۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُسْتَوْرِدِ بْنِ أَحْنَفَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُقْرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ فَافْتَحَ الْبُقْرَةَ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ رَأْسَ الْمِائَةِ فَقُلْتُ يَرْكَعُ ثُمَّ مَضَى حَتَّى بَلَغَ الْمِائَتَيْنِ فَقُلْتُ يَرْكَعُ ثُمَّ مَضَى حَتَّى خْتَمَهَا قَالَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ قَالَ ثُمَّ افْتَحَ سُورَةَ

آلِ عُمَرََانَ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ قَالَ ثُمَّ افْتَحَ سُورَةَ النَّسَاءِ فَقَرَأَهَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ قَالَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ قَالَ وَكَانَ رُكُوعُهُ بِمَنْزِلَةِ قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ وَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا عَذَابٌ تَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَنْزِيهٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبَّحَ [صححه مسلم (۷۷۲) وابن خزيمة (۵۴۲) وابن حبان (۱۸۹۷)] [راجع: ۲۳۶۲۹]

(۲۳۶۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی، جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے، میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گذرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گذرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۶۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ لَيْثِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكْلٍ وَعَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ وَعَنْ سُلَيْكِ بْنِ مِسْحَلِ الْغِفَارِيِّ قَالُوا خَرَجَ عَلَيْنَا حَذِيفَةُ وَنَحْنُ نَتَحَدَّثُ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَكَلِّمُونَ كَلَامًا إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّفَاقَ

(۲۳۶۵۱) متعدد تابعین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم باتیں کر رہے تھے وہ فرمانے لگے کہ تم لوگ ایسی باتیں کر رہے ہو جنہیں ہم لوگ نبی ﷺ کے زمانے میں ”نفاق“ شمار کرتے تھے۔

(۲۳۶۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ عَنْ حَذِيفَةَ فِي الَّذِي يَقْعُدُ فِي وَسْطِ الْحَلْقَةِ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ أَوْ لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه الحاكم (۲۸۱/۴)].

وقال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۸۲۶، الترمذی: ۲۷۵۳). [راجع: ۲۳۷۹۸].

(۲۳۶۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھتا ہے وہ نبی ﷺ کی زبانی ملعون قرار دے دیا گیا ہے۔ (۲۳۶۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَأَهْوَى إِلَيْهِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي جُنُبٌ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ [صححه

مسلم (۳۷۲)، وابن حبان (۱۳۶۹)]. [انظر: ۲۳۸۱۱].

(۲۳۶۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی، نبی ﷺ نے ان کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کیا کہ میں اختیاری طور پر ناپاک ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۲۳۶۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ [قال الألبانی: صحیح

(أبو داود: ۴۹۸۰). قال شعيب: صحیح وإسناده ثقات غیر أنه منقطع]. [انظر: ۲۳۷۲۷، ۲۳۷۲۳].

(۲۳۶۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۶۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ صُهَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ بِلَالِ الْعَبْسِيِّ قَالَ قَالَ حُدَيْفَةُ مَا أَخْبِيَّةُ بَعْدَ أَخْبِيَّةٍ كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ مَا يُدْفَعُ عَنْهُمْ مَا يُدْفَعُ عَنْ أَهْلِ هَذِهِ الْأَخْبِيَّةِ وَلَا يُرِيدُ بِهِمْ قَوْمٌ سِوَانَا إِلَّا أَنَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ عَنْهُمْ

(۲۳۶۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان خیموں کے بعد کوئی خیمہ نہ رہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں تھے اور جس طرح ان کا دفاع ہوا کسی اور کا دفاع نہ ہو سکا اور جب بھی کوئی قوم ان کے ساتھ برا ارادہ کرتی تو کوئی نہ کوئی چیز انہیں اپنی طرف مشغول کر لیتی تھی۔

(۲۳۶۵۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِدِي قَرْدٍ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا يُوَارِي الْعَدُوَّ وَصَفًّا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هُوَلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هُوَلَاءِ وَهُوَلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هُوَلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى [راجع: ۲۰۶۳].

(۲۳۶۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے ایک علاقے میں جس کا نام ”ذی قرد“ تھا، نماز خوف پڑھائی، لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لئے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی۔

(۲۳۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبْرِسْتَانَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ فَقَالَ حُدَيْفَةُ أَنَا فَقَالَ سُفْيَانُ فَوَصَفَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [صححه

ابن حزيمة (۱۳۴۳)، وابن حبان (۱۴۵۲ و ۲۴۲۵) والحاكم (۳۳۵/۱). قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۱۲۴۶،

النسائی: ۱۶۷/۳ و ۱۶۸). [انظر: ۲۳۷۸۱].

(۲۳۶۵۷) ثعلبہ بن زہد م کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلوٰۃ الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے پھر انہوں نے بعینہ وہی طریقہ بیان کیا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

(۲۳۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَابِ وَآيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ [انظر: ۲۳۷۰۳، ۲۳۷۴۹، ۲۳۷۶۶، ۲۳۷۹۳، ۲۳۸۳۰، ۲۳۸۵۸].

(۲۳۶۵۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم و دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(۲۳۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمِ الْعَبْسِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّعْيِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن (ابن ماجہ ۱۴۷۶، الترمذی: ۹۸۶). [إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۳۸۴۸].

(۲۳۶۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے مرنے کا چیخ و پکار کے ساتھ اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [صححه البخاری (۶۳۱۲)، وابن حبان (۵۵۳۲ و ۵۵۳۹)]. [انظر: ۲۳۶۷۵، ۲۳۷۶۱، ۲۳۷۸۳، ۲۳۷۹۹].

(۲۳۶۶۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۳۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ جَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينًا وَقَالَ وَكَيْعٌ مَرَّةً أَمِينًا قَالَ سَابَعْتُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ قَالَ فَتَشَرَّفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ [صححه البخاری (۳۷۴۵)، ومسلم (۲۴۲۰)، وابن حبان (۶۹۹۹)]. [انظر: ۲۳۷۶۹، ۲۳۷۸۹، ۲۳۷۹۹].

(۲۳۶۶۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ عاقب اور سید نامی دو آدمی آئے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی

کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔

(۲۳۶۶۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي يَعْنِي حُدَيْفَةَ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ فَقَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَمَنْ قَرَأَ مِنْهُمْ عَلَى حَرْفٍ فَلْيَقْرَأْ كَمَا عَلِمَ وَلَا يَرْجِعْ عَنْهُ قَالَ أَبِي وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ إِنَّ مِنْ أُمَّتِكَ الضَّعِيفَ فَمَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ [انظر: ۲۳۸۰۲].

(۲۳۶۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل امین نبی ﷺ سے ملاقات کے لئے آئے اس وقت نبی ﷺ "احجار المراء" نامی جگہ میں تھے اور عرض کیا کہ آپ کی امت کے لوگ قرآن کریم کو سات حروف پر پڑھ سکتے ہیں ان میں سے جو شخص کسی خاص قراءت کے مطابق اسے پڑھنا چاہے تو اسی طرح پڑھے جیسے اسے سکھایا گیا ہو اور اس سے رجوع نہ کرے۔

(۲۳۶۶۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ حِفْظُهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَالَ حُدَيْفَةُ فَإِنِّي لَأَرَى أَشْيَاءَ قَدْ كُنْتُ نَسِيْتُهَا فَأَعْرِفُهَا كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ وَجَهَ الرَّجُلِ قَدْ كَانَ غَائِبًا عَنْهُ يَرَاهُ فَيَعْرِفُهُ وَقَالَ وَكَيْعٌ مَرَّةً فَرَأَاهُ فَعَرَفَهُ [صححه البخاری (۶۶۰۴)، ومسلم (۲۸۹۱)، وابن حبان (۶۶۳۶)، والحاكم (۴۸۷/۴)]. [انظر: ۲۳۶۹۸، ۲۳۷۹۷].

(۲۳۶۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک پیش آنے والا کوئی واقعہ ایسا نہ چھوڑا جو اسی جگہ کھڑے کھڑے بیان نہ کر دیا ہو جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا اور میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جو میں بھول چکا ہوتا ہوں لیکن پھر انہیں دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی آدمی غائب ہو اور دوسرا آدمی اسے دیکھ کر اسے اس کے چہرے سے ہی پہچان لیتا ہے۔

(۲۳۶۶۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ هِلَالٌ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عَنْ مَسْحِ الْحَصَا فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دَعٌ [انظر: ۲۳۸۱۲].

(۲۳۶۶۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال پوچھا ہے حتیٰ کہ کنکر یوں، کو دوران نماز برابر کرنے کا مسئلہ بھی پوچھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ اسے برابر کر لو ورنہ چھوڑ دو۔

(۲۳۶۶۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرَبِيعِ عَنْ رَبِيعِ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فَيَكُمُ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ عَمَارٍ وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدَّقُوهُ [قال الألبانی: (ابن

ماجة: ۹۷، الترمذی: ۳۶۶۲ و ۳۶۶۳). قال شعيب: حسن بطرقه وشواهدہ دون (تمسکوا عمار) وهذا إسناد ضعيف. [راجع: ۲۳۶۳۴].

(۲۳۶۶۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعود تم سے جو بات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۲۳۶۶۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عْتَبَةَ عَنِ ابْنِ لِحْدَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا لِرَجُلٍ أَصَابَتْهُ وَأَصَابَتْ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ [انظر: ۲۳۷۸۶].

(۲۳۶۶۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے لئے دعا فرماتے تھے تو اس دعا کے اثرات اسے اس کی اولاد کو اور اس کے پوتوں تک کو پہنچتے تھے۔

(۲۳۶۶۷) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا رَزِينُ بْنُ حَبِيبٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِي الرَّقَادِ الْعَبْسِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لِيَتَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ بِهَا مُنَافِقًا وَإِنِّي لَأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فِي الْمَجْلِسِ عَشْرَ مَرَّاتٍ [راجع: ۲۳۷۰۱].

(۲۳۶۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں بعض اوقات انسان کوئی جملہ بولتا تھا اور اس کی وجہ سے منافق ہو جاتا تھا، اور اب ایک ایک مجلس میں اس طرح کے دسیوں کلمات میں روزانہ سنتا ہوں۔

(۲۳۶۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنَ الدَّجَالِ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنِ مَاءٌ أبيضٌ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنِ نَارًا تَأْجَجُ فَإِنْ أَدْرَكَنَّ وَاحِدًا مِنْكُمْ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَلْيَغْمِضْ ثُمَّ لِيُطَاطِءْ رَأْسَهُ فَلْيَشْرَبْ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ [صححه مسلم (۲۹۳۴)].

[انظر: ۲۳۷۲۷، ۲۳۸۳۲].

(۲۳۶۶۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ کسی نے پونچھ دی ہوگی اس پر

ایک موٹا ناخنہ ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر کاتب وغیر کاتب مسلمان پڑھ لے گا۔

(۲۳۶۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ أَمْسِ سَأَلَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ فَقَالُوا نَحْنُ سَمِعْنَاهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالُوا أَجَلُ قَالَ لَسْتُ عَنْ تِلْكَ أَسْأَلُ تِلْكَ يُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِيَّايَ يُرِيدُ قُلْتُ أَنَا قَالَ لِي أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ قَالَ قُلْتُ تُعْرَضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ عَرْضَ الْحَصِيرِ فَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نِكْتَتْ فِيهِ نِكْتَةٌ بَيْضَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نِكْتَتْ فِيهِ نِكْتَةٌ سَوْدَاءُ حَتَّى يَصِيرَ الْقَلْبُ عَلَى قَلْبَيْنِ أَبْيَضٍ مِثْلِ الصَّفَا لَا يَصُرُهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتْ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرِ أَسْوَدَ مُرْبَدٍّ كَالْكُوزِ مُخْجِبًا وَأَمَالَ كَفَّهُ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ [صححه البخارى (۵۲۵)، ومسلم (۱۴۴)]. [انظر: ۲۳۶۶۴، ۲۳۸۳۳].

(۲۳۶۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے، ان کا کہنا ہے کل گذشتہ جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگوں میں سے کس نے فتنوں کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ہم سب ہی نے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے اہل خانہ اور مال سے متعلق ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، اس کا کفارہ تو نماز روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں، ان فتنوں کے بارے تم میں سے کسی نے نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح پھیل جائیں گے؟

اس پر لوگ خاموش ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ اس کا جواب وہ مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ ارشاد سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا یقیناً تم نے ہی سنا ہوگا، میں نے عرض کیا کہ دلوں کے سامنے فتنوں کو اس طرح پیش کیا جائے گا جیسے چٹائی کو پیش کیا جائے، جو دل ان سے نامانوس ہوگا اس پر ایک سفید نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل اس کی طرف مائل ہو جائے گا اس پر ایک کالا دھبہ پڑ جائے گا، حتیٰ کہ دلوں کی دو صورتیں ہو جائیں گی، ایک تو ایسا سفید جیسے چاندی ہو اسے کوئی فتنہ ”جب تک آسمان وزمین رہیں گے“ نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا ایسا کالا سیاہ جیسے کوئی شخص کٹورے کو اوندھا دے اور ہتھیلی پھیلا دے، ایسا شخص کسی نیکی کو نیکی اور کسی گناہ کو گناہ نہیں سمجھے گا سوائے اسی چیز کے جس کی طرف اس کی خواہش کا میلان ہو۔

(۲۳۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا

أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ [صححه مسلم (۲۸۹۱)].

(۲۳۶۷۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے قیامت تک پیش آنے والے واقعات کے متعلق بتا دیا ہے اور اس کے متعلق کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو میں نے نبی ﷺ سے پوچھ نہ لی ہو البتہ یہ بات نہیں پوچھ سکا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز نکال دے گی۔

(۲۳۶۷۱) حَدَّثَنَا بَهْزُ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ أَتَيْتُ الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ قَالَ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ قَالَ قُلْنَا بَنُو لَيْثٍ قَالَ فَسَأَلْنَاهُ وَسَأَلْنَا ثُمَّ قُلْنَا أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُدَيْفَةَ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى قَافِلِينَ وَغَلَّتِ الدَّوَابُّ بِالْكُوفَةِ فَاسْتَأْذَنْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي أَبَا مُوسَى فَأَذِنَ لَنَا فَقَدِمْنَا الْكُوفَةَ بَاكِرًا مِنَ النَّهَارِ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي إِنِّي دَاخِلُ الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَتِ السُّوقُ خَرَجْتُ إِلَيْكَ قَالَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا فِيهِ حَلْقَةٌ كَأَنَّمَا قُطِعَتْ رُئُوسُهُمْ يَسْتَمِعُونَ إِلَى حَدِيثِ رَجُلٍ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ إِلَيَّ جَنِبِي قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبْصَرِيٌّ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ لَوْ كُنْتُ كُوفِيًّا لَمْ تَسْأَلْ عَنْ هَذَا هَذَا حُدَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْبِقَنِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ يَا حُدَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هُدْنَةٌ عَلَى دَخْنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْدَاءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهُدْنَةُ عَلَى دَخْنٍ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرْجِعْ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فِتْنَةٌ عَمِيَاءُ صَمَاءٌ عَلَيْهَا دُعَاءُ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَنْ تَمُوتَ يَا حُدَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاصُ عَلَى جِذْلِ خَيْرٍ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ [انظر: ۲۳۸۱۹، ۲۳۸۲۰، ۲۳۸۲۱، ۲۳۸۲۲، ۲۳۸۲۴].

(۲۳۶۷۱) نصر بن عاصم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بنولیت کے ایک گروہ کے ساتھ یشکری کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کون لوگ ہیں؟ ہم نے بتایا بنولیت ہیں، ہم نے ان کی خیریت دریافت کی اور انہوں نے ہماری خیریت معلوم کی پھر ہم نے کہا کہ ہم آپ کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آ رہے تھے کوفہ میں جانور بہت مہنگے ہو گئے تھے میں نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اجازت لی انہوں نے ہمیں اجازت دے دی چنانچہ ہم صبح سویرے کوفہ پہنچ گئے میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میں مسجد کے اندر ہوں جب بازار کھل جائے گا تو میں آپ کے پاس آ جاؤں گا۔

میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں وہ ایک آدمی کی

حدیث کو بڑی توجہ سے سن رہے تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، اسی دوران ایک اور آدمی آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا، میں نے اس سے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ بصرہ کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ اگر آپ کوئی ہوتے تو ان صاحب کے متعلق سوال نہ کرتے، یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق، کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتی، ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا، میں نے پھر اپنا سوال دہرایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا، اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے، اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مرو کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو، یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

(۲۳۶۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى حُدَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ لِيَأْتِيَ سَارَ النَّاسُ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ يَا رَبِيعُ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ قَالَ قُلْتُ عَنْ أَيْتِي بِالِهِمْ تَسْأَلُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَمَّيْتُ رَجُلًا فِيمَنْ خَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَاسْتَدَلَّ الْإِمَارَةَ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [انظر: ۲۳۶۷۳،

۲۳۶۷۷، ۲۳۸۴۵]

(۲۳۶۷۲) ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے، میں مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا کہ آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟ میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے، وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۲۳۶۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ أَتَاهُ بِالْمَدَائِنِ

قَدْ كَرَّهَ [راجع: ۲۳۶۷۲].

(۲۳۶۷۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ فَاَنْطَلَقْتُ أَوْ اَنْطَلَقْنَا فَلَقِينَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمْ يَدْخُلَاهُ قَالَ قُلْتُ بَلْ دَخَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتِنِذِ وَصَلَّى فِيهِ قَالَ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَعُ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُكَ قَالَ قُلْتُ أَنَا زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ فَمَا عَلِمُكَ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ لَيْلَتِنِذِ قَالَ قُلْتُ الْقُرْآنُ يُخْبِرُنِي بِذَلِكَ قَالَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فَلَحَ أَقْرَأُ قَالَ فَقَرَأْتُ سُبْحَانَ الَّذِي أُسْرِيَ بَعْبِدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَلَمْ أَجِدْهُ صَلَّى فِيهِ قَالَ يَا أَصْلَعُ هَلْ تَجِدُ صَلَّى فِيهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَاللَّهِ مَا صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتِنِذِ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنْتُ عَلَيْكُمْ صَلَاةً فِيهِ كَمَا كُنْتُ عَلَيْكُمْ صَلَاةً فِي الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَاللَّهِ مَا زَايَلَا الْبُرَاقَ حَتَّى فُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعَدَ الْآخِرَةَ أَجْمَعَ ثُمَّ عَادَا عَوْدَهُمَا عَلَى بَدْنِهِمَا قَالَ ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ قَالَ وَيُحَدِّثُونَ أَنَّهُ لَرَبَطَهُ لِيَفْرَّ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ قَالَ قُلْتُ أبا عَبْدِ اللَّهِ أَيُّ دَابَّةِ الْبُرَاقِ قَالَ دَابَّةٌ أَيْضٌ طَوِيلٌ هَكَذَا خَطْوُهُ مَدُّ الْبَصْرِ [صححه ابن

حبان (۴۵)، والحاكم (۳۵۹/۲). قال الألبانی: حسن الإسناد (الترمذی: ۳۱۴۷). [انظر: ۲۳۷۰۹، ۲۳۷۲۱،

۲۳۷۲۲، ۲۳۷۳۳].

(۲۳۶۷۳) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے سبجے! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام زر بن حبیش ہے انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ اب جو میں نے ”سبحان الذی اسری بعبده“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے سبجے! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا بخدا! وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان

کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے، پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آگئے جیسے گئے تھے، پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے براق کو باندھ دیا تھا تا کہ وہ بھاگ نہ جائے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا، میں نے پوچھا اے ابو عبد اللہ! براق کس قسم کا جانور تھا؟ فرمایا سفید رنگ کا ایک لہبا جانور تھا جس کا قدم تا حدنگاہ پڑتا تھا۔

(۲۳۶۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْنَا أَنْ يَقُولَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَمَا أَمَاتَنِي وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰].

(۲۳۶۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو اپنا سیدھا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۳۶۷۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الدَّارِ الْقَرِيبَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى الدَّارِ الشَّاسِعَةِ كَفَضْلِ الْغَازِي عَلَى الْقَاعِدِ [انظر: ۲۳۶۷۷].

(۲۳۶۷۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دور والے گھر پر مسجد کے قریب والے گھر کی فضیلت ایسے ہے جیسے نمازی کی فضیلت جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے پر ہوتی ہے۔

(۲۳۶۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ أَبِي وَإِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ رَبِيعٍ أَنَّهُ أَتَى حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ يَزُورُهُ وَيَزُورُ أُخْتَهُ قَالَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ يَا رَبِيعُ أَخْرَجَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ نَعَمْ فَسَمَى نَفْرًا وَذَلِكَ فِي زَمَنِ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ وَاسْتَدَلَ الْإِمَارَةَ لِقَى اللَّهَ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [راجع: ۲۳۶۷۲].

(۲۳۶۷۷) ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے میں مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا کہ آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟

میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۲۳۶۷۸) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَسَكَ الْقَوْمُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا أَعْطَاهُ فَأَعْطَى الْقَوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ خَيْرًا فَاسْتَنَّ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمَنْ أُجُورٍ مَنْ يَتَّبِعُهُ غَيْرَ مُنْتَقِصٍ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ شَرًّا فَاسْتَنَّ بِهِ كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهُ وَمَنْ أَوْزَارَ مَنْ يَتَّبِعُهُ غَيْرَ مُنْتَقِصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا (۲۳۶۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں کسی شخص نے لوگوں سے ”سوال“ کیا، لوگ رکے رہے، پھر ایک آدمی نے اسے کچھ دے دیا اور پھر سب لوگ اسے دینے لگے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کوئی عمدہ طریقہ رائج کرتا ہے، اسے اس کا اجر بھی ملتا ہے اور بعد میں اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی، اور جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کرتا ہے، اس میں اس کو بھی گناہ ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

(۲۳۶۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ أَقْوَامٌ فَيُخْتَلَجُونَ دُونِي فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ [صححه مسلم (۲۲۹۷)]. [انظر: ۲۳۷۲۶، ۲۳۷۸۵].

(۲۳۶۷۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۲۳۶۸۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ سَمِعْتُ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا أَسْرَهُ إِلَيَّ لَمْ يَكُنْ حَدَّثَ بِهِ غَيْرِي وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ سُئِلَ عَنْ الْفِتَنِ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتْنَ فِيهِنَّ ثَلَاثٌ لَا يَدْرُنَّ شَيْئًا مِنْهُنَّ كَرِيحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُدَيْفَةُ فَذَهَبَ أَوْلَيْكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي [صححه مسلم (۲۸۹۱)] وابن حبان (۶۶۳۷). [انظر: ۲۳۶۸۱، ۲۳۸۵۳].

(۲۳۶۸۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے تمام فتنوں کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، ایسا تو نہیں تھا کہ نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ کوئی بات مجھے بتائی ہو جو میرے علاوہ

کسی اور کو نہ بتائی ہو البتہ نبی ﷺ نے جس مجلس میں یہ باتیں بیان فرمائی تھیں، میں اس میں موجود تھا، نبی ﷺ سے فتنوں کے متعلق سوالات پوچھے جا رہے تھے اور نبی ﷺ انہیں شمار کروا رہے تھے ان میں تین فتنے ایسے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے، ان میں سے کچھ گرمیوں کی ہواؤں جیسے ہوں گے، کچھ چھوٹے ہوں گے اور کچھ بڑے، حدیفہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے علاوہ اس مجلس کے تمام شرکاء دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

(۲۳۶۸۱) حَدَّثَنَا فَزَارَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۶۸۰].
(۲۳۶۸۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۸۲) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا اِبْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَمْرُو بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مَوْلَى شُرْحَبِيْلِ اِبْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ الْجُهَنِيَّ وَحَدِيْفَةَ بْنَ اَلِيْمَانَ يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ [راجع: ۱۷۵۶۵].
(۲۳۶۸۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہما اور حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا تیر جس چیز کو شکار کر کے تمہارے پاس لے آئے، اسے کھا لو۔

(۲۳۶۸۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ حَدَّثَنَا اِبْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ مَوْلَى شُرْحَبِيْلِ اِبْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرِ الْجُهَنِيَّ وَحَدِيْفَةَ بْنَ اَلِيْمَانَ يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ [راجع: ۱۷۵۶۵].
(۲۳۶۸۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہما اور حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا تیر جس چیز کو شکار کر کے تمہارے پاس لے آئے، اسے کھا لو۔

(۲۳۶۸۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ قَالَ اَبُو اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۳۶۸۵، ۲۳۶۸۶، ۲۳۶۸۷].

(۲۳۶۸۴) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴].

(۲۳۶۸۵) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴].

(۲۳۶۸۶) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴].

(۲۳۶۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ وَخَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالََا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا يَعْنِي ابْنَ زَائِدَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدُّوَلِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخُو حُدَيْفَةَ قَالَ حُدَيْفَةُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى [قال الألبانی حسن (أبو داود: ۱۳۱۹). إسناده ضعيف].

(۲۳۶۸۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو جب کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا تو نماز پڑھتے تھے۔

(۲۳۶۸۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمٍّ لِحُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَأَ السَّبْعَ الطَّوَالَ فِي سَبْعِ رَكَعَاتٍ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهَ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ وَسُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ فَأَنْصَرَفَ وَقَدْ كَادَتْ تَنْكِسِرُ رِجْلَايَ [انظر: ۲۳۸۰۳، ۲۳۷۵۵].

(۲۳۶۸۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ رات کو قیام کیا، نبی ﷺ نے سات رکعتوں میں سات طویل سورتیں پڑھ لیں، اور رکوع سے سر اٹھا کر ”سمع الله لمن حمده“ کہتے، پھر فرماتے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ“ اور ان کا رکوع قیام کے برابر تھا اور سجدہ رکوع کے برابر تھا، نماز سے جب فراغت ہوئی تو میری ٹانگیں ٹوٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

(۲۳۶۹۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْهَلِ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ فَلَا يُسْتَجِيبُ لَكُمْ [انظر: ۲۳۷۱۶].

(۲۳۶۹۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۶۹۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي عَمْرُو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْهَلِ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ

وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ بِشَرَارِكُمْ

(۲۳۶۹۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم اپنے امام کو قتل نہ کر دو، تلواروں سے لڑنے نہ لگو اور تمہاری دنیا کے وارث تمہارے بدترین لوگ ہوں گے۔

(۲۳۶۹۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالْدُّنْيَا لُكْعُ بَنِي لُكْعٍ

[قد حسنه الترمذی۔ قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۰۹)۔ قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف.]

(۲۳۶۹۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دنیا میں سب سے زیادہ سعادت مند آدمی کمینہ بن کمینہ نہ ہو جائے۔

(۲۳۶۹۳) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَالُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَأَنَا لِفِتْنَةٍ بَعْضِكُمْ أَخَوْفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَلَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا وَمَا صُنِعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَالِ

(۲۳۶۹۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دجال کا تذکرہ ہو رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک تمہارے حق میں دجال کے فتنے سے زیادہ آپس کے فتنے سے خطرہ ہے، جو شخص دجال کے فتنے سے قبل اس فتنے سے بچ گیا تو وہ فتنہ دجال سے بھی بچ جائے گا اور جب سے دنیا بنی ہے ہر چھوٹا بڑا فتنہ دجال کے فتنے کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

(۲۳۶۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَحْوَلُ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ مُنْذُ نَحْوِ سِتِّينَ سَنَةً عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى حُذَيْفَةَ فَقِيلَ إِنَّ هَذَا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمْرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ

[راجع: ۲۳۶۳۶.]

(۲۳۶۹۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۶۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبَادٍ بْنُ لَقِيظٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ وَلَكِنْ أَخْبِرُكُمْ بِمَشَارِيطِهَا وَمَا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهَا إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا فِتْنَةٌ وَهَرَجًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفِتْنَةُ قَدْ عَرَفْنَاهَا قَالَهُمْ مَا هُوَ قَالَ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ وَيُلْقَى بَيْنَ النَّاسِ التَّنَاكُرُ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ أَنْ يَعْرِفَ أَحَدًا

(۲۳۶۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق پوچھا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے، وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا، البتہ میں تمہیں اس کی کچھ علامات بتائے دیتا ہوں، اور یہ کہ

اس سے پہلے کیا ہوگا؟ قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اور ”ہرج“ ہوگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فتنہ کا معنی تو ہم سمجھ گئے ہرج سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اہل حبش کی زبان میں اس کا معنی قتل ہوتا ہے اور لوگوں میں اجنبیت پیدا ہو جائے گی اور کوئی کسی کو نہیں پہچانے گا۔

(۲۳۶۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا فِي جِنَازَةِ حُدَيْفَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ صَاحِبَ هَذَا السَّرِيرِ يَقُولُ مَا بِي بِأَسْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَئِنْ أَقْتَلْتُمْ لَأَدْخُلَنَّ بَيْتِي فَلَيْتَ دُخِلَ عَلَيَّ لَأَقُولَنَّ هَا بُوُ يَا نَمِي وَإِثْمَكَ [انظر: ۲۳۷۲۴].

(۲۳۶۹۶) ربیع بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما کے جنازے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے چار پائی پر لیٹے ہوئے اس شخص سے سنا ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث جب سنی ہے مجھے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا کہ اگر تم لوگ لڑنے لگو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں گا اگر کوئی میرے گھر میں بھی آ گیا تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آؤ اور میرا اور اپنا گناہ لے کر لوٹ جاؤ۔

(۲۳۶۹۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَيْنَا حُدَيْفَةَ فَقُلْنَا دُلْنَا عَلَيَّ أَقْرَبِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيًّا وَسَمْتًا وَدَلًّا نَأْخُذُ عَنْهُ وَنَسْمَعُ مِنْهُ فَقَالَ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيًّا وَسَمْتًا وَدَلًّا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ حَتَّى يَتَوَارَى عَنِّي فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفَظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ زُلْفَةً [صححه البخاری (۳۷۶۲). قال الترمذی: حسن صحيح]. [انظر: ۲۳۷۴۰، ۲۳۷۴۱].

(۲۳۶۹۷) عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تا کہ ہم ان سے یہ طریقے اخذ کر سکیں اور ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(۲۳۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ فِيهِ شَيْئًا يَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ إِلَّا قَدْ ذَكَرَهُ حِفْظُهُ مِنْ حِفْظِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْءَ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ غَابَ عَنْهُ ثُمَّ رَأَاهُ فَعَرَفَهُ [راجع: ۲۳۶۶۳].

(۲۳۶۹۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک پیش آنے والا کوئی واقعہ ایسا نہ چھوڑا جو اسی جگہ کھڑے کھڑے بیان نہ کر دیا ہو جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا

اور میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جو میں بھول چکا ہوتا ہوں لیکن پھر انہیں دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی آدمی غائب ہو اور دوسرا آدمی اسے دیکھ کر اسے اس کے چہرے سے ہی پہچان لیتا ہے۔

(۲۳۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَرْفَعُ إِلَى عُثْمَانَ الْأَحَادِيثَ مِنْ حُدَيْفَةَ قَالَ حُدَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ يَعْنِي نَمَامًا [راجع: ۲۳۶۳۶]۔

(۲۳۶۹۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ خَوْفٍ تَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ سَأَلَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى [راجع: ۲۳۶۲۹]۔

(۲۳۷۰۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گذرتے وہاں رک کر دعائے مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گذرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَزِينُ الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّقَادِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَوْلَايَ وَأَنَا غُلَامٌ فَدَفِعْتُ إِلَى حُدَيْفَةَ وَهُوَ يَقُولُ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيْتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ مُنَافِقًا وَإِنِّي لَأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ فِي الْمَقْعَدِ الْوَاحِدِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَحَاضُنَّ عَلَى الْخَيْرِ أَوْ لَيُسْحِتَنَّكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا بِعَذَابٍ أَوْ لَيُؤْمَرَنَّ عَلَيْكُمْ بِشَرِّكُمْ ثُمَّ يَدْعُو خِيَارَكُمْ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ [راجع: ۲۳۶۶۷]۔

(۲۳۷۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں بعض اوقات انسان کوئی جملہ بولتا تھا اور اس کی وجہ سے منافق ہو جاتا تھا، اور اب ایک ایک مجلس میں اس طرح کے دسیوں کلمات میں روزانہ سنتا ہوں۔ تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۷۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ قَالَ سَمِعْتُ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ يَشْوُصُ فَاهُ بِالسَّوَالِكِ [راجع: ۲۳۶۳۱]۔

(۲۳۷۰۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔

(۲۳۷.۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشْرَبُوا فِي الذَّهَبِ وَلَا فِي الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالذَّبْيَاخَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [صححه البخارى (۵۴۲۶) ومسلم (۲۰۶۷)] قال الترمذى: حسن صحيح. [راجع: ۲۳۶۵۸].

(۲۳۷.۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ریشم و دیبا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(۲۳۷.۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيعَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي فَرَازَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبَابٍ قَدْ احْتَرَسَهَا قَالَ فَجَعَلَ يُقَلِّبُ ضَبَابًا مِنْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسِيخَةٌ قَالَ وَأَكْبَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ مَا أَدْرِي مَا فَعَلْتُ قَالَ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا وَقَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُ وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ وَذَكَرَ شَيْئًا نَحْوًا مِنْ هَذَا قَالَ فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ وَلَمْ يَنْهَ أَحَدًا [راجع: ۱۸۰۹۲].

(۲۳۷.۴) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گاوہ شکار کر کے لایا، نبی ﷺ نے ان میں سے ایک گاوہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

(۲۳۷.۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ حَتَّى أَتَيْنَا حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ مُضَرَ لَا تَدْعُ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ عَبْدًا صَالِحًا إِلَّا فَتَنَتْهُ وَأَهْلَكَهُ حَتَّى يُدْرِكَهَا اللَّهُ بِجُنُودٍ مِنْ عِبَادِهِ فَيَذَلُّهَا حَتَّى لَا تَمْنَعَ ذَنْبَ تَلْعَةٍ

(۲۳۷.۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قبیلہ مضر زمین پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے، حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی ٹیلے کا دامن بھی نہ بچا سکے گا۔

(۲۳۷.۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرٍّ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ آيَلَةَ وَمُضَرَ آيَتُهُ أَكْثَرُ أَوْ قَالَ مِثْلُ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ مَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ

(۲۳۷.۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی ایلہ اور مضر کے درمیان ہے اس کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ مہک والا ہوگا، جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(٢٣٧.٧) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ مَا بَيْنَ طَرْفِي حَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَيْلَةَ وَمُضَرَ فَذَكَرَهُ وَكَذَا قَالَ يُونُسُ كَمَا قَالَ عَفَّانُ [انظر: ٢٣٧٣٦، ٢٣٨٤٤].

(٢٣٤٠٤) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٣٧.٨) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسِ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِيمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيِّ رَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَمْ شَيْئًا عَهْدَ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنَّ حُدَيْفَةَ أَخْبَرَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا مِنْهُمْ ثَمَانِيَّةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلْحَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ [راجع: ١٩٠٩١].

(٢٣٤٠٨) قیس بن عباد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابو الیقظان! یہ بتائیے کہ جس مسئلے میں آپ لوگ پڑ چکے ہیں، وہ آپ کی اپنی رائے ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خاص وصیت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خصوصیت کے ساتھ ایسی کوئی وصیت نہیں فرمائی جو عام لوگوں کو نہ کی ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میری امت میں بارہ منافق ہوں گے، ان میں سے آٹھ لوگ وہ ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے اور نہ اس کی مہک پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے۔

(٢٣٧.٩) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ لَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَلَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُتِبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ٢٣٦٨٤].

(٢٣٤٠٩) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہ نماز فرض ہو جاتی۔

(٢٣٧١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ جُمَيْعٍ قَالَ أَبُو نَعِيمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ مِثْلَ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ حُدَيْفَةَ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقْبَةِ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدَكَ اللَّهَ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقْبَةِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلَكَ قَالَ إِنْ كُنَّا نَخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ وَقَالَ أَبُو نَعِيمٍ فَقَالَ الرَّجُلُ كُنَّا نَخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ قَالَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ وَقَالَ أَبُو نَعِيمٍ فِيهِمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرُبَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْأَشْهَادُ وَعَدْنَا ثَلَاثَةَ قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ لِلنَّاسِ إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ [صححه مسلم (٢٧٧٩)] [انظر: ٢٣٧٨٧، ٢٣٨٠١].

(۲۳۷۱۰) ابوالطفیل کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ معمولی سی تکرار ہو گئی تھی جیسا کہ لوگوں میں ہو جاتی ہے انہوں نے پوچھا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے لوگ کتنے تھے؟ لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب یہ آپ سے پوچھ رہے ہیں تو آپ انہیں بتا دیجئے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تو یہی بتایا گیا ہے کہ وہ چودہ آدمی تھے اگر آپ بھی ان میں شامل ہوں تو ان کی تعداد پندرہ ہو جاتی ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں بارہ آدمی دنیا کی زندگی اور گواہوں کے اٹھنے کے دن اللہ اور اس کے رسول کے لئے جنگ ہیں۔

اور تین لوگوں کی طرف سے عذر بیان کیا جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کا اعلان نہیں سنا تھا اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ لوگ کیا چاہتے ہیں اس کی وضاحت ابواحمد کی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور لوگوں سے فرمادیا کہ پانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پہنچے لیکن جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ کچھ لوگ ان سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لعنت ملامت کی۔

(۲۳۷۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَا أَحْبَبْتُهُ بَعْدَ أَحْبَبْتِهِ كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ يُدْفَعُ عَنْهَا مِنَ الْمَكْرُوهِ أَكْثَرَ مِنْ أَحْبَبْتِهِ وَضَعْتُ فِي هَذِهِ الْبُقْعَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ الْيَوْمَ مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَتَأْتُونَ أُمُورًا إِنَّهَا لَفِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّفَاقُ عَلَى وَجْهِهِ [راجع: ۲۳۶۵۵]۔

(۲۳۷۱۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان خیموں کے بعد کوئی خیمہ نہ رہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں تھے اور جس طرح ان کا دفاع ہوا کسی اور کا دفاع نہ ہو سکا اور جب بھی کوئی قوم ان کے ساتھ برا ارادہ کرتی تو کوئی نہ کوئی چیز انہیں اپنی طرف مشغول کر لیتی تھی اور فرمایا اے گروہ عرب! آج کل لوگ ایسی باتیں کر رہے ہو جنہیں ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں "نفاق" شمار کرتے تھے۔

(۲۳۷۱۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَحَشَتْهُمْ النَّارُ يُقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ [انظر: ۲۳۸۱۷ و ۲۳۸۱۸]۔

(۲۳۷۱۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم سے ایک قوم اس وقت نکلے گی جب آگ انہیں جھلسا چکی ہوگی انہیں "جہنمی" کہا جائے گا۔

(۲۳۷۱۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِيِّ عَنْ نَعِيمٍ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَسَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي فَقَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ

حَسَنٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(۲۳۷۱۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنا سینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تکیہ بنا رکھا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (رضاء الہی کے لئے) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کرے اور اس کی زندگی اسی اقرار پر ختم ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الہی کے لئے ایک دن روزہ رکھے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الہی کے لئے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۳۷۱۴) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَإِلِيٍّ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنْتَمِ الْحَدِيثُ فَقَالَ حُدَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [صححه مسلم (۱۰۵)]. [انظر: ۲۳۷۵۱، ۲۳۷۷۹، ۲۳۸۴۳].

(۲۳۷۱۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [انظر: ۲۳۷۹۰، ۲۳۸۴۰].

(۲۳۷۱۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۷۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُبَعثنَّ عَلَيْكُمْ قَوْمًا تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ [راجع: ۲۳۶۹۰].

(۲۳۷۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ حَدَّثَنَا السَّفْرُ بْنُ نَسِيرٍ الْأَزْدِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي شَرٍّ فَذَهَبَ اللَّهُ بِذَلِكَ الشَّرِّ وَجَاءَ بِالْخَيْرِ عَلَيَّ بِدَيْكَ فَهَلْ بَعْدَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا هُوَ قَالَ فِتْنٌ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَتَّبِعُ بَعْضُهَا بَعْضًا تَأْتِيكُمْ مُشْتَبِهَةٌ كَوُجُوهِ الْبَقَرِ لَا تَدْرُونَ أَيًّا مِنْ أَيْ

(۲۳۷۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ شر میں تھے اللہ نے آپ

کے ذریعے اسے دور فرما دیا اور آپ کے ہاتھوں خیر کا دور دورہ فرما دیا، کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ وہ کیسا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تاریخ رات کے حصوں کی طرح فتنے رونما ہوں گے جو پے درپے آئیں گے اور تم پر اس طرح اشتباہ ہو جائے گا جیسے گائے کے چہرے ہوتے ہیں اور تم ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ معلوم نہیں کر سکو گے۔

(۲۳۷۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتَنِي أُمِّي مِنْذُ مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مِنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَأَلَّتْ مِنِّي وَسَبَّتَنِي قَالَ فَقُلْتُ لَهَا دَعِينِي فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّيَ مَعَهُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَا أَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَنَاجَاهُ ثُمَّ ذَهَبَ فَاتَّبَعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ حُدَيْفَةُ قَالَ مَا لَكَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْأَمْرِ فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأُمَّكَ ثُمَّ قَالَ أَمَا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي قَبِيلُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطُ الْأَرْضَ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَاسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلَّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ [صححه ابن خزيمة (۱۱۹۴)، وابن حبان (۶۹۶۰ و ۷۱۲۶)].

والحاكم (۱۵۱/۳). قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۳۷۸۱). [النظر: ۲۳۸۲۹].

(۲۳۷۱۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے میری والدہ نے پوچھا کہ تم نبی ﷺ کے ساتھ کب سے وابستہ ہو؟ میں نے انہیں اس کا اندازہ بتا دیا وہ مجھے سخت است اور برا بھلا کہنے لگیں میں نے ان سے کہا کہ پیچھے ہٹیں میں نبی ﷺ کے پاس جا رہا ہوں مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھوں گا اور اس وقت تک انہیں چھوڑوں گا نہیں جب تک وہ میرے اور آپ کے لئے استغفار نہ کریں۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اس کے بعد نبی ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور واپس چلے گئے میں بھی پیچھے ہو لیا راستے میں کوئی آدمی مل گیا جس سے نبی ﷺ باتیں کرنے لگے جب وہ چلا گیا تو میں نبی ﷺ کے پیچھے چل پڑا نبی ﷺ نے میری آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا حذیفہ ہوں نبی ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے سارا واقعہ بتایا نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو معاف فرمائے۔

پھر فرمایا کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ملا تھا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترتا تھا اس نے پروردگار سے اس بات کی اجازت لی تھی کہ مجھے سلام کرنے کے لئے حاضر ہو اور یہ خوشخبری دے کہ حسن اور حسین جو انان جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ خواتین جنت کی سردار ہیں۔

(۲۳۷۱۹) حَدَّثَنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ تَبِعْتُهُ وَهُوَ يُرِيدُ يَدْخُلُ بَعْضَ حُجْرِهِ فَقَامَ وَأَنَا خَلْفَهُ كَأَنَّهُ يَكَلِّمُ أَحَدًا قَالَ ثُمَّ قَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ حَدِيثُ قَالَ أَتَدْرِي مَنْ كَانَ مَعِيَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ يُبَشِّرُنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ حَدِيثُ فَاسْتَغْفِرْ لِي وَلِأُمَّيْ قَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا حَدِيثُ وَلِأُمَّكَ

(۲۳۷۱۹) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ہمراہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر ان کے پیچھے ہولیا راستے میں کوئی آدمی مل گیا جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرنے لگے جب وہ چلا گیا تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا حدیفہ ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے سارا واقعہ بتایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو معاف فرمائے۔

پھر فرمایا کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ملا تھا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترتا تھا اس نے پروردگار سے اس بات کی اجازت لی تھی کہ مجھے سلام کرنے کے لئے حاضر ہو اور یہ خوشخبری دے کہ حسن اور حسین جو انانِ جنت کے سردار ہیں۔

(۲۳۷۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ قَالُوا هَذَا مُبَلِّغُ الْأَمْرَاءِ قَالَ حَدِيثُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ قَتَاتُ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۳۶۳۶]

(۲۳۷۲۰) حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۲۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَدِيثِ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أبيضُ طَوِيلٌ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ فَلَمْ نُزَايِلْ ظَهْرَهُ أَنَا وَجِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَفُتِحَتْ لَنَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَالَ حَدِيثُ بْنُ الْيَمَانِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ زُرٌّ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَدْ صَلَّى قَالَ حَدِيثُ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَعُ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَعْرِفُ اسْمَكَ فَقُلْتُ أَنَا زُرٌّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى قَالَ فَقُلْتُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ قَالَ فَبَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى لَوْ صَلَّى لَصَلِّتُمْ فِيهِ كَمَا تُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ زُرٌّ وَرَبَطَ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرِبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ حَدِيثُ أَوْ كَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ مِنْهُ وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا [راجع: ۲۳۶۷۴]

(۲۳۷۲۱) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ

بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی ﷺ بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے گنجه! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے، میں نے عرض کیا کہ میرا نام زر بن حبیش ہے، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے، انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے، تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ، اب جو میں نے ”سبحان الذی اسرى بعدہ“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے گنجه! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی ﷺ بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا، بخدا! وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے، پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آگئے جیسے گئے تھے، پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے براق کو باندھ دیا تھا تا کہ وہ بھاگ نہ جائے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا۔

(۲۳۷۲۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُبَيْتُ بِالْبَرِاقِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ حَسَنٌ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي هَذَا الْحَدِيثَ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَقَالَ عَفَّانٌ وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ [راجع: ۲۳۶۷۴]

(۲۳۷۲۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۲۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ قَالَ قَالَ فَتَى مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحِبْتُمُوهُ قَالَ نَعَمْ يَا ابْنَ أَحِي قَالَ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ كُنَّا نَجْهَدُ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ أَدْرَكْنَا مَا تَرَكَنَاهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَلَجَعَلْنَاهُ عَلَى أَعْنَاقِنَا قَالَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ يَا ابْنَ أَحِي وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَنْدَقِ وَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اللَّيْلِ هَوِيًّا ثُمَّ التَّفَّتْ إِلَيْنَا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَقُومُ فَيَنْظُرُ لَنَا مَا فَعَلَ الْقَوْمُ يَشْتَرِطُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَرْجِعُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَمَا قَامَ رَجُلٌ ثُمَّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوِيًّا مِنْ اللَّيْلِ ثُمَّ التَّفَّتْ إِلَيْنَا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَقُومُ فَيَنْظُرُ لَنَا مَا فَعَلَ الْقَوْمُ ثُمَّ يَرْجِعُ يَشْتَرِطُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الرَّجْعَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَمَا قَامَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ مَعَ شِدَّةِ الْخَوْفِ وَشِدَّةِ الْجُوعِ وَشِدَّةِ
الْبُرْدِ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ أَحَدٌ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ لِي بُدٌّ مِنَ الْقِيَامِ حِينَ دَعَانِي فَقَالَ
يَا حَذِيفَةُ فَادْهَبْ فَادْخُلْ فِي الْقَوْمِ فَانظُرْ مَا يَفْعَلُونَ وَلَا تُحَدِّثَنَّ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِينَا قَالَ فَذَهَبْتُ فَدَخَلْتُ فِي
الْقَوْمِ وَالرِّيْحُ وَجُنُودُ اللَّهِ تَفْعَلُ مَا تَفْعَلُ لَا تَقْرُ لَهُمْ قَدْرٌ وَلَا نَارٌ وَلَا بِنَاءٌ فَقَامَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَقَالَ يَا
مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لِيَنْظُرْ امْرُؤٌ مِنْ جَلِيسَتِهِ فَقَالَ حَذِيفَةُ فَأَخَذْتُ بِيَدِ الرَّجُلِ الَّذِي إِلَى جَنْبِي فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ
أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ثُمَّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنَّكُمْ وَاللَّهِ مَا أَصْبَحْتُمْ بِدَارِ مَقَامِ لَقْدِ هَلَكِ الْكُرَاعُ
وَأَخْلَفْتَنَا بَنُو قُرَيْظَةَ بَلَّغْنَا مِنْهُمْ الَّذِي نَكْرَهُ وَلَقِينَا مِنْ هَذِهِ الرِّيْحِ مَا تَرَوْنَ وَاللَّهِ مَا تَطْمَئِنُّ لَنَا قَدْرٌ وَلَا تَقُومُ
لَنَا نَارٌ وَلَا يَسْتَمْسِكُ لَنَا بِنَاءٌ فَارْتَحِلُوا فَإِنِّي مُرْتَحِلٌ ثُمَّ قَامَ إِلَيَّ جَمَلِي وَهُوَ مَعْقُولٌ فَجَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ ضَرَبَهُ
فَوَثَبَ عَلَيَّ ثَلَاثَ ثَلَاثٍ فَمَا أَطْلَقَ عِقَالَهُ إِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ وَلَوْلَا عَهْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَدِّثُ
شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي وَلَوْ شِئْتُ لَقَتَلْتُهُ بِسَهْمٍ قَالَ حَذِيفَةُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
قَائِمٌ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ لِبَعْضِ نِسَائِهِ مَرَّحِلٍ فَلَمَّا رَأَيْتَنِي أَذْخَلْنِي إِلَى رَحْلِهِ وَطَرَحَ عَلَيَّ طَرَفَ الْمِرْطِ ثُمَّ رَكَعَ
وَسَجَدَ وَإِنَّهُ لَفِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ وَسَمِعْتُ غَطْفَانَ بِمَا فَعَلْتُ قُرَيْشٌ وَأَنْشَمَرُوا إِلَيَّ بِلَادِهِمْ

(۲۳۷۲۳) محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اہل کوفہ میں سے ایک نوجوان نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شرف صحبت حاصل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں بھتیجے! سائل نے پوچھا کہ آپ لوگ کیا کرتے تھے؟ فرمایا ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈال دیتے تھے سائل نے کہا بخدا! اگر ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لیتے تو انہیں زمین پر نہ چلنے دیتے بلکہ اپنی گردنوں پر بٹھا لیتے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! بخدا ہم نے غزوہ خندق کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی تاریکی میں عشاء کی نماز پڑھائی اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون آدمی جا کر دشمنوں کے حالات کا جائزہ لے کر آئے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وعدہ کیا کہ اللہ سے جنت میں داخل کرے گا، لیکن کوئی کھڑا نہ ہوا، رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر وہی اعلان کیا اور اس مرتبہ فرمایا کہ وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، پھر بھی شدت خوف، بھوک اور سردی کی شدت سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔

جب کوئی بھی کھڑا نہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اس وقت میرے لئے کھڑے ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! تم جاؤ اور دیکھو کہ دشمن کے کیا حالات ہیں اور واپس ہمارے پاس آنے تک کوئی نیا کام نہ کرنا، چنانچہ میں چلا گیا اور دشمن کے لشکر میں گھس گیا، جہاں ہوائیں اور اللہ کے لشکر اپنا کام کر رہے تھے اور ان کی کوئی ہنڈیا، آگ اور خیمہ ٹھہر نہیں پا رہا تھا، یہ دیکھ کر ابوسفیان بن حرب کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے گروہ قریش! ہر آدمی دیکھ لے کہ اس کے ساتھ کون بیٹھا ہے؟ (کہیں کوئی جاسوس نہ ہو) اس پر میں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا

کہ میں فلاں بن فلاں ہوں پھر ابوسفیان کہنے لگا اے گروہ قریش! بخدا اس جگہ تمہارے لئے مزید ٹھہرنا اب ممکن نہیں رہا، مویشی ہلاک ہو رہے ہیں، بنو قریظہ نے بھی ہم سے وعدہ خلافی کی ہے اور ہمیں ان کی طرف سے ناپسندیدہ حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس ہوا سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ تم دیکھ ہی رہے ہو کہ کوئی ہانڈی ٹھہر نہیں پا رہی، آگ جل نہیں رہی اور خیمے اپنے جگہ کھڑے نہیں رہ پارہے اس لئے میری رائے تو یہ ہے کہ تم لوگ واپس روانہ ہو جاؤ اور میں تو واپس جا رہا ہوں۔

یہ کہہ کر وہ اپنے گھوڑے کی طرف چل پڑا جو رسی سے باندھا گیا تھا اور اس پر سوار ہو کر ایڑ لگا دی، وہ تین مرتبہ اچھلا لیکن جب اس نے رسی چھوڑی تو وہ کھڑا ہو گیا، اگر نبی ﷺ نے مجھے نصیحت نہ کی ہوتی کہ کوئی نیا کام نہ کرنا جب تک میرے پاس واپس نہ آ جاؤ اور پھر میں چاہتا تو اپنا تیر مار کر اسے قتل کر سکتا تھا، پھر میں نبی ﷺ کی طرف واپس روانہ ہو گیا، نبی ﷺ اس وقت اپنی کسی زوجہ محترمہ کی بالوں سے بنی ہوئی چادر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، مجھے دیکھ کر نبی ﷺ نے اپنے خیمے میں ہی بلا لیا اور چادر کا ایک کونا مجھ پر ڈال دیا، پھر رکوع اور سجدہ کیا جبکہ میں خیمے ہی میں رہا، جب سلام پھیر چکے تو میں نے نبی ﷺ کو ساری بات بتا دی اور بنو غطفان کو جب پتہ چلا کہ قریش نے کیا کیا ہے تو وہ اپنے علاقے میں ہی واپس رک گئے۔

(۲۳۷۲۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ كُنْتُ فِي جِنَازَةِ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ سَمِعْتُ هَذَا يَقُولُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ يَقُولُ مَا بِي بَأْسٌ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَئِنِ افْتَتَلْتُمْ لَأَنْظُرَنَّ أَفْصَى بَيْتٍ فِي دَارِي فَلَا دُخْلَهُ فَلَئِنِ دُخِلَ عَلَيَّ لَأَقُولَنَّ مَا بُوِيَّتُمِي وَإِنَّمَا أَوْ ذُنْبِي وَذَنْبِكَ [راجع: ۲۳۶۹۶].

(۲۳۷۲۳) ربیع بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما کے جنازے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے چار پائی پر لیٹے ہوئے اس شخص سے سنا ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث جب سے سنی ہے مجھے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا کہ اگر تم لوگ لڑنے لگو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں گا، اگر کوئی میرے گھر میں بھی آ گیا تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آؤ اور میرا اور اپنا گناہ لے کر لوٹ جاؤ۔

(۲۳۷۲۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ غَابَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً فَظَنْنَا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قُبِضَتْ فِيهَا فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أُمَّتِي مَاذَا أَفْعَلُ بِهِمْ فَقُلْتُ مَا شِئْتَ أَيُّ رَبِّ هُمْ خَلَقَكَ وَعِبَادَكَ فَاسْتَشَارَنِي الشَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَلِكَ فَقَالَ لَا أُحْزِنُكَ فِي أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبَشَّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيَّ فَقَالَ ادْعُ تُجِبْ وَاسْأَلْ تُعْطَ فَقُلْتُ لِرَسُولِهِ أَوْ مَعْطَى رَبِّي سُؤْلِي فَقَالَ مَا أُرْسِلُنِي إِلَيْكَ إِلَّا لِيُعْطِيَكَ وَلَقَدْ أُعْطَانِي رَبِّي عَزًّا وَجَلًّا وَلَا فَخْرَ وَغَفَرَ لِي مَا

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِي وَمَا تَأَخَّرَ وَأَنَا أَمْشِي حَيًّا صَاحِبِيًّا وَأَعْطَانِي أَنْ لَا تَجُوعَ أُمَّتِي وَلَا تُغْلَبَ وَأَعْطَانِي الْكَوْثَرَ
فَهُوَ نَهْرٌ مِنَ الْجَنَّةِ يَسِيلُ فِي حَوْضِي وَأَعْطَانِي الْعِزَّ وَالنَّصْرَ وَالرُّعْبَ يَسْعَى بَيْنَ يَدَيَّ أُمَّتِي شَهْرًا
وَأَعْطَانِي أَنِّي أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ أَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَطَيِّبَ لِي وَلِأُمَّتِي الْغَنِيمَةَ وَأَحَلَّ لَنَا كَثِيرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلَيَّ مَنْ قَبْلَنَا
وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ

(۲۳۷۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ہی رہے، باہر تشریف نہیں لائے اور ہم یہ سمجھنے لگے کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نہیں آئیں گے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ہی پرواز نہ کر گئی ہو، جب سر اٹھایا تو فرمانے لگے کہ میرے رب نے میری امت کے متعلق مجھ سے مشورہ کیا کہ میں ان کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ میں نے عرض کیا کہ پروردگار! آپ جو چاہیں وہ آپ کی مخلوق اور آپ کے بندے ہیں، پھر دوبارہ مشورہ کیا اور میں نے یہی جواب دیا تو اس نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو آپ کی امت کے حوالے سے تمکین نہیں کروں گا، اور اس نے مجھے بشارت دی کہ میرے ساتھ میری امت میں سے سب سے پہلے ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے جن کا کوئی حساب کتاب نہ ہوگا۔

پھر میرے پروردگار نے میرے پاس یہ پیغام بھیجا کہ آپ دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا، میں نے قاصد سے پوچھا کہ کیا میرا پروردگار میری درخواست پر مجھے عطا کرے گا؟ قاصد نے جواب دیا کہ اس نے مجھے آپ کے پاس دینے کے ارادے ہی سے تو بھیجا ہے، پھر میرے پروردگار نے مجھے عطا فرمایا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا، اس نے میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے جبکہ میں زندہ سلامت چل پھر رہا ہوں، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہوگی اور ان پر کوئی غالب نہ آئے گا، نیز اس نے مجھے حوض کوثر عطا فرمایا جو کہ جنت کی ایک نہر ہے اور میرے حوض میں آ کر گرتی ہے، نیز اس نے مجھے عزت، مدد اور رعب عطا فرمایا جو میری امت سے آگے ایک ماہ کی مسافت پر دوڑتا ہے، نیز اس نے مجھے یہ سعادت عطا فرمائی کہ جنت میں داخل ہونے والا سب سے پہلا نبی میں ہوں گا، میرے اور میری امت کے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا اور بہت سے وہ سخت احکام جو ہم سے پہلے لوگوں پر تھے، انہیں ہم پر حلال کر دیا اور ہم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔

(۲۳۷۲۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحُصَيْنٍ عَنِ أَبِي وَائِلٍ عَنِ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَنْظُرُكُمْ لِيَرْفَعَ لِي رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا عَرَفْتَهُمْ اخْتَلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ [راجع: ۲۳۶۷۹].

(۲۳۷۲۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے

کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۲۳۷۲۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَارًا تُحْرِقُ وَقَالَ حُسَيْنٌ مَرَّةً تَحْرِقُ وَنَهْرَ مَاءٍ بَارِدٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَهْلِكَنَّ بِهِ لِيُغْمِضَنَّ عَيْنَيْهِ وَلِيَقَعُ فِي الَّتِي يَرَاهَا نَارًا فَإِنَّهَا نَهْرٌ مَاءٍ بَارِدٍ

[راجع: ۲۳۶۶۸]

(۲۳۷۲۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا۔

(۲۳۷۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حُدَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي لَقَيْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنْكُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ أَكْرَهَهَا مِنْكُمْ فَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۱۱۸). قال شعيب: هذا إسناد رجاله

ثقات. لكنه منقطع.]

(۲۳۷۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بعض اہل کتاب سے میری ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ تم ایک بہترین قوم ہوتے اگر تم یوں نہ کہتے کہ جو اللہ نے چاہا اور جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چاہا۔

نبی ﷺ نے فرمایا تم یہ جملہ پہلے کہتے تھے جس سے تمہیں روکتے ہوئے مجھے حیا مانع ہو جاتی تھی، اب یہ کہا کرو کہ جو اللہ نے چاہا پھر جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے چاہا۔

(۲۳۷۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي لَمْ أَعُدْهُ إِلَى غَيْرِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيْنُ أَنْتِ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ يَا حُدَيْفَةُ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۱۷). قال شعيب:

صحيح لغيره دون ذرابة اللسان]. [انظر: ۲۳۷۵۴، ۲۳۷۶۳، ۲۳۸۱۵]

(۲۳۷۲۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ

دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۷۲۰) قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [راجع: ۱۹۹۰۸].

(۲۳۷۳۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزانہ سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(۲۳۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ هُدًى وَدَلًّا وَسَمْتًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ لَا أَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ [صححه البخاری (۶۰۹۷)].

(۲۳۷۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے، گھر سے نکلنے سے لے کر واپس آنے تک، میں نہیں جانتا کہ وہ گھر میں کیا کرتے تھے۔

(۲۳۷۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ حُذَيْفَةَ فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ هُدًى وَدَلًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ فَلَا أَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنَ أَقْرَبِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ وَسَيْلَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۷۳۲) شقیق کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تا کہ ہم ان سے یہ طریقے اخذ کر سکیں اور ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے، حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(۲۳۷۳۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِالْبَرَّاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَيْضٌ طَوِيلٌ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ قَالَ فَلَمْ يُزَايِلْ ظَهْرَهُ هُوَ وَجِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَالَ وَقَالَ حُذَيْفَةُ وَلَمْ يُصَلِّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ قَدْ صَلَّى قَالَ حُذَيْفَةُ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَعُ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُكَ قَالَ قُلْتُ أَنَا زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى قَالَ قُلْتُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ الْآيَةَ قَالَ وَهَلْ تَجِدُهُ صَلَّى فَلَوْ صَلَّى فِيهِ صَلَّيْنَا فِيهِ كَمَا نُصَلِّي فِي

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقِيلَ لِحَدِيثِهِ رَبَطَ الدَّابَّةَ بِالْحَلَقَةِ الَّتِي رَبَطَ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَوْ كَانَ يَخَافُ أَنْ تَذَهَبَ وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا [راجع: ۲۳۶۷۴].

(۲۳۷۳۳) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے سنجے! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام زر بن حبیش ہے انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ اب جو میں نے ”سبحان الذی اسرى بعبدہ“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے سنجے! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا بخدا! وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آ گئے جیسے گئے تھے پھر وہ ہنسے لگے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے براق کو باندھ دیا تھا تا کہ وہ بھاگ نہ جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا۔

(۲۳۷۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا بِأَيَّةٍ عَذَابٍ إِلَّا تَعَوَّذَ [راجع: ۲۳۶۲۹].

(۲۳۷۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گذرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گذرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَهْيِكَ السَّلُولِيِّ حَدَّثَنَا حَدِيثُهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

(۲۳۷۳۵) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ

تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(۲۳۷۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ مَا بَيْنَ طَرْفِي حَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ وَمُضَرَ آيَتُهُ أَكْثَرُ أَوْ مِثْلُ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ مَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا [راجع: ۲۳۷۰۷].

(۲۳۷۳۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی ایلہ اور مضر کے درمیان ہے اس کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ مہک والا ہوگا جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(۲۳۷۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ [راجع: ۲۳۶۵۴].

(۲۳۷۳۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِبِيِّ عَنْ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ بَعَثَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ بِسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْهِ فَرَدُّوهُ قَالَ فَكُنْتُ قَاعِدًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَحُدَيْفَةَ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ يَرْجِعَ لَمْ يَهْرِقْ فِيهِ دَمًا قَالَ فَقَالَ حُدَيْفَةُ وَلَكِنْ قَدْ عَلِمْتُ لَتَرْجِعَنَّ عَلَيَّ عُقَيْبِيهَا لَمْ يَهْرِقْ فِيهَا مَحْجَمَةٌ دَمٍ وَمَا عَلِمْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا عَلِمْتُهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصْبِحُ مُؤْمِنًا ثُمَّ يَمْسِي مَا مَعَهُ مِنْهُ شَيْءٌ وَيَمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ مَا مَعَهُ مِنْهُ شَيْءٌ يِقَاتِلُ فِئْتَهُ الْيَوْمَ وَيَقْتُلُهُ اللَّهُ عَدَا يَنْكُسُ قَلْبَهُ تَعْلُوهُ اسْتُهُ قَالَ فَقُلْتُ أَسْفَلُهُ قَالَ اسْتُهُ

(۲۳۷۳۸) ابو ثور کہتے ہیں کہ ایک ہموار ریتلے علاقے کی طرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس علاقے کے لوگ باہر نکلے اور انہوں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو واپس بھیج دیا وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرا خیال نہیں ہے کہ یہ آدمی اس طرح واپس آئے گا کہ اس میں خون ریزی نہ کر لے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں کہ جب آپ واپس پہنچیں گے تو وہاں ایک سینگی کے برابر بھی خون نہیں بہا ہوگا مجھے یہ بات اسی وقت معلوم ہو گئی تھی جب کہ نبی ﷺ ابھی حیات تھے البتہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان صبح کو مومن ہوگا اور شام تک اس کے پاس کچھ بھی ایمان نہ ہوگا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح تک اس کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا آج اس کی جماعت قتال کرے گی اور کل اللہ تعالیٰ اسے قتل کروادے گا اس کا دل الٹا ہو جائے گا اور اس کے سرین اوپر ہو جائیں گے راوی نے پوچھا کہ یہ لفظ نچلا حصہ ہے تو انہوں نے فرمایا یہ لفظ ”سرین“ ہی ہے۔

(٢٣٧٣٩) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثُرْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ قَالَ حَدِيثًا
وَاللَّهِ لَا تَدْعُ مُضَرَ عَبْدًا لِلَّهِ مُؤْمِنًا إِلَّا فَتَنُوهُ أَوْ قَتَلُوهُ أَوْ يَضْرِبُهُمُ اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لَا يَمْنَعُوا
ذَنْبَ تَلْعَةٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَتَقُولُ هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ قَالَ لَا أَقُولُ إِلَّا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(٢٣٤٣٩) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ مضر میں پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ
ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے، حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی ٹیلے کا
دامن بھی نہ بچا سکے گا، ایک آدمی نے ان سے کہا بندہ خدا! آپ یہ بات کہہ رہے ہیں حالانکہ آپ تو خود قبیلہ مضر سے تعلق
رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو وہی بات کہہ رہا ہوں جو نبی ﷺ نے فرمائی ہے۔

(٢٣٧٤٠) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحَدِيثِكَ أَخْبَرَنَا
بِرَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَقْرَبَ
سَمْتًا وَهَدْيًا وَذَلًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُؤَارِيَهُ جِدَارُ بَيْتِهِ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ وَكَمْ نَسْمَعُ هَذَا
مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ
مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَيْلَةً [راجع: ٢٣٦٩٧].

(٢٣٤٣٠) عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں کسی ایسے
آدمی کا پتہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تا کہ ہم ان سے یہ طریقے اخذ کر سکیں اور
ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے، حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(٢٣٧٤١) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَليدِ بْنِ الْعِزَّارِ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَدِيثِكَ بِهَذَا كَلِمَةٍ [راجع: ٢٣٦٩٧]
(٢٣٤٣١) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٣٧٤٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُخْمِلُ بْنُ دِمَاطٍ
قَالَ غَزَوْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَسَأَلَ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ حَدِيثُكَ أَنَا صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ رَكْعَةً وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةٌ الْعَدُوِّ ثُمَّ ذَهَبَ هَؤُلَاءِ
فَقَامُوا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ مُوَاجِهُوا الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ

(۲۳۷۴۲) ثعلبہ بن زہد م کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلوة الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اور وہ اس طرح کہ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا، اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہو گئیں اور ان کے پیچھے ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

(۲۳۷۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحَدِيْفَةَ اَلَا تَحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ مَعَ الدَّجَالِ اِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَنَارًا الَّذِي يَرَى النَّاسُ اَنْهَا نَارٌ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَاَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ اَنْهُ مَاءٌ فَنَارٌ تَحْرِقُ فَمَنْ اَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعُ فِي الَّذِي يَرَى اَنْهَا نَارٌ فَاِنَّهَا مَاءٌ عَذْبٌ بَارِدٌ [صححه البخارى (۳۴۵۰)، ومسلم (۲۹۳۴)] وابن حبان (۶۷۹۹). [انظر: ۲۳۷۷۵].

(۲۳۷۴۳) ربیع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عقبہ بن عمرو نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی حدیث کیوں نہیں سنا تے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال جس وقت خروج کرے گا، اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جو چیز لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگی اور جو چیز پانی نظر آئے گی وہ جلادینے والی آگ ہوگی، تم میں سے جو شخص اسے پائے، اسے چاہئے کہ آگ دکھائی دینے والی چیز میں غوطہ لگائے، کیونکہ وہ بیٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔

(۲۳۷۴۴) قَالَ حَدِيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ مَلِكٌ لِيَقْبِضَ نَفْسَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهُ اَنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّي كُنْتُ اُبَاعِ النَّاسَ وَاُجَارِ فُهُمْ فَاَنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَاَتَجَاوِزُ عَنِ الْمُوسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ [صححه البخارى (۲۰۷۷)، ومسلم (۱۵۶۰)] [انظر: ۲۳۷۷۶].

(۲۳۷۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ پہلے زمانے میں ایک آدمی کے پاس ملک الموت روح قبض کرنے کے لئے آئے تو اس سے پوچھا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں، اس نے کہا غور کر لو، اس نے کہا کہ اور تو مجھے کوئی نیکی معلوم نہیں، البتہ میں لوگوں کے ساتھ تجارت کرتا تھا، اس میں تنگدست کو مہلت دے دیتا تھا اور اس سے درگزر کر لیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔

(۲۳۷۴۵) قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا اَبَسَ مِنْ الْحَيَاةِ اَوْصَى اَهْلَهُ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطْبًا كَثِيْرًا جَزَلًا ثُمَّ اَوْقِدُوْا فِيْهِ نَارًا حَتّٰى اِذَا اَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصَ اِلَيَّ عَظْمِيْ فَامْتَحَشْتُ فَحَدُوْهَا

فَاذْرُوها فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ وَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ قَالَ فَغَفَرَ اللهُ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو اَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَكَانَ نَبَاشًا [راجع: ۲۳۶۴۳].

(۲۳۷۲۵) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ ایک آدمی کی جب موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے آگ میں جلادینا، پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(۲۳۷۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّفَيْلِ حَدَّثَنَا حُدَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّي خَرَجْتُ اَنَا وَابِي حُسَيْلٍ فَاَخَذْنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوا اِنْكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا قُلْنَا مَا نُرِيدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصُرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَاتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ اَنْصُرِفَا نَفِي بَعْهَدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللهُ عَلَيْهِمْ [صححه مسلم (۱۷۸۷)، والحاكم (۲۰۱/۳) . (۳۹۶/۵)].

(۲۳۷۴۶) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں شرکت سے مجھے کوئی چیز مانع نہیں تھی بلکہ میں اپنے والد حسیل کے ساتھ نکلا تھا لیکن راستے میں ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہمارا ارادہ تو صرف مدینہ منورہ جانے کا ہے انہوں نے ہم سے یہ وعدہ اور مضبوط عہد لیا کہ ہم مدینہ جا کر لڑائی میں ان کا ساتھ نہیں دیں گے ہم نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور ساری بات بتادی نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں واپس چلے جاؤ ہم ان کا وعدہ وفا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(۲۳۷۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ فَرَاغَةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَمَا اَنَا اُصَلِّي اِذْ سَمِعْتُ مُتَكَلِّمًا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ بِبَيْدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ اِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ فَاهْلٌ اَنْ تُحَمِّدَ اِنَّكَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ مَا مَضَى مِنْ ذَنْبِيْ وَاعْصِمْنِيْ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِيْ وَارْزُقْنِيْ عَمَلًا زَاكِيًا تَرْضَى بِهِ عَنِّيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ مَلِكٌ اَتَاكَ يُعَلِّمُكَ تَحْمِيْدَ رَبِّكَ

(۲۳۷۴۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اچانک میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تمام حکومتیں تیرے لئے ہیں ہر طرح کی خیر تیرے ہاتھ میں ہے سارے معاملات تیری ہی طرف لوٹتے ہیں خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ تو ہی اس قابل ہے کہ

تیری تعریف کی جائے، بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! مجھ سے جتنے گناہ بھی سرزد ہوئے ہیں، سب کو معاف فرمادے اور زندگی کا جتنا حصہ باقی بچا ہے اس میں گناہوں سے بچالے اور ایسے نیک اعمال کی توفیق عطا فرمادے جس سے تو راضی ہو جائے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو تمہیں تمہارے رب کی حمد سکھانے کے لئے آیا تھا۔

(۲۳۷۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ نَذِيرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ بِعَضَلَةِ سَاقِهِ قَالَ فَقَالَ الْبِزَارُ هَاهُنَا فَإِنْ أَبِيَتْ فَهَاهُنَا فَإِنْ أَبِيَتْ فَلَا حَقَّ لِلْبِزَارِ فِي الْكُغْبِيِّينَ أَوْ لَا حَقَّ لِلْكَغْبِيِّينَ فِي الْبِزَارِ [راجع: ۲۳۶۳۲].

(۲۳۷۴۸) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تہبند باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۳۷۴۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّ حُدَيْفَةَ كَانَ بِالْمَدَائِنِ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ هَذَا إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي نَهَانِي عَنِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْحَرِيرِ وَالذَّبِيحِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸].

(۲۳۷۴۹) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا، انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے، کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں، فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو، ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۵۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطٍ يَدِهِ وَلَمْ أَسْمَعُهُ مِنْهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(۲۳۷۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں ستائیس کذاب اور دجال آئیں گے جن میں چار عورتیں بھی شامل ہوں گی، حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲۳۷۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ رَجُلٍ يَنْتَمِ

الْحَدِيثُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [راجع: ٢٣٧١٤].
(٢٣٤٥١) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(٢٣٧٥٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا لَا يُتَمُّ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ دَعَاهُ حُذَيْفَةُ فَقَالَ لَهُ مُنْذُ كَمْ صَلَّيْتَ هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُهَا مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ أَوْ قَالَ مَا صَلَّيْتَ لِلَّهِ صَلَاةً شَكَتُ مَهْدِيُّ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ مَتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (٣٨٩)].

(٢٣٤٥٢) زید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابواب کندہ کے قریب ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے وہ رکوع و سجود کامل نہیں کر رہا تھا، جب نماز سے فارغ ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ چالیس سال سے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے چالیس سال سے ایک نماز نہیں پڑھی اور اگر تم اسی نماز پر دنیا سے رخصت ہو جاتے تو تم اس فطرت پر نہ مرتے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی گئی تھی۔

(٢٣٧٥٢) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِلِقْحَةٍ فَحَلَبْتُ وَبِقَدْرِ فَسُخِّنَتْ ثُمَّ قَالَ اذْنُ فُكُلٍ فَقُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَكَلْنَا وَشَرَبْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ هَكَذَا فَعَلَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَبْعَدُ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ هُوَ الصُّبْحُ غَيْرَ أَنْ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ قَالَ وَبَيْنَ بَيْتِ حُذَيْفَةَ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ كَمَا بَيْنَ مَسْجِدِ ثَابِتٍ وَبُسْتَانَ حَوْطٍ وَقَدْ قَالَ حَمَادُ أَيْضًا وَقَالَ حُذَيْفَةُ هَكَذَا صَنَعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ١٦٩٥، النسائی: ١٤٢/٤). قال شعيب: رجاله ثقات].

[النظر: ٢٣٧٨٤، ٢٣٧٩٢، ٢٣٨٣٥].

(٢٣٤٥٣) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سحری کھا کر مسجد کی طرف روانہ ہوا، راستے میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا گھر آیا تو وہاں چلا گیا، انہوں نے حکم دیا تو ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اور ہانڈی کو جوش دیا گیا، پھر وہ فرمانے لگے کہ قریب ہو کر کھانا شروع کرو، میں نے کہا کہ میں تو روزے کی نیت کر چکا ہوں، انہوں نے فرمایا میں بھی روزے کا ارادہ رکھتا ہوں، چنانچہ ہم نے کھایا پیا اور مسجد پہنچے تو نماز کھڑی ہو گئی، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا، میں نے پوچھا کہ صبح صادق کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

(٢٣٧٥٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيدَ اَبَا الْمُغِيرَةَ اَوْ الْمُغِيرَةَ اَبَا الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ اَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي ذَرَبْتُ اللِّسَانَ وَاِنَّ عَامَّةَ ذَلِكَ عَلَيَّ اِهْلِي فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ فَقَالَ اِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَوْ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ [راجع: ٢٣٧٢٩].

(٢٣٤٥٣) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(٢٣٧٥٥) حَدَّثَنَا بَهْرُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمٍّ لِحُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قُمْتُ اِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَأَ السَّبْعَ الطَّوَّلَ فِي سَبْعِ رَكَعَاتٍ قَالَ فَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَسُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَقَدْ كَادَتْ رِجْلَايَ تَنْكَبِرَانِ [راجع: ٢٣٦٨٩].

(٢٣٤٥٥) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کو قیام کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات رکعتوں میں سات طویل سورتیں پڑھ لیں، اور رکوع سے سر اٹھا کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، پھر فرماتے الْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِي الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ اور ان کا رکوع قیام کے برابر تھا اور سجدہ رکوع کے برابر تھا، نماز سے جب فراغت ہوئی تو میری ٹانگیں ٹوٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

(٢٣٧٥٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْتُ مَعَ حُدَيْفَةَ اِلَى بَعْضِ هَذَا السَّوَادِ فَاسْتَسْقَى فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِيَانٍ مِنْ فِضَّةٍ قَالَ فَرَمَاهُ بِهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ قُلْنَا اسْكُتُوا اسْكُتُوا وَاِنَّا اِنْ سَأَلْنَاهُ لَمْ يُحَدِّثْنَا قَالَ فَسَكَّتْنَا قَالَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ اَتَدْرُونَ لِمَ رَمَيْتُ بِهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ اِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ قَالَ فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي اَنِيَةِ الذَّهَبِ قَالَ مُعَاذٌ لَا تَشْرَبُوا فِي الذَّهَبِ وَلَا فِي الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيَابَجَ فَاِنَّهُمَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ٢٣٧٠٣].

(٢٣٤٥٦) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا، انہوں نے پانی منگوا یا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے، کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے

عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ [راجع: ۲۳۶۳۹].

(۲۳۷۵۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اس کے بال اون کی مانند ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی لیکن اس کی جہنم، درحقیقت جنت ہوگی اور جنت درحقیقت جہنم ہوگی۔

(۲۳۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ قُلْتُ لِلْأَعْمَشِ بِالسَّوَاكِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۳۶۳۱].

(۲۳۷۵۸) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ارات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

(۲۳۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ فَافْتَتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ قَالَ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُسْتَرَسِلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعْوِذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ [راجع: ۲۳۶۲۹].

(۲۳۷۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گذرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گذرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُدَيْفَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ فُلَانًا يَرْفَعُ إِلَى عُثْمَانَ الْأَحَدِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۶].

(۲۳۷۶۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغلیں خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَبِاسْمِكَ أَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰].

(۲۳۷۶۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۳۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ [راجع: ۲۳۶۴۱].

(۲۳۷۶۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۳۷۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا ذَرَبَ اللِّسَانَ عَلَى أَهْلِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَدْخِلَنِي لِسَانِي النَّارَ قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ ذَكَرْتُهُ لِأَبِي بُرْدَةَ فَقَالَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [راجع: ۲۳۷۲۹].

(۲۳۷۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۷۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَخَذُوهُ وَأَبَاهُ فَأَخَذُوا عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يُقَاتِلُوهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ

(۲۳۷۶۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں راستے میں ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور انہوں نے ہم سے یہ وعدہ اور مضبوط عہد لیا کہ ہم مدینہ جا کر لڑائی میں ان کا ساتھ نہیں دیں گے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور ساری بات بتادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں واپس چلے جاؤ ہم ان کا وعدہ وفا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(۲۳۷۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِطَعَامٍ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُطْرَدُ فَذَهَبَ يَتَنَاوَلُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُطْرَدُ فَأَهْوَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَّا أُعْيِيْتُمُوهُ جَاءَ بِالْأَعْرَابِيِّ وَالْجَارِيَةَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ إِذَا لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ كُلُّوا [راجع: ۲۳۶۳۸].

(۲۳۷۶۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں شریک تھے اسی اثناء میں ایک باندی آئی، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دکھیل رہا ہے وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی آیا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دکھیل رہا ہے، وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ جب کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھتا ہے چنانچہ پہلے وہ اس باندی کے ساتھ آیا تا کہ اپنے لئے کھانے کو حلال بنالے لیکن میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر وہ اس دیہاتی کے ساتھ آیا تا کہ اس کے ذریعے اپنے لئے کھانے کو حلال بنالے لیکن میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اس لئے بسم اللہ پڑھ کر کھایا کرو۔

(۲۳۷۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حُدَيْفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ بِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَسْتَهِيَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نُشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّبِيحِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸].

(۲۳۷۶۶) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا، انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے، کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں، فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو، ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعُظْمَةِ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ رَكَعَ وَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ وَكَانَ يَقُولُ لِرَبِّي الْحَمْدُ

لِرَبِّي الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ حَتَّى
قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ وَالْأَنْعَامَ شُعْبَةُ الْأَيْدِي يَشْكُ فِي الْمَائِدَةِ وَالْأَنْعَامِ [راجع: ۱۲۳۶۵۸]

(۲۳۷۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر
دی، جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ
گئے، میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر
لی، اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى کہتے رہے اور
رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ
وَقَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ أَبَا مَجَلَزٍ قَالَ قَعَدَ رَجُلٌ فِي وَسْطِ حَلْقَةٍ قَالَ فَقَالَ حُدَيْفَةُ مَلْعُونٌ مَنْ قَعَدَ فِي وَسْطِ
الْحَلْقَةِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي
وَسْطِ الْحَلْقَةِ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ يَدْرِكْ أَبُو مَجَلَزٍ حَدِيثَهُ [راجع: ۲۳۷۶۸]

(۲۳۷۶۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھتا ہے، وہ نبی ﷺ کی زبانی ملعون قرار دے دیا گیا ہے۔
(۲۳۷۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ
قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثُوا إِلَيْنَا رَجُلًا آمِنًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ
رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عَبِيدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
[راجع: ۲۳۷۶۹]

(۲۳۷۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ کچھ لوگ آئے، اور کہنے لگے آپ ہمارے ساتھ کسی
امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار
ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سراسر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے ان کے ساتھ حضرات ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

(۲۳۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُدَيْرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ بِعَضَلَةِ سَاقِهِ فَقَالَ حَقُّ الْبِزَارِ هَهُنَا فَإِنْ أَبَيْتَ فَهَهُنَا فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا
حَقَّ لِلْبِزَارِ فِي الْكُعْبَيْنِ أَوْ لَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِي الْبِزَارِ [راجع: ۲۳۷۷۰]

(۲۳۷۷۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تہبند
باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو، اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۳۷۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْجَعِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ [راجع: ۲۳۶۴۱].

(۲۳۷۷۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۳۷۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتِ حُدَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحْلَيْنَ أَمَا إِنَّهُ مَا مِنْكُنَّ مِنْ امْرَأَةٍ تَلْبَسُ ذَهَبًا تَطْهَرُهُ إِلَّا عُدَّتْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۲۳۷، النسائی: ۱۵۶/۸ و ۱۵۷)]. [انظر: ۲۷۵۵۱، ۲۷۵۵۲، ۲۷۵۵۳، ۲۷۶۱۸].

(۲۳۷۷۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے گروہ خواتین! کیا تمہارے لئے چاندی کے زیورات کافی نہیں ہو سکتے؟ یاد رکھو! تم میں سے جو عورت نمائش کے لئے سونا پہنے گی اسے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(۲۳۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ [راجع: ۲۳۶۵۴].

(۲۳۷۷۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۷۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنِ الطُّفَيْلِ أَحِي عَائِشَةَ لِأَنَّهَا رَأَتْ يَهُودِيًّا رَأَى فِي مَنَامِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۰۹۷۰].

(۲۳۷۷۴) حدیث نمبر (۲۰۹۷۰) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءٌ وَنَارًا فَتَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۲۹۳۴)]. [راجع: ۲۳۷۴۴].

(۲۳۷۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال جس وقت خروج کرے گا، اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جو چیز لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگی اور جو چیز پانی نظر آئے گی وہ جلادینے والی آگ ہوگی، لہذا تم ہلاک نہ ہو جانا یہ حدیث سن کر حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے بھی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

(۲۳۷۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ [راجع: ۲۳۶۴۱].

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فِيمَا ذَكَرَ وَإِمَامًا ذُكِرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَبِيعُ النَّاسَ فَكُنْتُ أَنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَوَّزُ فِي السَّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَعُفِرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۷۴۴].

(۲۳۷۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے زمانے میں ایک آدمی کے پاس ملک الموت روس قبض کرنے کے لئے آئے تو اس سے پوچھا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں، اس نے کہا غور کر لو، اس نے کہا کہ اور تو مجھے کوئی نیکی معلوم نہیں، البتہ میں لوگوں کے ساتھ تجارت کرتا تھا، اس میں تنگدست کو مہلت دے دیتا تھا اور اس سے درگزر کر لیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(۲۳۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ عَلِيَّ بْنَ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فَضْلَ الدَّارِ الْقَرِيبَةِ يَعْنِي مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى الدَّارِ الْبَعِيدَةِ كَفَضْلِ الْغَازِي عَلَى الْقَاعِدِ [راجع: ۲۳۶۷۶].

(۲۳۷۷۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دور والے گھر پر مسجد کے قریب والے گھر کی فضیلت ایسے ہے جیسے نمازی کی فضیلت جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے پر ہوتی ہے۔

(۲۳۷۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْمَرَادِيُّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ هَرِيمِ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَرَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي يُشِيرُ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَاهْدُوا هَدَى عَمَّارٍ وَعَهْدَ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۷۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعود تم سے جو بات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۲۳۷۷۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِحُدَيْفَةَ إِنَّ رَجُلًا يَنْتَمُ الْحَدِيثَ قَالَ حُدَيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۷۷۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجَرَعَةِ وَتَمَّ رَجُلٌ قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ لِيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ دِمَاءُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللَّهِ قَالَ هَلَّا قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ

لَحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُرَاكَ جَلِيسَ سَوْءٍ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أَحْلِفُ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْهَانِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ مَالِي وَلِلْغَضَبِ قَالَ فَتَرَكْتُ الْغَضَبَ وَأَقْبَلْتُ أَسْأَلُهُ قَالَ وَإِذَا الرَّجُلُ حَدِيثُهُ أَصَحُّهُ مُسْلِمٌ (۲۸۹۳)۔

(۲۳۷۸۰) جناب کہتے ہیں کہ ”یوم الجرعہ“ کے موقع پر ایک آدمی موجود تھا، وہ کہنے لگا کہ بخدا آج خون ریزی ہوگی، دوسرے آدمی نے قسم کھا کر کہا ہرگز نہیں، پہلے نے کہا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا ”ضرور“؟ اس نے کا ایسا ہرگز نہیں ہوگا، کیونکہ یہ ایک حدیث ہے جو نبی ﷺ نے مجھ سے بیان فرمائی ہے، پہلے آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے اس سے کہا بخدا میں تمہیں براہم نشین سمجھتا ہوں، تم مجھے قسم کھاتے ہوئے سن رہے ہو اور پھر بھی مجھے منع نہیں کر رہے حالانکہ تم نے نبی ﷺ کو اس حوالے سے کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ پھر میں نے سوچا کہ غصہ کرنے کا کیا فائدہ؟ سو میں نے غصہ تھوک دیا اور اس کے پاس آ کر سوالات پوچھنے لگا، بعد میں پتہ چلا کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۳۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمِ الْيَرْبُوعِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبْرِسْتَانَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُدَيْفَةُ أَمَّا فَقُمْنَا صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ يَلُونَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا إِلَى مَصَافِّ أَوْلِيكَ وَجَاءَ أَوْلِيكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ [راجع: ۲۳۶۵۷]۔

(۲۳۷۸۱) ثعلبہ بن زہدم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے بنی سہیل کے ساتھ صلوة الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہوگئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لٹے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔

(۲۳۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ قَالَ حُدَيْفَةُ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ قِيلَ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مَنْ اتَّقَى الشَّرَّ وَقَعَ فِي الْخَيْرِ

(۲۳۷۸۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ان سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں ان سے شر کے متعلق پوچھتا تھا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا جو شخص شر سے بچ جاتا ہے، وہ خیر ہی کے کام کرتا ہے۔

(۲۳۷۸۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا قَامَ قَالَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَمَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰].

(۲۳۷۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۲۳۷۸۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ وَإِنِّي لَأُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبِيِّ قُلْتُ أَبْعَدَ الصُّبْحِ قَالَ بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَّا أَنَّهَُا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ [راجع: ۲۳۷۵۳].

(۲۳۷۸۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو نبی ﷺ سحری کھا رہے ہوتے تھے، اور میں اس وقت اپنا تیرا کرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا، میں نے پوچھا کہ صبح صادق کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! صبح ہو چکتی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوتا تھا۔

(۲۳۷۸۵) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ أَقْوَامٌ فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ اخْتَلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ [راجع: ۲۳۶۷۹].

(۲۳۷۸۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوضِ کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۲۳۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِنِ عَمْرٍو بْنِ عْتَبَةَ عَنْ ابْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ مِسْعَرٌ وَقَدْ ذَكَرَهُ مَرَّةً عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُدْرِكَ الرَّجُلَ وَوَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ [راجع: ۲۳۶۶۶].

(۲۳۷۸۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کے لئے دعا فرماتے تھے تو اس دعا کے اثرات اسے اس کی اولاد کو اور اس کے پوتوں تک کو پہنچتے تھے۔

(۲۳۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ فَبَلَغَهُ أَنَّ فِي الْمَاءِ قِلَّةً الَّتِي يَرُدُّهَا فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَسْبِقْنِي إِلَى الْمَاءِ أَحَدٌ فَآتَى الْمَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ قَوْمٌ فَلَعَنَهُمْ [راجع: ۲۳۷۱۰].

(۲۳۷۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی ﷺ روانہ ہوئے، انہیں پانی کی قلت کا پتہ چلا تو منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ پانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پہنچے، لیکن جب نبی ﷺ وہاں پہنچے تو

دیکھا کہ کچھ لوگ ان سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں نبی ﷺ نے انہیں لعنت ملامت کی۔

(۲۳۷۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَارِ قَالَ قَالَ حُدَيْفَةُ بِنْتُ بَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ طَرْفُ اللَّحَافِ وَعَلَى عَائِشَةَ طَرْفُهُ وَهِيَ حَائِضٌ لَا تَصَلِّي

(۲۳۷۸۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے نبی ﷺ کے گھر میں رات گزارنے کا اتفاق ہوا نبی ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو لحاف کا ایک کونا نبی ﷺ پر تھا اور دوسرا کونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھا وہ اس وقت 'ایام' سے تھیں یعنی نماز نہیں پڑھ سکتی تھیں۔

(۲۳۷۸۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا قَالَ سَمِعْتُ صِلَةَ بْنَ زُفَرَ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ قَالَهَا أَكْثَرَ مِنْ مَرَّتَيْنِ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۶۱].

(۲۳۷۸۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے دو سے زائد مرتبہ فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

(۲۳۷۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ زُرَّ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ أَحْجَارِ الْمِرَاءِ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَالْعِلَامِ وَالْجَارِيَةِ وَالشَّيْخِ الْفَانِي الَّذِي لَا يَقْرَأُ كِتَابًا قَطُّ قَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [راجع: ۲۱۵۲۴، ۲۳۷۱۵].

(۲۳۷۹۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ "احجار المراء" نامی جگہ پر میری جبریل رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۷۹۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَامَ يُصَلِّي فَلَمَّا كَبَّرَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَبْرِيَاءِ وَالْعِظْمَةِ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ النَّسَاءَ ثُمَّ آلَ عِمْرَانَ لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ تَخْوِيفٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا ثُمَّ رَكَعَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ فَمَا صَلَّى اِلَّا رَكَعَتَيْنِ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ فَاذَنَهُ بِالصَّلَاةِ | صححه ابن خزيمة (٦٨٤)،
والحاكم (٣٢١/١). قال الألبانى: قال الألبانى: صحيح (ابن ماجه: ٨٩٧، النسائى: ١٧٧/٢). قال شعيب:
صحيح إسناده ضعيف.]

(٢٣٤٩١) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی، جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے، میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گذرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گذرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے یہ سلسلہ چلتا رہا، حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر انہیں نماز فجر کی اطلاع دی۔

(٢٣٧٩٢) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحَدِيثِهَا أَيُّ سَاعَةٍ تَسْحَرْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ اِلَّا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ [راجع: ٢٣٧٥٣].

(٢٣٤٩٢) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ کے ساتھ کس وقت سحری کھائی ہے؟ انہوں نے فرمایا صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

(٢٣٧٩٢) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ اسْتَسْقَى حَدِيثُهُ مِنْ دِهْقَانَ اَوْ عِلْجٍ فَاتَاهُ بِيَانٌ فِضَّةٌ فَحَدَفَهُ بِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ اعْتَدَارًا وَقَالَ اِنِّي اِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ بِهٖ عَمْدًا لِاَنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ قَبْلَ هَذِهِ الْمَرَّةِ اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لُبْسِ الدِّيَابِجِ وَالْحَرِيرِ وَاِنِّيهِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَنَا فِي الْاٰخِرَةِ [راجع: ٢٣٦٥٨].

(٢٣٤٩٣) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا، انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے، کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں، فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو، ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں

تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِي فَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ أَبِيتَ فَأَسْفَلُ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ أَبِيتَ فَلَا حَقَّ لِلِإِزَارِ فِي الْكُعْبَيْنِ [راجع: ۲۳۶۳۲].

(۲۳۷۹۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تہبند باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۳۷۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِي أَبِي مَسْعُودٍ أَوْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَعْني حُدَيْفَةَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رَعْمُوا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بِنَسِ مَطِيَّةِ الرَّجُلِ [إسناده ضعيف. طعن الذهبي وابن حجر والمنذرى فيه يأبها رواية مرسله. قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۴۹۷۲)].

(۲۳۷۹۵) ابو قلابہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ آپ نے ”لوگ کہتے ہیں“ اس جملے کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ انسان کی بدترین سواری ہے۔

(۲۳۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ بَتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ طَرَفُهُ عَلَيْهِ وَطَرَفُهُ عَلَى أَهْلِهِ [راجع: ۲۳۷۸۸].

(۲۳۷۹۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رات گزارنے کا اتفاق ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو لحاف کا ایک کونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا اور دوسرا کونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھا۔

(۲۳۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَانِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ [راجع: ۲۳۶۶۳].

(۲۳۸۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک پیش آنے والا کوئی واقعہ ایسا نہ چھوڑا جو اسی جگہ کھڑے کھڑے بیان نہ کر دیا ہو جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔

(۲۳۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ أَنَّ رَجُلًا جَلَسَ وَسَطَ حَلْقَةِ قَوْمٍ فَقَالَ حُدَيْفَةُ لَعَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَجْلِسُ وَسَطَ الْحَلْقَةِ [راجع: ۲۳۶۵۲].

(۲۳۷۹۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھتا ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ملعون قرار دے دیا گیا ہے۔

(۲۳۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْسِلْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأُرْسِلُ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا أَمِينًا قَالَ فَجِئْنَا لَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّكْبِ قَالَ فَبَعَثَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۶۱].

(۲۳۷۹۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ عاقب اور سید نامی دو آدمی آئے، اور کہنے لگے آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔

(۲۳۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحُدَيْفَةَ أَخْبِرْنَا عَنْ أَقْرَبِ النَّاسِ سَمْتًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ عَنْهُ وَنَسْمَعُ مِنْهُ فَقَالَ كَانَ أَشْبَهُ النَّاسِ سَمْتًا وَذَلًّا وَهَدْيًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ [راجع: ۲۳۶۹۷].

(۲۳۸۰۰) عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کے متعلق بتائیے جو طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم ان سے یہ طریقے حاصل کریں اور ان سے حدیث کی سماعت کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ سیرت اور طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ ابن مسعود تھے۔

(۲۳۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ وَائِلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّ عَنْ الْمَاءِ قَلَّةً فَقَالَ لَا يَسْبِقُنِي إِلَى الْمَاءِ أَحَدٌ [راجع: ۲۳۷۱۰].

(۲۳۸۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ روانہ ہوئے اور لوگوں سے فرما دیا کہ پانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پہنچے۔

(۲۳۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي قَالَ وَكَانَ إِذَا قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِي رَأَيْتَا أَنَّهُ يَعْنِي حُدَيْفَةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلُ بِأَحْجَارِ الْمِرَاءِ فَقَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِكَ الضَّعِيفَ فَمَنْ قَرَأَ عَلَيَّ حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ [راجع: ۲۳۲۶۲].

(۲۳۸۰۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ ”احجار المراء“ نامی جگہ پر میری جبریل رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۸.۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أُحْيَى حَدِيثَهُ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِأُصَلِّيَ بِصَلَاتِهِ فَافْتَحَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً لَيْسَتْ بِالْخَفِيَّةِ وَلَا بِالرَّفِيعَةِ قِرَاءَةً حَسَنَةً يَرْتَلُ فِيهَا يُسْمِعُنَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعُظْمَةِ حَتَّى فَرَغَ إِلَى الطَّوْلِ وَعَلَيْهِ سَوَادٌ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ تَطَوُّعُ اللَّيْلِ [راجع: ۱۲۳۶۸۹].

(۲۳۸.۰۳) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں شریک ہو جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت شروع کی تو آواز پست تھی اور نہ بہت اونچی، بہترین قراءت جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر ہمیں آیات الہیہ سناتے رہے، پھر قیام کے بقدر رکوع کیا، پھر سر اٹھا کر رکوع کے بقدر کھڑے رہے اور سمع اللہ لمن حمد کہہ کر فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو طاقت اور سلطنت والا ہے، کبریائی اور عظمت والا ہے، یہاں تک کہ اس طویل نماز سے فارغ ہوئے تو رات کی تاریکی کچھ ہی باقی بچی تھی۔

(۲۳۸.۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثَهُ

(۲۳۸.۰۵) وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ شَقِيقٍ عَنِ حَدِيثِهِ

(۲۳۸.۰۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَقَالَ سَمِعْتُ حَدِيثَهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ عَلَيْهَا أَوْ عَلَيْهِ قُلْتُ فَتَنَةُ

الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكْفَرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ

لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ وَلَكِنْ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ

بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مَغْلَقٌ قَالَ أَيُّكُمْ أَوْ يَفْتَحُ قُلْتُ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ إِذَا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنْ

الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونََ غَدِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَيْعٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ لِحَدِيثِهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ

كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَا حَدَّثَهُ بِهِ قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنْ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونََ غَدِ لَيْلَةٍ إِنِّي حَدَّثْتُهُ

حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلِيَّاتِ فَهَبْنَا حَدِيثَهُ أَنْ نَسْأَلَهُ مَنْ الْبَابُ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ [صححه

البخاری (۵۲۵)، ومسلم (۱۴۴)، وابن حبان (۵۹۶۶)].

(۲۳۸.۰۳-۲۳۸.۰۵-۲۳۸.۰۶) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے

ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ فتنوں سے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم میں سے کسے یاد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے جس طرح ارشاد فرمایا تھا، مجھے اسی طرح یاد ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم تو بڑے بہادر ہو، میں نے عرض کیا کہ اہل خانہ

مال و دولت اور اولاد و پڑوسی کے متعلق انسان پر جو آزمائش آتی ہے اس کا کفارہ نماز، زکوٰۃ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے

ہو جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، میں تو اس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح پھیل جائے گا، میں نے عرض کیا کہ امیر المومنین! آپ کو اس سے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اسے توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر وہ کبھی بند نہ ہوگا۔

ہم نے پوچھا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کو جانتے تھے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! اسی طرح جیسے وہ جانتے تھے کہ دن کے بعدرات آتی ہے، میں نے ان سے حدیث بیان کی تھی، پہلی نہیں بوجھی تھی، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا رعب ہمارے درمیان یہ پوچھنے میں حائل ہو گیا کہ وہ ”دروازہ“ کون تھا، چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا، انہوں نے پوچھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۳۸۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحُدَيْفَةَ أَخْبِرْنَا بِرَجُلٍ قَرِيبِ الْهُدَى وَالسَّمْتِ وَالذَّلِّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَأْخُذَ عَنْهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهُدًيًا وَذَلًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُوَارِيَهُ جِدَارُ بَيْتِهِ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ [راجع: ۲۳۶۹۷] (۲۳۸۰۷) عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کے متعلق بتائیے جو طور طریقوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم ان سے یہ طریقے حاصل کریں اور ان سے حدیث کی سماعت کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ سیرت اور طور طریقوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ مشابہہ ابن مسعود تھے۔

(۲۳۸۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ فَتَنَحَّى فَأَتَى سُبَّاطَةَ قَوْمٍ فَتَبَاعَدْتُ مِنْهُ فَأَذْنَانِي حَتَّى صِرْتُ قَرِيبًا مِنْ عَقْبِيهِ فَبَالَ قَائِمًا وَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ [راجع: ۲۳۶۳۰]۔

(۲۳۸۰۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی راستے میں تھا، چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر اسی طرح پیشاب کیا جیسے تم میں سے کوئی کرتا ہے، میں پیچھے جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی رہو، چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی جانب قریب ہو گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(۲۳۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ وَكِيعٌ لَلتَّهَجُّدِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسَّوَالِكِ [راجع: ۲۳۶۳۱]۔

(۲۳۸۰۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔

(۲۳۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ

حَدِيثُهُ فَحَادَ عَنْهُ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

(۲۳۸۱۰) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی، نبی ﷺ نے ان کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کیا کہ میں اختیاری طور پر ناپاک ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۲۳۸۱۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَادَ عَنْهُ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ قَالَ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ [راجع: ۲۳۶۵۳].

(۲۳۸۱۱) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی، وہ کھسک گئے اور غسل کر کے آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۲۳۸۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ هِلَالٌ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ وَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دَعٍ [راجع: ۲۳۶۶۴].

(۲۳۸۱۲) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال پوچھا ہے حتیٰ کہ کنکریوں کو دوران نماز برابر کرنے کا مسئلہ بھی پوچھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ اسے برابر کر لو ورنہ چھوڑ دو۔

(۲۳۸۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدَّقُوهُ [راجع: ۲۳۶۳۴].

(۲۳۸۱۳) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعود تم سے جو بات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۲۳۸۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۶].

(۲۳۸۱۴) حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۱۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي وَكَانَ ذَلِكَ لَا يَعْذُوهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ يَا حُدَيْفَةَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ [راجع: ۲۳۷۲۹].

(۲۳۸۱۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا، البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۸۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يُشَدُّ فِي الْبَوْلِ قَالَ كَانَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمُ الْبَوْلُ يُتْبِعُهُ بِالْمِقْرَاضِينَ قَالَ حُدَيْفَةُ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَا يُشَدُّ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى أَوْ قَالَ مَشَى إِلَى سَبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ [راجع: ۲۳۶۳۰].

(۲۳۸۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک شیشی میں پیشاب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس جگہ کو قینچی سے کاٹ دیا کرتے تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری آرزو ہے کہ تمہارے یہ ساتھی اتنی سختی نہ کریں، مجھے یاد ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ چل رہے تھے، چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(۲۳۸۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَادٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ اللَّهُ قَوْمًا مُنْتَنِينَ قَدْ مَحَشَتْهُمْ النَّارُ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ فَيَدْخُلُهُمُ الْجَنَّةُ فَيَسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيِّونَ قَالَ حَجَّاجُ الْجَهَنَّمِيِّينَ [راجع: ۲۳۷۱۲].

(۲۳۸۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سفارش کرنے والوں کی سفارش سے جہنم سے ایک قوم اس وقت نکلے گی جب آگ انہیں جھلسا چکی ہوگی، انہیں ”جہنمی“ کہا جائے گا۔

(۲۳۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ [راجع: ۲۳۷۱۲].

(۲۳۸۱۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ صَخْرًا يُحَدِّثُ عَنْ سُبَيْعٍ قَالَ أَرْسَلُونِي مِنْ مَاءٍ إِلَى الْكُوفَةِ اشْتَرِيَ الدَّوَابَّ فَآتَيْتَنَا الْكُنَاسَةَ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جَمْعٌ قَالَ فَأَمَّا صَاحِبِي فَانْطَلَقَ إِلَى الدَّوَابِّ وَأَمَّا أَنَا فَآتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ حُدَيْفَةُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ قَالَ السَّيْفُ أَحْسَبُ أَبُو التَّيَّاحِ يَقُولُ السَّيْفُ أَحْسَبُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ

تَكُونُ هُدْنَةً عَلَى دَخْنٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَكُونُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ قَالَ فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزَمَهُ وَإِنْ نَهَكَ جِسْمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرَبْ فِي الْأَرْضِ وَلَوْ أَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاضٌ بِجَذَلِ شَجَرَةٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ قَالَ قُلْتُ فِيمَ يَجِيءُ بِهِ مَعَهُ قَالَ بِنَهْرٍ أَوْ قَالَ مَاءٍ وَنَارٍ فَمَنْ دَخَلَ نَهْرَهُ حُطَّ أَجْرُهُ وَوَجَبَ وَزْرُهُ وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ لَوْ أَنْتَجْتَ فَرَسًا لَمْ تَرَكْبْ فَلَوْهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَشِيرٍ فِي إِسْنَادِهِ لَهُ عَنْ حَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هُدْنَةٌ عَلَى دَخْنٍ قَالَ قُلُوبٌ لَا تَعُودُ عَلَى مَا كَانَتْ [راجع: ۲۳۶۷۱].

(۲۳۸۱۹) سبیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے مجھے جانور خریدنے کے لئے بھیج دیا، ہم ایک حلقے میں پہنچے جہاں بہت سے لوگ ایک شخص کے پاس جمع تھے، میرا ساتھی تو جانوروں کی طرف چلا گیا جبکہ میں اس آدمی کی طرف، وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتی ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مرو کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا پھر دجال کا خروج ہوگا، میں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا چیز ہوگی؟ فرمایا اس کے ساتھ نہریا پانی اور آگ ہوگی، جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو جائے گا، اس کا اجر ضائع اور وبال پختہ ہو جائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوگا، اس کا اجر پختہ اور گناہ معاف ہو جائیں گے، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر تمہارے گھوڑے نے بچہ دیا تو اس کے بچے پر سوار ہونے کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۲۳۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي صَخْرُ بْنُ بَدْرِ الْعَجَلِيُّ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ

الضُّبَعِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ وَحُطَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزُرُّهُ قَالَ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ [راجع: ۲۳۶۷۱] (۲۳۸۲۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدِ الضُّبَعِيِّ فَذَكَرَهُ وَقَالَ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ وَأَكَلَ مَالَكَ وَقَالَ وَحُطَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزُرُّهُ [راجع: ۲۳۶۷۱]۔ (۲۳۸۲۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمِ اللَّيْثِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدِ الْيَشْكُرِيِّ قَالَ خَرَجْتُ زَمَانَ فَبَحْتُ تَسْتَرُ حَتَّى قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِحَلْقَةٍ فِيهَا رَجُلٌ صَدَعٌ مِنَ الرِّجَالِ حَسَنُ الثَّغْرِ يُعْرَفُ فِيهِ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ الرَّجُلُ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوْ مَا تَعْرِفُهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالُوا هَذَا حُدَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَعَدْتُ وَحَدَّثْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي سَأَخْبِرُكُمْ بِمَا أَنْكَرْتُمْ مِنْ ذَلِكَ جَاءَ الْإِسْلَامَ حِينَ جَاءَ فَجَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ كَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ قَدْ أُعْطِيتُ فِي الْقُرْآنِ فَهُمَا فَكَانَ رِجَالٌ يَجِئُونَ فَيَسْأَلُونَ عَنِ الْخَيْرِ فَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرًّا كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرًّا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السَّيْفُ قَالَ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ هَذَا السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْدَاءِ وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ يَوْمَئِذٍ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَالزَّمَهُ وَإِلَّا فَمِتْ وَأَنْتَ عَاصٌ عَلَى جِدْلِ شَجَرَةٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ مِنْ وَقَعٍ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزُرُّهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وَزُرُّهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْتَجِعُ الْمُهْرُ فَلَا يُرَكَّبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ الصَّدَعُ مِنَ الرِّجَالِ الضَّرْبُ وَقَوْلُهُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ قَالَ السَّيْفُ كَانَ قَتَادَةَ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي كَانَتْ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَقَوْلُهُ إِمَارَةٌ عَلَى أَقْدَاءِ وَهُدْنَةٌ يَقُولُ صَلُحْ وَقَوْلُهُ عَلَى دَخَنِ يَقُولُ عَلَى ضَغَائِنَ قِيلَ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مِمَّنْ التَّفْسِيرُ قَالَ عَنْ قَتَادَةَ زَعَمَ [راجع: ۲۳۶۷۱]۔

(۲۳۸۲۲) خالد بن خالد یشکری کہتے ہیں کہ تستر جس زمانے میں فتح ہوا، میں وہاں سے نکل کر کوفہ پہنچا، میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں، وہ ایک آدمی کی حدیث کو بڑی توجہ سے سن رہے تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، اسی دوران ایک اور آدمی آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا، میں نے اس سے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ بصرہ کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ میں پہلے ہی

سمجھ گیا تھا کہ اگر آپ کوئی ہوتے تو ان صاحب کے متعلق سوال نہ کرتے یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتی ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مرو کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا پھر دجال کا خروج ہوگا، میں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا چیز ہوگی؟ فرمایا اس کے ساتھ نہریا پانی اور آگ ہوگی، جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو جائے گا، اس کا اجر ضائع اور وبال پختہ ہو جائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوگا، اس کا اجر پختہ اور گناہ معاف ہو جائیں گے، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر تمہارے گھوڑے نے بچہ دیا تو اس کے بچے پر سوار ہونے کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۲۳۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

[راجع: ۲۳۶۴۴]

(۲۳۸۲۳) حدیث نمبر (۲۳۶۴۴) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۴) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ زَمَنَ فُتِحَتْ تُسْتَرٌ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ حُطَّ وَزُرُّهُ [راجع: ۲۳۶۷۱]۔

(۲۳۸۲۴) حدیث نمبر (۲۳۸۲۴) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ حَدَّثَنِي خَلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَسْأَلُونِي فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى

الْبَيْمَانَ وَمِنَ الضَّلَالَةِ إِلَى الْهُدَى فَاسْتَجَابَ مَنْ اسْتَجَابَ فَحَيَّ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَيْتًا وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا ثُمَّ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَكَانَتْ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ

(۲۳۸۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک دن انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو؟ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا انہوں نے لوگوں کو کفر سے ایمان کی دعوت دی، گمراہی سے ہدایت کی طرف بلایا، جس نے ان کی بات مانتی تھی، سو اس نے یہ دعوت قبول کر لی، اور حق کی برکت سے مردہ چیزیں زندہ ہو گئیں اور باطل کی نحوست سے زندہ چیزیں بھی مردہ ہو گئیں، پھر نبوت کا دور ختم ہوا تو خلافت علی منہاج النبوة قائم ہوئی۔

(۲۳۸۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَنْ كَانَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فِي غَزْوَةٍ يُقَالُ لَهَا غَزْوَةُ الْخَشَبِ وَمَعَهُ حُدَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَيُّكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُدَيْفَةُ أَنَا قَالَ فَأَمَرَهُمْ حُدَيْفَةُ فَلَبَسُوا السَّلَاحَ ثُمَّ قَالَ إِنْ هَاجَكُمُ هَيْجٌ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ الْقِتَالُ قَالَ فَصَلَّى بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةَ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفَ هَوْلًا فَقَامُوا مَقَامَ أَوْلِيكَ وَجَاءَ أَوْلِيكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ

(۲۳۸۲۶) ثعلبہ بن زہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلوة الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، پھر انہوں نے لوگوں کو حکم دیا، چنانچہ انہوں نے اسلحہ پہن لیا پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دشمن اچانک تم پر حملہ کر دے تو تمہارے لیے لڑنا جائز ہے، پھر انہوں نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔

ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لٹے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر دیا۔

(۲۳۸۲۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا مَعَ حُدَيْفَةَ فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالُوا إِنَّ هَذَا يُبَلِّغُ الْأَمْرَاءَ الْأَحَادِيثَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۶].

(۲۳۸۲۷) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغتل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ أَرَاهُ عَنْ هُزَيْلٍ

قَالَ قَامَ حُدَيْفَةُ خَطِيْبًا فِي دَارِ عَامِرِ بْنِ حَنْظَلَةَ فِيهَا التَّمِيْمِيُّ وَالْمُضَرِيُّ فَاَالَ لَهَا تَيْنَ عَلٰى مُضَرَ يَوْمَ لَا يَدْعُوْنَ لِلّٰهِ عَبْدًا يَعْبُدُهُ اِلَّا قَتَلُوْهُ اَوْ لِيُضْرَبَنَّ ضَرْبًا لَا يَمْنَعُوْنَ ذَنْبَ تَلْعَةٍ اَوْ اَسْنَنَ تَلْعَةٍ فَقِيْلَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَقُوْلُ هَذَا لِقَوْمِكَ اَوْ لِقَوْمِ اَنْتَ يَعْنِي مِنْهُمْ قَالَ لَا اَقُوْلُ يَعْنِي اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

(۲۳۸۲۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ مضر زمین پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے، حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی نیلے کا دامن بھی نہ بچا سکے گا، ایک آدمی نے ان سے کہا بندہ خدا! آپ یہ بات کہہ رہے ہیں حالانکہ آپ تو خود قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو وہی بات کہہ رہا ہوں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔

(۲۳۸۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قَالَتْ لِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهَمَّتْ بِي قُلْتُ يَا أُمَّهُ دَعِينِي حَتَّى أَذْهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي وَيَسْتَغْفِرَ لَكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ يُصَلِّي فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ خَرَجَ [راجع: ۲۳۷۱۸].

(۲۳۸۲۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے میری والدہ نے پوچھا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کب سے وابستہ ہو؟ میں نے انہیں اس کا اندازہ بتا دیا وہ مجھے سخت ست اور برا بھلا کہنے لگیں، میں نے ان سے کہا کہ پیچھے ہٹیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہا ہوں، مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھوں گا اور اس وقت تک انہیں چھوڑوں گا نہیں جب تک وہ میرے اور آپ کے لئے استغفار نہ کریں۔

چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھائی اور واپس چلے گئے۔

(۲۳۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا وَأَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالذَّبْيَاجَ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸].

(۲۳۸۳۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم و دیا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرَطَ لِأَخِيهِ شَرْطًا لَا يُرِيدُ أَنْ يَفِيَّ لَهُ بِهِ فَهُوَ كَالْمُدْلَى جَارَهُ إِلَى غَيْرِ مَنْعَةٍ
(۲۳۸۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے بھائی سے کوئی وعدہ
کرے جسے پورا کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ ہو تو یہ ایسے ہے جیسے رٹی شخص اپنے پڑوسی کو ایک ایسے شخص کے حوالے کر دے جس
کی کوئی اہمیت نہ ہو۔

(۲۳۸۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعِيدُ بْنُ طَارِقٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ
بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنَ الدَّجَالِ مَعَهُ نَهْرَانِ
يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنِ مَاءٌ أبيضُ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنِ نَارًا تَأْجَجُ فِيمَا أَدْرَكَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ فَلَيَاتِ النَّهْرَ
الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلِيُغْمِضُ ثُمَّ لِيُطَاطِءَ رَأْسَهُ فَلْيَشْرَبْ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى
عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ وَفِيهِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرُ كَاتِبٍ [راجع: ۲۳۶۶۸].

(۲۳۸۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے
ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بہتی ہوئی دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں
بھڑکتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں
غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ کسی نے پونچھ دی ہوگی اس پر ایک
موٹا ناخن ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر کاتب و غیر کاتب مسلمان پڑھ لے گا۔

(۲۳۸۳۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا جَلَسْنَا
إِلَيْهِ يَسْأَلُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الْفِتَنِ قَالُوا نَحْنُ سَمِعْنَاهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالُوا أَجَلُ قَالَ لَسْتُ عَنْ تِلْكَ أَسْأَلُ
تِلْكَ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصُّومُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَيْكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ
الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ قَالَ فَاسْأَلْتُ الْقَوْمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ إِيَّايَ يُرِيدُ قَالَ قُلْتُ أَنَا ذَاكَ قَالَ أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ قَالَ
قُلْتُ تَعْرِضُ الْفِتْنََ عَلَى الْقُلُوبِ عَرْضَ الْحَصِيرِ فَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نِكْتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَبْشَرَ
بِهَا نِكْتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ حَتَّى تَصِيرَ الْقُلُوبُ عَلَى قَلْبَيْنِ أبيضُ مِثْلُ الصَّفَا لَا يَبْصُرُهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتْ
السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرُ أَسْوَدُ مُرْبَدٌ كَالْكُوزِ مُجْحِيًا وَأَمَّا كَفَّهُ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا
مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ كَسْرًا قَالَ عُمَرُ كَسْرًا لَا أَبَا لَكَ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَوْ أَنَّهُ فَتِحَ كَانَ لَعَلَّهُ أَنْ يُعَادَ فَيُغْلَقَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ كَسْرًا قَالَ وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ
رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَى [راجع: ۲۳۶۶۹].

(۲۳۸۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے، ان کا کہنا ہے کل گذشتہ جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگوں میں سے کس نے فتنوں کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ہم سب ہی نے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے اہل خانہ اور مال سے متعلق ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، اس کا کفارہ تو نماز روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں، ان فتنوں کے بارے تم میں سے کسی نے نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح پھیل جائیں گے؟

اس پر لوگ خاموش ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ اس کا جواب وہ مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں، چنانچہ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ ارشاد سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا یقیناً تم نے ہی سنا ہوگا، میں نے عرض کیا کہ دلوں کے سامنے فتنوں کو اس طرح پیش کیا جائے گا جیسے چٹائی کو پیش کیا جائے، جو دل ان سے نامانوس ہوگا اس پر ایک سفید نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل اس کی طرف مائل ہو جائے گا اس پر ایک کالا دھبہ پڑ جائے گا، حتیٰ کہ دلوں کی دو صورتیں ہو جائیں گی، ایک تو ایسا سفید جیسے چاندی ہو اسے کوئی فتنہ، جب تک آسمان وزمین رہیں گے، نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا ایسا کالا سیاہ جیسے کوئی شخص کٹورے کو اوندھا دے اور ہتھیلی پھیلا دے، ایسا شخص کسی نیکی کو نیکی اور کسی گناہ کو گناہ نہیں سمجھے گا سوائے اسی چیز کے جس کی طرف اس کی خواہش کا میلان ہو۔

(۲۳۸۳۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنبَانَا أَبُو مَالِكٍ حَدَّثَنِي رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ صَدَقَةٌ وَإِنَّ آخِرَ مَا تَعَلَّقَ بِهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاَفْعَلْ مَا سِئْتَ [راجع: ۲۳۶۴۱، ۲۳۶۴۳].

(۲۳۸۳۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے اور لوگوں کو پہلے امر نبوت میں سے جو کچھ حاصل ہوا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔

(۲۳۸۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ يَعْني لِحُدَيْفَةَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكَانَ الرَّجُلُ يَبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ قَالَ نَعَمْ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ [راجع: ۲۳۷۵۳].

(۲۳۸۳۵) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ نے نبی ﷺ کے ہمراہ سحری کی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے ان سے پوچھا کیا اس وقت آدمی اپنا تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس وقت تو دن ہوتا تھا البتہ سورج نہیں نکلا ہوتا تھا۔

(۲۳۸۳۶) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سِكِّهِ مِنْ سِكِّكَ الْمَدِينَةِ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَالْحَاشِرُ وَالْمَقْفِيُّ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ [صححه ابن حبان (۶۳۱۵)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن.

(۲۳۸۳۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کی ایک گلی میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد ہوں، احمد ہوں، حاشر، مقفی اور نبی الرحمة ہوں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۳۸۳۷) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ أَنْ يُدَلَّ نَفْسَهُ قِيلَ وَكَيْفَ يُدَلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ [إسناده ضعيف. قال الترمذی: حسن غريب. وقال العراقي: إسناده جيد. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۴۰۱۶، الترمذی: ۲۲۵۴)].

(۲۳۸۳۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرنا جائز نہیں ہے، کسی نے پوچھا کہ اپنے آپ کو ذلیل سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے آپ کو ایسی آزمائشوں کے لئے پیش کرے جن کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

(۲۳۸۳۸) حَدَّثَنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُدَيْفَةُ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ قَالَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالْحَاشِرُ وَالْمَقْفِيُّ وَنَبِيُّ الْمَلَا حِمٍ [أخرجه الترمذی فی الشمال (۳۶۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره وإسناده مختلف فيه.

(۲۳۸۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کی ایک گلی میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد ہوں، احمد ہوں، حاشر، مقفی اور نبی الرحمة ہوں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۳۸۳۹) حَدَّثَنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيْبَةَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَذْفٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَكَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الْبُقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ [أخرجه الطيالسی (۱۵۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وإسناده محتمل للتحسين. [انظر: ۲۳۸۴۶].

(۲۳۸۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مسلمانوں کو ایک گائے میں شریک کر دیا۔

(۲۳۸۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَادُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حِجَارَةِ الْمِرَاءِ فَقَالَ يَا جَبْرِيلُ إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيَّةٍ إِلَى الشَّيْخِ وَالْعَجُوزِ وَالْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ وَالشَّيْخِ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [راجع: ۲۳۷۱۵]

(۲۳۸۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ ”اجار المراء“ نامی جگہ پر میری جبریل علیہ السلام سے

ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۸۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَابِرُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عِيسَى مَوْلَى لِحُدَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا وَهَمْتُ وَلَا نَسِيتُ وَلَكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ مَوْلَايَ وَوَلِيَّ نِعْمَتِي حُدَيْفَةَ بْنُ الْيَمَانِ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً وَكَبَّرَ خَمْسًا ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا نَسِيتُ وَلَا وَهَمْتُ وَلَكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيَّ جَنَازَةً فَكَبَّرَ خَمْسًا (۲۳۸۴۱) یحییٰ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے شہر مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عیسیٰ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی انہوں نے نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں بھولا ہوں اور نہ ہی مجھے وہم ہوا ہے میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے میرے آقا اور ولی نعمت حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہی تھیں انہوں نے بھی ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا مجھے وہم ہوا ہے اور نہ میں بھولا ہوں بلکہ میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی تھیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہی تھیں۔

(۲۳۸۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ يَا حُدَيْفَةُ اقْرَأْ كِتَابَ اللَّهِ وَاعْمَلْ بِمَا فِيهِ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعَلِمْتُ أَنَّهُ إِنْ كَانَ خَيْرًا اتَّبَعْتُهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا اجْتَنَبْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ فِتْنَةُ عَمِيَاءَ عَمَاءَ صَمَاءَ وَدُعَاةُ ضَلَالَةٍ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ قَذَفُوهُ فِيهَا [راجع: ۲۳۶۷۱]۔

(۲۳۸۴۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تمیں مرتبہ فرمایا میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے، جو شخص ان کی دعوت کو قبول کر لے گا وہ اسے جہنم میں گرا دیں گے۔

(۲۳۸۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنْتُمُ الْحَدِيثُ

فَقَالَ حُدَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۸۴۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۴۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا عَنْ زُرِّ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ إِنَّ حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَرَابُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ وَإِنَّ آيَتَهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ [راجع: ۲۳۷۰۷].

(۲۳۸۴۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ

ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ مہک والا ہوگا۔

(۲۳۸۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ أَتَاهُ بِالْمَدَائِنِ فَقَالَ لَهُ حُدَيْفَةُ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ قَالَ قُلْتُ عَنْ أَيْ بِالِهِمْ تَسْأَلُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ يَعْنِي عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ فَلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ وَاسْتَدَلَّ الْإِمَارَةَ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [راجع: ۲۳۶۷۲].

(۲۳۸۴۵) ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے میں

مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا

کہ آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟

میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص

جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۲۳۸۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عْتَبَةَ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ حَذْفٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ

شَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْبَقْرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ [راجع: ۲۳۸۳۹].

(۲۳۸۴۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سات مسلمانوں کو ایک گائے میں شریک کر دیا۔

(۲۳۸۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ السَّلُولِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ

الْعَاصِ بِطَبْرِسْتَانَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُدَيْفَةُ أَنَا فَأَمْرُ أَصْحَابِكَ يَقُومُونَ طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةَ خَلْفِكَ

وَطَائِفَةَ بِيْزَاءِ الْعَدُوِّ فَتُكَبَّرُونَ وَيُكَبَّرُونَ جَمِيعًا ثُمَّ تَرَكُّعٌ فَيُرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ تَرْفَعُ فَيُرْفَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ

تَسْجُدُ وَيَسْجُدُ مَعَكَ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيكَ وَالطَّائِفَةُ الَّتِي بِيْزَاءِ الْعَدُوِّ قِيَامًا بِيْزَاءِ الْعَدُوِّ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ

مِنَ السُّجُودِ يَسْجُدُونَ ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هَؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ الْآخَرُونَ فَقَامُوا فِي مِصَافِهِمْ فَتَرَكُّعٌ فَيُرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ

تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيكَ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى قَائِمَةٌ بِيَزَاءِ الْعَدُوِّ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ سَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمْتَ وَسَلَّمَتْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَتَأْمُرُ أَصْحَابَكَ إِنْ هَاجَهُمْ هَيْجٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَقَدْ حَلَّ لَهُمُ الْقِتَالُ وَالْكَلَامُ

(۲۳۸۳۷) سلیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان میں تھے، ان کے ساتھ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ بھی تھے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھنے کا طریقہ آپ لوگوں میں سے کسے یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے، تم اپنے ساتھیوں کو دو گرہوں میں کھڑے ہونے کا حکم دو، جن میں سے ایک تمہارے پیچھے کھڑا ہو اور ایک دشمن کے سامنے، پھر تم تکبیر کہو اور وہ سب بھی تکبیر کہیں، پھر تم رکوع کرو اور وہ سب بھی رکوع کریں، پھر تم سر اٹھاؤ اور وہ سب بھی سر اٹھائیں، پھر تم سجدہ کرو اور تمہارے قریب والی صف بھی سجدہ کرے، اور دشمن کے سامنے والی صف کے لوگ کھڑے رہیں، جب تم سجدے سے سر اٹھا لو تو وہ بھی سجدہ کر لیں، پھر پہلی صف والے پیچھے اور پیچھے والے آگے آ جائیں، اور ان کی جگہ ہڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھ کر سب سلام پھیر دیں، اور اپنے ساتھیوں سے کہہ دو کہ اگر دشمن نماز کے دوران حملہ کر دے تو ان کے لئے قتال اور بات چیت حلال ہو جاتی ہے۔

(۲۳۸۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ الْعَبْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ قَالَ لَا تُؤْذِنُوا بِهِ أَحَدًا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعِيًّا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ النَّعْيِ [راجع: ۲۳۶۵۹].

(۲۳۸۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی مرگ ہو جاتی تو وہ کہتے کہ کسی کو اس کی اطلاع نہ دو، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ ”نعی“ میں شمار نہ ہو جس سے میں نے نبی ﷺ کو منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۸۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسًا وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدْرَ فَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُوذُوهُ وَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوهُ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهِ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۶۹۲)].

(۲۳۸۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہوں گے جو یہ کہتے ہوں گے کہ تقدیر کچھ نہیں ہے سوائے لوگوں میں اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے تو تم اس کی بیمار پرسی نہ کرو کوئی مرجائے تو اس کے جنازے میں شریک نہ ہو اور یہ دجال کا گروہ ہے اللہ پر حق ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ ملا دے۔

(۲۳۸۵۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ قَعَدَ عَلَيَّ شَفِثَهُ فَجَعَلَ يَرُدُّ بَصْرَهُ فِيهِ ثُمَّ

قَالَ يُضْعَطُ الْمُؤْمِنُ فِيهِ ضَغْطَةٌ تَزُولُ مِنْهَا حَمَائِلُهُ وَيَمْلَأُ عَلَى الْكَافِرِ نَارًا ثُمَّ قَالَ آلا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ عِبَادِ اللَّهِ الْفَطْرُ الْمُسْتَكْبِرُ آلا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ الضَّعِيفُ الْمُسْتَضْعَفُ ذُو الطَّمْرَيْنِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَ اللَّهُ قَسَمَهُ

(۲۳۸۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی جنازے میں تھے جب ہم قبر کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ اس کے کنارے بیٹھ کر بار بار اس میں دیکھنے لگے پھر فرمایا کہ مسلمان کو قبر میں ایک مرتبہ بھینچا جاتا ہے جس سے اس کے سارے بوجھ دور ہو جاتے ہیں اور کافر پر آگ کو بھردیا جاتا ہے پھر فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اللہ کا بدترین بندہ کون ہے؟ ہر تند خو اور متکبر کیا میں تمہیں اللہ کے بہترین بندوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور آدمی جسے دبایا جاتا ہو پرانی چادروں والا ہو لیکن ہو ایسا کہ اگر اللہ کے نام پر کسی کام کی قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو ضرور پورا کر دے۔

(۲۳۸۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ يَشُوصُ فَاَهُ بِالسُّوَاكِ [راجع: ۲۳۶۳۱].

(۲۳۸۵۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔
(۲۳۸۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰].

(۲۳۸۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۳۸۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ وَأَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ بِكُلِّ فِتْنَةٍ وَهِيَ كَائِنَةٌ لِيَمَانِ بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ وَمَا يَبِي أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرًا إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْ غَيْرِي بِهِ وَلَكِنْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِمْ عَنِ الْفِتَنِ قَالَ وَهُوَ يَعُدُّهَا مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكْدُنُ يَدْرُنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتْنٌ كَرِيحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أَوْلَيْكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي [راجع: ۲۳۶۸۰].

(۲۳۸۵۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے تمام فتنوں کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں ایسا تو نہیں تھا کہ نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ کوئی بات مجھے بتائی ہو جو میرے علاوہ کسی اور کو نہ بتائی ہو البتہ نبی ﷺ نے جس مجلس میں یہ باتیں بیان فرمائی تھیں میں اس میں موجود تھا نبی ﷺ سے فتنوں کے متعلق

سوالات پوچھے جا رہے تھے اور نبی ﷺ انہیں شمار کروا رہے تھے ان میں تین فتنے ایسے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے ان میں سے کچھ گرمیوں کی ہواؤں جیسے ہوں گے کچھ چھوٹے ہوں گے اور کچھ بڑے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے علاوہ اس مجلس کے تمام شرکاء دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

(۲۳۸۵۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسَّوَالِكِ [راجع: ۲۳۶۳۱].

(۲۳۸۵۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ارات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔

(۲۳۸۵۵) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ حُدَيْفَةَ يَقُولُ ضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْثَالَ وَاحِدًا وَثَلَاثَةً وَخَمْسَةً وَسَبْعَةً وَتِسْعَةً وَأَحَدَ عَشَرَ قَالَ فَضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَثَلًا وَتَرَكَ سَائِرَهَا قَالَ إِنَّ قَوْمًا كَانُوا أَهْلَ ضَعْفٍ وَمَسْكَنَةٍ فَاتْلَهُمْ أَهْلُ تَجَبُّرٍ وَعَدَدِي فَأَظْهَرَ اللَّهُ أَهْلَ الضَّعْفِ عَلَيْهِمْ فَعَمَدُوا إِلَيَّ عَدُوَّهُمْ فَاسْتَعْمَلُوهُمْ وَسَلَطُوهُمْ فَاسْخَطُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَوْنَهُ

(۲۳۸۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے ایک 'تین پانچ' سات' نو اور گیارہ ضرب الامثال بیان فرمائی ہیں جن میں سے کچھ نبی ﷺ نے اس وقت بیان فرمادیں اور باقی چھوڑ دیں اور فرمایا کہ ایک قوم تھی جس کے لوگ کمزور اور مسکین تھے ان سے ایک طاقتور اور کثیر تعداد والی قوم نے قتال کیا تو اللہ نے ان کمزوروں کو غلبہ عطا فرمادیا اور وہ لوگ اپنے دشمن کی طرف بڑھے ان پر اپنے حکمران مقرر کئے اور ان پر تسلط جمایا اور ان پر اللہ کی ناراضگی کا سبب بن گئے تا آنکہ وہ اللہ سے جا ملے۔

(۲۳۸۵۶) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَإِلَيَّ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخِرِ حَدَّثَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ حَدَّثْتَ أَنْتَ فَحَدَّثْتَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَصَدَّقَهُ الْآخِرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوتَى بِرَجُلٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ انظُرُوا فِي عَمَلِهِ فَيَقُولُ رَبِّ مَا كُنْتُ أَعْمَلُ خَيْرًا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لِي مَالٌ وَكُنْتُ أُخَالِطُ النَّاسَ فَمَنْ كَانَ مُوسِرًا يَسْرَتْ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ مُعْسِرًا أَنْظَرْتُهُ إِلَى مَيْسِرَةٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَحَقُّ مَنْ يَسْرَ فَغَفَرَ لَهُ فَقَالَ صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا ثُمَّ [راجع: ۱۷۱۹۰].

(۲۳۸۵۶) ربیع بن حراش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ نے نبی ﷺ سے جو حدیثیں سن رکھی ہیں، وہ ہمیں بھی سنائیے، چنانچہ ان میں سے

ایک نے یہ حدیث سنائی اور دوسرے نے ان کی تصدیق کی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا، اللہ فرمائے گا اس کے اعمال دیکھو، وہ کہے گا کہ پروردگار! میں کوئی نیک کام نہیں کرتا تھا، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میرے پاس مال تھا اور میں لوگوں سے مل کر تجارت کرتا تھا، جس کے پاس کشادگی ہوتی میں اس پر آسانی کر دیتا اور جو تنگ دست ہوتا میں اسے سہولت تک مہلت دے دیتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا سہولت دینے کا میں زیادہ حق دار ہوں، چنانچہ اسکی بخشش ہوگئی، دوسرے صحابی نے ان کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۸۵۷) ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِرَجُلٍ قَدْ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ اسْتَقْبِلُوا بِي رِيحًا عَاصِفًا فَادْرُونِي فَيَجْمَعُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ قَالَ فَيَغْفِرُ لَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ

[راجع: ۲۳۶۴۲]

(۲۳۸۵۷) پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا جس نے مرتے وقت اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں بکھیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا، دوسرے صحابی نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(۲۳۸۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِيَانَاءٍ فَرَمَاهُ بِهِ مَا يَأْلُو أَنْ يُصِيبَ بِهِ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي تَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ لَمْ أَفْعَلْ بِهِ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالذَّبِيحَ قَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ هَذَا آخِرُ حَدِيثِ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۵۸]

(۲۳۸۵۸) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا، انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں، فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا غُلَامٌ مَعَ أَبِي فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُفْرَةِ الْقَبْرِ فَجَعَلَ يُوصِي الْحَافِرَ وَيَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ الرَّأْسِ وَأَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ الرَّجْلَيْنِ لِرُبِّ عَذَقٍ لَهُ فِي الْجَنَّةِ [راجع: ۲۲۸۷۶].

(۲۳۸۵۹) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک انصاری کے جنازے میں نکلے، میں اس وقت نو عمر تھا اور اپنے والد کے ساتھ تھا، نبی ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور قبر کھودنے والے کو تلقین کرنے لگے کہ سر کی جانب سے اسے کشادہ کرو اور پاؤں کی جانب سے اسے کشادہ کرو، اس کے لئے جنت میں بہت سے خوشے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّالَانِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاجِبُ أَقْرَبَهُمَا أَبَا فَإِنَّ أَقْرَبَهُمَا أَبَا أَقْرَبَهُمَا جَوَارًا فَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَاجِبُ الَّذِي سَبَقَ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۳۷۵۶). قال شعيب: إسناده حسن].

(۲۳۸۶۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب ایک ہی وقت میں دو آدمی تمہیں دعوت دیں تو جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو اس کی دعوت کو قبول کر لو، کیونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوگا، اس کا پڑوس زیادہ قریب ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک پہلے دعوت دے دے تو پھر پہلے دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کر لو۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُنِيَ بِالْعُرْجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى

رَأْسِهِ مَاءٌ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْحَرِّ أَوْ مِنَ الْعَطَشِ [راجع: ۱۵۹۹۸].

(۲۳۸۶۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رضی اللہ عنہ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَعِيشُ بِهِنَّ وَلَا تُكْثِرُ عَلَيَّ فَأَنْسَى قَالَ اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ اجْتَنِبِ الْغَضَبَ [راجع: ۲۳۵۵۸].

(۲۳۸۶۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، زیادہ نہ کیجئے گا تاکہ میں بھول نہ جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

حَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ رضی اللہ عنہ

حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۶۳) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَزَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَتَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرَجَهُ بِالْمَاءِ وَقَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَنَضَحَ فَرَجَهُ [راجع: ۱۵۴۵].

(۲۳۸۶۳) حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(۲۳۸۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ وَهُوَ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرَجَهُ [راجع: ۱۵۴۵۹].

(۲۳۸۶۴) حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

(۲۳۸۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شَرِيكُ قَالَ سَأَلْتُ أَهْلَ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ فَذَكَرُوا أَنَّهُ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۸۶۵) شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن سفیان کے اہل خانہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا تھا۔

(۲۳۸۶۶) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَوَهَيْبٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: صحيح (سنن أبوداود: ۱۶۸، سنن النسائی: ۸۶/۱)]. قال شعيب: ضعيف لا ضرابه.

(۲۳۸۶۶) حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۸۶۷) وَقَالَ غَيْرُهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَهُ [راجع: ۱۵۴۵۹].

(۲۳۸۶۷) حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۸۶۸) وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخَطَّ يَدِهِ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرَجَهُ [راجع: ۱۵۴۵۹].

(۲۳۸۶۸) حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینٹے مار لئے۔

حَدَّثَنَا (۲۳۸۶۹)

(۲۳۸۶۹) ہمارے پاس دستیاب نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَيَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ الرَّسُولِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَاةً لِبَنِي عَبْدِ

الْمُطَلَبِ فَقَالَ إِنَّهَا تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكِنِّي أَنَا أَنَامُ وَأَصَلِّي وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ فَمَنْ اقْتَدَى بِي فَهُوَ مِنِّي وَمَنْ رَغِبَ عَن سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي إِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً ثُمَّ فِتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ فِتْرَتُهُ إِلَيَّ بِدْعَةٍ فَقَدْ ضَلَّ وَمَنْ كَانَتْ فِتْرَتُهُ إِلَيَّ سُنَّةٍ فَقَدْ اهْتَدَى

(۲۳۸۷۰) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بنو عبدالمطلب کی ایک باندی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ قائم اللیل اور صائم النهار رہتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کرتا ہوں سو جو شخص میری اقتداء کرے وہ مجھ سے ہے اور جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے ہر عمل کی ایک تیزی ہوتی ہے جو کچھ عرصے بعد ختم ہو جاتی ہے سو جس کی تیزی کا اختتام اور انقطاع بدعت کی طرف ہو وہ گمراہ ہو گیا اور جس کی تیزی کا اختتام سنت پر ہوا تو وہ ہدایت پا گیا۔

(۲۳۸۷۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخَزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ عَدَوْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عَاشُورَاءَ وَقَدْ تَغَدَّيْنَا فَقَالَ أَصُمْتُمْ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ قُلْنَا قَدْ تَغَدَّيْنَا قَالَ فَأَتِمُّوا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمْ [راجع: ۲۰۵۹۵]۔

(۲۳۸۷۱) عبد الرحمن بن سلمہ خزاعی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کے دن قبیلہ اسلم کے لوگوں سے فرمایا آج کے دن کا روزہ رکھو، وہ کہنے لگے کہ ہم تو کھاپی چکے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بقیہ دن کچھ نہ کھانا پینا۔

(۲۳۸۷۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ مِنْ بَنِي صُرَيْمٍ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ وَالْوَالِدَةُ [راجع: ۲۰۶۵۹]۔

(۲۳۸۷۲) حسانہ جو بنو صریم کی ایک خاتون تھیں اپنے چچا سے نقل کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نبی جنت میں ہوں گے، شہید جنت میں ہوں گے، نو مولود بچے جنت میں ہوں گے اور زندہ درگور کیے ہوئے بچے بھی جنت میں ہوں گے۔

حَدِيثُ ذِي مِحْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ذی محمر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۷۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ذِي مِحْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُصَالِحُكُمْ الرُّومُ صَلَاحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُوهُمْ غَزْوًا فَتَنْصَرُونَ وَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُونَ بِمَرْجِ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيبًا فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدْفُقُهُ

فَعِنْدَ ذَلِكَ يَغْدُرُ الرُّومُ وَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً وَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَقِيمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ

[راجع: ۱۶۹۵۰]

(۲۳۸۷۳) حضرت ذوالحجرت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب رومی تم سے امن و امان کی صلح کر لیں گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے جنگ کرو گے، تم اس میں کامیاب ہو کر صحیح سالم، مال غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے، جب تم ”ذی تلول“ نامی جگہ پر پہنچو گے تو ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا اور وہ کھڑا ہو کر اسے جواب دے گا، وہیں سے رومی عہد شکنی کر کے جنگ کی تیاری کرنے لگیں گے۔

(۲۳۸۷۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ الْجَزُورُ وَالْبَقْرَةَ تُجْزَى عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ قَالَ يَا شَعْبِيُّ وَلَهَا سَبْعَةُ أَنْفُسٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ الْجَزُورَ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِرَجُلٍ أَكْذَاكَ يَا فُلَانُ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا شَعَرْتَ بِهَذَا

(۲۳۸۷۴) امام شعیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مرتبہ پوچھا کہ کیا ایک اونٹ اور ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہو سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا شعیب! کیا اس کی سات جانیں ہوتی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو یہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے اور ایک اونٹ مقرر فرمایا ہے اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے پوچھا اے فلاں! کیا بات اسی طرح ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مجھے اس کا پتہ نہیں چل سکا۔

حَدِيثُ أُخْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْعَجْمَاءِ عَنْ أَبِيهَا خَيْرِ النَّبِيِّ

مسعود بن عجماء رضی اللہ عنہ کی ہم شیرہ کی حدیث

(۲۳۸۷۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ زَيْدِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ رُمَّانَةَ أَنَّ خَالَتَهُ أُخْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْعَجْمَاءِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ قَطِيفَةً يُفْدِيهَا يَعْنِي بَارُبَعِينَ أَوْ قِيَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ تَطَهَّرَ خَيْرٌ لَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَقَطِعتُ يَدَهَا وَهِيَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَسَدِ.

(۲۳۸۷۵) مسعود بن عجماء رضی اللہ عنہ کی ہم شیرہ کہتی ہیں کہ ان کے والد نے اس مخزومی عورت کے متعلق ”جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم اس کے فدیے میں چالیس اوقیہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے

حق میں بہتر یہی ہے کہ یہ پاک ہو جائے چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اس عورت کا تعلق بنو عبد الاشہل یا بنو اسد سے تھا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَحْلِقْ عَانَتَهُ وَيَقْلَمْ أَظْفَارَهُ وَيَجْزَّ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا (۲۳۸۷۷) ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے زیر ناف بال نہ کاٹے ناخن نہ تراشے اور مونچھیں نہ کاٹے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالُوا إِنَّا لَنَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۱۸۲۳۸] (۲۳۸۷۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا شاید تم لوگ امام کی قراءت کے دوران قراءت کرتے ہو؟ دو تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! واقعی ہم ایسا کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، الا یہ کہ تم میں سے کوئی سورہ فاتحہ پڑھنا چاہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ يُقْرِنُنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْتَرِؤُونَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ فَلَا يَأْخُذُونَ فِي الْعَشْرِ الْآخَرِي حَتَّى يَعْلَمُوا مَا فِي هَذِهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ قَالُوا فَعَلِمْنَا الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ (۲۳۸۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے دس دس آیات پڑھتے تھے اور اگلی دس آیات اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ پہلی دس آیات میں علم و عمل سے متعلق چیزیں اچھی طرح سیکھ نہ لیتے، یوں ہم نے علم و عمل کو

حاصل کیا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ

ایک تغلبی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ هَلَالِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عُسُورٌ إِنَّمَا الْعُسُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى [راجع: ۱۵۹۹۲].

(۲۳۸۷۹) ابو امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ٹیکس تو یہود و نصاریٰ پر ہوتا ہے، مسلمانوں پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ هُمْ مِنْهُمْ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيْتُهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ هُوَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ وَبِمَا كَانُوا عَامِلِينَ [راجع: ۲۰۹۷۳].

(۲۳۸۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک وقت تک میں اس بات کا قائل تھا کہ مسلمانوں کی اولاد مسلمانوں کے ساتھ ہوگی اور مشرکین کی اولاد مشرکین کے ساتھ ہوگی، حتیٰ کہ فلاں آدمی نے مجھ سے فلاں کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے، (پھر میں ایک اور آدمی سے ملا اور اس نے بھی مجھے یہی بات بتائی تب میں اپنی رائے سے پیچھے ہٹ گیا)۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ الْقُمَّلَةَ فِي ثَوْبِهِ فَلْيَصْرَهَا وَلَا يُلْقِهَا فِي الْمَسْجِدِ

(۲۳۸۸۱) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے کپڑوں میں کوئی جوں دکھائی دے تو اسے چاہیے کہ اسے باہر لے جائے مسجد میں نہ ڈالے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرَتُهُمْ بِالسُّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ

(۲۳۸۸۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۲۳۸۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ بَعْدِكُمْ أَوْ إِنْ مِنْ وَرَائِكُمُ الْكُذَّابُ الْمُضِلُّ وَإِنْ رَأَسَهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُّكَ حُبُّكَ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ كَذَبْتَ لَسْتَ رَبَّنَا وَلَكِنَّ اللَّهَ رَبَّنَا وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَنبْنَا وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهِ [راجع: ۲۳۵۴۶].

(۲۳۸۸۳) ابو قلابہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جسے لوگوں نے اپنے حلقے میں گھیر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (احادیث بیان کر رہا تھا) تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا جس کے سر میں پیچھے سے راستے بنے ہوں گے اور وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں سو جو شخص یہ کہہ دے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے ہمارا رب تو اللہ ہے ہم اسی پر توکل کرتے اور رجوع کرتے ہیں اور ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تو دجال کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوگا۔

حَدِيثُ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک بزرگ صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوا فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَأَسْتَغْفِرُهُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ اثْنَتَيْنِ قَالَ هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ [راجع: ۱۸۴۸۲].

(۲۳۸۸۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کرتے رہا کرو اور میں بھی ایک دن میں سو سو مرتبہ اس سے توبہ کرتا ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ“ اور ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ“ یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں یا ایک ہی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ہی ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسْطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ آبَاءَكُمْ وَاحِدٌ أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى أَبْلَغْتُ قَالُوا بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَانَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ أَوْ أَعْرَاضَكُمْ أَمْ لَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبْلَغْتُ قَالُوا بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

(۲۳۸۸۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایام تشریق کے درمیانی دن نبی ﷺ کو خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، یاد رکھو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو سیاہ پر اور کسی سیاہ کو کسی سرخ پر ”سوائے تقویٰ“ کے اور کسی وجہ سے فضیلت حاصل نہیں ہے، کیا میں نے پیغامِ الہی پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا پہنچا دیا، پھر فرمایا آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا دن، فرمایا یہ مہینہ کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا مہینہ، فرمایا یہ شہر کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا شہر، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اللہ نے تمہارے درمیان تمہارے خون اور مال کو اسی طرح حرمت والا بنا دیا ہے جیسے اس مہینے اور اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے، کیا میں نے پیغامِ الہی پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا پہنچا دیا، نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین کو چاہئے کہ غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَانَ مَرْتَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَجِيءُ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ بَصَلٌ فَقُلْتُ لَهُ أبا

الْخَيْرِ مَا تُرِيدُ إِلَى هَذَا يُنَبِّئُ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا كَانَ فِي مَنْزِلِي شَيْءٌ أَتَصَدَّقُ بِهِ غَيْرُهُ
إِنَّهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ظَلَّ الْمُؤْمِنُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ [راجع: ۱۸۲۰۷].

(۲۳۸۸۶) یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ مرشد بن عبد اللہ جب بھی مسجد آتے تو اپنے ساتھ صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز ضرور لاتے تھے، ایک دن وہ مسجد آئے تو اپنے ساتھ پیاز لے کر آئے، میں نے ان سے کہا اے ابو الخیر! یہ کیوں لے آئے؟ اس سے تو آپ کے کپڑوں سے بدبو آنے لگے گی، انہوں نے کہا بھتیجے! آج میرے گھر میں صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا، اور مجھے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمان کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُصَفَّدُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ وَيُنَادَى فِيهِ مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ حَتَّى يَنْقُضِيَ رَمَضَانَ [راجع: ۱۹۰۰۱].

(۲۳۸۸۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ماہِ رَمَضَانَ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں ہر سرکش شیطان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور ہر رات ایک منادی ندا لگاتا ہے کہ اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور اے شر کے طالب! رک جا، یہاں تک کہ رمضان ختم ہو جائے۔

(۲۳۸۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي صَخْرٍ الْعَقِيلِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ قَالَ جَلَبْتُ جَلُوبَةً إِلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ بَيْعَتِي قُلْتُ لِلْقَيْنِ هَذَا الرَّجُلُ فَلَأَسْمَعَنَّ مِنْهُ قَالَ فَتَلَقَانِي بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ فَتَبِعْتُهُمْ فِي أَقْفَانِهِمْ حَتَّى اتَّوَا عَلِيَّ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ نَاشِرًا التَّوْرَةَ يَقْرُؤُهَا يُعْزِي بِهَا نَفْسَهُ عَلِيُّ ابْنُ لَهُ فِي الْمَوْتِ كَأَحْسَنِ الْفِتْيَانِ وَأَجْمَلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْشُدْكَ بِالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ هَلْ تَجِدُ فِي كِتَابِكَ ذَا صِفَتِي وَمَخْرَجِي فَقَالَ بَرَأْسِهِ هَكَذَا أَيْ لَا فَقَالَ ابْنُهُ إِنِّي وَالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِنَا صِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَقِيمُوا الْيَهُودَ عَنْ أَحْيَاكُمْ ثُمَّ وَلِي كَفَنَهُ وَحَنَطَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ

(۲۳۸۸۸) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں میں ایک اونٹ مدینہ منورہ لے کر آیا جب میں اسے بیچ کر فارغ ہو گیا تو میں نے سوچا کہ اس آدمی سے ملتا ہوں اور اس کی باتیں سنتا ہوں چنانچہ نبی ﷺ مجھے

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چلتے ہوئے ملے میں بھی ان کے پیچھے چلنے لگا، حتیٰ کہ وہ تینوں ایک یہودی کے پاس پہنچے جو تورات کھولے اسے پڑھ رہا تھا اور اس کے ذریعے اپنے آپ کو تسلی دے رہا تھا کہ اس کا انتہائی حسین و جمیل جوان بیٹا قریب المرگ تھا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے تورات کو نازل کیا ہے کہ کیا تم تورات میں میری یہی صفات اور بعثت کے یہی حالات پڑھتے ہو؟ اس نے اپنے سر سے نفی میں اشارہ کر دیا، اس کے قریب المرگ بیٹے نے کہا ہاں! اس ذات کی قسم جس نے تورات کو نازل کیا ہے، ہم اپنی کتاب میں آپ کی یہی صفات اور بعثت کے یہی حالات پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے پاس سے ان یہودیوں کو اٹھا دو پھر نبی ﷺ نے خود اس کے کفن دفن اور نماز جنازہ کا انتظام فرمایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً يَعْقُوبُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانَ الْفَتْحِ وَقَالَ مَرَّةً يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ آلاَ إِنَّ كُلَّ مَانْرَةٍ تَعُدُّ وَتَدْعَى وَدَمٍ وَمَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا سِدَانَةَ الْبَيْتِ أَوْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ آلاَ وَإِنَّ قَتِيلَ خَطْبِ الْعَمْدِ قَالَ خَالِدٌ أَوْ قَالَ قَتِيلُ الْخَطْبِ شَبِهَ الْعَمْدِ قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا [راجع: ۱۵۴۶۳]۔

(۲۳۸۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اسی نے اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور اکیلے ہی تمام لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا، یاد رکھو! زمانہ جاہلیت میں جو چیز بھی قابل فخر سمجھتی تھی، اور ہر خون کا یا عام دعویٰ آج میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے، البتہ بیت اللہ کی کنجی اور حجاج کرام کو پانی پلانے کا منصب برقرار رہے گا، یاد رکھو! ہر وہ شخص جو شبہ عہد کے طور پر (کسی کوڑے، لٹھی یا پتھر سے) مارا جائے، اس میں دیت مغلظہ واجب ہوگی یعنی سو ایسے اونٹ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُصِيبَ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَرَكَهُ لِلَّهِ
كَانَ كَفَّارَةً لَهُ

(۲۳۸۹۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ اللہ کے لئے اسے چھوڑ دے تو وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ آتَاهُ
فَحَدَّثَهُ أَوْ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا
وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَائِبِنَا وَذَكَرْنَا وَأَنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

(۲۳۸۹۱) حضرت ابو ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعاء فرماتے تھے کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ بڑوں اور بچوں، مردوں اور عورتوں اور موجود و غائب سب کی بخشش فرما۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَفَاةٍ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرْنَبِيُّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي أَنَّهُ
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ
لَيْسَ كُتِّ [راجع: ۲۰۵۵۱]

(۲۳۸۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے اللہ سے ڈرنا اور اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے، اور جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے اللہ سے ڈرنا اور اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے، اور جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے اللہ سے ڈرنا اور اچھی بات کہنی چاہئے یا پھر خاموش رہنا چاہئے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ مَرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ مُخَضْرَمَةٍ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالَ قُلْنَا يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ صَدَقْتُمْ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ شَهْرُكُمْ هَذَا قُلْنَا ذُو الْحِجَّةِ قَالَ صَدَقْتُمْ شَهْرُ اللَّهِ الْأَصَمِّ أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ بَلَدُكُمْ هَذَا قَالَ قُلْنَا الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ قَالَ صَدَقْتُمْ قَالَ فَإِنَّ دِمَانَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَوْ قَالَ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا وَشَهْرِكُمْ هَذَا وَبَلَدِكُمْ هَذَا آلا وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَنْظَرُكُمْ وَإِنِّي مُكَائِرٌ بِكُمْ الْأَمَمَ فَلَا تُسَوِّدُوا وَجْهِي آلا وَقَدْ رَأَيْتُمُونِي وَسَمِعْتُمْ مِنِّي وَسْتَسْأَلُونَ عَنِّي فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ آلا وَإِنِّي مُسْتَنْقِذٌ رِجَالًا أَوْ إِنَانًا وَمُسْتَنْقِذٌ مِنِّي آخَرُونَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُمَا بَعْدَكَ [راجع: ۱۵۹۸۱].

(۲۳۸۹۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنی سرخ رنگ کی اونٹنی پر ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا یوم النحر، فرمایا تم نے سچ کہا، یہ حج اکبر کا دن ہے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا ذی الحجہ، فرمایا تم نے سچ کہا، یہ شہر اصم ہے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا، مشعر حرام، فرمایا تم نے سچ کہا، تمہاری جان اور تمہارے مال تمہارے لیے اسی طرح حرمت والے ہیں جیسے اس شہر میں اس مہینے کے آج کے دن کی حرمت ہے، یاد رکھو! حوض کوثر پر میں تمہارا انتظار کروں گا، اور تمہیں دیکھوں گا اور تمہارے ذریعے دوسری امتوں پر اپنی کثرت ظاہر کروں گا، لہذا میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا، تم نے مجھے دیکھا ہے اور میری باتیں سنی ہیں، اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا، جو شخص میری طرف جھوٹی نسبت کرے گا، اسے چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لے، یاد رکھو! میں کچھ لوگوں کو چھڑالوں گا اور بہت سے لوگ مجھ سے چھڑا لیے جائیں گے، میں عرض کروں گا کہ پروردگار یہ میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

ثالث عشر الأنصار

حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنهحضرت ابوایوب انصاری رضي الله عنه کی مرویات

(۲۳۸۹۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُؤَدِّعٍ وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَدِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعْ الْبَيَاسَ مِمَّا فِي يَدَيْ النَّاسِ إِذَا قَالَ الْبُوصَيْرِيُّ: هَذَا

إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ حَسَنٌ (ابن ماجه: ۴۱۷۱). قَالَ شُعَيْبٌ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ.

(۲۳۸۹۳) حضرت ابوایوب انصاری رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی مختصر نصیحت فرما دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اس طرح پڑھو جیسے رخصتی کی نماز پڑھ رہے ہو، کوئی ایسی بات منہ سے مت نکالو جس پر کل کو تمہیں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس جو چیزیں ہیں ان سے آس ہٹا کر ایک طرف رکھ دو۔

(۲۳۸۹۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا حُيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ كُنَّا فِي الْبَحْرِ وَعَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسِ الْفَزَارِيِّ وَمَعَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَمَرَّ بِصَاحِبِ الْمَقَاسِمِ وَقَدْ أَقَامَ السَّبِيَّ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا فَرَّقُوا بَيْنَهَا وَبَيْنَ وَلَدِهَا قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِهَا حَتَّى وَضَعَهُ فِي يَدِهَا فَانْطَلَقَ صَاحِبُ الْمَقَاسِمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَأَخْبَرَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأُجْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه الحاكم (۲/۵۵)]. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ

غَرِيبٌ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ حَسَنٌ (التِّرْمِذِيُّ: ۱۲۸۳ و ۱۵۶۶). قَالَ شُعَيْبٌ: حَسَنٌ بِمَجْمُوعِ طَرَقِهِ وَشَوَاهِدِهِ وَهَذَا إِسْنَادٌ

ضَعِيفٌ. [انظر: ۲۳۹۱۰].

(۲۳۸۹۵) ابو عبد الرحمن حبلی رضي الله عنه کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ سمندری سفر پر جا رہے تھے ہمارے امیر عبد اللہ بن قیس خزازی تھے ہمارے ساتھ حضرت ابوایوب انصاری رضي الله عنه بھی تھے، حضرت ابوایوب رضي الله عنه تقسیم کنندہ کے پاس سے گزرے تو اس نے قیدیوں کو ایک جانب کھڑا کر رکھا تھا جن میں ایک عورت رو رہی تھی، حضرت ابوایوب رضي الله عنه نے پوچھا کہ اس عورت کا کیا مسئلہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اسے اس کے بیٹے سے انہوں نے جدا کر دیا ہے، حضرت ابوایوب رضي الله عنه نے اس کے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور اس عورت کے ہاتھ میں دے دیا، یہ دیکھ کر تقسیم کنندہ شخص عبد اللہ بن قیس فزاری کے پاس چلا گیا اور انہیں یہ بات بتائی، عبد اللہ

نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ماں اور اس کی اولاد میں تفریق کرتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان تفریق کر دے گا۔

(۲۳۸۹۶) حَدَّثَنَا يَرْيَدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ الْأَمْصَارُ وَسَيَضْرِبُونَ عَلَيْكُمْ بُعوثًا يُنَكِّرُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ الْبُعْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ وَيَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى الْقَبَائِلِ يَقُولُ مَنْ أَكْفِيهِ بُعْثٌ كَذَا وَكَذَا آلا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۵۲۵)].

(۲۳۸۹۶) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے 'عنقریب تمہارے لئے شہر مفتوح ہو جائیں گے اور تمہارے لشکر جمع کئے جائیں گے لیکن تم میں سے بعض لوگ بغیر اجرت کے لشکر کے ساتھ جانے کو تیار نہ ہوں گے چنانچہ ایسا بھی ہوگا کہ ایک آدمی اپنی قوم سے نکل بھاگے گا اور دوسرے قبیلوں کے سامنے جا کر اپنے آپ کو پیش کر کے کہے گا "ہے کوئی شخص کہ میں اتنے پیسوں کے عوض اس کی طرف سے میدان جہاد میں شامل ہو کر کفایت کروں؟" یاد رکھو! ایسا شخص خون کے آخری قطرے تک مزدور رہے گا۔

(۲۳۸۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ هُوَ ابْنُ بَرِّئٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِنِيُّ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ يُخْبِرُهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ (۲۳۸۹۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۹۸) حَدَّثَنَا الْمُقْرِي حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رُحْمٍ السَّمَعِيُّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيَجْتَنِبُ الْكِبَائِرَ فَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ مَا الْكِبَائِرُ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَفِرَارُ يَوْمِ الزَّحْفِ [صححه ابن حبان (۳۲۴۷)، والحاكم (۲۳/۱)]. قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۸۸/۷). قال شعيب: حسن بمجموع طرفه. [انظر: ۲۳۹۰۲].

(۲۳۸۹۸) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں آئے کہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے پوچھا کہ "کبیرہ گناہوں" سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے

ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔

(۲۳۸۹۹) حَدَّثَنَا الْحَكْمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ أَبَا رُحْمَةَ السَّمْعِيِّ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ كُلَّ صَلَاةٍ تَحُطُّ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ خَطِيئَةٍ

(۲۳۸۹۹) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز ان گناہوں کو مٹا دیتی ہے جو اس سے پہلے ہوتے ہیں۔

(۲۳۹۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصْعَةٍ فِيهَا بَصَلٌ فَقَالَ كُلُوا وَأَبِي أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ إِنِّي لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ (۲۳۹۰۰) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں پیاز تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے تم کھا لو اور خود کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔

(۲۳۹۰۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَاشِرٍ مِنْ بَنِي سَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رُحْمَةَ قَاصَّ أَهْلِ الشَّامِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرَنِي بَيْنَ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَبَيْنَ الْخَبِيئَةِ عِنْدَهُ لِأُمَّتِي فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّخْبِيءُ ذَلِكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ وَهُوَ يَكْبُرُ فَقَالَ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ زَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِينَ أَلْفًا وَالْخَبِيئَةَ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو رُحْمَةَ يَا أَبَا أَيُّوبَ وَمَا تَطْنُ خَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهُ النَّاسُ بِأَفْوَاهِهِمْ فَقَالُوا وَمَا أَنْتَ وَخَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ دَعَا الرَّجُلَ عَنْكُمْ أَخْبِرْكُمْ عَنْ خَبِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَظُنُّ بَلْ كَأَلْمُسْتَقِينِ إِنَّ خَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ رَبِّ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مُصَدِّقًا لِسَانَهُ قَلْبُهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۸۹۸].

(۲۳۹۰۱) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو فرمایا تمہارے رب نے مجھے دو باتوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا ہے یا تو ستر ہزار آدمی جنت میں بلا حساب کتاب مکمل معافی کے ساتھ داخل ہو جائیں یا میں اپنی امت کے متعلق اپنا حق محفوظ کر لوں، کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اللہ کے یہاں کسی بات کو محفوظ کیا جا سکتا ہے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے باہر آئے اور فرمایا میرے پروردگار نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار کا وعدہ فرمایا ہے اور اس کے یہاں میرا حق بھی محفوظ ہے۔

راوی حدیث ابو رہم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو ایوب! آپ کے خیال میں نبی ﷺ کا وہ محفوظ حق کیا ہے؟ یہ سن کر لوگوں نے انہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور کہنے لگے کہ تمہیں نبی ﷺ کے اس محفوظ حق سے کیا غرض ہے؟ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے چھوڑ دو میں تمہیں اپنے اندازے بلکہ یقین کے مطابق بتاتا ہوں کہ نبی ﷺ کا وہ محفوظ حق یہ ہے کہ پروردگار! جو شخص بھی اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو اسے جنت میں داخلہ عطا فرما۔

(۲۳۹۰۲) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ أَبَا رُهْمَ السَّمْعِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَبَدَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَاجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ فَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَسَأَلَهُ مَا الْكِبَائِرُ فَقَالَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ وَالْفِرَارُ يَوْمَ الرَّحْفِ [راجع: ۲۳۸۹۸].

(۲۳۹۰۲) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں آئے کہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے پوچھا کہ ”کبیرہ گناہوں“ سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کسی مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔

(۲۳۹۰۳) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ افْتَرَعَتْ الْأَنْصَارُ أَيُّهُمْ يُؤْوِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَعَهُمْ أَبُو أَيُّوبَ فَأَوَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ أُهْدِيَ لِأَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو أَيُّوبَ يَوْمًا فَإِذَا قُصْعَةٌ فِيهَا بَصَلٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أُرْسِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطَّلَعَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ مِنْ هَذِهِ الْقُصْعَةِ قَالَ رَأَيْتُ فِيهَا بَصَلًا قَالَ وَلَا يَحِلُّ لَنَا الْبَصَلُ قَالَ بَلَى فَكُلُوهُ وَلَكِنْ يَغْشَانِي مَا لَا يَغْشَاكُمْ وَقَالَ حَيَوَةٌ إِنَّهُ يَغْشَانِي مَا لَا يَغْشَاكُمْ [الخرجه النسائي في الكبرى (۶۶۲۹)].

قال شعيب: صحيح وإسناده ضعيف.

(۲۳۹۰۳) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار نے اس بات پر قرعہ اندازی کی کہ ان میں سے کس کے یہاں نبی ﷺ فروکش ہوں گے وہ قرعہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے نام نکل آیا اور وہ نبی ﷺ کو اپنے گھر لے گئے نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا پوچھا کہ یہ کیا ہے؟

اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھجوایا ہے، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی، انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، تم اسے کھایا کرو، البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے ﷺ)

(۲۳۹۰۴) حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ إِقَالَ الْبُوصَيْرِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيحٌ (ابن ماجه: ۲۲۳۲). قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ وَهَذَا سَنَدٌ حَسَنٌ فِي الْمَتَابَعَاتِ وَالشُّوَاهِدِ. [انظر: ۲۳۹۰۵، ۲۳۹۰۶].

(۲۳۹۰۳) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنا غلہ ماپ کر لین دین کیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔

(۲۳۹۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۹۰۴]. (۲۳۹۰۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۰۶) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ يَعْنِي ابْنَ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ [راجع: ۲۳۹۰۴].

(۲۳۹۰۲) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنا غلہ ماپ کر لین دین کیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔

(۲۳۹۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ (۲۳۹۰۸) قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَعَ الْقَاضِي حِينَ يَقْضِي وَيَدُ اللَّهِ مَعَ الْقَاسِمِ حِينَ يَقْسِمُ

(۲۳۹۰۷-۲۳۹۰۸) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قاضی جب فیصلہ کرتا ہے تو اللہ کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے اور قاسم جب کوئی چیز تقسیم کرتا ہے تو اللہ کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۲۳۹۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا يَوْمًا مَا يُنْتَبَدُ فِيهِ فَتَنَازَعُوا فِي الْقُرْعِ فَمَرَّ بِهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ

إِنْسَانًا فَقَالَ يَا أَبَا أَيُّوبَ الْقُرْعُ يُنْتَبَذُ فِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كُلِّ مُزْفَتٍ يُنْتَبَذُ فِيهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقُرْعُ فَرَدَّ أَبُو أَيُّوبَ مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَوَّلِ

(۲۳۹۰۹) ابوالخق کہتے ہیں کہ ایک دن لوگ اس بات کا مذاکرہ کرنے لگے کہ کن برتنوں میں نبیذ بنائی جاسکتی ہے دوران گفتگو کدو کے برتن میں نبیذ سے متعلق اختلاف رائے ہو گیا اتفاقاً وہاں سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا تو انہوں نے ایک آدمی بھیج کر اس کے متعلق دریافت کیا کہ اے ابوایوب! کدو کے برتن میں نبیذ کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اس برتن میں نبیذ پینے یا بنانے سے منع فرمایا ہے جسے لک لگی ہوئی ہو، سائل نے کدو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔

(۲۳۹۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا رِشْدِينُ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ يَحْصَبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ فِي الْبَيْعِ فَرَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۳۸۹۵]۔

(۲۳۹۱۰) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص والد اور اس کی اولاد میں تفریق کرتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان تفریق کر دے گا۔

(۲۳۹۱۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ وَهُوَ بِمِصْرَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهَذِهِ الْكُرَابِيسِ يَعْنِي الْكُنْفَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ أَوْ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۱/۱)]۔ [انظر: ۲۳۹۱۶، ۲۳۹۵۵]۔

(۲۳۹۱۱) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مصر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ بخدا مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہاں کے بیت الخلاء کس طرح استعمال کروں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پانچانے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(۲۳۹۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَاصُّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْكُمْ تَذُنُّونَ لَخَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَوْمًا يَذُنُّونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ [صححه مسلم (۲۷۴۸)]۔

(۲۳۹۱۲) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفات میں فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی تھی جو اب تک میں نے تم سے چھپا رکھی تھی اور وہ یہ کہ اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا فرمادے گا جو گناہ کریں گے اور

آیا کہ ہم تو نبی ﷺ سے اوپر ہو کر چلتے ہیں چنانچہ وہ ساری رات انہوں نے ایک کونے میں گزار دی، صبح ہونے پر نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھے نچلی منزل زیادہ موافق ہے، وہ کہنے لگے کہ میں تو اس چھت پر نہیں چڑھوں گا جس کے نیچے آپ ہوں، اس طرح حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے نیچے اور نبی ﷺ اوپر چلے گئے، نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجاتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھجوایا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تم اسے کھایا کرو البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے رضی اللہ عنہم)

(۲۳۹۱۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَعِيشَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ كَعَدْلِ أَرْبَعِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِي عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِذَا قَالَهَا بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَمِثْلُ ذَلِكَ

(۲۳۹۱۵) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے کہ ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں“ تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا دس گناہ معاف فرما دے گا ورنہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا ورنہ شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچاؤ کی ڈھال بن جائیں گے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے لے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۲۳۹۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ أَخِي أَنَسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ مَا نَدَّرِي كَيْفَ نَصَنَعُ بِكَرَابِيسِ مِصْرَ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ وَنَسْتَدْبِرَهُمَا وَقَالَ هَمَّامٌ يَعْنِي الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ [راجع: ۲۳۹۱۱].

(۲۳۹۱۶) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مصر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ بخدا مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہاں کے بیت الخلاء کس طرح استعمال کروں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پانچانے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(۲۳۹۱۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ يَعْنِي الْخُرَّاسَانِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مِنْ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذَلِكَ الْغَرْسِ

(۲۳۹۱۷) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک پودا لگاتا ہے تو اس سے جتنا پھل نکلتا ہے اللہ اس شخص کے لئے اتنا ہی اجر لکھ دیتا ہے۔

(۲۳۹۱۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أُسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَادِرُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ طُلُوعِ النُّجُومِ

(۲۳۹۱۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نماز مغرب ستارے نکلنے سے پہلے پڑھنے میں سبقت کیا کرو۔

(۲۳۹۱۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَاشِدِ الْيَافِعِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَّبَ طَعَامًا فَلَمْ أَرِ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَتَةً مِنْهُ أَوْلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَتَةً فِي آخِرِهِ قُلْنَا كَيْفَ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَا ذَكَرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ

(۲۳۹۱۹) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے نبی ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا میں نے آغاز میں اس سے زیادہ بابرکت کھانا کبھی نہیں دیکھا اور اختتام کے اعتبار سے اتنی کم برکت والا کھانا بھی کوئی نہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوا؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب نے ہم کھانا شروع کیا تھا تو ہم نے بسم اللہ پڑھی تھی بعد میں ایک آدمی آ کر کھانے میں شریک ہوا تو اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور شیطان بھی اس کے ساتھ کھانے لگا۔

(۲۳۹۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ كَانَ أَمِيرًا عَلَى الْجَيْشِ الَّذِي غَزَا فِيهِ أَبُو أَيُّوبَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ أَبُو أَيُّوبَ إِذَا مِتُّ فَأَقْرَأُوا عَلَيَّ النَّاسِ مِنْنِي السَّلَامَ فَأَخْبِرُوهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا جَعَلَهُ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ وَلِيَنْطَلِقُوا بِي فَلْيَبْعِدُوا بِي فِي أَرْضِ الرُّومِ مَا اسْتَطَاعُوا فَحَدَّثَتِ النَّاسُ لَمَّا مَاتَ أَبُو أَيُّوبَ فَاسْتَلَامَ النَّاسُ وَأَنْطَلِقُوا بِجَنَازَتِهِ

(۲۳۹۲۰) اہل مکہ میں سے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ یزید بن معاویہ اس لشکر کا امیر تھا جس میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بھی جہاد کے لئے شریک تھے یزید مرض الموت میں ان کی عیادت کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر

ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ، جب حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو یزید نے لوگوں کو یہ باتیں بتائیں، لوگوں نے اسلحہ زیب تن کیا اور ان کا جنازہ لے کر چل پڑے۔

(۲۳۹۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ أُمْلَى عَلَى مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ لِيُشْرِقْ أَوْ لِيُغْرِبْ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَايِضَ جُعِلَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتَسَحَّرْنَا وَنَسْتَعْفِرُ اللَّهَ [صححه البخاری (۱۴۴)، ومسلم (۲۶۴)، وابن خزيمة (۵۷)، وابن حبان (۱۴۱۷)]. [النظر: ۲۳۹۲۳، ۲۳۹۷۴، ۲۳۹۷۶].

(۲۳۹۲۱) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے، ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ وَإِنَّهُ بَعَثَ يَوْمًا بِقِصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا فِيهَا ثُومٌ فَسَأَلْتُهُ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا كَرِهْتَ [صححه مسلم (۲۰۵۳)]. [النظر: ۲۳۹۲۴].

(۲۳۹۲۲) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا، لیکن نبی ﷺ نے اسے کھایا نہ تھا میں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، تم اسے کھایا کرو البتہ مجھے اس کی بو پسند نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ پھر جو چیز آپ کو پسند نہیں، وہ مجھے بھی پسند نہیں۔

(۲۳۹۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَبِي سَوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ نَالَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَنَالَ ثُمَّ يَبْعَثُ بِسَائِرِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ وَفِيهِ أَثَرُ يَدِهِ فَإِنِّي بِطَعَامٍ فِيهِ الثُّومُ فَلَمْ يَطْعَمْ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَبَعَثَ بِهِ إِلَيَّ أَبِي أَيُّوبَ فَقَالَ لَهُ أَهْلُهُ فَقَالَ أَذْنُوهُ مِنِّي فَإِنِّي أَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَلَمَّا لَمْ يَرَ أَثَرَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ كَفَّ يَدَهُ مِنْهُ وَآتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا بَابِي وَأُمِّي هَذَا الطَّعَامُ لَمْ تَأْكُلْ مِنْهُ أَكُلْ مِنْهُ قَالَ فِيهِ تِلْكَ الثُّومَةُ فَيَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَأَكُلُ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَكُلْ

(۲۳۹۲۳) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس

میں سے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھجوایا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تم اسے کھایا کرو البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے ﷺ)

(۲۳۹۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ وَاصِلِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَبِي سَوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَدًا الْمُتَخَلَّلُونَ قِيلَ وَمَا الْمُتَخَلَّلُونَ قَالَ فِي الْوُضُوءِ وَالطَّعَامِ

(۲۳۹۲۳) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خلال کرنے والے لوگ کیا خوب ہیں؟ کسی نے پوچھا کہ خلال کرنے والوں سے کون لوگ مراد ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا وضو اور کھانے کے دوران خلال کرنے والے۔

(۲۳۹۲۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ يَذْكُرُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

[صححه البخاری (۶۲۳۷)، ومسلم (۲۵۶۰). قال الترمذی: حسن صحيح]. [انظر: ۲۳۹۷۳، ۲۳۹۸۲].

(۲۳۹۲۵) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۲۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ الْمِسُورُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ مَرَّةً امْتَرَى فِي الْمُحْرِمِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ قَالَ فَأَرْسَلُوا إِلَى أَبِي أَيُّوبَ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ هَكَذَا مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا وَصَفَهُ سُفْيَانُ [انظر: ۲۳۹۴۴، ۲۳۹۷۵].

(۲۳۹۲۶) حضرت مسور اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک مرتبہ اختلاف رائے ہو گیا انہیں اس محرم کے بارے شک تھا جو اپنے سر پر پانی بہاتا ہے پھر انہوں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے نبی ﷺ کو اپنا سر کس طرح دھوتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس طرح آگے پیچھے سے راوی نے اس کی کیفیت بیان کر کے دکھائی۔

(۲۳۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

(۲۳۹۲۷) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو اپنے اس رشتہ دار پر کیا جائے جو اس سے پہلو تہی کرتا ہو۔

(۲۳۹۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ [انظر: ۲۳۹۷۲].

(۲۳۹۲۸) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وجوب غسل خروج منی پر ہوتا ہے۔

(۲۳۹۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِجَابٍ عَنْ قَزَاعَةَ عَنِ الْقُرَيْعِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَدْمَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذِهِ الرِّكَعَاتُ الَّتِي أَرَاكَ قَدْ أَدْمَنْتَهَا قَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلَا تُرْتَجُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرُ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا خَيْرٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْرَأُ فِيهِنَّ كُلَّهُنَّ قَالَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَبِهَا سَلَامٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا [صححه ابن خزيمة (۱۲۱۴)]. قال الألباني حسن (أبو داود: ۱۲۷۰، ابن ماجه: ۱۱۵۷). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف].

(۲۳۹۲۹) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے تھے ایک دن میں نے پوچھ لیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان پر چڑھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان چاروں رکعتوں میں قراءت فرماتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! میں نے پوچھا کہ کیا ان میں دو رکعتوں پر سلام بھی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

(۲۳۹۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ [صححه مسلم (۱۱۶۴)، وابن خزيمة (۲۱۱۴)، وابن حبان (۳۶۳۴)]. [انظر: ۲۳۹۵۲، ۲۳۹۵۷].

(۲۳۹۳۰) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۳۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخْرَجَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ فَقَالَ شِعْلُنَا قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا أَنْ يَظُنَّ النَّاسُ أَنَّكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَذَا أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا

لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَيَّ أَنْ يَسْتَبِكَ النُّجُومُ [راجع: ۱۷۴۶۲].

(۲۳۹۳۱) مرشد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں مصر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کے سلسلے میں تشریف لائے، اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمارا امیر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو نماز مغرب میں تاخیر ہو گئی، نماز سے فراغت کے بعد حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا اے عقبہ! کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب اسی طرح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہیں کرے گی؟

(۲۳۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

(۲۳۹۳۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۳۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَا يَشْرُقُ وَلَا يَغْرُبُ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَلَمَّا آتَيْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَقَاعِدَ تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَجَعَلْنَا نُنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۳۹۲۱].

(۲۳۹۳۳) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَيَّ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَأَتَيْتُ يَوْمًا بِقِصْعَةٍ فِيهَا تُوْمٌ فَبَعَثَ بِهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُ رِيحَهُ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ مَا تَكْرَهُهُ [راجع: ۲۳۹۲۲].

(۲۳۹۳۴) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا نہ تھا میں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، تم اسے کھایا کرو البتہ مجھے اس کی بو پسند نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ پھر جو چیز آپ کو پسند نہیں، وہ مجھے بھی پسند نہیں۔

(۲۳۹۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَسِيرٍ فَأَخَذَ بِحِطَامٍ نَاقَتِهِ أَوْ بِرِمَامٍ نَاقَتِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ تَعَبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ

وَتَوُوتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ [صححه البخاری (۱۳۹۶)، ومسلم (۱۳)، وابن حبان (۲۳۷)] [انظر: ۲۳۹۴۶ | ۲۳۹۳۵) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے ایک دیہاتی سامنے آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔ (۲۳۹۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودٌ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا [صححه البخاری (۱۳۷۵)، ومسلم (۲۸۶۹)] [انظر: ۲۳۹۵۱].

(۲۳۹۳۶) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے تو ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۲۳۹۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي سُوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَاكُ مِنَ اللَّيْلِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِذَا قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَأْمُرُ بِشَيْءٍ وَيُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ [اخرجه عبد بن حميد (۲۱۹)، إسناده ضعيف جداً].

(۲۳۹۳۷) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو تین مرتبہ مسواک فرماتے تھے جب رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو چار رکعتیں پڑھتے تھے کسی سے بات کرتے اور نہ کسی چیز کا حکم دیتے اور ہر دو رکعتوں پر سلام پھیر دیتے تھے۔ (۲۳۹۳۷) وَبِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ تَمَضَّمُضَ وَمَسَحَ لِحْيَتَهُ مِنْ تَحْتِهَا بِالْمَاءِ [إسناده ضعيف جداً، قال البخاری: هذا لا شيء، قال الألبانی: صحيح بما تقدم (ابن ماجه: ۴۳۳)].

(۲۳۹۳۷) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کلی کرتے اور اپنی ڈاڑھی مبارک کو نیچے سے پانی کے ساتھ دھوتے تھے۔

(۲۳۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِي وَاصِلٍ قَالَ لَقِيتُ أبا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَصَافَحَنِي فَرَأَى فِي أَظْفَارِي طُولًا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ أَحَدُكُمْ عَنْ خَبَرِ السَّمَاءِ وَهُوَ يَدْعُ أَظْفَارَهُ كَأَظْفِيرِ الطَّيْرِ يَجْتَمِعُ فِيهَا الْجَنَابَةُ وَالْخَبْتُ وَالتَّفْتُ وَلَمْ يَقُلْ وَكَيْعٌ مَرَّةً الْأَنْصَارِيَّ قَالَ غَيْرُهُ أَبُو أَيُّوبَ الْعَتَكِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي سَبَقَهُ لِسَانُهُ يَعْنِي وَكَيْعٌ فَقَالَ لَقِيتُ أبا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَإِنَّمَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ الْعَتَكِيُّ [اخرجه الطيالسي (۵۹۶)، إسناده ضعيف].

(۲۳۹۳۸) ابو واصل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا تو میرے ناخن بڑھے ہوئے نظر آئے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص آسمانی خبریں پوچھتا ہے جب کہ اپنے ناخنوں کو اس طرح چھوڑ دیتا ہے جیسے پرندوں کے ناخن ہوتے ہیں کہ ان میں جنابت گندگی

اور میل کچیل جمع ہوتا رہے۔

بعض محدثین کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نہیں ہیں بلکہ ابو ایوب عتکی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۲۳۹۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْجَعِيَّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَشْجَعَ وَجُهَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي كَعْبٍ مَوَالِيَّ دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ [صححه مسلم (۲۵۱۹)، والحاكم (۸۲/۴)]. [راجع: ۲۱۹۴۵].

(۲۳۹۳۹) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ، اشجع، جہینہ اور بنی کعب کے لوگ تمام لوگوں کو چھوڑ کر صرف میرے موالی ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ان کے مولی ہیں۔

(۲۳۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَوْ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ [۲۱۹۴۵].

(۲۳۹۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت فرمائی ہے۔

(۲۳۹۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَرُ بِخُمْسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِيءٌ إِيْمَاءٌ [صححه الحاكم (۳۰۳/۱)، وابن حبان (۲۴۰۷)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۲، ابن ماجه: ۱۱۹۰، النسائي: ۲۳۸/۳)].

(۲۳۹۴۱) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعتوں پر وتر بنایا کرو اگر یہ نہ کر سکو تو تین رکعتوں پر اگر یہ بھی نہ کر سکو تو ایک رکعت پر وتر بنالیا کرو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اشارہ ہی کر لیا کرو۔

(۲۳۹۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ كَعْدِلٍ عِتْقِ عَشْرٍ رِقَابٍ أَوْ رَقَبَةٍ [صححه البخاری (۶۴۰۴)]. [انظر: ۲۳۹۸۱].

(۲۳۹۴۲) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہہ لے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" تو یہ ایک یا دس غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(۲۳۹۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ امْرَأَةٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعَدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ

(۲۳۹۳۳) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۲۳۹۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ الْمِسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ وَقَالَ الْمِسُورُ لَا يَغْسِلُ فَأُرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَسَأَلْتُهُ فَصَبَّ عَلَيَّ رَأْسِي الْمَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَذْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ [راجع: ۲۳۹۲۶].

(۲۳۹۳۳) حضرت مسور اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک مرتبہ اختلاف رائے ہو گیا انہیں اس محرم کے بارے شک تھا جو اپنے سر پر پانی بہاتا ہے پھر انہوں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے نبی ﷺ کو اپنا سر کس طرح دھوتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس طرح آگے پیچھے سے راوی نے اس کی کیفیت بیان کر کے دکھائی۔

(۲۳۹۴۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ [صححه البخاری (۱۸۴۰)، ومسلم (۱۲۰۵) وابن حبان (۳۹۴۸)]. [انظر: ۲۳۹۴۹، ۲۳۹۵۸، ۲۳۹۶۲، ۲۳۹۶۹].

(۲۳۹۳۵) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۴۶) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبٌ مَا لَهُ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَأْسِهِ [راجع: ۲۳۹۳۵].

(۲۳۹۳۶) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کسی سفر میں تھے ایک دیہاتی سامنے آیا اور اس نے نبی ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔

(۲۳۹۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ تُدِيمُ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ يَرْتَفَعَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ [أخرجه ابن خزيمة (۱۲۱۵)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.

(۲۳۹۳۷) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبی ﷺ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے تھے ایک دن میں نے پوچھ

لیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان پر چڑھے۔

(۲۳۹۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَنْ مَعَكَ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هَذَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ مَرُّ أُمَّتِكَ فَلْيَكْثِرُوا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ تَرْبَتَهَا طَيِّبَةٌ وَأَرْضُهَا وَاسِعَةٌ قَالَ وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۳۹۴۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب معراج نبی ﷺ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ اپنی امت کو تلقین کیجئے کہ وہ کثرت سے جنت کے پودے لگائیں کیونکہ جنت کی مٹی عمدہ اور زمین کشادہ ہے، نبی ﷺ نے پوچھا کہ جنت کے پودوں سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا۔

(۲۳۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ وَحَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ [راجع: ۲۳۹۴۵].

(۲۳۹۴۹) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَّامَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعَجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ تِلْكَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ قَرَأَ لَيْلَتِي تِلْكَ الْقُرْآنَ [قد حسنه الترمذی۔ قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۸۹۶،

النسائی: ۱۷۱/۲)۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]، [راجع: ۲۳۹۴۳].

(۲۳۹۵۰) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ سکے، سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے، اس لئے جو شخص رات کے وقت تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ لے، گویا اس نے تہائی قرآن پڑھ لیا۔

(۲۳۹۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ

تَعَدَّبُ فِي قُبُورِهَا [راجع: ۲۳۹۳۶].

(۲۳۹۵۱) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے تو ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۲۳۹۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ وَرْقَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ [راجع: ۲۳۹۳۰].

(۲۳۹۵۲) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَحْمَدِ عَيْسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِأَلْسِنَتِكَ قَالَ حَجَّاجٌ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۷۴۱). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۳۹۸۶، ۲۳۹۸۵].

(۲۳۹۵۳) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے الحمد لله على كل حال کہنا چاہیے جو اب دینے والے کو یرحمک اللہ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو یهدیک اللہ ویصلح بلسنتک کہنا چاہیے۔

(۲۳۹۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ كَرِيظٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَجَدَ رَجُلًا فِي ثَوْبِهِ قَمَلَةً فَأَخَذَهَا لِيَطْرَحَهَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ ارْدُدْهَا فِي ثَوْبِكَ حَتَّى تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

(۲۳۹۵۴) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے کپڑے میں ایک جوں دیکھی اس نے اسے پکڑ کر مسجد میں ہی پھینکنا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ایسا مت کرو اسے اپنے کپڑوں میں ہی رہنے دو تا آنکہ مسجد سے نکل جاؤ۔

(۲۳۹۵۵) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِفُرُوجِكُمْ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا [راجع: ۲۳۹۱۱].

(۲۳۹۵۵) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پانچانے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(۲۳۹۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ظَبْيَانَ وَيَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ الرُّومِ قَمْرِي فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ أَنَا إِذَا مِتُّ فَأَحْمِلُونِي فَإِذَا صَافَعْتُمُ الْعَدُوَّ فَأَدْفِنُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ وَسَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَالِي هَذَا مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [انظر: ۲۳۹۹۲].

(۲۳۹۵۶) ابو ظبیان کہتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ روم کے جہاد میں شریک تھے، وہ بیمار ہو گئے، جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ جب میں مرجاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ۔

(۲۳۹۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ [راجع: ۲۳۹۳۰].

(۲۳۹۵۷) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطِيمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالْمَزْدَلِفَةِ [راجع: ۲۳۹۴۵].

(۲۳۹۵۸) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔

(۲۳۹۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَنْشُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ لَقِيظِ النَّخَعِيِّ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا قَالَ كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ قَالُوا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خَمٍّ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ قَالَ رِيَّاحٌ فَلَمَّا مَضُوا تَبِعْتُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالُوا نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ

(۲۳۹۵۹) ریح بن حارث کہتے ہیں کہ ایک گروہ ”رحبہ“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا ”السلام علیک یا مولانا“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارا آقا کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ تم عرب قوم ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کو غدیر خم کے مقام پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں جس کا مولی ہوں، علی بھی اس کے مولی ہیں، جب وہ لوگ چلے گئے تو میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا اور میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ کچھ انصاری لوگ ہیں جن میں حضرت ابو ایوب

انصاری رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

(۲۳۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَنْشٌ عَنْ رِبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِمُوا عَلَيَّ فِي الرَّحْبَةِ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ قَالُوا مَوَالِيكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ
(۲۳۹۶۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ تُصَلِّي صَلَاةً تُدِيمُهَا فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَلَا تُرْتَجُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرُ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي إِلَى السَّمَاءِ خَيْرٌ
(۲۳۹۶۱) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے تھے ایک دن میں نے پوچھ لیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان پر چڑھے۔

(۲۳۹۶۲) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ [راجع: ۲۳۹۴۵].

(۲۳۹۶۲) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میدانِ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا کی ہے۔

(۲۳۹۶۳) حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَسْلَمَ أَبَا عَمْرَانَ التَّجِيبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ صَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ فَتَدَرَّتْ مِنَّا نَادِرَةٌ أَمَامَ الصَّفِّ فَتَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَعِيَ مَعِيَ وَكَذَا قَالَ أَبِي قَالَ مَعَمْرٌ فَتَدَرَّتْ مِنَّا بَادِرَةٌ وَقَالَ صَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ [انظر: ۲۳۹۶۵].

(۲۳۹۶۳) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے جنگ بدر کے دن صف بندی کی تو ہم میں سے ایک آدمی صف سے آگے نکل گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ رہو میرے ساتھ رہو۔

(۲۳۹۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمْعِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ

اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ قَالَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَحَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ لَهُ كَعَشْرِ رِقَابٍ وَكُنَّ لَهُ مَسْلِحَةً مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ يَوْمَئِذٍ عَمَلًا يَقْهَرُهُنَّ فَإِنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمِثْلُ ذَلِكَ

(۲۳۹۶۴) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات کہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کے عوض اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا، دس گناہ معاف فرما دے گا، دس درجات بلند کر دے گا اور یہ دس غلاموں کو آزاد کرنے کی طرح ہوگا اور وہ دن کے آغاز سے اختتام تک اس کا ہتھیار ہو جائیں گے اور اس دن کوئی شخص ایسا عمل نہیں کر سکے جو اس پر غالب آجائے، اور اگر شام کے وقت کہے تب بھی اسی طرح ہوگا۔

(۲۳۹۶۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَسْلَمَ أَبَا عِمْرَانَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ صَفَّفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ فَبَدْرَتْ مِنَّا بَادِرَةٌ أَمَامَ الصَّفِّ فَنظَرَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعِيَ مَعِيَ [راجع: ۲۳۹۶۳].

(۲۳۹۶۵) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے جنگ بدر کے دن صف بندی کی تو ہم میں سے ایک آدمی صف سے آگے نکل گیا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ رہو میرے ساتھ رہو۔

(۲۳۹۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمْعِيُّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي بَيْتِنَا الْأَسْفَلِ وَكُنْتُ فِي الْغُرْفَةِ فَأَهْرَيْقُ مَاءٍ فِي الْغُرْفَةِ فَقُمْتُ أَنَا وَأُمُّ أَيُّوبَ بِقَطِيفَةٍ لَنَا نَتْبَعُ الْمَاءَ شَفَقَةً يَخْلُصُ الْمَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا مُشْفِقُونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ نَكُونَ فَوْقَكَ انْتَقِلْ إِلَى الْغُرْفَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَتَاعِهِ فَنَقِلَ وَمَتَاعُهُ قَلِيلٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ تُرْسِلُ إِلَيَّ بِالطَّعَامِ فَأَنْظُرُ فَإِذَا رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِكَ وَضَعْتُ يَدِي فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ هَذَا الطَّعَامُ الَّذِي أُرْسَلَتْ بِهِ إِلَيَّ فَتَظَرْتُ فِيهِ فَلَمْ أَرِ فِيهِ أَثَرَ أَصَابِعِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ إِنَّ فِيهِ بَصَلًا فَكْرِهْتُ أَنْ أَكَلَهُ مِنْ أَجْلِ الْمَلِكِ الَّذِي يَأْتِينِي وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوهُ

(۲۳۹۶۶) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمارے گھر کی ٹھلی منزل میں فروکش ہوئے اور میں بالا خانے میں رہتا تھا ایک دن میرے کمرے میں پانی گر گیا تو میں اور ام ایوب ایک چادر لے کر پانی خشک کرنے لگے تاکہ وہ چھت سے ٹپک کر نبی ﷺ پر نہ گرنے لگے پھر میں ڈرتا ڈرتا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بات مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ کے اوپر رہیں آپ اوپر منتقل ہو جائیے چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر آپ کا سامان "جو یوں بھی بہت تھوڑا تھا" اوپر

منتقل کر دیا گیا۔

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے پہلے جو کھانا بھجواتے تھے میں اسے دیکھتا تھا اور جہاں آپ کی انگلیوں کے نشانات محسوس ہوتے میں اپنا ہاتھ وہیں رکھتا تھا لیکن آج جو کھانا آپ نے مجھے بھجوایا ہے اس میں دیکھنے کے بعد بھی مجھے آپ کی انگلیوں کے نشانات نظر نہیں آئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ بات صحیح ہے دراصل اس میں پیاز تھا جسے کھانا مجھے پسند نہیں ہے، جس کی وجہ وہ فرشتہ ہے جو میرے پاس آتا ہے البتہ تم اسے کھا سکتے ہو۔

(۲۳۹۶۷) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لِأَبِي إِنْ رَجُلًا قَالَ مَنْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ يُجْزِهِ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي بَيْتِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ مِنْ صَلَوَاتِ الْبُيُوتِ قَالَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَوْ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا نَقَلَ [سبأئی: ۲۸، ۲۴].

(۲۳۹۶۷) ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد ﷺ سے عرض کیا کہ ایک آدمی کہتا ہے جو شخص مغرب کے بعد مسجد ہی میں دو رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے الا یہ کہ وہ گھر میں پڑھے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ گھر کی نمازوں میں سے ہے انہوں نے پوچھا کہ یہ کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ محمد بن عبد الرحمن انہوں نے فرمایا خوب کہا۔

(۲۳۹۶۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طَيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَيْسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيُرْكَعَ إِنْ بَدَأَ لَهُ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَزَادَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ [صححه ابن خزيمة (۱۷۷۵)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [سناد حسن].

(۲۳۹۶۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، مسجد پہنچ کر وقت ہو تو نماز پڑھے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی کو تکلیف نہ دے، جب امام نکل آئے تو خاموش رہے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

(۲۳۹۶۹) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ [راجع: ۲۳۹۴۵].

(۲۳۹۶۹) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۷۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُبَارَكٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

بِاقَامَةٍ [اخرجه الطبرانی (۳۸۷). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۳۹۷۰) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدانِ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ایک

اقامت سے ادا فرمائی۔

(۲۳۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَسِيْبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا أَيُّوبَ

فَنَزَعَ خُفَيْهِ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا وَلَكِنْ

حَبَّبَ إِلَيَّ الْوُضُوءَ

(۲۳۹۷۱) علی بن مدرک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو وضو کے دوران موزے اتارتے ہوئے

دیکھا، لوگ بھی انہیں تعجب سے دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات تو یقینی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے

ہوئے دیکھا ہے، البتہ مجھے پاؤں دھونا زیادہ اچھا لگتا ہے۔

(۲۳۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبَةِ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادَةَ وَكَانَ مَرْضِيًّا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ

مِنَ الْمَاءِ [راجع: ۲۳۹۲۸].

(۲۳۹۷۲) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بے غسل خروج منی پر ہوتا ہے۔

(۲۳۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَرْوِيهِ

قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُصَدُّ هَذَا وَيُصَدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ

بِالسَّلَامِ [راجع: ۲۳۹۲۵].

(۲۳۹۷۳) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین

دن سے زیادہ قطع کلامی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو

سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَكِنْ

لِيُشْرِقَ أَوْ لِيُغْرِبَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَا حِيصَ جُعِلَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتُنَحَّرُ

وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ [راجع: ۲۳۹۲۱].

(۲۳۹۷۴) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے، ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَتَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى آلِ عَيَّاشٍ وَقَالَ رَوْحٌ مَوْلَى عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسُورِ بِالْبُؤَاءِ فَتَحَدَّثْنَا حَتَّى ذَكَرْنَا غَسْلَ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَقَالَ الْمِسُورُ لَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ ابْنُ أَخِيكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ وَيَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ مُحْرِمًا قَالَ فَوَجَدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيْ بَنِي قَدُسٍ عَلَيْهِ بَثُوبٌ فَلَمَّا اسْتَبْتُ لَهُ ضَمَّ الثُّوبَ إِلَى صَدْرِهِ حَتَّى بَدَأَ لِي وَجْهَهُ وَرَأَيْتُهُ وَإِنْسَانَ قَائِمٌ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ قَالَ فَأَشَارَ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ فَقَالَ الْمِسُورُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أَمَارِيكَ أَبَدًا قَالَ الْحَجَّاجُ وَرَوْحٌ فَلَمَّا انْتَسَبْتُ لَهُ وَسَأَلْتُهُ ضَمَّ الثُّوبَ إِلَى صَدْرِهِ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَإِنْسَانَ قَائِمٌ [صححه البخاری (۱۸۴۰)، ومسلم (۱۲۰۵)].

وابن خزيمة (۲۶۵۰). [راجع: ۲۳۹۲۶].

(۲۳۹۷۵) عبد اللہ بن حنین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مقام ابواء میں حضرت ابن عباس اور مسور رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ہم لوگ باتیں کر رہے تھے کہ محرم کے سر دھونے کا ذکر آ گیا، حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت کی نفی کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ آپ کا بھتیجا عبد اللہ بن عباس آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے پوچھ رہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنا سر کس طرح دھوتے تھے؟

عبد اللہ بن حنین وہاں پہنچے تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو ایک کنوئیں کے دو کناروں کے درمیان ایک کپڑے کا پردہ لٹکا کر غسل کرتے ہوئے پایا، جب میں نے ان سے اس کی وضاحت پوچھی تو انہوں نے اپنے سینے پر کپڑا لپیٹا اور اپنا چہرہ باہر نکالا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ان کے سر پر پانی بہا رہا ہے، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے اپنے پورے سر کی طرف اشارہ کیا اور آگے پیچھے ہاتھوں کو پھیرا یہ معلوم ہونے پر حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آئندہ میں کبھی آپ سے اختلاف نہیں کروں گا۔

(۲۳۹۷۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا

مَرَّاحِيضَ جُعِلَتْ نَحْوَ لِلْقِبْلَةِ فَنَحَرِفُ وَنَسْتَعْفِرُ اللَّهَ [راجع: ۲۳۹۲۱].

(۲۳۹۷۶) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے، ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۷۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا الْمَغْرِبَ لِفِطْرِ الصَّائِمِ وَبَادِرُوا طُلُوعَ النُّجُومِ

(۲۳۹۷۷) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مغرب افطاری کے وقت اور ستارے نکلنے سے پہلے پڑھنے میں سبقت کیا کرو۔

(۲۳۹۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ مَكْحُولٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ التَّعْطُرُ وَالنِّكَاحُ وَالسُّوَاكُ وَالْحَيَاءُ

(۲۳۹۷۸) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں، خوشبو لگانا، نکاح کرنا، مسواک کرنا اور مہندی لگانا۔

(۲۳۹۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ وَعَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عَقْبَةُ قَالَ شُغِلْنَا قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا أَنْ يَظُنَّ النَّاسُ أَنَّكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَذَا أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُوْخِرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ [راجع: ۱۷۴۶۲].

(۲۳۹۷۹) مرشد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں مصر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کے سلسلے میں تشریف لائے، اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمارا امیر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو نماز مغرب میں تاخیر ہو گئی، نماز سے فراغت کے بعد حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا اے عقبہ! کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب اسی طرح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت اس وقت تک خیر پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہیں کرے گی؟

(۲۳۹۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعًا

رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ

(۲۳۹۸۰) عمرو بن ميمون رضي الله عنه کہتے ہیں کہ جو شخص اس مرتبہ یہ کلمات کہے "لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" تو یہ اولادِ اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(۲۳۹۸۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخارى (۶۴۰۴)، ومسلم (۲۹۹۳)]. [راجع: ۲۳۹۴۲].

(۲۳۹۸۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۸۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَصَالِحٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ [راجع: ۲۳۹۲۵].

(۲۳۹۸۲) حضرت ابو ایوب رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَقْبَلَ مَرْوَانَ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاِضْعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ نَعَمْ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبْكُوا عَلٰى الدِّينِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلَكِنْ ابْكُوا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ

(۲۳۹۸۳) داؤد بن ابی صالح کہتے ہیں کہ ایک دن مروان چلا آ رہا تھا اس نے ایک قبر پر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر) ایک آدمی کو اپنا چہرہ رکھے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ وہ آدمی اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت ابو ایوب رضي الله عنه تھے انہوں نے فرمایا ہاں! میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں، کسی پتھر کے پاس نہیں آیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دین پر اس وقت آنسو نہ بہانا جب اس کے اہل اس کے ذمے دار ہوں البتہ جب اس پر نا اہل لوگ ذمہ دار ہوں تو اس پر آنسو بہانا۔

(۲۳۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ وَحَدَّثَنِي شُرْحَبِيلُ بْنُ شَرِيكَ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَعَرَبَتْ [صححه مسلم (۱۸۸۳)].
(۲۳۹۸۳) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلنا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔

(۲۳۹۸۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ الَّذِي يُسَمِّتُهُ بِرَحْمَتِ اللَّهِ وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمُ [راجع: ۲۳۹۵۳].

(۲۳۹۸۵) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے الحمد لله على كل حال کہنا چاہیے جو اب دینے والے کو برحکمکم اللہ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو یهدیکم اللہ ویصلح بالکم کہنا چاہیے۔

(۲۳۹۸۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ أَخَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُ أَوْ قَالَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمُ [راجع: ۲۳۹۵۳].

(۲۳۹۸۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تَعْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَوْ كَانَتْ لِي دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا [صححه ابن حبان (۵۶۰۹)]. قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۶۸۷). قال شعيب:

صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۳۹۸۸، ۲۳۹۸۹].

(۲۳۹۸۷) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے اس لئے اگر میرے پاس مرغی بھی ہو تو میں اسے باندھ کر نشانہ نہیں بناؤں گا۔

(۲۳۹۸۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ تَعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَتَيْتِ بَارِبَعَةَ أَعْلَاجَ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَتَلُوا صَبْرًا بِالنَّبْلِ فَلَبَّغَ ذَلِكَ أَبَا أَيُّوبَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ [راجع: ۲۳۹۸۷].

(۲۳۹۸۸) ابن تعلقی کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبدالرحمن بن خالد کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے تو دشمن کے چار جنگلی گدھے پکڑ کر لائے گئے انہوں نے حکم دیا اور ان چاروں کو باندھ کر تیروں سے قتل کر دیا گیا، حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو باندھ کر جانور قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۹۸۹) حَدَّثَنَا عَتَابٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ تَعْلَى

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ [راجع: ۲۳۹۸۷].

(۲۳۹۸۹) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

أَنَّهُ كَانَ فِي سَهْوَةٍ لَهُ فَكَانَتْ الْغَوْلُ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ فَشَكَاهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَهَا

فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَتْ فَقَالَ لَهَا فَأَخَذَهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنِّي لَا أَعُوذُ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَتْ فَقَالَ

لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ أَخَذْتُهَا فَقَالَتْ لِي إِنِّي لَا أَعُوذُ فَأَرْسَلْتُهَا فَقَالَ إِنَّهَا عَائِدَةٌ

فَأَخَذْتُهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا أَعُوذُ وَيَجِيءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ مَا فَعَلَ

أَسِيرُكَ فَيَقُولُ أَخَذْتُهَا فَيَقُولُ لَا أَعُوذُ فَيَقُولُ إِنَّهَا عَائِدَةٌ فَأَخَذَهَا فَقَالَتْ أُرْسِلْنِي وَأَعْلَمَكَ شَيْئًا تَقُولُ فَلَا

يَقْرُبُكَ شَيْءٌ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ [إسناده

ضعيف. صححه الحاكم (۴۵۹/۳). قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۸۸۰)].

يتكرر ما بعده.]

(۲۳۹۹۰) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے خیمے میں ہوتے تھے ایک جن عورت آتی اور انہیں پکڑ لیتی انہوں

نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا اب جب تم اسے دیکھو تو یوں کہنا ”بسم اللہ اجیبی رسول اللہ ﷺ“ چنانچہ اگلی

مرتبہ جب وہ آئی تو انہوں نے اسے یہی کہا اور اسے پکڑ لیا اس نے وعدہ کیا کہ میں آئندہ آپ کے پاس نہیں آؤں گی انہوں

نے اسے چھوڑ دیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ انہوں نے

عرض کیا کہ میں نے اسے پکڑ لیا تھا لیکن اس نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں آئے گی اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا نبی ﷺ نے

فرمایا وہ پھر آئے گی چنانچہ میں نے اسے دو تین مرتبہ پکڑا اور وہ ہر مرتبہ یہی کہتی تھی کہ آئندہ نہیں آؤں گی بالآخر ایک مرتبہ اس

نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایک چیز سکھاتی ہوں تم اسے کہہ لیا کرو کوئی چیز تمہارے قریب نہیں آسکے گی اور وہ

آیت الکرسی ہے پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بتائی نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا حالانکہ وہ

جھوٹی ہے۔

(۲۳۹۹۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ

بِإِسْنَادِهِ يَعْنِي حَدِيثَ الْغَوْلِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ [راجع ما قبله].

(۲۳۹۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۹۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ غَزَا أَبُو أَيُّوبَ مَعَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ

قَالَ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَدْخِلُونِي أَرْضَ الْعَدُوِّ فَأَدْفِنُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ حَيْثُ تَلْقَوْنَ الْعَدُوَّ قَالَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۹۵۶].

(۲۳۹۹۲) ابو ظبيان کہتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے جہاد میں شریک تھے، وہ بیمار ہو گئے، جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ جب میں مرجاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتادینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ۔

(۲۳۹۹۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحُجَيْنٌ قَالَا حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغُرُورُ فَرَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أَبَا أَيُّوبَ فَاتَنَا الْغُرُورُ الْعَامَ وَقَدْ أَخْبَرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ حُجَيْنُ الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ ابْنُ أَحْيَى أَدُلُّكَ عَلَى آيسَرٍ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَ وَصَلَّى كَمَا أَمَرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكْذَابًا يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ [صححه ابن حبان (۱۰۴۲)]. قال الألبانی حسن (ابن ماجه: ۱۳۹۶، النسائی: ۹۰/۱). قال شعيب: المرفوع منه صحيح لغيره وهذا إسناد حسن في المتابعات، والشواهد].

(۲۳۹۹۳) عاصم بن سفیان ثقفی کہتے ہیں کہ غزوة ذات السلاسل میں وہ بھی شریک تھے اس موقع پر جنگ تو نہیں ہو سکی البتہ مورچہ بندی ضروری ہوئی پھر جب وہ لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہاں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے عاصم نے کہا اے ابو ایوب! اس سال ہم سے جہاد رہ گیا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں انہوں نے فرمایا بھتیجے! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ آسان چیز نہ بتاؤں؟ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق وضو کرے اور حکم کے مطابق نماز پڑھے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے عقبہ! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں!

(۲۳۹۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَكْتُمِ الْخُطْبَةَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسِنُ وَضُوءَكَ وَصَلِّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ ثُمَّ أَحْمَدُ رَبِّكَ وَمَجْدُهُ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ لِي فِي فُلَانَةٍ تَسْمِيهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِي مِنْهَا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَأَقْضِ لِي بِهَا أَوْ قَالَ فَأَقْدِرْهَا لِي [صححه ابن حزيمة (۱۲۲۰)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده

[ضعیف]۔ [انظر بعده]۔

(۲۳۹۹۳) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنی ضرورت کو اپنے ذہن میں رکھ کر خوب اچھی طرح وضو کرو اور جتنا مقدر ہو نماز پڑھو پھر اپنے رب کی تعریف و بزرگی بیان کرو پھر یہ دعا کرو کہ اے اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے، میں قدرت نہیں رکھتا، تو علم رکھتا ہے میں علم نہیں رکھتا، اور تو علام الغیوب ہے، اگر تو سمجھتا ہے کہ اس کام میں میرے لئے دینی دنیوی اور اخروی اعتبار سے بہتری ہوگی تو وہی فیصلہ میرے حق میں فرمادے اور اگر اس کے علاوہ کسی اور کام میں میرے حق میں دینی دنیوی اور اخروی اعتبار سے بہتری ہوگی تو میرے حق میں اس کا فیصلہ فرما۔

(۲۳۹۹۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَوَةَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ [راجع ماقبله]۔

(۲۳۹۹۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۹۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ أَنَا أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَةٍ فَجَاءَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبَعْتُهُ فَيَجِيءُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقْرَةٌ لَهَا خُورٌ أَوْ شَاةٌ تَعْرُثُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ ثَلَاثًا وَزَادَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَبُو حَمِيدٍ سَمِعَ أُذُنِي وَأَبْصَرَ عَيْنِي وَسَلُّوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ [صححه البخاری (۹۲۵)، ومسلم (۱۸۳۲)، وابن خزيمة (۲۳۳۹) و ۲۳۴۰ و (۲۳۸۲)، وابن حبان (۴۵۱۵)]۔

(۲۳۹۹۶) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کچھ صدقات وصول کرنے کے لئے قبیلہ ازد کے ایک آدمی کو مقرر کیا، وہ صدقات وصول کر کے لایا تو کہنے لگا کہ یہ تو آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے، نبی ﷺ یہ سن کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ ان عمال کا کیا معاملہ ہے؟ ہم انہیں بھیجتے ہیں تو وہ آ کر کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے، وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتا کہ دیکھے اب اسے کوئی ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز لے کر آتا ہے تو قیامت کے دن وہ

اس حال میں آئے گا کہ وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہوگی، اگر اونٹ ہو تو اس کی آواز نکل رہی ہوگی، گائے ہوئی تو وہ اپنی آواز نکال رہی ہوگی، بکری ہوئی تو وہ منمنارہی ہوگی، پھر نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ ہم نے نبی ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر تین مرتبہ فرمایا اے اللہ! کیا میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا؟

(۲۳۹۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رُبَيْعٍ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَهُ مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَاعَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرِضْ قَالَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَى بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَصُبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْنَعُهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ رَفَعَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافَى وَفَتَحَ عَضُدَيْهِ عَنْ بَطْنَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ نَسَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَاعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ نَسَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقُضِي فِيهَا الصَّلَاةَ آخِرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى سِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ [صححه البخاری (۸۲۸)، وابن خزيمة (۵۸۷ و ۶۵۱ و ۶۸۵ و ۷۰۰)، وابن حبان (۱۸۶۵ و ۱۸۶۷)

و ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ و ۱۸۷۶]۔

(۲۳۹۹۷) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ”جن میں حضرت ابو قتادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ شامل تھے“ یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ میں نبی ﷺ کی نماز آپ سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے فرمایا کہ آپ ہم سے زیادہ قدیم صحبت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم سے زیادہ ان کے ساتھ رہے، انہوں نے کہا کیوں نہیں، بات تو ایسی ہی ہے، دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اس طریقے کو آپ ہمارے سامنے پیش کریں، انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے، اپنے ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے، جب رکوع کرنا چاہتے تو کندھوں تک ہاتھ بلند کر کے رفع الیدین کرتے تھے، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے، اور اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے، نہ سر زیادہ جھکاتے اور نہ زیادہ اونچا رکھتے، اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے، پھر مع اللہ لمن حمدہ کہتے، اور سر اٹھا کر اعتدال کے ساتھ کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ قائم ہو جاتی۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں گر جاتے، اپنے بازوؤں کو جدا اور کھلا رکھتے تھے، پیٹ سے لگنے نہیں دیتے تھے، اپنے

پاؤں کی انگلیاں کشادہ رکھتے پھر بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور اس طرح اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ قائم ہو جاتی۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرتے پھر بائیں پاؤں کو موڑ کر بیٹھ جاتے اور اس طرح اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ قائم ہو جاتی پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے حتیٰ کہ جب آخری رکعت آتی جس میں نماز ختم ہو جاتی ہے تو اپنے بائیں پاؤں کو پیچھے رکھ کر اپنے ایک پہلو پر سرین کے بل بیٹھ جاتے اور پھر اختتام پر سلام پھیر دیتے۔

(۲۳۹۹۸) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [صححه البخاری (۳۳۶۹)، ومسلم (۴۰۷)].

(۲۳۹۹۸) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے درود بھیجنے کا طریقہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو، اے اللہ! محمد ﷺ، ان کے اہل بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی رحمتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں بیشک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے اور محمد ﷺ، ان کے اہل بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی برکتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں بیشک تو قابل تعریف و بزرگی والا ہے۔

(۲۳۹۹۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَدَايَا الْعُمَّالِ غُلُولٌ

(۲۳۹۹۹) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عمال کے ہدایا اور تحائف خیانت ہیں۔

(۲۴۰۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ أَوْ حَمِيدَةَ الشُّكِّ مِنْ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخَطْبَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ

(۲۴۰۰۰) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہو اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

(۲۴۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ أَوْ أَبِي حَمِيدَةَ قَالَ وَقَدْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِخَطْبَتِهِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ

(۲۴۰۰۱) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام

نکاح بھیجتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہو اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

(۲۴۰۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ حَتَّى جِئْنَا وَادِي الْقُرَى فَإِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا فَخَرَصَ الْقَوْمُ وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْأَةِ أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتَّى قَدِمَ تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَبِيتُ عَلَيْكُمْ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومُ مِنْكُمْ فِيهَا رَجُلٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُوتِقْ عِقَالَهُ قَالَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فَعَقَلْنَاهَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ هَبَّتْ عَلَيْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ فِيهَا رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ فِي جَبَلٍ طَيِّءٍ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِكٌ آيَلَةٌ فَأَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلَةً بَيْضَاءَ فَكَسَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَحْرِهِ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ وَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا وَادِي الْقُرَى فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ حَدِيقَتِكَ قَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ خَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّي مُتَعَجِّلٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَوْفَى عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هِيَ طَابَةٌ فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا قَالَ هَذَا أَحَدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ إِلَّا أَخْبِرْكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالَ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ [صححه البخارى (۱۴۸۱)، ومسلم (۱۳۹۲)، وابن خزيمة (۲۳۱۴)، وابن حبان (۶۵۰۱ و ۴۵۰۳)].

(۲۴۰۰۲) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے جب ہم وادی قری میں پہنچے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں نظر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس باغ کا پھل کاٹو، لوگ پھل کاٹنے لگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پھل کاٹے جو دس وسق بنے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا اس سے نکلنے والے پھل کو شمار کرو تا آنکہ میں تمہارے پاس واپس آ جاؤں۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ تبوک پہنچ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات تیز آندھی آئے گی لہذا تم میں سے کوئی شخص کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کی رسی کو باندھ دے چنانچہ ہم نے اپنے اونٹوں کو رسی باندھ لی رات ہوئی تو واقعی تیز آندھی آئی اور ایک آدمی اس میں کھڑا رہا تو اسے ہوانے اٹھا کر جبل طی میں لے جا پھینکا۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایلیہ کا بادشاہ آیا اور ایک سفید خچر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

ایک قیمتی چادر پہنائی اور نبی ﷺ نے اس عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ میں کتنا پھل نکلا؟ اس نے بتایا کہ دس وسق جو نبی ﷺ نے کائے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اب میں جلد روانہ ہو رہا ہوں تم میں سے جو شخص جلدی جانا چاہتا ہے وہ ایسا کر لے یہ کہہ کر نبی ﷺ روانہ ہو گئے ہم بھی چل پڑے جب نبی ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو فرمایا یہ طاہر ہے جب احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیا میں تمہیں انصار کے بہترین خاندانوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے بہترین خاندان بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الأشہل کا خاندان ہے پھر بنو ساعدہ کا خاندان ہے پھر انصار کے ہر خاندان میں خیر ہے۔

(۲۴۰۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ أَنْ يَأْخُذَ مَالَ أُخِيهِ بِغَيْرِ حَقِّهِ وَذَلِكَ لِمَا حَرَّمَ اللَّهُ مَالَ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ [صححه ابن حبان (۵۹۷۸)]. وقد حسنه البزار. قال شعيب: اسناده صحيح. [انظر ما بعده].

(۲۴۰۰۳) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے اپنے کسی بھائی کا مال لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے۔

(۲۴۰۰۴) وَقَالَ عَبْدُ بَنُ أَبِي قُرَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أُخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسِهِ وَذَلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

(۲۴۰۰۴) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے اپنے کسی بھائی کی لاشی بھی اس کی دلی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے۔

(۲۴۰۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّي تَعْرِفُهُ قُلُوبُكُمْ وَتَلِينُ لَهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ قَرِيبٌ فَأَنَا أَوْلَاكُمْ بِهِ وَإِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّي تَنْكِرُهُ قُلُوبُكُمْ وَتَنْفِرُ مِنْهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَبْشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ بَعِيدٌ فَأَنَا أْبَعْدُكُمْ مِنْهُ وَشَكَّ فِيهِمَا عَبْدُ بَنُ أَبِي قُرَّةَ فَقَالَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ وَقَالَ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ مِنْهُ قَرِيبٌ وَشَكَّ أَبُو سَعِيدٍ فِي أَحَدِهِمَا فِي إِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّي [راجع: ۱۶۱۵۵].

(۲۴۰۰۵) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہما اور ابو اسید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث سنو جس سے تمہارے دل شناسا ہوں، تمہارے بال اور تمہاری کھال نرم ہو جائے اور تم اس سے قرب محسوس کرو، تو میں

اس بات کا تم سے زیادہ حقدار ہوں، اور اگر کوئی ایسی بات سنو جس سے تمہارے دل نامانوس ہوں، تمہارے بال اور تمہاری کھال نرم نہ ہو اور تم اس سے بعد محسوس کرو تو میں تمہاری نسبت اس سے بہت زیادہ دور ہوں۔

(۲۴۰۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ [راجع: ۱۶۱۵۴].

(۲۳۰۰۶) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یوں کہے "اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" اور جب نکلے تو یوں کہے "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"

(۲۴۰۰۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ بِمُخَمَّرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ بَعُودٍ تَعْرُضُهُ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوَكَّأَ وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ [صححه مسلم (۲۰۱۰)، وابن خزيمة (۱۲۹)، وابن حبان (۱۲۷۰)].

(۲۳۰۰۷) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مقام نقیع سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے جو ڈھکا ہوا نہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہ لیا، اگرچہ لکڑی سے ہی ڈھانپتے، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کا منہ باندھنے کا اور رات کو دروازوں کو بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔

حَدِيثُ مُعْقِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت معقیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۰۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعْقِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحَ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً [راجع: ۱۵۵۹۴].

(۲۳۰۰۸) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سجدے میں کنکریوں کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

(۲۴۰۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي مُعْقِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْحُ فِي الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْحَصَى فَقَالَ إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً [راجع: ۱۵۵۹۴].

(۲۳۰۰۹) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے سجدے میں کنکریوں کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

(۲۴.۱۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَقِّبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۵۵۹۵].

(۲۳۰۱۰) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے۔

(۲۴.۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي مُعَقِّبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً [راجع: ۱۵۵۹۴].

(۲۳۰۱۱) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے سجدے میں کنکریوں کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

حَدِيثُ نَفَرٍ مِنْ بَنِي سَلِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت

(۲۴.۱۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ نَفَرٍ مِنْ بَنِي سَلِيمَةَ قَالُوا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَشَقَّ ثَوْبَهُ فَقَالَ إِنِّي وَاعَدْتُ هَدِيًّا يُشْعَرُ الْيَوْمَ

(۲۳۰۱۲) بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے سلعے ہوئے کپڑے اتار دیئے اور فرمایا کہ میں نے ہدی کا جانور بھیجا تھا جسے آج شعا کر کیا جائے گا۔

حَدِيثُ طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴.۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ صَافَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ نَفَرٍ قَالَ فَبِتْنَا عِنْدَهُ

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يَطْلُعُ فَرَأَاهُ مُنْبَطِحًا عَلَى وَجْهِهِ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَأَيَّقَظَهُ وَقَالَ هَذِهِ ضِجَّةُ أَهْلِ النَّارِ [راجع: ۱۵۶۳۰].

(۲۳۰۱۳) حضرت طخفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چند لوگوں کے ساتھ ان کی ضیافت فرمائی، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ

ان کے گھر چلے گئے، ابھی رات کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سو ہی رہا تھا کہ اچانک نبی ﷺ آئے اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگے اور کہنے لگے کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اہل جہنم کا طریقہ ہے۔

(۲۴۰۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْ تَصَيَّفَهُ مِنَ الْمَسَاكِينِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ يَتَعَاهَدُ ضَيْفَهُ فَرَأَى مُنْبَطِحًا عَلَى بَطْنِي فَرَكَصَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ لَا تَضْطَجِعْ هَذِهِ الضُّجْعَةَ فَإِنَّهَا ضِجْعَةٌ يَبْغُضُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۴۰۱۳) حضرت طخفہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چند لوگوں کے ساتھ ان کی ضیافت فرمائی، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ ان کے گھر چلے گئے، ابھی رات کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سو ہی رہا تھا کہ اچانک نبی ﷺ آئے اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگے اور کہنے لگے کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اہل جہنم کا طریقہ ہے۔

(۲۴۰۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ ابْنُ لَعْبِدِ اللَّهِ بْنِ طِخْفَةَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَلَا تُخْبِرُنَا عَنْ خَبْرِ أَبِيكَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طِخْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَثُرَ الضَّيْفُ عِنْدَهُ قَالَ لِيَنْقَلِبُ كُلُّ رَجُلٍ بِضَيْفِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ ضَيْفَانُ كَثِيرٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْقَلِبُ كُلُّ رَجُلٍ مَعَ جَلِيسِهِ قَالَ فَكُنْتُ مِمَّنْ انْقَلَبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلْ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ حَوَيْسَةٌ كُنْتُ أَعْدَدْتُهَا لِإِفْطَارِكَ قَالَ فَجَاءَتْ بِهَا فِي قُعْبَةٍ لَهَا فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَلِيلًا فَأَكَلَهُ ثُمَّ قَالَ حُدُّوا بِسْمِ اللَّهِ فَأَكَلْنَا مِنْهَا حَتَّى مَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَرَابٍ قَالَتْ نَعَمْ لُبِينَةٌ كُنْتُ أَعْدَدْتُهَا لَكَ قَالَ هَلَمَّيْهَا فَجَاءَتْ بِهَا فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهَا إِلَيَّ فِيهِ فَشَرِبَ قَلِيلًا ثُمَّ قَالَ اشْرَبُوا بِسْمِ اللَّهِ فَشَرِبْنَا حَتَّى وَاللَّهِ مَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ خَرَجْنَا فَاتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى وَجْهِهِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُوقِظُ النَّاسَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ وَكَانَ إِذَا خَرَجَ يُوقِظُ النَّاسَ لِلصَّلَاةِ فَمَرَّ بِي وَأَنَا عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طِخْفَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يَكْرَهُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۴۰۱۵) یعیش بن طخفہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب اصحاب صفہ میں سے تھے، نبی ﷺ نے ان کے حوالے سے لوگوں کو حکم دیا تو لوگ ایک ایک دو دو کر کے انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگے، وہ کہتے ہیں کہ صرف پانچ آدمی رہ گئے جن میں سے ایک میں بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے ساتھ چلو، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلے گئے، نبی ﷺ نے وہاں پہنچ کر فرمایا عائشہ! ہمیں کھانا کھاؤ، وہ کچھ کھجوریں لے کر آئیں جو ہم نے کھالیں، پھر وہ کھجور کا تھوڑا سا

حلوہ لے کر آئیں، ہم نے وہ بھی کھایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ! پانی پلاؤ، چنانچہ وہ ایک بڑے پیالے میں پانی لے کر آئیں جو ہم سب نے پیا، پھر ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں جس میں دودھ تھا، ہم نے وہ بھی پیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ اگر چاہو تو رات یہیں پر گزار لو اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ، میں نے عرض کیا کہ نہیں، ہم مسجد ہی جائیں گے، ابھی میں سحری کے وقت اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سو ہی رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگا اور کہنے لگا کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۴۰۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طِخْفَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ فَجَعَلَ يَنْقَلِبُ الرَّجُلُ بِالرَّجُلِ وَالرَّجُلَيْنِ حَتَّى بَقِيَتْ خَامِسَ خُمْسَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا فَاَنْطَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ جَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ فَشَرَبْنَا ثُمَّ جَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرَبْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِئْتُمْ بِئْتُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَنْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضُجْعَةٌ يَبْغُضُهَا اللَّهُ فَانْظُرْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۶۲۸].

(۲۴۰۱۶) یعیش بن طخفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب اصحاب صفہ میں سے تھے، نبی ﷺ نے ان کے حوالے سے لوگوں کو حکم دیا تو لوگ ایک ایک دودھ کر کے انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگے، وہ کہتے ہیں کہ صرف پانچ آدمی رہ گئے جن میں سے ایک میں بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے ساتھ چلو، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلے گئے، نبی ﷺ نے وہاں پہنچ کر فرمایا عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ، وہ کچھ کھجوریں لے کر آئیں جو ہم نے کھالیں، پھر وہ کھجور کا تھوڑا سا حلوہ لے کر آئیں، ہم نے وہ بھی کھایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ! پانی پلاؤ، چنانچہ وہ ایک بڑے پیالے میں پانی لے کر آئیں جو ہم سب نے پیا، پھر ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں جس میں دودھ تھا، ہم نے وہ بھی پیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ اگر چاہو تو رات یہیں پر گزار لو اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ، میں نے عرض کیا کہ نہیں، ہم مسجد ہی جائیں گے، ابھی میں سحری کے وقت اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سو ہی رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگا اور کہنے لگا کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۴۰۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعِيشُ بْنُ قَيْسِ بْنِ طِخْفَةَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ انْطَلِقْ بِهَذَا مَعَكَ وَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۴۰۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رضي الله عنه

حضرت محمود بن لبید رضي الله عنه کی مرویات

(۲۴۰۱۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذِ أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدِ أَخِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو الْحَيْسِرِ أَنَسُ بْنُ رَافِعٍ مَكَّةَ وَمَعَهُ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فِيهِمْ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ يَلْتَمِسُونَ الْحِلْفَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى قَوْمِهِمْ مِنَ الْخَزْرَجِ سَمِعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُمْ فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ هَلْ لَكُمْ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ قَالُوا وَمَا ذَاكَ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ بَعَثَنِي إِلَى الْعِبَادِ أَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْزَلَ عَلَيَّ كِتَابَ ثُمَّ ذَكَرَ الْإِسْلَامَ وَتَلَا عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ غُلَامًا حَدَّثَنَا أَيُّ قَوْمٍ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ قَالَ فَأَخَذَ أَبُو جُلَيْسٍ أَنَسُ بْنُ رَافِعٍ حَفْنَةً مِنَ الْبَطْحَاءِ فَضْرَبَ بِهَا فِي وَجْهِ إِيَّاسِ بْنِ مُعَاذٍ وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ وَانْصَرَفُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَتْ وَقْعَةً بَعَاثِ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ أَنْ هَلَكَ قَالَ مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ حَضَرَهُ مِنْ قَوْمِي عِنْدَ مَوْتِهِ أَنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا يَسْمَعُونَهُ يَهْلُلُ اللَّهُ وَيَكْبِرُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيُسَبِّحُهُ حَتَّى مَاتَ فَمَا كَانُوا يَشْكُونَ أَنْ قَدْ مَاتَ مُسْلِمًا لَقَدْ كَانَ اسْتَشْعَرَ الْإِسْلَامَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ حِينَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ

(۲۴۰۱۸) حضرت محمود بن لبید رضي الله عنه سے مروی ہے کہ جب ابو الحیسر انس بن رافع مکہ مکرمہ آیا تو اس کے ساتھ بنو عبد الاشہل کے کچھ نوجوان بھی تھے جن میں ایاس بن معاذ بھی شامل تھے ان کی آمد کا مقصد اپنی قوم خزرج کے خلاف قریش سے قسم اور حلف لینا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آمد کی خبر سنی تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس بیٹھ کر فرمایا کہ کیا جس مقصد کے لئے تم آئے ہو میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اس نے مجھے اپنے بندوں کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں انہیں اس بات کی دعوت دوں کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس نے مجھ پر اپنی کتاب بھی نازل کی ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی جسے سن کر ایاس بن معاذ "جو نوجوانوں کے تھے" کہنے لگے کہ اے قوم! بخدا یہ اس چیز سے بہتر ہے جس کے لئے تم یہاں آئے ہو، تو ابو الحیسر انس بن رافع نے مٹھی بھر کر کنکریاں اٹھائیں اور ایاس کے منہ پر دے ماریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے اٹھ گئے اور وہ لوگ بھی واپس مدینہ چلے گئے اور اوس و خزرج کے درمیان جنگ بعاث ہو کر رہی۔

کچھ عرصے بعد ہی ایسا بن معاذ فوت ہو گئے، حضرت محمود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری قوم کے جو لوگ ان کی موت کے وقت ان کے پاس موجود تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم نے انہیں مستقل طور پر تہلیل و تکبیر اور تسبیح و تحمید کہتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اور لوگوں کو اس بات میں کوئی شک نہیں رہا کہ وہ مسلمان ہو کر فوت ہوئے ہیں اور اسلام تو ان کے دل میں اسی وقت گھر کر گیا تھا جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تھی۔

(۲۴۰۱۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ وَقَدْ كَانَ عَقْلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِنْ دَلْوٍ مِنْ بَنِي لَهْمٍ [صححه البخاری (۷۷) وابن خزيمة (۱۷۰۹)]
(۲۴۰۱۹) حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں وہ کلی یاد ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کی تھی اور پانی اس ڈول سے لیا تھا جو ان کے کنوئیں سے نکالا گیا تھا۔

(۲۴۰۲۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَدْعُو هَكَذَا وَأَشَارَ بِبَاطِنِ كَفِّهِ نَحْوًا وَجْهِهِ [راجع: ۱۶۵۲۷]
(۲۴۰۲۰) محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والے ایک صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت "جو مدینہ منورہ کا ایک دیہات ہے" میں ہاتھ پھیلا کر دعاء کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۴۰۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ مِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ يَحْمِيهِ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمْ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ تَخَافُونَهُ عَلَيْهِ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۰۳۶)]. [النظر: ۲۴۰۲۷].

(۲۴۰۲۱) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲۴۰۲۲) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ [النظر: ۲۴۰۳۳، ۲۴۰۴۱].

(۲۴۰۲۲) نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص جزع فزع کرتا ہے اس کے لئے جزع فزع ہے۔

(۲۴۰۲۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِنَا

فَلَمَّا سَلَّمَ مِنْهَا قَالَ ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ لِلشُّبْحَةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ [صححه ابن خزيمة (۱۲۰۰). قال شعيب: اسناده حسن]. [انظر: ۲۴۰۲۸].

(۲۳۰۲۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، سلام پھیر کر مغرب کے بعد کی دونوں سنتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔

(۲۴.۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ وَقِلَّةَ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ [انظر ما بعده].

(۲۳۰۲۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ ① موت، حالانکہ وہ ایک مومن کے لئے فتنوں سے بہتر ہے۔ ② اور مال کی قلت کو اچھا نہیں سمجھتا، حالانکہ مال کا کم ہونا حساب کتاب میں کمی کی دلیل ہوتا ہے۔

(۲۴.۲۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع ما قبله].

(۲۳۰۲۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴.۲۶) حَدَّثَنَا

(۲۳۰۲۶) ہمارے پاس دستیاب نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

(۲۴.۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ يُجِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَافُونَ عَلَيْهِ [راجع: ۲۴۰۲۱].

(۲۳۰۲۷) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲۴.۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرَّكَعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لِأَبِي إِنَّ رَجُلًا قَالَ مَنْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ تُجْزِهِ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي بَيْتِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ مِنْ صَلَوَاتِ الْبُيُوتِ

قَالَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَوْ مَا أَحْسَنَ مَا انْتَزَعَ [راجع: ٢٣٩٦٧].

[٢٤٠٢٣]. [راجع: ٢٣٩٦٧].

(٢٣٠٢٨) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، سلام پھیر کر مغرب کے بعد کی دونوں سنتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک آدمی کہتا ہے جو شخص مغرب کے بعد مسجد ہی میں دو رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے الا یہ کہ وہ گھر میں پڑھے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ گھر کی نمازوں میں سے ہے انہوں نے پوچھا کہ یہ کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ محمد بن عبد الرحمن انہوں نے فرمایا خوب کہا۔

(٢٤٠٢٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَسَفَتْ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ آلَا وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا كَذَلِكَ فَافْرَعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِيمَا نَرَى بَعْضَ الرِّكَاتِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى

(٢٣٠٢٩) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سورج کو گہن لگ گیا، لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گہن لگ گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شمس و قمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا، جب تم انہیں گہن لگتے ہوئے دیکھا کرو تو مساجد کی طرف دوڑا کرو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمارے اندازے کے مطابق سورہ ابراہیم جتنی تلاوت کی، رکوع کیا، سیدھے کھڑے رہے، دو سجدے کیے اور دوسری رکعت میں بھی وہی کیا جو پہلی رکعت میں کیا تھا۔

(٢٤٠٣٠) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشِّرْكَ الْأَصْغَرَ قَالُوا وَمَا الشِّرْكَ الْأَصْغَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرِّيَاءُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ أَذْهَبُوا إِلَى الدِّينِ كُنْتُمْ تَرَاوُونَ فِي الدُّنْيَا فَانظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً

(٢٣٠٣٠) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ”شُرک اصغر“ کا خوف ہے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریا کاری اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ریاکاروں سے فرمائے گا ”جبکہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا“ کہ جنہیں دکھانے کے لئے دنیا میں تم اعمال کرتے تھے ان کے

پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس کا کوئی بدلہ ہے؟

(۲۴۰۳۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الظَّفَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [انظر: ۲۴۰۳۶].

(۲۴۰۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۰۳۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَحْمِي عَبْدَهُ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرْضَاكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَوُّفًا لَهُ عَلَيْهِ

(۲۴۰۳۲) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲۴۰۳۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ [راجع: ۲۴۰۲۲].

(۲۴۰۳۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص جزع جزع کرتا ہے اس کے لئے جزع جزع ہے۔

(۲۴۰۳۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَقُولُ حَدَّثُونِي عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَمْ يُصَلِّ قَطُّ فَإِذَا لَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ سَأَلُوهُ مَنْ هُوَ فَيَقُولُ أُصِيرِمُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَمْرٍو بْنُ ثَابِتِ بْنِ وَقْشٍ قَالَ الْحُصَيْنُ فَقُلْتُ لِمَ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ كَيْفَ كَانَ شَأْنُ الْأَصِيرِمِ قَالَ كَانَ يَأْتِي الْإِسْلَامَ عَلَى قَوْمِهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ بَدَأَ لَهُ الْإِسْلَامُ فَأَسْلَمَ فَأَخَذَ سَيْفَهُ فَعَدَا حَتَّى أَتَى الْقَوْمَ فَدَخَلَ فِي عَرْضِ النَّاسِ فَقَاتَلَ حَتَّى أَثْبَتَهُ الْجِرَاحَةُ قَالَ فَبَيْنَمَا رِجَالُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَلْتَمِسُونَ قَتْلَهُمْ فِي الْمَعْرَكَةِ إِذَا هُمْ بِهِ فَقَالُوا وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لِلْأَصِيرِمِ وَمَا جَاءَ لَقَدْ تَرَكَنَاهُ وَإِنَّهُ لَمُنْكَرٌ هَذَا الْحَدِيثُ فَسَأَلُوهُ مَا جَاءَ بِهِ قَالُوا مَا جَاءَ بِكَ يَا عَمْرٍو أَحْرَبًا عَلَى قَوْمِكَ أَوْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ قَالَ بَلْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَسْلَمْتُ ثُمَّ أَحَدْتُ سَيْفِي فَعَدَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي قَالَ ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَاتَ فِي أَيْدِيهِمْ فَذَكَرُوهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لِمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(۲۴۰۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے پوچھا کہ ایک ایسے آدمی کے متعلق بتاؤ جو جنت میں داخل ہوگا حالانکہ اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی لوگ جب اسے شناخت نہ کر سکے تو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اصیرم جس کا تعلق بنو عبد الاشہل سے تھا، اور اس کا نام عمرو بن ثابت بن وقش تھا، حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اصیرم کا کیا واقعہ ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنی قوم کے سامنے اسلام لانے سے انکار کرتا تھا غزوہ احد کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جبل احد کی طرف ہوئے تو اسے اسلام کی طرف رغبت ہوئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا پھر تلوار پکڑی اور روانہ ہو گیا۔

وہ لوگوں کے پاس پہنچا اور لوگوں کی صفوں میں گھس گیا اور اس بے جگری سے لڑا کہ بالآخر زخمی ہو کر گر پڑا بنو عبد الاشہل کے لوگ جب اپنے مقتولوں کو تلاش کر رہے تھے تو انہیں میدان جنگ میں وہ بھی پڑا نظر آیا وہ کہنے لگے کہ بخدا یہ تو اصیرم ہے لیکن یہ یہاں کیسے آ گیا؟ جب ہم اسے چھوڑ کر آئے تھے تو اس وقت تک یہ اس دین کا منکر تھا پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ عمرو! تم یہاں کیسے آ گئے؟ اپنی قوم کا دفاع کرنے کے لئے یا اسلام کی کشش کی وجہ سے؟ اس نے کہا کہ اسلام کی کشش کی وجہ سے میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آیا اور میں مسلمان ہو گیا پھر اپنی تلوار پکڑی اور روانہ ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شرکت کی اب جو مجھے زخم لگنے تھے وہ لگ گئے تھوڑی ہی دیر میں وہ ان کے ہاتھوں میں دم توڑ گیا لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(۲۴۰۳۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْأَجْرِ

(۲۴۰۳۵) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز فجر روشن کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(۲۴۰۳۶) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشُّرْكَ الْأَصْفَرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ قَالَ الرِّيَاءُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ تَجَازَى الْعِبَادُ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاوُونَ بِأَعْمَالِكُمْ فِي الدُّنْيَا فَاَنْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً [راجع: ۲۴۰۳۱]

(۲۴۰۳۶) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ”شُرکِ اصغر“ کا خوف ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! شرکِ اصغر سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریا کاری اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ریا کاروں

سے فرمائے گا ”جبکہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا“ کہ جنہیں دکھانے کے لئے دنیا میں تم اعمال کرتے تھے ان کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس کا کوئی بدلہ ہے؟

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی روایت

(۲۴.۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْتَقِصُ أَحَدُكُمْ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا إِلَّا آتَمَهَا اللَّهُ عَزًّا وَجَلًّا مِنْ سُبْحَتِهِ

(۲۳۰۳۷) ایک انصاری صحابی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جس شخص کی فرض نمازوں میں کمی ہوگی اللہ تعالیٰ نوافل سے اس کی تکمیل فرمادے گا۔

حَدِيثُ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ وَمَحْمُودِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت محمود بن لبید اور محمود بن ربیع رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا کی حدیثیں

(۲۴.۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ [اخرجه عبد الرزاق: ۱۹۶۰۰]

(۲۳۰۳۸) حضرت محمود بن ربیع رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ انہیں وہ کئی یاد ہے جو نبی ﷺ نے ان پر کی تھی اور پانی اس ڈول سے لیا تھا جو ان کے کنوئیں سے نکالا گیا تھا۔

(۲۴.۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ اخْتَلَفَتْ سُيُوفُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْيَمَانِ أَبِي حُدَيْفَةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَا يَعْرِفُونَهُ فَقَتَلُوهُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدِيَهُ فَتَصَدَّقَ حُدَيْفَةَ بِدِيَتِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

(۲۳۰۳۹) حضرت محمود بن لبید رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن حضرت حذیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے والد حضرت یمان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پر مسلمانوں کی تلواریں پڑنے لگیں، مسلمان انہیں پہچان نہ سکے اور انہیں قتل کر دیا، نبی ﷺ نے ان کی دیت ادا کرنا چاہی تو حضرت حذیفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے وہ دیت مسلمانوں پر ہی صدقہ کر دی۔

(۲۴.۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ

أَلْهَاكُمْ التَّكَاثُرُ فَقَرَّهَا حَتَّى بَلَغَ لَتُسَالِنَ يَوْمِنِي عَنْ النَّعِيمِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسَالُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ الْمَاءُ وَالْتَّمْرُ وَسُيُوفُنَا عَلَى رِقَابِنَا وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ فَعَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسَالُ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ (۲۳۰۳۰) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورہ تکاثر نازل ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑھ کر سنایا تو جب تم لَتُسَالِنَ يَوْمِنِي عَنْ النَّعِيمِ پر پہنچے تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم سے کن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا؟ ہمارے پاس تو صرف پانی اور کھجوریں ہیں، ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں اور دشمن سامنے موجود ہے تو کون سی نعمتوں کے متعلق ہم سے پوچھا جائے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہو کر رہے گا۔

(۲۴۰۴۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ [راجع: ۲۴۰۲۲].

(۲۳۰۳۱) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص جزع جزع کرتا ہے اس کے لئے جزع فزع ہے۔

حَدِيثُ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۰۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ فَكَانَتْهَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ [انظر: ۲۴۰۲۶].

(۲۳۰۳۲) حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی نماز رہ جائے، گویا اس کے اہل خانہ اور مال و دولت تباہ و برباد ہو گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ رضی اللہ عنہ

بنو ضمرہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُقُوقِ فَقَالَ لَا أَحِبُّ الْعُقُوقَ وَلَكِنْ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَلَيْهِ أَوْ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ

(۲۳۰۳۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدہ کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عقوق (جس

سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

(۲۴.۴۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسُئِلَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أَحِبُّ الْعُقُوقَ وَلَكِنْ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ

(۲۳۰۳۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے عقیقہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں عقوق (جس

سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور

فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴.۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِضَّةٍ فَقَالَ هَذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ مَعَادِنُ

يَحْضُرُهَا شِرَارُ النَّاسِ

(۲۳۰۳۵) بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس ایک مرتبہ چاندی لے کر آئے اور کہا کہ یہ ہماری

کان سے نکلی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب بہت سی کانیں ظاہر ہوں گی جہاں بدترین لوگ موجود ہوں گے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴.۴۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بِبَوْلٍ أَوْ غَائِطٍ

(۲۳۰۳۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پیشاب پائخانہ کرتے وقت دونوں قبلوں میں سے کسی طرف بھی رخ

کرنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنو حارثہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴.۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَجُلًا

وَجَاءَ نَاقَةٌ فِي لَبْتِهَا بَوْتِدٌ وَخَشِيَ أَنْ تَفُوتَهُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَوْ أَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا (۲۴۰۴۷) بنو حارثہ کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں اس کی اونٹنی مرنہ جائے تو اس نے ایک کیل لے کر اس کے سینے میں گھونپ دی، پھر نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي اَسَدٍ

بنو اسد کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي اَسَدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ وَلَهُ اَوْقِيَّةٌ اَوْ عَدْلُهَا اِلَّا سَأَلَ اِلْحَافًا [راجع: ۱۶۵۲۵]. (۲۴۰۴۸) بنو اسد کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر کچھ موجود ہو اور وہ پھر بھی کسی سے سوال کرے تو اس نے الحاف کے ساتھ (لگ لپٹ کر) سوال کیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبِّي بِالْعَرَجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَيَّ رَاسِهِ الْمَاءَ مِنَ الْحَرِّ اَوْ مِنَ الْعَطَشِ وَهُوَ صَائِمٌ [راجع: ۱۵۹۹۸]. (۲۴۰۴۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ کو مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ أَنَّهُ لَدِعَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكَ قُلْتَ حِينَ اُمْسَيْتَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ أَبِي اِنْ لَدِعَ اَحَدٌ مِنَّا يَقُولُ قَالَهَا فَاِنْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ كَاَنَّهُ يَرَى اَنَّهَا لَا تَضُرُّهُ [راجع: ۱۵۸۰۰].

(۲۴۰۵۰) ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہیں کسی جانور نے ڈس لیا، نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے

نے فرمایا اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات کہہ لئے ہوتے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

راوی حدیث سہیل کہتے ہیں کہ اگر ہم میں سے کسی کو کوئی جانور ڈس لیتا تو میرے والد صاحب پوچھتے کہ یہ کلمات کہہ لئے؟ اگر وہ جواب میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو ان کی رائے یہی ہوتی تھی کہ اب اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

(۲۴۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوشِكُ أَنْ يَغْلِبَ عَلَى الدُّنْيَا لُكْعُ بَنِي لُكْعٍ وَأَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيمَتَيْنِ لَمْ يَرْفَعَهُ

(۲۴۰۵۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عنقریب دنیا پر کمینہ بن کمینہ غالب آجائے گا اور سب سے افضل انسان وہ مسلمان ہے جو دو معزز چیزوں کے درمیان ہو۔

حَدِيثُ عُبَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۵۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُئِلَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصَلَاةٍ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ أَوْ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [انظر: ۲۴۰۵۴]

(۲۴۰۵۲) حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازوں کے علاوہ بھی کسی نماز کی تلقین فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! مغرب اور عشاء کے درمیان تلقین کرتے تھے۔

(۲۴۰۵۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمَعْنِيِّ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُمْ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شَيْخٍ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُمَانَ عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ صَامَتَا وَأَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَاهُنَا امْرَأَتَيْنِ قَدْ صَامَتَا وَإِنَّهُمَا قَدْ كَادَتَا أَنْ تَمُوتَا مِنَ الْعَطَشِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ أَوْ سَكَتَ ثُمَّ عَادَ وَأَرَاهُ قَالَ بِالْهَاجِرَةِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُمَا قَدْ مَاتَتَا أَوْ كَادَتَا أَنْ تَمُوتَا قَالَ ادْعُهُمَا قَالَ فَجَاءَتَا قَالَ فَجِيءَ بِقَدَحٍ أَوْ عُسٍّ فَقَالَ لِأَحَدَاهُمَا قِيْنِي فَقَاءَتْ قِيْحًا أَوْ دَمًا وَصَدِيدًا وَلَحْمًا حَتَّى قَائَتْ نِصْفَ الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ لِلْآخَرَى قِيْنِي فَقَاءَتْ مِنْ قِيْحٍ وَدَمٍ وَصَدِيدٍ وَلَحْمٍ عَبِيْطٍ وَغَيْرِهِ حَتَّى مَلَأَتْ الْقَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ صَامَتَا عَمَّا أَحَلَّ اللَّهُ وَأَفْطَرْتَا عَلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا جَلَسْتُ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْآخَرَى فَجَعَلْتَا يَأْكُلَانِ لُحُومَ النَّاسِ [انظر: ۲۴۰۵۵، ۲۴۰۶۲]

(۲۴۰۵۳) حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو رنوت میں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا تھا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہاں دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو گئی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سن کر سکوت یا اعراض فرمایا، وہ دوبارہ دوپہر کے وقت آیا اور کہنے لگا اے اللہ کی نبی! بخدا وہ مرجائیں گی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں بلا کر لاؤ، وہ دونوں آئیں تو ایک پیالہ منگوا یا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک سے فرمایا کہ اس میں قئی کرو، اس نے قئی کی تو اس میں سے خون، پیپ اور گوشت نکلا حتیٰ کہ آدھا پیالہ بھر گیا، پھر دوسری سے بھی یہی فرمایا اس نے بھی یہی چیزیں قئی کیں، حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے اللہ کی حلال چیزوں سے رک کر روزہ تو رکھ لیا لیکن اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو اختیار کر کے روزہ توڑ دیا، یہ دونوں ایک دوسرے کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھا رہی تھیں (غیبت کر رہی تھیں)

(۲۴۰۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ طَرَأَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبِيدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ صَلَاتَهُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [راجع: ۲۴۰۵۲].

(۲۴۰۵۴) حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازوں کے علاوہ بھی کسی نماز کی تلقین فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! مغرب اور عشاء کے درمیان تلقین کرتے تھے۔

(۲۴۰۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ حَدَّثَنَا سَعْدٌ أَوْ عَبِيدٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ الَّذِي يَشْكُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ أَمَرُوا بِصِيَامٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْضَ النَّهَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا وَفُلَانَةَ قَدْ بَلَغَهُمَا الْجَهْدُ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ وَابْنِ أَبِي عَبِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ [راجع: ۲۴۰۵۳].

(۲۴۰۵۵) حدیث نمبر (۲۴۰۵۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعِيرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۵۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ زَمَلُوهُمْ فِي ثِيَابِهِمْ قَالَ وَجَعَلَ يَدْفِنُ فِي الْقَبْرِ الرَّهْطَ قَالَ وَقَالَ قَدَّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا [أخرجه النسائي: ۷۸/۴. قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن] [انظر: ۲۴۰۵۷، ۲۴۰۵۸، ۲۴۰۶۱، ۲۴۰۶۲].

(۲۴۰۵۶) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہداء کو ان ہی کے کپڑوں میں لپیٹ دو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک قبر میں کئی کئی لوگوں کو دفن کرنے لگے اور فرماتے جاتے تھے کہ ان میں سے جس شخص کو قرآن

سب سے زیادہ یاد رہا ہوا سے پہلے قبر میں اتار دو۔

(۲۴۰۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ قَالَ لَمَّا أَشْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى هَؤُلَاءِ مَا مِنْ مَجْرُوحٍ جُرِحَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَدْمَى اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ انظُرُوا أَكْثَرَهُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ فَقَدَّمُوهُ أَمَامَهُمْ فِي الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۰۵۶].

(۲۳۰۵۷) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ میں ان کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص راہ خدا میں زخمی ہوا تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کا ہوگا لیکن مہک اس کی مشک جیسی ہوگی دیکھو! ان میں سے جسے قرآن سب سے زیادہ حاصل رہا ہوا سے ان سے پہلے قبر میں رکھو۔

(۲۴۰۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ وَبَتْنِيهِ مَعْمَرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَقَالَ إِنِّي أَشْهَدُ عَلَى هَؤُلَاءِ زَمَلُوهُمْ بِكُلِّ مِمْهَمٍ وَدِمَانِهِمْ [راجع: ۲۴۰۵۶].

(۲۳۰۵۸) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ میں ان کے متعلق گواہی دیتا ہوں انہیں ان کے زخموں اور خون کے ساتھ ہی کفن میں لپیٹ دو۔

(۲۴۰۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشُّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ زَمَلُوهُمْ بِدِمَانِهِمْ فَإِنِّي قَدْ شَهِدْتُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ يُدْفَنُ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ وَيُسْأَلُ أَيُّهُمْ كَانَ أَقْرَأَ لِلْقُرْآنِ فَيُقَدَّمُونَهُ قَالَ جَابِرٌ فَدُفِنَ أَبِي وَعَمِّي يَوْمَئِذٍ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ

(۲۳۰۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ انہیں ان کے خون کے ساتھ ہی کفن میں لپیٹ دو، میں ان کے متعلق گواہی دوں گا، پھر ایک ایک قبر میں دو دو تین تین آدمیوں کو دفنایا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے، دیکھو! ان میں سے جسے قرآن سب سے زیادہ حاصل رہا ہوا سے ان سے پہلے قبر میں رکھو، چنانچہ میرے والد اور چچا ایک ہی قبر میں دفنائے گئے تھے۔

(۲۴۰۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ حِينَ التَّقَى الْقَوْمُ اللَّهُمَّ أَقْطَعْنَا الرَّحِمَ وَآتَانَا بِمَا لَا نَعْرِفُهُ فَأَحْبِبِ الْغَدَاةَ فَكَانَ الْمُسْتَفْتَحَ [صححه

الحاكم (۳۲۸/۲). قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن.]

(۲۳۰۶۰) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو جہل نے جنگ احد کے دن یہ دعا کی کہ اے اللہ! اس نے قطع رحمی کی

اور ہمارے پاس وہ چیز لایا جسے ہم نہیں پہچانتے، تو کل ہم پر مہربانی فرما، گویا وہ فتح حاصل کرنے کی دعا کر رہا تھا۔

(۲۴۰۶۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعِيرٍ الْعُدْرِيِّ وَفِيمَا قَرَأَ عَلَى يَعْقُوبَ الْعُدْرِيِّ حَلِيفِ بِنِي زُهْرَةَ قَالَ أَشْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِ أُحُدٍ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ [راجع: ۲۴۰۵۶].

(۲۳۰۶۱) حدیث نمبر (۲۳۰۵۷) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۰۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَانَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ فِي حَلْقَةِ أَبِي عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ أَمَرُوا بِصِيَامِ يَوْمٍ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْضَ النَّهَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانَةَ وَفُلَانَةَ قَدْ بَلَغَهُمَا الْجَهْدُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۴۰۵۳].

(۲۳۰۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو رنہوت میں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہاں دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو گئی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سن کر سکوت یا اعراض فرمایا..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۴۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شَهَابٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعِيرٍ الْعُدْرِيُّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ فَقَالَ أَذُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ

(۲۳۰۶۳) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر سے دو دن قبل لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم یا گیہوں کا ایک صاع دو آدمیوں کے درمیان ادا کرو یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام، چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے۔

(۲۴۰۶۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ سَأَلْتُ حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَحَدَّثَنِي عَنْ نِعْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صَعِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذُوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَشَكَتْ حَمَادٌ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرَ أَوْ أَنْثَى حُرًّا أَوْ مَمْلُوكًا غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا أَمَا غَنِيَّكُمْ فَيَزْتَكِيهِ اللَّهُ وَأَمَا فَقِيرَكُمْ فَيُرَدُّ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِمَّا يُعْطَى

(۲۳۰۶۳) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر سے دو دن قبل لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم یا گیہوں کا ایک صاع دو آدمیوں کے درمیان ادا کرو یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام، چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہارے مالداروں کا مال پاکیزہ کر دے گا اور تنگ دست کو اس سے زیادہ عطاء فرما دے گا۔

(۲۴۰۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَرَأَهُ عَلَيَّ يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَّحَ وَجْهَهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَاحِدَةٍ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ [صححه البخارى (۶۳۵۶) والحاكم (۲۸۰/۳)] [انظر: ۲۴۰۶۶، ۲۴۰۶۷].

(۲۳۰۶۵) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جس پر وہ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نصف رات کو بیدار ہوتے۔

(۲۴۰۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرِ الْعُدْرِيِّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَّحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفَتْحِ [راجع: ۲۴۰۶۵].

(۲۳۰۶۶) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانے میں ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(۲۴۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرِ الْعُدْرِيِّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَّحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفَتْحِ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ كَانَ سَعْدٌ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِرُكْعَةٍ وَاحِدَةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ يَعْنِي الْعَتَمَةَ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ [راجع: ۲۴۰۶۵].

(۲۳۰۶۷) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانے میں ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جس پر وہ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نصف رات کو بیدار ہوتے۔

(۲۴۰۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْقَسَامَةِ فِي الدِّمِ قَالَ كَانَتْ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَهَا عَلَيَّ مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قِتِيلٍ اذْعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ [راجع: ۱۶۷۱۵].

(۲۳۰۶۸) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قتل کے حوالے سے "قسامت" کا رواج تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زمانہ جاہلیت کے طریقے پر ہی برقرار رکھا، اور چند انصاری حضرات کے معاملے میں "جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا اور انہوں نے یہودیوں کے خلاف دعویٰ کیا تھا" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۴۰۶۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرِ الْعُدْرِيِّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَّحَ عَلَيَّ وَجْهَهُ وَأَذْرَكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانُوا يَنْهَوْنِي عَنِ الْقُبْلَةِ تَخَوُّفًا أَنْ أَتَقَرَّبَ لِأَكْثَرِ مِنْهَا ثُمَّ الْمُسْلِمُونَ الْيَوْمَ يَنْهَوْنَ

عَنْهَا وَيَقُولُ قَائِلُهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ مِنْ حِفْظِ اللَّهِ مَا لَيْسَ لِأَحَدٍ
(۲۳۰۶۹) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ ”جن کے چہرے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا تھا“ سے مروی ہے ہے کہ لوگ مجھے اپنی بیوی کو بوسہ دینے سے روکتے تھے کہ کہیں میں اس سے زیادہ آگے نہ
بڑھ جاؤں پھر آج دیگر مسلمانوں کو بھی اس سے روکا جا رہا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے وہ خصوصی
حفاظت میسر تھی جو کسی اور کو حاصل نہ تھی۔

حَدِيثُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت عبید اللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ
عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَسَارَهُ
يَسْتَأْذِنُهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَجَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ
لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَيْكَ الَّذِينَ نَهَانِي اللَّهُ عَنْهُمْ [انظر ما بعده]

(۲۳۰۷۰) عبید اللہ بن عدی ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سرگوشی
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک منافق آدمی کو قتل کرنے کی اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی آواز سے پوچھا کیا وہ ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی
نہیں دیتا؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے گواہی نہیں دیتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وہ اس بات کی
گواہی نہیں دیتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے گواہی نہیں دیتا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے نماز نہیں پڑھتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ نے مجھے ان لوگوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۴۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ
الْخِيَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ إِذْ جَاءَهُ
رَجُلٌ يَعْنِي يَسْتَأْذِنُهُ أَيُّ يُسَارُهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [صححه ابن حبان (۵۹۷۱)]. قال شعيب: اسنادہ صحیح |

(۲۳۰۷۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عمر بن ثابت انصاری کی ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت

(۲۴۰۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَدِّثُهُمْ فِتْنَةَ الدَّجَالِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدًا مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ [صححه مسلم ۸/۱۹۲، وعبد الرزاق (۲۰۸۲۰) والترمذی (۲۲۳۵)].

(۲۳۰۷۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو فتنہ دجال سے باخبر کر رہے تھے تو اسی دوران فرمایا کہ اس بات کا یقین رکھو کہ تم میں سے کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا اور اس کی آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا، ہر وہ شخص جو اس کے کاموں کو ناپسند کرتا ہو اسے پڑھ لے گا۔

حَدِيثُ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنِ بْنِ النَّبِيِّ

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَدِّثِهِ جَدِّ سَعِيدٍ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ فَقَالَ لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَانِيهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِينَا حُزُونَةٌ بَعْدُ [صححه (۶۱۹۰)، وابن حبان (۵۸۲۲)].

(۲۳۰۷۳) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے دادا سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے بتایا ”حزن“ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تمہارا نام سہل ہے انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے میرا جو نام رکھا ہے میں اسے بدلنا نہیں چاہتا، سعید کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے ہمارے خاندان میں ہمیشہ غمگینی رہی۔

(۲۴۰۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ أَيُّ عَمِّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أترغب عن ملة عبد المطلب قال فلم يزل يقول ما لا يكلمانه حتى قال آخر شيء كلمتهم به على ملة عبد المطلب فقال النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْكِرْ مِنْكَ فَانزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَى قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ قَالَ

فَنَزَلَتْ فِيهِ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اُحْبَبْتَ [صححه البخارى (۱۳۶۰)، ومسلم (۲۴) والنسائى ۹۰/۴].

(۲۳۰۷۴) حضرت مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب خواجہ ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے ان کے پاس اس وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا جان! لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیجئے یہ ایک ایسا کلمہ ہوگا جس کے ذریعے میں اللہ کے یہاں آپ کے لئے حجت پکڑ سکوں گا ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ دونوں مسلسل یہی کہتے رہے حتیٰ کہ ابوطالب کے منہ سے آخری کلمہ جو نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک مجھے منع نہیں کیا جاتا میں آپ کے حق میں بخشش کی دعا کرتا رہوں گا پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”پیغمبر اور اہل ایمان کے لئے مشرکین کے حق میں بخشش کی دعا کرنا مناسب نہیں ہے اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہوں“ نیز یہ آیت نازل ہوئی کہ ”جسے آپ چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔“

(۲۴.۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ فَقَالَ انْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَعَمِيَ عَلَيْنَا مَكَانَهَا فَإِنْ كَانَتْ بَيِّنَةٌ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ [صححه البخارى (۴۱۶۴)، ومسلم (۱۸۵۹)]. [انظر ما بعده].

(۲۳۰۷۵) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد بیعت رضوان ”جو ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی“ کے شرکاء میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال جب ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے تو بیعت کی وہ جگہ ہم سے پوشیدہ ہو گئی اگر وہ ظاہر رہتی تو تم بہتر جانتے ہو (کہ کیا ہوتا؟)

(۲۴.۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ ذَلِكَ الْعَامَ مَعَهُمْ فَنَسَوْهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ [راجع ما قبله].

(۲۳۰۷۶) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد بیعت رضوان ”جو ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی“ کے شرکاء میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال جب ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے تو بیعت کی وہ جگہ ہم سے پوشیدہ ہو گئی۔

حَدِيثُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴.۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَانصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ رَأَيْتَ الَّذِي كَانَ مَعِيَ قُلْتُ

نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ [اخرجه عبد بن حميد (۴۴۶). قال شعيب: اسنادہ صحیح].

(۲۳۰۷۷) حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی تھے جو اپنی نشست پر بیٹھے ہوئے تھے، میں نے انہیں سلام کیا اور آگے بڑھ گیا، جب میں واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس جا رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا تھا جو میرے ساتھ تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبریل تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔

(۲۴۰۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّخِذُ أَحَدُكُمْ السَّائِمَةَ فَيَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي جَمَاعَةٍ فَتَتَعَدَّرُ عَلَيْهِ سَائِمَتُهُ فَيَقُولُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِي مَكَانًا هُوَ أَكْلًا مِنْ هَذَا فَيَتَحَوَّلُ وَلَا يَشْهَدُ إِلَّا الْجُمُعَةَ فَتَتَعَدَّرُ عَلَيْهِ سَائِمَتُهُ فَيَقُولُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِي مَكَانًا هُوَ أَكْلًا مِنْ هَذَا فَيَتَحَوَّلُ فَلَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَلَا الْجَمَاعَةَ فَيُطَبِّعُ عَلَى قَلْبِهِ

(۲۳۰۷۸) حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک آدمی جانور حاصل کرتا ہے اور کچھ عرصے تک جماعت کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا رہتا ہے، پھر اس کے جانور بڑھنے کی وجہ سے اسے مشکلات پیش آتی ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ مجھے اپنے جانوروں کے لئے کوئی ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیے جو اس سے زیادہ گھاس والی ہو، چنانچہ وہ وہاں سے منتقل ہو جاتا ہے اور صرف جمعہ میں شریک ہونے لگتا ہے، کچھ عرصے بعد پھر مشکل پیش آتی ہے اور وہ سابقہ سوچ کے مطابق وہاں سے بھی منتقل ہو جاتا ہے اور جماعت میں حاضر ہوتا ہے اور نہ جمعہ میں یوں اس کے دل پر مہر لگادی جاتی ہے۔

حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عَاصِمِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمِ الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ السَّقِيفَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ أُمَّرٍ أَنْصِيَامٌ فِي أُمَّ سَفْرِ [صححه ابن خزيمة (۲۰۱۶) قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۱۶۶۴، النسائی: ۱۷۴/۴)]

(۲۳۰۷۹) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ”جو کہ اصحاب سقیفہ میں سے تھے“ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۴۰۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ ابْنِ عَاصِمٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ [راجع: ۲۴۰۷۹].

(۲۳۰۸۰) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۴۰۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمِ

الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ [راجع: ۲۴۰۷۹].

(۲۳۰۸۱) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَ عَطَاءً أَنَّهُ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَمَرَ امْرَأَتَهُ

فَسَأَلَتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ

فَأَخْبَرْتُهُ امْرَأَتُهُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقُولِي لَهُ فَرَجَعْتُ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ فَقَالَ أَنَا

أَتَقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِ اللَّهِ

(۲۳۰۸۲) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے عہد نبوت میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو

بوسہ دیا، پھر خیال آنے پر اپنی بیوی سے کہا چنانچہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نبی بھی

ایسا کر لیتے ہیں اس عورت نے اپنے شوہر کو بتایا، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت سے کاموں کی اجازت حاصل ہے، تم واپس

جا کر ان سے یہ بات کہو چنانچہ اس نے واپس جا کر عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت سے کاموں کی اجازت حاصل

ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کی حدود کو جاننے والا ہوں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَمِيرًا عَلَيْنَا فِي الْبَحْرِ سِتِّ

سِنِينَ فَخَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْنَا لَهُ حَدَّثْنَا

بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُحَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا قَالَ فَشَدَّدُوا

عَلَيْهِ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْذِرْكُمْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَنْذِرْكُمْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ وَهُوَ رَجُلٌ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ أَظُنُّهُ قَالَ الْيُسْرَى يَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا مَعَهُ جِبَالُ خُبْرٍ وَأَنْهَارُ مَاءٍ يَبْلُغُ سُلْطَانَهُ كُلَّ مَنْهَلٍ لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ فَذَكَرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ وَالْمَدِينَةَ غَيْرَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأُظُنُّ فِي حَدِيثِهِ يُسَلِّطُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْبَشَرِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهِ

[راجع: ۲۳۴۷۸.]

(۲۳۰۸۳) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ مسجد نبوی مسجد اقصیٰ اور طور بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(۲۴۰۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ وَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ غَيْرِكَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ مُصَدَّقًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْذِرْكُمْ فِتْنَةَ الدَّجَالِ فَلَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ أَوْ أُمَّتَهُ وَإِنَّ آدَمَ جَعَدَ أَعْوَرَ عَيْنِهِ الْيُسْرَى وَإِنَّهُ يُمِطَرُ وَلَا يُنْبِتُ الشَّجَرَةَ وَإِنَّهُ يُسَلِّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ثُمَّ يُحْيِيهَا وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهَا وَإِنَّهُ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَنَهْرٌ وَمَاءٌ وَجَبَلٌ خُبْرٌ وَإِنَّ جَنَّتَهُ نَارٌ وَنَارَهُ جَنَّةٌ وَإِنَّهُ يَلْبَسُ فِيكُمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَرِدُ فِيهَا كُلَّ مَنْهَلٍ إِلَّا أَرْبَعَ مَسَاجِدَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَالطُّورِ وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَإِنْ شَكَلَ عَلَيْكُمْ أَوْ شُبِّهَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ [راجع: ۲۳۴۷۸.]

(۲۳۰۸۳) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی

حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے، ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا، پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسجِدِ دَجَال سے ڈرا دیا ہے، اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی، اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی، اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی، البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا، خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور طور، بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے، اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا، لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(۲۴۰۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ ذَهَبْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا حَدَّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِي الدَّجَالِ وَلَا تُحَدِّثْنَا عَنْ غَيْرِهِ وَإِنْ كَانَ مُصَدِّقًا قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْذَرْتُكُمْ الدَّجَالَ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَبْلِي إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ أُمَّتُهُ وَإِنَّهُ فِيكُمْ أَيُّهَا الْأُمَّةُ وَإِنَّهُ جَعَدَ آدَمَ مَمْسُوحَ الْعَيْنِ الْيُسْرَى مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ وَمَعَهُ جَبَلٌ مِنْ خُبْرٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ وَإِنَّهُ يُمْطِرُ الْمَطَرَ وَلَا يُنْبِتُ الشَّجَرَ وَإِنَّهُ يُسَلِّطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهَا وَإِنَّهُ يَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَبْلُغُ فِيهَا كُلَّ مَنْهَلٍ وَلَا يَقْرَبُ أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَمَسْجِدَ الطُّورِ وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَمَا يُشَبِّهُ عَلَيْكُمْ فَإِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ [راجع: ۲۳۴۷۸]

(۲۴۰۸۵) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے، ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے، ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے، ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا، پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسجِدِ دَجَال سے ڈرا دیا ہے، اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی، اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی، اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی، البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا، خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور طور، بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے، اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا، لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ

بنو غفار کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۰۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلَى جَنْبِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ شَيْخٌ جَمِيْلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ وَفِي اُذُنَيْهِ صَمَمٌ اَوْ قَالَ وَقُرَّ اَرْسَلْ اِلَيْهِ حُمَيْدٌ فَلَمَّا اَقْبَلَ قَالَ يَا اِبْنَ اَخِي اَوْسِعْ لَهٗ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهٗ فَقَالَ لَهٗ حُمَيْدٌ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الشَّيْخُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ فَيَنْطِقُ اَحْسَنَ الْمَنْطِقِ وَيَضْحَكُ اَحْسَنَ الضَّحِكِ

(۲۴۰۸۶) ابراہیم بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں حمید بن عبد الرحمن کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ بنو غفار کے ایک خوبصورت بزرگ گزرے ان کے کان کچھ اونچا سنتے تھے حمید نے ایک آدمی کو ان کے پاس بھیج کر انہیں بلایا جب وہ آئے تو حمید نے مجھ سے کہا کہ بھتیجے! ذرا تھوڑی سی جگہ دے دو کیونکہ یہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں چنانچہ وہ آ کر میرے اور حمید کے درمیان بیٹھ گئے حمید نے ان سے عرض کیا کہ وہ حدیث سنائیے جو آپ نے نبی ﷺ کے حوالے سے مجھ سے بیان کی تھی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو پیدا فرماتا ہے بہترین طریقے سے بولتا ہے اور بہترین طریقے سے تبسم فرماتا ہے۔

(۲۴۰۸۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُلُوْطَاتِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ الْغُلُوْطَاتِ شِدَادُ الْمَسَائِلِ وَصِعَابُهَا

(۲۴۰۸۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”غلوطات“ سے منع فرمایا ہے امام اوزاعی رضی اللہ عنہ اس کا معنی وہ مسائل بتاتے ہیں جن میں سختی اور مشکل ہو۔

(۲۴۰۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنِ الْغُلُوْطَاتِ

(۲۴۰۸۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”غلوطات“ سے منع فرمایا ہے۔

رابع عشر الأنصار

حَدِيثُ مُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۸۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَفِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ مُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُودِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ يُقَالُ لَهُ نَافِعٌ أَبُو طَيِّبَةَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنْ خِرَاجِهِ فَقَالَ لَا تَقْرُبُهُ فَرَدَّدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْلِفْ بِهِ النَّاصِحَ وَاجْعَلْهُ فِي كِرْبِهِ

(۲۳۰۸۹) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سینگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا، انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَسْأَلْهُ فِيهَا حَتَّى قَالَ لَهُ اعْلِفْهُ نَاصِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۴۲۲، ابن ماجه: ۲۱۶۶، الترمذی: ۱۲۷۷)]. [انظر: ۲۴۰۹۶، ۲۴۰۹۸].

(۲۳۰۹۰) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سینگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا، انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةَ لِلْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتْ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا

(۲۳۰۹۱) حرام بن محيصہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں تباہی مچا دی تو نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور کوئی

نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴.۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ مُحَيْصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَيِّبَةَ يَكْسِبُ كَسْبًا كَثِيرًا فَلَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ اسْتَرَخَصَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ فِيهِ وَيَذْكُرُ لَهُ الْحَاجَةَ حَتَّى قَالَ لَهُ لِيَتْلُقِ كَسْبَهُ فِي بَطْنِ نَاضِحِكَ [انظر: ۲۴۰۹۵].

(۲۳۰۹۲) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سینگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴.۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيْصَةَ أَنَّ مُحَيْصَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ لَهُ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ يُكَلِّمُهُ حَتَّى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطِعْمَهُ رَقِيقَكَ

(۲۳۰۹۳) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سینگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴.۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَسَمِعَهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَحَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيْصَةَ أَنَّ نَاقَةَ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ الْأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ مَا أَصَابَتْ بِاللَّيْلِ

(۲۳۰۹۴) حرام بن محيصہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں جا ہی مچادی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور کوئی نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴.۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ مُحَيْصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُحَيْصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ فَلَمَّا كَرَّ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۴۰۹۲].

(۲۳۰۹۵) حدیث نمبر (۲۳۰۸۹) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴.۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيْصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَنَهَاهُ فَذَكَرَ مِنْ حَاجَتِهِ فَقَالَ اِعْلِفْ نَاصِحَكَ وَأَطِعْمَهُ رَقِيقَكَ [راجع: ۲۴۰۹۰].

(۲۳۰۹۶) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سینگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا، انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَاقَةَ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

(۲۳۱۹۷) حرام بن محيصہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں تباہی مچا دی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور کو کوئی نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴۰۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهُ فَذَكَرَ لَهُ الْحَاجَةَ فَقَالَ اِعْلِفْهُ نَوَاصِحَكَ [راجع: ۲۴۰۹۰].

(۲۳۱۹۸) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سینگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا، انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ يَقَالُ لَهُ مُحَيِّصَةُ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ فَزَجَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِهِ فَقَالَ أَفَلَا أُطِعْمُهُ يَتَامَى لِي قَالَ لَا قَالَ أَفَلَا أَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ لَا فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَعْلِفَهُ نَاصِحَهُ

(۲۳۱۹۹) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سینگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصول کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا، انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا کہ میں اس کی کمائی اپنے یتیم بھتیجوں کو نہ کھلا دیا کروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو۔

حَدِيثُ سَلْمَةَ بْنِ صَخْرِ الْبَيَاضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیث

(۲۴۱۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ صَخْرِ الْبَيَاضِيِّ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ فَتَطَاهَرْتُ مِنْ امْرَأَتِي فِي الشَّهْرِ قَالَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ حَرَّرْ رَقَبَةً قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْلِكُ رَقَبَةً غَيْرَ رَقَبَتِي قَالَ فَصُمُّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَقُلْتُ وَهَلْ أَصَابَنِي الَّذِي أَصَابَنِي إِلَّا مِنَ الصِّيَامِ قَالَ فَأَطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا [راجع: ۱۶۵۳۵].

(۲۴۱۰۰) حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے میں عورتوں کو بہت چاہتا تھا اور میں کسی مرد کو نہیں جانتا جو عورتوں سے اتنی صحبت کرتا ہو، جیسے میں کرتا تھا۔ خیر رمضان آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا، اخیر رمضان تک تاکہ رات کے وقت اس کے قریب نہ چلا جاؤں، دن ہونے تک میں اسی طرح کرتا تھا، اور اپنے اندر اتنی طاقت نہ پاتا تھا کہ اس سے مکمل جدا ہو جاؤں، ایک رات میری بیوی میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کی ران سے کپڑا اوپر ہو گیا۔ میں اس سے صحبت کر بیٹھا۔ جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک غلام آزاد کر، میں نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا، میں تو بس اپنے ہی نفس کا مالک ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا! دو ماہ لگا تا روزے رکھ، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ جو بلا مجھ پر آئی یہ روزہ رکھنے ہی سے تو آئی، آپ ﷺ نے فرمایا تو صدقہ دے اور ساتھ مساکین کو کھانا کھلا۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن حمق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۱۰۱) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ عَلَى رَأْسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ لِي كِذَابَتُهُ هَمَمْتُ أَيُّمُ اللَّهُ أَنْ أَسْأَلَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتَّى تَذَكَّرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لِرِوَاءِ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۲۲۹۲].

(۲۴۱۰۱) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں

نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑادوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آگئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۴۱.۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى الْقَارِئُ أَبُو عُمَرَ حَدَّثَنِي السَّيِّدِيُّ عَنْ رِفَاعَةَ الْقُتَيْبَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ قَالَ فَأَلْقَى لِي وَسَادَةً وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ أَحِيَّ جَبْرِيلَ قَامَ عَنْ هَذِهِ لَأَلْقَيْتُهَا لَكَ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِي بِهِ أَحِيَّ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ آمَنَ مُؤْمِنًا عَلَى دَمِهِ فَقَتَلَهُ فَأَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرِيءٌ [راجع: ۲۲۲۹۲].

(۲۴۱.۰۲) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سرہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑادوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آگئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو میں قاتل سے بری ہوں۔

حَدِيثُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۴۱.۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزِيدٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِؤُونَ بِهِ إِنَّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ حَتَّى الْخِرَانَةِ قَالَ سَلْمَانُ أَجَلُ أَمْرِنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِي بِدُونَ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ اصْحَحَهُ مُسْلِمٌ (۲۶۲)، وابن خزيمة (۷۴ و ۸۱). [انظر: ۲۴۱۰۹].

(۲۴۱.۰۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں، دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں، اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱.۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمُكْتَبِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ [انظر ما بعده].

(۲۴۱.۰۴) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے ہدیہ قبول فرمالتے تھے لیکن صدقہ قبول نہیں فرماتے تھے۔

(۲۴۱.۵) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمُكْتَبِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].
(۲۳۱۰۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱.۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ كَيْفَ تَصْنَعُونَ حَتَّىٰ إِنَّهُ لَيَعْلَمُكُمْ إِذَا أَتَىٰ أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَجَلٌ وَلَوْ سَحِرْتُ إِنَّهُ لَيَعْلَمُنَا كَيْفَ يَأْتِي أَحَدُنَا الْغَائِطَ وَإِنَّهُ يَنْهَانَا أَنْ يَسْتَقْبَلَ أَحَدُنَا الْقِبْلَةَ وَأَنْ يَسْتَدْبِرَهَا وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَتَمَسَّحَ أَحَدُنَا بِرَجِيعٍ وَلَا عَظْمٍ وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ [راجع: ۲۴۱.۳].

(۲۳۱۰۶) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں، دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں، اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱.۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسِ الْمَاصِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حُذَيْفَةُ إِلَى سَلْمَانَ فَيَقُولُ سَلْمَانُ يَا حُذَيْفَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضِبُ فَيَقُولُ وَيَرْضَى وَيَقُولُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتَهُ سَبَّةً فِي غَضَبِي أَوْ لَعْنَتُهُ لَعْنَةً فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا صَلَاةً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [انظر: ۲۴۱.۲۲].

(۲۳۱۰۷) عمرو بن قرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن شہر میں رہتے تھے اور کچھ باتیں ذکر کرتے تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھیں، ایک دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ حذیفہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات غصے میں کچھ باتیں کہتے تھے اور کچھ باتیں خوشی کی حالت میں کہتے تھے، میں جانتا ہوں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں نے اپنے جس امتی کو غصے کی حالت میں سخت کہا ہو یا اسے لعنت ملامت کی ہو تو میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں اور جس طرح عام لوگوں کو غصہ آتا ہے مجھے بھی آتا ہے اور اللہ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا ہے اے اللہ! میرے ان کلمات کو قیامت کے دن اس شخص کے لئے باعثِ رحمت بنا دیجئے گا۔

(۲۴۱.۸) حَدَّثَنَا عَفَانٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنَاً يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاتَّ وَرَفَهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا عَثْمَانَ أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا قُلْتُ وَلِمَ تَفْعَلُهُ فَقَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ مِنْهَا غُصْنَاً

يَابَسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاتَّ وَرَقُهُ فَقَالَ يَا سَلْمَانَ أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا فَقُلْتُ وَلِمَ تَفْعَلُهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هَذَا الْوَرَقُ وَقَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ [الخرجه الطيالسي (٦٥٢) والدارمي (٧٢٥). قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ١١٧: ٢٤١].

(۲۳۱۰۸) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسے ہلایا تو اس کے پتے گرنے لگے پھر انہوں نے فرمایا کہ اے ابو عثمان! تم مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا اور یہی سوال جواب ہوئے تھے جس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ“

(۲۴۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ إِنَّا نَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى يُعَلِّمَكُمْ الْخِرَانَةَ قَالَ أَجَلُ إِنَّهُ يَنْهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِبِمِينِهِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَيَنْهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ [راجع: ١٠٣: ٢٤١].

(۲۳۱۰۹) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَكُمْ هَذَا كُلَّ شَيْءٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۲۳۱۱۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۱۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَذْهَبُ مِنْ دُهِنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ

يُصَلِّي مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ لِلْإِمَامِ إِذَا تَكَلَّمَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى [صححه البخارى (۸۸۳)، وابن حبان (۲۷۷۶)]. [النظر: ۲۴۱۲۶].

(۲۳۱۱۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرنے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرنے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرنے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۴۱۱۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَمَّا احْتَضَرَ سَلْمَانَ بَغِيٌّ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيْنَا عَهْدًا فَتَرَكْنَا مَا عَهَدَ إِلَيْنَا أَنْ يَكُونَ بُلْغَةً أَحَدِنَا مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّأِيبِ قَالَ ثُمَّ نَظَرْنَا فِيمَا تَرَكَ فَإِذَا قِيَمَةٌ مَا تَرَكَ بِضْعَةٌ وَعِشْرُونَ دِرْهَمًا أَوْ بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ دِرْهَمًا [صححه ابن حبان (۷۰۶)]. قال شعيب: صحيح.

(۲۳۱۱۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا جب وقت آخر قریب آیا تو وہ رونے لگے اور فرمانے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک عہد لیا تھا اور اسی عہد پر ہمیں چھوڑا تھا کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ سامان ہمارے پاس ایک مسافر کے تو شے جتنا ہونا چاہیے راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جب ہم نے ان کے ترکے کا جائزہ لیا تو اس تمام ترکے کی قیمت صرف بیس یا تیس سے کچھ اوپر درہم تھے۔

(۲۴۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ كُنْتُ مِنْ أَبْنَاءِ أَسَاوِرَةَ فَارِسَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ تَرْفَعُنِي أَرْضَ وَتَخْفِضُنِي أُخْرَى حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَعْرَابِ فَاسْتَعْبَدُونِي فَبَاعُونِي حَتَّى اشْتَرَتْنِي امْرَأَةٌ فَسَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْعَيْشُ عَزِيزًا فَقُلْتُ لَهَا هَبِي لِي يَوْمًا فَقَالَتْ نَعَمْ فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ حَطْبًا فَبِعْتُهُ فَصَنَعْتُ طَعَامًا فَآتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْتُ صَدَقَةٌ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ قُلْتُ هِدِيهِ مِنْ عِلْمَاتِهِ ثُمَّ مَكَثْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَمُكَّتْ فَقُلْتُ لِمَوْلَاتِي هَبِي لِي يَوْمًا قَالَتْ نَعَمْ فَانْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ حَطْبًا بِأَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ فَصَنَعْتُ طَعَامًا فَآتَيْتُ بِهِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قُلْتُ هِدِيَّةٌ فَوَضَعَ يَدَهُ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ وَقُمْتُ خَلْفَهُ فَوَضَعَ رِذَائَهُ فَإِذَا خَاتَمَ النَّبِيُّ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَحَدَّثْتُهُ عَنْ الرَّجُلِ وَقُلْتُ أَيْدِخُلُ الْجَنَّةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّكَ نَبِيٌّ فَقَالَ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّكَ نَبِيٌّ أَيْدِخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ [صححه ابن حبان (۷۱۲۴)]. قال شعيب:

اسنادہ محتمل للتحسين]. [راجع: ۲۴۱۰۳].

(۲۳۱۱۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں فارس کے سرداروں کی اولاد میں سے تھا..... پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کرتے ہوئے (جو عنقریب ۲۳۱۳۸ پر آیا چاہتی ہے) فرمایا کہ میں زمین کے نشیب و فراز طے کرتا ہوا چلتا رہا یہاں تک کہ دیہاتیوں کی ایک قوم پر میرا گذر ہوا تو انہوں نے مجھے غلام بنا کر بیچ ڈالا اور مجھے ایک عورت نے خرید لیا، میں نے ان لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا لیکن اس وقت تک زندگی تلخ ہو چکی تھی، میں نے اپنی مالکہ سے کہا کہ مجھے ایک دن کی چھٹی دے دے، اس نے مجھے چھٹی دے دی۔

میں وہاں سے روانہ ہوا، کچھ لکڑیاں کاٹیں اور انہیں بیچ کر کھانا تیار کیا اور اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اسے تم لوگ ہی کھاؤ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول نہ فرمایا، میں نے سوچا کہ یہ ایک علامت ہے (جو پوری ہو گئی)، پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک مرتبہ دوبارہ میں نے اپنی مالکہ سے ایک دن کی چھٹی مانگی جو اس نے مجھے دے دی، میں نے حسب سابق لکڑیاں کاٹ کر بیچ کر کھانا تیار کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، میں نے وہ کھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لے جا کر رکھ دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی فرمایا کہ کھاؤ، بسم اللہ۔

پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہٹا دی، تو وہاں مہربوت نظر آ گئی، میں نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آدمی کے متعلق بتایا اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ آدمی جنت میں جائے گا کیونکہ اس نے ہی مجھے بتایا تھا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں صرف وہی آدمی جائے گا جو مسلمان ہوگا، میں نے پھر اپنا سوال دہرایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا۔

(۲۴۱۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمَشْرِكُونَ إِنَّ هَذَا لَيَعْلَمُكُمْ حَتَّىٰ إِنَّهُ لَيَعْلَمُكُمْ الْخِرَاءَةَ قَالَ قُلْتُ لَيْنُ قُلْتُمْ ذَاكَ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ أَوْ نَسْتَدْبِرَهَا أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ يَكْتَفِي أَحَدُنَا بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ [راجع: ۲۴۱۰۳].

(۲۳۱۱۴) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں، دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں، اور تین پتھروں سے کم پراکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يَبْسُطَ الْعَبْدُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ يَسْأَلُهُ خَيْرًا فَيُرَدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ

(۲۳۱۱۵) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے حیا آتی ہے کہ اس کا کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کوئی سوال کرے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

(۲۴۱۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ فِي مَجْلِسِ عَمْرِو بْنِ عَبِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ يَزِيدُ سَمَوُهُ لِي قَالُوا هُوَ جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي يَعْنِي جَعْفَرَ صَاحِبَ الْأَنْمَاطِ [صَحْحَهُ ابْنُ حِبَانَ (۸۷۶ و ۸۸۰)، وَالْحَاكِمُ (۱/۴۹۷)]. قَالَ التِّرْمِذِيُّ:

حسن غريب. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۱۴۸۸، ابن ماجه: ۳۸۶۵، الترمذی: ۳۵۵۶). قال شعيب: صحيح، وهذا اسناد حسن في المتابعات والشواهد].

(۲۳۱۱۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ غُصْنَا مِنْهَا فَنَفَضَهُ فَتَسَاقَطَ وَرَقُهُ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي عَمَّا صَنَعْتُ فَقُلْنَا أَخْبَرْنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ غُصْنَا مِنْهَا فَنَفَضَهُ فَتَسَاقَطَ وَرَقُهُ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي عَمَّا صَنَعْتُ فَقُلْنَا أَخْبَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ [رَاجِعْ: ۲۴۱۰۸].

(۲۳۱۱۷) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسے ہلایا تو اس کے پتے گرنے لگے پھر انہوں نے فرمایا کہ اے ابو عثمان! تم مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا، اور یہی سوال جواب ہوئے تھے، جس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

(۲۴۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحَدَتْ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَأَمَرَهُ سَلْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَقَالَ سَلْمَانُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى خِمَارِهِ [صَحْحَهُ ابْنُ حِبَانَ (۱۳۴۴ و ۱۳۴۵)]. قَالَ

الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۵۶۳) قال شعيب: المرفوع منه صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۴۱۲۵].
(۲۳۱۱۸) ابو مسلم بن عبد الله کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدیث لاحق ہو اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر مسح کرے اور اپنی پیشانی کے بقدر مسح کرے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنے موزوں اور اوڑھنی (عمامے) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۴۱۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قُرَيْعِ الضَّبِّيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جَمَعَ اللَّهُ فِيهِ آبَاءَكُمْ قَالَ لَكِنِّي أَذْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَا يَنْتَظِرُ الرَّجُلُ فَيُحْسِنُ طَهْوَرَهُ ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُعَةَ فَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا اجْتَنَبْتَ الْمَقْتَلَةَ [صححه ابن خزيمة (۱۷۳۲). قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۱۰۴/۳)]. [انظر: ۲۴۱۳۰].

(۲۳۱۱۹) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ لڑائی سے بچتا رہے۔

(۲۴۱۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلُ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ

(۲۳۱۲۰) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں، دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ يَتَرَأَّحُمُ بِهَا الْخَلْقُ فَبِهَا تَعْطِفُ الْوُحُوشُ عَلَى أَوْلَادِهَا وَآخَرَ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [صححه مسلم (۲۷۵۳) وابن حبان (۶۱۴۶) والحاكم (۲۴۷/۴)] [انظر: ۲۴۱۳۰].

(۲۳۱۲۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں جن میں سے ایک رحمت وہ ہے کہ جس کے ذریعے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور وحشی جانور تک اپنی اولاد پر ترس کھاتے ہیں اور

نانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے موخر کر دی ہیں۔

(۲۴۱۳۳) حَدَّثَنَا أَبُو اَسَامَةَ اَخْبَرَنِي مِسْعَرٌ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ عَرَضَ اَبِي عَلِيٍّ سَلْمَانَ اُخْتَهُ فَاَبَى وَتَزَوَّجَ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا بَقِيْرَةٌ قَالَ فَبَلَغَ اَبَا قُرَّةَ اَنَّهُ كَانَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَحَدِيْفَةَ شَيْءٌ فَاتَاهُ يَطْلُبُهُ فَاُخْبِرَ اَنَّهُ فِي مَبْقَلَةٍ لَهُ فَتَوَجَّهَ اِلَيْهِ فَلَقِيَهُ مَعَهُ زَبِيْلٌ فِيهِ بَقْلٌ قَدْ اُدْخَلَ عَصَاهُ فِي عُرْوَةِ الزَّبِيْلِ وَهُوَ عَلِيٌّ عَاتِقُهُ قَالَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ حَدِيْفَةَ قَالَ يَقُوْلُ سَلْمَانُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا فَاَنْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَا دَارَ سَلْمَانَ فَدَخَلَ سَلْمَانُ الدَّارَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ اَذِنَ فَاِذَا نَمَطٌ مَوْضُوْعٌ عَلَيَّ بَابٍ وَعِنْدَ رَاسِهِ لَبَنَاتٌ وَاِذَا قُرْطَانٌ فَقَالَ اجْلِسْ عَلَيَّ فِرَاشِ مَوْلَاَتِكَ الَّتِي تُمَهِّدُ لِنَفْسِهَا قَالَ ثُمَّ اَنْشَأَ يُحَدِّثُهُ قَالَ اِنَّ حَدِيْفَةَ كَانَ يُحَدِّثُ بِاَشْيَاءَ يَقُوْلُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَضَبِهِ لِاَقْوَامٍ فَاَسْأَلُ عَنْهَا فَاَقُوْلُ حَدِيْفَةُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُ وَاَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ ضَعَايِنُ بَيْنَ اَقْوَامٍ فَاَتِي حَدِيْفَةَ فَيَقِيْلُ لَهُ اِنَّ سَلْمَانَ لَا يُصَدِّقُكَ وَلَا يُكْذِبُكَ بِمَا تَقُوْلُ فَجَاثَنِي حَدِيْفَةُ فَقَالَ يَا سَلْمَانُ اِبْنُ اُمِّ سَلْمَانَ قُلْتُ يَا حَدِيْفَةُ اِبْنُ اُمِّ حَدِيْفَةَ لَسْتَهِيْنَّ اَوْ لَا كُتُبِنَّ اِلَيَّ عُمَرَ فَلَمَّا خَوَّفْتَهُ بِعُمَرَ تَرَكَنِي وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وُلْدِ اَدَمَ اَنَا فَاَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ لَعْنَتُهُ لَعْنَةٌ اَوْ سَبَّتُهُ سَبَّةٌ فِي غَيْرِ كُنْهٍ فَاَجْعَلْهَا عَلَيَّ صَلَاةً [قال الألبانى: صحيح (ابو داود:

[۴۶۵۹] . [راجع: ۲۴۱۰۷].

(۲۳۱۳۲) عمرو بن ابی قرہ کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی بہن سے نکاح کی پیشکش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور ان کی آزاد کردہ باندی ”جس کا نام بقیرہ تھا“ سے نکاح کر لیا پھر ابو قرہ کو معلوم ہوا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ رنجش ہے تو وہ انہیں تلاش کرتے ہوئے آئے معلوم ہوا کہ وہ اپنی سبزیوں کے پاس ہیں ابو قرہ ادھر روانہ ہو گئے راستے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی جن کے ساتھ ایک ٹوکری بھی سبزی سے بھری ہوئی تھی انہوں نے اپنی لاشی اس ٹوکری کی رسی میں داخل کر کے اسے اپنے کندھے پر رکھا ہوا تھا میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ کے اور حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی رنجش ہے؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”انسان بڑا جلد باز ہے“ اور وہ دونوں چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ گھر کے اندر چلے گئے اور سلام کیا پھر ابو قرہ کو اندر آنے کی اجازت دی وہاں دروازے کے پاس ایک چادر پڑی ہوئی تھی سرہانے کچھ ایشیٹیں رکھی ہوئی تھیں اور دو بالیاں پڑی ہوئی تھیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنی باندی کے بستر پر بیٹھ جاؤ جس نے اپنے آپ کو تیار کر لیا تھا پھر انہوں نے بات کا آغاز کیا اور فرمایا کہ حدیفہ بہت ساری ایسی چیزیں بیان کرتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں کچھ لوگوں سے کہہ دیتے تھے لوگ مجھ سے اس کے متعلق پوچھتے تو میں ان سے کہہ دیتا کہ حدیفہ ہی زیادہ جانتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں میں لوگوں کے درمیان نفرت بڑھانے کو اچھا نہیں سمجھتا لوگ

حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور ان سے کہتے کہ سلمان آپ کی تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہی تکذیب تو ایک مرتبہ حذیفہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے ام سلمان کے بیٹے سلمان! میں نے بھی کہہ دیا کہ اے ام حذیفہ کے بیٹے حذیفہ! تم باز آ جاؤ ورنہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھوں گا جب میں نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خوف دلایا تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا، حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں، سو جس بندہ مومن پر میں نے لعنت ملامت کی ہو یا ناحق اسے سخت ست کہا ہو تو اے اللہ! اسے اس کے حق میں باعثِ رحمت بنا دے۔

(۲۴۱۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانَ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَأَنَا مَمْلُوكٌ فَقُلْتُ هَذِهِ صَدَقَةٌ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ ثُمَّ آتَيْتُهُ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ هَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُهَا لَكَ أَكْرَمُكَ بِهَا فَإِنِّي رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا وَأَكَلَ مَعَهُمْ [انظر: ۲۴۱۳۸].

(۲۳۱۲۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے دور غلامی میں ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا لے کر حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے، نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا اور انہوں نے اسے کھالیا، نبی ﷺ نے خود نہ کھایا، دوبارہ میں کھانا لے کر حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے جو میں آپ کے احترام میں آپ کے لئے لایا ہوں، کیونکہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے، چنانچہ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا اور انہوں نے بھی اسے کھایا اور ان کے ساتھ نبی ﷺ نے بھی اسے کھایا۔

(۲۴۱۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ آلِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ مَوْلَاتِي فِي ذَلِكَ فَطَيَّبْتُ لِي فَأَحْتَطَبْتُ حَطْبًا فَبِعْتُهُ فَأَشْتَرَيْتُ ذَلِكَ الطَّعَامَ [راجع: ۲۴۱۱۳].

(۲۳۱۲۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سلسلے میں میں اپنی مالکن سے اجازت لیتا تھا، وہ دلی خوشی کے ساتھ مجھے اجازت دے دیتی، میں لکڑیاں کاٹتا، انہیں بیچتا اور وہ کھانا خرید کر لاتا تھا۔

(۲۴۱۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي وَ عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحَدَتْ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ لِلْوُضُوءِ فَأَمَرَهُ سَلْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَقَالَ سَلْمَانُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى خِمَارِهِ [راجع: ۲۴۱۱۸].

(۲۳۱۲۵) ابو مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدیث لاحق ہوا اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر مسح کرے اور اپنی پیشانی کے بقدر مسح کرے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنے موزوں اور اوڑھنی (عمامے) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٢٤١٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ يَذْهَبُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَرُوحُ فَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ صَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى [راجع: ٢٤١١١].

(٢٣١٢٦) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(٢٤١٣٧) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى حِصْنٍ أَوْ مَدِينَةٍ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَقَالَ إِنَّمَا كُنْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَهَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ فَإِنْ أَسَلَمْتُمْ فَلَكُمْ مَا لَنَا وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَيْنَا وَإِنْ أَنْتُمْ أَبِيْتُمْ فَأَدُّوا الْجِزْيَةَ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ فَإِنْ أَبِيْتُمْ نَابَدْنَاكُمْ عَلَى سِوَاءٍ إِنْ أَلَلَّ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الرَّابِعُ غَدَا النَّاسُ إِلَيْهَا فَفَتَحُوهَا [حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ١٥٤٨)]. [انظر: ٢٤١٣٥، ٢٤١٤٠].

(٢٣١٢٤) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تا کہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے "بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا" تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

(٢٤١٣٨) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي زَكْرِيَّا الْخُزَاعِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ شَرْحِبِيلَ بْنَ السَّمْطِ وَهُوَ مُرَابِطٌ عَلَى السَّاحِلِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا أَوْ لَيْلَةً كَانَ لَهُ كَصِيَامِ شَهْرٍ لِلْقَاعِدِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْرَى اللَّهُ لَهُ أَجْرَهُ وَالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَنَفَقَتِهِ وَوَقَى مِنْ فِتْنَانِ

الْقَبْرِ وَأَمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ [انظر: ۲۴۱۲۹، ۲۴۱۳۶].

(۲۳۱۲۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ”شرحبیل بن سمط جو کہ ساحل سمندر پر محافظ مقرر تھے کے سامنے بیان کرتے ہوئے“ مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے، یہ ایسے ہے جیسے کوئی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھ کر ایک مہینے تک روزے رکھے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے، اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے اور ان اعمال کا اجر بھی جو وہ کرتا تھا مثلاً نماز، روزہ اور انفاق فی سبیل اللہ اور اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھا جائے گا اور وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي زَكْرِيَّا الْخُزَاعِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ إِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ أَجْرُ الْمُرَابِطِ حَتَّى يَبْعَثَ وَيُؤْمَنَ الْفَتَانُ [راجع: ۲۳۱۲۸]

(۲۳۱۲۹) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے، یہ ایسے ہے جیسے کوئی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھ کر ایک مہینے تک روزے رکھے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے، اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے اور ان اعمال کا اجر بھی جو وہ کرتا تھا مثلاً نماز، روزہ اور انفاق فی سبیل اللہ اور اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھا جائے گا اور وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قُرَيْعِ الصَّبِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي مَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا أَدْرِي زَعَمَ سَأَلَهُ الرَّابِعَةَ أَمْ لَا قَالَ قُلْتُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جُمِعَ فِيهِ أَبُوهُ أَوْ أَبُوكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يَتَطَهَّرُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ ثُمَّ يَمْشِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ يُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي بَعْدَهَا مَا اجْتَنِبْتَ الْمَقْتَلَةَ [راجع: ۲۴۱۱۹].

(۲۳۱۳۰) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے، تیل لگائے، اپنے گھر کی خوشبو لگائے، پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے، حسب استطاعت نماز پڑھے، جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ لڑائی سے بچتا رہے۔

(۲۴۱۳۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُسْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى أَنْ أُغْرِسَ لَهُمْ خَمْسَ مِائَةِ فَيْسِلَةٍ فَإِذَا عَلِقْتُ فَأَنَا حُرٌّ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ أَغْرِسْ وَاشْتَرِطْ لَهُمْ فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَغْرِسَ فَأَذِنِّي قَالَ فَأَذِنْتُهُ قَالَ فَجَاءَ فَجَعَلَ يَغْرِسُ

بِيَدِهِ إِلَّا وَاحِدَةً غَرَسْتُهَا بِيَدِي فَعَلِقْنَ إِلَّا الْوَاحِدَةَ

(۲۴۱۳۱) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے آقا سے اس شرط پر مکاتبت منظور کر لی کہ میں ان کے لئے کھجور کے پانچ سو پودے لگاؤں گا جب ان پر کھجور آجائے گی تو میں آزاد ہو جاؤں گا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ شرط ذکر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ شرط قبول کر لو اور جب پودے لگانے کا ارادہ ہو تو مجھے مطلع کرنا چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے پودے لگانے لگے سوائے ایک پودے کے جو میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا اور اس ایک پودے کے علاوہ سب پودے پھل لے آئے۔

(۲۴۱۳۲) حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ذَكَرَهُ قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ أُبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللَّهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضْنِي

(۲۴۱۳۲) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض نہ رکھنا ورنہ تم اپنے دین سے جدا ہو جاؤ گے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے بغض کیسے رکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عرب سے نفرت کرو گے تو مجھ سے نفرت کرنے والے ہو گے۔

(۲۴۱۳۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ زَادَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءِ بَعْدَهُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءِ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ

(۲۴۱۳۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے ہاتھ دھونا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ذکر کی اور تورات میں پڑھی ہوئی بات کا حوالہ دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے ہاتھ دھونا بھی ہے اور اس کے بعد ہاتھ دھونا بھی ہے۔

(۲۴۱۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ شَابُورَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ شَقِيقٍ أَوْ نَحْوِهِ شَكَ قَيْسٌ أَنَّ سَلْمَانَ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَدَعَا لَهُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ لَوْلَا أَنَا نَهَيْنَا أَنْ يَتَكَلَّفَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ لَتَكَلَّفْنَا لَكَ

(۲۴۱۳۴) شقیق کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس جو موجود تھا وہی اس کے سامنے پیش کر دیا اور فرمایا کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلف برتنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمہارے لئے تکلف کرتا۔

(۲۴۱۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ سَلْمَانَ حَاصَرَ قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ دَعُونِي حَتَّى أَفْعَلَ مَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى

عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَمْرٌ مِنْكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ رَزَقَنِي الْإِسْلَامَ وَقَدْ تَرَوْنَ طَاعَةَ الْعَرَبِ فَإِنْ أَنْتُمْ أَسْلَمْتُمْ وَهَاجَرْتُمْ إِلَيْنَا فَأَنْتُمْ بِمَنْزِلَتِنَا يَجْرِي عَلَيْكُمْ مَا يَجْرِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَنْتُمْ أَسْلَمْتُمْ وَأَقَمْتُمْ فِي دِيَارِكُمْ فَأَنْتُمْ بِمَنْزِلَةِ الْأَعْرَابِ يَجْرِي لَكُمْ مَا يَجْرِي لَهُمْ وَيَجْرِي عَلَيْكُمْ مَا يَجْرِي عَلَيْهِمْ فَإِنْ أَبَيْتُمْ وَأَقْرَرْتُمْ بِالْجِزْيَةِ فَلَكُمْ مَا لِأَهْلِ الْجِزْيَةِ وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الْجِزْيَةِ عَرَضَ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ انْهَدُوا إِلَيْهِمْ فَفَتَحَهَا [راجع: ٢٣١٢٧].

(٢٣١٣٥) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تا کہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے " بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا " تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

(٢٤١٣٦) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَابِتِ بْنِ ثُوْبَانَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكْرِيَّا عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبَّاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ صَانِمًا لَا يُقَطِّرُ وَقَانِمًا لَا يَقْتَرُ وَإِنْ مَاتَ مُرَابِطًا جَرَى عَلَيْهِ كَصَالِحِ عَمَلِهِ حَتَّى يُبْعَثَ وَوَقَى الْقَبْرَ عَذَابَ الْقَبْرِ [راجع: ٢٤١٢٨]

(٢٣١٣٦) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے یہ ایک مہینے کے مسلسل صیام و قیام سے افضل ہے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے یہاں تک کہ دوبارہ جی اٹھے اور وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(٢٤١٣٧) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ ثُوْبَانَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ يُحَدِّثُ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ السَّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ مِثْلَ ذَلِكَ

(٢٣١٣٧) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٤١٣٨) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَدِيثَهُ مِنْ فِيهِ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا فَارِسِيًّا مِنْ أَهْلِ أَصْبَهَانَ مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهَا جَنِّي وَكَانَ أَبِي دَهْقَانَ قَرِيْبَهُ وَكُنْتُ أَحَبَّ خَلْقِ اللَّهِ إِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ

حُبُّهُ إِيَّايَ حَتَّى حَبَسَنِي فِي بَيْتِهِ أَيْ مُلَازِمَ النَّارِ كَمَا تُحْبَسُ الْعَجَارِيَةُ وَأَجْهَدْتُ فِي الْمَجُوسِيَّةِ حَتَّى كُنْتُ
فَطَنَ النَّارِ الَّذِي يُوقِدُهَا لَا يَتْرُكُهَا تَحْبُو سَاعَةً قَالَ وَكَانَتْ لِأَبِي ضَيْعَةٌ عَظِيمَةٌ قَالَ فَشُغِلَ فِي بُنْيَانِ لَهُ يَوْمًا
فَقَالَ لِي يَا بَنِيَّ إِنِّي قَدْ شِغِلْتُ فِي بُنْيَانِ هَذَا الْيَوْمَ عَنْ ضَيْعَتِي فَاذْهَبْ فَاطْلِعْهَا وَأَمْرِنِي فِيهَا بِبَعْضِ مَا يُرِيدُ
فَخَرَجْتُ أُرِيدُ ضَيْعَتَهُ فَمَرَرْتُ بِكَنِيسَةٍ مِنْ كَنَائِسِ النَّصَارَى فَسَمِعْتُ أَصْوَاتَهُمْ فِيهَا وَهُمْ يُصَلُّونَ
وَكَنْتُ لَا أَدْرِي مَا أَمْرُ النَّاسِ لِحَبْسِ أَبِي إِيَّايَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا مَرَرْتُ بِهِمْ وَسَمِعْتُ أَصْوَاتَهُمْ دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ
أَنْظُرُ مَا يَصْنَعُونَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ أَعْجَبَنِي صَلَاتُهُمْ وَرَغِبْتُ فِي أَمْرِهِمْ وَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدِّينِ
الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا تَرَكْتُهُمْ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَرَكْتُ ضَيْعَةَ أَبِي وَلَمْ آتِهَا فَقُلْتُ لَهُمْ آيْنَ أَصْلُ
هَذَا الدِّينِ قَالُوا بِالشَّامِ قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي وَقَدْ بَعَثَ فِي طَلْبِي وَشَغَلْتُهُ عَنْ عَمَلِهِ كُلِّهِ قَالَ فَلَمَّا جِئْتُهُ
قَالَ أَيْ بَنِيَّ آيْنَ كُنْتَ أَلَمْ أَكُنْ عَاهَدْتُ إِلَيْكَ مَا عَاهَدْتُ قَالَ قُلْتُ يَا أَيْتِ مَرَرْتُ بِنَاسٍ يُصَلُّونَ فِي كَنِيسَةٍ
لَهُمْ فَأَعْجَبَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ دِينِهِمْ فَوَاللَّهِ مَا زِلْتُ عِنْدَهُمْ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَيْ بَنِيَّ لَيْسَ فِي ذَلِكَ
الدِّينِ خَيْرٌ دِينِكَ وَدِينِ آبَائِكَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ دِينِنَا قَالَ فَخَافَنِي فَجَعَلَ فِي
رِجْلِي قَيْدًا ثُمَّ حَبَسَنِي فِي بَيْتِهِ قَالَ وَبَعَثْتُ إِلَى النَّصَارَى فَقُلْتُ لَهُمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْكُمْ رَكْبٌ مِنَ الشَّامِ تُجَارُ
مِنَ النَّصَارَى فَأَخْبِرُونِي بِهِمْ قَالَ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ رَكْبٌ مِنَ الشَّامِ تُجَارُ مِنَ النَّصَارَى قَالَ فَأَخْبِرُونِي بِهِمْ قَالَ
فَقُلْتُ لَهُمْ إِذَا قَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَأَرَادُوا الرَّجْعَةَ إِلَى بِلَادِهِمْ فَأَذِنُونِي بِهِمْ قَالَ فَلَمَّا أَرَادُوا الرَّجْعَةَ إِلَى
بِلَادِهِمْ أَخْبِرُونِي بِهِمْ فَأَلْقَيْتُ الْحَدِيدَ مِنْ رِجْلِي ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ الشَّامَ فَلَمَّا قَدِمْتُهَا قُلْتُ
مَنْ أَفْضَلُ أَهْلِ هَذَا الدِّينِ قَالُوا الْأَسْقَفُ فِي الْكَنِيسَةِ قَالَ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ رَغِبْتُ فِي هَذَا الدِّينِ
وَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ أَخْدَمُكَ فِي كَنِيسَتِكَ وَأَتَعَلَّمَ مِنْكَ وَأُصَلِّيَ مَعَكَ قَالَ فَادْخُلْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ قَالَ
فَكَانَ رَجُلٌ سَوْءٌ بِأَمْرِهِمْ بِالصَّدَقَةِ وَيُرْعَبُهُمْ فِيهَا فَإِذَا جَمَعُوا إِلَيْهِ مِنْهَا أَشْيَاءَ اكْتَنَزَهَا لِنَفْسِهِ وَلَمْ يُعْطِ
الْمَسَاكِينَ حَتَّى جَمَعَ سَبْعَ قِلَالٍ مِنْ ذَهَبٍ وَوَرِقٍ قَالَ وَأَبْغَضْتُهُ بَغْضًا شَدِيدًا لِمَا رَأَيْتُهُ يَصْنَعُ ثُمَّ مَاتَ
فَاجْتَمَعْتُ إِلَيْهِ النَّصَارَى لِيَذْفِنُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّ هَذَا كَانَ رَجُلٌ سَوْءٌ بِأَمْرِكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَيُرْعَبُكُمْ فِيهَا فَإِذَا
جِئْتُمُوهُ بِهَا اكْتَنَزَهَا لِنَفْسِهِ وَلَمْ يُعْطِ الْمَسَاكِينَ مِنْهَا شَيْئًا قَالُوا وَمَا عَلِمْنَا بِذَلِكَ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَذَلُّكُمْ عَلَى
كَنْزِهِ قَالُوا فَذَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ فَأَرَيْتُهُمْ مَوْضِعَهُ قَالَ فَاسْتَخَرَجُوا مِنْهُ سَبْعَ قِلَالٍ مَمْلُوءَةٍ ذَهَبًا وَوَرِقًا قَالَ فَلَمَّا
رَأَوْهَا قَالُوا وَاللَّهِ لَا نَذْفِنُهُ أَبَدًا فَصَلَبُوهُ ثُمَّ رَجَمُوهُ بِالْحِجَارَةِ ثُمَّ جَاوُوا بِرَجُلٍ آخَرَ فَجَعَلُوهُ بِمَكَانِهِ قَالَ
يَقُولُ سَلْمَانٌ فَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا لَا يُصَلِّيَ الْخُمْسَ أَرَى أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنْهُ أَرْهَدُ فِي الدُّنْيَا وَلَا أَرْغَبُ فِي الْآخِرَةِ
وَلَا آذَابُ لَيْلًا وَنَهَارًا مِنْهُ قَالَ فَأَحْبَبْتُهُ حُبًّا لَمْ أُحِبَّهُ مِنْ قَبْلِهِ وَأَقَمْتُ مَعَهُ زَمَانًا ثُمَّ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَقُلْتُ لَهُ يَا

فَلَانَ إِنِّي كُنْتُ مَعَكَ وَأَحْبَبْتُكَ حُبًّا لَمْ أُحِبَّهُ مِنْ قَبْلِكَ وَقَدْ حَضَرَكَ مَا تَرَى مِنْ أَمْرِ اللَّهِ فَإِلَى مَنْ تُوَصَّى بِهِ
وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيُّ بَنِي وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا الْيَوْمَ عَلَيَّ مَا كُنْتُ عَلَيْهِ لَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ وَبَدَلُوا وَتَرَكَوا أَكْثَرَ
مَا كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا رَجُلًا بِالْمَوْصِلِ وَهُوَ فَلَانٌ فَهُوَ عَلَيَّ مَا كُنْتُ عَلَيْهِ فَالْحَقُّ بِهِ قَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَعَيَّبَ
لِحَقَّتْ بِصَاحِبِ الْمَوْصِلِ فَقُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانَ أَوْصَانِي عِنْدَ مَوْتِهِ أَنْ الْحَقَّ بِكَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ عَلَيَّ
أَمْرِهِ قَالَ فَقَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي فَأَقِمْتُ عِنْدَهُ فَوَجَدْتُهُ خَيْرَ رَجُلٍ عَلَيَّ أَمْرٍ صَاحِبِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ مَاتَ فَلَمَّا
حَضَرْتُهُ الْوَفَاةَ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانَ أَوْصَى بِي إِلَيْكَ وَأَمَرَنِي بِاللَّحُوقِ بِكَ وَقَدْ حَضَرَكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ مَا تَرَى فَإِلَى مَنْ تُوَصَّى بِهِ وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيُّ بَنِي وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ رَجُلًا عَلَيَّ مِثْلِي مَا كُنَّا عَلَيْهِ إِلَّا
بِنَصِيبَيْنِ وَهُوَ فَلَانٌ فَالْحَقُّ بِهِ وَقَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَعَيَّبَ لِحَقَّتْ بِصَاحِبِ نَصِيبَيْنِ فَجِئْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبْرِي وَمَا
أَمَرَنِي بِهِ صَاحِبِي قَالَ فَأَقِمْ عِنْدِي فَأَقِمْتُ عِنْدَهُ فَوَجَدْتُهُ عَلَيَّ أَمْرٍ صَاحِبِيهِ فَأَقِمْتُ مَعَ خَيْرِ رَجُلٍ فَوَاللَّهِ مَا
لَبِثْتُ أَنْ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَلَمَّا حَضَرَ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانَ كَانَ أَوْصَى بِي إِلَيَّ فَلَانَ ثُمَّ أَوْصَى بِي فَلَانَ
إِلَيْكَ فَإِلَى مَنْ تُوَصَّى بِهِ وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيُّ بَنِي وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا بَقِيَ عَلَيَّ أَمْرِنَا آمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَهُ إِلَّا
رَجُلًا بَعْمُورِيَّةَ فَإِنَّهُ بِمِثْلِي مَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَإِنْ أَحْبَبْتَ فَأْتِهِ قَالَ فَإِنَّهُ عَلَيَّ أَمْرِنَا قَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَعَيَّبَ لِحَقَّتْ
بِصَاحِبِ عَمُورِيَّةَ وَأَخْبَرْتُهُ خَبْرِي فَقَالَ أَقِمْ عِنْدِي فَأَقِمْتُ مَعَ رَجُلٍ عَلَيَّ هَدْيِ أَصْحَابِهِ وَأَمْرِهِمْ قَالَ
وَإِكْتَسَبْتُ حَتَّى كَانَتْ لِي بَقَرَاتٌ وَعُغَيْمَةٌ قَالَ ثُمَّ نَزَلَ بِهِ أَمْرُ اللَّهِ فَلَمَّا حَضَرَ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنِّي كُنْتُ مَعَ
فَلَانَ فَأَوْصَى بِي فَلَانُ إِلَى فَلَانَ وَأَوْصَى بِي فَلَانُ إِلَى فَلَانَ ثُمَّ أَوْصَى بِي فَلَانُ إِلَيْكَ فَإِلَى مَنْ تُوَصَّى بِهِ
وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيُّ بَنِي وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُهُ أَصْبَحَ عَلَيَّ مَا كُنَّا عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ آمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَهُ وَلَكِنَّهُ قَدْ
أَظْلَكَ زَمَانُ نَبِيِّ هُوَ مَبْعُوثٌ بِدِينِ إِبْرَاهِيمَ يَخْرُجُ بِأَرْضِ الْعَرَبِ مُهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ بَيْنَ حَرَّتَيْنِ بَيْنَهُمَا
نَخْلٌ بِهِ عِلَامَاتٌ لَا تَخْفَى بِأَكْلِ الْهَدْيَةِ وَلَا بِأَكْلِ الصَّدَقَةِ بَيْنَ كِتْفَيْهِ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلْحَقَ
بِتِلْكَ الْبِلَادِ فَافْعَلْ قَالَ ثُمَّ مَاتَ وَعَيَّبَ فَمَكَّثْتُ بَعْمُورِيَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَمُكَّتْ ثُمَّ مَرَّ بِي نَفَرٌ مِنْ كَلْبٍ
تُجَارًا فَقُلْتُ لَهُمْ تَحْمِلُونِي إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَعْطِيكُمْ بَقَرَاتِي هَذِهِ وَعُغَيْمَتِي هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ
فَأَعْطَيْتُهُمْهَا وَحَمَلُونِي حَتَّى إِذَا قَدِمُوا بِي وَإِدَى الْقُرَى ظَلَمُونِي فَبَاعُونِي مِنْ رَجُلٍ مِنْ يَهُودِ عِبْدًا
فَكُنْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ النَّخْلَ وَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ الْبَلَدَ الَّذِي وَصَفَ لِي صَاحِبِي وَلَمْ يَحِقْ لِي فِي نَفْسِي
فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ قَدِمَ عَلَيْهِ ابْنُ عَمٍّ لَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاِبْتَاعَنِي مِنْهُ فَاحْتَمَلَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَاللَّهِ
مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُهَا فَعَرَفْتُهَا بِصِفَةِ صَاحِبِي فَأَقِمْتُ بِهَا وَبَعَثَ اللَّهُ رَسُولَهُ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ مَا أَقَامَ لَا أَسْمَعُ لَهُ
بِدِكْرِ مَعَ مَا أَنَا فِيهِ مِنْ شُغْلِ الرِّقِّ ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَهِيَ رَأْسِ عَدُوِّ لِسَيِّدِي أَعْمَلُ فِيهِ

بَعْضَ الْعَمَلِ وَسَيِّدِي جَالِسٌ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ عَمٍّ لَهُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ فَلَانَ قَاتَلَ اللَّهُ بِنِي قَيْلَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُمْ
الآنَ لَمُجْتَمِعُونَ بِقُبَاءَ عَلَى رَجُلٍ قَدِمَ عَلَيْهِمْ مِنْ مَكَّةَ الْيَوْمَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَبِيُّ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُهَا أَخَذْتَنِي
الْعُرْوَاءُ حَتَّى ظَنَنْتُ سَأَسْقُطُ عَلَى سَيِّدِي قَالَ وَنَزَلْتُ عَنْ النَّخْلَةِ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِابْنِ عَمِّهِ ذَلِكَ مَاذَا
تَقُولُ مَاذَا تَقُولُ قَالَ فَغَضِبَ سَيِّدِي فَلَكَمَنِي لَكَمَةً شَدِيدَةً ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلِهَذَا أَقْبَلُ عَلَى عَمَلِكَ قَالَ
قُلْتُ لَا شَيْءَ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أُسْتَشِبَّ عَمَّا قَالَ وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ قَدْ جَمَعْتُهُ فَلَمَّا أُمْسَيْتُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ
ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِقُبَاءَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ رَجُلٌ
صَالِحٌ وَمَعَكَ أَصْحَابٌ لَكَ غُرَبَاءُ ذُورٌ حَاجَةٌ وَهَذَا شَيْءٌ كَانَ عِنْدِي لِلصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُكُمْ أَحَقَّ بِهِ مِنْ غَيْرِكُمْ
قَالَ فَقَرَّبْتُهُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ كُلُّوا وَأَمْسِكْ يَدَهُ فَلَمْ يَأْكُلْ قَالَ فَقُلْتُ
فِي نَفْسِي هَذِهِ وَاحِدَةٌ ثُمَّ انصَرَفْتُ عَنْهُ فَجَمَعْتُ شَيْئًا وَتَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْمَدِينَةِ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَكْرَمْتِكَ بِهَا قَالَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا مَعَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي هَاتَانِ اثْنَتَانِ ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِبَيْعِ الْعُرْقِدِ قَالَ وَقَدْ تَبِعَ جَنَازَةَ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ شَمْلَتَانِ لَهُ وَهُوَ جَالِسٌ
فِي أَصْحَابِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَدْرْتُ أَنْظُرُ إِلَى ظَهْرِهِ هَلْ أَرَى الْخَاتَمَ الَّذِي وَصَفَ لِي صَاحِبِي فَلَمَّا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدْرْتُهُ عَرَفْتُ أَنِّي اسْتَشِبْتُ فِي شَيْءٍ وَوَصَفَ لِي قَالَ قَالَ لَقِيَ رِدَانَهُ
عَنْ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ فَعَرَفْتُهُ فَانْكَبْتُ عَلَيْهِ أَقْبَلُهُ وَأَبْكِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَحَوَّلْتُ فَتَحَوَّلْتُ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ حَدِيثِي كَمَا حَدَّثْتِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَأَعْجَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْمَعَ ذَلِكَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ شَغَلَ سَلْمَانَ الرَّقِيُّ حَتَّى فَاتَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَدْرًا وَأَحَدًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبُ يَا سَلْمَانُ فَكَاتَبْتُ صَاحِبِي عَلَى
ثَلَاثِ مِائَةِ نَخْلَةٍ أَحْيَيْهَا لَهُ بِالْفَقِيرِ وَبِأَرْبَعِينَ أَوْقِيَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَعِينُوا
أَخَاكُمْ فَأَعَانُونِي بِالنَّخْلِ الرَّجُلُ بِثَلَاثِينَ وَدِيَّةً وَالرَّجُلُ بِعِشْرِينَ وَالرَّجُلُ بِخُمْسِ عَشْرَةَ وَالرَّجُلُ بِعَشْرٍ
يَعْنِي الرَّجُلُ بِقَدْرِ مَا عِنْدَهُ حَتَّى اجْتَمَعْتُ لِي ثَلَاثُ مِائَةٍ وَدِيَّةٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اذْهَبْ يَا سَلْمَانُ فَفَقِّرْ لَهَا فَإِذَا فَرَعْتَ فَأَيِّنِي أَكُونُ أَنَا أَضْعُفُ بِيَدِي فَفَقَّرْتُ لَهَا وَأَعَانِي أَصْحَابِي حَتَّى إِذَا
فَرَعْتُ مِنْهَا جَنَّتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ إِلَيْهَا فَجَعَلْنَا نُقْرِبُ لَهُ الْوَدِيَّ
وَيَضَعُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ سَلْمَانَ بِيَدِهِ مَا مَاتَتْ مِنْهَا وَدِيَّةً وَاحِدَةً
فَأَذَيْتُ النَّخْلَ وَبَقِيَ عَلَيَّ الْمَالُ فَأَيِّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ بَيْضَةِ الدَّجَاجَةِ مِنْ ذَهَبٍ مِنْ

بَعْضِ الْمَعَارِزِ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْفَارِسِيُّ الْمَكَاتِبُ قَالَ فَدَعَيْتُ لَهُ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ فَأَذِّبْهَا مَا عَلَيْكَ يَا سَلْمَانَ
فَقُلْتُ وَآيِنَ تَقَعُ هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّا عَلَيَّ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُؤَدِّي بِهَا عَنْكَ قَالَ فَأَخَذْتُهَا
فَوَزَنْتُ لَهُمْ مِنْهَا وَالَّذِي نَفْسُ سَلْمَانَ بِيَدِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ قِيَّةً فَأَوْفَيْتُهُمْ حَقَّهُمْ وَعُتِقْتُ فَشَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَنْدَقَ ثُمَّ لَمْ يَفْتِنِي مَعَهُ مَشْهُدًا [راجع: ۲۴۱۲۳].

(۲۳۱۳۸) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فارس صوبہ اصبہان میں ایک جگہ کارہنے والا ہوں جس کا نام بے تھا
میرا باپ اس جگہ کا چوہدری اور سردار تھا اور مجھ سے بہت ہی زیادہ اسے محبت تھی اور میرے حوالے سے ان کی یہ محبت اتنی بڑھی
کہ انہوں نے مجھے بچیوں کی طرح گھر میں بٹھا دیا، میں نے اپنے قدیم مذہب مجوسیت میں اتنی زیادہ محنت کی کہ میں آتشکدہ کا
محافظ بن گیا، جس کی آگ کبھی بجھنے نہیں دی جاتی تھی، میرے والد کی ایک بہت بڑی جائیداد تھی، ایک دن وہ اپنے کسی کام میں
مصرف ہو گئے تو مجھ سے کہنے لگے بیٹا! آج میں اس تعمیراتی کام میں مصرف ہونے کی وجہ سے زمینوں پر نہیں جاسکا اس لئے تم
وہاں جا کر ان کی دیکھ بھال کرو، اور مجھے چند ضروری باتیں بتا دیں، میں زمینوں پر جانے کے ارادے سے روانہ ہو گیا، راستہ
میں میرا گذر نصاریٰ کے گرجے پر ہوا، میں نے اس گرجے میں سے ان کی آوازیں سنیں، وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے، چونکہ والد
صاحب نے مجھے گھر میں بٹھائے رکھا تھا اس لئے مجھے لوگوں کے معاملات کا کچھ علم نہ تھا، لہذا جب میں ان کے پاس سے گذرا
اور ان کی آوازیں سنیں تو میں سیر کے لئے اس میں چلا گیا میں نے ان کو نماز پڑھتے دیکھا تو مجھے وہ پسند آگئی اور میں اس دین کو
پسند کرنے لگا اور میں نے سوچا کہ بخدا یہ دین ہمارے دین سے زیادہ بہتر ہے، شام تک میں وہیں رہا اور والد صاحب کی
زمینوں پر نہیں گیا، ان سے میں نے دریافت کیا کہ اس دین کا مرکز کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ملک شام میں ہے، رات کو میں گھر
واپس آیا، گھر والوں نے پوچھا کہ تو تمام دن کہاں رہا؟ میں نے تمام قصہ سنایا باپ نے کہا کہ بیٹا وہ دین اچھا نہیں ہے تیرا اور
تیرے بڑوں کا جو دین ہی وہی بہتر ہے۔

میں نے کہا ہرگز نہیں وہی دین بہتر ہے۔ باپ کو میری طرف سے خدشہ ہو گیا کہ کہیں چلا نہ جائے اس لئے میرے
پاؤں میں ایک بیڑی ڈال دی اور گھر میں قید کر دیا، میں نے ان عیسائیوں کے پاس کہلا بھیجا کہ جب شام سے سوداگر لوگ جو
اکثر آتے رہتے تھے آئیں تو مجھے اطلاع کرادیں چنانچہ کچھ سوداگر آئے اور ان عیسائیوں نے مجھے اطلاع کرادی جب وہ
سوداگر واپس جانے لگے تو میں نے اپنی پاؤں کی بیڑی کاٹ دی اور بھاگ کر ان کے ساتھ شام چلا گیا وہاں پہنچ کر میں نے
تحقیق کی کہ اس مذہب کا سب سے زیادہ ماہر کون ہے لوگوں نے بتایا کہ گرجا میں فلاں پادری ہے، میں اس کے پاس گیا اور اس
سے کہا کہ مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی رغبت ہے اور میں آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں اس نے منظور کر لیا میں
اس کے پاس رہنے لگا لیکن وہ کچھ اچھا آدمی نہ نکلا لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دیتا اور جو کچھ جمع ہوتا اس کو اپنے خزانہ میں رکھ لیتا
غریبوں کو کچھ نہ دیتا، یہاں تک کہ اس نے سونے چاندی کے سات مٹکے جمع کر لئے تھے، مجھے اس کی ان حرکتوں پر اس سے

شدید نفرت ہو گئی، جب وہ مر گیا اور عیسائی اسے دفن کرنے کے لئے جمع ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ بہت برا آدمی تھا، تمہیں صدقہ کرنے کا حکم اور اس کی ترغیب دیتا تھا، اور جب تم اس کے پاس صدقات لے کر آتے تو وہ انہیں اپنے پاس ذخیرہ کر لیتا تھا، اور مسکینوں کو اس میں سے کچھ نہیں دیتا تھا، لوگوں نے پوچھا کہ تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا؟ میں نے کہا کہ میں تمہیں اس کے خزانے کا پتہ بتائے دیتا ہوں، انہوں نے کہا ضرور بتاؤ، چنانچہ میں نے انہیں وہ جگہ دکھا دی، اور لوگوں نے وہاں سے سونے چاندی سے بھرے ہوئے سات منگے برآمد کر لئے، اور یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ بخدا! ہم اسے کبھی دفن نہیں کریں گے، چنانچہ انہوں نے اس پادری کو سولی پر لٹکا دیا، اور پھر اسے پتھروں سے سنگسار کرنے لگے، اس کی جگہ دوسرے شخص کو بٹھایا گیا وہ اس سے بہتر تھا اور دنیا سے بے رغبت تھا، میں نے کسی بچگانہ نماز پڑھنے والے کو اس سے زیادہ افضل، اس کی نسبت دنیا سے زیادہ بے رغبت، اور رات دن عبادت کرنے والا نہیں دیکھا، میں اس کی خدمت میں رہنے لگا اور اس سے مجھے ایسی محبت ہو گئی کہ اس سے پہلے کسی سے نہ ہوئی تھی، بالآخر وہ بھی مرنے لگا تو میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے کسی کے پاس رہنے کی وصیت کر دو؟ اس نے کہا کہ میرے طریقہ پر صرف ایک ہی شخص دنیا میں ہے اس کے سوا کوئی نہیں ہے وہ موصل میں رہتا ہے، تم اس کے پاس چلے جانا، میں اس کے مرنے کے بعد موصل چلا گیا اور اس سے جا کر اپنا قصہ سنایا اس نے اپنی خدمت میں رکھ لیا وہ بھی بہترین آدمی تھا آخر اس کی بھی وفات ہونے لگی تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہاں فلاں شخص کے پاس نصیبین میں چلے جانا میں اس کے پاس چلا گیا اور اس سے اپنا قصہ سنایا اس نے اپنے پاس رکھ لیا وہ بھی اچھا آدمی تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا غمور یا میں فلاں شخص کے پاس چلے جانا میں وہاں چلا گیا اور اس کے پاس اسی طرح رہنے لگا وہاں میں نے کچھ کمائی کا دھندا بھی کیا جس سے میرے پاس چند گائیں اور کچھ بکریاں جمع ہو گئیں جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا کہ اب خدا کی قسم کوئی شخص اس طریقہ کا ”جس پر ہم لوگ ہیں“ عالم نہیں رہا البتہ نبی آخر الزمان کے پیدا ہونے کا زمانہ قریب آ گیا جو دین ابراہیمی پر ہوں گے عرب میں پیدا ہوں گے اور ان کی ہجرت کی جگہ ایسی زمین ہے جہاں کھجوروں کی پیداوار بکثرت ہے اور اس کے دونوں جانب کنکر ملی زمین ہے وہ ہدیہ نوش فرمائیں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی، پس اگر تم سے ہو سکے تو اس سر زمین پر پہنچ جانا۔

اس کے انتقال کے کچھ عرصے بعد قبیلہ بنو کلب کے چند تاجروں کا وہاں سے گذر ہوا میں نے ان سے کہا کہ اگر تم مجھے اپنے ساتھ عرب لے چلو تو اس کے بدلے میں یہ گائیں اور بکریاں تمہاری نذر ہیں انہوں نے قبول کر لیا اور مجھے وادی القرئی (یعنی مکہ مکرمہ) لے آئے اور وہ گائے اور بکریاں میں نے ان کو دے دیں لیکن انہوں نے مجھ پر یہ ظلم کیا کہ مجھے مکہ مکرمہ میں اپنا غلام ظاہر کر کے آگے بیچ دیا، بنو قریظہ کے ایک یہودی نے مجھے خرید لیا اور اپنے ساتھ اپنے وطن مدینہ طیبہ لے آیا مدینہ طیبہ کو دیکھتے ہی میں نے ان علامات سے جو مجھے غمور یا کے ساتھی (پادری) نے بتائی تھیں، پہچان لیا کہ یہی وہ جگہ ہے میں وہاں رہتا

رہا کہ اتنے میں حضور اقدس ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے آئے، ایک دن میں اپنے آقا کے باغ میں کام کر رہا تھا کہ میرے آقا کے بیٹھے بیٹھے اس کا چچا زاد بھائی آ گیا اور کہنے لگا بنو قیلہ پر خدا کی مار ہو، اب وہ قبا میں ایک ایسے آدمی کے پاس جمع ہو رہے ہیں جو ان کے پاس آج ہی مکہ سے آیا ہے اور اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، یہ سنتے ہی مجھ پر ایسی بے خودی طاری ہوئی کہ مجھے لگتا تھا میں اپنے آقا کے اوپر گر پڑوں گا، پھر میں درخت سے نیچے اتر آیا، اور اس کے چچا زاد بھائی سے کہنے لگا کہ آپ کیا کہہ رہے تھے، آپ کیا کہہ رہے تھے؟ اس پر میرے آقا کو غصہ آ گیا اور اس نے مجھے زور سے مکارا کر کہا کہ تمہیں اس سے کیا مقصد؟ جاؤ جا کر اپنا کام کرو، میں نے سوچا کوئی بات نہیں، اور میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ اس کے متعلق معلومات حاصل کر کے رہوں گا، میرے پاس کچھ پونجی جمع تھی، شام ہوئی تو وہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، حضور ﷺ اس وقت تک قبا ہی میں تشریف فرما تھے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نیک آدمی ہیں، اور آپ کے ساتھ غریب اور حاجت مند لوگ ہیں، یہ صدقہ کا مال ہے، میں دوسرے سے زیادہ آپ لوگوں کو اس کا حق دار سمجھتا ہوں، حضور ﷺ نے خود تناول نہیں فرمایا صحابہ (فقراء) سے فرمایا کہ تم کھا لو میں نے اپنے دل میں کہا ایک علامت تو پوری نکلی پھر میں مدینہ واپس آ گیا اور کچھ جمع کیا کہ اس دوران میں حضور ﷺ بھی مدینہ منورہ پہنچ گئے میں نے کچھ (کھجوریں اور کھانا وغیرہ) پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے حضور ﷺ تے اس میں سے تناول فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دوسری علامت بھی پوری ہو گئی، اس کے بعد میں ایک مرتبہ حاضر خدمت ہوا اس وقت حضور اقدس ﷺ (ایک صحابی کے جنازہ میں شرکت کی وجہ سے) بقیع میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا اور پشت کی طرف گھومنے لگا آپ ﷺ سمجھ گئے اور اپنی چادر مبارک کمر سے ہٹادی میں نے مہر نبوت کو دیکھا میں جوش میں اس پر جھک گیا اس کو چوم رہا تھا اور رو رہا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا سامنے آؤ، میں سامنے حاضر ہوا اور حاضر ہو کر سارا قصہ سنایا، اس کے بعد میں اپنی غلامی کے مشاغل میں پھنسا رہا اور اسی بناء پر بدر واحد میں بھی شریک نہ ہو سکا۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آقا سے مکاتبت کا معاملہ کر لو۔ میں نے اس سے معاملہ کر لیا اس نے دو چیزیں بدل کتابت قرار دیں ایک چالیس اوقیہ نقد سونا (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم تقریباً ۳-۳ ماشہ کا) اور دوسری یہ کہ تین سو درخت کھجور کے لگاؤں اور ان کو پرورش کروں یہاں تک کہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ جن اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو، چنانچہ انہوں نے درختوں کے حوالے سے میری اس طرح مدد کی کہ کسی نے مجھے تیس پودے دیئے، کسی نے بیس، کسی نے پندرہ اور کسی نے دس، ہر آدمی اپنی گنجائش کے مطابق میری مدد کر رہا تھا، یہاں تک کہ میرے پاس تین سو پودے جمع ہو گئے، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا سلمان! جا کر ان کے لئے کھدائی کرو اور فارغ ہو کر مجھے بتاؤ، میں خود اپنے ہاتھ سے یہ پودے لگاؤں گا، چنانچہ میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے زمین کی کھدائی اور فارغ ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں مطلع کر دیا، نبی ﷺ میرے ساتھ باغ کی جانب روانہ ہو گئے، ہم ایک ایک

پودا نبی ﷺ کو دیتے جاتے تھے اور نبی ﷺ سے اپنے دست مبارک سے لگاتے جاتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں سلمان کی جان ہے، ان میں سے ایک پودا بھی نہیں مر جھایا، اور یوں میں نے باغ کی شرط پوری کر دی۔

اب مجھ پر مال باقی رہ گیا تھا، اتفاق سے کسی غزوے سے مرغی کے انڈے کے برابر سونا حضور اقدس ﷺ کے پاس آ گیا حضور نے حضرت سلمان کو مرحمت فرمادیا کہ اس کو جا کر اپنے بدل کتابت میں دے دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا کافی ہوگا وہ بہت زیادہ مقدار ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ اسی سے عجب نہیں پورا فرمادیں چنانچہ میں لے گیا اور اس میں سے وزن کر کے چالیس اوقیہ سونا اس کو تول دیا اور میں آزاد ہو گیا، پھر میں غزوہ خندق میں شریک ہوا اور اس کے بعد کسی غزوے کو نہیں چھوڑا۔

(۲۴۱۳۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ قَالَ لَمَّا قُلْتُ وَأَيْنَ تَقَعُ هَذِهِ مِنَ الدِّيَةِ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَلَّبَهَا عَلَيَّ لِسَانِهِ ثُمَّ قَالَ خُذْهَا فَأَوْفِيهِمْ مِنْهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَوْفَيْتُهُمْ مِنْهَا حَقَّهُمْ كُلَّهُ أَرْبَعِينَ أَوْقِيَةً

(۲۴۱۳۹) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرے اوپر واجب الاداء مقدار تک کہاں پہنچ سکے گا؟ تو نبی ﷺ نے اسے پکڑ کر اپنی زبان مبارک پر پھیرا اور فرمایا اسے لے جاؤ اور اس میں سے ان کا حق ادا کر دو چنانچہ میں نے اسے لے لیا اور ان کو پورا حق یعنی چالیس اوقیہ ادا کر دیا۔

(۲۴۱۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ حَاصِرَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيُّ قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا حَتَّىٰ أَدْعُوهُمْ كَمَا كَانَ يَدْعُوهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَاهُمْ فَكَلَّمَهُمْ قَالَ أَنَا رَجُلٌ فَارِسِيٌّ وَأَنَا مِنْكُمْ وَالْعَرَبُ يُطِيعُونِي فَأَخْتَارُوا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ تُسَلِّمُوا وَإِمَّا أَنْ تُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ غَيْرُ مَحْمُودِينَ وَإِمَّا أَنْ نُنَابِذَكُمْ فَنُقَاتِلَكُمْ قَالُوا لَا نُسَلِّمُ وَلَا نُعْطِي الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نُنَابِذُكُمْ فَرَجَعَ سَلْمَانُ إِلَىٰ أَصْحَابِهِ قَالُوا أَلَا تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمْ يَقْبَلُوا فَفَاتَلَهُمْ فَفَتَحَهَا [راجع: ۲۴۱۲۷].

(۲۴۱۴۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں سے ایک فرد تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی، اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں، اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے، اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے، بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

حَدِيثُ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ كَهَيْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا فَقَالَ لَهُ أَبِي اقْتَصْ ثُمَّ قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ بَنِي مِقْرَانَ سَبْعَةً لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقُوهَا فَقِيلَ لَهُ لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ لَتُخَدُّ مِنْهُمْ فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُعْتَقُوهَا [راجع: ۱۵۷۹۶].

(۲۳۱۳۱) حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سوید کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا، حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۴۱۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ اللَّبَنِ فِي دَارِ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ قَالَ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ لِسُؤَيْدٍ فَكَلَّمَتْ رَجُلًا مِنَّا فَسَبَّتُهُ فَلَطَمَ وَجْهَهَا فَقَالَ سُؤَيْدٌ لَطَمْتُهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مِنْ إِخْوَتِي مَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَعَمَدًا أَحَدُنَا فَلَطَمَهَا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِتْقِهَا [صححه مسلم (۱۶۵۸)].

(۲۳۱۳۲) حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سوید کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا، حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۴۱۴۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَبَانَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَازِلًا فِي دَارِ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ قَالَ فَلَطَمَ خَادِمًا قَالَ فَغَضِبَ سُؤَيْدٌ فَقَالَ أَمَا وَجَدْتَ إِلَّا حُرًّا وَجْهَهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ سَابِعُ سَبْعَةٍ مِنْ وَلَدِ مِقْرَانَ وَمَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدٌ عَمَدٌ إِلَيْهِ وَاحِدٌ فَلَطَمَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعْنَا أَنْ نُعْتِقَهُ فَأَعْتَقْنَاهُ

(۲۳۱۳۳) حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سوید کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا،

حضرت سوید بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۴۱۴۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ هَلَالًا رَجُلًا مِنْ بَنِي مَازِنٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدٍ فِي جَرَّةٍ فَسَأَلْتُهُ فَنَهَانِي عَنْهَا فَكَسَرْتُهَا [راجع: ۱۵۷۹۵]

(۲۴۱۴۴) حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مٹکے میں نبید لے کر آیا اور اس کے متعلق حکم دریافت کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے منع فرمادیا، چنانچہ میں نے وہ مٹکا پکڑا اور توڑ ڈالا۔

حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ مَقْرِنٍ رضی اللہ عنہ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ بَهْزٌ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ النُّعْمَانَ بْنَ مَقْرِنٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ يَعْنِي النُّعْمَانَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ آخَرَ الْقِتَالِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهْبُ الرِّيَّاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ

(۲۴۱۴۵) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر کیا..... پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی، حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن کے اول حصے میں قتال نہ کرتے تو اسے مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ زوال آفتاب ہو جاتا، ہوائیں چلنے لگتیں اور نصرت الہیہ نازل ہو جاتی۔

(۲۴۱۴۶) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنْبَأَنَا أَبُو بَكْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَتْ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَهُ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ الْمَسْبُوبُ يَقُولُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّ مَلَكَآ بَيْنَكُمَا يَدُبُّ عَنْكَ كُلَّمَا يَشْتُمُكَ هَذَا قَالَ لَهُ بَلْ أَنْتَ وَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ وَإِذَا قَالَ لَهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ لَا بَلْ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ بِهِ

(۲۴۱۴۶) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک آدمی نے دوسرے کے ساتھ تلخ کلامی کی، وہ دوسرا آدمی ”علیک السلام“ ہی کہتا رہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں کے درمیان ایک فرشتہ موجود ہے، یہ شخص جب بھی

تمہیں برا بھلا کہتا ہے تو وہ تمہارا دفاع کرتا ہے اور اسے جواب دیتا ہے کہ تم ہی ایسے ہو اور تم ہی اس کے زیادہ حقدار ہو۔

(۲۴۱۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبُ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ مِقْرَانَ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْبَعِ مِائَةٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا طَعَامٌ نَنْزِوُدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ زَوْدَهُمْ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا فَاضِلَةٌ مِنْ تَمْرٍ وَمَا أَرَاهَا تُغْنِي عَنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ انْطَلِقُوا فَرَوْدَهُمْ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى عَلِيَّةَ لَهَا فِيهَا تَمْرٌ مِثْلُ الْبُكْرِ الْأَوْرَقِ فَقَالَ خُذُوا فَأَخَذَ الْقَوْمُ حَاجَتَهُمْ قَالَ وَكُنْتُ أَنَا فِي آخِرِ الْقَوْمِ قَالَ فَالْتَفَتُّ وَمَا أَفْقِدُ مَوْضِعَ تَمْرَةٍ وَقَدْ احْتَمَلَ مِنْهُ أَرْبَعُ مِائَةٍ رَجُلٍ

(۲۴۱۴۷) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں قبیلہ مزینہ کے ہم چار سو افراد حاضر ہوئے نبی ﷺ نے ہمیں جو احکام دینے تھے سو دے دیئے پھر کچھ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے جو ہم زادراہ کے طور پر استعمال کر سکیں نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انہیں زادراہ دے دو انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس تو بچی کھچی تھوڑی سی کھجوریں ہیں اور میرا خیال نہیں ہے کہ وہ انہیں کچھ بھی کفایت کر سکیں گی نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انہیں وہی دے دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں لے کر اپنے ایک بالاخانے کی طرف چل پڑے جہاں خاکستری اونٹ کی طرح کچھ کھجوریں پڑی ہوئی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اٹھا لو چنانچہ سب لوگ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں اٹھانے لگے میں سب سے آخر میں تھا میں نے دیکھا کہ اس میں سے ایک کھجور کی جگہ بھی خالی نہیں ہوئی تھی حالانکہ وہاں سے چار سو آدمیوں نے کھجوریں اٹھائی تھیں۔

حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۴۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَمِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي رِيْبَةٍ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ الرِّيْبَةِ وَأَمَّا الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ الْعَبْدُ بِنَفْسِهِ لِلَّهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَأَنْ يَتَخَيَّلَ بِالصَّدَقَةِ

(۲۴۱۴۸) حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض

ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبعوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے (اور مبعوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو)

(۲۴۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الْغَيْرَةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَقَالَ الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ فِي الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ فِي الصَّدَقَةِ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ الْخِيَلَاءُ فِي الْبُغْيِ أَوْ قَالَ فِي الْفَخْرِ [صححه ابن حبان (۲۹۵ و ۴۷۶۲)]. قال الألباني: حسن (ابو داود: ۲۶۵۹، النسائي: ۷۸/۵). قال شعيب: حسن لغيره. [انظر: ۲۴۱۵۱، ۲۴۱۵۳].

(۲۴۱۴۹) حضرت جابر بن عتيك رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبعوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبعوض ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبعوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور مبعوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فِي بَنِي مُعَاوِيَةَ قَرِيْبَةً مِنْ قُرَى الْأَنْصَارِ فَقَالَ لِي هَلْ تَدْرِي أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِكُمْ هَذَا فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَشْرَتْ لهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الثَّلَاثُ الَّتِي دَعَا بِهِنَّ فِيهِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَخْبِرْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ دَعَا بِأَنْ لَا يُظْهَرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ وَلَا يُهْلِكَهُمْ بِالسِّنِينَ فَأُعْطِيَهُمَا وَدَعَا بِأَنْ لَا يُجْعَلَ بِأَسْمِهِمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَئِيهَا قَالَ صَدَقْتَ فَلَا يَزَالُ الْهَرَجُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(۲۴۱۵۰) حضرت جابر بن عتيك رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ہمارے پاس بنو معاویہ میں ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضي الله عنهما آئے جو انصار کی ایک بستی ہے اور مجھ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری اس مسجد میں کہاں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا جی ہاں! اور مسجد کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا پھر انہوں نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تین چیزوں کی دعا یہاں مانگی تھی وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے فرمایا بتاؤ وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے اور انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کرے یہ دونوں دعائیں قبول ہو گئیں

اور تیسری دعایہ فرمائی کہ ان کی جنگ آپس میں نہ ہونے لگے، لیکن اللہ نے یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم نے صحیح بیان کیا، قیامت تک اسی طرح قتل و غارت گری ہوتی رہے گی۔

(۲۴۱۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ جَابِرِ بْنِ عَتِيكَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَمِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ الْغَيْرَةَ فِي الرَّبِيَّةِ وَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ الْغَيْرَةَ فِي غَيْرِ رَبِيَّةٍ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِيَالَ الْعَبْدِ بِنَفْسِهِ لِلَّهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالَهُ بِالصَّدَقَةِ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ الْخِيَلَاءُ فِي الْفَخْرِ وَالْكِبْرِ أَوْ كَالَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۴۹]۔

(۲۴۱۵۱) حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں، اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض ہیں، چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبغوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور مبغوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ جَبْرِ بْنِ عَتِيكَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ فَقُلْتُ أَتَبْكُونَ وَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُنَّ يَبْكِينَ مَا دَامَ عِنْدَهُنَّ فَإِذَا وَجَبَتْ فَلَا يَبْكِينَ فَقَالَ جَبْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ حُمَيْدٍ الْقُرَشِيِّ فَقَالَ لِي مَاذَا وَجَبَتْ قَالَ إِذَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ

(۲۴۱۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انصار کی ایک میت پر پہنچا، اس کے اہل خانہ اس پر رو رہے تھے میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں رو رہے ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو جب تک یہ ان کے پاس ہے یہ اس پر رو لیں گے اور جب اسے قبر میں دفن کر دیا جائے گا تو پھر نہیں روئیں گے۔

(۲۴۱۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَإِنَّ مِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ الَّتِي فِي الرَّبِيَّةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ الرَّبِيَّةِ وَأَمَّا الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَاخْتِيَالَ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالَهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَاخْتِيَالَ الرَّجُلِ فِي الْفَخْرِ وَالْبَغْيِ [راجع: ۲۴۱۴۹]۔

(۲۳۱۵۳) حضرت جابر بن عتيق رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبغوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور مبغوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكِ عَنْ عَتِيكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيكِ فَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيكِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ لَمَّا مَاتَ قَالَتْ ابْنَتُهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا أَمَا إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جِهَارَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَى قَدْرِ نِيَّتِهِ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعُ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالغَرِقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرَقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمُعٍ شَهِيدَةٌ [صححه ابن حبان (۳۱۸۹، ۳۱۹۰)، والحاكم (۳۵۱/۱)]. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۱۱۱، النسائی: ۱۳/۴).

(۲۳۱۵۴) حضرت جابر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن ثابت رضي الله عنه کا انتقال ہوا تو ان کی بیٹی کہنے لگی بخدا! مجھے امید ہے کہ آپ شہداء میں شامل ہوں گے کیونکہ آپ نے اپنی تیاری مکمل کر رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ان کی نیت کے مطابق ان کا اجر طے کر دیا ہے تم لوگ ”شہادت“ کس چیز کو سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ راہ خدا میں مارے جانے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ راہ خدا میں مارے جانے کے علاوہ بھی شہادت کی سات قسمیں ہیں چنانچہ طاعون میں مرنے والا شہید ہے سمندر میں غرق ہو کر مرنے والا شہید ہے ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے اور حالت نفاس میں مرنے والی عورت شہید ہے۔

(۲۴۱۵۵) حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ الْحَنْفِيُّ أَبُو مُرَّةَ حَدَّثَنَا نَفِيسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي الْوَفْدِ الَّذِي أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَإِنَّمَا كُنْتُ مَعَ أَبِي قَالَ فَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشَّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ الَّتِي سَمِعْتُمُ الدُّبَاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالنَّقِيرَ وَالْمُرْقَبَ

(۲۳۱۵۵) حضرت عبد اللہ بن جابر رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفد عبد القیس میں بھی شامل تھا میرا تعلق اس قبیلے سے نہیں تھا بلکہ میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ آیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان برتنوں میں کچھ بھی پینے سے منع فرمایا تھا جن کے متعلق تم سن چکے ہو یعنی دباء، حنتم، نقیر اور مرقب۔

حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو سلمہ انصاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۱۵۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عُمَانَ الْبَتِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَوَيْهِ اخْتَصَمَا فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحَدُهُمَا مُسْلِمٌ وَالْآخَرُ كَافِرٌ فَخَيْرَهُ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَافِرِ مِنْهُمَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ فَقَضَى لَهُ بِهِ [قال البوصيري: هذا اسناد ضعيف، قال الألباني: صحيح (ابن ماجه): ۲۳۵۲، النسائي: ۱۸۵/۶]. [انظر: ۲۴۱۶۰].

(۲۳۱۵۶) حضرت ابو سلمہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ان کے والدین ان کے متعلق اپنا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والدین میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا کافر، نبی ﷺ نے کافر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما اور مسلمان کی طرف متوجہ ہو کر میرے متعلق فیصلہ اس کے حق میں کر دیا۔

(۲۴۱۵۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عُمَانُ أَبُو عَمْرٍو الْبَتِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ جَدَّهُ أَسْلَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تُسَلِّمْ جَدَّتُهُ وَلَهُ مِنْهَا ابْنٌ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا خَيْرٌ تَمَّا الْعُلَامَ قَالَ وَأَجْلَسَ الْأَبَ فِي نَاحِيَةِ وَالْأُمَّ نَاحِيَةِ فَخَيْرَهُ فَاَنْطَلَقَ نَحْوَ أُمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أَبِيهِ (۲۳۱۵۷) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا ورنہوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، دادا کا دادی سے ایک بیٹا تھا وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنے بیٹے کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کونے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کونے میں ماں کو اور بچے کو اختیار دے دیا، وہ بچہ ماں کی طرف چلنے لگا تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچے کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آیا۔

(۲۴۱۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي رَافِعِ بْنِ سِنَانَ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ أُمَّرَاتُهُ أَنْ تُسَلِّمَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنَتِي وَهِيَ فَطِيمَةُ أَوْ شَبَّهُ وَقَالَ رَافِعُ ابْنَتِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعُدْ نَاحِيَةَ وَقَالَ لَهَا أَقْعُدِي نَاحِيَةَ فَأَقْعَدَتِ الصَّبِيَّةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُواهَا فَمَأَلَتْ إِلَى أُمِّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اهْدِهَا فَمَأَلَتْ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا [صححه الحاكم (۲/۲۰۶)].

(۲۳۱۵۸) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا ورنہوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں

کیا تھا، دادا کی دادی سے ایک بیٹی تھی وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنی بیٹی کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کونے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کونے میں ماں کو اور بچی کو اختیار دے دیا، وہ بچی ماں کی طرف چلنے لگی تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچی کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آئی۔

(۲۴۱۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنْبَاءَنَا عُثْمَانُ الْبَتِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَعَنْ فَرَشَةِ السَّبْعِ وَأَنْ يُوْطِنَ الرَّجُلُ مَقَامَهُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يُوْطِنُ الْبَعِيرُ (۲۴۱۵۹) حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نماز میں کوعے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے درندوں کی طرح اپنے بازو سجدة میں بچھانے سے اور نماز کے لئے ایک ہی جگہ متعین کر لینے سے منع فرمایا ہے جیسے اونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔

(۲۴۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ جَدَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ أَمْرَأَتُهُ أَنْ تُسَلِّمَ فَجَاءَ بِابْنٍ لَهُ صَغِيرٍ لَمْ يَبْلُغْ قَالَ فَاجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَ هَاهُنَا وَالْأُمَّ هَاهُنَا ثُمَّ خَيْرَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ إِلَى أَبِيهِ [راجع: ۲۴۱۵۶].

(۲۴۱۶۰) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا اور نبوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، دادا کا دادی سے ایک بیٹا تھا وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنے بیٹے کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کونے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کونے میں ماں کو اور بچے کو اختیار دے دیا، وہ بچہ ماں کی طرف چلنے لگا تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچے کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آیا۔

حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَاةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن خزيمة: (۱۱۱۶)، وابن حبان (۱۵۶۳)، والحاكم (۲۷۵/۱)].

قال الترمذی: واسناد هذا الحديث ليس بمتصل. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۲۶۷، ابن ماجه: ۱۱۵۴،

الترمذی: ۴۲۲). قال شعيب: اسنادہ حسن لو لا انقطاعه].

(۲۴۱۶۱) حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا فجر کی نماز دو مرتبہ ہوتی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا، وہ میں نے اب پڑھی ہیں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

(۲۴۱۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءُ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ أَخَا يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ حِينَ فَرَغَ مِنَ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ فَأَخْبَرَهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَى وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

(۲۴۱۶۲) حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز فجر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا فجر کی نماز دو مرتبہ ہوتی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں فجر سے پہلے کی دو سنتیں نہیں پڑھ سکا تھا، وہ میں نے اب پڑھی ہیں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ رضي الله عنه

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۶۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَانْكَرَ أُمِّيَاءُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصِمْتُونِي لَكِنِّي سَكَتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَابِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ وَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا شَتَمَنِي وَلَا ضَرَبَنِي قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (النظر: ۲۴۱۷۰)

(۲۴۱۷۲، ۲۴۱۷۱)

(۲۴۱۶۳) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نمازیوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے میں نے ٹپٹا کر کہا کیا مصیبت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے

دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا“ جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مارا پٹیا، بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا، نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۶۴) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثٌ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوهُمْ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّنَهُمْ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيُّ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ [صححه مسلم (۵۳۷)، وابن خزيمة (۸۵۹)، وابن حبان (۲۲۴۷)]. [انظر: ۲۴۱۶۸، ۲۴۱۷۳].

(۲۳۱۶۳) پھر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نبی زمین پر لکیریں کھینچتے تھے سو جس کا خط ان کے موافق ہو جائے وہ صحیح ہو جاتا ہے۔

(۲۴۱۶۵) قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَرَعَى غَنَمًا لِي فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْجَوَانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الدُّنْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لِكُنِّي صَكَّكُهَا صَكَّةً فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمْتُ ذَلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ انْتِنِي بِهَا فَاتَّيْتُهَا بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللَّهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أُعْتِقُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ وَقَالَ مَرَّةً مِي مُؤْمِنَةٌ فَاعْتِقُهَا [انظر: ۲۴۱۶۹، ۲۴۱۷۴].

(۲۳۱۶۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احد اور جوانیہ کے قرب میری بکریاں چرا یا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں، نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۶۶) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْأَعْمِ السَّلْمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْيَاءُ كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُفَّانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتُوا

الْكُهَّانَ قَالَ وَكُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنْكُمْ [راجع: ۱۵۷۴۸].

(۲۴۱۶۶) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنبَانَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ السُّلَمِيَّ وَكَانَ صَحَابِيًّا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنَّا نَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَتَطَيَّرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنْكُمْ فَقُلْتُ وَكُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ وَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ [راجع: ۲۴۱۶۴].

(۲۴۱۶۷) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ بِثَلَاثَةِ أَحَادِيثَ حَفِظَهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَاءَ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَخْطُونَ قَالَ قَدْ كَانَ نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنْكُمْ قَالَ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوهُمْ قَالَ فَهَذَا حَدِيثٌ [راجع: ۲۴۱۶۴].

(۲۴۱۶۸) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نبی اس طرح لکیریں کھینچتے تھے، سو جس کا خط اس کے موافق آجائے وہ صحیح ہو جاتا ہے، میں نے پوچھا کہ ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۹) قَالَ وَكَانَتْ لِي غَنَمٌ فِيهَا جَارِيَةٌ لِي تَرْعَاهَا فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْجَوَانِيَّةِ فَاطْلَعَتْ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَوَجَدَتْ

الدُّنْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَأَسِفْتُ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ مِثْلَ مَا يَأْسِفُونَ وَإِنِّي صَكَّكْتُهَا صَكَّةً
قَالَ فَعَظُمَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ ادْعُهَا
فَدَعَوْتُهَا فَقَالَ لَهَا آيِنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَ
هَذَا حَدِيثَانِ [راجع: ۲۴۱۶۵].

(۲۳۱۶۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احد اور جوانیہ کے قرب میری بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۷۰) قَالَ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَانْكَرَ أُمِّيَاءَهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُضْمِتُونِي سَكْتُ حَتَّى صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي قَالَ فَبَابِي وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَمَا ضَرَبْتَنِي وَلَا كَهَرْتَنِي وَلَا سَنَنْتَنِي وَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ ثَلَاثَةٌ أَحَادِيثٌ حَدَّثَنِيهَا [راجع: ۲۴۱۶۳].

(۲۳۱۷۰) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نمازیوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے میں نے شپٹا کر کہا کیا مصیبت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا نبی ﷺ ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا ”جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مارا پینا بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ

بُنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلْمِيِّ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ بِنَحْوِهِ فَزَادَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّحْمِيدُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۶۳].

(۲۳۱۷۱) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے..... البتہ اس میں یوں ہے کہ نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ السَّلْمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَانْكَرَ أُمِّيَاءُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُضْمِتُونِي لِكِنِّي سَكْتُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا شَتَمَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۶۳].

(۲۳۱۷۲) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نماز یوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے میں نے شپٹا کر کہا کیا مصیبت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا، نہ ہی گالی دی اور نہ مارا پیٹا، بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا، نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۳) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَمِنَّا رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّنَهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَكَ [راجع: ۲۳۱۶۴].

(۲۳۱۷۳) پھر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نبی زمین پر لکیریں کھینچتے تھے سو جس کا خط ان کے موافق ہو جائے وہ صحیح ہو جاتا ہے۔

(۲۴۱۷۴) قَالَ وَبَيْنَمَا جَارِيَةٌ لِي تَرْعَى غَنِيمَاتٍ لِي فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْجَوَائِبِ فَاطْلَعْتُ عَلَيْهَا اِطْلَاعَةً فَإِذَا الذَّنْبُ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ يَأْسَفُ كَمَا يَأْسَفُونَ لِكَيْ صَكَّكُتْهَا صَكَّةً قَالَ فَعَظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَلَا أُعْتِقُهَا قَالَ أُبْعَثُ إِلَيْهَا قَالَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهَا فَجَاءَ بِهَا فَقَالَ آيَنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَعْتِقُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ [راجع: ۲۴۱۶۵].

(۲۳۱۷۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احد اور جوانیہ کے قرب میری بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۷۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنَّا نَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ شَيْءٌ تَجِدُهُ فِي نَفْسِكَ فَلَا يَصُدَّنْكُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَانَ قَالَ فَلَا تَأْتِ [الْكُهَانَ]. [راجع: ۱۵۷۴۸].

(۲۳۱۷۵) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ تَجِدُونَهُ فِي أَنْفُسِكُمْ فَلَا يَصُدَّنْكُمْ قَالُوا وَمِنَّا رِجَالٌ يَأْتُونَ الْكُهَانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا كَاهِنًا

(۲۳۱۷۶) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کاہنوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

حَدِيثُ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصْرِي وَالسُّيُولُ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِي فَلَوِ دِدْتُ أَنَّكَ جِئْتَ جَنَّتْ فَصَلَّيْتُ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخَذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَمَرَّ عَلَيَّ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَبَعَهُ فَاذْهَبَ مَعَهُ فَاسْتَأْذَنَ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ وَهُوَ قَائِمٌ آيْنَ تُرِيدُ أَنْ أَصَلِّيَ فَأَشْرَفْتُ لَهُ حَيْثُ أُرِيدُ قَالَ ثُمَّ حَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ قَالَ فَسَمِعَ أَهْلَ الْوَادِي يَعْينِي أَهْلَ الدَّارِ فَتَابُوا إِلَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَ الْبَيْتُ فَقَالَ رَجُلٌ آيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْسَنِ وَرَبُّمَا قَالَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْسَنِ فَقَالَ رَجُلٌ ذَلِكَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُ هُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا نَحْنُ فَرَرْنَا وَجْهَهُ وَحَدِيثُهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيْضًا لَا تَقُولُ هُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَنْ يُؤَافِي عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَالَ قَالَيْتُ إِنْ رَجَعْتُ إِلَى عِتْبَانَ أَنْ أَسْأَلَهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصْرُهُ وَهُوَ إِمَامٌ قَوْمِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ مَعْمَرٌ فَكَانَ الزُّهْرِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهِذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ نَزَلَتْ فَرَائِضُ وَأُمُورٌ نَرَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَفْتُرَ فَلَا يَفْتُرْ [راجع: ۱۶۵۹۶]. [راجع: ۱۶۵۹۶].

(۲۴۱۷۷) حضرت عتبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کی مسجد اور میرے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے، آپ کسی وقت تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تو میں اسے ہی اپنے لئے جائے نماز منتخب کر لوں، نبی ﷺ نے مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا، چنانچہ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور گھر میں داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ کو جائے نماز بنانا چاہتے ہو؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، ہم نے ان کے پیچھے صف بندی کر لی اور نبی ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، ہم نے نبی ﷺ کو کھانے پر روک لیا، انصار کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی ﷺ کی زیارت کے لئے آنے لگے، سارا گھر بھر گیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ مالک بن دشتم کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسے نہ کہو، وہ اللہ کی

رضا کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، اس نے کہا کہ ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور باتیں منافقین کی طرف مائل ہوتی ہیں، نبی ﷺ نے پھر وہی جملہ دہرایا، دوسرے آدمی نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو قیامت کے دن آئے گا، اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے، محمود کہتے ہیں کہ یہ حدیث جب میں نے ایک جماعت کے سامنے بیان کی جن میں ایوب بھی تھے، تو وہ کہنے لگے میں نہیں سمجھتا کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہوگا، میں نے کہا کہ جس وقت میں مدینہ منورہ پہنچا اور حضرت عتبان رضی اللہ عنہما زندہ ہوتے تو میں ان سے یہ سوال ضرور کروں گا، چنانچہ میں وہاں پہنچا تو وہ نابینا ہو چکے تھے، اور اپنی قوم کی امامت فرماتے تھے، میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث اس طرح سنادی جیسے پہلے سنائی تھی، اور یہ بدری صحابی تھے۔

(۲۴۱۷۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَتَبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ فَلَقِيتُ عَتَبَانَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ مَا حَدِيثُكَ بَلَّغْنِي عَنْكَ قَالَ فَحَدَّثَنِي قَالَ كَانَ فِي بَصْرَى بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ تَجِيءَ إِلَيَّ مِنْزِلِي تُصَلِّيَ فِيهِ فَأَتَيْتُهُ مُصَلِّيًّا قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ وَيَذْكُرُونَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا يَلْقَوْنَ مِنْهُمْ وَيُسَيِّدُونَ عِظَمَ ذَلِكَ إِلَى مَالِكِ بْنِ الدُّخَيْشِيِّ وَوَدُّوا أَنْ لَوْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَ شَرًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيَقُولُ ذَلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَتَطَعَمَهُ النَّارُ أَوْ تَمَسَّهُ النَّارُ [راجع: ۱۶۵۹۶].

(۲۴۱۷۸) حضرت عتبان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کی مسجد اور میرے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے، آپ کسی وقت تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تو میں اسے ہی اپنے لئے جائے نماز منتخب کر لوں، نبی ﷺ نے مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا، چنانچہ ایک دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور گھر میں داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ کو جائے نماز بنانا چاہتے ہو؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، ہم نے ان کے پیچھے صف بندی کر لی اور نبی ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، ہم نے نبی ﷺ کو کھانے پر روک لیا، انصار کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی ﷺ کی زیارت کے لئے آئے لگے، سارا گھر بھر گیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ مالک بن دشتم کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسے نہ کہو، وہ اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، اس نے کہا کہ ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور باتیں منافقین کی طرف مائل ہوتی ہیں، نبی ﷺ نے پھر وہی جملہ دہرایا، دوسرے آدمی نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے

لا اله الا الله کی گواہی دیتا ہوا قیامت کے دن آئے گا، اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے۔

(۲۴۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ حَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرٍ لَنَا صَنَعْنَاهُ لَهُ فَسَمِعَ بِهِ أَهْلُ الْوَادِي يُعْنِي أَهْلَ الدَّارِ فَتَابُوا إِلَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَ الْبَيْتُ فَقَالَ رَجُلٌ آيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَسَنِ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ الدُّخَسِنِيُّ (۲۳۱۷۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۸۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ سُبْحَةَ الصُّحَى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ (۲۳۱۸۰) حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کی نماز پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں شریک ہو گئے۔

حَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ رضي الله عنه

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ بَأَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا [انظر: ۲۴۱۸۲، ۲۴۱۸۳، ۲۴۱۸۴].

(۲۳۱۸۱) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان منیٰ میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے رمی کر لیں)

(۲۴۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ عَنْ مَنِيٍّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُونَ الْغَدَّ أَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِّ الْيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ [صححه ابن خزيمة (۲۹۶) و (۲۹۷۸) و (۲۹۷۹)].
والحاكم (۲۷۳/۵). قال الترمذی: حسن صحیح قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۱۹۷۵ و ۱۹۷۶، ابن ماجه:

۳۰۳۶ و ۳۰۳۷، الترمذی: ۹۵۴ و ۹۵۵) [راجع: ۲۴۱۸۱].

(۲۳۱۸۲) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان منیٰ میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے رمی کر لیں)

(۲۴۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ

يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ فِي الْآخِرِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ [راج: ۲۴۱۸۱].

(۲۳۱۸۳) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان منیٰ میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے رمی کر لیں)

(۲۴۱۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَرَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَتَعَاقَبُوا فَيَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَدْعُوا يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ يَرْمُوا الْغَدَةَ [راجع: ۲۴۱۸۱].

(۲۳۱۸۳) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان منیٰ میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے رمی کر لیں)

حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ الْمَازِنِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوداؤد مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۱۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْمَازِنِيُّ
(۲۴۱۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَازِنٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمَازِنِيِّ وَكَانَ شَهِدًا بَدْرًا قَالَ قَالَ إِنِّي لَأَتَّبِعُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لِأَضْرِبَهُ إِذْ وَقَعَ رَأْسُهُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ سَيْفِي فَعَرَفْتُ أَنَّهُ قَدْ قَتَلَهُ غَيْرِي

(۲۳۱۸۵-۲۳۱۸۶) حضرت ابوداؤد مازنی رضی اللہ عنہ جو غزوہ بدر کے شرکاء میں سے ہیں، کہتے ہیں کہ میں قریش کے ایک آدمی کے پیچھے چلا تا کہ اس پر حملہ کروں، لیکن قبل اس کے کہ میری تلوار اس تک پہنچتی اس کا سر خود ہی گر گیا، میں سمجھ گیا کہ اسے کسی اور نے مجھ سے پہلے قتل کر دیا ہے۔

خامس عشر الانصار

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَسُرَيْجٌ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَوْ

جِئْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ فَسَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَبَضَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِيهِ تَقْوَمُ السَّاعَةُ فِيهِ آخِرُ سَاعَةٍ وَقَالَ سُرِيحٌ فِيهِ آخِرُ سَاعَتِهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَلَاةٍ وَكَانَتْ بِسَاعَةِ صَلَاةٍ قَالَ أَوْلَمَ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَظِرُ الصَّلَاةِ فِي صَلَاةٍ قُلْتُ بَلَى هِيَ وَاللَّهِ هِيَ [راجع: ۱۱۶۴۷].

(۲۳۱۸۷) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ میں نے سوچا بخدا اگر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے یہ سوال ضرور پوچھوں گا، چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضر ہوا، اور ان سے اس کے متعلق پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اس دن انہیں زمین پر اتارا گیا، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، لہذا یہ آخری ساعت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ساعت نماز کے وقت ہوتی ہے اور عصر کے بعد نماز کا وقت نہیں ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا انتظار کرنے والا نماز میں ہی شمار ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، بخدا وہی ہے۔

(۲۴۱۸۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْسٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَا بَيْنَ كَدَاءٍ وَأَحَدٍ حَرَامٌ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ لِأَقْطَعُ بِهِ شَجَرَةً وَلَا أَقْتُلُ بِهِ طَائِرًا

(۲۳۱۸۸) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس جگہ یعنی کداء سے لے کر احد تک کی جگہ ”حرم“ ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا ہے لہذا میں یہاں کوئی درخت کاٹ سکتا ہوں اور نہ کسی پرندے کو مار سکتا ہوں۔

(۲۴۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِنَّا نَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَسْأَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ مَا سَأَلَهُ فَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْضُ سَاعَةٍ قَالَ فَقُلْتُ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُهُ آيَةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ فَقُلْتُ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِسَاعَةٍ صَلَاةٍ فَقَالَ بَلَى إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ فِي صَلَاتِهِ إِذَا صَلَّى ثُمَّ قَعَدَ فِي مَصَلَاةٍ لَا يَحْبِسُهُ إِلَّا أَنْتِظَارُ الصَّلَاةِ

(۲۳۱۸۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں میں نے کہا کہ ہم کتاب اللہ میں یہ پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اگر وہ کسی بندہ مسلم کو مل جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ سے جو سوال

بھی کرے گا اللہ اسے وہ ضرور عطا فرمائے گا' نبی ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ وہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔

ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ وہ ساعت کون سی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دن کی آخری ساعت میں نے عرض کیا کہ کیا وہ نماز کی ساعت نہیں ہوتی؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں بندہ مسلم جب نماز پڑھ کر اسی جگہ پر بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۴۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو مُحَيَّيَّةَ التَّيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَسَمَّيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ [قال الألبانی: ضعيف الاسناد (ابن ماجه: ۳۷۳۴). الترمذی: ۳۲۵۶].

(۲۳۱۹۰) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا میرا نام عبداللہ بن سلام تو نبی ﷺ نے رکھا ہے۔

(۲۴۱۹۱) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُولُونَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ ثُمَّ سَمِعَ نِدَاءً فِي الْوَادِي يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا يَشْهَدُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرِيءٌ مِنَ الشُّرْكِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ

(۲۳۱۹۱) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے دوران سفر کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا، راہ خدا میں جہاد کرنا اور حج مبرور پھر نبی ﷺ نے وادی میں سے کسی کو یہ نداء کرتے ہوئے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اس کی گواہی دے گا وہ شرک سے بری ہو جائے گا۔

(۲۴۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفِ حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ

(۲۴۱۹۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَكُنْتُ فِيمَنْ انْجَفَلَ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ

بِوَجْهِ كَذَابٍ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ
 نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ [صححه الحاكم (۱۵۹/۴) . وقد صححه الترمذی . قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه):
 ۱۳۳۴ و ۳۲۵۱، الترمذی: (۲۴۸۵)].

(۲۳۱۹۳-۲۳۱۹۲) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے میں بھی ان میں شامل ہو گیا میں نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے انور کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا اور وہ سب سے پہلا کلام جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ یہ تھا کہ سلام کو پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو اور جس وقت لوگ سو رہے ہوں تم نماز پڑھو اس طرح سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۲۴۱۹۴) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ
 التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ
 قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ آيَةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي وَلَا تَضَنَّ عَلَيَّ قَالَ عَبْدُ
 اللَّهِ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَيْفَ تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلِّي فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ فِيهِ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ
 حَتَّى يُصَلِّيَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ ذَلِكَ [راجع: ۱۰۳۰۸].

(۲۳۱۹۳) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ میں نے سوچا بخدا اگر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے یہ سوال ضرور پوچھوں گا، چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضر ہوا، اور ان سے اس کے متعلق پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اس دن انہیں زمین پر اتارا گیا، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، لہذا یہ آخری ساعت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ساعت نماز کے وقت ہوتی ہے اور عصر کے بعد نماز کا وقت نہیں ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا انتظار کرنے والا نماز میں ہی شمار ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، بخدا وہی ہے۔

(۲۴۱۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثِي وَحَدِيثَ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ كَذَبَ كَعْبٌ هُوَ
 كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَجَعَ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ عَبْدِ
 اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَأَخْبِرْنِي بِهَا قَالَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ

الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ قَالَ لَا يُوَافِقُ مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْتَظَرَ صَلَاةً فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ كَذَلِكَ [راجع: ۱۰۳۰۸].

(۲۳۱۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کوہ طور کی طرف روانہ ہوا،..... پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں کعب کے ساتھ اپنی اس نشست کے متعلق بتایا اور جمعہ کے دن کے حوالے سے اپنی بیان کردہ حدیث بھی بتائی اور کہا کہ کعب کہنے لگے ایسا سال بھر میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کعب سے غلطی ہوئی، ایسا ہر جمعہ میں ہوتا ہے، حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں عبداللہ بن سلام کی جان ہے، میں وہ گھڑی جانتا ہوں، میں نے ان سے کہا کہ اے عبداللہ! مجھے بھی اس کے متعلق بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہوتی ہے، میں نے کہا کہ دوران نماز تو وہ کسی شخص کو نہیں مل سکتی (کیونکہ اس وقت نوافل ممنوع ہوتے ہیں) انہوں نے فرمایا کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ نماز پڑھنے تک نماز ہی میں شمار ہوتا ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا پھر وہ یہی ہے۔

(۲۴۱۹۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ آثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَدَخَلَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَمَّا خَرَجَ اتَّبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ الْقَوْمَ لَمَّا دَخَلَتْ قَبْلُ الْمَسْجِدِ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ إِنِّي رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرَ مِنْ خُضْرَتِهَا وَسَعَتِهَا وَسُطْحِهَا عَمُودٌ حَدِيدٌ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فِقِيلٌ لِي أَصْعَدُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَا اسْتَطِيعُ فَجَانِبِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ هُوَ الْوَصِيفُ فَرَفَعَ نِيَابِي مِنْ خَلْفِي فَقَالَ أَصْعَدُ عَلَيْهِ فَصَعِدْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسِكْ بِالْعُرْوَةِ فَاسْتَيْقِظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الرَّوْضَةُ فَرَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَعَمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى أَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ [صححه البخاری (۳۸۱۳)، ومسلم (۲۴۸۴)].

(۲۳۱۹۶) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے چہرے پر خشوع کے آثار واضح تھے اس نے مختصر طور پر دو رکعتیں پڑھیں، لوگ کہنے لگے کہ یہ شخص اہل جنت میں سے ہے، جب وہ چلا گیا تو میں بھی اس کے پیچھے روانہ ہو گیا، حتیٰ کہ وہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہو گیا، میں بھی اس کے ساتھ اس کے گھر میں چلا گیا اور اس سے باتیں کرتا رہا، جب وہ

مجھ سے مانوس ہو گیا تو میں نے اس سے کہا کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے آپ کے متعلق اس اس طرح کہا تھا اس نے کہا سبحان اللہ! انسان کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو وہ جانتا نہ ہو اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔

میں نے عہد نبوت میں ایک خواب دیکھا تھا جو میں نے نبی ﷺ کے سامنے بیان کر دیا اس خواب میں میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں ہوں جس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نچلا سر زمین میں ہے اور اوپر والا سرا آسمان میں ہے اور اس کے اوپر ایک رسی ہے مجھے کسی نے کہا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ میں تو اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے کپڑے اٹھا کر کہا کہ اب چڑھو میں اس پر چڑھنے لگا حتیٰ کہ اس رسی کو پکڑ لیا اس نے مجھ سے کہا کہ اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا میں جب بیدار ہوا تو یوں محسوس ہوا کہ وہ رسی اب تک میرے ہاتھ میں ہے پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ خواب بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا وہ باغ اسلام کا تھا ستون اسلام کا تھا اور وہ رسی مضبوط رسی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ تم مسلمان ہو اور موت تک اس پر قائم رہو گے قیس کہتے ہیں کہ پھر معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۴۱۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا أَيُّكُمْ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُهُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ مِنَّا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَجَمَعَنَا فَقَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ السُّورَةَ يَعْنِي سُورَةَ الصَّفِّ كُلَّهَا [صححه ابن حبان (۴۵۹۴)]

والحاكم (۶۹/۲). قال الألبانی: صحيح الاسناد (الترمذی: ۳۳۰۹): [انظر بعده].

(۲۳۱۹۷) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مذاکرہ کر رہے تھے کہ تم میں سے کون آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کرے گا کہ اللہ کی نظروں میں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ لیکن نبی ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی کھڑا نہ ہوا تو نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر ایک ایک کر کے ہم سب کو اپنے پاس جمع کر لیا اور ہمارے سامنے سورہ صفا کی تلاوت فرمائی۔

(۲۴۱۹۸) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنبَانَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ حَدَّثَهُ [راجع ما قبله].

(۲۴۱۹۹) أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا أَيُّكُمْ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُهُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ وَهَبْنَا أَنْ يَقُومَ مِنَّا أَحَدٌ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا رَجُلًا حَتَّى جَمَعَنَا فَجَعَلَ بَعْضُنَا يُشِيرُ إِلَى بَعْضٍ فَقَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ فَتَلَاهَا

مِنْ أَوْلِيهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ فَتَلَاهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ مِنْ أَوْلِيهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ فَتَلَاهَا عَلَيْنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ مِنْ
أَوْلِيهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ يَحْيَى فَتَلَاهَا عَلَيْنَا هَلَالٌ مِنْ أَوْلِيهَا إِلَى آخِرِهَا قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ فَتَلَاهَا عَلَيْنَا يَحْيَى مِنْ
أَوْلِيهَا إِلَى آخِرِهَا

(۲۳۱۹۸-۲۳۱۹۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مذاکرہ کر رہے تھے کہ تم میں سے کون
آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کرے گا کہ اللہ کی نظروں میں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہیبت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی کھڑا نہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بھیج کر ایک ایک کر کے ہم سب کو اپنے پاس جمع کر لیا اور
ہمارے سامنے سورہ صف مکمل تلاوت فرمائی، تلاوت کا یہ سلسلہ تمام راویوں نے اپنے شاگروں تک جاری رکھا۔

(۲۴۲۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنِ الْمُسَيْبِ بْنِ رَافِعٍ
عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَا لَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ هَذَا فَقَامَ خَلْفَ
سَارِيَةٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ الْجَنَّةُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدْخُلُهَا
مَنْ يَشَاءُ وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا رَأَيْتُ كَأَنَّ رَجُلًا أَتَانِي فَقَالَ انْطَلِقْ
فَدَهَبْتُ مَعَهُ فَسَلَّكَ بِي مِنْهَجًا عَظِيمًا فَعَرَضْتُ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَسَارِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْلُكَهَا فَقَالَ إِنَّكَ لَسْتَ
مِنْ أَهْلِهَا ثُمَّ عَرَضْتُ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي فَسَلَّكْتُهَا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلِقٍ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي فَإِذَا
أَنَا عَلَى ذُرْوَتِهِ فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَا أَتَمَّاسِكُ فَإِذَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوَتِهِ حَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ
بِي حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسِكْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَضَرَبَ الْعَمُودَ بِرِجْلِهِ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ
فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ خَيْرًا أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمَحْشَرُ وَأَمَّا
الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ عَنْ يَسَارِكَ فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ وَلَسْتُ مِنْ أَهْلِهَا وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ عَنْ يَمِينِكَ
فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْجَبَلُ الزَّلِقُ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتُ بِهَا فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ
فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى تَمُوتَ قَالَ فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ [صحه

مسلم (۲۴۸۴)، وابن حبان (۷۱۶۶)، والحاكم (۴۱۴/۳)۔

(۲۳۲۰۰) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے چہرے پر خشوع کے آثار واضح تھے اس
نے مختصر طور پر دو رکعتیں پڑھیں، لوگ کہنے لگے کہ یہ شخص اہل جنت میں سے ہے، جب وہ چلا گیا تو میں بھی اس کے پیچھے روانہ
ہو گیا، حتیٰ کہ وہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہو گیا، میں بھی اس کے ساتھ اس کے گھر میں چلا گیا اور اس سے باتیں کرتا رہا، جب وہ
مجھ سے مانوس ہو گیا تو میں نے اس سے کہا کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے آپ کے متعلق اس اس طرح

کہا تھا اس نے کہا سبحان اللہ! انسان کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو وہ جانتا نہ ہو اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ میں نے عہد نبوت میں ایک خواب دیکھا تھا جو میں نے نبی ﷺ کے سامنے بیان کر دیا اس خواب میں میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں ہوں جس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نچلا سر زمین میں ہے اور اوپر والا سرا آسمان میں ہے اور اس کے اوپر ایک رسی ہے مجھے کسی نے کہا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ میں تو اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے کپڑے اٹھا کر کہا کہ اب چڑھو میں اس پر چڑھنے لگا حتیٰ کہ اس رسی کو پکڑ لیا اس نے مجھ سے کہا کہ اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا میں جب بیدار ہوا تو یوں محسوس ہوا کہ وہ رسی اب تک میرے ہاتھ میں ہے پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ خواب بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا وہ باغ اسلام کا تھا ستون اسلام کا تھا اور وہ رسی مضبوط رسی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ تم مسلمان ہو اور موت تک اس پر قائم رہو گے قیس کہتے ہیں کہ پھر معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۴۲۰۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ كَعْبًا فَكَانَ يُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَةِ وَأَحَدْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَيْنَا عَلَى ذِكْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَدَّثْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أُعْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةٌ قُلْتُ لَا فَنَظَرَ كَعْبٌ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةٌ قُلْتُ لَا فَنَظَرَ سَاعَةً فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةٌ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَعْبٌ أَتَدْرِي أَيُّ يَوْمٍ هُوَ قُلْتُ وَآيُّ يَوْمٍ هُوَ قَالَ فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ تَقَوْمُ السَّاعَةِ وَالْخَلَائِقُ فِيهِ مُصِيبَةُ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجَنَّةَ وَالْإِنْسَ خَشِيَةَ الْقِيَامَةِ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ بِقَوْلِ كَعْبٍ فَقَالَ كَذَبَ كَعْبٌ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَجَعَ إِلَى قَوْلِي فَقَالَ أَتَدْرِي أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قُلْتُ لَا وَتَهَالِكُ عَلَيْهِ أَخْبَرْنِي أَخْبَرْنِي فَقَالَ هِيَ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ قُلْتُ كَيْفَ وَلَا صَلَاةَ قَالَ أَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ [راجع: ۱۰۳۰۸].

(۲۴۲۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کوہ طور کی طرف روانہ ہوا، راستے میں میری ملاقات کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ہو گئی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا، انہوں نے مجھے تورات کی باتیں اور میں نے انہیں نبی ﷺ کی باتیں سنانا شروع کر دیں، اسی دوران میں نے ان سے یہ حدیث بھی بیان کی کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے، جس میں حضرت آدم رضی اللہ عنہ کو پیدا کیا گیا، اسی دن انہیں جنت سے اتارا گیا، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن وہ فوت ہوئے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، اور زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت

خوفزدہ ہو جاتا ہے کہ کہیں آج ہی قیامت قائم نہ ہو جائے، سوائے جن وانس کے، اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے جو اگر کسی نماز پڑھتے ہوئے بندہ مسلم کو مل جائے اور وہ اس میں اللہ سے کچھ بھی مانگ لے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

کعب بن عبد اللہ کہنے لگے کہ یہ ہر سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے، میں نے کہا کہ نہیں، ہر جمعہ میں ہوتا ہے، اس پر کعب نے تورات کو کھول کر پڑھا پھر کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے سچ فرمایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں کعب کے ساتھ اپنی اس نشست کے متعلق بتایا اور جمعہ کے دن کے حوالے سے اپنی بیان کردہ حدیث بھی بتائی اور کہا کہ کعب کہنے لگے ایسا سال بھر میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے، حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کعب سے غلطی ہوئی، میں نے کہا کہ پھر کعب نے تورات پڑھ کر کہا کہ نہیں، ایسا ہر جمعہ میں ہوتا ہے، حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ گھڑی کون سی ہے؟ میں نے کہا نہیں، میں تو ہلاک ہو گیا، آپ مجھے بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا وہ عصر اور مغرب کے درمیان ہوتی ہے، میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اس وقت کوئی نماز نہیں ہوتی؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ انسان اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲.۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ اَبِي الْوَلَيْدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْعَقَبَةَ فَلَا يَأْخُذْهَا أَحَدٌ فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُودُهُ حُدَيْفَةُ وَيَسُوقُ بِهِ عَمَّارٌ إِذْ أَقْبَلَ رَهْطٌ مُتَلَثِّمُونَ عَلَى الرَّوَاحِلِ عَشَوْا عَمَّارًا وَهُوَ يَسُوقُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَمَّارٌ يَضْرِبُ وُجُوهَ الرَّوَاحِلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُدَيْفَةَ قَدْ قَدْ حَتَّى هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَرَجَعَ عَمَّارٌ فَقَالَ يَا عَمَّارُ هَلْ عَرَفْتَ الْقَوْمَ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ عَامَّةَ الرَّوَاحِلِ وَالْقَوْمَ مُتَلَثِّمُونَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا أَرَادُوا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَرَادُوا أَنْ يَنْفِرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطْرَحُوهُ قَالَ فَسَأَلَ عَمَّارٌ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ كَمْ تَعْلَمُ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ فَقَالَ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ فِيهِمْ فَقَدْ كَانُوا خَمْسَةَ عَشَرَ فَعَدَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةً قَالُوا وَاللَّهِ مَا سَمِعْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ فَقَالَ عَمَّارٌ أَشْهَدُ أَنَّ الْاِثْنَيْ عَشَرَ الْبَاقِينَ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ قَالَ الْوَلِيدُ وَذَكَرَ أَبُو الطُّفَيْلِ فِي بَلَدِكَ

الْغَزْوَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ وَذُكِرَ لَهُ أَنَّ فِي الْمَاءِ قِلَّةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنْ لَا يَرِدَ الْمَاءَ أَحَدٌ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ رَهْطًا قَدْ وَرَدُوهُ قَبْلَهُ فَلَعَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ

(۲۴۲۰۲) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں منادی کو حکم دیا اس نے یہ اعلان کر دیا کہ نبی ﷺ نے گھائی کا راستہ اختیار کیا ہے اس راستے پر کوئی نہ جائے نبی ﷺ کے آگے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے اور پیچھے حضرت عمار رضی اللہ عنہ تھے کہ اچانک کچھ سوار یوں پر ڈھانٹا باندھے ہوئے لوگوں کا ایک گروہ سامنے آ گیا جنہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو گھیر لیا، حضرت عمار رضی اللہ عنہ پیچھے تھے وہ ان سوار یوں کے چہروں پر مارنے لگے نبی ﷺ نے خطرے کا احساس ہوتے ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سواری روکنے کے لئے کہا اور نیچے اتر آئے پھر نبی ﷺ اس گھائی سے اترنے لگے اسی دوران حضرت عمار رضی اللہ عنہ بھی واپس آ گئے۔

نبی ﷺ نے ان سے پوچھا عمار! کیا تم ان لوگوں کو پہچان سکے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اکثر سوار یوں کو تو میں نے پہچان لیا ہے لیکن لوگوں نے اپنے چہروں پر ڈھانٹا باندھا ہوا تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں ان کا ارادہ معلوم ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ نبی ﷺ کو لے جائیں اور اوپر سے نیچے دھکیل دیں۔

پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ایک صحابی کو سخت ست کہا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس گھائی میں کتنے آدمی تھے؟ اس نے کہا چودہ انہوں نے کہا کہ اگر آپ بھی ان میں شامل ہوں تو وہ پندرہ ہوتے ہیں جن میں سے تین کو نبی ﷺ نے معذور قرار دیا تھا جن کا کہنا یہ تھا کہ بخدا! ہم نے نبی ﷺ کے منادی کی آواز نہیں سنی تھی اور ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ان لوگوں کا کیا ارادہ تھا؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ بارہ آدمی جو باقی بچے وہ دنیوی زندگی اور گواہوں کے اٹھنے کے دن دونوں موقعوں پر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والے ہیں۔

ولید کہتے ہیں کہ حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ نے اسی غزوے کے متعلق بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے ”جب پانی کی قلت کا علم ہوا تو“ لوگوں سے فرما دیا تھا اور منادی نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ نبی ﷺ سے پہلے کوئی شخص پانی پر نہ جائے لیکن نبی ﷺ جب وہاں پہنچے تو کچھ لوگوں کو وہاں موجود پایا جو ان سے پہلے وہاں پہنچ گئے تھے اس دن نبی ﷺ نے انہیں لعنت ملامت کی۔

(۲۴۲۰۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الطُّفَيْلِ فَوَجَدْتُهُ طَيِّبَ النَّفْسِ فَقُلْتُ لَأَغْتَنِمَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ النَّفْسُ الَّذِينَ لَعَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيهِمْ مَنْ هُمْ فَهَمَّ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ مَهْ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ

الْمُؤْمِنِينَ دَعَوْتُ عَلَيْهِ دَعْوَةً فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً

(۲۳۲۰۳) عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوا تو انہیں خوشگوار موڈ میں پایا، میں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر فائدہ اٹھانے کی سوچی چنانچہ میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوالطفیل! وہ لوگ جنہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت ملامت کی تھی وہ کون تھے؟ ابھی انہوں نے مجھے ان کے متعلق بتانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ ان کی اہلیہ سودہ نے کہا کہ اے ابوالطفیل! رک جائیے آپ کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے اللہ! میں بھی ایک انسان ہوں اس لئے اگر کسی مسلمان کو میں نے کوئی بددعا دی ہو تو اسے اس شخص کے حق میں ترکیہ اور رحمت کا سبب بنا دے۔

(۲۴۲.۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ لَمَّا بَيْنِيَ الْبَيْتُ كَانَ النَّاسُ يَنْقُلُونَ الْحِجَارَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمْ فَأَخَذَ الثُّوبَ فَوَضَعَهُ عَلَى عَاتِقِهِ فَنُودِيَ لَا تَكْشِفُ عَوْرَتَكَ فَالْقَى الْحَجَرَ وَلَبَسَ ثَوْبَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۴۲۱۰]

(۲۳۲۰۳) حضرت ابوالطفیل سے (زمانہ جاہلیت میں بناء کعبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے) مروی ہے کہ جب بیت اللہ کی تعمیر شروع ہوئی (تو قریش نے پہلے اسے مکمل منہدم کیا اور وادی کے پتھروں سے اس کی تعمیر شروع کر دی) لوگ وہ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل تھے (قریش نے اسے بیس گز لمبا رکھا تھا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونی چادر پہن رکھی تھی لیکن پتھر اٹھانے کے دوران اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو اپنے کندھے پر ڈال لیا اسی وقت کسی نے پکار کر کہا کہ اپنا ستر چھپائیے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر پھینکا اور اپنی چادر اوڑھ لی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲۴۲.۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُيَيْدٍ الرَّاسِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّفِيلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُبُوءَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالَ قِيلَ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ أَوْ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

(۲۳۲۰۵) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد نبوت تو نہیں ہوگی البتہ ”مبشرات“ ہوں گے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! ”مبشرات“ سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھے خواب۔

(۲۴۲.۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ عِمْرَانَ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّفِيلِ وَسُئِلَ هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ فَهَلْ كَلَّمْتَهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَأَيْتُهُ انْطَلَقَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى آتَى دَارَ قُرَآءٍ فَقَالَ افْتَحُوا هَذَا الْبَابَ فَفُتِحَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ فَإِذَا قَطِيفَةٌ فِي وَسْطِ الْبَيْتِ فَقَالَ ارْفَعُوا هَذِهِ الْقَطِيفَةَ فَرَفَعُوا الْقَطِيفَةَ فَإِذَا غُلَامٌ أَعْوَرٌ تَحْتَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ قُمْ يَا غُلَامُ فَقَامَ الْغُلَامُ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ الْغُلَامُ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا مَرَّتَيْنِ

(۲۳۲۰۶) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! سائل نے پوچھا کہ کیا بات بھی کی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں، البتہ میں نے فلاں جگہ جاتے ہوئے دیکھا تھا، اس وقت ان کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کشادہ مکان پر پہنچے اور دروازہ کھلوا دیا، جب دروازہ کھلا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہو گئے، میں بھی ان کے ساتھ ہی اندر چلا گیا، وہاں گھر کے درمیان میں ایک چادر تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چادر اٹھاؤ، صحابہ رضی اللہ عنہم نے چادر اٹھائی تو اس کے نیچے سے ایک کانٹا لڑکا نکلا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے! کھڑا ہو جا، وہ لڑکا کھڑا ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا اے لڑکے! کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس لڑکے نے کہا کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ دو مرتبہ یہی سوال جواب ہوئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

(۲۴۲۰۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا الْجَرِيرِيُّ قَالَ كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ أَبِي الطَّفَيْلِ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي قَالَ قُلْتُ وَرَأَيْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ صِفَتُهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقْصِدًا [صححه مسلم (۲۳۴۰)].

(۲۳۲۰۷) جریری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ طواف کر رہا تھا کہ وہ کہنے لگے اب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے والا میرے علاوہ کوئی شخص باقی نہیں بچا، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ گورا، خوبصورت اور جسم معتدل تھا۔

(۲۴۲۰۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطَّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَأْسِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمُحَجَّبِهِ [صححه مسلم (۱۲۷۵)].

وابن حزيمة (۲۷۸۳).

(۲۳۲۰۸) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، اس وقت میں بالکل نوجوان تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اپنی چھتری سے حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔

(۲۴۲۰۹) حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ لِي أَبُو الطَّفَيْلِ أَذْرَكْتُ ثَمَانَ سِنِينَ مِنْ حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلِدْتُ عَامَ أَحَدٍ

(۲۳۲۰۹) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے آٹھ سال پائے ہیں اور میں غزوہ احد کے سال پیدا ہوا تھا۔

(۲۴۲۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاءُ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ وَذَكَرَ بِنَاءَ الْكُعْبَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَهَدَمْتُهَا قُرَيْشٌ وَجَعَلُوا بَيْنُوهَا بِحِجَارَةِ الْوَادِي تَحْمِلُهَا قُرَيْشٌ عَلَى رِقَابِهَا فَرَفَعُوهَا فِي السَّمَاءِ عِشْرِينَ ذِرَاعًا فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ حِجَارَةَ مِنْ أَجْيَادٍ وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ فَضَاكَتْ عَلَيْهِ النَّمِرَةُ فَذَهَبَ يَضَعُ النَّمِرَةَ عَلَى عَاتِقِهِ فَبَرَى عَوْرَتَهُ مِنْ صِعْرِ النَّمِرَةِ فَنُودِيَ يَا مُحَمَّدُ حَمْرُ عَوْرَتِكَ فَلَمْ يَرَى عُرْيَانًا بَعْدَ ذَلِكَ [راجع: ۲۴۲۰۴].

(۲۴۲۱۰) حضرت ابو الطفیل سے (زمانہ جاہلیت میں بنائے کعبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے) مروی ہے کہ جب بیت اللہ کی تعمیر شروع ہوئی (تو قریش نے پہلے اسے مکمل منہدم کیا اور وادی کے پتھروں سے اس کی تعمیر شروع کر دی) لوگ وہ پتھراٹھا اٹھا کر لارہے تھے جن میں نبی ﷺ بھی شامل تھے (قریش نے اسے بیس گز لمبا رکھا تھا) نبی ﷺ نے ایک اوننی چادر پہن رکھی تھی لیکن پتھر اٹھانے کے دوران اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس چادر کو اپنے کندھے پر ڈال لیا اسی وقت کسی نے پکار کر کہا کہ اپنا ستر چھپائیے چنانچہ نبی ﷺ نے پتھر پھینکا اور اپنی چادر اوڑھ لی۔ (مناہل العجم)

(۲۴۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَنْزِعُ أَرْضًا وَرَدَّتْ عَلَيَّ وَغَنَمٌ سُودٌ وَغَنَمٌ عُمْرُ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَفِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَمَلَأَ الْحَوْضَ وَأَرَوَى الْوَارِدَةَ فَلَمْ أَرِ عَبْقَرِيًّا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ السُّودَ الْعَرَبُ وَأَنَّ الْعُمْرَ الْعَجَمُ

(۲۴۲۱۱) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں ایک علاقے میں ہوں اور میرے پاس کچھ سیاہ اور کچھ سفید بکریاں آئی ہیں تھوڑی دیر بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ایک دو ڈول کھینچے جن میں کچھ کمزوری تھی اللہ انہیں معاف کر دے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور وہ ان کے ہاتھ میں ڈول بن گیا اور انہوں نے حوض بھر دیا اور آنے والوں کو سیراب کر دیا میں نے عمر سے زیادہ اچھا ڈول کھینچنے والا کوئی عبقری آدمی نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ سیاہ بکریوں سے مراد عرب ہیں اور سفید بکریوں سے مراد اہل عجم ہیں۔

(۲۴۲۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجْرِ إِلَى الْحَجْرِ [انظر: ۲۴۲۱۶].

(۲۴۲۱۲) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا تھا۔

(۲۴۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوا عَلَيْهِ السَّلَامَ فَلَمَّا جَاوَزَهُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُبْغِضُ هَذَا فِي اللَّهِ فَقَالَ أَهْلُ الْمَجْلِسِ بِنَسْ وَاللَّهِ مَا قُلْتَ أَمَا وَاللَّهِ لَنَسَبْنَهُ قُمْ يَا فُلَانُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَخْبِرَهُ

قَالَ فَأَدْرَكَهُ رَسُولُهُمْ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ حَتَّى آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ فُلَانٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوا السَّلَامَ فَلَمَّا جَاوَزْتُهُمْ أَدْرَكَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فُلَانًا قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُبْغِضُ هَذَا الرَّجُلَ فِي اللَّهِ فَادْعُهُ فَسَلِّهُ عَلَيَّ مَا يَبْغِضُنِي فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَسَأَلَهُ عَمَّا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ فَأَعْتَرَفَ بِذَلِكَ وَقَالَ قَدْ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ تَبْغِضُهُ قَالَ أَنَا جَارُهُ وَأَنَا بِهِ خَابِرٌ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يُصَلِّي صَلَاةً قَطُّ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ الَّتِي يُصَلِّيهَا الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ الرَّجُلُ سَلِّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ رَأَيْتُهَا عَنْ وَقْتِهَا أَوْ أَسَاتُ الْوُضُوءِ لَهَا أَوْ أَسَاتُ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِيهَا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يَصُومُ قَطُّ إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ الَّذِي يَصُومُهُ الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ رَأَيْتُهَا قَطُّ أَوْ أَفْطَرْتُ فِيهِ أَوْ انْتَقَصْتُ مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يُعْطِي سَائِلًا قَطُّ وَلَا رَأَيْتُهُ يُنْفِقُ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا فِي شَيْءٍ مِنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ إِلَّا هَذِهِ الصَّدَقَةُ الَّتِي يُؤَدِّيهَا الْبُرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ فَسَلِّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كَتَمْتُ مِنْ الزَّكَاةِ شَيْئًا قَطُّ أَوْ مَا كُنْتُ فِيهَا طَالِبَهَا قَالَ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ إِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنْكَ

(۲۳۲۱۳) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کچھ لوگوں کے پاس سے گذرا اس نے انہیں سلام کیا لوگوں نے اس کے سلام کا جواب دیا جب وہ آدمی آگے بڑھ گیا تو ان لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ بخدا! میں اللہ کی راہ میں اس سے بغض رکھتا ہوں اہل مجلس نے اس سے کہا کہ تم نے بہت بری بات کی ہے بخدا! ہم اسے یہ بات ضرور بتائیں گے پھر ایک آدمی سے کہا کہ اے فلاں! کھڑا ہو اور جا کر اسے یہ بات بتادے چنانچہ قاصد نے اسے جالیا اور یہ بات بتادی وہ آدمی وہاں سے پلٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں کی ایک مجلس پر میرا گذر ہوا میں نے انہیں سلام کیا ان میں فلاں آدمی بھی تھا ان سب نے میرے سلام کا جواب دیا جب میں آگے بڑھ گیا تو ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ فلاں آدمی کا یہ کہنا ہے کہ میں اس سے بغض فی اللہ رکھتا ہوں آپ اسے بلا کر پوچھئے کہ وہ مجھ سے کس بنا پر بغض رکھتا ہے؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اس بات کے متعلق دریافت فرمایا اس نے اپنی بات کا اعتراف کر لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس سے بغض کیوں رکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اس کا پڑوسی ہوں اور اس کے حالات سے باخبر ہوں بخدا! میں نے اسے اس فرض نماز "جونیک اور بدسب ہی پڑھتے ہیں" کے علاوہ کبھی کوئی نماز نہیں پڑھتے ہوئے دیکھا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا اس نے مجھے کبھی بھی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرتے

ہوئے دیکھا ہے؟ وضو غلط کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا رکوع و سجود میں کبھی غلطی کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ نبی ﷺ کے پوچھنے پر اس نے کہا نہیں پھر کہنے لگا میں نے اسے کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس مہینے کے جس کا روزہ نیک اور بد سب ہی رکھتے ہیں اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا کبھی اس نے مجھے اس مہینے میں کسی دن روزے کا ناناہ کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے اس کے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا نہیں۔

پھر اس نے کہا کہ بخدا میں نے اسے کبھی کسی سائل کو کچھ دیتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے اسے اپنے مال میں سے راہ خدا میں کچھ خرچ کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس زکوٰۃ کے جو نیک اور بد سب ہی ادا کرتے ہیں اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا میں نے زکوٰۃ کا مال چھپایا ہے؟ یا اسے طلب کرنے والے کو کم دیا ہے؟ نبی ﷺ کے پوچھنے پر اس نے کہا نہیں نبی ﷺ نے اس معترض سے فرمایا کہ اٹھ جاؤ میں نہیں جانتا شاید یہی تم سے بہتر ہو۔

(۲۴۲۱۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا الطُّفَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَلَّغْنِي أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْ حِفْظِهِ وَقَالَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ حَدَّثَ بِهِ ابْنُهُ يَعْقُوبُ عَنْ أَبِيهِ فَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا الطُّفَيْلِ فَأَحْسِبُهُ وَهَمَّ وَالصَّحِيحُ رِوَايَةُ يَعْقُوبَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

(۲۴۲۱۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی ہے۔

(۲۴۲۱۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ رَجُلًا وَلَدَ لَهُ غُلَامٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بَبَشْرَةٍ وَجْهَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرَكَّةِ قَالَ فَنَبَتْ شَعْرَةٌ فِي جَبْهَتِهِ كَهَيْئَةِ الْقَوْسِ وَشَبَّ الْغُلَامُ فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْخَوَارِجِ أَحَبَّهُمْ فَسَقَطَتِ الشَّعْرَةُ عَنْ جَبْهَتِهِ فَأَخَذَهُ أَبُوهُ فَقَيَّدَهُ وَحَبَسَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ بِهِمْ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَوَعظناه وَقُلْنَا لَهُ فِيمَا نَقُولُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دَعَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَقَعَتْ عَنْ جَبْهَتِكَ فَمَا زِلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ عَنْ رَأْيِهِمْ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ الشَّعْرَةَ بَعْدُ فِي جَبْهَتِهِ وَتَابَ

(۲۴۲۱۵) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد نبوت میں ایک آدمی کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا وہ شخص اپنے بچے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی چنانچہ اس بچے کی پیشانی پر کمان کی طرح ایک بال آگ آیا وہ لڑکا جوان ہو گیا جب خوارج کا زمانہ آیا تو وہ خوارج سے محبت رکھنے لگا جس کی نحوست یہ ہوئی کہ اس کی پیشانی کا وہ بال جھڑ گیا اس کے باپ نے اسے پکڑ کر اسے پاؤں میں بیڑی ڈال کر بند کر دیا تاکہ وہ خوارج کے ساتھ ہی جانے ملے ایک دن ہم لوگ اس کے پاس گئے اور اسے سمجھایا اور بہت ساری باتوں کے علاوہ اس سے یہ بھی کہا کہ تم یہ نہیں دیکھ رہے کہ نبی ﷺ کی دعا کی برکت تمہاری پیشانی سے جھڑ گئی ہے ہم اسے مسلسل سمجھاتے رہے حتیٰ کہ وہ ان کی

رائے سے باز آ گیا اور کچھ عرصے بعد اللہ نے اس کی پیشانی پر دوبارہ وہ بال اگا دیا اور اس نے توبہ کر لی۔

(۲۴۲۱۶) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَبَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

الطُّفَيْلِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ ثَلَاثًا مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ [راجع: ۲۴۲۱۲]۔

(۲۳۲۱۶) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا تھا۔

حَدِيثُ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَفَعَ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ إِنَّمَا أَنْتَ ظَنِرِي قَالَ فَمَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ

مَا فَعَلْتُ الْجَارِيَةَ أَوْ الْجُوَيْرِيَةَ قَالَ قُلْتُ عِنْدَ أُمِّهَا قَالَ فَمَجِيءُ مَا جِئْتُ قَالَ قُلْتُ تَعْلَمُنِي مَا أَقُولُ عِنْدَ

مَنَامِي فَقَالَ اقْرَأْ عِنْدَ مَنَامِكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ ثُمَّ نَمَّ عَلَيَّ خَاتِمَتُهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشُّرْكِ [انظر:

۲۴۲۶۶، ۲۴۲۶۷]۔

(۲۳۲۱۷) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا

کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ

آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری

آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الْأَرْقَمِ بْنِ أَبِي الْأَرْقَمِ الْمَخْزُومِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۲۱۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْعَطَافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ

الْأَرْقَمِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَيُّنُ تُرِيدُ قَالَ أَرَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

هَاهُنَا وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى حَيْثُ بَيْتُ الْمَقْدِسِ قَالَ مَا يُخْرِجُكَ إِلَيْهِ أَتِجَارَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ أَرَدْتُ الصَّلَاةَ

فِيهِ قَالَ فَالصَّلَاةَ هَاهُنَا وَأَوْ مَا إِلَى مَكَّةَ بِيَدِهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى الشَّامِ [سقط من الميمينية

والحدیث اخرجہ الحاکم ۳/ ۵۰۴، والطبرانی فی الکبیر (۹۰۷)]۔

(۲۳۲۱۸) حضرت ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ادھر کا ارادہ ہے اور بیت المقدس کی طرف اشارہ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس مقصد کے لئے جا رہے ہو تجارت کے لئے؟ میں نے عرض کیا نہیں، بلکہ وہاں نماز پڑھنے کے ارادے سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں ایک نماز پڑھنا وہاں ایک ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور بیت المقدس کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۴۲۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ عَنْ جَدِّهِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [سقط من الميمية].
(۲۳۲۱۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ ابْنِ أَبِي الْحُسَّامِ حَدَّثَنِي مَوْلَى لَالِ عُمَرَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَيْسَى بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ حَبِيبَةَ بِنْتِ شَرِيْقٍ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ أَبِيهَا فَإِذَا بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاحِلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحُلُهَا فَنَادَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ صَانِمًا فَلْيُفِطِرْ فَإِنَّهَا أَيَّامٌ أَكَلٍ وَشُرْبٍ [سقط من الميمية].

(۲۳۲۲۰) حبیبہ بنت شریق کہتی ہیں کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھیں کہ اچانک حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی اونٹنی پر سوار آتے نظر آئے، وہ منادی کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے آج (دس ذی الحجہ کو) روزہ رکھا ہوا ہے اسے اپنا روزہ ختم کر لینا چاہیے کیونکہ یہ کھانے پینے کے ایام ہیں۔

حَدِيثُ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ الْكَلْبِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۲۱) حَدَّثَنَا أُسُودٌ حَدَّثَنَا شَرِيْقٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَبَلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُوا أُعْطِيَ سِلَاحَهُ عَلِيًّا أَوْ أُسَامَةَ [سقط من الميمية والحديث أخرجه الطبراني (۲۱۹۴)].

(۲۳۲۲۱) حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جہاد میں شرکت نہ فرماتے تو اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیتے تھے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ حُدَيْفَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَزْدِ أَنَا ثَامِنُهُمْ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ هَلُمُّوا إِلَيَّ الْغَدَاءِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا صِيَامٌ قَالَ أَصُمْتُمْ أَمْسِ قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ فَتَصُومُونَ غَدًا قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ فَافْطِرُوا قَالَ فَآكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ وَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ يُرِيدُونَ أَنَّهُ لَا يَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ [سقط من الميمية].

(۲۴۲۲۲) حضرت جنادہ ازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ ازد کے سات آدمیوں کے ساتھ ”جن میں آٹھواں میں تھا“ جمعہ کے دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ اس وقت ناشتہ کر رہے تھے نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ آؤ ناشتہ کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم روزے سے ہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ ہم نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا آئندہ کل روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم اپنا روزہ ختم کر دو، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گئے، پھر جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور منبر پر رونق افروز ہوئے تو لوگوں کو یہ دکھانے کے لئے کہ وہ جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھتے، پانی کا برتن منگوا دیا اور برسر منبر لوگوں کے سامنے اسے نوش فرمایا۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ جَبَلَةَ أَوْ جَبَلَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حارث بن جبلہ یا جبلہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۲۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْأَمِي قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ اللَّيْلِ فَاقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشُّرْكِ [سقط من الميمية والحديث أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۸۰۰)].

(۲۴۲۲۳) حضرت حارث بن جبلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں، نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۲۲۴) وَحَدَّثَنَا أُسْوَدٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ جَبَلَةُ وَلَمْ يَشْكُ [سقط من الميمية].

(۲۴۲۲۵) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الْوَزِيرِ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَنِ عَلِيٍّ قَبْلَ أَنْ يُمْتَحَنَ بِالْقُرْآنِ [سقط من الميمية].

(۲۳۲۲۴-۲۳۲۲۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ میرے والد صاحب نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہ حدیث مسئلہ خلق قرآن میں آزمائش سے پہلے بیان کی تھی۔

مُسْنَدُ خَارِجَةَ بْنِ حُدَافَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خارجه بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۲۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدِ الزُّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُدَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَقَالَ لَقَدْ أَمَدَّكُمْ اللَّهُ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قُلْنَا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوِتْرُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [صححه الحاكم ۱ (۳۰۶)]. قال الترمذی: غریب.

قال الألبانی: صحیح دون (هی خیر..... النعم (ابو داود: ۱۴۱۸، الترمذی: ۴۵۲). قال شعيب: صحیح لغيره وهذا اسناد ضعيف]. [انظر: ۲۴۲۲۷، ۲۴۲۲۸]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۲۶) حضرت خارجه بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

(۲۴۲۲۷) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدِ الزُّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُدَافَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ جَعَلَهَا اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [راجع: ۲۴۲۲۶]. [سقط من الميمية].

(۲۳۲۲۷) حضرت خارجه بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

(۲۴۲۲۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُدَافَةَ الْقُرَشِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ لَقَدْ أَمَدَّكُمْ اللَّهُ اللَّيْلَةَ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ فَقُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوِتْرُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ

[راجع: ۲۴۲۲۶]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۲۸) حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه

حضرت خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ بَكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَاءَهُ مِنْ أَخِيهِ مَعْرُوفٌ مِنْ غَيْرِ إِشْرَافٍ وَلَا مَسْأَلَةٍ فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَأَقَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ [صححه ابن

حبان (۳۴۰۴ و ۵۱۰۸)، والحاكم (۶۲/۲). قال شعيب: صحيح]. [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۲۹) حضرت خالد بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کو بن مانگے اور بن متوجہ ہوئے اپنے بھائی سے کوئی اچھائی پہنچے تو اسے قبول کر لینا چاہئے، اسے رد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اس کا رزق ہے جو اللہ نے اس کے پاس بھیجا ہے۔

مُسْنَدُ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه

حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۳۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثٍ قَالَ نَعَمْ وَكَانَ يَقْرَأُهُ حَتَّى تُوَفِّيَ [سقط من الميمنية والحديث أخرجه

الطبرانی (۵۴۸۱)].

(۲۳۲۳۰) حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں تین دن میں قرآن پڑھ لیا کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! چنانچہ وفات تک ان کا یہی معمول رہا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۲۳۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَجَدْتُ عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِي رَجُلًا أَضْرِبُهُ بِسَيْفِي قَالَ أَيُّ بَيْنَةٍ أَبِينُ مِنَ السَّيْفِ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ كِتَابُ اللَّهِ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ بَيْنَةٍ أَبِينُ مِنَ السَّيْفِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ وَالشُّهَدَاءُ أَيُّ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَذَا سَيِّدُكُمْ اسْتَفَزَّتْهُ الْغَيْرَةُ حَتَّى خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَعْدًا غَيُورٌ وَمَا طَلَّقَ امْرَأَةً قَطُّ قَدِرًا أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَتَرَوَّجَهَا لِغَيْرَتِهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ غَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي قَالَ رَجُلٌ وَعَلَى أَيِّ شَيْءٍ يَغَارُ اللَّهُ قَالَ عَلَى رَجُلٍ مُجَاهِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُخَالِفُ إِلَيَّ أَهْلِيهِ [سقط من السيمنية].

(۲۴۲۳۱) حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے پیٹ پر کسی اجنبی کو سوار دیکھوں تو کیا اس پر اپنی تلوار سے حملہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے پہلے تو فرمایا کہ تلوار سے زیادہ واضح بینہ اور کیا ہو سکتا ہے لیکن پھر اپنی اس بات سے رجوع کرتے ہوئے فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے سعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! تلوار سے زیادہ واضح بینہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کتاب اللہ اور گواہ اے گروہ انصار! تمہارے سردار پر غیرت کا اتنا غلبہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے خلاف کرتے ہیں۔

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! سعد بہت غیور آدمی ہیں حتیٰ کہ اگر انہوں نے کسی عورت کو طلاق دی ہو تو ان کی غیرت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص اس عورت سے نکاح نہیں کرتا، نبی ﷺ نے فرمایا سعد تو غیور ہیں لیکن میں ان سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیور ہے، ایک آدمی نے پوچھا کہ اللہ کس چیز پر غیرت کھاتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس آدمی پر جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہا ہو اور پیٹھ پھیر کر اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آ جائے۔

(۲۴۲۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ أَبِيئَاتِنَا رُوَيْجِلُ ضَعِيفٌ سَقِيمٌ مُخَدَّجٌ فَلَمَّ يَرِعُ الْحَيُّ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أُمَّةٍ مِنْ إِمَانِهِمْ يُخْبِتُ بِهَا قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّوَيْجِلُ مُسْلِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْرِبُوهُ حَدَّهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أضعفُ

مِنْ ذَلِكَ وَلَوْ ضَرَبْنَا مِنْهُ مِئَةً قَتَلْنَاهُ فَقَالَ خُذُوا لَهُ عِشْكَالًا فِيهِ مِئَةُ شِمْرَاحٍ ثُمَّ اضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ

فَفَعَلُوا [سقط من الميمنية والحديث أخرجه ابن ماجه (۲۵۷۴) والنسائي في الكبرى (۷۳۰۹) والطبراني (۵۵۲۱)]

(۲۳۲۳۲) حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھروں میں ایک آدمی رہتا تھا جو ناقص الخلق اور انتہائی کمزور تھا، ایک مرتبہ اس نے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا کہ وہ گھر کی ایک لونڈی کے ساتھ ”خباثت“ کرتا ہوا پکڑا گیا، تھا وہ مسلمان، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت میں پیش کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر حد جاری کر دو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو اتنا کمزور ہے کہ اگر ہم نے اسے سو کوڑے مارے تو یہ تو مر جائے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر سو ٹہنیوں کا ایک گچھا لو اور اس سے ایک ضرب اسے لگا دو اور پھر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنْفِيِّ رضي الله عنه

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۲۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَتِرَانٍ فِي لَيْلَةٍ [راجع: ۱۶۳۹۸]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۳۳) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

(۲۴۲۳۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

تَمْنَعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً حَاجَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ [راجع: ۱۶۳۹۷]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۳۴) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی بیوی کی ”ضرورت“ محسوس ہو تو

وہ اس سے اپنی ”ضرورت“ پوری کر لے اگرچہ وہ تنور پر ہی ہو۔

(۲۴۲۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ فَطَارَقَ بَيْنَهُمَا فَتَوَشَّحَ

بِهِ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ [راجع: ۱۶۳۹۴]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۳۵) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے تہبند کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر مکمل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو

دو کپڑے میسر ہیں؟

(۲۴۲۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَا وَتِرَانٍ فِي لَيْلَةٍ [راجع: ۱۶۴۰۵]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۳۶) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

(۲۴۲۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا وَلَوْ كَانَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ [راجع: ۱۶۳۹۷]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۷) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی بیوی کی ”ضرورت“ محسوس ہو تو وہ اس سے اپنی ”ضرورت“ پوری کر لے اگرچہ وہ تنور پر ہی ہو۔

(۲۴۲۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ [راجع: ۱۶۴۰۵]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۸) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

(۲۴۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ يَصَلِّي أَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ حَلَّ إِزَارَهُ فَطَارَقَ بَيْنَ مِلْحَفَتَيْهِ وَإِزَارِهِ ثُمَّ تَوَشَّحَ بِهِمَا عَلَى مِنْكَبَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ صَلَّى الْعَصْرَ وَانْصَرَفَ قَالَ آيْنُ يَعْنِي آيْنُ هَذَا السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهُ فَقَالَ أَوْ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ [راجع: ۱۶۳۹۴]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۹) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تہبند کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر مکمل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟

(۲۴۲۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهُ أَيْتَوَضَّ أَحَدُنَا إِذَا مَسَّ ذَكَرَهُ قَالَ هَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْكَ أَوْ مِنْ جَسَدِكَ [راجع: ۱۶۳۹۵]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۴۰) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے اگر کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو وضو کرے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرمگاہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔

(۲۴۲۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا السَّلْحِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْفَجْرُ بِالْأَبْيَضِ وَالْمُعْتَرِضِ وَلَكِنَّهُ الْأَحْمَرُ [راجع: ۱۶۴۰۰] [سقط من الميمية]

(۲۳۲۴۱) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح صادق وہ نہیں ہوتی جو افق میں لمبائی کی صورت پھیلتی ہے، بلکہ وہ سرخی ہوتی ہے جو چوڑائی کی صورت میں پھیلتی ہے۔

(۲۴۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَازِمٌ حَدَّثَنِي هُوذَةُ بْنُ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَبَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ [انظر: ۲۴۲۴۵].

(۲۳۲۳۲) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے تو دائیں اور بائیں رخسار کی سفیدی تک نظر آتی تھی۔

(۲۴۲۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَازِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ وَسِرَاجُ بْنُ عُقْبَةَ أَنَّ عَمَّةَ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اتَّوَّهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ بَارِضِيَهُمْ بَيْعَةٌ وَاسْتَوْهَبُوهُ مِنْ طَهُورِهِ فَضَلَّهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّمَصَ ثُمَّ صَبَّهُ فِي إِدَاوَةٍ وَقَالَ اذْهَبُوا بِهَذَا الْمَاءِ فَإِذَا قَدِمْتُمْ بَلَدِكُمْ فَانْكَسِرُوا بِبَيْعَتِكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا مِنْ هَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوا مَسْجِدًا قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا نَخْرُجُ فِي زَمَانٍ كَثِيرٍ السَّمُومِ وَالْحَرِّ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ قَالَ فَمُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ كَثِيرٌ رَطْبٌ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى بَلَّغْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِبَيْعَتِنَا وَنَضَحْنَا مَكَانَهَا بِذَلِكَ الْمَاءِ وَاتَّخَذْنَا هَا مَسْجِدًا [راجع: ۱۶۴۰۲]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۳۳) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ وفد کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، واپسی کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک برتن لے کر آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پانی لیا اور تین مرتبہ اسی پانی میں کلی کر دی، پھر اس برتن کا منہ باندھ دیا، اور فرمایا اس برتن کو لے جاؤ اور اس کا پانی اپنی قوم کی مسجد میں چھڑک دینا، اور انہیں حکم دینا کہ اپنا سر بلند رکھیں کہ اللہ نے انہیں رفعت عطا فرمائی ہے، میں نے عرض کیا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافی طویل فاصلہ ہے، اس برتن کا پانی ہمارے علاقے تک پہنچنے پہنچنے خشک ہو جائے گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خشک ہونے لگے تو اس میں مزید پانی ملا لینا پھر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے اور اپنے شہر پہنچ کر اپنا گرجا توڑا، اس جگہ پر وہ پانی چھڑکا اور وہاں مسجد بنالی۔

(۲۴۲۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَازِمٌ حَدَّثَنَا سِرَاجُ بْنُ عُقْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ طَلْقٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَبَاهُ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ بَنَيْتُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ قَرَّبُوا لِي مَائِي مِنَ الطَّيْنِ فَإِنَّهُ أَحْسَنُكُمْ لَهُ مَسًّا وَأَشَدُّكُمْ مَنِكِبًا [سقط من الميمنية والحديث أخرجه الطبرانی (۸۲۴۲)].

(۲۳۲۳۴) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ میں نے بھی حصہ لیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (میرے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرماتے تھے کہ گارا اس یمامی کے قریب کرو کیونکہ یہ تم سے اچھے طریقے سے لگا رہا ہے اور تم سے

زیادہ مضبوط کندھے والا ہے۔

(۲۴۲۴۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يُمْتَحَنَ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي هُوْدَةُ بْنُ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ جَدِّهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَبَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ [راجع: ۲۴۲۴۲]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۵) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے تو دائیں اور بائیں رخسار کی سفیدی تک نظر آتی تھی۔

(۲۴۲۴۶) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخَطٍ يَدِهِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ حَدَّثَنِي مُلَازِمُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَدَغْتَنِي عَقْرَبٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَانِي وَمَسَحَهَا [راجع: ۱۶۴۰۷]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۶) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے مجھے ایک بچھونے ڈس لیا، نبی ﷺ نے مجھ پر دم کیا اور ہاتھ پھیرا۔

(۲۴۲۴۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ خُنَيْمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ الْحَنْفِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّصَلِّي أَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَسَكَتَ عَنْهُ ثُمَّ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ قَالَ طَارِقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ثَوْبَيْنِ فَصَلَّى فِيهِمَا [راجع: ۱۶۳۹۴]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۷) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے اپنے تہبند کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر مکمل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟

(۲۴۲۴۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَبْنُونَ الْمَسْجِدَ قَالَ فَكَأَنَّهُ لَمْ يُعْجِبْهُ عَمَلُهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْمِسْحَةَ فَخَلَطْتُ بِهَا الطِّينَ فَكَأَنَّهُ أَعْجَبَهُ أَخَذِي الْمِسْحَةَ وَعَمَلِي فَقَالَ دَعُوا الْحَنْفِيَّ وَالطِّينَ فَإِنَّهُ أَضْبَطُكُمْ لِلطِّينِ [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۸) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر میں نبی ﷺ کے ہمراہ میں نے بھی حصہ لیا ہے، نبی ﷺ (میرے متعلق صحابہ جماعت سے) فرماتے تھے کہ گارا اس یمامی کے قریب کرو کیونکہ یہ تم سے اچھے طریقے سے لگا رہا ہے اور تم سے زیادہ مضبوط کندھے والا ہے۔

(۲۴۲۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو السُّحَيْمِيُّ حَدَّثَنَا سِرَاجُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَمَّتِهِ خَلْدَةَ بِنْتِ طَلْقِ

قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقٌ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَاءَ صُحَّارُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي شَرَابٍ نَصْنَعُهُ بِأَرْضِنَا مِنْ ثِمَارِنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى قَامَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى قَامَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ السَّائِلُ عَنِ الْمُسْكِرِ لَا تَشْرَبُهُ وَلَا تَسْقِهِ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ فَوَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَا يَشْرَبُهُ رَجُلٌ ابْتِغَاءً لِدَّةِ سُكْرِهِ فَيَسْقِيهِ اللَّهُ الْخَمْرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۳۹) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران قبیلہ عبد القیس کے ”صحار“ نامی آدمی آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے علاقے میں پھلوں سے جو شراب بناتے ہیں اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض فرمایا حتیٰ کہ انہوں نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا کہ نشہ آور چیزوں کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ تم خود بھی اسے نہ پینا اور اپنے کسی مسلمان بھائی کو بھی نہ پلانا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ جو آدمی بھی اس کے نشہ سے لذت حاصل کرنے کے لئے اسے پیتا ہے اللہ اسے قیامت کے دن اپنی پاکیزہ شراب نہ پلائے گا۔

حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْقِ الْيَمَامِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت علی بن طلق یمامی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ حَطَّانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا فَسَأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَسْتَاهِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [صححه ابن حبان (۲۲۳۷)]. وقد حسنه الترمذی. قال

الألبانی: ضعیف (ابو داود: ۲۰۵ و ۱۰۰۵، الترمذی: ۱۱۶۴ و ۱۱۶۶)، قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد

ضعیف. [انظر: ۲۴۲۵۱، ۲۴۲۵۲، ۲۴۲۵۳]، [راجع مسند علی بن ابی طالب: ۶۵۵]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۰) حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آیا کرو کہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

(۲۴۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَيْسَى بْنِ حَطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ أَتَى إِعْرَابِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بِأَرْضِ الْفَلَاةِ وَيَكُونُ مِنْ أَحَدِنَا الرُّوَيْحَةُ

وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ قِلَّةً قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [راجع: ۲۳۲۵۰]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۱) حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آیا کرو کہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

(۲۴۲۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ حِطَّانَ يَحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوتَى النِّسَاءُ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [راجع: ۲۴۲۵۰]، [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۳) حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آیا کرو کہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

مُسْنَدُ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمارہ بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ شَرْحِبِيلَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ كِتَابٌ وَجَدْتُهُ فِي كُتُبِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ أَنَّ عُمَارَةَ بْنَ حَزْمٍ شَهِدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۴) شرحبیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ کی کتابوں میں یہ حدیث لکھی ہوئی دیکھی ہے کہ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ شہادت دیتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کی موجودگی میں مدعی سے قسم لے کر اس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

(۲۴۲۵۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ زِيَادُ بْنُ نَعِيمٍ أَنَّ ابْنَ حَزْمٍ إِذَا عَمَّرُوْا وَإِمَامًا عُمَارَةَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَكِيٌّ عَلَى قَبْرِ فَقَالَ انزَلْ مِنَ الْقَبْرِ لَا

تُوذِي صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا يُؤْذِيكَ [سقط من الميمية].

(۲۳۲۵۵) حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ (یا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اترؤ صاحب قبر کو اذیت نہ دو، تاکہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

مُسْنَدُ عَمْرِو بْنِ حَزْمِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُدَامِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى قَبْرِ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ [انظر: ۲۴۲۵۷]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۵۶) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اترؤ صاحب قبر کو اذیت نہ دو، تاکہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

(۲۴۲۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ فَقَالَ انْزِلْ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ زِيَادُ بْنُ نَعِيمٍ أَنَّ ابْنَ حَزْمٍ إِذَا عَمَّرُوهُ وَإِنَّمَا عَمَّارَةٌ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ [راجع: ۲۴۲۵۶]، [سقط من الميمية]، [راجع: ۲۴۲۵۶].

(۲۳۲۵۷) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ٹیک لگا رکھی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اترؤ صاحب قبر کو اذیت نہ دو، تاکہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

(۲۴۲۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ عَرَضْتُ أَوْ قَالَ عَرَضْتُ رُقِيَةَ النَّهْشِيَّةِ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۳۵۱۹)]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۵۸) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یا کسی اور شخص نے سانپ کے ڈسے کا منتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی۔

(۲۴۲۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاووسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي قَالَ لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۷۹۳۱]

(۲۳۲۵۹) محمد بن عمرو رضي الله عنه کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضي الله عنه شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضي الله عنه، حضرت عمرو بن عاص رضي الله عنه کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضي الله عنه شہید ہو گئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا۔

(۲۴۳۶۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ أَنَّ النَّضْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْعُدُوا عَلَى الْقُبُورِ [قال الألبانی: صحيح بما قبله (الترمذی: ۹۵/۴) قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف]. [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۶۰) حضرت عمرو بن حزم رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر مت بیٹھا کرو۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه

حضرت کعب بن مالک انصاری رضي الله عنه کی بقیہ حدیث

(۲۴۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو سُفْيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ تَعْلُقُ فِي سَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُرْجِعَهَا اللَّهُ إِلَى جَسَدِهِ [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۵۸۶۸]

(۲۳۲۶۱) حضرت کعب رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے، تاکہ آئندہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے جسم میں واپس لوٹا دیں گے۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرَةَ وَيُقَالُ عُمَيْرُ الْأَسَدِيِّ رضي الله عنه

حضرت مالک بن عمیرہ (عمیر) اسدی رضي الله عنه کی حدیث

(۲۴۳۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَفْوَانَ مَالِكَ بْنَ عُمَيْرِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عُمَيْرَةَ يَقُولُ قَدِمْتُ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَى مِنِّي رَجُلٌ سَرَاوِيلَ فَأَرْجَحَ لِي [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۹۳۰۹]

(۲۳۲۶۲) حضرت ابو صفوان بن عمیرہ رضي الله عنه سے مروی ہے کہ میں نے ہجرت سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شلوار فروخت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت جھکتی ہوئی تول کر دی۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدِّبْلِيِّ رضي الله عنه

حضرت نوفل بن معاوية ديبلی رضي الله عنه کی حدیثیں

(۲۴۲۶۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكِ الْغِفَارِيِّ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ الدِّبْلِيَّ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ مِنْ فَاتَتُهُ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْعَصْرُ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۲۳۷/۱ و ۲۳۸)]. قال شعيب: صحيح مرفوعاً. [سقط من الميمية].

(۲۳۲۶۳) حضرت نوفل رضي الله عنه ایک مرتبہ ابن عمر رضي الله عنهما کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نوفل کہنے لگے میں نے نبی صلی الله علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز ایسی ہے کہ اگر وہ کسی سے فوت ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال و دولت تباہ ہو گئے، حضرت ابن عمر رضي الله عنهما نے فرمایا کہ نبی صلی الله علیہ وسلم کا ارشاد ہے وہ نماز عصر ہے۔

(۲۴۲۶۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ وَهَاشِمٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَاتَتُهُ الصَّلَاةُ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ قَالَ هَاشِمٌ فِي حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ مَا هَذِهِ قَالَ الْعَصْرُ قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ لَا أَدْرِي قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَمَّا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتُهُ الصَّلَاةُ الْعَصْرُ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ [راجع: ۲۴۰، ۴۲]. [سقط من الميمية].

(۲۳۲۶۳) حضرت نوفل رضي الله عنه ایک مرتبہ ابن عمر رضي الله عنهما کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نوفل کہنے لگے میں نے نبی صلی الله علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز ایسی ہے کہ اگر وہ کسی سے فوت ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال و دولت تباہ ہو گئے، حضرت ابن عمر رضي الله عنهما نے فرمایا کہ نبی صلی الله علیہ وسلم کا ارشاد ہے وہ نماز عصر ہے۔

(۲۴۲۶۵) حَدَّثَنَا فَرَارَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدِّبْلِيَّ مِثْلَ حَدِيثِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مِنْ فَاتَتُهُ فَكَأَنَّمَا وَتَرَ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ [سقط من الميمية].

(۲۳۲۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۶۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ هَلْ لَكَ فِي رَبِيبَةٍ لَنَا فَتَكْفَلَهَا قَالَ أَرَاهَا زَيْنَبٌ ثُمَّ جَاءَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا فَعَلْتَ الْجَارِيَةَ قَالَ تَرَكْتُهَا عِنْدَ أُمِّهَا قَالَ فَمَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْامِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمَّ عَلَيَّ خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ [صححه ابن حبان (۷۹۰، ۵۵۲۶)۔ قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۵۰۵۵، الترمذی: ۳۴۰۳)۔ قال شعيب: حسن على اختلاف فى اسناده]، [راجع: ۲۴۲۱۷]، [سقط من الميمية]۔

(۲۳۲۶۲) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے، کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے، نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں، نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ ظَنْرًا لَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَجِيءٌ مَا جِئْتُ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْامِي قَالَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عِنْدَ مَنْامِكَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ [راجع: ۲۴۲۱۷]، [سقط من الميمية]۔

(۲۳۲۶۷) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے، کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے، نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں، نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۲۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اقْرَأْ عِنْدَ مَنْامِكَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ [انظر ما بعده]، [سقط من الميمية]۔

(۲۳۲۶۸) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو

اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَرُوقَةَ الْأَشْجَعِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لِرَجُلٍ أَقْرَأَ عِنْدَ مَنْامِكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ [راجع ما قبله] [سقط من الميمينية]

(۲۳۲۶۹) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو

اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

مُسْنَدُ الْوَازِعِ وَقَيْلِ الزَّارِعِ بْنِ عَامِرِ الْعَبْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت وازع یا زارع بن عامر عبدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ هِنْدَ بِنْتَ الْوَازِعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ

الْوَازِعَ يَقُولُ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَشْجَ الْمُنْدِرَ بْنَ عَائِدٍ أَوْ عَائِدَ بْنَ الْمُنْدِرِ وَمَعَهُمْ

رَجُلٌ مُصَابٌ فَانْتَهَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبُوا مِنْ

رَوَاحِلِهِمْ فَاتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَلُوا يَدَهُ ثُمَّ نَزَلَ الْأَشْجُ فَعَقَلَ رَاحِلَتَهُ وَأَخْرَجَ عَيْبَتَهُ فَفَتَحَهَا

فَأَخْرَجَ ثَوْبَيْنِ أبيضين مِنْ ثِيَابِهِ فَلَبَسَهُمَا ثُمَّ أتى رَوَاحِلَهُمْ فَعَقَلَهَا فَأتى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَشْجُ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ أَنَا تَخَلَّفْتُهُمَا أَوْ جَبَلْنِي اللَّهُ عَلَيْهِمَا قَالَ بَلِ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى

خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ الْوَازِعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مَعِيَ خَالًا لِي مُصَابًا فَادْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ آيْنَهُ هُوَ

آتَيْتَنِي بِهِ قَالَ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْأَشْجُ الْبَسْتُهُ ثَوْبَيْهِ فَآتَيْتُهُ فَأَخَذَ مِنْ وَرَائِهِ يَرْفَعُهُمَا حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ

إِبْطِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِظَهْرِهِ فَقَالَ أُخْرِجْ عَدُوَّ اللَّهِ فَوَلَّى وَجْهَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ بِنَظَرِ رَجُلٍ صَاحِحٍ [اسناده ضعيف]

قال الألبانى: حسن (ابو داود: ۵۲۲۵) [سقط من الميمينية]

(۲۳۲۷۰) حضرت وازع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور اشج (منذر بن عائد یا عائد بن منذر) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے ہمارے ساتھ دوسرے لوگوں میں ایک بیمار آدمی بھی تھا وہ لوگ جب نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو انہیں دیکھتے ہی اپنی

سوار یوں سے چھلانگیں لگائیں اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے دست مبارک کو بوسہ دینے لگے جبکہ اشج نے اتر کر

پہلے اپنی سواری کو رسی سے باندھا اپنا سامان نکال کر اسے کھولا اس میں سے دو سفید کپڑے نکال کر انہیں زیب بدن کیا اور

لوگوں کی سواریوں کو بھی رسی سے باندھا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے اشج! تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جو اللہ کو پسند ہیں بردباری اور وقار انہوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! میری یہ دونوں عادتیں مصنوعی ہیں یا اللہ نے فطری طور پر مجھ میں رکھ دی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے فطری طور پر تمہارے اندر انہیں رکھ دیا ہے، انہوں نے یہ سن کر کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے فطری طور پر ایسی خوبیاں عطا فرمائیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔

پھر وازع نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے ماموں بھی آئے ہیں لیکن وہ بیمار رہتے ہیں، آپ ان کے لئے اللہ سے دعاء کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ کہاں ہیں؟ انہیں میرے پاس لاؤ، چنانچہ میں نے اسی طرح کیا جیسے اشج نے کیا تھا کہ انہیں صاف ستھرے کپڑے پہنائے اور نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، نبی ﷺ نے انہیں پیچھے سے پکڑ کر ان کے ہاتھ اتنے بلند کئے کہ ہم ان کی بغل کی سفیدی دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے ان کی پشت پر ایک ضرب لگا کر فرمایا اے دشمنِ خدا! نکل جا، اس نے جب چہرہ پھیر کر دیکھا تو وہ بالکل صحیح اور تندرست آدمی کی طرح دیکھ رہا تھا۔

مُسْنَدُ أَبِي أَمَامَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلِ أَحَدِ بَنِي حَارِثَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْتَطِعُ رَجُلٌ حَقَّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَ وَإِنْ كَانَ سِوَاكَ مِنْ أَرَاكِ [راجع: ۲۲۵۹۴]، [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۷۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک مسواک ہی ہو۔

(۲۴۲۷۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ [راجع: ۲۲۵۹۴]، [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۷۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے۔

(۲۴۲۷۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

الْجَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ قَالُوا وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَ وَإِنْ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكَ يَقُولُهَا ثَلَاثًا [راجع: ۲۲۵۹۴].
[سقط من الميمنية].

(۲۳۲۷۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔

(۲۴۲۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ يَعْنَى ابْنِ كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِدَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۴۱۱۸، ابو داود: ۴۱۶۱)]. قال شعيب: اسنادہ حسن.

(۲۳۲۷۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فطری سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

بَقِيَّةُ مُسْنَدِ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو جہیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۷۵) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالََا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَعَثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ إِلَيَّ أَبِي جُهَيْمِ الْأَنْصَارِيِّ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ الرَّجُلِ وَهُوَ يُصَلِّي كَانَ لَأَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ لَمْ يَأْذِرْ عَامًا أَوْ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا خَيْرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۱۷۶۸۱]. [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۷۵) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کے پاس وہ حدیث پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق سن رکھی تھی، انہوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ چالیس... تک کھڑا رہے، یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فرمایا، مہینے یا سال فرمایا؟

(۲۴۲۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ إِلَيَّ أَبِي جُهَيْمِ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيمَنْ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَأَنْ يَقُومَ فِي مَقَامِهِ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي فَلَا أَدْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا [راجع: ۱۷۶۸۱]. [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۷۶) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کے پاس وہ حدیث پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق سن رکھی تھی، انہوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ چالیس..... تک کھڑا رہے، یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فرمایا، مہینے یا سال فرمایا؟

(۲۴۲۷۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجُ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ثِقَةً فِيمَا بَلَغَنِي عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ نَحْوَ بَنِي جَمَلٍ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ أَحْصَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَضَحَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ [راجع: ۱۷۶۸۲]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۷۷) عمیر "جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں" کہتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یسار "جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے" حضرت ابو جہیم بن حارث رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، بنی جمل کی طرف سے آ رہے تھے کہ راستے میں ایک آدمی سے ملاقات ہو گئی، اس نے سلام کیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہیں دیا، بلکہ ایک دیوار کی طرف متوجہ ہوئے اور چہرے اور ہاتھوں پر اس سے تیمم کیا اور پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

بَقِيَّةُ مُسْنَدِ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ رضي الله عنه

حضرت ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۷۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ ثُمَّ أَتَى بِكُرْسِيِّ خَلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَاتَمَّ آخِرَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَرَاهُ رَأَى خَشْبًا أَسْوَدَ حَسِبَهُ حَدِيدًا [راجع: ۲۱۰۳۳]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۷۸) حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک مسافر آپ کے پاس اپنے دین کے متعلق پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہے جو اپنے دین کے متعلق کچھ نہیں جانتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہو گئے، ایک کرسی لائی گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھ گئے، اور مجھے وہ باتیں سکھانے

لگے جو اللہ نے انہیں سکھائی تھیں، پھر اپنے خطبے کی طرف آئے اور اسے مکمل کیا۔

(٢٤٢٧٩) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخُطُّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ٢١٠٣٣] [سقط من الميمية].

(٢٣٢٤٩) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو زہیر ثقفی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی بقیہ حدیث

(٢٤٢٨٠) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أُمِّيَّةَ بِنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ بِالنَّبَاوَةِ أَوْ بِالنَّبَاوَةِ مِنَ الطَّائِفِ يُوْشِكُ أَنْ تَعْلَمُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَوْ خِيَارِكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالشَّاءِ الْحَسَنِ وَالشَّاءِ السَّيِّئِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ [سقط من الميمية].

(٢٣٢٨٠) ابو بکر بن ابی زہیر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو زمانہ نبوت میں طائف میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے لوگو! عنقریب تم اہل جنت اور اہل جہنم یا اچھوں اور بروں میں امتیاز کر سکو گے، ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی اچھی اور بری تعریف کے ذریعے کیونکہ تم لوگ ایک دوسرے کے متعلق زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ

عبد اللہ بن کعب کی اپنے چچا سے روایت

(٢٤٢٨١) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ كَعْبَ بْنَ الْأَشْرَفِ كَانَ يَهْجُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ أَنْ يَبْعَثَ إِلَى خَمْسَةِ نَفَرٍ فَأَتَوْهُ وَهُوَ فِي مَجْلِسِ قَوْمِهِ فِي الْعَوَالِي فَلَمَّا رَأَاهُمْ ذَعَرَ مِنْهُمْ قَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا إِلَيْكَ لِحَاجَةٍ فَقَالَ فَلْيَدْنُ إِلَيَّ بَعْضُكُمْ فَلْيَحْدِثْنِي بِحَاجَتِهِ فَدَنَا مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا جِئْنَاكَ لِتَبِيْعَكَ أَذْرُعَانَا قَالَ وَوَاللَّهِ إِنْ فَعَلْتُمْ لَقَدْ جَهَدْتُمْ مِنْذُ نَزَلِ هَذَا الرَّجُلُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ أَوْ قَالَ بِكُمْ فَوَاعِدُوهُ أَنْ يَأْتُوهُ بَعْدَ هَذِهِ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَجَاوَوْهُ فَقَامَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ أَمْرَاتُهُ مَا جَاءَكَ هَذَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ لِشَيْءٍ مِمَّا تُحِبُّ قَالَ إِنَّهُمْ قَدْ حَدَّثُونِي بِحَاجَتِهِمْ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُمْ اعْتَنَقَهُ أَبُو عَبْسٍ وَعَلَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ بِالسَّيْفِ وَطَعَنَهُ

فِي خَاصِرَتِهِ فَقَتَلُوهُ فَلَمَّا أَصْبَحَتِ الْيَهُودُ غَدَوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قُتِلَ سَيِّدُنَا غِيلَةً
فَذَكَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَهْجُوهُ فِي أَشْعَارِهِ وَمَا كَانَ يُؤْذِيهِ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ كِتَابًا قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْكِتَابُ مَعَ عَلِيٍّ [سقط من الميمية].

(۲۳۲۸۱) عبد اللہ بن کعب کی اپنے چچا سے روایت ہے کہ کعب بن اشرفؓ کی شان میں گستاخی کے اشعار کہا کرتا تھا
نبیؐ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو حکم دیا کہ اس کی طرف پانچ آدمیوں کی ایک جماعت بھیجیں وہ لوگ کعب کے پاس پہنچے
وہ مقام ”عوالی“ میں اپنی قوم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا انہیں دیکھ کر وہ گھبرا گیا اور ان سے کہنے لگا کہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے
بتایا کہ ہم تمہارے پاس ایک ضرورت سے آئے ہیں کعب نے کہا کہ پھر تم میں سے ایک آدمی میرے قریب آ جائے اور اپنی
ضرورت بیان کرے چنانچہ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس سے کہا کہ ہم تمہیں اپنی زرہیں بیچنے کے لئے آئے ہیں اس نے کہا
واقعی تم یہ تک کرنے پر مجبور ہو گئے جب سے یہ آدمی تمہارے پاس آیا ہے تم اس وقت سے مشقت میں پڑ گئے ہو بہر کیف
انہوں نے اس سے یہ طے کر لیا کہ وہ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد اس کے پاس آئیں گے۔

چنانچہ رات ہونے پر جب وہ لوگ کعب کے پاس پہنچے تو کعب ان سے ملنے کے لئے نکلا اس کی بیوی نے اس سے کہا
کہ یہ لوگ اس وقت کوئی اچھا ارادہ لے کر نہیں آئے کعب نے کہا کہ انہوں نے میرے سامنے اپنی ضرورت بیان کر دی تھی
جب وہ ان کے قریب پہنچا تو ابو عبسؓ نے اس کو گردن سے پکڑا اور محمد بن مسلمہؓ اس پر تلوار لے کر چڑھ گئے اور اس کی
کوکھ میں نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا صبح ہوئی تو یہودی لوگ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے سردار کو
دھوکے سے کسی نے قتل کر دیا ہے نبیؐ نے انہیں وہ تمام اشعار یاد دلوائے جن سے وہ نبیؐ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور
نبیؐ کو ایذا دیتا تھا پھر نبیؐ نے انہیں دعوت دی کہ اپنے اور ان کے درمیان ایک معاہدہ لکھ لیں راوی کہتے ہیں کہ وہ
دستاویز حضرت علیؓ کے پاس تھی۔

(۲۴۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحَقِيقِ بِخَيْبَرَ نَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ [سقط من الميمية].

(۲۳۲۸۲) ابن کعب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبیؐ نے جب خیبر کی طرف ابن ابی الحقیق کے پاس ایک دستہ روانہ فرمایا
تو اسے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا۔

(۲۴۲۸۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ [سقط من الميمية].

(۲۳۲۸۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

سادس عشر الأنصار

مُسْنَدُ الثَّلَبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْعَنْبَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت تلب بن ثعلبه عنبری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَعْنَى الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْعَنْبَرِيِّ ابْنِ الثَّلَبِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يُضْمَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي كَذَا قَالَ غُنْدَرُ ابْنُ الثَّلَبِ وَإِنَّمَا هُوَ ابْنُ الثَّلَبِ وَكَانَ شُعْبَةُ فِي لِسَانِهِ شَيْءٌ يَعْنِي لُثْغَةً وَلَعَلَّ غُنْدَرًا لَمْ يَفْهَمْ عَنْهُ [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۸۴) حضرت تلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی غلام میں اپنی ملکیت کا حصہ آزاد کر دیا، تو نبی ﷺ نے اسے دوسرا حصہ آزاد کرانے کا ضامن نہیں بنایا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ثابت بن ودیعہ انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۲۴۲۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسَخَّتٌ وَاللَّهِ أَعْلَمُ [راجع: ۱۸۰۹۷]، [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۸۵) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گاوہ شکار کر کے لایا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

مُسْنَدُ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ الْمُطَّلِبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت رکانہ بن عبد یزید مطلبی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِذَلِكَ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ هُوَ مَا أَرَدْتَ [صححه الحاكم ((المستدرک)) (۱۹۹/۲) قال الترمذی: لا

نعرفه الا من هذا الوجه وقال البخاری: فيه اضطراب قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۲۲۰۸، الترمذی: ۱۱۷۷، ابن

[ماجة: ۲۰۵۱] . [سقط من الميمنية] .

(۲۳۲۸۶) حضرت ركانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ’طلاق البتہ‘ دے دی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اس سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ انہوں نے عرض کیا ایک طلاق دینے کا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کھا کر کہو، انہوں نے قسم کھا کر کہا (کہ میرا یہی ارادہ تھا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نیت کے مطابق طلاق ہوئی۔

(۲۴۲۸۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ جَرِيرٍ بِهِ [سقط من الميمنية] .

(۲۳۲۸۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الْجَارُودِ الْعَبْدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت جارود عبدی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۲۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَدَمِيِّ عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قُلْتُ أَوْ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّقْطَةُ نَجِدُهَا قَالَ أَنْشُدْهَا وَلَا تَكْتُمُ وَلَا تُغَيِّبُ فَإِنْ وَجَدْتَ رَبَّهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَمَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ [راجع: ۲۱۰۳۴، ۲۱۰۳۵، ۲۱۰۳۷، ۲۱۰۳۸، ۲۱۰۳۹، ۲۱۰۴۰]، [سقط

من الميمنية] .

(۲۳۲۸۸) حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یا کسی اور آدمی نے بارگاہ نبوت میں اور گمشدہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ تمہیں مل جائے تو اس کا اعلان کرو، اسے چھپاؤ اور نہ غائب کرو، اگر کوئی اس کی شناخت کر لے تو اسے دے دو، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے، وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

(۲۴۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ [سقط من الميمنية] .

(۲۳۲۸۹) حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی لپٹ ہوتی ہے اس کے قریب بھی نہ جانا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ضحاک بن قیس فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۹۰) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ كَتَبَ إِلَى قَيْسِ بْنِ الْهَيْثَمِ حِينَ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ وَفِتْنًا كَقَطْعِ الدُّخَانِ يَمُوتُ فِيهَا قَلْبُ

الرَّجُلِ كَمَا يَمُوتُ بَدَنُهُ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ فِيهَا أَقْوَامٌ خَلَاقَهُمْ وَدِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ وَإِنَّ يَزِيدَ بْنَ مَعَاوِيَةَ قَدْ مَاتَ وَأَنْتُمْ إِخْوَتُنَا وَأَشِقَاؤُنَا فَلَا تَسْبِقُونَا بِشَيْءٍ حَتَّى نَخْتَارَ لَأَنْفُسِنَا [راجع: ۱۵۸۴۵]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۹۰) حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یزید کا انتقال ہوا تو حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے قیس بن یثم کے نام خط میں لکھا سلام علیک، اما بعد! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے فتنے اس طرح آئیں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے ہوتے ہیں، کچھ فتنے ایسے ہوں گے جو دھوئیں کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، ان فتنوں میں انسان کے جسم کی طرح اس کا دل بھی مر جائے گا، انسان صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا، اسی طرح شام کو مؤمن اور صبح کو کافر ہوگا، لوگ اپنے اخلاق اور دین کو دنیا کے تھوڑے سے ساز و سامان کے بدلے بیچ دیا کریں گے۔

اور یزید بن معاویہ فوت ہو گیا ہے، تم لوگ ہمارے بھائی اور ہمارے سگے ہو، اس لئے تم ہم پر سبقت لے جا کر کسی حکمران کو منتخب نہ کر لینا، یہاں تک کہ ہم خود اپنے لیے کسی کو منتخب کر لیں۔

مُسْنَدُ عَلْقَمَةَ بْنِ رِمَّةَ الْبَلَوِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت علقمہ بن رمثہ بلوی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ قَيْسٍ الْبَلَوِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ رِمَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرُوَ بْنَ الْعَاصِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَنَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عَمْرًا قَالَ فَتَدَا كَرْنَا كُلٌّ مِنْ أَسْمِهِ عَمْرُو قَالَ فَنَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عَمْرًا قَالَ ثُمَّ نَعَسَ الثَّلَاثَةَ فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عَمْرًا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ عَمْرُو هَذَا قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قُلْنَا وَمَا شَأْنُهُ قَالَ كُنْتُ إِذَا نَدَبْتُ النَّاسَ إِلَى الصَّدَقَةِ جَاءَ فَأَجْزَلَ مِنْهَا فَأَقُولُ يَا عَمْرُو أَنَّى لَكَ هَذَا قَالَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَصَدَقَ عَمْرُو إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا كَثِيرًا قَالَ زُهَيْرُ بْنُ قَيْسٍ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا لَزَمَنَ هَذَا الْإِدْيَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا كَثِيرًا حَتَّى أَمُوتَ [سقط من الميمينية].

(۲۴۲۹۱) حضرت علقمہ بن رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا پھر خود ایک دستہ کے ساتھ روانہ ہوئے ہم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے دوران سفر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آئی پھر ہوشیار ہو کر فرمایا عمرو پر اللہ کی رحمت نازل ہو یہ سن کر ہم لوگ عمرو نام کے تمام افراد کو ذہن میں لانے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ اونگھ آئی۔ پھر

ہوشیار ہو کر فرمایا عمرو پر اللہ کی رحمت نازل ہو، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر ہم نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ عمر و کون ہے؟ فرمایا عمرو بن عاص، ہم نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں جب بھی لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دیتا تھا وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ عمرو! یہ کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتے کہ اللہ کی طرف سے اور عمرو نے سچ کہا، کیونکہ اللہ کے پاس خیر کثیر ہے۔

زہیر بن قیس کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے سوچ لیا کہ مرتے دم تک اس شخص کے ساتھ رہوں گا جس کے حوالے سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ کے پاس خیر کثیر ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ الْحَنْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی بن شیبان حنفی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ شَيْبَانَ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيمُ صَلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ [راجع: ۱۶۳۹۳]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۹۲) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کو نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود کے درمیان اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا۔

(۲۴۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَرَدًّا خَلْفَ الصَّفِّ فَوَقَّفَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْصَرَفَ الرَّجُلُ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ لَهُ اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ فَلَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ [راجع: ۱۶۴۰۶]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۹۳) حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے، تو نبی ﷺ ٹھہر گئے، جب وہ آدمی بھی نماز سے فارغ ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی نماز از سر نو پڑھو، کیونکہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑے ہوئے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

(۲۴۲۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّقْرِيُّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صَلْبَهُ فِي رُكُوعِهِ وَفِي سُجُودِهِ [راجع: ۱۶۳۹۳]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۹۳) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کو نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود کے

درمیان اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ النَّمِرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن تغلب نمری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۲۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى نَاسًا وَمَنَعَ نَاسًا فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَحَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنِّي أُعْطِيتُ نَاسًا وَتَرَكَتُ نَاسًا فَعَتَبُوا عَلَيَّ وَإِنِّي لِأُعْطِي الْعَطَاءَ الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ وَإِنَّمَا أُعْطِيهِمْ لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْهَلَعِ وَالْجَزَعِ وَأَمْنَعُ قَوْمًا لِمَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ عَمْرُو فَمَا يَسْرُنِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُرُ النَّعَمِ [راجع: ۲۰۹۴۸]، [سقط من الميمنية].

(۲۴۲۹۵) حضرت عمرو بن تغلب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس کوئی چیز آئی، نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو وہ دے دی اور کچھ لوگوں کو چھوڑ دیا، بعد میں نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو نبی ﷺ نے چھوڑ دیا ہے، وہ کچھ خفا ہیں اور باتیں کر رہے ہیں، تو نبی منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا میں کچھ لوگوں کو دے دیتا ہوں اور کچھ لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں، حالانکہ جسے چھوڑ دیتا ہوں، وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جسے دیتا ہوں، میں کچھ لوگوں کو صرف اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دل بے صبری اور بخل سے لبریز ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کو اس غنا اور خیر کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہوتی ہے، ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے، میں اس وقت نبی ﷺ کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا، مجھے پسند نہیں کہ نبی ﷺ کے اس کلمے کے عوض مجھے سرخ اونٹ بھی ملیں۔

(۲۴۲۹۶) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفِيضَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ الْقَلَمُ وَتَفْشُوَ التَّجَارَةُ قَالَ قَالَ عَمْرُو فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَبِيعُ الْبَيْعَ فَيَقُولُ حَتَّى اسْتَأْمَرَ تاجرَ بَنِي فُلانٍ وَيُلْتَمَسُ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ وَلَا يُوْجَدُ [سقط من الميمنية]. [صححه الحاكم (۷۷/۲). قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۴۴/۷)].

(۲۴۲۹۶) حضرت عمرو بن تغلب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا علامات قیامت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مال و دولت خوب پھیل اور بڑھ جائے گا، قلم کا ظہور ہوگا اور تجارت خوب وسیع ہو جائے گی، عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی خرید و فروخت کرے گا تو کہے گا کہ پہلے میں بنو فلاں کے تاجروں سے مشورہ کر لوں اور ایک بڑے محلے میں کاتب کو تلاش کیا جائے گا لیکن وہ نہیں ملے گا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۲۹۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ابْنُ سَبْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي لِأَقُومَ فَقَالَ أَقْعُدْتُمْ قَالَ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي لِأَقُومَ فَقَالَ أَقْعُدْ فَقَالَ الثَّالِثَةُ فَقُلْتُ مِمَّنْ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ حِمِيرٍ [سقط من الميمية].

(۲۴۲۹۷) حضرت عمرو بن مرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین مجلس میں سے جس کا تعلق قبیلہ معد سے ہو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے میں نے کھڑے ہونے کے لئے اپنے کپڑے سمیٹے تو نبی ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو پھر دوبارہ اعلان فرمایا تین مرتبہ اسی طرح ہوا بالآخر نبی ﷺ سے میں نے پوچھ ہی لیا کہ یا رسول اللہ! ہم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ حمیر سے۔

(۲۴۲۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ سَمِعْتُ عَمْرًا بْنَ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ فَقُمْتُ فَقَالَ أَقْعُدْ فَصَنَعَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلِّ ذَلِكَ أَقُومُ فَيَقُولُ أَقْعُدْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قُلْتُ مِمَّنْ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتُمْ مَعَشَرَ قُضَاعَةَ مِنْ حِمِيرٍ قَالَ عَمْرٌو فَكُتِمْتُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْدُ عِشْرِينَ سَنَةً [سقط من الميمية].

(۲۴۲۹۸) حضرت عمرو بن مرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین مجلس میں سے جس کا تعلق قبیلہ معد سے ہو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے میں نے کھڑے ہونے کے لئے اپنے کپڑے سمیٹے تو نبی ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو پھر دوبارہ اعلان فرمایا تین مرتبہ اسی طرح ہوا بالآخر نبی ﷺ سے میں نے پوچھ ہی لیا کہ یا رسول اللہ! ہم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ حمیر سے۔

(۲۴۲۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الْخُمْسَ وَأَذَيْتُ زَكَاةَ مَالِي وَصُمْتُ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا وَنَصَبَ إِصْبَعِيهِ مَا لَمْ يَعْقُ وَالِدَائِهِ [سقط من الميمية].

(۲۴۲۹۹) حضرت عمرو بن مرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بات

کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں، زکوٰۃ ادا کرتا ہوں، ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ان اعمال پر ثابت قدم رہتے ہوئے فوت ہوگا وہ قیامت کے دن انبیاء کرام ﷺ، صدیقین رضی اللہ عنہم اور شہداء رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس طرح ہوگا یہ کہہ کر نبی ﷺ نے اپنی انگلی کو کھڑا کر کے اشارہ کیا، تا وقتیکہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔

(۲۴۳۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّانِي عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ وَالٍ يُغْلِقُ بَابَهُ عَنْ ذِي الْخَلَّةِ وَالْحَاجَةِ وَالْمَسْكِنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَّتِهِ وَمَسْكِنَتِهِ [راجع: ۱۸۱۹۶] [سقط من الميمية].

(۲۳۳۰۰) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے معاویہ! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو حکمران یا والی ضرورت مندوں، فقیروں اور مسکینوں کے سامنے اپنے دروازے بند رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات، اور فقر و مسکنت کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے، (چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ایک آدمی کو مقرر کر دیا)۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ ”جو کہ آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام تھے“ کی حدیثیں

(۲۴۳۰۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قَنْفُذٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي رَافِعًا بَطْنَ كَفِّهِ [سقط من الميمية].

(۲۳۳۰۱) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ”احجار الزیت“ نامی جگہ پر (جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر) دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۴۳۰۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قَنْفُذٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ كُنْتُ أُرْعَى بِذَاتِ الْجَيْشِ فَأَصَابَتْنِي خِصَاصَةٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِبَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلُّونِي عَلَى حَائِطٍ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَطَعْتُ مِنْهُ أَقْنَاءً فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَّتِي فَأَعْطَانِي قِنَاقًا وَاحِدًا وَرَدَّ سَائِرَهُ إِلَى أَهْلِهِ [سقط من الميمية].

(۲۳۳۰۲) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے آقا کے ساتھ ہجرت کے ارادے سے آ رہا تھا، جب ہم مدینہ منورہ کے

قریب پہنچے تو میرے آقا مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے اور مجھے اپنی سواری کے پاس چھوڑ گئے، کچھ دیر بعد مجھے سخت قسم کی بھوک نے ستایا، اسی اثناء میں مدینہ منورہ سے باہر آنے والا ایک آدمی میرے پاس سے گذرا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم مدینہ کے اندر چلے جاؤ اور اس کے کسی باغ میں سے پھل توڑ کر کھا لو، چنانچہ میں ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں سے دو خوشے اتارے، اتنی دیر میں باغ کا مالک بھی آ گیا، وہ مجھے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میرا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے مجھے ایک خوشہ دے کر باقی اس کے مالک کو لوٹا دیا۔

(۲۴۳.۳) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْدِدَ لَهُ لَحْمًا قَالَ فَجَاءَ مَسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ قَالَ فَعَلِمَ بِي فَضَرَبَنِي قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ أَطْعَمَ طَعَامِي مِنْ غَيْرِ أَنْ أَمَرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا [سقط من اليمينية].

(۲۴۳.۳) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے میرے آقا نے گوشت کے ٹکڑے بنانے کا حکم دیا، اسی دوران ایک مسکین آیا تو میں نے اس میں سے کچھ کھانے کے لئے اسے بھی دے دیا، آقا کو معلوم ہوا تو اس نے مجھے مارا، میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ اس نے میری اجازت کے بغیر میرا کھانے کسی کو اٹھا کر دے دیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کا اجر تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ فَرُورَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغَطَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳.۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ فَرُورَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَهْتَ يَوْمِيكُمْ وَيَوْمِي هَمْدَانَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَنَاءُ الْأَهْلِ وَالْعَشِيرَةِ قَالَ أَمَا إِنَّهُ خَيْرٌ لِمَنْ اتَّقَى مِنْكُمْ [سقط من اليمينية].

(۲۴۳.۴) حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اپنے دونوں دن اور ہمدان کے دن ناپسند سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! گھر اور خاندان والے ہی برباد ہوتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کے لئے ہے جو تم میں سے متقی ہو۔

(۲۴۳.۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ فَرُورَةَ بْنِ مُسَيْكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضٌ سَبًّا أَوْ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بَأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ تَشَاءُ مِ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ وَتَيَمَّنُ سِتَّةً فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مِ

فَعَلَّكَ وَلَحْمٍ وَعَسَّانُ وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ تَيَمَّنُوا فَلَا زُدَّ وَكِنْدَةٌ وَمَذْحِجٌ وَحَمِيرٌ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَأَنْمَارٌ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارٌ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خَشَعَمٌ وَبَجِيلَةٌ [سقط من الميمنية].

(۲۳۳۰۵) حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا تو ایک آدمی کو یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ! سب اسی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، لحم، غسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے ازد، کندہ، مذحج، حمیر، اشعریین اور انمار ہیں سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ کہ خشم اور بجیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۳۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِيَةَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُ بِمُقْبِلِ قَوْمِي مُدْبِرَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَاتِلِ بِمُقْبِلِ قَوْمِكَ مُدْبِرَهُمْ فَلَمَّا وَكَيْتُ دَعَانِي فَقَالَ لَا تُقَاتِلُهُمْ حَتَّى تَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ سَبَأُ أَوَادٍ هُوَ أَجَلٌ هُوَ قَالَ لَا بَلْ هُوَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ وَلَدَ لَهُ عَشْرَةٌ فَيَأْمَنُ سِتَّةً وَتَشَاءُ مَ أَرْبَعَةٌ تِيَامَنُ الْأَزْدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَحَمِيرٌ وَكِنْدَةٌ وَمَذْحِجٌ وَأَنْمَارٌ الَّذِينَ يَقَالُ مِنْهُمْ بَجِيلَةٌ وَخَشَعَمٌ وَتَشَاءُ مَ لَحْمٌ وَجَذَامٌ وَعَامِلَةٌ وَعَسَّانُ [سقط من الميمنية].

(۲۳۳۰۶) حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی قوم کے پیچھے رہ جانے والوں سے قتال نہ کروں ان لوگوں کے ساتھ جو آگے بڑھ گئے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں؟ جب میں پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا قتال کی بجائے ان لوگوں کو پہلے دعوت دینا جو اس پر لبیک کہے اسے قبول کر لینا اور جو لبیک نہ کہے اس کے متعلق جلد بازی نہ کرنا جب تک کہ مجھے بتانا دینا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب اسی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، لحم، غسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے ازد، کندہ، مذحج، حمیر، اشعریین اور انمار ہیں سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ کہ خشم اور بجیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۳۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغَطَفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقَاتِلُ مَنْ أَدْبَرَ مِنْ قَوْمِي بِمَنْ أَقْبَلَ مِنْهُمْ قَالَ بَلَى ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذِنَ لِي فِي قِتَالِهِمْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ أَنْزَلَ اللَّهُ فِي سَبَائِمَا أَنْزَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَأَرْسَلَ إِلَى مَنْزِلِي فَوَجَدَنِي قَدْ سِرْتُ فَرُدِدْتُ فَلَمَّا آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ قَاعِدًا وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ قَالَ فَقَالَ بَلْ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَجَابَ فَأَقْبَلُ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا تَعَجَلْ عَلَيْهِ حَتَّى تُحَدِّثَ إِلَيَّ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبَابِ أَرْضِ هِي أَوْ امْرَأَةٍ قَالَ لَيْسَتْ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ فْتِيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةً وَتَشَائِمَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةً فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مُوَا فَلَحْمٌ وَجَذَامٌ وَغَسَّانٌ وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ تِيَامَنُوا فَلَا زُدُّ وَكِنْدَةٌ وَحَمِيرٌ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَأَنْمَارٌ وَمَذْحَجٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارٌ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خَشْعَمٌ وَبَجِيلَةٌ [سقط من الميمية].

(۲۳۳۰۷) حضرت فروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی قوم کے پیچھے رہ جانے والوں سے قتال نہ کروں ان لوگوں کے ساتھ جو آگے بڑھ گئے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں پھر میرے ذہن میں ایک اور بات آئی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل سبا ان سے زیادہ طاقتور اور سخت لوگ ہیں، نبی ﷺ نے مجھے ان سے قتال کرنے کی اجازت دے دی جب میں نبی ﷺ کے پاس سے نکلتا تو اللہ تعالیٰ نے اہل سبا کے متعلق جو نازل فرمانا تھا وہ نازل فرما دیا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ اس غطفنی کا کیا بنا؟ اور میرے گھر ایک قاصد کو بھیج دیا، اسے پتہ چلا کہ میں روانہ ہو چکا ہوں تو وہ مجھے راستے سے واپس بلا کر لے آیا۔

جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ کو بیٹھے ہوئے پایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ساتھ موجود تھے، نبی ﷺ نے فرمایا قتال کی بجائے ان لوگوں کو پہلے دعوت دینا، جو اس پر لبیک کہے اسے قبول کر لینا، اور جو لبیک نہ کہے اس کے متعلق جلد بازی نہ کرنا جب تک کہ مجھے بتانہ دینا، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! سبا کسی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا، بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، لحم، غسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے ازد، کندہ، مذحج، حمیر، اشعریین، اور انمار ہیں، سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ لوگ کہ خشم اور بجیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۳۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَيْفِيُّ ثُمَّ الْمَرَادِيُّ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [سقط من الميمية]

(۲۳۳۰۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ الْمُقَدَّارِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مقدا بن اسود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَلَاعِبُ أَهْلَهُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَدَى مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ فَلَوْلَا أَنَّ ابْنَتَهُ تَحْتِي لَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَلَاعِبُ أَهْلَهُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَدَى مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ قَالَ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [انظر: ۱۶۸۴۵].

(۲۴۳۰۹) حضرت مقدا بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھیلتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مدی کا خروج ہوتا ہے جو ”آب حیات“ نہیں ہوتی؟ نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابْنَا جُوعٌ شَدِيدٌ فَتَعَرَّضْنَا لِلنَّاسِ فَلَمْ يُضِفْنَا أَحَدٌ فَاَنْطَلَقَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَعِنْدَهُ أَرْبَعُ أَعْنُرٍ فَقَالَ لِي يَا مُقَدَّادُ جَزَىءُ الْبَانِهَا بَيْنَنَا أَرْبَاعًا فَكُنْتُ أُجْزَنُهُ بَيْنَنَا أَرْبَاعًا فَاحْتَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَحَدَّثْتُ نَفْسِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آتَى بَعْضَ الْأَنْصَارِ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ وَشَرِبَ حَتَّى رَوَى فَلَوْ شَرِبْتُ نَصِيْبَهُ فَلَمْ أَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُمْتُ إِلَى نَصِيْبِهِ فَشَرِبْتُهُ ثُمَّ غَطَيْتُ الْقَدْحَ فَلَمَّا فَرَعْتُ أَخَذَنِي مَا قَدِمَ وَمَا حَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِعًا وَلَا يَجِدُ شَيْئًا فَتَسَجَّيْتُ وَجَعَلْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُ الْيَقْظَانَ وَلَا يُوقِظُ النَّائِمَ ثُمَّ آتَى الْقَدْحَ فَكَشَفَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي وَاعْتَنَّمْتُ الدَّعْوَةَ فَقُمْتُ إِلَى الشَّفْرَةِ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ آتَيْتُ الْأَعْنُرَ فَجَعَلْتُ أَجْتَسُّهَا أَيُّهَا أَسْمَنُ فَلَا تَمُرُّ يَدَيَّ عَلَى ضَرْعٍ وَاحِدَةٍ إِلَّا وَجَدْتُهَا حَافِلًا فَحَلَبْتُ حَتَّى مَلَأْتُ الْقَدْحَ ثُمَّ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ بَعْضُ سَوَاتِكَ يَا مُقَدَّادُ مَا الْخَبْرُ قُلْتُ اشْرَبْ ثُمَّ الْخَبْرَ فَشَرِبَ حَتَّى رَوَى ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ فَقَالَ مَا الْخَبْرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَذِهِ بَرَكَةٌ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فَهَلَّا أَعْلَمْتَنِي حَتَّى نَسُقِيَ صَاحِبِيْنَا فَقُلْتُ إِذَا أَصَابْتَنِي وَإِيَّاكَ الْبَرَكَةُ فَمَا أَبَالِي مَنْ أَخْطَأْتُ [صححه مسلم

(۲۳۳۱۰) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے دو ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمیں سخت بھوک لگ رہی تھی، ہم نے اپنے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا، پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں) چار بکریاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مقداد! ان بکریوں کا دودھ نکالو، اور اسے چار حصوں پر تقسیم کر لو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رات واپسی میں تاخیر ہو گئی، میرے دل میں خیال آیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی انصاری کے پاس جا کر کھاپی لیا ہوگا اور سیراب ہو گئے ہوں گے، اگر میں نے ان کے حصے کا دودھ پی لیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں اسی طرح سوچتا رہا حتیٰ کہ کھڑے ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کا دودھ پی گیا، اور پیالہ ڈھک دیا، جب میں دودھ پی چکا تو میرے دل میں طرح طرح کے خیالات ابھرنے لگے اور میں سوچنے لگا کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کی حالت میں تشریف لائے اور انہیں کچھ نہ ملا تو کیا ہوگا؟ میں نے اپنی چادر اوڑھ لی اور اپنے ذہن میں یہ خیالات سوچنے لگا، ابھی میں انہی خیالات میں تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آہستہ سے سلام کیا جو جاگنے والا تو سن لے لیکن سونے والا نہ جاگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے اس دعاء کو غنیمت سمجھا اور چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذبح کر ڈالوں، میں نے دیکھا کہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے، پھر میں نے ایک برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ وہ بھر گیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پیئے، پھر آپ کو واقعہ بتاؤں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا، پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں تو میں نے بھی اسے پی لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب وہ واقعہ بتاؤ، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ واقعہ ذکر کر دیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا، تم نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تا کہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے، میں نے عرض کیا جب آپ کو اور مجھے یہ برکت حاصل ہو گئی ہے تو اب مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کسے اس کا حصہ نہیں ملا۔

(۲۴۳۱۱) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ طُوبَى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوَدِدْنَا أَنَا رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ فَاسْتَعْصَبَ فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلَيَّ أَنْ يَتَمَنَّى مَحْضَرًا غَيْبَهُ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَدْرِي لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ كَانَ يَكُونُ فِيهِ وَاللَّهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامٌ أَكْبَهُمُ اللَّهُ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ لَمْ يُجَبِّوهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوهُ أَوْ لَا تَحْمَدُونَ اللَّهَ إِذْ أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ إِلَّا رَبَّكُمْ

مُصَدِّقِينَ لِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيِّكُمْ قَدْ كُفَيْتُمْ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
أَشَدِّ حَالٍ بَعَثَ عَلَيْهَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فِي فِتْرَةٍ وَجَاهِلِيَّةٍ مَا يَرُونَ أَنَّ دِينَنَا أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ فَجَاءَ
بِفُرْقَانٍ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرَىٰ وَالِدَهُ وَوَلَدَهُ أَوْ
أَخَاهُ كَافِرًا وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ قُلُوبَهُ لِلْإِيمَانِ يَعْلَمُ أَنَّهُ إِنْ هَلَكَ دَخَلَ النَّارَ فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حَبِيْبَهُ
فِي النَّارِ وَأَنَّهَا لِلنَّبِيِّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

(۲۳۳۱۱) جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی وہاں سے
گذرا اور کہنے لگا یہ آنکھیں کیسی خوش نصیب ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے بخدا ہماری تو یہ تمنا ہی رہی کہ جو آپ
نے دیکھا ہم نے بھی وہی دیکھا ہوتا اور جن چیزوں کا مشاہدہ آپ نے کیا ہم نے بھی ان کا مشاہدہ کیا ہوتا اس پر وہ غضبناک
ہو گئے مجھے اس پر تعجب ہوا کہ اس نے تو ایک اچھی بات کہی ہے پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انسان کو اس خواہش
پر کون سی چیز آمادہ کرتی ہے کہ وہ ان مواقع پر حاضر ہونے کی تمنا کرتا ہے جن سے اللہ نے اسے غائب رکھا اسے معلوم نہیں کہ
اگر وہ اس موقع پر موجود ہوتا تو اس کا رویہ کیا ہوتا بخدا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہیں اللہ ان کے
سینوں کے بل جہنم میں اوندھا دکھیل دے گا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا اور نہ ہی ان کی تصدیق کی۔
کیا تم اس بات پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اللہ نے تمہیں اس وقت پیدا کیا جبکہ تم صرف اپنے رب ہی کو پہچانتے ہو اور اپنے
نبی کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کرتے ہو دوسروں کے ذریعے آزمائشوں سے تمہیں بچالیا گیا ہے بخدا اللہ تعالیٰ نے اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ فترت وحی اور جاہلیت میں بھیجا جو کسی بھی نبی کی بعثت کے زمانے سے سب سے زیادہ سخت زمانہ تھا لوگ اس
زمانے میں بتوں کی پوجا سے زیادہ افضل دین کوئی دین نہیں سمجھتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرقان لے کر تشریف لائے جس کے ذریعے
انہوں نے حق اور باطل میں فرق واضح کر دیا اور والد اور اس کی اولاد کے درمیان فرق نمایاں کر دیا حتیٰ کہ ایک آدمی اپنے باپ
بیٹے یا بھائی کو کافر سمجھتا تھا اور اللہ نے اس کے دل کا تالا ایمان کے لئے کھول دیا تھا وہ جانتا تھا کہ اگر وہ کفر کی حالت میں ہی مر
گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اس لئے جب اسے یہ معلوم ہوتا کہ اس کا محبوب جہنم میں رہے گا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوتیں اور
یہ وہی چیز ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور
اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔“

(۲۴۳۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا ضَرَبَنِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَ
يَدِي ثُمَّ لَأَذَمَنِي بِشَجَرَةٍ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَقْتَلُهُ قَالَ لَا فَعُدْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ
قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ وَيَكُونَ مِثْلَكَ قَبْلَ أَنْ تَفْعَلَ مَا فَعَلْتَ [صححه البخاری (۶۸۶۵)، ومسلم (۹۵)، وابن

حَبَان (١٦٤)]. [انظر: ٢٤٣١٨، ٢٤٣٣٢، ٢٤٣٣٣].

(٢٣٣١٢) حضرت مقداد بن عمرو رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا، تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(٢٤٣١٣) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقَدَّادِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ قَالَ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا قَالَ فَاذْهَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثُ أَعْرُفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ وَتَرْفَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْلَمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ قَالَ فَاتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ مُحَمَّدُ يَا أَيُّهَا الْأَنْصَارُ فَيُتَحَفُّونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ فَاشْرَبُهَا قَالَ مَا زَالَ يُزِينُ لِي حَتَّى شَرِبْتُهَا فَلَمَّا وَعَلْتُ فِي بَطْنِي وَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَمَنِي فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ شَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ وَلَا يَرَاهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ قَالَ وَعَلَى شَمْلَةٍ مِنْ صُوفٍ كُلَّمَا رَفَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَتْ قَدَمَايَ وَإِذَا أُرْسَلْتُ عَلَى قَدَمِي خَرَجَ رَأْسِي وَجَعَلَ لَا يَجِيءُ لِي نَوْمٌ قَالَ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فَاتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ قُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَأَهْلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقِ مَنْ سَقَانِي قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا لِي فَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَاذْبَحْتُ إِلَى الْأَعْرُفِ أَجْسَهُنَّ أَيُّهُنَّ أَسْمَنُ فَأَذْبَحُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُنَّ حُفْلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ إِلَى إِيَّائِهِنَّ لَأَلِ مُحَمَّدٍ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ مَرَّةً أُخْرَى أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَتْهُ الرَّغْوَةُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا شَرِبْتُمْ شَرَابَكُمْ اللَّيْلَةَ يَا مُقَدَّادُ قَالَ قُلْتُ اشْرَبْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَأَخَذْتُ مَا بَقِيَ فَشَرِبْتُ فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى فَأَصَابَتْنِي دَعْوَتُهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أَلْقَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى سَوَاتِكَ يَا مِقْدَادُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا صَنَعْتُ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ هِدْيَةٌ إِلَّا رَحْمَةٌ مِنَ اللَّهِ إِلَّا كُنْتَ آذَنْتَنِي نَوْقًا صَاحِبِيكَ هَذَيْنِ فَيُصِيبَانِ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَاللَّيْلِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَبَالِي إِذَا أَصَبْتَهَا وَأَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ [راجع: ۲۴۳۱۰].

(۲۴۳۱۳) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دو ساتھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت چلی گئی تھی، ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ کے گھر) تین بکریاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان بکریوں کا دودھ نکالو۔ پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصہ کا دودھ پیتا اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ رات کے وقت تشریف لاتے (تو ایسے انداز میں) سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا (آپ کا سلام) سن لیتا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپ اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے۔ ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا۔ شیطان کہنے لگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے پاس آتے ہیں اور آپ کو تحفے دیتے ہیں اور آپ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی (شیطان کے اس ورغلانے کے نتیجے میں) پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب آپ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حصے کا بھی دودھ پی لیا۔ آپ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بد دعا دیں گے تو تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آ رہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے۔ انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالآخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ نے کچھ نہ پایا تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے (دل) میں کہا کہ اب آپ میرے لئے بد دعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے۔ (میں نے یہ سن کر) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذبح کر ڈالوں۔ میں نے دیکھا کہ اس کا ایک تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے۔ پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دوہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آگئی پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا

دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پیئیں۔ آپ نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا۔ پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں اور آپ کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے مقداد! یہ تیری ایک بری عادت ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا۔ تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے۔ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے)

(۲۴۳۱۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمُقَدَّادُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُذْنِيَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى تَكُونَ قِيدَ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ قَالَ فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُونُونَ فِي الْعَرَقِ كَقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ مِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْجَمَامَا [صححه مسلم (۲۸۶۴)، وابن حبان (۷۳۳۰)].

(۲۴۳۱۴) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن سورج بندوں کے اتنا قریب کر دیا جائے گا کہ وہ ایک دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا، گرمی کی شدت سے وہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہوں گے، کسی کا پسینہ اس کی ایڑیوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کی پسلیوں تک ہوگا اور کسی کا پسینہ اس کے منہ میں لگام کی طرح ہوگا۔

(۲۴۳۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَهْرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ ذُلِّ ذَلِيلٍ إِمَّا يُعِزُّهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُدَلُّهُمْ فَيَدِينُونَ لَهَا

(۲۴۳۱۵) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روئے زمین پر کوئی کچا پکا گھرا یا نہیں رہے گا جس میں اللہ اسلام کا کلمہ داخل نہ کر دے خواہ لوگ اسے عزت کے ساتھ قبول کر کے معزز ہو جائیں یا ذلت اختیار کر لیں، جنہیں اللہ عزت عطا فرمائے گا، انہیں تو کلمہ والوں میں شامل کر دے گا اور جنہیں ذلت دے گا وہ اس کے سامنے جھک جائیں گے (اور اس کے تابع فرمان ہوں گے، ٹیکس ادا کریں گے)

(۲۴۳۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ضَمُضِمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ وَعَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَأَبِي أَمَامَةَ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرَّيَّةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ [قال الألبانی: صحيح بما قبله (سنن ابو داود: ۴۸۸۹). قال شعيب: حسن].

(۲۴۳۱۶) حضرت مقداد اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب حکمران، لوگوں میں شک تلاش کرے گا تو انہیں فساد میں مبتلا کر دے گا۔

(۲۴۳۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَا أَقُولُ فِي رَجُلٍ خَيْرًا وَلَا شَرًّا حَتَّى أَنْظُرَ مَا يُخْتَمُ لَهُ يَعْنِي بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَمَا سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَلْبُ ابْنِ آدَمَ أَشَدُّ انْقِلَابًا مِنَ الْقِدْرِ إِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَيَا

(۲۴۳۱۷) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی ﷺ کی ایک حدیث سنی ہے میں کسی آدمی کے متعلق اچھائی یا برائی کا فیصلہ نہیں کرتا، کسی نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابن آدم کا دل اس ہنڈیا سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ بدلتا ہے جو خوب کھول رہی ہو۔

(۲۴۳۱۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيَّ بْنَ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُقَدَّادَ بْنَ عَمْرِو الْكِنْدِيَّ وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَادَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسَلَمْتُ لِلَّهِ أَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ [راجع: ۲۴۳۱۲].

(۲۴۳۱۸) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا، نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا، تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَمَّا نَزَلْنَا الْمَدِينَةَ عَشْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَعْنِي فِي كُلِّ بَيْتٍ قَالَ فَكُنْتُ فِي الْعَشْرَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا شَاةٌ نَتَحَرَّى لَبْنَهَا قَالَ فَكُنَّا إِذَا أَبْطَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبْنَا وَبَقِينَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيئَهُ فَلَمَّا كَانَ ذَلِكَ لَيْلَةً أَبْطَأَ عَلَيْنَا قَالَ وَرَمْنَا فَقَالَ الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَقَدْ أَطَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَاهُ يَجِيءُ اللَّيْلَةَ لَعَلَّ إِنْسَانًا دَعَاهُ قَالَ فَشَرِبْتُهُ فَلَمَّا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ جَاءَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ قَالَ فَلَمَّا شَرِبْتُهُ لَمْ أَمْ أَنَا قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ سَلَّمَ وَلَمْ يَشُدُّ نَمَّ مَالٍ إِلَى الْقَدَحِ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا أَسْكَتَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ وَثَبْتُ وَأَخَذْتُ السُّكَيْنَ وَقُمْتُ إِلَى الشَّاةِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ أَذْبَحُ قَالَ لَا أَنْتَبِي بِالشَّاةِ فَاتَيْتُهُ بِهَا فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَخَرَجَ شَيْئًا ثُمَّ شَرِبَ وَنَامَ

(۲۴۳۱۹) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ میں آئے تو نبی ﷺ نے ہمیں ایک ایک گھر میں دس دس آدمیوں میں تقسیم کر دیا، میں ان دس لوگوں میں شامل تھا جن میں نبی ﷺ بھی تھے ہمارے پاس صرف ایک ہی بکری تھی جس سے ہم دودھ حاصل کرتے تھے اگر کسی دن نبی ﷺ کو واپس پر تاخیر ہو جاتی تو ہم اس کا دودھ پی لیتے اور نبی ﷺ کے لئے بچا کر رکھ لیتے۔

ایک مرتبہ رات کو نبی ﷺ تاخیر سے واپس تشریف لائے، ہم اس وقت تک سوچے تھے چونکہ نبی ﷺ کو تاخیر زیادہ ہو گئی تھی اور میرا خیال نہیں تھا کہ نبی ﷺ واپس آئیں گے ہو سکتا ہے کسی نے نبی ﷺ کو دعوت پر بلا لیا ہو یہ سوچ کر میں نے نبی ﷺ کے لئے رکھا ہوا دودھ بھی پی لیا، لیکن رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نبی ﷺ تشریف لے آئے ادھر مجھے بھی نیند نہیں آ رہی تھی، نبی ﷺ نے اندر آ کر آہستہ سے سلام کیا اور پیالے کی طرف بڑھے، لیکن جب اس میں کچھ نظر نہ آیا تو خاموش ہو گئے پھر فرمایا اے اللہ! جو شخص آج رات ہمیں کھلائے تو اسے کھلا، یہ سن کر میں اٹھا، چھری پکڑی اور بکری کی طرف بڑھا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اسے ذبح کرنے جا رہا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح نہ کرو بلکہ اسے میرے پاس لاؤ، میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا، تھوڑا سا دودھ نکلا جسے نبی ﷺ نوش فرما کر لیٹ گئے اور سو گئے۔

(۲۴۳۲۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَدْنُو مِنْ أَمْرَائِهِ فَيَمْدِي قَالَ إِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدًا فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ قَالَ يَعْنِي يَغْسِلُهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [صححه ابن خزيمة (۲۲)، وابن حبان (۱۱۰۱)].

قال ابن عبد البر: هذا اسناد ليس بمتصل. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۲۰۷، ابن ماجه: ۵۰۵). قال شعيب:

(۲۳۳۲۰) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے "کھیلتا" ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو "آب حیات" نہیں ہوتی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصِ الْبَجَلِيِّ حَدَّثَنِي الْمُهَلَّبُ بْنُ حُجْرٍ الْبُهْرَانِيُّ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى عَمُودٍ وَلَا عُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ وَالْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا (۲۳۳۲۱) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کسی ستون، لکڑی یا درخت کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی دائیں یا بائیں بھوؤں کی جانب رکھا ہوتا تھا، عین سامنے نہیں رکھتے تھے۔

(۲۴۳۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْحُجْرِ أَوْ عَنْ أَبِي الْحُجْرِ بْنِ الْمُهَلَّبِ الْبُهْرَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ضُبَيْعَةُ بِنْتُ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى إِلَى عَمُودٍ أَوْ خَشَبَةٍ أَوْ شَيْءٍ ذَلِكَ لَا يَجْعَلُهُ نُصَبَ عَيْنَيْهِ وَلَكِنَّهُ يَجْعَلُهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْسَرِ (۲۳۳۲۲) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کسی ستون، لکڑی یا درخت کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی دائیں یا بائیں بھوؤں کی جانب رکھا ہوتا تھا، عین سامنے نہیں رکھتے تھے۔

(۲۴۳۲۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَتَعَرَّضْنَا لِلنَّاسِ فَلَمْ يُضْفِنَا أَحَدٌ فَآتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا لَهُ فَذَهَبَ بِنَا إِلَى مَنْزِلِهِ وَعِنْدَهُ أَرْبَعُ أَعْنُرٍ فَقَالَ احْتَلِبُنَّ يَا مُقَدَّادُ وَجَزْنُهُنَّ أَرْبَعَةُ أَجْزَاءٍ وَأَعْطِ كُلَّ إِنْسَانٍ جُزْأَهُ فَكُنْتُ أَفْعَلُ ذَلِكَ فَرَفَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزْأَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاحْتَبَسَ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي فَقَالَتْ لِي نَفْسِي إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آتَى أَهْلَ بَيْتِي مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَوْ قُمْتُ فَشَرِبْتُ هَذِهِ الشَّرْبَةَ فَلَمْ تَزَلْ بِي حَتَّى قُمْتُ فَشَرِبْتُ جُزْأَهُ فَلَمَّا دَخَلَ فِي بَطْنِي وَتَقَارَّ أَحَدَنِي مَا قَدِمَ وَمَا حَدَّثَ فَقُلْتُ يَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِعًا ظَمَانًا وَلَا يَرَى فِي الْقَدَحِ شَيْئًا فَتَسَجَّيْتُ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِي وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمًا يُسْمِعُ الْيَقْظَانَ وَلَا يُوقِظُ النَّائِمَ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَزِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِ مَنْ سَقَانِي وَأَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِي فَأَعْتَمْتُ دَعْوَتَهُ وَقُمْتُ فَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَذَنَوْتُ مِنَ الْأَعْنُرِ فَجَعَلْتُ أَجْسَهُنَّ أَيُّهُنَّ أَسْمَنُ لِأَذْبَحَهَا فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى صَرْعٍ إِحْدَاهُنَّ فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ فَنَظَرْتُ إِلَى الْأُخْرَى فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ فَنَظَرْتُ كُلَّهُنَّ فَإِذَا هُنَّ حُفْلٌ فَحَلَبْتُ فِي الْإِنَاءِ فَآتَيْتُهُ بِهِ فَقُلْتُ اشْرَبْ فَقَالَ الْخَبَرُ يَا مُقَدَّادُ فَقُلْتُ اشْرَبْ ثُمَّ الْخَبَرُ فَقَالَ بَعْضُ سَوَاتِكَ يَا مُقَدَّادُ

فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اشْرَبْ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى تَصَلَّعَ ثُمَّ أَخَذْتُهُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فَقُلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ بَرَكَةٌ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ أَفَلَا أَخْبَرْتَنِي حَتَّى أَسْقِيَ صَاحِبِيكَ فَقُلْتُ إِذَا شَرِبْتُ الْبَرَكَةَ أَنَا وَأَنْتَ فَلَا أَبَالِي مَنْ أَخْطَأَتْ [راجع: ۲۴۳۱۰].

(۲۴۳۲۳) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے دو ساتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمیں سخت بھوک لگ رہی تھی، ہم نے اپنے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا، پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں) چار بکریاں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مقداد! ان بکریوں کا دودھ نکالو، اور اسے چار حصوں پر تقسیم کر لو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رات واپسی میں تاخیر ہو گئی، میرے دل میں خیال آیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی انصاری کے پاس جا کر کھاپی لیا ہوگا اور سیراب ہو گئے ہوں گے، اگر میں نے ان کے حصے کا دودھ پی لیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں اسی طرح سوچتا رہا حتیٰ کہ کھڑے ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کا دودھ پی گیا، اور پیالہ ڈھک دیا، جب میں دودھ پی چکا تو میرے دل میں طرح طرح کے خیالات ابھرنے لگے اور میں سوچنے لگا کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کی حالت میں تشریف لائے اور انہیں کچھ نہ ملا تو کیا ہوگا؟ میں نے اپنی چادر اوڑھ لی اور اپنے ذہن میں یہ خیالات سوچنے لگا، ابھی میں انہی خیالات میں تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آہستہ سے سلام کیا جو جاگنے والا تو سن لے لیکن سونے والا نہ جاگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہ پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے اس دعاء کو غنیمت سمجھا اور چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذبح کر ڈالوں، میں نے دیکھا کہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے، پھر میں نے ایک برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ وہ بھر گیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصے کا دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پیئے، پھر آپ کو واقعہ بتاؤں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا، پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں تو میں نے بھی اسے پی لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب وہ واقعہ بتاؤ، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ واقعہ ذکر کر دیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا، تم نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تا کہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے، میں نے عرض کیا جب آپ کو اور مجھے یہ برکت حاصل ہو گئی ہے تو اب مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ کسے اس کا حصہ نہیں ملا۔

(۲۴۳۲۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ قَالَ جَعَلَ يَمْدَحُ عَامِلًا لِعُثْمَانَ فَعَمَدَ الْمِقْدَادُ فَجَعَلَ يَحْتُو التُّرَابَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا هَذَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

(۲۳۳۲۳) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۲۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ بَعَثَ وَفْدًا مِنَ الْعِرَاقِ إِلَى عُثْمَانَ فَجَاؤُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ الْمُقَدَّادُ يَحْثُو فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ وَقَالَ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْثُو فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ تُرَابَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَامَ الْمُقَدَّادُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ احْثُوا فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ قَالَ الزُّبَيْرُ أَمَا الْمُقَدَّادُ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ

(۲۳۳۲۵) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

(۲۴۳۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسِ الْبَكْرِيِّ قَالَ تَذَاكُرَ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَالْمُقَدَّادُ الْمَذْيَ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي رَجُلٌ مَدَّاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحْيِ أَنْ أَسْأَلَهُ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ تَحْيَى فَقَالَ لِأَحَدِهِمَا لِعَمَّارٍ أَوْ لِلْمُقَدَّادِ قَالَ عَطَاءٌ سَمَّاهُ لِي عَائِشٌ فَنَسِيَتْهُ سَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ذَاكَ الْمَذْيُ لِيَغْسِلَ ذَاكَ مِنْهُ قُلْتُ مَا ذَاكَ مِنْهُ قَالَ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ مِثْلَ وَضُوءِهِ لِلصَّلَاةِ وَيَنْضَحُ فِي فَرْجِهِ أَوْ فَرْجَهُ

(۲۳۳۲۶) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے "کھیلتا" ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو "آب حیات" نہیں ہوتی؟ مجھے خود ان سے یہ سوال پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ وَايِلِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ الْبُهَيْيَّ أَنَّ رَكْبًا وَقَفُوا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَمَدَّحُوهُ وَأَثْنُوا عَلَيْهِ وَتَمَّ الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَأَخَذَ قَبْضَةً مِنَ الْأَرْضِ فَحَثَّهَا فِي وَجُوهِ الرُّكْبِ فَقَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

(۲۳۳۲۷) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے

بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عُثْمَانَ فَاتَى عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ يَحْتُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ يَقُولُ اَمْرًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِينَا الْمَدَّاحِيْنَ اَنْ نَحْتُو فِي وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ [صححه مسلم (۳۰۰۲)]. [انظر: ۲۴۳۳۱].

(۲۳۳۲۸) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْصَرٍ قَالَ قاَمَ رَجُلٌ يُّنْسِي عَلٰى اَمِيْرِ مِنَ الْاَمْرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْتُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمْرًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْتُو فِي وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ [صححه مسلم (۳۰۰۲)].

(۲۳۳۲۹) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۳۰) قَرَأْتُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَمْرَهُ اَنْ يَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِيْهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَدْيُ مَاذَا عَلَيْهِ قَالَ عَلِيٌّ فَاِنْ عِنْدِي ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُسْتَحْيٰ اَنْ اَسْأَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضَوْءَهُ لِلصَّلَاةِ [راجع: ۲۴۳۲۰].

(۲۳۳۳۰) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھیلتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو ”آب حیات“ نہیں ہوتی؟ مجھے خود سے یہ سوال پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو ڈھونڈو اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ هَمَّامِ بْنِ

الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ [راجع: ۲۴۳۲۸].

(۲۴۳۳۱) حدیث نمبر (۲۴۳۲۸) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاؤُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّ الْمِقْدَادَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ فَضْرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَأَذَ مِنِّي بِشَجْرَةٍ فَقَالَ أَسَلِمْتُ لِلَّهِ أَقَاتِلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَقَاتِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ [راجع: ۲۴۳۱۲].

(۲۴۳۳۲) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَرَجُلٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَقْتُلُهُ أَمْ أَدَعُهُ [راجع: ۲۴۳۱۲].

(۲۴۳۳۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مَالِكُ يَعْنِي ابْنَ مِقْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَيَّارًا أَبَا الْحَكَمِ غَيْرَ مَرَّةٍ يُحَدِّثُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا يَعْنِي قُبَاءَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَنْتَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ خَيْرًا أَفَلَا تُخْبِرُونِي قَالَ يَعْنِي قَوْلَهُ فِيهِ رِجَالٌ يُجِبُونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَةِ الْإِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

(۲۴۳۳۳) محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے پاس قباء میں تشریف لائے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طہارت کے معاملے میں تم لوگوں کی تعریف کی ہے، کیا تم مجھے اس کے متعلق نہیں بتاؤ گے؟ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا ”فیہ رجال یحبون ان یتطہروا“ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے تورات میں اپنے اوپر پانی سے استنجاء کرنے کا حکم لکھا ہوا پایا ہے۔ (ہم اس پر عمل کرتے ہیں)

(۲۴۳۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَامِ بْنِ مَسْكِينٍ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَذَكَرَ حَدِيثَ الْجَارِ

(۲۴۳۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۳۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا بَكِيرُ بْنُ الْأَسَجِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَحْنُ بِخَيْرٍ أَمْ مَنْ بَعَدَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُهُمْ أَحَدًا ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدًّا أَحَدِكُمْ وَلَا نَصِيفَهُ

(۲۴۳۳۶) حضرت یوسف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم لوگ زیادہ بہتر ہیں یا جو ہمارے بعد آئیں گے وہ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر بعد والوں میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو تمہارے ایک مد یا اس کے نصف کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(۲۴۳۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُونُسَ وَأَجْلَسَنِي فِي حَجْرِهِ [راجع: ۱۶۵۱۸].

(۲۴۳۳۷) حضرت یوسف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

(۲۴۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ سَمَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَيَّ رَأْسِي [راجع: ۱۶۵۱۸].

(۲۴۳۳۸) حضرت یوسف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

(۲۴۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ سَمَّيْنِي

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ [راجع: ۱۶۵۱۹].

(۲۴۳۳۹) حضرت یوسف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔

حَدِيثُ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ رضي الله عنه

حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ وَحْشَةً قَالَ فَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ وَبِالْحَرِيِّ أَنْ لَا يَقْرَبَكَ [راجع: ۱۶۶۸۹].

(۲۴۳۴۰) حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! بعض اوقات مجھے انجانی وحشت محسوس ہوتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو یہ کلمات کہہ لیا کرو ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ“ تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی بلکہ تمہارے قریب بھی نہیں آئے گی۔

حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ رضي الله عنه

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخَيْمِرَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الزَّكَاةُ ثُمَّ نَزَلَتْ الزَّكَاةُ فَلَمْ نُنَّ عَنْهَا وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهَا وَنَحْنُ نَفَعَلُهُ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ رَمَضَانَ ثُمَّ نَزَلَ رَمَضَانُ فَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ وَلَمْ نُنَّ عَنْهُ وَنَحْنُ نَفَعَلُهُ [راجع: ۱۵۵۵۶].

(۲۴۳۴۱) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم دیتے تھے، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو ہمیں اس سے منع کیا گیا اور نہ حکم دیا گیا البتہ ہم اسے ادا کرتے رہے اور ماہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، جب ماہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ ہی روکا، البتہ ہم خود ہی رکھتے رہے۔

(۲۴۳۴۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَدَّدَ سُلْطَانَهُ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ أَوْهَنَ اللَّهُ كَيْدَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۲۳۳۳۲) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی نافرمانی پر اپنے حکمران کو درست قرار دیتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کی تدبیر کو کمزور کر دے گا۔

(۲۴۳۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى أَنَّ سَهْلَ بْنَ حَنْبَلٍ وَقَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ كَانَا قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا بِجِنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّوَا عَلَيْهِ بِجِنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ آيِسْتُ نَفْسًا [صححه البخاری (۱۳۱۲)، ومسلم (۹۶۱)].

(۲۳۳۳۳) حضرت اہل بن حنیف رضی اللہ عنہما اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے اسی اثناء میں کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے یہ دونوں کھڑے ہو گئے کسی نے کہا کہ یہ اسی علاقے کے رہنے والوں میں سے تھا انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے کسی نے کہا کہ یہ تو یہودی تھا نبی ﷺ نے فرمایا کیا وہ انسان نہیں تھا؟

(۲۴۳۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخِيْمِرَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتْ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهَا [راجع: ۱۵۵۵۶].

(۲۳۳۳۴) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا تھا، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی روکا، البتہ ہم خود ہی ادا کرتے رہے۔

(۲۴۳۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ أَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ غَسْلًا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَفَةٍ وَرُسِيَّةٍ فَاسْتَمَلَ بِهَا فَكَانَتْ أُنْظَرُ إِلَى آثَرِ الْوَرَسِ عَلَى عُنُقِهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِحِمَارٍ لِيَرْكَبَ فَقَالَ صَاحِبُ الْحِمَارِ أَحَقُّ بِصَدْرِ حِمَارِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحِمَارُ لَكَ [قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۳۶۰۴)].

(۲۳۳۳۵) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے ہم نے نبی ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا، نبی ﷺ نے غسل کیا، پھر ہم اس سے رنگا ہوا ایک لحاف لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے جسے نبی ﷺ نے اپنے اوپر لیٹ لیا اس کے نشانات جو نبی ﷺ کے پیٹ کی سلونوں پر پڑے تو اس کا منظر اب تک میری نگاہوں کے سامنے ہے پھر ہم

سواری کے لئے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک گدھالے کر آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر یہ سواری آپ ہی کی ہے۔

حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۴۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ أَفَاتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءِ قَالَ فَبِكَ سِقَايَةِ آلِ سَعْدِ بِالْمَدِينَةِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ يَقُولُ تِلْكَ سِقَايَةَ آلِ سَعْدِ قَالَ الْحَسَنُ [راجع: ۲۲۸۲۶].

(۲۳۳۳۶) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئیں تو انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ پھر کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلانا، راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں آل سعد کے پانی پلانے کی اصل وجہ یہی ہے۔

(۲۴۳۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ أَبُو دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ أَفِيَجْزِيءُ عَنْهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا قَالَ أَعْتِقْ عَنْ أُمَّكَ [صححه الحاكم (۲۵۴/۳) قال الألبانی: صحيح الاسناد (النسائی: ۲۵۳/۶ و ۲۵۴)].

(۲۳۳۳۷) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، انہوں نے ایک منت مان رکھی تھی، کیا ان کی طرف سے میرا کسی غلام کو آزاد کرنا کفایت کر جائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کر سکتے ہو۔

(۲۴۳۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شَمِيلَةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ سَعِيدِ الصَّرَافِ أَوْ هُوَ سَعِيدُ الصَّرَافِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ مِحْنَةٌ حُبُّهُمْ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ قَالَ عَفَّانٌ وَقَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مَرَّةً وَلَيْسَ فِيهِ شَكٌّ أَمَلَهُ عَلَيَّ أَوْلَا عَلَى الصَّحَّةِ [راجع: ۲۲۸۲۹].

(۲۳۳۳۸) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انصار کا یہ قبیلہ ایک آزمائش ہے یعنی ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے نفرت نفاق کی علامت ہے۔

حَدِيثُ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو بصرہ غفاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۳۴۹) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ أَبَا بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ فَقُلْتُ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ أَمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ مَا خَرَجْتُ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَعْمَلُ الْمَطْيُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى مَسْجِدِي وَإِلَى مَسْجِدِ إِبِلْيَاءَ أَوْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ يَشُكُّ

(۲۴۳۴۹) حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے حوالے سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابی بصرہ غفاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے ہوئی تو پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبل طور سے، حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا اگر آپ کی روانگی سے پہلے آپ سے ملاقات ہو جاتی تو آپ کبھی وہاں کا سفر نہ کرتے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سواریوں کو تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی زیارت کے لئے تیار نہیں کرنا چاہیے، مسجد حرام، میری مسجد، مسجد بیت المقدس۔

(۲۴۳۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرَكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا بَصْرَةَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْبَاسِكُنْدَرِيَّةِ أُتِيَ بِطَعَامِهِ فَقِيلَ لَهُ لَمْ تَعْبُ عَنَّا مَنَّا زِلْنَا بَعْدُ فَقَالَ أَتُرْعَبُونَ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا زِلْنَا مُفْطِرِينَ حَتَّى بَلَّغُوا مَكَانَ كَذَا وَكَذَا

(۲۴۳۵۰) یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بصرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ماہ رمضان میں اسکندریہ سے روانہ ہوئے، تو راستے میں انہیں کھانا پیش کیا گیا، کسی نے ان سے کہا کہ اب تو یہاں سے شہر زیادہ دور نہیں رہا، انہوں نے فرمایا کیا تم نبی ﷺ کی سنت سے اعراض کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر جب تک ہم فلاں فلاں جگہ پہنچ نہیں گئے، روزے کا ناعہ کرتے رہے۔

(۲۴۳۵۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ لَقِيَ أَبُو بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ جَاءٌ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ قَالَ مِنَ الطُّورِ صَلَّيْتُ فِيهِ قَالَ أَمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَرْحَلَ إِلَيْهِ مَا رَحَلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

(۲۴۳۵۱) حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے حوالے سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابی بصرہ غفاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے ہوئی تو پوچھا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبل طور سے، حضرت ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا اگر آپ کی روانگی سے پہلے آپ سے ملاقات ہو جاتی تو آپ کبھی وہاں کا سفر نہ کرتے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

سوار یوں کو تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی زیارت کے لئے تیار نہیں کرنا چاہیے، مسجد حرام، میری مسجد، مسجد بیت المقدس۔
 (۲۴۲۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَبَانَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ إِنَّ أَبَا بَصْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ زَادَكُمْ صَلَاةً وَهِيَ الْوِتْرُ فَصَلُّوْهَا فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو تَمِيمٍ فَأَخَذَ بِيَدِي أَبُو ذَرٍّ فَسَارَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى أَبِي بَصْرَةَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَالَ عَمْرُو قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۷۷۷۱].

(۲۳۳۵۲) حضرت ابو بصیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي أَبِي ابْنِ امْرَأَةِ عِبَادَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالبابی ابن امراة عباده رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي أَبِي ابْنِ امْرَأَةِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُونُ أُمَّرَاءُ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءٌ وَيُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَتْكُمْ أَجْعَلُوا صَلَاتِكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا [راجع: ۲۳۰۵۷].

(۲۳۳۵۳) حضرت عباده رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

حَدِيثُ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ

حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ آخَرَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى

أَمَكَ ثُمَّ سَارَ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ قَالَ مَا أَرَدْتُ أَنْ تَذُكِرَ أُمِّي قَالَ لَمْ أَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ أَقُولَهَا كُنْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَمَكَ
ثُمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ بِرَحْمَتِكَ
اللَّهُ أَوْ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ شَكَتْ يَحْيَى وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ [إسناده ضعيف صححه الحاكم (۲۶۷/۴)].

(۲۳۳۵۳) ایک صاحب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کسی سفر میں حضرت سالم بن عبید اللہؓ کے ساتھ تھا ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے 'السلام علیکم' کہہ دیا حضرت سالمؓ نے فرمایا تجھ پر اور تیری ماں پر بھی ہو کچھ دور چلنے کے بعد انہوں نے اس سے پوچھا کہ شاید تمہیں مجھ پر غصہ آیا ہو؟ اس نے کہا کہ آپ نے میری والدہ کا تذکرہ کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس کے علاوہ کوئی اور جملہ کہنے کی طاقت ہی نہیں تھی، کیونکہ ایک مرتبہ میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا اور ایک آدمی کو چھینک آئی تھی، اس نے بھی السَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا تھا اور نبی ﷺ نے بھی اسے یہی جواب دیا تھا پھر فرمایا تھا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ يَا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہہ لینا چاہیے اور سننے والے کو بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو جواب میں یہ کہنا چاہیے کہ اللہ میرے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مقداد بن اسودؓ کی بقیہ حدیث

(۲۱۳۵۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا ظَبْيَةَ الْكَلَابِعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَصْحَابِهِ مَا تَقُولُونَ فِي الزَّيْنَةِ قَالُوا حَرَمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرَةِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِأَمْرَأَةٍ جَارِهِ قَالَ فَقَالَ مَا
تَقُولُونَ فِي السَّرِقَةِ قَالُوا حَرَمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهِيَ حَرَامٌ قَالَ لَأَنْ يَسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ آبِيَاتٍ أَيْسَرُ
عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ جَارِهِ

(۲۳۳۵۵) حضرت مقداد بن اسودؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم لوگ بدکاری کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے لہذا وہ قیامت تک حرام رہے گی، نبی ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے لئے دس عورتوں سے بدکاری کرنا اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنے کی نسبت زیادہ ہلکا ہے پھر پوچھا کہ چوری کے متعلق تم لوگ کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے لہذا وہ حرام رہے گی، نبی ﷺ نے فرمایا انسان کا دس گھروں میں چوری کرنا اپنے پڑوسی کے یہاں چوری کرنے کی نسبت زیادہ ہلکا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۵۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَنْبَاءُ حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ ذَبَحْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاةً فَأَمَرَنَا فَعَالَجَنَا لَهُ شِينًا مِنْ بَطْنِهَا فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [صححه مسلم (۳۵۷) والحاكم (۱۱۲/۴)] [انظر: ۲۴۳۷۰].

(۲۳۳۵۶) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی، نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اس کا تھوڑا سا حصہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا، درمیان میں تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۴۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْوَلٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلَّى الرَّجُلُ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ [انظر: ۲۷۷۲۶].

(۲۳۳۵۷) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انسان (مرد) کو اس حال میں نماز پڑھنے سے روکا ہے کہ اس کے سر کے بالوں کی چوٹی بنی ہوئی ہو۔

(۲۴۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ إِنِّي لَا أَحِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحِيسُ الْبِرَّ وَأَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَإِنْ كَانَ فِي قَلْبِكَ الَّذِي فِيهِ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ بُكَيْرٌ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِبْطِيًّا

(۲۳۳۵۸) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگوں نے مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا، نبی ﷺ کو دیکھتے ہی اسلام میرے دل میں گھر کر گیا، اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب میں قریش کے پاس واپس نہیں جانا چاہتا، نبی ﷺ نے فرمایا میں خلاف عہد نہیں کر سکتا اور ایچیوں کو اپنے پاس نہیں روک سکتا، اس لئے اب تو تم واپس چلے جاؤ، اگر تمہارے دل میں وہی ارادہ باقی رہے جو اب ہے تو پھر میرے پاس آ جانا، (چنانچہ میں ان کے پاس چلا گیا، پھر واپس آ کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور مشرف بہ اسلام ہو گیا)

(۲۴۳۵۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنِ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ بِرَأْيَتِهِ فَلَمَّا دَنَا

مِنْ الْحِصْنِ خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ فَضْرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُودٍ فَطَرَحَ تَرْسَهُ مِنْ يَدِهِ فَتَنَاولَ عَلِيُّ بَابًا كَانَ عِنْدَ الْحِصْنِ فَتَرَسَ بِهِ نَفْسَهُ فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يُقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدِهِ حِينَ فَرَعَ فَلَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي نَفَرٍ مَعِيَ سَبْعَةٌ أَنَا ثَامِنُهُمْ نَجْهَدُ عَلِيَّ أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقَلِبُهُ

(۲۳۳۵۹) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ خیبر کے موقع پر) جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجا تو ہم بھی ان کے ساتھ نکلے تھے جب وہ قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ کے لوگ باہر آئے اور لڑائی شروع ہو گئی ایک یہودی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ڈھال ان کے ہاتھ سے گر گئی تھی انہوں نے قلعہ کا دروازہ اکھیڑ کر اس سے ڈھال کا کام لیا اور دورانِ قتال وہ مستقل ان کے ہاتھ میں رہا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمادی اور جنگ سے فارغ ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا میں نے دیکھا کہ سات آدمیوں کی ایک جماعت نے ”جن کے ساتھ آٹھواں میں بھی تھا“ اس دروازے کو ہلانے میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا لیکن ہم اسے ہلا نہیں سکے۔

(۲۴۳۶۰) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَمَّتَيْهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صُنِعَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَأَتَيْتُ بِهَا فَقَالَ لِي يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الدَّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الدَّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ نَاوِلْنِي الدَّرَاعَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ لِلشَّاةِ إِلَّا ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَوْ سَكَّتْ لَنَاوَلْتَنِي مِنْهَا مَا دَعَوْتُ بِهِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الدَّرَاعُ

(۲۳۳۶۰) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک ہنڈیا میں گوشت پکایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کی دستی نکال کر دو، چنانچہ میں نے نکال دی، تھوڑی دیر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری دستی طلب فرمائی، میں نے وہ بھی دے دی، تھوڑی دیر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دستی طلب فرمائی، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ایک بکری کی کتنی دستیاں ہوتی ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم خاموش رہتے تو اس ہنڈیا سے اس وقت تک دستیاں نکلتی رہتیں جب تک میں تم سے مانگتا رہتا۔

(۲۴۳۶۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجِيَيْنِ خَصِيَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا عَمَّنْ شَهِدَ بِالتَّوْحِيدِ وَلَهُ بِالْبَلَاغِ وَالْآخِرُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَفَانَا [انظر:]

[۲۷۷۳۳، ۲۷۷۳۲]

(۲۳۳۶۱) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خوبصورت اور خاصی مینڈھوں کی قربانی فرمائی، اور فرمایا ان میں سے ایک تو ہر اس شخص کی جانب سے تھا جو اللہ کی وحدانیت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ رسالت کی گواہی دیتا ہو اور دوسرا اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے تھا، راوی کہتے ہیں کہ اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری کفایت فرمائی۔

(۲۴۳۶۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أُنْبَانَا عَبْدُ اللَّهِ أُنْبَانَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَعْرِفَنَّ مَا يَبْلُغُ أَحَدَكُمْ مِنْ حَدِيثِي شَيْءٌ وَهُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى أَرِيكْتِهِ فَيَقُولُ مَا أَجِدُ هَذَا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى

(۲۴۳۶۲) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں تم میں سے جس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے اور وہ اپنے صوفے پر ٹیک لگائے کہتا ہے کہ مجھے تو یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں ملتا۔

(۲۴۳۶۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أُنْبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلَمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ فَجَعَلَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ جَعَلْتَهُ غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ هَذَا أَرْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ [قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۲۱۹، ابن ماجہ: ۵۹۰). قال شعيب: اسناده ضعيف على نكارة في متنه]. [النظر: ۲۴۳۷۲، ۲۷۷۲۹].

(۲۴۳۶۳) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک ہی مرتبہ غسل فرمالتے (تو کوئی حرج تھا؟) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طریقہ زیادہ پاکیزہ عمدہ اور طہارت والا ہے۔

(۲۴۳۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أُنْبَانَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ الْأَرْقَمُ الزُّهْرِيُّ أَوْ ابْنُ أَبِي الْأَرْقَمِ وَاسْتَعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَاتِ قَالَ فَاسْتَبَعَنِي قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ إِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۶۵۰، الترمذی: ۶۵۷)]. [النظر: ۲۴۳۷۴، ۲۷۷۲۴].

(۲۴۳۶۴) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ارقم رضی اللہ عنہ یا ان کے صاحبزادے میرے پاس سے گذرے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے مقرر کیا گیا تھا انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابورافع! محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر زکوٰۃ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۴۳۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ فَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ غُلَامًا لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَدْ دَخَلَنَا فَاسْلَمْتُ وَأَسْلَمَتْ أُمُّ الْفَضْلِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ قَدْ أَسْلَمَ وَلَكِنَّهُ كَانَ يَهَابُ قَوْمَهُ وَكَانَ يَكْتُمُ إِسْلَامَهُ وَكَانَ أَبُو لَهَبٍ عَدُوًّا لِلَّهِ قَدْ تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرِ وَبَعَثَ مَكَانَهُ الْعَاصِمُ بْنُ هِشَامِ بْنِ

الْمُغِيرَةَ وَكَذَلِكَ كَانُوا صَنَعُوا لَمْ يَتَخَلَّفَ رَجُلٌ إِلَّا بَعَثَ مَكَانَهُ رَجُلًا فَلَمَّا جَاءَنَا الْخَيْرُ كَتَبَهُ اللَّهُ وَأَخْرَاهُ
وَوَجَدْنَا أَنْفُسَنَا قُوَّةً فَذَكَرَ الْحَدِيثُ

(۲۴۳۶۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتداء میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، اسلام ہمارے گھر میں داخل ہو چکا تھا، اور میں اور ام الفضل اسلام قبول کر چکے تھے، اسلام تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی قبول کر لیا تھا لیکن اپنی قوم کے خوف سے اسے چھپا کر رکھتے تھے، ابولہب دشمن خدا غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکا تھا اور اس نے اپنی جگہ عاص بن ہشام کو بھیج دیا تھا کیونکہ لوگوں میں یہی رواج تھا کہ اگر کوئی آدمی جنگ میں شریک نہ ہوتا تو اپنے بدلے کسی دوسرے آدمی کو بھیج دیتا تھا، پھر جب ہمارے پاس فتح بدر کی خوشخبری پہنچی تو اللہ نے ابولہب کو ذلیل و رسوا کر دیا، اور ہمیں اپنے اندر طاقت کا احساس ہوا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۴۳۶۶) وَمِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فِي كِتَابِ يَعْقُوبَ مُرْسَلٌ لَيْسَ فِيهِ إِسْنَادٌ وَقَالَ فِيهِ أَخُو بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ
وَكَانَ فِي الْأَسَارَى أَبُو وَدَاعَةَ بْنُ صُبَيْرَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ بِمَكَّةَ ابْنًا
كَيْسًا تَاجِرًا ذَا مَالٍ لِكَانَكُمْ بِهِ قَدْ جَانَيْتُمْ فِي فِدَائِهِ أَبِيهِ وَقَدْ قَالَتْ قُرَيْشٌ لَا تَعَجَلُوا بِفِدَائِهِ أُسَارَاكُمْ لَا
يَتَأَرَّبُ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُطَّلِبُ بْنُ أَبِي وَدَاعَةَ صَدَقْتُمْ فَأَفْعَلُوا وَأَنْسَلَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَدِمَ
الْمَدِينَةَ وَأَخَذَ أَبَاهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ دِرْهَمٍ فَانْطَلَقَ بِهِ وَقَدِمَ مَكْرَزُ بْنُ حَفْصِ بْنِ الْأَخِيْفِ فِي فِدَائِهِ سُهَيْلِ بْنِ
عَمْرٍو وَكَانَ الْأَدَى أَسْرَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّحْشَنِ أَخُو بَنِي مَالِكِ بْنِ عَوْفٍ

(۲۴۳۶۶) گذشتہ حدیث کا تسلسل یعقوب کی کتاب میں مرسل اس طرح مذکور ہے کہ غزوہ بدر کے قیدیوں میں ابووداعہ بن صمیرہ سہمی نام کا ایک آدمی بھی تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں اس کا ایک بیٹا ہے جو بڑا ہوشیار اور تاجر اور مال والا ہے، عنقریب تم اسے دیکھو گے کہ وہ میرے پاس اپنے باپ کا فدیہ دینے کے لئے آئے گا، حالانکہ اس وقت قریش نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ اپنے قیدیوں کا فدیہ دینے میں جلد بازی سے کام نہ لینا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی انہیں تم سے جدا نہ رکھ سکیں گے، ابووداعہ کے بیٹے مطلب نے بھی کہا کہ آپ صحیح کہتے ہیں، ایسا ہی کریں، لیکن رات ہوئی تو وہ چپکے سے مکہ مکرمہ سے کھسکا اور مدینہ منورہ پہنچ کر چار ہزار درہم کے بدلے اپنے باپ کو چھڑایا اور اسے لے کر روانہ ہو گیا، اسی طرح مکرز بن حفص بھی سہیل بن عمرو کا فدیہ لے کر آیا تھا، یہ وہی تھا جسے حضرت مالک بن دحس رضی اللہ عنہ ”جن کا تعلق بنو مالک بن عوف سے تھا“ نے گرفتار کیا تھا۔

(۲۴۳۶۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي خِدَاشٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ
عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ اقْتُلْ كُلَّ كَلْبٍ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَوَجَدْتُ نِسْوَةً
مِنَ الْاَنْصَارِ بِالصُّورَيْنِ مِنَ الْبَيْعِ لِهِنَّ كَلْبٌ فَقُلْنَا يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
أَغْرَى رِجَالَنَا وَإِنَّ هَذَا الْكَلْبَ يَمْنَعُنَا بَعْدَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَأْتِيَنَا حَتَّى تَقُومَ امْرَأَةٌ مِنَّا فَتَحُولَ

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَأَذْكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ أَبُو رَافِعٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ اقْتُلْهُ فَإِنَّمَا يَمْنَعُهُنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۳۳۶۷) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابورافع! مدینہ میں جتنے کتے پائے جاتے ہیں ان سب کو مار ڈالو وہ کہتے ہیں کہ میں نے انصار کی کچھ خواتین کے جنت البقیع میں کچھ درخت دیکھے ان خواتین کے پاس بھی کتے تھے وہ کہنے لگیں اے ابورافع! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے مردوں کو جہاد کے لئے بھیج دیا اللہ کے بعد اب ہماری حفاظت یہ کتے ہی کرتے ہیں اور بخدا کسی کو ہمارے پاس آنے کی ہمت نہیں ہوتی حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی عورت اٹھتی ہے تو یہ کتے اس کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بن جاتے ہیں اس لئے آپ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کر دو چنانچہ انہوں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابورافع! تم انہیں قتل کر دو خواتین کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرے گا۔

(۲۴۳۶۸) حَدَّثَنَا أُسُودُ بْنُ عَامِرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا تَنَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ (۴۱) قَالَ شُعَيْبٌ: صَحِيحٌ لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۳۶۸) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کی آواز سنتے تو وہی جملے دہراتے جو وہ کہہ رہا ہوتا تھا لیکن جب وہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پر پہنچتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کہتے تھے۔

(۲۴۳۶۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنَى ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَى بِكَيْفِ شَاةٍ فَأَكَلَهَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ فِطْرَةَ مَاءٍ [رَاجِعٌ: ۲۴۳۵۶].

(۲۳۳۶۹) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اس کا تھوڑا سا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے درمیان میں تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۴۳۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبَحْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَأَمَرَنِي فَقَلَيْتُ لَهُ مِنْ بَطْنِهَا فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [رَاجِعٌ: ۲۴۳۵۶].

(۲۳۳۷۰) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اس کا تھوڑا سا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے

درمیان میں تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۴۳۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى فِي أُذُنِي الْحَسَنِ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ [صححه الحاكم (۱۷۹/۳). قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۵۱۰۵، الترمذی: ۱۵۱۴). قال شعيب: اسناده ضعيف]. [انظر: ۲۷۷۲۸، ۲۷۷۳۶].

(۲۳۳۷۱) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کے کان میں اذان دی۔

(۲۴۳۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ جَمَعَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَاعْتَسَلَ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُسْلًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَرْكَى وَأَطْهَرُ وَأَطْيَبُ [راجع: ۲۴۳۶۳].

(۲۳۳۷۲) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک ہی مرتبہ غسل فرمالتے (تو کوئی حرج تھا؟) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طریقہ زیادہ پاکیزہ عمدہ اور طہارت والا ہے۔

(۲۴۳۷۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَ أَبَا رَافِعٍ أَوْ أَبَا رَافِعٍ سَأَلَ سَعْدًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ مَا أُعْطِيَتْكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ وَالسَّقْبُ الْقُرْبُ [انظر: ۲۷۷۲۲].

(۲۳۳۷۳) عمرو بن شرید کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ ایک معاملہ پر ایک دوسرے سے بھاؤ تاؤ کر رہے تھے تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ”پڑوسی قرب کا زیادہ حق رکھتا ہے“ تو میں آپ کو یہ زمین کبھی نہ دیتا۔

(۲۴۳۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَبَهْزُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبُ مِنْهَا قَالَ لَا حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ فَاَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ فَسَأَلَهُ فَقَالَ الصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ [راجع: ۲۴۳۶۴].

(۲۳۳۷۴) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ارقم رضی اللہ عنہ یا ان کے صاحبزادے میرے پاس سے گزرے، انہیں

زکوٰۃ کی وصولی کے لئے مقرر کیا گیا تھا انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ابورافع! محمد و آل محمد ﷺ پر زکوٰۃ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۱/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْوَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ جَاءَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ فَأَطْلَقَهُ أَوْ نَهَاةً عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ رَأْسَهُ فَنَهَاةً أَوْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۰۴۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.]

(۱/۲۳۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انسان (مرد) کو اس حال میں نماز پڑھنے سے روکا ہے کہ اس کے سر کے بالوں کی چوٹی بنی ہوئی ہو۔

(۲/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْوَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَوْدِنِيِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْوَلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ يَقُولُ أَبُو جَعْفَرٍ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَنْتَ رَأَيْتَهُ [سقط من الميمية].

(۲/۲۳۳۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي أَنْ أَنْزَلَهُ وَلَكِنْ ضَرَبْتُ قَبْتَهُ فَنَزَلَ قَالَ أَبِي سَالِتُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هَذَا [صححه مسلم (۱۳۱۳)، وابن خزيمة (۲۹۸۶)].

(۳/۲۳۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم نہیں دیا کہ میں انہیں اتاروں لیکن جب خیمہ لگا دیا گیا تو نبی ﷺ خود ہی نیچے اتر گئے۔

(۴/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَى أَرِيكْتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ وَنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبِعْنَاهُ [راجع: ۲۴۳۶۲]، [سقط من الميمية].

(۴/۲۳۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں تم میں سے جس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے اور وہ اپنے صوفے پر ٹیک لگائے کہتا ہے کہ مجھے تو یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں ملتا۔

(۵/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْأَكْبَرَ حِينَ وُلِدَ أَرَادَتْ أُمُّهُ فَاطِمَةُ أَنْ تَعْقَبَ بِكَبْشَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْقِي عَنْهُ وَلَكِنْ احْلِقِي شَعْرَ رَأْسِهِ ثُمَّ تَصَدَّقِي بِوَرْنٍ رَأْسِهِ مِنَ الْوَرِقِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ وُلِدَ حُسَيْنٌ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَنَعْتُ مِثْلَ ذَلِكَ [سقط من الميمية].

(۵/۲۳۳۷۵) حضرت ابورافع رضي الله عنه سے مروی ہے کہ جب امام حسن رضي الله عنه کی پیدائش ہوئی تو ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضي الله عنها نے دو مینڈھوں سے ان کا عقیقہ کرنا چاہا، نبی صلی الله علیه و آله نے فرمایا کہ ابھی اس کا عقیقہ نہ کرو، بلکہ اس کے سر کے بال منڈوا کر اس کے وزن کے برابر چاندی اللہ کے راستے میں صدقہ کر دو، پھر حضرت حسین رضي الله عنه کی پیدائش پر بھی حضرت فاطمہ رضي الله عنها نے ایسا ہی کیا، (اور عقیقہ نبی صلی الله علیه و آله نے خود کیا)

(۶/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضَفْرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا أَبُو رَافِعٍ فَالتَفَتَ إِلَيْهِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ أَقْبِلْ عَلَيَّ صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مِغْرَزَ ضَفْرَتِهِ [سقط من الميمية].

(۶/۲۳۳۷۵) حضرت ابورافع رضي الله عنه ایک مرتبہ امام حسن رضي الله عنه کے پاس سے گزرے جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنی گدی پر بالوں کی چوٹی بنا رکھی تھی، حضرت ابورافع رضي الله عنه نے اسے کھول دیا، امام حسن رضي الله عنه نے غصے سے ان کی طرف کن اکھیوں سے دیکھا تو حضرت ابورافع رضي الله عنه نے فرمایا کہ اپنی نماز کی طرف متوجہ رہو، غصہ نہ کرو، میں نے نبی صلی الله علیه و آله کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ شیطان کا طریقہ ہے۔

حَدِيثُ ضَمِيرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت ضمیرہ بن سعد رضي الله عنه کی حدیث

(۲۴۳۷۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضَمِيرَةَ بْنِ سَعْدِ السُّلَمِيِّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ ضَمْرَةَ وَعَنْ جَدِّهِ وَكَانَا شَهَدَا حُنَيْنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى ظِلِّ شَجَرَةٍ فَجَلَسَ فِيهِ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ فَقَامَ إِلَيْهِ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُدَيْفَةَ بْنِ بَدْرِ يَخْتَصِمَانِ فِي عَامِرِ بْنِ الْأَضْبَطِ الْأَشْجَعِيِّ وَعُيَيْنَةُ يَطْلُبُ بَدْمِ عَامِرٍ وَهُوَ يَوْمِنِدٍ رَيْسُ عَطْفَانَ وَالْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ يَدْفَعُ عَنْ مُحَلِّمِ بْنِ جَثَامَةَ بِمَكَانِهِ مِنْ حِنْدِفٍ فَتَدَاوَلَا الْخُصُومَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَسَمِعْنَا عُيَيْنَةَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَدْعُهُ حَتَّى أُذِيقَ نِسَانَهُ مِنَ الْحَرِّ مَا ذَاقَ نِسَانِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَلْ تَأْخُذُونَ الدِّيَةَ خَمْسِينَ فِي سَفَرِنَا هَذَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا قَالَ وَهُوَ يَا بِي عَلَيْهِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ مُكَيْتِلٌ قَصِيرٌ مَجْمُوعٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ لِهَذَا الْقَتِيلِ شَبَهًا فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ إِلَّا كَغَنَمٍ وَرَدَّتْ فَرُمِيَّتْ أَوَائِلُهَا فَانْفَرَّتْ أُخْرَاهَا اسْنُ

الْيَوْمَ وَغَيْرُ غَدَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ بَلْ تَأْخُذُونَ الدِّيَةَ خَمْسِينَ فِي سَفَرِنَا هَذَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا قَالَ فَاقْبَلُوا الدِّيَةَ ثُمَّ قَالُوا آيْنَ صَاحِبِكُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ آدَمُ ضَرْبٌ طَوِيلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ لَهُ قَدْ كَانَ تَهَيَّأَ فِيهَا لِلْقَتْلِ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا مُحَلَّمُ بْنُ جَثَامَةَ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلَّمِ بْنِ جَثَامَةَ فَقَامَ وَهُوَ يَتَلَقَّى دَمْعُهُ بِفَضْلِ رِذَائِهِ قَالَ فَأَمَّا نَحْنُ بَيْنَنَا فَنَقُولُ إِنَّا نَرْجُو أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَغْفَرَ لَهُ وَأَمَّا مَا ظَهَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا [راجع: ۲۱۳۹۶].

(۲۳۳۷۶) زیاد بن ضمیر نے عروہ بن زبیر کو اپنے والد اور دادا سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سنایا ”جو کہ غزوہ حنین میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے“ کہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور ایک درخت کے سائے تلے بیٹھ گئے، اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصین اٹھ کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عیینہ اس وقت عامر بن اضبط اشجعی کے خون کا مطالبہ کر رہا تھا جو کہ قبیلہ قیس کا سردار تھا، اور اقرع بن حابس حنف کی وجہ سے محلم بن جثامہ کا دفاع کر رہا تھا، وہ دونوں نبی ﷺ کے سامنے جھگڑنے لگے، ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم سفر میں دیت کے پچاس اونٹ ہم سے لو اور پچاس واپس پہنچ کر لے لینا، عیینہ نے جواب دیا نہیں، اللہ کی قسم میں دیت نہیں لوں گا جس وقت تک کہ میں اس شخص کی عورتوں کو وہی تکلیف اور غم نہ پہنچاؤں جو میری عورتوں کو پہنچا ہے، پھر صدائیں بلند ہوئیں اور خوب لڑائی اور شور و غل برپا ہوا حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے عیینہ تم دیت قبول نہیں کرتے؟ عیینہ نے پھر اسی طریقہ سے جواب دیا یہاں تک کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث میں سے کھڑا ہوا کہ جس کو مکینتل کہا کرتے تھے وہ شخص اسلحہ باندھے ہوئے تھا اور ہاتھ میں (تلوار کی) ڈھال لئے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس قتل کرنے والے شخص کے یعنی محلم کے شروع اسلام میں اس کے علاوہ کوئی مثال نہیں دیکھتا ہوں جس طرح کچھ بکریاں کسی چشمہ پر پانی پینے کے لئے پہنچیں تو کسی نے پہلی بکری کو تو مار دیا کہ جس کی وجہ سے آخری بکری بھی بھاگ کھڑی ہوئی تو آپ آج ایک دستور بنا لیجئے اور کل اس کو ختم کر دیجئے، حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پچاس اونٹ اب ادا کرے اور پچاس اونٹ اس وقت ادا کرے جب ہم لوگ مدینہ منورہ کی طرف لوٹ آئیں (چنانچہ آپ نے اس شخص سے دیت ادا کرائی) اور یہ واقعہ دوران سفر پیش آیا تھا محلم ایک طویل قد گندمی رنگ کا شخص تھا وہ لوگوں کے کنارے بیٹھا تھا لوگ بیٹھے تھے کہ وہ بچتے بچاتے آنحضرت ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھا، اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے گناہ کیا ہے جس کی آپ کو اطلاع ملی ہے، اب میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں آپ میرے لیے دعائے مغفرت فرما دیجئے، حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اسلام کے شروع زمانہ میں اس شخص کو اپنے اسلحہ سے قتل کیا ہے؟ اے اللہ! محلم کی مغفرت نہ کرنا آپ نے یہ بات باواز بلند فرمائی (راوی) ابو سلمہ نے یہ اضافہ کیا محلم یہ بات

سن کر کھڑا ہو گیا اور وہ اپنی چادر کے کونے سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا (راوی) ابن اسحق نے بیان کیا کہ محکم کی قوم نے کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد اس کے لئے بخشش کی دعا فرمائی لیکن ظاہر وہی کیا جو پہلے فرمایا تھا تا کہ لوگ ایک دوسرے سے تعرض نہ کریں۔

حَدِيثُ أَبِي بَرْدَةَ الظَّفَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابو بردہ ظفیری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیث

(۲۴۳۷۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْتَبِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ الظَّفَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ مِنَ الْكَاهِنِينَ رَجُلٌ يَدْرُسُ الْقُرْآنَ دِرَاسَةً لَا يَدْرُسُهَا أَحَدٌ يَكُونُ بَعْدَهُ

(۲۳۳۷۷) حضرت ابو بردہ ظفیری رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”کاهنین“ سے ایک آدمی نکلے گا جو اس طرح قرآن کا درس دے گا کہ اس کے بعد کوئی اس طرح درس نہ دے سکے گا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۳۷۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَسِيطٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدَرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِضْمَ فَخَرَجْتُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رَبِيعٍ وَمُحَلَّمُ بْنُ جَثَامَةَ بْنِ قَيْسٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَطْنِ إِضْمَ مَرَّ بِنَا عَامِرُ الْأَشْجَعِيُّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ مُتَيْعٌ وَوَطْبٌ مِنْ لَبَنٍ فَلَمَّا مَرَّ بِنَا سَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَمْسَكْنَا عَنْهُ وَحَمَلَ عَلَيْهِ مُحَلَّمُ بْنُ جَثَامَةَ فَقَتَلَهُ بِشَيْءٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَأَخَذَ بَعِيرَهُ وَمَتَيْعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ نَزَلَ فِيْنَا الْقُرْآنُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمٌ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنْ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

(۲۳۳۷۸) حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں ”اضم“ نامی جگہ کی طرف بھیجا میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہوا جس میں حضرت ابو قتادہ بن حارث ربیع رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور محلم بن جثامہ بھی شامل تھے جب ہم ”بطن اضم“ میں پہنچے تو عامر اشجعی اپنے کچھ اونٹ لے کر ہمارے پاس سے گذرا، اس کے ساتھ کچھ سامان اور دودھ کا

مشکیزہ بھی تھا، اس نے گذرتے ہوئے ہمیں سلام کیا جس پر ہم نے اپنے ہاتھ روک لیے لیکن محلم بن جثامہ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، دراصل ان دونوں کے درمیان پرانی رنجش چلی آ رہی تھی محلم نے اسے قتل کر کے اس کے اونٹ اور سامان پر قبضہ کر لیا، ہم لوگوں نے واپس آ کر نبی ﷺ کو اس واقعے سے آگاہ کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اے اہل ایمان! جب تم زمین پر سفر کیا کرو تو خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ مت کہا کرو کہ تو مسلمان نہیں ہے“

(۲۴۳۷۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَدْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَآتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُهُ فِي صَدَاقِهَا فَقَالَ كَمْ أَصَدَقْتُ قَالَ قُلْتُ مِائَتِي دِرْهَمٍ قَالَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ الدَّرَاهِمَ مِنْ وَاذِيكُمُ هَذَا مَا زِدْتُمْ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكُمْ قَالَ فَمَكَّثْتُ ثُمَّ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَنِي فِي سَرِيَّةٍ بَعَثَهَا نَحْوَ نَجْدٍ فَقَالَ اخْرُجْ فِي هَذِهِ السَّرِيَّةِ لَعَلَّكَ أَنْ تُصِيبَ شَيْئًا فَأَنْفَلَكَهُ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا الْحَاضِرَ مُمْسِينَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ بَعَثْنَا أَمِيرَنَا رَجُلَيْنِ رَجُلَيْنِ قَالَ فَأَحْطَنَّا بِالْعَسْكَرِ وَقَالَ إِذَا كَبُرْتُ وَحَمَلْتُ فَكَبِّرُوا وَاحْمِلُوا وَقَالَ حِينَ بَعَثْنَا رَجُلَيْنِ لَا تَفْتَرِقَا وَلَا سَأَلَنَّ وَاحِدًا مِنْكُمَا عَنْ خَبَرِ صَاحِبِهِ فَلَا أَجِدُهُ عِنْدَهُ وَلَا تَمْعِنُوا فِي الطَّلَبِ قَالَ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَحْمِلَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْحَاضِرِ صَرَخَ يَا خَضْرَاءُ فَتَفَانَلْتُ بِأَنَا سَنُصِيبُ مِنْهُمْ خَضْرَاءُ قَالَ فَلَمَّا أَعْتَمْنَا كَبَّرَ أَمِيرُنَا وَحَمَلُ وَكَبَّرْنَا وَحَمَلْنَا قَالَ فَمَرَّ بِي رَجُلٌ فِي يَدِهِ السَّيْفُ فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ لِي صَاحِبِي إِنَّ أَمِيرَنَا قَدْ عَهَدَ إِلَيْنَا أَنْ لَا نُمِيعَ فِي الطَّلَبِ فَارْجِعْ فَلَمَّا رَأَيْتُ إِلَّا أَنْ أَتْبِعَهُ قَالَ وَاللَّهِ لَتَرْجِعَنَّ أَوْ لَأَرْجِعَنَّ إِلَيْهِ وَلَا خَيْرَ نَهْ أَنْكَ أَبَيْتَ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَاتَّبِعَنَّهُ قَالَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى إِذَا دَنَوْتُ مِنْهُ رَمَيْتُهُ بِسَهْمٍ عَلَى جُرَيْدَاءٍ مَتْنِهِ فَوَقَعَ فَقَالَ اذْنُ يَا مُسْلِمُ إِلَى الْجَنَّةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ لَا أَدْنُو إِلَيْهِ وَرَمَيْتُهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَأَتَخَنَّتْهُ رَمَانِي بِالسَّيْفِ فَأَخْطَانِي وَأَخَذْتُ السَّيْفَ فَقَتَلْتُهُ وَاحْتَرَزْتُ بِهِ رَأْسَهُ وَشَدَدْنَا نَعْمًا كَثِيرَةً وَغَنَمًا قَالَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا قَالَ فَأَصْبَحْتُ فَإِذَا بَعِيرِي مَقْطُورٌ بِهِ بَعِيرٌ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ جَمِيلَةٌ شَابَةٌ قَالَ فَجَعَلْتُ تَلْتَفِتُ خَلْفَهَا فَتَكَبِّرُ فَقُلْتُ لَهَا إِلَى أَيْنَ تَلْتَفِتِينَ قَالَتْ إِلَى رَجُلٍ وَاللَّهِ إِنْ كَانَ حَيًّا خَالَطَكُمْ قَالَ قُلْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ صَاحِبِي الَّذِي قَتَلْتُ قَدْ وَاللَّهِ قَتَلْتُهُ وَهَذَا سَيْفُهُ وَهُوَ مُعَلَّقٌ بِقَتَبِ الْبَعِيرِ الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ قَالَ وَغِمْدُ السَّيْفِ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مُعَلَّقٌ بِقَتَبِ بَعِيرِهَا فَلَمَّا قُلْتُ ذَلِكَ لَهَا قَالَتْ فَدُونِكَ هَذَا الْغِمْدُ فَشِمْتُهُ فِيهِ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا قَالَ فَأَخَذْتُهُ فَشِمْتُهُ فِيهِ فَطَبَقَهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ بَكَتُ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي مِنْ ذَلِكَ النَّعَمِ الَّذِي قَدِمْنَا بِهِ

(۲۴۳۷۹) حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مہر کی ادائیگی میں ان سے مدد کی درخواست کی نبی ﷺ نے پوچھا تم نے اس کا مہر کیا مقرر کیا تھا؟ میں نے عرض کیا دو سو

درہم نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم اس وادی سے دراہم کنکریوں کی طرح اٹھا رہے ہوتے تب بھی تمہیں اتنا زیادہ مہر مقرر نہیں کرنا چاہیے تھا میرے پاس تو اس وقت تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔

کچھ عرصے بعد نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور نجد کی طرف جانے والے ایک دستے میں شامل کر کے مجھے بھی وہاں بھیج دیا اور فرمایا کہ اس دستے کے ساتھ جاؤ، شاید تمہیں کچھ مل جائے اور وہ میں تم ہی کو انعام میں دے دوں، چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے اور شام کے وقت شہر کے قریب پہنچ گئے، جب رات کی سیاہی دور ہو گئی (اور چاندنا ہو گیا) تو ہمارے امیر نے ہمیں دودو آدمی کر کے بھیجنا شروع کر دیا، ہم نے لشکر کو گھیر لیا، ہمارے امیر نے کہا تھا کہ جب میں تکبیر کہہ کر حملہ کروں تو تم بھی تکبیر کہہ کر حملہ کر دینا، ایک دوسرے سے جدا نہ ہونا اور میں تم میں سے ہر ایک سے اس کے ساتھی کے متعلق پوچھوں گا، یہ نہ ہو کہ وہ مجھے اپنے ساتھی کے پاس نہ ملے اور دشمن کا پیچھا کرتے ہوئے بہت زیادہ آگے نہ بڑھ جانا۔

جب ہم نے حملے کا ارادہ کیا تو میں نے شہر سے ایک آدمی کی آواز سنی جو چیخ رہا تھا اے شادا بی! میں نے اس سے یہ فال لی کہ ہمیں ان کی جانب سے شادا بی نصیب ہوگی رات گہری ہوئی تو ہمارے امیر نے تکبیر کہہ کر حملہ کر دیا، اس کے پیچھے ہم نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کر دیا، اچانک میرے پاس سے ایک آدمی گذرا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی، میں اس کے پیچھے لپکا، تو میرا ساتھی کہنے لگا کہ ہمارے امیر نے ہمیں یہ تلقین کی تھی کہ ہم دشمن کا پیچھا کرتے ہوئے زیادہ آگے نہ بڑھیں، اس لئے واپس آ جاؤ، جب میں اس کا پیچھا کرنے سے باز نہ آیا تو اس نے کہا کہ بخدا یا تو تم واپس آ جاؤ ورنہ میں انہیں جا کر بتا دوں گا کہ تم نے ان کی بات نہیں مانی، میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں اس کا پیچھا ضرور کروں گا، اور میں اس کا پیچھا کرتا رہا، حتیٰ کہ اس کے قریب پہنچ کر میں نے اس کی کمر پر ایک تیر مارا، وہ گر پڑا اور کہنے لگا اے مسلمان! جنت کے قریب آ جا، لیکن میں اس کے قریب نہیں گیا اور اسے دوسرا تیر بھی دے مارا، اور اسے ڈھیلا کر دیا، یہ دیکھ کر اس نے گھما کر اپنی تلوار مجھے دے ماری۔

لیکن اس کا نشانہ خطا گیا اور میں نے وہ تلوار پکڑ کر اسی سے اسے قتل کر دیا، اور اس کا سر قلم کر دیا، چونکہ ہمارا حملہ بڑا شدید تھا (اس لئے دشمن بھاگ گیا) اور ہمیں بہت سے جانور اور بکریاں مال غنیمت میں ملیں، اور ہم واپس روانہ ہو گئے۔

صبح ہوئی تو میرے اونٹ کے قریب ایک دوسرا اونٹ کھڑا تھا جس پر ایک خوبصورت جوان عورت سوار تھی، وہ بار بار بڑی کثرت کے ساتھ پیچھے مڑ کر دیکھ رہی تھی، میں نے اس سے پوچھا کہ تم کسے دیکھ رہی ہو؟ اس نے کہا کہ ایک آدمی کو تلاش کر رہی ہوں، بخدا اگر وہ زندہ ہوتا تو وہ تمہیں آ پکڑتا، میں سمجھ گیا کہ یہ اسی شخص کی بات کر رہی ہے جسے میں نے قتل کیا تھا، چنانچہ میں نے اسے بتایا کہ اسے تو میں قتل کر چکا ہوں، اور اس کی تلوار یہ ہے، وہ تلوار میرے اونٹ کے پالان کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی، جبکہ تلوار کے نیام میں جو اس کے اونٹ کے پالان کے ساتھ لٹکا ہوا تھا، کچھ نہیں تھا، جب میں نے اسے یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی کہ یہ نیام پکڑو اور اگر سچے ہو تو اس سے اندازہ کرو میں نے اس کے ہاتھ سے نیام پکڑا اور دونوں کا موازنہ کیا تو وہ ایک دوسرے کے برابر نکلے، یہ دیکھ کر وہ عورت رونے لگی، اور ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس واپس آ گئے، تو نبی ﷺ نے ان جانوروں

میں سے مجھے بھی حصہ دیا جو ہم لے کر آئے تھے۔

حَدِيثُ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بلال حبشی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۲۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ قَالَ قَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَسْبِقْنِي بِأَمِينٍ

[صححه ابن خزيمة: (۵۷۳). قال ابن حجر: رجاله ثقات. ورجح الدارقطني المرسل. قال الألبانی: ضعيف (ابو

داود: ۹۳۷). [انظر: ۲۴۴۱۷].

(۲۳۳۸۰) حضرت بلال رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آمین کہہ لینے کا موقع دے دیا کریں۔

(۲۴۲۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ

بِلَالٍ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [صححه مسلم (۲۷۵)، وابن

خزيمة (۱۸۰، ۱۸۳)]. [انظر: ۲۴۴۰۱].

(۲۳۳۸۱) حضرت بلال رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۲۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ حَجَّ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ شَيْبَةَ

بْنِ عَثْمَانَ أَنْ افْتَحْ بَابَ الْكُعْبَةِ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ هَلْ بَلَغَكَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ نَعَمْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْكُعْبَةَ فَتَأَخَّرَ خُرُوجُهُ فَوَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ سَرِيعًا فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ رَبَاحٍ هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكَعَ

رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۲۱۷/۵)]. [راجع: ۵۴۴۹].

(۲۳۳۸۲) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے

گئے، اور حضرت ابن عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا

کہ نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلنے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے

واپس آیا تو دیکھا کہ نبی ﷺ باہر آچکے ہیں، میں نے حضرت بلال رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟

انہوں نے بتایا ہاں! دوستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۲۸۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ [قال الترمذی: حسن

صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۹۲۷، الترمذی: ۳۶۸). قال شعیب: صحیح وهذا اسناد حسن فی المتابعات والشواهد].

(۲۳۳۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں ہی سلام کر دیتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کیسے جواب دیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے دست مبارک سے اشارہ فرما دیا کرتے تھے۔
(۲۴۳۸۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُنْهَى عَنْ الصَّلَاةِ إِلَّا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ [أخرجه الطيالسي (۱۱۱۲)]. قال شعيب: اسنادہ صحیح].

(۲۳۳۸۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نوافل کی ممانعت صرف طلوع آفتاب کے وقت ہوا کرتی تھی کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(۲۴۳۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [أخرجه النسائي في الكبرى (۴۱۵۶)]. قال شعيب: صحیح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۳۸۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۲۴۳۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُرَبِّيِّ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوذِنُهُ بِالصَّلَاةِ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَسَقَانِي ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ فَقَامَ يُصَلِّي بِغَيْرِ وُضُوءٍ يُرِيدُ الصَّوْمَ [انظر: ۲۴۳۹۲]
(۲۳۳۸۶) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ روزہ رکھنے کا تھا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ منگوایا، خود بھی اس کا پانی نوش فرمایا اور مجھے بھی پلایا پھر نماز کے لئے مسجد تشریف لے آئے اور تازہ وضو کئے بغیر نماز پڑھادی۔

(۲۴۳۸۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةٌ أَرْبَعٌ وَعِشْرِينَ
(۲۳۳۸۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ماہ رمضان کی ۲۳ ویں شب ہوتی ہے۔

(۲۴۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ بِلَالًا كَيْفَ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ تَبَرَّزَ ثُمَّ دَعَا بِمِطْهَرَةٍ أَى إِدَاوَةٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

وَعَلَى خِمَارِ الْعِمَامَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثُمَّ دَعَا بِمِطْهَرَةٍ بِالْإِدَاوَةِ [النظر: ۲۴۴۰۰] | أخرجه عبد الرزاق (۷۳۴).
قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف |

(۲۳۳۸۸) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضي الله عنه نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضي الله عنه سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کس طرح فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لا کر پانی کا برتن منگواتے اور اپنا رخ انور اور دونوں مبارک ہاتھ دھوتے پھر موزوں اور کور عمامہ پر مسح فرماتے تھے۔

(۲۴۲۸۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ خِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ | أخرجه عبد الرزاق (۷۳۷).
قال شعيب: من فعله وهذا اسناد قوى | [النظر: ۲۴۳۹۰، ۲۴۳۹۳، ۲۴۴۰۵].

(۲۳۳۸۹) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔
(۲۴۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ خِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۹].

(۲۳۳۹۰) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔
(۲۴۳۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُعبَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ قَدْ غَلَقَهَا فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُ بِلَالًا مَاذَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۹۱) حضرت ابن عمر رضي الله عنهما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضي الله عنه، اسامہ بن زید رضي الله عنه، عثمان بن طلحہ رضي الله عنه اور حضرت بلال رضي الله عنه تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حضرت بلال رضي الله عنه نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضي الله عنه سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستوں اپنی دائیں جانب اور ایک بائیں جانب اور تین اپنے پیچھے چھوڑ کر نماز پڑھی، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار قبلہ کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔
(۲۴۳۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوذِنُهُ بِالصَّلَاةِ وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي وَخَرَجَ إِلَيَّ الصَّلَاةَ [راجع: ۲۴۳۸۶].

(۲۳۳۹۲) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا

(نبی ﷺ کا ارادہ روزہ رکھنے کا تھا) نبی ﷺ نے ایک پیالہ منگوا یا خود بھی اس کا پانی نوش فرمایا اور مجھے بھی پلایا پھر نماز کے لئے مسجد تشریف لے آئے اور تازہ وضو کئے بغیر نماز پڑھا دی۔

(۲۴۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ نَعِيمَ بْنَ خِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۹].

(۲۳۳۹۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔

(۲۴۳۹۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَضَوْا طَوَافَهُمْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَغَفَلَ عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمَّا أُنْبِيَءَ بِدُخُولِهِ أَقْبَلَ يَرْكَبُ أَعْنَاقَ الرَّجَالِ فَدَخَلَ يَقْتَدِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَتَلَقَّاهُ عِنْدَ الْبَابِ خَارِجًا فَسَأَلَ بِلَالًا الْمُؤَدَّنَ كَيْفَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ حِيَالًا وَجْهَهُ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ [راجع: ۲۴۳۸۲].

(۲۳۳۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن جب لوگ طواف اور سعی کر چکے تو نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کا علم نہ ہو سکا، جب انہیں اس کی خبر ملی تو وہ لوگوں کی گردنوں پر سوار ہوتے ہوئے نبی ﷺ کی اقتداء میں اندر داخل ہونے لگے تو نبی ﷺ سے ان کا آنا سا منا اس وقت ہوا جب نبی ﷺ باہر آ چکے تھے، انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نبی ﷺ نے کیا کیا؟ انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے سامنے کا رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں، پھر کچھ دیر دعاء کر کے باہر نکل آئے۔

(۲۴۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدَ الرَّزَّاقِ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۷۶/۱). قال شعيب: صحيح رجاله ثقات فيه انقطاع] [انظر: ۲۴۴۰۸، ۲۴۴۱۳، ۲۴۴۱۵].

(۲۳۳۹۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۳۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَنْبَأَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ رَبَاحٍ آيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ سَجَدَتَيْنِ [راجع: ۲۴۳۸۲].

(۲۳۳۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں داخل ہو کر کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا دو ستونوں کے درمیان (اور اس وقت نبی ﷺ اور دیوار کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۳۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ أَبِي رَاسٍ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں داخل ہو کر کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا دو ستونوں کے درمیان (اور اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۳۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادِ مَوْلَى عِيَاضِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَوَجَدَهُ يَتَسَحَّرُ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ

(۲۳۳۹۸) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کی مسجد میں سحری کرتے ہوئے پایا۔

(۲۴۳۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثَمَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مِرْدَاسٍ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ أَتَيْتُ فَإِذَا رَجُلٌ غَلِيظُ الشَّفَتَيْنِ أَوْ قَالَ ضَخْمُ الشَّفَتَيْنِ وَالْأَنْفِ إِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ سِلَاحٌ فَسَأَلُوهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنْ هَذَا السِّلَاحِ وَاسْتَصْلِحُوهُ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا بِلَالٌ

(۲۳۳۹۹) عمرو بن مرداس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شام آیا تو وہاں ایک آدمی نظر آیا جس کے ہونٹ بہت موٹے تھے اور اس کے سامنے اسلحہ تھا لوگ اس سے پوچھ رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ لوگو! یہ اسلحہ پکڑو اور اس سے اصلاح کا کام لو اور اس کے ذریعے راہ خدا میں جہاد کرو یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۲۴۴۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ [صححه

الحاكم (۱/۱۷۰). قال الألبانی: صحيح (ابوداود: ۱۵۳) قال شعيب: صحيح اسنادہ ضعیف]. [راجع: ۲۴۳۸۸] (۲۳۳۹۰) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کس طرح فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لا کر پانی کا برتن منگواتے اور اپنا رخ انور اور دونوں مبارک ہاتھ دھوتے پھر موزوں اور کورعمامہ پر مسح فرماتے تھے۔

(۲۴۴۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَنبَأَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عْتَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۱].

(۲۳۳۰۱) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴.۲) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنِي خُصِيفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ بِلَالَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ جَعَلَ الْأَسْطُوَانَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَتَقَدَّمَ قَلِيلًا وَجَعَلَ الْمَقَامَ خَلْفَ ظَهْرِهِ

[انظر: ۲۴۴، ۴]

(۲۳۳۰۲) حضرت ابن عمر رضي الله عنهما نے حضرت بلال رضي الله عنه سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر دو رکعتیں پڑھی تھیں، ستون کو اپنی دائیں جانب رکھ کر، تھوڑا سا آگے بڑھ کر اور مقام ابراہیم کو اپنی پشت پر رکھ کر۔

(۲۴۴.۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ بَكْرِ ابْنَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ ابْنَانَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ [قال شعيب: اسنادہ صحیح].

(۲۳۳۰۳) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر دو رکعتیں پڑھی تھیں۔

(۲۴۴.۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ أُنِيَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ قَالَ فَأَجَدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالَ لَا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ هَاتَيْنِ السَّارِيَتَيْنِ وَأَشَارَ إِلَى السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلَيَّ يَسَارِكِ إِذَا دَخَلْتَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي وَجْهِ الْكُعْبَةِ رَكَعَتَيْنِ [صححه البخاری (۳۹۷)، وابن حزيمة: (۳۰۱۶)]. [راجع: ۲۴۴، ۲]

(۲۳۳۰۴) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضي الله عنه ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، اور حضرت ابن عمر رضي الله عنهما کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی الله علیه وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلنے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے واپس آیا تو دیکھا کہ نبی صلی الله علیه وسلم باہر آ چکے ہیں، میں نے حضرت بلال رضي الله عنه سے پوچھا کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بتایا ہاں! دوستوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۴.۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحُوا عَلَيَّ الْخُفَيْنِ وَالْحِمَارِ [راجع: ۲۴۳، ۸۹]

(۲۳۳۰۵) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔

(۲۴۴.۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ سَعِيدِ يَعْنِي أَبَاهُ قَالَ اعْتَمَرَ مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَجَلَسَ يَنْتَظِرُهُ حَتَّى جَاءَهُ فَقَالَ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ دَخَلَ الْبَيْتَ قَالَ مَا كُنْتُ مَعَهُ وَلَكِنِّي دَخَلْتُ بَعْدَ أَنْ أَرَادَ الْخُرُوجَ فَلَقِيْتُ

بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ أَيْنَ صَلَّى فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ فَقَامَ مُعَاوِيَةَ فَصَلَّى بَيْنَهُمَا

(۲۳۳۰۶) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلنے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے واپس آیا تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آ چکے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بتایا ہاں! دوستوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۴.۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو زِيَادٍ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُهُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ فَشَغَلَتْ عَائِشَةَ بِلَالًا بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى فَضَحَهُ الصُّبْحُ وَأَصْبَحَ جِدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابَعَ بَيْنَ أَذَانِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ بِأَمْرٍ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جِدًّا ثُمَّ إِنَّهُ أَبْطَأَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ فَقَالَ إِنِّي رَكَعْتُ رَكَعَتِي الْفَجْرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ أَصْبَحْتَ جِدًّا قَالَ لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ فَرَكَعْتُهُمَا وَأَحْسَنْتُهُمَا وَأَجْمَلْتُهُمَا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۵۷)]. قال شعيب: رجاله ثقات الا انه منقطع.]

(۲۳۳۰۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی اطاع دینے کے لئے آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کچھ پوچھنے میں الجھا دیا، حتیٰ کہ روشنی ہونے لگی اور خوب روشنی پھیل گئی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دینے گئے اور مسلسل مطلع کرتے رہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے، تھوڑی دیر بعد خود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے کچھ پوچھنے لگی تھیں جس کی وجہ سے صبح ہونے لگی تھی، پھر آپ نے بھی باہر تشریف لانے میں تاخیر فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں فجر کی سنیں پڑھ رہا تھا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت تو صبح خوب روشن ہو گئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ روشنی پھیل جاتی تب بھی میں انہیں خوب سنوار کر اور خوبصورت کر کے ضرور پڑھتا۔

(۲۴۴.۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۳۳۰۸) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴.۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ أَمْرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أُتَوِّبَ فِي شَيْءٍ مِنْ الصَّلَاةِ إِلَّا صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّيْتُمْ فَلَا تُتَوِّبَ [هذا اسناد ضعيف. قال الألبانى: ضعيف (ابن ماجه: ۷۱۵، الترمذى: ۱۹۸). قال شعيب: حسن بمجموع طرقه وشواهده]. [انظر ما بعده].

(۲۳۳۰۹) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمْرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أُتَوِّبَ إِلَّا فِي الْفَجْرِ [راجع ما قبله].

(۲۳۳۱۰) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لَشُعْبَةَ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ فَأَمْرَنِي أَنْ أُتَوِّبَ فِي الْفَجْرِ وَنَهَانِي عَنْ الْعِشَاءِ فَقَالَ شُعْبَةُ وَاللَّهِ مَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَلَا ذَكَرَ إِلَّا إِسْنَادًا ضَعِيفًا قَالَ أَظُنُّ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَاهُ رَوَاهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ

(۲۳۳۱۱) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع ما قبله].

(۲۳۳۱۲) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَانَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى الْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۳۳۱۳) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْمُوقِينَ وَالْخِمَارِ [صححه ابن خزيمة (۱۸۹)]. قال شعيب: صحيح.

(۲۳۳۱۴) حضرت بلال رضي الله عنه سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ابْنُ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۳۳۱۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُصَلِّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ كَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ [صححه ابن خزيمة (۳۰۰۸). قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۸۷۴)].

(۲۳۳۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں نماز نہیں پڑھی بلکہ اس کے کونوں میں تکبیر کہی ہے۔

(۲۴۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ بِلَالٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِي بِأَمِينٍ [راجع: ۲۴۳۸۰].

(۲۳۳۱۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آمین کہہ لینے کا موقع دے دیا کریں۔

(۲۴۴۱۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ قَالَ وَكُنْتُ شَابًّا فَصَعِدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي بِلَالٌ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا قَالَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَيُّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے پیچھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان۔

(۲۴۴۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَأَنَاحَ يَعْنِي بِالْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ يَأْتِيهِ بِهِ فَأَبَتْ أُمُّهُ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ لَتُعْطِيَنَّهُ أَوْ يَخْرُجَ بِالسَّيْفِ مِنْ صُلْبِي فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ وَأَسَامَةُ فَأَجَافُوا الْبَابَ عَلَيْهِمْ مَلِيًّا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ رَجُلًا شَابًّا قَوِيًّا فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَبَدَرْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَانِمًا عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ أَيُّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ

نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان۔

(۲۴۴۱۹ م) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ هُوَ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَّثُوا سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ فَلَمَّا فَتَحَ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَنَسِيتُ أَسْأَلُهُ كَمْ صَلَّى [سقط من الميمية].

(۲۴۴۱۹ م) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان البتہ میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

حَدِيثُ صَهْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۴۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَ الْمُؤْمِنِ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ فَشَكَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ فَصَبَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ [راجع: ۱۹۱۴۲]

(۲۴۴۲۰) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے تو مسلمانوں کے معاملات پر تعجب ہوتا ہے کہ اس کے معاملے میں سراسر خیر ہی خیر ہے، اور یہ سعادت مؤمن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے جو کہ اس کے لئے سراسر خیر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی سراسر خیر ہے۔

(۲۴۴۲۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نُودُوا يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا لَمْ تَرَوْهُ فَقَالُوا وَمَا هُوَ أَلَمْ يَبْيَضْ وَجُوهَنَا وَيَزْحَرْحَرْ خَنَا عَنِ النَّارِ وَيُدْخِلُنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْهُ ثُمَّ قَرَأَ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةً وَقَالَ مَرَّةً

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ [راجع: ۱۹۱۴۳].

(۲۳۳۲۱) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں پکار کر کہا جائے گا کہ اے اہل جنت! اللہ کا تم سے ایک وعدہ باقی ہے جو ابھی تک تم نے نہیں دیکھا، جنتی کہیں گے کہ وہ کیا ہے؟ کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ اس کے جواب میں حجاب اٹھا دیا جائے گا اور جنتی اپنے پروردگار کی زیارت کر سکیں گے، بخدا! اللہ نے انہیں جتنی نعمتیں عطا کر رکھی ہوں گی، انہیں اس نعمت سے زیادہ محبوب کوئی نعمت نہ ہوگی، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ان لوگوں کے لئے جنہوں نے نیکیاں کیں، عمدہ بدلہ اور“ مزید اضافہ ہے۔“

(۲۴۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَنَّ صُهَيْبًا كَانَ يُكْنَى أَبُو يَحْيَى وَيَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْعَرَبِ وَيُطْعِمُ الطَّعَامَ الْكَثِيرَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ مَا لَكَ تَكْنَى أَبُو يَحْيَى وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ وَتَقُولُ إِنَّكَ مِنَ الْعَرَبِ وَتُطْعِمُ الطَّعَامَ الْكَثِيرَ وَذَلِكَ سَرَفٌ فِي الْمَالِ فَقَالَ صُهَيْبٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَانِي أَبُو يَحْيَى وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي النَّسَبِ فَأَنَا رَجُلٌ مِنَ النَّمِرِ بْنِ قَاسِمٍ مِنْ أَهْلِ الْمَوْصِلِ وَلَكِنِّي سُبَيْتٌ غُلَامًا صَغِيرًا قَدْ غَفَلْتُ أَهْلِي وَقَوْمِي وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي الطَّعَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ خِيَارُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَرَدَّ السَّلَامَ فَذَلِكَ الَّذِي يَحْمِلُنِي عَلَى أَنْ أُطْعِمَ الطَّعَامَ [اسناده ضعيف، قال البوصيري: هذا اسناد حسن، قال الألباني: حسن (ابن ماجه): (۳۷۳۸)]. [انظر: ۲۴۴۲۵].

(۲۳۳۲۲) زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تم میں تین چیزیں نہ ہوتیں تو تم میں کوئی عیب نہ ہوتا، انہوں نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ کیونکہ ہم نے تو کبھی آپ کو کسی چیز میں عیب نکالتے ہوئے دیکھا ہی نہیں، انہوں نے فرمایا ایک تو یہ کہ تم اپنی کنیت ابو یحییٰ رکھتے ہو حالانکہ تمہارے یہاں کوئی اولاد ہی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ تم اپنی نسبت نمر بن قاسم کی طرف کرتے ہو جبکہ تمہاری زبان میں لکنت ہے، اور تم مال نہیں رکھتے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جہاں تک میری کنیت ”ابو یحییٰ“ کا تعلق ہے تو وہ نبی ﷺ نے رکھی ہے لہذا اسے تو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں، رہی نمر بن قاسم کی طرف میری نسبت تو یہ صحیح ہے کیونکہ میں ان ہی کا ایک فرد ہوں لیکن چونکہ میری رضاعت ”ایلیہ“ میں ہوئی تھی، اس وجہ سے یہ لکنت پیدا ہو گئی اور باقی رہا مال تو کیا کبھی آپ نے مجھے ایسی جگہ خرچ کرتے ہوئے دیکھا ہے جو ناحق ہو۔

(۲۴۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى هَمَسَ شَيْئًا لَا أَفْهَمُهُ وَلَا يُخْبِرُنَا بِهِ قَالَ

أَقْبَلْتُمْ لِي قُلْنَا نَعَمْ قَالَ إِنِّي ذَكَرْتُ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أُعْطِيَ جُنُودًا مِنْ قَوْمِهِ فَقَالَ مَنْ يَكْفِيءُ هَؤُلَاءِ أَوْ مَنْ يَقُومُ لَهُؤُلَاءِ أَوْ غَيْرَهَا مِنْ الْكَلَامِ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ اخْتَرِ لِقَوْمِكَ إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ نُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ أَوْ الْجُوعَ أَوْ الْمَوْتَ فَاسْتَشَارَ قَوْمَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالُوا أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ فَكُلُّ ذَلِكَ إِلَيْكَ حِرُّ لَنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانُوا إِذَا فَرَعُوا فَرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ رَبِّ أَمَّا عَدُوٌّ مِنْ غَيْرِهِمْ فَلَا أَوْ الْجُوعَ فَلَا وَلَكِنَّ الْمَوْتَ فَسَلِّطْ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فَهَمْسِي الَّذِي تَرَوْنَ أَنِّي أَقُولُ اللَّهُمَّ بِكَ أَقَاتِلْ وَبِكَ أَصَاحِلْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۱۹۱۴۱].

(۲۳۳۲۳) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر نبی ﷺ کے ہونٹ ہلتے رہتے تھے، اس سے پہلے کبھی آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا تھا، بعد میں فرمایا کہ پہلی امتوں میں ایک پیغمبر تھے، انہیں اپنی امت کی تعداد پر اطمینان اور خوشی ہوئی اور ان کے منہ سے یہ جملہ نکل گیا کہ یہ لوگ کبھی شکست نہیں کھا سکتے، اللہ تعالیٰ نے اس پر ان کی طرف وحی بھیجی اور انہیں تین میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ یا تو ان پر کسی دشمن کو مسلط کر دوں جو ان کا خون بہائے، یا بھوک کو مسلط کر دوں یا موت کو؟ وہ کہنے لگے کہ قتل اور بھوک کی تو ہم میں طاقت نہیں ہے، البتہ موت ہم پر مسلط کر دی جائے، نبی ﷺ نے فرمایا صرف تین دن میں ان کے ستر ہزار آدمی مر گئے، اس لئے اب میں یہ کہتا ہوں کہ اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حیلہ کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے قتال کرتا ہوں۔

(۲۴۴۲۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ اللَّهُمَّ بِكَ أَحْوَلُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَقَاتِلُ [راجع: ۱۹۱۴۱].

(۲۳۳۲۳) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دشمن سے آنا سامنا ہونے پر نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حیلہ کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے قتال کرتا ہوں۔

(۲۴۴۲۵) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بِنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَقَالَ لِعُمَرَ أَمَا قَوْلُكَ اِكْتَنَيْتَ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَانِي أَبَا يَحْيَى فَأَمَا قَوْلُكَ فِيكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ أَوْ أَلْدِنَ يُطْعَمُونَ الطَّعَامَ [راجع: ۲۴۴۲۲].

(۲۳۳۲۵) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ جہاں تک میری کنیت ”ابویحییٰ“ کا تعلق ہے تو وہ نبی ﷺ نے رکھی ہے لہذا اسے تو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں، رہی کھانے میں اسراف کی بات تو نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو دوسروں کو کھانا کھلائے۔

(۲۴۴۲۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ بَيْنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ مَعَ أَصْحَابِهِ إِذْ ضَحِكَ فَقَالَ آلا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِمَّ تَضْحَكُ قَالَ عَجِبْتُ لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ إِنْ أَصَابَهُ مَا يُحِبُّ حَمِيدَ اللَّهِ وَكَانَ لَهُ خَيْرٌ وَإِنْ أَصَابَهُ مَا يَكْرَهُ فَصَبَرَ كَانَ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ إِلَّا الْمُؤْمِنُ [راجع: ۱۹۱۴۲]

(۲۳۳۲۶) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ مسکراتے لگے، پھر فرمایا تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے تو مسلمانوں کے معاملات پر تعجب ہوتا ہے کہ اس کے معاملے میں سراسر خیر ہی خیر ہے، اور یہ سعادت مؤمن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے جو کہ اس کے لئے سراسر خیر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی سراسر خیر ہے۔

(۲۴۴۲۷) وَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَيْضًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ هَذَا اللَّفْظَ بِعَيْنِهِ وَأَرَاهُ وَهَمَّ هَذَا لَفْظَ حَمَادٍ وَقَدْ حَدَّثَنَا قَالَ سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ نَحْوًا مِنْ لَفْظِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ وَذَلِكَ مِنْ كِتَابِهِ قَرَأَهُ عَلَيْنَا (۲۳۳۲۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ السَّاحِرُ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ سِنِي وَحَضَرَ أَجَلِي فَادْفَعْ إِلَيَّ غُلَامًا فَلَا عِلْمَهُ السَّحَرُ فَدَفَعَ إِلَيْهِ غُلَامًا فَكَانَ يُعَلِّمُهُ السَّحَرَ وَكَانَ بَيْنَ السَّاحِرِ وَبَيْنَ الْمَلِكِ رَاهِبٌ فَآتَى الْغُلَامُ عَلَى الرَّاهِبِ فَسَمِعَ مِنْ كَلَامِهِ فَأَعْجَبَهُ نَحْوَهُ وَكَلَامُهُ فَكَانَ إِذَا آتَى السَّاحِرَ ضَرْبَهُ وَقَالَ مَا حَبَسَكَ وَإِذَا آتَى أَهْلَهُ ضَرْبُوهُ وَقَالُوا مَا حَبَسَكَ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا أَرَادَ السَّاحِرُ أَنْ يَضْرِبَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا أَرَادَ أَهْلُكَ أَنْ يَضْرِبُوكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ وَقَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ آتَى ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى دَابَّةٍ فَطِيعَةٌ عَظِيمَةٌ وَقَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَجُوزُوا فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ أَمْرَ الرَّاهِبِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ أَمْ أَمْرُ السَّاحِرِ فَأَخَذَ حَجْرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ وَأَرْضِي لَكَ مِنَ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَجُوزَ النَّاسُ وَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَخْبَرَ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ أَيُّ بَنِي أَنْتَ أَفْضَلُ مِنِّي وَإِنَّكَ سَتَبْتَلِي فَإِنْ ابْتَلَيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ فَكَانَ الْغُلَامُ بِيْرًا الْأَكْمَةَ وَسَائِرَ الْأَدْوَاءِ وَيَشْفِيهِمْ وَكَانَ جَلِيْسًا لِلْمَلِكِ فَعَمِيَ فَسَمِعَ بِهِ فَاتَاهُ بِهِدَايَا كَثِيرَةً فَقَالَ اشْفِينِي وَلَكَ مَا هَاهُنَا أَجْمَعُ فَقَالَ مَا أَشْفِي أَنَا أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِهِ فَدَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَأَمَّنَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ ثُمَّ آتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ مِنْهُ نَحْوًا مَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ يَا فَلَانُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ فَقَالَ رَبِّي قَالَ أَنَا قَالَ لَا لَكِنْ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ قَالَ أَوْلَكَ رَبٌّ

غَيْرِي قَالَ نَعَمْ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّهَ عَلَى الْغُلَامِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَيُّ بَنِي قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ أَنْ تُبْرِءَ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَهَذِهِ الْأَذْوَاءُ قَالَ مَا أَشْفِي أَنَا أَحَدًا مَا يَشْفِي غَيْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَا قَالَ لَا قَالَ أَوْلَكَ رَبُّ غَيْرِي قَالَ نَعَمْ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَأَخَذَهُ أَيْضًا بِالْعَذَابِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَأَتَى بِالرَّاهِبِ فَقَالَ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ وَقَالَ لِلرَّاهِبِ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَوَضَعَ الْمُنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ لِلْغُلَامِ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبَى فَبَعَثَ بِهِ مَعَ نَفَرٍ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَدَهْدِهْوَهُ مِنْ فَوْقِهِ فَدَهَبُوا بِهِ فَلَمَّا عَلَوْا بِهِ الْجَبَلَ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَدَهْدِهْوُوا أَجْمَعُونَ وَجَاءَ الْغُلَامُ يَتَلَمَّسُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبَعَثَهُ مَعَ نَفَرٍ فِي قُرُقُورٍ فَقَالَ إِذَا لَجَجْتُمْ بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَغَرِّقُوهُ فَدَجَّجُوا بِهِ الْبَحْرَ فَقَالَ الْغُلَامُ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَغَرَّقُوا أَجْمَعُونَ وَجَاءَ الْغُلَامُ يَتَلَمَّسُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمْرُكَ بِهِ فَإِنْ أَنْتَ فَعَلْتَ مَا أَمْرُكَ بِهِ قَتَلْتَنِي وَإِلَّا فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ قَتْلِي قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ ثُمَّ تَصْلُبْنِي عَلَى جَذَعٍ فَتَأْخُذُ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَفَعَلَ وَوَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ قَوْسِهِ ثُمَّ رَمَى فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى مَوْضِعِ السَّهْمِ وَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحَدِّرُ فَقَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَأَمَرَ بِأَفْوَاهِ السَّكِّ فَحُدِّدَتْ فِيهَا الْأُخْدُودُ وَأُضْرِمَتْ فِيهَا النَّيْرَانُ وَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ فَدَعُوهُ وَإِلَّا فَاقْفِحْمُوهُ فِيهَا قَالَ فَكَانُوا يَتَعَادُونَ فِيهَا وَيَتَدَافِعُونَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا تَرْضِعُهُ فَكَانَتْهَا تَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِي النَّارِ فَقَالَ الصَّبِيُّ يَا أُمَّهُ اصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ [صححه مسلم (۳۰۰۵)]

وابن حبان (۸۷۳)۔

(۲۳۳۲۸) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلی (قوموں میں) ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرا آخری وقت قریب آ رہا ہے تو آپ میرے پاس ایک لڑکے کو بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں، بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لئے اس بوڑھے جادوگر کی طرف بھیج دیا، اور وہ اسے جادو سکھانے لگا، اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب وہ بھی جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گذرتا تو اس کے پاس بیٹھتا (دیر سے آنے کی وجہ سے) جادوگر اس لڑکے کو مارتا، اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب

نے کہا کہ اگر تجھے جادو گر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے (کسی کام کے لئے) روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادو گر نے روک لیا تھا۔

اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اس طرف آیا) تو اس نے کہا میں آج جانا چاہوں گا کہ جادو گر کا کام اللہ کو زیادہ پسند ہے یا راہب کا؟ اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ! اگر تجھے جادو گر کے معاملے سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تاکہ (یہاں راستے سے) لوگوں کا آنا جانا (شروع) ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا اے میرے بیٹے! آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا پھر اگر تو کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو میرے متعلق کسی کو نہ بتانا، وہ لڑکا پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کی ہر بیماری کا علاج کر دیتا تھا، بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا، اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لئے ہیں۔ اس لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا دے دے۔ پھر وہ (شخص) اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمادی۔ پھر وہ آدمی (جسے شفا ہوئی) بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی؟ اس نے کہا میرے رب نے، اس نے کہا کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے؟ اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے، پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو اس لڑکے کے بارے میں بتا دیا (اس لڑکے کو بلایا گیا) پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے؟ اور ایسے ایسے کرتا ہے؟ لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفاء نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا (پھر راہب کو بلوایا گیا) راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آ رہ منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آ رہ رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر وادئے (پھر اس لڑکے کو بلایا گیا) وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ۔ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔

چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچالے، اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ لڑکے نے کہا: اللہ پاک نے مجھے ان سے بچالیا ہے۔ بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا: اسے ایک چھوٹی کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا، اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے۔ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔ پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچالیا ہے۔ پھر اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا، جب تک کہ اس طرح نہ کرے جس طرح میں تجھے حکم دوں۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے ایک تیر پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے چلہ میں رکھو اور پھر کہو: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو، چنانچہ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہا: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا یہ دیکھتے ہی سب لوگوں نے کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا: تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے۔ تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا چنانچہ خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی۔ بادشاہ نے کہا: جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوادوں گا (جو لوگ اپنے مذہب پر پھرنے سے باز نہ آئے) تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا، یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے نے کہا اماں جان! صبر کیجئے کیونکہ آپ حق پر ہیں۔

حَدِيثُ امْرَأَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت کعب بن مالک کی اہلیہ کی حدیثیں

(۲۴۴۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُتْبَدَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَقَالَ انْتَبِذْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهَا وَحَدَهُ [اخرجه الحميدي (۳۵۶). قال شعيب:

صحیح لغیرہ و هذا اسناد حسن.]

(۲۳۳۲۹) معبد بن کعب اپنی والدہ سے ”جنہوں نے دو قبلوں کی طرف رخ کر کے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رکھی تھی“ نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کھجور اور کشمش ملا کر نبیذ بنانے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بنایا کرو۔

(۲۴۴۳۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ أُمَّ مَبَشَّرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي قَبِضَ فِيهِ فَقَالَتْ يَا أَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَتَّهَمُ بِنَفْسِكَ فَإِنِّي لَا أَتَهُمُ إِلَّا الطَّعَامَ الَّذِي أَكَلْتُ مَعَكَ بِخَيْبَرَ وَكَانَ ابْنُهَا مَاتَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنَا لَا أَتَهُمُ غَيْرَهُ هَذَا أَوْ أَنَّ قَطْعَ أَبْهَرِي [قال الألباني:

صحیح الاسناد (ابو داود: ۴۵۱۴)، قال شعيب، رجاله ثقات.]

(۲۳۳۳۰) عبد اللہ بن کعب اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے مرض الوفا میں ام مبشر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ اپنے حوالے سے کسے متہم قرار دیتے ہیں؟ میں تو اسی کھانے کو متہم قرار دیتی ہوں جو خیبر میں آپ نے اور آپ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تناول فرمایا تھا، دراصل ان کا بیٹا نبی ﷺ سے پہلے فوت ہو گیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا میں بھی اس کے علاوہ کسی اور چیز کو متہم قرار نہیں دیتا، اس وقت ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میری رگیں کٹ رہی ہوں۔

مُسْنَدُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۴۴۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَى أَرْضِ الرُّومِ وَكَانَ عَامِلًا لِمُعَاوِيَةَ عَلَى الدَّرْبِ فَأَصِيبَ ابْنُ عَمِّ لَنَا فَصَلَّى عَلَيْهِ فَضَالَةُ وَقَامَ عَلَى حُفْرَتِهِ حَتَّى وَارَاهُ فَلَمَّا سَوَيْنَا عَلَيْهِ حُفْرَتَهُ قَالَ أَخْفُوا عَنْهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ [صححه مسلم (۹۶۸)]. [انظر: ۲۴۴۳۳، ۲۴۴۵۹].

(۲۳۳۳۱) ثمامہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف نکلے، وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقام ”درب“ کے عامل تھے ہمارا ایک چچا زاد بھائی اس دوران شہید ہو گیا، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی قبر پر آ کر کھڑے ہوئے، جب اس کا جسم مٹی سے چھپ گیا اور انہوں نے دیکھا کہ ہم نے اس کی قبر برابر کر دی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اسے برابر ہی رکھنا کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فِي يَوْمٍ كَانَ يَصُومُهُ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَشَرِبَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ كُنْتَ تَصُومُهُ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنْ قُنْتُ [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۱۶۷۵)]. قال شعيب: صحيح ولكن هذا الاسناد منقطع.

(۲۳۳۳۲) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے نوش فرمایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے تی آگئی تھی۔

(۲۴۴۳۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ عَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَعَلَى ذَلِكَ الْجَيْشِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ فَضَالَةُ خَفَّفُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ [راجع: ۲۴۴۳۱].

(۲۳۳۳۳) ثمامہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف نکلے..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے برابر ہی رکھنا کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيءُ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ [صححه ابن خزيمة: (۷۱۰)، والحاكم (۱/۲۳۰)، وابن حبان (۱۹۶۰)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال

الألباني: صحيح (ابو داود: ۱۴۸۱، الترمذی: ۳۴۷۷، النسائی: ۴۴/۳).

(۲۳۳۳۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اس نے اللہ کا ذکر کیا اور نہ ہی نبی ﷺ پر درود پڑھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس نے جلد بازی سے کام لیا، پھر اسے بلایا اور اسے اور دوسروں سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ لے تو پہلے اپنے رب کی تعریف و ثناء کرنے پھر نبی ﷺ پر درود و سلام پڑھے، اس کے بعد جو چاہے دعاء مانگے۔

(۲۴۴۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِيءُ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ خَرَّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ

(۲۴۴۳۹) وَ حَدَّثَنَا الطَّالِقَانِيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ [راجع: ۲۴۴۳۷].

(۲۳۳۳۹) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(۲۴۴۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمَرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ مِثْلَهُ [راجع: ۲۴۴۳۸].

(۲۳۳۴۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمَرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ حَدَّثَهُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَعَصَى إِمَامَهُ وَمَاتَ عَاصِيًا وَآمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبَقَ فَمَاتَ وَامْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا قَدْ كَفَّاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ بَعْدَهُ فَلَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ وَثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ رَجُلٌ نَازَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رِدَائَهُ فَإِنَّ رِدَائَهُ الْكِبْرِيَاءُ وَإِزَارَهُ الْعِزَّةُ وَرَجُلٌ شَكَ فِي أَمْرِ اللَّهِ وَالْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ [صححه ابن حبان (۴۵۵۹)، والحاكم (۱۱۹/۱). قال شعيب: اسنادہ صحیح].

(۲۳۳۴۱) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین آدمیوں کے متعلق کچھ نہ پوچھو ایک تو وہ آدمی جو جماعت سے جدا ہو جائے اپنے امام کی نافرمانی کرے اور اسی حال میں فوت ہو جائے دوسرے وہ باندی یا غلام جو اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جائے اور اسی بھگوڑے پن کے زمانے میں مر جائے اور تیسرے وہ عورت جس کا شوہر موجود نہ ہو وہ اس کی تمام دنیوی ضروریات میں اس کی کفایت کرتا ہو اور وہ اس کے پیچھے دور جاہلیت کی طرح اپنی جسمانی نمائش کرنے لگے ان کے متعلق کچھ نہ پوچھو اور تین آدمی اور ہیں ان کے متعلق بھی کچھ نہ پوچھو ایک تو وہ آدمی جو اللہ سے اس کی چادر لینے میں جھگڑا کرے کہ اللہ کی اوپر کی چادر ”کبریائی ہے اور نیچے کی چادر عزت“ ہے دوسرا وہ آدمی جو اللہ کے کاموں میں شک کرے اور تیسرا اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والا۔

(۲۴۴۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَّعَ

[صححه ابن حبان (۷۰۵) والحاكم (۳۴/۱) قال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۳۴۹)]

(۲۳۳۴۲) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اسلام کی طرف ہدایت مل گئی اور اس کی روزی بقدر کفایت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔

(۲۴۴۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ وَابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو هَانِيءٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَهَ بْنَ عَبِيدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْتَبَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بَعَثَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۴۴۳۸].

(۲۳۳۳۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔
(۲۴۴۴۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَذْكُرُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَهَ بْنِ عَبِيدٍ أَرَأَيْتَ تَعْلِيْقَ يَدِ السَّارِقِ فِي الْعُنُقِ أَمِنَ السَّنَةِ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقَطَعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ قَالَ حَجَّاجٌ وَكَانَ فَضَالَهَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ [قال الترمذی: حسن غریب. وقال ابن العربی: لو ثبت لكان حسناً صحيحاً، لكنه لم يثبت وقد اعله النسائی، والزیلعی. قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۴۴۱۱، ابن ماجه: ۲۵۸۷، الترمذی: ۱۴۴۷، النسائی: ۹۲/۸)].

(۲۳۳۳۴) عبد الرحمن بن محیریز کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ بتائیے کہ کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر حکم دیا تو اسے اس کے گلے میں لٹکا دیا گیا، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیعت رضوان کے شرکاء میں سے تھے۔
(۲۴۴۴۵) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ سَمِعْتَ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ شَيْئًا قَالَ أَى شَيْءٍ كَانَ عِنْدَهُ قُلْتُ حَدِيثُ فَضَالَهَ بْنِ عَبِيدٍ فِي تَعْلِيْقِ الْيَدِ فَقَالَ لَا حَدَّثَنَا بِهِ عَفَانُ عَنْهُ
(۲۳۳۳۵) امام احمد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کیا آپ نے عمر بن علی مقدمی سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ اس کے پاس کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث جو چور کا ہاتھ گلے میں لٹکانے سے متعلق ہے، انہوں نے فرمایا نہیں، یہ حدیث ہم سے عفان نے بیان کی ہے۔

(۲۴۴۴۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الطَّالْقَانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ فَضَالَهَ بْنِ عَبِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ أَشَدُّ أَدْنًا إِلَى الرَّجُلِ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ [صححه الحاكم (۱/۵۷۰)]. قال البوصیری: هذا اسناد حسن. قال الألبانی: ضعيف
(۱۳۴۰). [انظر: ۲۴۴۵۶].

(۲۳۳۳۶) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی گلوکارہ کا مالک جتنی توجہ سے اس گلوکارہ کا گانا سنتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ توجہ کے ساتھ اس شخص کی آواز سنتا ہے، جو خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔
(۲۴۴۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ

فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا قَالَ بَلَى وَلَكِنْ قِنْتُ [انظر: ۲۴۴۶۳، ۲۴۴۶۶].

(۲۳۳۳۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے نوش فرمایا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے تی آگئی تھی۔

(۲۴۴۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنِ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاِكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَثِيْرِ [راجع: ۲۴۴۳۷].

(۲۳۳۳۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(۲۴۴۴۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ حَيَوَةَ بْنِ شَرِيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَالِكِ الْجَنْبِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْتَبَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ حَيَوَةُ يَقُولُ رَبَاطٌ أَوْ حَجٌّ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ [راجع: ۲۴۴۳۸].

(۲۳۳۳۹) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔
(۲۴۴۵۰) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَنْمُو عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ [صححه ابن حبان (۴۶۲۴)، والحاكم (۱۴۴/۲)]. قال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۲۵۰۰، الترمذی: ۱۶۲۱). [انظر: ۲۴۴۵۴].

(۲۳۳۵۰) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مرنے والے کا نامہ اعمال بند ہو کر سر بمہر کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے کہ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۴۵۱) قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ لِلَّهِ أَوْ قَالَ فِي اللَّهِ عَزًّا وَجَلًّا [قال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۱۶۲۱)]. [انظر: ۲۴۴۶۵].

(۲۳۳۵۱) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حقیقی مجاہد وہ ہے جو راہ خدا میں

اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔

(۲۴۴۵۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ نُورًا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ذَلِكَ فَإِنْ رَجُلًا يَنْتَفُونَ الشَّيْبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَنْتَفِ نُورَهُ

(۲۳۳۵۲) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا اس کے بالوں کی سفیدی قیامت کے دن اس کے لئے باعث نور ہوگی ایک شخص نے عرض کیا کہ کچھ لوگ اپنے سفید بالوں کو نوچ لیتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جو اپنا نور نوچنا چاہتا ہے وہ ایسا ہی کرے۔

(۲۴۴۵۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رِشْدِينُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ التَّجِيبِيُّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعَبْدُ آمِنٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۳۳۵۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان جب تک اللہ سے استغفار کرتا ہے اس وقت تک اللہ کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲۴۴۵۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رِشْدِينُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجْرِي عَلَيْهِ أَجْرُهُ حَتَّى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُوقَى فِتْنَةَ الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۴۵۰].

(۲۳۳۵۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مرنے والے کا نامہ اعمال بند ہو کر سر بھر کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے کہ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۴۵۵) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَجَهَدَ بِالظَّهْرِ جَهْدًا شَدِيدًا فَشَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَطَّحْنَا مِنْ الْجَهْدِ فَتَحَيَّنَ بِهِمْ مَضِيقًا فَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَقَالَ مَرُوا بِسْمِ اللَّهِ فَمَرَّ النَّاسُ عَلَيْهِ بِظَهْرِهِمْ فَجَعَلَ يَنْفُخُ بِظَهْرِهِمْ اللَّهُمَّ احْمِلْ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِكَ إِنَّكَ تَحْمِلُ عَلَى الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ وَعَلَى الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَالَ فَمَا بَلَّغْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى جَعَلَتْ تُنَارِعُنَا أَرْمَتَهَا قَالَ فَضَالَةُ هَذِهِ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ فَمَا بَالُ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ غَزَوْنَا غَزْوَةَ قُبْرَسَ فِي الْبَحْرِ فَلَمَّا رَأَيْتُ السُّفْنَ فِي الْبَحْرِ وَمَا

يَدْخُلُ فِيهَا عَرَفْتُ دَعْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۳۵۵) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے سواریوں کے معاملے میں بڑی مشکلات پیش آرہی تھیں لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سواریوں میں ایک چکر لگایا پھر لوگوں سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر میرے آگے سے گزرو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے اپنی سواریوں کو گزارنے لگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پشت پر دم کرنے لگے "اے اللہ! ان پر اپنی راہ میں نکلنے والوں کو سوار فرما بیشک تو طاقت اور کمزور پر خشک اور تر پر سمندر اور خشکی ہر جگہ سوار کرنے پر قادر ہے۔" اس دعاء کی برکت تھی کہ شہر تک پہنچتے پہنچتے سواری کے جانور اس قدر چست ہو گئے کہ ہمارے ہاتھوں سے اپنی لگائیں چھڑانے لگے۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طاقتور اور کمزور کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء تو یہاں پوری ہو گئی جہاں تک خشک اور تر کا تعلق ہے تو جب ہم شام پہنچے اور سمندر میں جزیرہ قبرص کا غزوہ لڑا تو میں نے کشتیوں کو سمندر میں دیکھا کہ وہ سمندر میں ڈوبنے سے محفوظ ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء تھی اور میں سمجھ گیا تھا۔

(۲۴۱۵۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ مَيْسَرَةَ مَوْلَى فَضَالَةَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَشَدُّ أَدْنًا لِلرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ [راجع: ۲۴۴۴۶].

(۲۳۳۵۶) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی گلوکارہ کا مالک جتنی توجہ سے اس گلوکارہ کا گانا سنتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ توجہ کے ساتھ اس شخص کی آواز سنتا ہے جو خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔

(۲۴۱۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْأَشْيَاحِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقِيَّةً وَأَمْرَنِي أَنْ أُرْقِيَ بِهَا مَنْ بَدَأَ لِي قَالَ قُلْ رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَوَاتِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اللَّهُمَّ كَمَا أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ عَلَيْنَا فِي الْأَرْضِ اللَّهُمَّ رَبَّ الطَّيِّبِينَ اغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا وَذُنُوبَنَا وَخَطَايَانَا وَنَزِّلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَيَّ مَا بِفُلَانٍ مِنْ شَكْوَى فَيَبْرَأُ قَالَ وَقُلْ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ تَعَوَّذُ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۳۳۵۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک جھاڑ پھونک کا عمل سکھایا اور مجھے اجازت دے دی کہ اس کے ذریعے جسے مناسب سمجھوں جھاڑ سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یوں کہا کرو ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے تیرا نام مقدس ہے تیرا حکم زمین آسمان میں چلتا ہے اے اللہ! جس طرح تیرا حکم آسمان میں چلتا ہے اسی طرح زمین میں ہم پر اپنی رحمت نازل فرما اے پاکیزہ لوگوں کے رب اللہ! ہماری لغزشات گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرما اپنی رحمت نازل فرما اور فلاں آدمی جس تکلیف کا شکار ہے اسے اس سے شفاء عطا فرما کہ وہ تندرست ہو جائے تین مرتبہ یہ کہو پھر تین مرتبہ معوذتین پڑھو۔

(۲۴۴۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا لَيْثٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانَءُ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمِ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُجَاهِدِ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَالْمُهَاجِرِ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذَّنُوبَ [قال البوصيري: هذا اسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۳۹۳۴)]. [انظر: ۲۴۴۶۷].

(۲۳۳۵۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کیا میں تمہیں ”مومن“ کے متعلق نہ بتاؤں؟ مومن وہ ہوتا ہے جس سے لوگوں کی جان مال محفوظ ہو، مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، مجاہد وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہوتا ہے جو گناہوں اور لغزشات کو چھوڑ دے۔

(۲۴۴۵۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ أَمَرَ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَسَوَّيْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَوُّوا قُبُورَكُمْ بِالْأَرْضِ [راجع: ۲۴۴۳۱].

(۲۳۳۵۹) ابو علی ہمدانی کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف نکلے انہوں نے حکم دیا کہ مسلمانوں کی قبروں کو برابر رکھا جائے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ وَفِينَا مَمْلُوكِينَ فَلَا يَقْسِمُ لَهُمْ

(۲۳۳۶۰) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے جس میں غلام بھی شامل تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حصہ نہیں دیا۔

(۲۴۴۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخُو سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ قَالَ وَفِينَا مَمْلُوكِينَ فَلَا يَقْسِمُ لَهُمْ

(۲۳۳۶۱) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے جس میں غلام بھی شامل تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حصہ نہیں دیا۔

(۲۴۴۶۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَيُونُسُ قَالَا حَدَّثَنَا لَيْثٌ بْنُ سَعْدٍ قَالَ هَاشِمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو شَجَاعٍ وَقَالَ يُونُسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ أَبِي شَجَاعٍ الْحَمِيرِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ يُونُسُ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ حَنْشِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ اشْتَرَيْتُ قِلَادَةً يَوْمَ فَتَحِ خَيْبَرَ بِائْتِنِي عَشْرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ

وَخَرَزَ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تَفْصَلَ [صححه مسلم (۱۵۹۱)].

(۲۳۳۶۲) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح خیبر کے موقع پر میں نے بارہ دینار کا ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات لگے ہوئے تھے میں نے انہیں ہار سے الگ کیا تو اس میں سے بارہ دینار سے زیادہ مالیت کا سونا نکل آیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک اسے جدا نہ کر لیا جائے آگے فروخت نہ کیا جائے۔

(۲۴۴۶۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى نَجِيبٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ نَافِلَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ كَانَ يَصُومُهُ قَالَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَشَرِبَ فَقُلْنَا لَهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ هَذَا الْيَوْمُ كُنْتَ تَصُومُهُ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي قِنْتُ [راجع: ۲۴۴۴۷].

(۲۳۳۶۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے ہوتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے نوش فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے تی آگئی تھی۔

(۲۴۴۶۴) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانَءٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ أَنَّ فَضَالََةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَعَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَفَرَعُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَضَاءِ الْخَلْقِ فَيَبْقَى رَجُلَانِ فَيُؤَمَّرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمَا فَيَقُولُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ اسْمُهُ رُدُّوهُ فَيَرُدُّوهُ فَيُقَالُ لَهُ لِمَ التَّفَتُّ يَعْنِي فَيَقُولُ قَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ قَالَ فَيُؤَمَّرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ لَقَدْ أُعْطَانِي رَبِّي عَزًّا وَجَلًّا حَتَّى لَوْ أَنِّي أَطَعَمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي شَيْئًا قَالَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَهُ يُرَى السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ [راجع: ۲۳۱۷۹].

(۲۳۳۶۳) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی رہ جائیں گے ان کے متعلق حکم ہوگا کہ انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے ان میں سے ایک جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے واپس لے کر آؤ، چنانچہ فرشتے اسے واپس لائیں گے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ جواب دے گا کہ مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے چنانچہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا اور وہ کہتا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو کھانے کی دعوت دوں تو میرے پاس سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی یہ بات ذکر فرماتے تھے تو چہرہ مبارک پر

بشاشت کے اثرات دکھائی دیتے تھے۔

(۲۴۴۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبَانَا حَيَّوَةَ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هَانَءِ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ مَالِكِ الْجَنْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ فَضَالََةَ بْنَ عَبِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۴۴۵۱].

(۲۳۳۶۵) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حقیقی مجاہد وہ ہے جو راہِ خدا میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔

(۲۴۴۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالََةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَنْشِ الصَّنْعَائِيِّ عَنْ فَضَالََةَ بْنِ عَبِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ صَائِمًا فَقَاءَ فَأَفْطَرَ [راجع: ۲۴۴۴۷].

(۲۳۳۶۶) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قہقہہ آئی تو انہوں نے روزہ ختم کر دیا۔

(۲۴۴۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حُمَيْدِ أَبِي هَانَءِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَمْرَو بْنَ مَالِكِ عَنْ فَضَالََةَ بْنِ عَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِلَّا أَخْبِرْكُمْ مَنْ الْمُسْلِمِ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَأَمْرِهِ مِنَ النَّاسِ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرِ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۴۴۵۸].

(۲۳۳۶۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کیا میں تمہیں ”مومن“ کے متعلق نہ بتاؤں؟ مومن وہ ہوتا ہے جس سے لوگوں کی جان مال محفوظ ہو، مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، مجاہد وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہوتا ہے جو گناہوں اور لغزشات کو چھوڑ دے۔

(۲۴۴۶۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجَلَّاحِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَنْشُ الصَّنْعَائِيِّ عَنْ فَضَالََةَ بْنِ عَبِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نَبَاعُ الْيَهُودَ الْأَوْقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالذِّينَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ

(۲۳۳۶۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار پیش کیا گیا جس میں سونے اور جواہرات لگے ہوئے تھے یہ مال غنیمت تھا جسے فروخت کیا جا رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار پر لگے ہوئے سونے کے متعلق حکم دیا تو اسے الگ کر لیا گیا، پھر فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیچا جائے۔

(۲۴۴۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ إِلَى فِضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَمُدُّ نَاقَةً لَهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا إِنَّمَا آتَيْتُكَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ فَرَأَاهُ شِعْثًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ شِعْثًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْبَلَدِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَافِ وَرَأَاهُ حَافِيًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ حَافِيًا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أحيانًا [قال الترمذى: حسن صحيح. قال الباقى: لا يثبت. وقال المنذرى: غير ان الحديث فى اسناده

اضطراب. قال الألبانى: صحيح (ابو داود: ٤١٦٠)].

(۲۳۳۶۹) حضرت فضالہ بن عبید اللہؓ کے پاس نبی ﷺ کے ایک صحابیؓ سفر کر کے پہنچے کیونکہ وہ مصر میں رہتے تھے وہ ان کے پاس پہنچے تو حضرت فضالہؓ اپنی اونٹنی کھینچ رہے تھے آنے والے نے کہا کہ میں آپ کے پاس ملاقات کے ارادے سے نہیں آیا میں تو صرف ایک حدیث معلوم کرنے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں جو مجھے نبی ﷺ کے حوالے سے معلوم ہوئی ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کے پاس اس کا علم ہوگا آنے والے نے دیکھا کہ حضرت فضالہؓ پر اگندہ حال نظر آ رہے ہیں تو پوچھا کہ آپ شہر کے گورنر ہونے کے باوجود پر اگندہ حال نظر آ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں بہت زیادہ ناز و نعمت سے رہنے سے منع فرمایا ہے پھر آنے والے نے انہیں برہنہ پا دیکھا تو کہا کہ کیا وجہ ہے کہ مجھے آپ برہنہ پا بھی نظر آ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کبھی کبھار جوتی پہن لیا کریں۔

حَدِيثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کی مرویات

(۲۴۴۷۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ أَبُو الْخَطَّابِ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يَا طَاعُونَ خُذْنِي إِلَيْكَ قَالَ فَقَالُوا أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا عَمَرَ الْمُسْلِمُ كَانَ خَيْرًا لَهُ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أَخَافُ سِتًّا إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ وَبَيْعَ الْحُكْمِ وَكَثْرَةَ الشَّرْطِ وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ وَنَشْنَأَ يَنْشَنُونَ يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ وَسَفْكَ الدَّمِ [انظر: ٢٤٤٧٣].

(۲۳۳۷۰) شداد ابوعمار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالکؓ نے فرمایا اے طاعون! مجھے اپنی گرفت میں لے لے لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمان کو جتنی بھی عمر ملے وہ اس کے حق میں بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن مجھے چھ چیزوں کا خوف ہے، یہ تو قوفوں کی حکومت، انصاف کا فروخت ہونا، کثرت سے شرطیں لگانا، قطع رحمی، ایسی نسل کی افزائش جو قرآن کو گانے بجانے کا آلہ بنا لے گی اور خونریزی۔

(۲۴۴۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أُنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَوْسَفَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَدْخُلُ كُلِّي أَوْ بَعْضِي قَالَ أَدْخُلْ كُلَّكَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ
وَصُونًا مَكِيثًا فَقَالَ لِي يَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ أَعِدْ سِتًّا قَبْلَ السَّاعَةِ مَوْتُ نَبِيِّكُمْ خُذْ إِحْدَى ثُمَّ فَتَحْ بَيْتَ
الْمَقْدِسِ ثُمَّ مَوْتُ يَأْخُذُكُمْ تَقْعَصُونَ فِيهِ كَمَا تَقْعَصُ الْغَنَمُ ثُمَّ تَظْهَرُ الْفِتْنُ وَيَكْثُرُ الْمَالُ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ
الْوَاحِدُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا ثُمَّ يَأْتِيكُمْ بَنُو الْأَصْفَرِ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

(۲۴۴۷۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عمدگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا پھر بکریوں میں موت کی وبا جس طرح پھیلتی ہے تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی پھر فتنوں کا ظہور ہوگا اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سو دینار بھی دیئے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا پھر اسی جھنڈوں کے نیچے جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا، رومی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آ جائیں گے۔

(۲۴۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِّ قَالَ دَخَلَ
عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ هُوَ وَذُو الْكَلَّاعِ مَسْجِدَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ لَهُ عَوْفُ عِنْدَكَ ابْنُ عَمِّكَ فَقَالَ ذُو الْكَلَّاعِ
أَمَا إِنَّهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ مِنْ أَصْلَحِ النَّاسِ فَقَالَ عَوْفُ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
يَقْضَى إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُتَكَلِّفٌ

(۲۴۴۷۲) ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور ذوالکلاع مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں داخل ہوئے تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کے پاس تو آپ کا بھتیجا (کعب احبار) ہے ذوالکلاع نے کہا کہ وہ تمام لوگوں میں سب سے بہترین آدمی ہے حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ يَا
طَاعُونَ خُذْنِي إِلَيْكَ قَالُوا لِمَ تَقُولُ هَذَا أَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ
لَا يَزِيدُهُ طَوْلُ الْعُمْرِ إِلَّا خَيْرًا قَالَ بَلَى فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ وَكِيعٍ [راجع: ۲۴۴۷۰]

(۲۴۴۷۳) شداد ابوعمار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے طاعون! مجھے اپنی گرفت میں لے لے لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمان کو جتنی بھی عمر ملے وہ اس کے حق میں بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں!..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(٢٤٤٧٤) حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَزْهَرَ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ ذِي الْكَلَّاحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الْقُصَّاصُ ثَلَاثَةَ أَمِيرٍ أَوْ مَأْمُورٍ أَوْ مُخْتَالٍ [انظر: ٢٤٥٠٢]

(٢٣٣٤٣) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(٢٤٤٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيَّ مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبُرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجَةً خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ وَفِيهِ عَذَابُ الْقَبْرِ [صححه مسلم (٥٦٣)، وابن حبان (٣٠٧٥)]. [انظر: ٢٤٥٠١].

(٢٣٣٤٥) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی میت کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سمجھ میں آئی ”اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم نازل فرما، اسے عافیت عطا فرما اور اس سے درگزر فرما، اس کا ٹھکانہ باعزت جگہ بنا، اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو کشادہ فرما، اسے پانی برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے، اس کے گھر سے بہترین گھر، اس کے اہل خانہ سے بہترین اہل خانہ اور اس کی بیوی سے بہترین بیوی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما، جہنم سے محفوظ فرما اور عذاب قبر سے نجات عطا فرما۔

(٢٤٤٧٦) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْعَصَا وَفِي الْمَسْجِدِ أَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ فِيهَا قِنُوفٌ فِيهِ حَشَفٌ فَعَمَزَ الْقِنُوفَ بِالْعَصَا الَّتِي فِي يَدِهِ قَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبِ مِنْهَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَتَدْعُنَّهَا أَرْبَعِينَ عَامًا لِلْعَوَافِي قَالَ فَقُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ يَعْنِي الطَّيْرَ وَالسَّبَّاحَ قَالَ وَكُنَّا نَقُولُ إِنَّ هَذَا لِلَّذِي تَسْمِيهِ الْعَجَمُ هِيَ الْكُرَاكِي [صححه ابن حبان (٦٧٧٤)، والحاكم (٢٨٥/٢)]. قال

الألبانی حسن (ابو داود: ١٦٠٨، ابن ماجه: ١٨٢١، النسائی: ٤٣/٥). [انظر: ٢٤٤٩٩].

(٢٣٣٤٦) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے دست مبارک میں عصا تھا، مسجد میں اس وقت کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے جن میں سے ایک خوشے میں گدر کھجوریں بھی تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک کے عصا سے ہلایا، اور فرمایا اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے زیادہ عمدہ صدقہ کر سکتا تھا، یہ صدقہ کرنے والا قیامت کے دن گدر کھجوریں کھائے گا، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا بخدا اے اہل مدینہ! تم چالیس سال تک اس شہر مدینہ کو

پرندوں اور درندوں کے لئے چھوڑے رکھو گے۔

(۲۴۴۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَارَ بِهِمْ يَوْمَهُمْ أَجْمَعَ لَا يَحُلُّ لَهُمْ عُقْدَةٌ وَلَيْلَتُهُ جَمْعَاءَ لَا يَحُلُّ عُقْدَةً إِلَّا لِصَلَاةٍ حَتَّى نَزَلُوا أَوْسَطَ اللَّيْلِ قَالَ فَرَقَبَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعَ رَحْلَهُ قَالَ فَاثْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَنظَرْتُ فَلَمْ أَرِ أَحَدًا إِلَّا نَائِمًا وَلَا بَعِيرًا إِلَّا وَاضِعًا جِرَانَهُ نَائِمًا قَالَ فَتَطَاوَلْتُ فَنظَرْتُ حَيْثُ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْلَهُ فَلَمْ أَرَهُ فِي مَكَانِهِ فَخَرَجْتُ أَنْتَخِطِي الرِّحَالَ حَتَّى خَرَجْتُ إِلَى النَّاسِ ثُمَّ مَضَيْتُ عَلَى وَجْهِ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ فَسَمِعْتُ جَرَسًا فَاثْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا أَنَا بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَالْأَشْعَرِيِّ فَاثْتَهَيْتُ إِلَيْهِمَا فَقُلْتُ آيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هَزِيرٌ كَهَزِيرِ الرَّحَا فَقُلْتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذَا الصَّوْتِ فَلَا أَقْعُدُ اسْكُتْ فَمَضَى قَلِيلًا فَأَقْبَلَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرِغْنَا إِذْ لَمْ نَرَكَ وَاتَّبَعْنَا أَتَرَكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَخَيْرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَقُلْنَا نَذْهَرُكَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ إِلَّا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ أَنْتُمْ مِنْهُمْ ثُمَّ مَضَيْنَا فَيَجِيءُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَيُخْبِرُهُمْ بِالَّذِي أَخْبَرْنَا بِهِ فَيَذْهَبُونَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ إِلَّا جَعَلْتَهُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِهِ فَيَقُولُ فَإِنَّكُمْ مِنْهُمْ حَتَّى انْتَهَى النَّاسُ فَأَضْبُوا عَلَيْهِ وَقَالُوا اجْعَلْنَا مِنْهُمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنَّهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا [انظر: ۲۴۵۰۳، ۲۴۵۰۴، ۲۴۵۱۰].

(۲۴۴۷۷) حضرت عوف سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی ﷺ کے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا، نبی ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک میں رات کو اٹھا تو نبی ﷺ کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نظر آئے، میں نے ان کے پاس پہنچ کر ان سے نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو اچانک ہم نے ایسی آواز سنی جو چوچکی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھنک کر رک گئے، اس آواز کی طرف سے نبی ﷺ آ رہے تھے۔

قریب آ کر نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جاتے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے، تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ

آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۴۴۷۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَبَارِكٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ هَدْمٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ غَزَوْنَا وَعَلَيْنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَأَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ فَمَرُّوا عَلَيَّ قَوْمٌ قَدْ نَحَرُوا جَزُورًا فَقُلْتُ أُعَالِجُهَا لَكُمْ عَلَيَّ أَنْ تَطْعَمُونِي مِنْهَا شَيْئًا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ فَتَطْعَمُونَ مِنْهَا فَعَالَجْتُهَا ثُمَّ أَخَذْتُ الْيَدِ اعْطُونِي فَاتَيْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ ثُمَّ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ أَنْتَ صَاحِبُ الْجَزُورِ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَزِدْنِي عَلَيَّ ذَلِكَ

(۲۴۴۷۸) حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم کسی غزوے پر روانہ ہوئے ہمارے امیر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے ہمیں بھوک نے ستایا اسی دوران ایک قوم پر گذر ہوا جنہوں نے ایک اونٹ ذبح کر رکھا تھا میں نے لوگوں سے کہا کہ میں تمہیں اس کا گوشت لا کر دیتا ہوں شرط یہ ہے کہ تم مجھے بھی اس میں سے کھلاؤ گے چنانچہ میں نے اسے اٹھالیا پھر انہوں نے مجھے جو حصہ دیا تھا اسے لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا لیکن انہوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا پھر میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر گیا لیکن انہوں نے بھی وہی فرمایا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اور اسے کھانے سے انکار کر دیا پھر فتح مکہ کے موقع پر مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ اونٹ والے تم ہی ہو؟ میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا۔

(۲۴۴۷۹) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقْمِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبُوكَ مِنْ آخِرِ السَّحْرِ وَهُوَ فِي فُسْطَاطٍ أَوْ قَالَ قُبَّةٍ مِنْ آدَمَ قَالَ فَسَأَلْتُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ فَقَالَ ادْخُلْ قُلْتُ كَلَّى قَالَ كَلِّكَ قَالَ فَدَخَلْتُ وَإِذَا هُوَ يَتَوَضَّأُ وَضُوءًا مَكِيًّا

(۲۴۴۷۹) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں سحری کے وقت داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا نبی ﷺ اس وقت عمدگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے۔

(۲۴۴۸۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حَمِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ فَاسْتَاكَ ثُمَّ

تَوْضَاءً ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَرُقْمْتُ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقْرَةَ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ يَتَعَوَّذُ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَتْ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبْرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۳۸۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مسواک کی، پھر وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ شروع کر دی، اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے، پھر قیام کے بقدر رکوع کیا اور رکوع میں سُبْحَانَ ذِي الْجَبْرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ کہتے رہے، پھر دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران پڑھی اور اس میں بھی اسی طرح کیا۔

(۲۴۴۸۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زُرَيْقُ مَوْلَى بَنِي فَرَزَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرظَةَ وَكَانَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خِيَارُ أَيْمَتِكُمْ مَنْ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَيْمَتِكُمْ الَّذِينَ تَبْغِضُونَهُمْ وَيَبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا لَكُمْ الصَّلَاةَ إِلَّا وَمَنْ وُلِيَ عَلَيْهِ أَمِيرٌ وَالِ فَرَاهُ يَأْتِي شَيْنًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيُنْكِرْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ [صححه مسلم (۱۸۵۵)].

[انظر: ۲۴۵۰۰.]

(۲۳۳۸۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے بہترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم محبت کرتے ہو گے اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں گے تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو گے اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہوں گے اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم نفرت کرتے ہو گے اور وہ تم سے نفرت کرتے ہوں گے تم ان پر لعنت کرتے ہو گے اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایسے حکمرانوں کو باہر نکال کر پھینک نہ دیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز پر قائم رہیں البتہ جس پر حکمران کوئی گورنر مقرر کر دے اور وہ اسے اللہ کی نافرمانی کا کوئی کام کرتے ہوئے دیکھے تو اس نافرمانی پر تکبیر کرے لیکن اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔

(۲۴۴۸۲) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ الْفَقْرَ تَخَافُونَ أَوْ الْعَوْرَ أَوْ تَهْمُكُمْ الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ فَاتِحٌ لَكُمْ أَرْضَ فَارِسَ وَالرُّومَ وَتُصَبُّ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صَبًّا حَتَّى لَا يُزِيغَكُمْ بَعْدِي إِنْ أَرَاغَكُمْ إِلَّا هِيَ

(۲۳۳۸۲) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ فقر و فاقہ یا تنگدستی سے ڈرتے ہو، کیا تم دنیا کو اس درجہ اہمیت دیتے ہو؟ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سر زمین فارس و روم کو فتح کروادے گا، اور تم پر دنیا انڈیل دی جائے گی، حتیٰ کہ تمہیں میرے بعد کوئی چیز ٹیڑھا نہ کر سکے گی، اگر کوئی چیز ٹیڑھا کرے گی تو وہ دنیا ہی ہوگی۔

(۲۴۴۸۳) حَدَّثَنَا حَيْوَةَ بْنُ شُرَيْحٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْتَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَذْبَرَ حَسْبِي اللَّهُ وَنَعَمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ فَقَالَ مَا قُلْتَ قَالَ قُلْتُ حَسْبِي اللَّهُ وَنَعَمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَلُومُ عَلَى الْعَجْزِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِي اللَّهُ وَنَعَمَ الْوَكِيلُ [قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۳۶۲۷)]

(۲۳۳۸۳) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا، وہ فیصلہ جس کے خلاف ہوا، اس نے واپس جاتے ہوئے کہا، ”جسی اللہ ونعم الوکیل“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی کو واپس میرے پاس بلا کر لاؤ اور اس سے پوچھا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا، اس نے کہا کہ میں نے ”جسی اللہ ونعم الوکیل“ کہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیوقوفی پر ملامت کرتا ہے، تم عقلمندی سے کام لیا کرو، پھر بھی اگر مغلوب ہو جاؤ تو اس وقت ”جسی اللہ ونعم الوکیل“ کہا کرو۔

(۲۴۴۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا كَنِيسَةَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ عِيدِ لَهُمْ فَكَبَّرُوا دُخُولَنَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ أَرُونِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا يَشْهَدُونَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يُحِبُّ اللَّهُ عَنْ كُلِّ يَهُودِيٍّ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ الْغَضَبِ الَّذِي غَضِبَ عَلَيْهِ قَالَ فَاسْكُتُوا مَا أَجَابَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ ثَلَّثَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَبِيئُمْ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَأَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى آمَنْتُمْ أَوْ كَذَبْتُمْ ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كِدْنَا أَنْ نَخْرُجَ نَادَى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِنَا كَمَا أَنْتَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَأَقْبَلَ فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَيُّ رَجُلٍ تَعْلَمُونَ فِيكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ قَالُوا وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ فِينَا رَجُلٌ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنْكَ وَلَا أَفْقَهُ مِنْكَ وَلَا مِنْ أَبِيكَ قَبْلَكَ وَلَا مِنْ جَدِّكَ قَبْلَ أَبِيكَ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ لَهُ بِاللَّهِ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ الَّذِي تَعْبُدُونَهُ فِي التَّوْرَةِ قَالُوا كَذَبْتَ ثُمَّ رَدُّوا عَلَيْهِ قَوْلَهُ وَقَالُوا فِيهِ شَرٌّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ لَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ أَمَا إِنِّي فَتَشُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا أَنْتُمْ وَلَمَّا آمَنَ كَذَبْتُمُوهُ وَقُلْتُمْ فِيهِ مَا قُلْتُمْ فَلَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ قَالَ فَخَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ

وَجَلَّ فِيهِ قُلُوبٌ اَرَاتُمُ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَاَمَنَ
وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ [صححه ابن حبان (۷۱، ۶۲)، والحاكم (۳/ ۴۱۵)]. قال شعيب:
اسنادہ صحیح.]

(۲۳۳۸۴) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کہیں جا رہے تھے میں بھی ہمراہ تھا یہ یہودیوں کی عید کا دن تھا ہم لوگ چلتے چلتے مدینہ میں ان کے ایک گرجا گھر میں پہنچے انہوں نے ہمارے وہاں آنے کو اچھا نہیں سمجھا نبی ﷺ نے فرمایا اے گروہ یہود! تم مجھے اپنے بارہ آدمی ایسے دکھا دو جو اس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں آسمان کی اس چھت تلے جتنے یہودی رہتے ہیں اللہ سب سے اپنا وہ غضب دور فرما دے گا جو ان پر مسلط ہے لیکن وہ لوگ خاموش رہے اور ان میں سے کسی نے بھی اس کا کوئی جواب نہ دیا نبی ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات ان کے سامنے دہرائی تاہم کسی نے بھی جواب نہ دیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ انکار کرتے ہو حالانکہ خدا کی قسم! میں ہی حاشر ہوں میں ہی عاقب ہوں اور میں ہی نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم ایمان لاؤ یا تکذیب کرو پھر نبی ﷺ واپس چل پڑے میں بھی ہمراہ تھا ہم اس کنیسے سے نکلنے ہی والے تھے کہ پیچھے سے ایک آدمی نے پکار کر کہا اے محمد! (ﷺ) رکیے نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس شخص نے یہودیوں سے مخاطب ہو کر کہا اے گروہ یہود! تم مجھے اپنے درمیان کس مرتبہ کا آدمی سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا! ہم لوگ اپنے درمیان آپ سے بڑھ کر کسی کو کتاب اللہ کا عالم اور فقیہ نہیں سمجھتے اسی طرح آپ سے پہلے آپ کے آباؤ اجداد کے متعلق بھی ہمارا یہی خیال ہے اس نے کہا کہ پھر میں اللہ کو سامنے رکھ کر گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے وہی نبی ہیں جن کا ذکر تم تورات میں پاتے ہو انہوں نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو پھر اس کی مذمت بیان کرنا شروع کر دی نبی ﷺ نے ان یہودیوں سے فرمایا کہ تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو تمہاری بات کسی صورت قبول نہیں کی جاسکتی ابھی تو تم نے اس کی خوب تعریف کی ہے اور جب یہ ایمان لے آیا تو تم اس کی تکذیب کرنے لگے اور اس کے متعلق نازیبا باتیں کہنے لگے لہذا تمہاری بات کسی صورت قبول نہیں کی جاسکتی۔

لہذا اب ہم وہاں سے نکلے تو تین آدمی ہو گئے تھے نبی ﷺ، میں اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما اور اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اے حبیب! منیٰ ﷺ، آپ فرما دیجئے یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہو تم اس کا انکار کرتے رہو اور بنی اسرائیل ہی میں سے ایک آدمی اس کی گواہی دے اور ایمان لے آئے تو تم تکبر کرتے ہو بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

(۲۴۴۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ عَوْفُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلْ قَالَ قُلْتُ كَلَىٰ أَوْ بَعْضِي قَالَ بَلْ كُتُّكَ قَالَ يَا عَوْفُ اَعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ أَوْلَهُنَّ مَوْتِي قَالَ

فَأَسْتَبَكَيْتُ حَتَّى جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَكِّنُنِي قَالَ قُلْتُ إِحْدَى وَالثَّانِيَةَ فُتِحَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ قُلْتُ اثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ مَوْتَانِ يَكُونُ فِي أُمَّتِي يَأْخُذُهُمْ مِثْلَ قَعَاصِ الْغَنَمِ قَالَ ثَلَاثًا وَالرَّابِعَةَ فِتْنَةٌ تَكُونُ فِي أُمَّتِي وَعَظَمَتَهَا قُلْ أَرْبَعًا وَالخَامِسَةَ يَفِيضُ الْمَالُ فِيكُمْ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطَى الْمِائَةَ دِينَارٍ فَيَتَسَخَّطُهَا قُلْ خَمْسًا وَالسَّادِسَةَ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ عَلَى ثَمَانِينَ غَايَةً قُلْتُ وَمَا الْغَايَةُ قَالَ الرَّايَةُ تَحْتَ كُلِّ رايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا فَسَطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ فِي أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا الْغَوْطَةُ فِي مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ [اخرجه الطبراني (۷۲). قال شعيب: اسناده صحيح].

(۲۳۳۸۵) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ، چنانچہ میں اندر چلا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عمرگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا، سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا، پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا، پھر بکریوں میں موت کی وبا، جس طرح پھیلتی ہے، تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی، پھر فتنوں کا ظہور ہوگا اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سو دینار بھی دیئے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا، پھر اسی جھنڈوں کے نیچے جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا، روٹی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آ جائیں گے اور مسلمانوں کا مرکز اس زمانے دمشق کے شہر ”غوطہ“ میں ہوگا۔

(۲۴۴۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ فَيُؤْتَى قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَأُعْطِيَ الْأَهْلَ حَظَّيْنِ وَأُعْطِيَ الْعَزَبَ حَظًّا وَاحِدًا فَدُعِينَا وَكُنْتُ أُدْعَى قَبْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَدُعِيتُ فَأُعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دَعَا بِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا فَبَقِيَتْ قِطْعَةٌ سِلْسِلَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُهَا بِطَرْفِ عَصَاهُ ثُمَّ رَفَعَهَا وَهُوَ يَقُولُ كَيْفَ أَنْتُمْ يَوْمَ يَكْثُرُ لَكُمْ مِنْ هَذَا [صححه الحاكم ۲ (۱۴۰/). قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۹۵۳)]. [انظر: ۲۴۵۰۵].

(۲۳۳۸۶) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کہیں سے مال غنیمت آتا تھا تو اسے اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے شادی شدہ کو دو حصے دیتے تھے اور کنوارے کو ایک حصہ، اسی قسم کے ایک موقع پر ہمیں بلایا گیا، مجھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا جاتا تھا چنانچہ اس دن بھی مجھے بلایا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو حصے دے دیئے کیونکہ میں شادی شدہ تھا اس کے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں ایک حصہ عطا فرمایا، آخر میں سونے کی ایک چین بچ گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنی لاشی کی نوک سے اٹھاتے تھے وہ گر جاتی تھی، پھر اٹھاتے تھے اور فرماتے جارہے تھے کہ تمہارا اس وقت کیا عالم ہوگا جس دن تمہارے پاس ان چیزوں کی کثرت ہوگی۔

(۲۴۴۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَةً إِلَى طَرَفِ الشَّامِ فَأَمَرَ عَلَيْنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَاَنْضَمَّ إِلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَمْدَادِ حِمَيْرٍ فَأَوَى إِلَى رَحْلِنَا لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ إِلَّا سَيْفٌ لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ غَيْرُهُ فَنَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَلَمْ يَزَلْ يَحْتَلُّ حَتَّى أَخَذَ مِنْ جِلْدِهِ كَهَيْئَةِ الْمِجَنِّ حَتَّى بَسَطَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ وَقَدَّ عَلَيْهِ حَتَّى جَفَّ فَجَعَلَ لَهُ مُمْسِكًا كَهَيْئَةِ التُّرْسِ فَقُضِيَ أَنْ لَقِينَا عَدُوَّنَا فِيهِمْ أَخْلَاطٌ مِنَ الرُّومِ وَالْعَرَبِ مِنْ قُضَاعَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْقَرٌ وَسَرَجٌ مُذَهَّبٌ وَمِنْطَقَةٌ مَلْطَخَةٌ ذَهَبًا وَسَيْفٌ مِثْلُ ذَلِكَ فَجَعَلَ يَحْمِلُ عَلَى الْقَوْمِ وَيُغْرِي بِهِمْ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ الْمَدْدِيُّ يَحْتَالُ لِذَلِكَ الرُّومِيِّ حَتَّى مَرَّ بِهِ فَاسْتَقْفَاهُ فَضْرَبَ عُرْقُوبَ فَرَسِهِ بِالسَّيْفِ فَوَقَعَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ ضَرْبًا بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ الْفَتْحَ أَقْبَلَ يَسْأَلُ لِلْسَّلْبِ وَقَدْ شَهِدَ لَهُ النَّاسُ بِأَنَّهُ قَاتِلُهُ فَأَعْطَاهُ خَالِدٌ بَعْضَ سَلْبِهِ وَأَمْسَكَ سَائِرَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى رَحْلِ عَوْفٍ ذَكَرَهُ فَقَالَ لَهُ عَوْفٌ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَلْيُعْطِكَ مَا بَقِيَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَمَشَى عَوْفٌ حَتَّى أَتَى خَالِدًا فَقَالَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى قَالَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْفَعَ إِلَيْهِ سَلْبَ قِتِيلِهِ قَالَ خَالِدٌ اسْتَكْرْتُهُ لَهُ قَالَ عَوْفٌ لَئِنْ رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَذْكَرَنَّ ذَلِكَ لَهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعَثَهُ عَوْفٌ فَاسْتَعْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا خَالِدًا وَعَوْفٌ فَأَعَدَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ يَا خَالِدُ أَنْ تَدْفَعَ إِلَيَّ هَذَا سَلْبَ قِتِيلِهِ قَالَ اسْتَكْرْتُهُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اذْفَعُهُ إِلَيْهِ قَالَ فَمَرَّ بِعَوْفٍ فَجَرَّ عَوْفٌ بِرِدَائِهِ فَقَالَ لِيَجْزِي لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكِي أَمْرَانِي إِنَّمَا مِثْلُكُمْ وَمِثْلُهُمْ كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتُرِعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَخَيَّرَ سَقِيهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَةَ الْمَاءِ وَتَرَكَتْ كَدْرَهُ فَصَفْوَةٌ لَكُمْ وَكَدْرُهُ عَلَيْهِمْ [صححه مسلم (۱۷۵۳) و ابوداود (۲۷۱۹)]. [انظر: ۲۴۴۹۷، ۲۴۴۹۸].

(۲۴۴۸۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام کی طرف ہم ایک غزوے میں شریک ہوئے، ہمارے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، قبیلہ حمیر کا ایک آدمی ہمارے ساتھ آ کر شامل ہو گیا، وہ ہمارے خیمے میں رہنے لگا، اس کے پاس تلوار کے علاوہ کوئی اور چیز یا اسلحہ بھی نہ تھا، اس دوران ایک مسلمان نے ایک اونٹ ذبح کیا، وہ شخص مسلسل تاک میں رہا حتیٰ کہ موقع پا کر اس نے ایک ڈھال کے برابر اس کی کھال حاصل کر لی، اور اسے زمین پر بچھا دیا، جب وہ خشک ہو گئی تو اس کے لئے ڈھال بن گئی۔

ادھر یہ ہوا کہ دشمن سے ہمارا آنا سامنا ہو گیا جن میں رومی اور بنو قضاعہ کے عرب مشترکہ طور پر جمع تھے، انہوں نے ہم

سے بڑی سخت معرکہ آرائی کی، رومیوں میں ایک آدمی ایک سرخ و سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین بھی سونے کی تھی اور پیکا بھی مخلوط سونے کا تھا، یہی حال اس کی تلوار کا تھا، وہ مسلمانوں پر بڑھ چڑھ کر حملہ کر رہا تھا، اور وہ حمیری آدمی مسلسل اس کی تاک میں تھا، حتیٰ کہ جب وہ رومی اس کے پاس سے گذرا تو اس نے عقب سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کے گھوڑے کی پنڈلی پر تلوار ماری جس سے وہ نیچے گر گیا، پھر اس نے تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ اس رومی کو قتل کر دیا۔

فتح حاصل ہونے کے بعد جب اس نے اس کا سامان لینے کا ارادہ کیا اور لوگوں نے بھی گواہی دی کہ اس رومی کو اسی نے قتل کیا ہے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ سامان دے دیا اور کچھ سامان کو روک لیا، اس نے عوف رضی اللہ عنہ کے خیمے میں واپس آ کر ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تم دوبارہ ان کے پاس جاؤ، انہیں تمہارا سامان تمہیں دے دینا چاہئے، چنانچہ وہ دوبارہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن انہوں نے پھر انکار کر دیا، اس پر حضرت عوف رضی اللہ عنہ ان کے پاس خود چل کر گئے اور فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے مقتول کا سامان اس کے حوالے کرنے میں آپ کے لئے کیا رکاوٹ ہے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے بہت زیادہ سمجھتا ہوں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے انور دیکھ سکا تو ان سے اس کا ذکر ضرور کروں گا۔

جب وہ مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے کس نے اس کو سامان دینے سے منع کیا؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے (اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو، پھر وہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی چادر کھینچی اور فرمایا میں نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تھا وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد! اب اسے نہ دینا (اور آپ نے فرمایا) کیا تم میرے نگرانوں کو چھوڑ نہیں سکتے؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کے لئے خریدیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لئے ہیں اور بری چیزیں نگرانوں کے لئے ہیں۔

(۲۴۴۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمَّسِ السَّلْبَ

(۲۴۴۸۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولوں سے چھینے ہوئے ساز و

سامان میں سے خمس نہیں نکالا۔

(۲۴۴۸۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ أَبُو الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَيِّفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا [قال الألبانى: صحيح (ابو داود: ۱: ۴۳۰) قال شعيب: اسناده حسن]

(۲۳۳۸۹) حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں ہرگز جمع نہیں فرمائے گا، ایک اس امت کی اپنی اور دوسری اس کے دشمن کی۔

(۲۴۴۹۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ الْجَمِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَيْشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَظَرَ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَرَانُ الْعِلْمِ أَنْ يُرْفَعَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ أُرْفَعُ الْعِلْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِينَا كِتَابُ اللَّهِ وَقَدْ عَلَّمَنَاهُ آبَاؤُنَا وَنِسَانُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُنْتُ لَأُظَنُّكَ مِنْ أَفْقِهِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ ذَكَرَ صَلَاةَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَعِنْدَهُمَا مَا عِنْدَهُمَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَقِيَ جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ بِالْمُصَلَّى فَحَدَّثَهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَدَقَ عَوْفٌ ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا رَفَعَ الْعِلْمِ قَالَ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ ذَهَابُ أَوْعِيَّتِهِ قَالَ وَهَلْ تَدْرِي أَيُّ الْعِلْمِ أَوْلُ أَنْ يُرْفَعَ قَالَ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ الْخُشُوعُ حَتَّى لَا تَكَادُ تَرَى خَاشِعًا

(۲۳۳۹۰) حضرت عوف بن مالک بن مالک سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا، پھر فرمایا علم اٹھائے جانے کا وقت قریب آ گیا ہے، ایک انصاری آدمی ”جس کا نام زیاد بن لبید تھا“ نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا ہمارے درمیان سے علم کو اٹھالیا جائے گا جبکہ ہمارے درمیان کتاب اللہ موجود ہے اور ہم نے اسے اپنے بیٹوں اور عورتوں کو سکھا رکھا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو تمہیں اہل مدینہ کے سمجھدار لوگوں میں سے سمجھتا تھا، پھر نبی ﷺ نے دونوں اہل کتاب کی گمراہی کا ذکر کیا اور یہ کہ ان کے پاس بھی کتاب اللہ موجود تھی۔

اس کے بعد جبیر بن نفیر کی عید گاہ میں شداد بن اوس سے ملاقات ہوئی تو جبیر نے انہیں حضرت عوف بن مالک سے یہ حدیث سنائی تو انہوں نے بھی حضرت عوف بن مالک کی تصدیق کی اور کہنے لگے کہ تمہارے ”علم کا اٹھالینے“ کا مطلب معلوم ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا علم کے برتنوں کا اٹھ جانا، پھر پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ سب سے پہلے کون سا علم اٹھایا جائے گا؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا خشوع، حتیٰ کہ تم کسی خشوع والے آدمی کو نہ دیکھو گے۔

(۲۴۴۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ اتَّقَى اللَّهُ فِيهِنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ حَتَّى يَبِينَ أَوْ يَمُتَنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ [انظر: ۸: ۲۴۵۰].

(۲۴۴۹۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں، وہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جائے یا وہ فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

(۲۴۴۹۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَّجِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَاصٌّ مَسْلَمَةٌ حَدَّثَهُ أَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضَى إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ [انظر: ۲۴۴۹۴].

(۲۴۴۹۲) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۹۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِتَّةِ نَفَرٍ أَوْ سَبْعَةٍ أَوْ ثَمَانِيَةٍ فَقَالَ لَنَا بَايَعُونِي فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ قَالَ بَايَعُونِي فَبَايَعْنَاهُ فَأَخَذَ عَلَيْنَا بِمَا أَخَذَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ اتَّبَعَ ذَلِكَ كَلِمَةً خَفِيَّةً فَقَالَ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

(۲۴۴۹۳) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں چھ سات یا آٹھ آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو، ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! ہم تو آپ کی بیعت کر چکے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی بات دہرائی چنانچہ ہم نے دوبارہ بیعت کر لی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وہی عہد لیا جو عام لوگوں سے لیا تھا، البتہ آخر میں آہستہ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔

(۲۴۴۹۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَعْقُوبَ أَخَاهُ وَابْنَ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَاصٌّ مَسْلَمَةٌ بِالْقُسْطَنْطِينِيَّةِ حَدَّثَهُمَا عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضَى عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ [راجع: ۲۴۴۹۲].

(۲۴۴۹۴) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبَانَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمَسَافِرِ وَلِيَالِيَهُنَّ وَلِلْمَقِيمِ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ

(۲۳۳۹۵) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں مسافروں کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا تھا۔

(۲۴۴۹۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي خِدْرِ لَهُ فَقُلْتُ أَدْخُلُ فَقَالَ أَدْخُلُ قُلْتُ أَكُلِّي قَالَ كَلِّكَ فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ امْسِكْ سِتًّا تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ أَوْلَهُنَّ وَفَاةُ نَبِيِّكُمْ قَالَ فَبَكَيْتُ قَالَ هُشَيْمٌ وَلَا أَدْرِي بِأَيِّهَا بَدَأَ ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَفِتْنَةَ تَدْخُلُ بَيْتَ كُلِّ شَعْرٍ وَمَدْرٍ وَأَنْ يَفِيضَ الْمَالُ فِيكُمْ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَتَسَخَّطَهَا وَمُوتَانٌ يَكُونُ فِي النَّاسِ كَقَعَاصِ الْغَنَمِ قَالَ وَهَدَنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً وَقَالَ غَيْرُ يَعْلَى فِي سِتِّينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا [أخرجه الطبرانی (۱۵۰) قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۳۹۶) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عمدگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا، سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا، پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا، پھر بکریوں میں موت کی وبا، جس طرح پھیلتی ہے، تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی، پھر فتنوں کا ظہور ہوگا، اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سو دینار بھی دیئے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا، پھر اسی جھنڈوں کے نیچے جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا، رومی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آ جائیں گے۔

(۲۴۴۹۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ وَرَأَيْتُنِي مَدَدِي مِنَ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَنَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جُزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جِلْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَاتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِينَا جُمُوعَ الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْقَرٌ عَلَيْهِ سَرَجٌ مُذَهَّبٌ وَسِلَاحٌ مُذَهَّبٌ فَجَعَلَ الرُّومِيُّ يُغْرِي بِالْمُسْلِمِينَ وَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ فَمَرَّ بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرَقَبَ فَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَقَتَلَهُ وَحَازَ فَرَسَهُ وَسِلَاحَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَ مِنْهُ السَّلْبَ قَالَ عَوْفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتُكْرِتُهُ قُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ إِلَيْهِ أَوْ لَأَعْرِفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ عَوْفٌ فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَصْتُ عَلَيْهِ

قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ فَقَالَ دُونَكَ يَا خَالِدُ أَلَمْ أَفِ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّهُ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو إِلَيَّ أُمْرَائِي لَكُمْ صَفْوَةٌ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدْرُهُ [راجع: ۲۴۴۸۷].

(۲۳۳۹۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام کی طرف ہم ایک غزوے میں شریک ہوئے، ہمارے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، قبیلہ حمیر کا ایک آدمی ہمارے ساتھ آ کر شامل ہو گیا، وہ ہمارے خیمے میں رہنے لگا، اس کے پاس تلوار کے علاوہ کوئی اور چیز یا اسلحہ بھی نہ تھا، اس دوران ایک مسلمان نے ایک اونٹ ذبح کیا، وہ شخص مسلسل تاک میں رہا حتیٰ کہ موقع پا کر اس نے ایک ڈھال کے برابر اس کی کھال حاصل کر لی، اور اسے زمین پر بچھا دیا، جب وہ خشک ہو گئی تو اس کے لئے ڈھال بن گئی۔

ادھر یہ ہوا کہ دشمن سے ہمارا آنا سامنا ہو گیا جن میں رومی اور بنو قضاعہ کے عرب مشترکہ طور پر جمع تھے، انہوں نے ہم سے بڑی سخت معرکہ آرائی کی، رومیوں میں ایک آدمی ایک سرخ و سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین بھی سونے کی تھی اور پٹکا بھی مخلوط سونے کا تھا، یہی حال اس کی تلوار کا تھا، وہ مسلمانوں پر بڑھ چڑھ کر حملہ کر رہا تھا، اور وہ حمیری آدمی مسلسل اس کی تاک میں تھا، حتیٰ کہ جب وہ رومی اس کے پاس سے گذرا تو اس نے عقب سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کے گھوڑے کی پنڈلی پر تلوار ماری جس سے وہ نیچے گر گیا، پھر اس نے تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ اس رومی کو قتل کر دیا۔

فتح حاصل ہونے کے بعد جب اس نے اس کا سامان لینے کا ارادہ کیا اور لوگوں نے بھی گواہی دی کہ اس رومی کو اسی نے قتل کیا ہے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ سامان دے دیا اور کچھ سامان کو روک لیا، اس نے عوف رضی اللہ عنہ کے خیمے میں واپس آ کر ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تم دوبارہ ان کے پاس جاؤ، انہیں تمہارا سامان تمہیں دے دینا چاہئے، چنانچہ وہ دوبارہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن انہوں نے پھر انکار کر دیا، اس پر حضرت عوف رضی اللہ عنہ ان کے پاس خود چل کر گئے اور فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے مقتول کا سامان اس کے حوالے کرنے میں آپ کے لئے کیا رکاوٹ ہے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے بہت زیادہ سمجھتا ہوں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے انور دیکھ سکا تو اس سے اس کا ذکر ضرور کروں گا۔

جب وہ مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے کس نے اس کو سامان دینے سے منع کیا؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے

(اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو، پھر وہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی چادر کھینچی اور فرمایا میں نے جو رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تھا وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی، آپ ﷺ ناراض ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے خالد! اب اسے نہ دینا (اور آپ نے فرمایا) کیا تم میرے نگرانوں کو چھوڑ نہیں سکتے؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کے لئے خریدیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لئے ہیں اور بری چیزیں نگرانوں کے لئے ہیں۔

(۲۴۴۹۸) قَالَ الْوَلِيدُ سَأَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ نَحْوَهُ [راجع: ۲۴۴۸۷].

(۲۳۳۹۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَخَلَ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَبِيَدِهِ عَصَا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ أَقْنَاءَ حَشَفٍ فَطَسَّ بِالْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقِنِيِّ ثُمَّ قَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبٍ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۴۴۷۶]

(۲۳۳۹۹) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے دست مبارک میں عصا تھا، مسجد میں اس وقت کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے جن میں سے ایک خوشے میں گدر کھجوریں بھی تھیں، نبی ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک کے عصا سے ہلایا اور فرمایا اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے زیادہ عمدہ صدقہ کر سکتا تھا، یہ صدقہ کرنے والا قیامت کے دن گدر کھجوریں کھائے گا۔

(۲۴۵۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ بَزِيدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ وَخِيَارُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُكُمْ وَشِرَارُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا لَكُمْ الْخُمْسَ إِلَّا وَمَنْ عَلَيْهِ وَالِإِ فَرَأَهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيُكْرِهْ مَا آتَى وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَتِهِ [راجع: ۲۴۴۸۱].

(۲۳۵۰۰) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے بہترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم محبت کرتے ہو گے اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں گے، تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو گے اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہوں گے اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم نفرت کرتے ہو گے اور وہ تم سے نفرت کرتے ہوں گے۔

گئے تم ان پر لعنت کرتے ہو گے اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایسے حکمرانوں کو باہر نکال کر پھینک نہ دیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں؛ جب تک کہ وہ نماز پر قائم رہیں البتہ جس پر حکمران کوئی گورنر مقرر کر دے اور وہ اسے اللہ کی نافرمانی کا کوئی کام کرتے ہوئے دیکھے تو اس نافرمانی پر تکبیر کرے لیکن اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔

(۲۴۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ عَلَى مَيْتٍ قَالَ فَفَهَمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ [راجع: ۲۴۴۷۵].

(۲۳۵۰۱) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو کسی میت کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ کی یہ دعا سمجھ میں آئی "اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم نازل فرما، اسے عافیت عطا فرما اور اس سے درگزر فرما، اس کا ٹھکانہ باعزت جگہ بنا، اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو کشادہ فرما، اسے پانی برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے کو میل پکیل سے صاف کر دیتا ہے۔

(۲۴۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذِي كَلَّاحٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُصَّاصُ ثَلَاثَةٌ أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ [راجع: ۲۴۴۷۴].

(۲۳۵۰۲) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۵۰۳) حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ عَرَسَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا ذِرَاعَ رَاحِلَتِهِ قَالَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى بَعْضِ الْإِبِلِ فَإِذَا نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا أَحَدٌ قَالَ فَاذْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ قُلْتُ أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا نَدْرِي غَيْرَ أَنَا سَمِعْنَا صَوْتًا بِأَعْلَى الْوَادِي فَإِذَا مِثْلُ هَزْبِ الرَّحْلِ قَالَ امْكُثُوا يَسِيرًا ثُمَّ جَانَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ آتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَيْرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَقُلْنَا نُنشُدُكَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ فَإِنَّكُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي قَالَ فَأَقْبَلْنَا مَعَانِيْقَ إِلَى النَّاسِ فَإِذَا هُمْ قَدْ فَرَعُوا وَفَقَدُوا نَبِيَّهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ آتَانِي اللَّيْلَةَ مِنْ رَبِّي آتٍ فَخَيْرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَإِنِّي اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نُنشُدُكَ اللَّهُ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ فَلَمَّا أَضْبُوا عَلَيْهِ قَالَ فَإِنَّا أَشْهَدُكُمْ أَنَّ شَفَاعَتِي لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِنْ أُمَّتِي [قال الألبانی: صحيح

(الترمذی: ۲۴۴۱)۔ [راجع: ۲۴۴۷۷]۔

(۲۳۵۰۳) حضرت عوف سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی ﷺ کے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا، نبی ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک میں رات کو اٹھا تو نبی ﷺ کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما نظر آئے، میں نے ان کے پاس پہنچ کر ان سے نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو اچانک ہم نے ایسی آواز سنی جو چوچکی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھنک کر رک گئے، اس آواز کی طرف سے نبی ﷺ آ رہے تھے۔

قریب آ کر نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جاتے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے، تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ وہ آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگئے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۴۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُدَلِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَنَاخَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْخَنَا مَعَهُ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخَلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةِ [راجع: ۲۴۴۷۷]۔

(۲۳۵۰۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۵۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْأَهْلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَرَبَ حَظًّا [راجع: ۲۴۴۸۶]۔

(۲۳۵۰۵) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کہیں سے مال غنیمت آتا تھا تو اسے اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے شادی شدہ کو دو حصے دیتے تھے اور کنوارے کو ایک حصہ۔

(۲۴۵۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيْبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ قَالَ دَخَلَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ مَسْجِدَ حِمَاصَ قَالَ وَإِذَا النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْجَمَاعَةُ قَالُوا كَعْبٌ يَقْضُ قَالَ يَا وَيْحَهُ أَلَا سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضُ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَالٌ

(۲۳۵۰۶) ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور ذوالکلاع مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں داخل ہوئے تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کے پاس تو آپ کا بھتیجا (کعب احبار) ہے ذوالکلاع نے کہا کہ وہ تمام لوگوں میں سب سے بہترین آدمی ہے حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۵۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفَعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ امْتٍ مِنْ زَوْجِهَا حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى آيَاتِهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا [قال الألبانی: ضعيف (ابو داود: ۵۱۴۹). قال شعيب: حسن لغيره ان شاء الله وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۵۰۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ عورت جو منصب اور جمال کی حامل تھی اپنے شوہر سے بیوہ ہوگئی اور اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کے لئے وقف کر دیا حتیٰ کہ وہ اس سے جدا ہو گئے یا مر گئے قیامت کے دن میں اور وہ سیاہ رخساروں والا عورت ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی کو جمع فرمایا۔

(۲۴۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَكُونُ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَأَنْفَقَ عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَبْنَؤَ أَوْ يَمُتَنَّ إِلَّا كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ اثْنَتَانِ قَالَ أَوْ اثْنَتَانِ [راجع: ۲۴۴۹۱].

(۲۳۵۰۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں، وہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جائے یا وہ فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

(۲۴۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ النَّهَّاسِ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفَعَاءُ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ امْرَأَةٌ امْتٍ مِنْ زَوْجِهَا فَحَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا [راجع: ۲۴۵۰۷].

(۲۳۵۰۹) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ عورت جو منصب اور جمال کی حامل تھی اپنے شوہر سے بیوہ ہوگئی اور اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کے لئے وقف کر دیا حتیٰ کہ وہ اس سے جدا ہو گئے یا مر گئے قیامت کے دن میں اور وہ سیاہ رخساروں والا عورت ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی کو جمع فرمایا۔

(۲۴۵۱۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ فِي تَفْسِيرِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَاحِبٌ لَنَا أَظُنُّهُ أَبُو الْمَلِيحِ الْهَدَلِيُّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ فَذَكَرَهُ وَقَالَ بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ [راجع: ۲۴۴۷۷].
(۲۳۵۱۰) حدیث نمبر (۲۳۵۰۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

آخِرُ مُسْنَدِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ تَمَامُ مُسْنَدِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
الحمد لله! اللہ کے بے پایاں فضل و احسان سے آج مورخہ ۲ مارچ ۲۰۰۹ء بمطابق ۴ ربیع الاول ۱۴۳۰ ہجری بروز پیر بعد
نماز عشاء جلد عاشر کی تکمیل سے فراغت پائی۔

احقر

محمد ظفر غفرلہ

